اشتہار

اس کتاب مین مولف کا حق کاپی رائٹ ہے اور حسب منشاء قانون بستم ۱۸۴۷ع دفتر صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک خاص مین رجسٹری کرایا گیا ہے اسواسطے لازم ہے کہ کوئی صاحب اسکو بلا اطلاع و اجازت مولف کے چھپوانیکا قصد نکرین ورنہ جتنی جلدین چھپینگی حسب منشاء قانون مذکور مولف کی ملکیت متصور ہونگی اور چھپوانے والے صاحب قابل بازپرس ہون گے ۔

اعلان

چونکہ یہہ کتاب تین جلدون مین مرتب ہوئی ہے منجملہ اونکے یہہ جلد اول تیار ہوگئی ہے کہ ناظرین باتمکین کی خدمت مین پیش کیجاتی ہے اور دوسری جلد نصف سے زیادہ چھپ گئی ہے کہ عنقریب تیار ہوکر شایع ہوگی اور تیسری بھی بہت جلد چھپیگی - اور ہر ایک جلد تین مختلف اقسام کے کاغذون یعنی ولایتی انگریزی سفید سیرامپوری و حنائی بالی پر چھپی ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت باعتبار قسم کاغذ و تعداد جلدون کے مختلف ہوگی اسواسطے التماس یہہ ہے کہ جس صاحب کو جس قسم کی جسقدر جلدین مطلوب ہون شہر آگرہ محلہ نائی کی منڈی کوچہ بھیکن خان مین لالہ نندکشور صاحب کو تحریر فرماکر بعد دریافت و ارسال قیمت طلب فرمالین فقط

العبد
بابو جوالا سہائے علی التی اج بہر تیو

نقشہ قیمت حصہ اول مع محصول ڈاک				نقشہ قیمت حصہ اول بلا محصول ڈاک		
ولایتی	حنائی	سیرامپوری		ولایتی	حنائی	سیرامپوری
صہ ر	للعہ ر	للعہ ر		للو - ۸ ر	سلے - ۸ ر	سلے - ۸ ر

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

الحمد لله والمنة کہ کتاب نایاب تاریخ راجستان المسمی

وقائع راجپوتانہ

جلد اول

۱۲۱۵ھ

از تصنیف جناب منشی [illegible] صاحب [illegible]

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

فہرست مضامین جلد اول وقایع راجپوتانہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
باب اول		پندرہوین فصل تعمیرات مفید عام ...	١٥٩
مجمل حالات کل راجپوتانہ	١	سولہوین فصل راجپوتانہ کی ریاستونکا مجمل نقشہ	١٧٠
فصل اول جغرافیہ راجپوتانہ	٥	**باب دوم**	
فصل دوم راجپوتونکے خاندانونکا حال	٢٤	ضلع اجمیر و میرواڑہ	١٧٥
فصل تیسری راجپوتانہ کے عہدہ جاتکا ذکر	٨٣	شہر و قصبات ضلع اجمیر و میرواڑہ ...	١٨٤
فصل چوتھی راجپوتانہ کی عدالتونکا ذکر	١٠٨	اجمیر کی عملداریون کی فہرست	١٩٧
پانچوین فصل راجپوتانہ کی آمدنی وخرچ ..	١٢٣	حکام ضلع اجمیر کی فہرست	١٩٩
چھٹی فصل راجپوتانہ کی سرکاری فوج ..	١٢٥	فہرست دربارونکی جو شہر اجمیر مین منعقد ہوئی	٢٠٠
ساتوین فصل سررشتہ تعلیم	١٢٩	کیفیت تالاب و قصبہ پشکر	٢٠٢
میو کالج اجمیر	١٣٢	مگرہ و میرواڑہ کی تاریخ	٢١٠
آٹھوین فصل سڑک ریل	١٣٦	تفصیل جاگیرات ضلع اجمیر	٢٢٣
نوین فصل دربار نواب گورنر جنرل صاحب کی	١٤٠	استمرارداران ضلع اجمیر	٢٢٥
دسوین فصل تشریف آوری شہزادہ صاحب والاتبار	١٤٦	نقل سند استمرارداران ضلع اجمیر	٢٢٨
گیارہوین فصل جلسہ اعلان خطاب قیصر ہند کی	١٤٧	استمرارعادون کی ریاستون کا حال	٢٤٥
بارہوین فصل سررشتہ حفظان صحت ...	١٥١	بھنائی بانڈن وارہ تانٹولی	٢٤٥
تیرہوین فصل تار برقی	١٥٣	ساور	٢٥٠
چودہوین فصل راجپوتانہ کی خود اختیار ریاستوں اور		سعودہ	٢٥٢
اونکے ماتحت سردارون کے باہمی تعلقات		جونیان مہرون و پیسانگن	٢٥٥
کی نسبت حکام کی رائے	١٥٥	دیولیہ و بڑلی و دیوگانو	٢٦٢

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کہروہ	۲۶۵	فہرست سرداران راج میواڑ	۳۸۱
گوبندگڑھ	۲۶۶	اضلاع کوہی	۳۸۶
باگسوری	۲۶۷	فہرست سرداران اضلاع کوہی	۳۸۸
میواڑیہ وریچھہ بالیان	۲۶۸	بھیلوں کے پالوں کی فہرست	۳۸۹
سیٹھن وکرڈیل	۲۶۹	مادری چانی	۴۰۹
منوہرپورہ راجوسی کوٹھری	۲۷۰	تھانہ جاواس	۴۱۰
علاقہ جات علاوہ استمرار گنگوانہ	۲۷۱	کوٹڑہ	۴۱۳
پیرسداپورچاندولائی	۲۷۲	اوگہنہ	۴۱۷
تیسرا باب		پنروہ جورہ	۴۱۸
ایجنسی میواڑ	۲۷۳	فہرست ٹھاکران	۴۲۲
فصل اول ریاست میواڑ یعنی اودےپورہ	۲۷۴	سررشتہ مال	۴۲۷
جغرافیہ	۲۷۵	جمع وخرچ	۴۳۰
تاریخ زمانہ قدیم	۲۸۲	میواڑ کی فوج	۴۳۳
مضمون نامہ راج سنگھ بنام شاہنشاہ اورنگزیب	۲۹۷	افیون	۴۳۴
قتل کشن کنور	۳۰۷	سڑک	۴۴۰
تاریخ زمانہ حال	۳۱۳	عدالت وپولیس	۴۴۳
قولنامہ سرداران ۴ - مئی سنہ ۱۸۱۸ء	۳۱۴	میناہیرہ وجاوو فیچیج واقوام جرائم پیشہ	۴۵۱
قولنامہ سرداران سنہ ۱۸۲۷ء	۳۱۷	پولیس حفاظت ڈاک انگریزی	۴۵۸
قولنامہ یکم فروری سنہ ۱۸۴۰ء	۳۲۳	جہازپورہ	۴۶۰
قولنامہ فروری سنہ ۱۸۴۵ء	۳۲۸	سررشتہ تعلیم	۴۶۰
قولنامہ سنہ ۱۸۵۵ء	۳۳۰	سررشتہ حفظان صحت	۴۶۳
تصفیہ نزاع دیوگڑھ فروری سنہ ۱۸۶۳ء	۳۴۱	ڈاکخانجات	۴۶۹

مضمون	صفحہ
دوسری فصل	
ریاست ڈونگرپور........	۴۷۱
فہرست جاگیرداران راج ڈونگرپور...	۵۰۲
تیسری فصل	
ریاست بانسواڑہ........	۵۱۲
فہرست جاگیرداران راج بانسواڑہ..	۵۳۳
جمع وخرچ ریاست بانسواڑہ....	۵۳۹
چوتھی فصل	
ریاست پرتاب گڈھ........	۵۵۲
جمع وخرچ ریاست پرتاب گڈھ..	۵۶۶
چوتھا باب	
ایجنسی جیپور........	۵۶۸
پہلی فصل راج جےپور........	۵۶۸
حصہ اول جغرافیہ........	۵۶۸
حصہ دوم تاریخ زمانہ قدیم.....	۶۱۲
کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور...	۶۵۰
فہرست جاگیرداران راج جیپور...	۶۵۲
شیخاواٹی........	۶۶۰
حصہ سوم تاریخ زمانہ حال......	۷۰۸
سوشیل سائنس کونگریس عرف سوسائٹی	۷۹۲
شفاخانہ........	۸۱۰
تجارت........	۸۱۵

مضمون	صفحہ
جمع وخرچ راج جےپور........	۸۲۰
عدالت فوجداری و دیوانی......	۸۲۵
فوج راج جےپور........	۸۳۱
شفاخانہ تعلیم........	۸۳۳
مدرسہ فنون........	۸۴۰
میڈیکل سکول........	۸۵۱
شفاخانہ تعمیرات........	۸۵۵
شفاخانہ حفظان صحت......	۸۶۳
ڈاکخانجات انگریزی......	۸۶۶
سانبھر........	۸۶۸
پیمایش ٹوپوگرافیکل سروے....	۸۶۹
معاملات علاقہ غیر........	۸۶۹
شیخاواٹی........	۸۸۲
کھیتڑی........	۸۹۳
سیکر........	۹۴۸
بساؤ........	۹۵۳
پاٹن توروائی........	۹۵۲
اونیارہ........	۹۵۲
دوسری فصل	
ریاست کشن گڈھ........	۹۵۷
تیسری فصل	
جاگیر لاوہ........	۹۷۰

من توکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب معتبر مستند تاریخ راجستان مفید اہل زمانہ مسمی

وقائع راجستان

جلد اول

از تالیفات جناب سر آمد اہل سیر محقق با علم و ہنر بابو جوالا سہائے صاحب عدالتی ریاست بھرتپور

در مطبع مفید عام آگرہ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ کون شخص ہے کہ بنظر دوربین اجرام سماوی کے عجائبات اور اونکی
گردش و حرکات اور تبدل و تغیرات پر نظر کرے اور وہ تعلق و مناسبت
جو زمین کو اجرامِ فلکی سے حاصل ہے اور عجیب و غریب تاثیرین و حالتین
جو کرۂ ارضی مین اختلافِ اوضاعِ فلکی سے پیدا ہوتی ہین وہیان مین لاوے
اور خداوند عالم کی حکمت و قدرت پر شیفتہ نہو۔ وہ کون آدمی ہے کہ
دنیا کی قدرتی نمایش گاہ جو ہر وقت تمام جہان کی آنکھون کے سامنی
کھلی ہوئی ہے بچشم عبرت دیکھے اور نگارستان عالم کی صنعت پردازی
اور کارخانۂ جہان کی نقش طرازی بغور و تامل ملاحظہ کرے اور خالق

یکتا کی شان کبریائی اور جود و رحمت پر دلدادہ و فریفتہ ہو شعر
آفرینش ہمہ تنبیہ خداوند دل است ٭ دل ندارد کہ ندارد بخداوند اقرار
یہ سطح زمین کا جو ہر طرف بحر محیط سے گھرا ہوا ہے اور بڑے بڑے قطعات
خشکی و تری پر منقسم اور حیوانات بحری و بری کا نشیمن اور آدمی زاد کا
مسکن ہے خداوند کی حکمت اور صناعی کا ظاہر نمونہ ہے ہر ایک بر اعظم
کا کنارہ بحر سے پہاڑونکی اونچی چوٹی تک ہموار میدانون اور پست و بلند
گھاٹیون اور عمدہ فضا اور مقامات دلکشا سے آراستہ اور نفائیس
معدنی و نباتی اور عجائب قدرتی سے مالا مال ہونا اور خاصیت سرزمین
اور تاثیر آب و ہوا سے ہر ایک خطہ مین جداگانہ قسم کے نباتات و حیوانات
کی پیدایش و پرورش ہر ملک کے آدمیون کی صورت و سیرت اور خیالات
و طبیعت کا اختلاف ہر قوم کا طرز معاشرت اور طریقہ تمدن علیحدہ ہونا
خداوند مطلق کی الوہیت و ربوبیت پر روشن دلیل ہے سارے جہان
کا جغرافیہ تمام عالم کے مختلف اقوام اور سلطنتون کی تواریخ خدا برحق
کے احکام حکمت اور افعال قدرت کی ایک ادنے تفصیل ہے کسکی
طاقت ہے کہ اسرار ربوبیت اور قوانین قدرت پر جس سے مجموعہ

موجودات کا نظم ہے پوری آگہی حاصل کرے کسکی مجال ہے کہ رموز
آفرینش اور اصول حکمت جو کسی ادنے مخلوق کی پیدایش و ایجاد
مین صرف ہوئے ہین دریافت کر سکے - اس طلسم قدرتی کے حل کرنے
مین بڑے بڑے فلسفی یکتا زمانہ طفل مکتب کی مانند ابجد خوان ہین
بڑے بڑے حکماء فرزانہ و ریاضی و طبیعات کے ماہر ادراک قدرت
مین ششدر و حیران ہین ؛

شعر

توان در بلاغت بہ سحبان رسید ؛ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

جو شخص نسل انسانی کے حالات پر غور کرے گا کہ ابتدا مین کیا تھی اور
کیونکر دنیا مین پہیلی اور متواتر حادثات اور مسلسل واقعات جو ابتدا
آفرینش عالم سے بنی آدم پر گذرے غوض کرکے ہر ایک قوم کے علم وہنر
عادت و خصلت اخلاق و اوصاف کو اون کے اقبال و ادبار دولت
و عزت ترقی و تنزل وغیرہ حالتون سے مقابلہ کرے گا اور جہانکی
عظیم الشان سلطنتین جو بڑے کر و فر اور تزک و احتشام اور بظاہر
نہایت استقلال و استحکام سے قایم ہوئین اور بعد تھوڑی مدتون کے
نیست و نابود ہوگیئن اور جنکے حالات ابتک علم تاریخ ہمکو بصراحت

بتا رہا ہے بچشمِ عبرت دیکھے گا تو اوسپر خالق یکتا کا عظمت وجلال پوشیدہ
نہ رہیگا اور یقین کریگا کہ دنیا مین جو حوادث وانقلاب پیش آتے ہین اور
جو واقعات گذرتے ہین حسن اتفاق وخاصیت زمانہ سے نہین بلکہ
خداوند عالم کی مرضی اور حکم سے ظہور پاتے ہین اور تمام مخلوقات اور
اوسکے طبایع اور افعال حکم خداوندی کے پابند اور مطیع ہین **اشعار**

گلستان کند آتشے بر خلیل	گروہے بہ آتش برد ز آب نیل
کند ہرچہ خواہد بروحکم نیست	کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکیست

یہہ بہی خدای ذو الجلال کی بردو رحمت کا اقتضا ہے کہ انسان کو
لطفِ شمایل اور حسن خصایل سے آراستہ اور خوبی صفات اور اہلیت
کسب کمالات سے پیراستہ کرکے اوسے کاروبار مین خود مختار اور اپنے
اعمال کا ذمہ ور قرار دیا اور اپنے کمالات کی ترقی اور حالت حیات
کو اچہی طرح سے بسر کرنا اوسکی خواہش اور حسن تدبیر پہ چہوڑا اور
تکمیلِ انسان کے تمام قدرتی لوازم وسامان از قسم ذکا و ذہانت
فہم وفراست بلندی خیال رسائی ادراک جودت حواس سب
مخلوقات سے بیشتر وبہتر عنایت فرماکر عطا خلعتِ فاخرۂ نطق سے

معزز و سربلند فرمایا تاکہ مشعلِ خرد کی روشنی مین حقائق اشیا کو دیکھ بھال کر اور شاہراہ توسط و اعتدال پر چلکر منزل کمال تک پہونچے اور ذاتی کوشش و حسن عمل سے جسقدر معاش و معاد مین ترقی اور اپنی حالتِ زندگی اور طرزِ معاشرت کو بہتر کرسکے کرے لیکن انسان کا حالتِ ابتدائی یعنی ظلمتِ جہالت سے نکلکر شایستگی پیدا کرنا اور درجۂ انسانیت مین داخل ہونا مشارکت و معاونت بنی نوع یعنی اجتماع و تمدن پر موقوف ہے - اور تمدن کی خوبی اور قوانین ریاست کی خوش اسلوبی انتظامِ حکومت اور قیامِ سلطنت پر منحصر ہے کیونکہ قدرت کی فیاضی نے قوائے شہوی و غضبی اور خواہشِ ظاہری و باطنی اور مختلف جذبات اور جو قوتین قیامِ حیات اور دفعِ حاجات اور درکِ لذّات اور جذبِ ملایم اور رفعِ مزاحم کیواسطے ضرور تھین انسان مین سب جمع کردی ہین اسلئے آدمی بالطبع اپنی ضروریات اور لذّات کے حاصل کرنے مین ازحد حریص و طمّاع ہے اور ہمیشہ اوسکی شہوت کا اقتضا اور طبیعت کا سیلان حصولِ مرغوبات مین حد سے تجاوز کرنے پر رہتا ہے اور جب دوسری جانب سے

جذب لذات اور حصول مطلوبات مین شرکت یا مزاحمت پیش آتی
ہے تو قوت فکریہ انواع تدابیر وحیل سے کام لیکر دفع مزاحم چاہتی ہے
یا قوت غضبیہ متحرک ومشتعل ہو کر اپنے قہر واستیلا سے نوبت مجادلہ و
مقابلہ پہونچاتی ہے اور اسی طور سے انواع جور وستم اور جنگ وجدال
اور خونریزی وقتال اور اقسام فریب ودغا اور عداوت وعناد
اور شرارت وفتنہ وفساد دنیا مین ظاہر ہوتے ہین اور یہہ سب
امور حسن معاشرت کے نہایت مضر اور مقاصد اجتماع وتمدن کے برخلاف
اور ترقی انسان کے بنہایت مزاحم ہین نظر بحالات مذکور تمدن مین کوئی
ایسی قوت موجود ہونی ضرور ہے کہ ان مفاسد کی اصلاح اور حد سے
گذرنے والون کی روک تہام کرے اور وہ قوت سلطنت ہے۔
اور واقع مین سلطنت ہی ایسی طاقت ہے کہ اپنے سایۂ عاطفت اور
ظل حمایت مین طوائف انام اور مختلف مذاہب اور اقوام کو مفاسد اندرونی
اور دشمنان بیرونی سے محفوظ اور مامون رکہکر اور تاریکی وحشت و
جہالت سے نکالکر علوم وفنون اور حرفت وصناعت اور وسائل معاش
اور سامان عیش وعشرت کی ترقی روز افزون سے انسان کو تربیت

وشایستگی کے نئی دنیا مین داخل کر سکتی ہے قانونِ قدرت کی رو سے
ضرور ہے کہ ہر گروہ اور ہر طبقے اور ملک کے آدمی کسی نہ کسی سلطنت
کے خواہ وہ شخصی یا جمہوری ہو یا حکومت قومی مطیع و ماتحت رہین
چنانچہ اسی قاعدۂ قدرت کے موافق مثل اور اقوام اور ممالک عالم
کے اہل ہند بہی ہمیشہ کسی نہ کسی سلطنت کے مطیع و محکوم چلے آئے ہین

ذکر سلطنت انگریزی و مدح حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند

مگر اس زمانہ مین ہندوستان کی بڑی خوش نصیبی اور اوسکی دولت
و اقبال کا ستارہ عروج پر ہے کہ تخت سلطنت برطانیہ کا مطیع
و منقاد ہے۔ ظالم حکومتون کے تشدد اور جابر حاکمون کے جور و ستم
سے آزاد ہے۔ اس عالیشان سلطنت مین رعایاے ہند کی بہبود
اور امن و آسایش کا عمدہ سامان مہیا ہے کیون نہو کہ ایک دانشمند
اور فیاض گورنمنٹ اوسپر حکمران ہے۔ ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ
کرو قدیم زمانہ کے مہاراجگانِ عالی تبار کی کیفیت حکمرانی اور خاندان
غزنوی اور غوری سے لیکر چغتائی بادشاہون تک طرز حکومت

وجہانبانی مہمات سلطنت کی بدنظمی وپریشانی رعایا کی ناکامی اور بے سروسامانی بغور دیکہو اور تحقیق کرو کہ اوس زمانہ مین ملکی اور جنگی انتظام کن اصول پر قایم تہا زراعت وتجارت کی کیا صورت آبادی ملک کی کیا حالت وآدرسی رعایا کی کیا کیفیت تھی ڈکیت اور ٹھگ اور رہزنون کا کیا عالم تہا آرام وآسایش رعایا کی کون سے وسایل مہیا تہے عامۂ خلایق کا طریقۂ گذران اور طرز معاشرت اور اون کے پاس عیش وعشرت کا سامان کیا تہا جب گذشتہ عملداریون کے انتظام کو حضرت ملکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان قیصر ہند خلد اللہ ملکہا کے عہد سلطنت سے مقابلہ کروگے تو خود ظاہر ہوجاویگا کہ اس دولت عظمیٰ کی سرپرستی اور اس سلطنت کبریٰ کی حمایت وحکومت مین ہندوستان نے کیسی کیسی بیش بہا نعمتین اور بے انتہا فایدے اور بے شمار برکتین حاصل کی ہین جسکی نظیر بلکہ عشر عشیر بہی کسی ایشیائی سلطنت مین موجود نہین ؛

ترویج علوم تعلیم ہنر وفنون تہذیب وشایستگی کا پہیلانا اشاعت علوم مغربی سے ہندوستان کے تیرہ وتاریک خیالات مین روشنی

پیدا کرنا بندوبست مالگذاری کے اچھے انتظام اور تشخیص محاصل
کے عمدہ اہتمام نہرون کے اجرا اور وسایل آبپاشی کی اصلاح سے
ملک کی سرسبزی زراعت کی افزایش و ترقی خشکی و تری مین انہون
کی امن و آسایش اور تار برقی اور اجرار ریلوے اور مرکب
دخانی سے تجارت بری و بحری کی آزادی و سایل سفر کی آسانی
دور دست ممالک کے مصنوعات اور مختلف ولایتون کے اسباب
و آلات ظروف و ادوات اور تمام سامان عیش و آرام کی افراط
و ارزانی مظلومون کی دادرسی مستغیثون کی سماعت خلایق کی
فارغ البالی ہندوستان کی غریب اور خاموش رعایا کے حقوق
کی حفاظت ظالم اور سرکشون کی گوشمالی ہر ایک شعبہ مین کام
کی صفائی انتظام کی خوبی ہر کارخانۂ سلطنت مین حسن کفایت اور
نظم و ترتیب کی خوش اسلوبی ـ غرض ہندوستان نے تمام
خوبیان جو خواب مین ندیکھی اور حاشیۂ خیال مین نگذری تہین
عہد شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند مین حاصل کین +
اس عالیجاہ سلطنت کے اصول حکمرانی اور قواعد جہانبانی سراسر

عقل وحکمت اور عدل وانصاف پر مبنی ہین اوسکا قانون سیاست
اور نظم ونسق مملکت ایشیا اور یورپ کی سب سلطنتون سے اسوجہہ
سے فایق اور کامل ہے کہ قواعد حکومت شخصی اور اصول سلطنت
جمہوری سے مرکب وشامل ہے اس مدبر گورنمنٹ کی جسکی طاقت
بحر وبر مین از روے جرأت وتدبیر سب سلطنتون سے بڑہ کر
اور مالی قوت اور تخازن دولت کی کثرت سلاطین عالم سے برتر
اور بیشتر ہے باوجودیکہ اوسکی فوج ظفر موج ہنرمندی اور فنون
جنگی جرأت وبہادری شجاعت ودلیری مین روے زمین
کی جنگی طاقتون پر غالب ہے لیکن اپنی فیاضی اور رفاہ جوئی
سے ہر ایک سلطنت سے امن وصلح کی طالب ہے - یہہ ہی سبب
ہے کہ علاوہ ممالک مقبوضۂ یورپ وامریکہ وغیرہ کے صرف برٹش
انڈیا مین اس سلطنت عظمیٰ کا ۹۰۹۸۳۴ مربع میل پر تسلط و
اقتدار اور ۱۹۱۰۰۰۰۰۰- آدمی اوسکے مطیع وفرمان بردار
ہین زاید از چار صد ہندوستانی ریاستون کے روسار
عالیمقدار اور مہاراجگان والا تبار کو شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ

قیصرہ ہندوستان کا بصدقِ دل اعتقاد و اقرار اس سلطنت کبرے
کے مراحمِ شاہانہ اور نوازش خسروانہ کے شکرگذار ہین +
دولتِ انگلشیہ کی فیض بخشی اور نفع رسانی نہ صرف برٹش انڈیا پہ
محدود و محصور ہے بلکہ ممالک مقبوضہ روسا ء عظام بہی فوائد
سلطنت برطانیہ اور برکاتِ شاہنشاہی حضرتِ قدسیہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
سے مالامال و معمور ہین علاوہ فواید تار برقی اور ریلوے اور
ترقی تجارت اور اون کے مفید نتایج کے جنمین باشندگان ممالک
راجستان رعایاے برٹش انڈیا کے برابر شریک ہین ایک اور بہت
بڑی خوبی جو سرسبزی ملک اور بہبودی رعایا کی اصل اصول
ہے ہندوستانی ریاستون کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہہ ہے
کہ انڈیا گورنمنٹ کے انتظامِ حکومت اور نظم و نسقِ سلطنت نے بوجہ
اپنی عمدگی کے ہندوستانی عملداریون پر کامل تاثیر پہونچائی ہے
یعنی ہر ایک ریاست مین حکمرانی کے قدیمی دستورات اور مروجہ
طریقون مین اصلاح و ترمیم اور طرزِ حکومت انگریزی کی تقلید کیجاتی
ہے اس سبب سے ہندوستانی ریاستون کی رعایا بہی تعلیم و تربیت

اور خوش انتظامی کے فواید سے علی قدر مراتب مستفید و بہرہ مند ہوتی جاتی ہے ؁

راج بھرتپور واوصاف حمیدہ جناب فیض مآب سامی حضور مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

پس جو ریاست آئین وضوابط اور طرز انتظام اور افادہ رفاہ عام مین گورنمنٹ ہند کی زیادہ پیرو ہے خوش انتظامی و خوبی نظم و نسق مین دیگر ریاستون سے فایق اور اعلے تر متصور ہے علی الخصوص راج بھرتپور کے ملکی انتظام اور ضوابط و احکام مین اصول سلطنت انگریزی کی مطابقت اور قوانین دولت انگلشیہ کی موافقت اظہر و آشکارا ہے اسی سبب سے یہہ راج رونق و سرسبزی ملک اور حسن انتظام اور بہبودی رعایا مین سب ریاستون سے بہتر و برتر ہے مگر اوسکی عظمت و فضیلت کا صرف یہی ایک سبب نہین ہے بلکہ انواع خوبیون سے اسکو ہندوستان کی اکثر ریاستون

پر فوق و افتخار حاصل ہے ۔

یہی خطہ ہے جو بوجہہ ظہورِ انوارِ نامتناہی و شہودِ لمعاتِ آلہی یعنی ولادت سری کرشن اوتار معبود ہنود کے برج بھومی نام سے مشہور ہے اور کل ہندوستان مین قابل پرستش اور واجب التعظیم سمجہا جاتا ہے اور اوسکے فرمان روایانِ عالی گہر والا تبار مہاراجہ برج اندر کے خطاب سے معزز و ممتاز ہین کوہِ ہمالہ سے راس کماری تک اور حدود افغانستان سے برہما تک کی مخلوق صدہا کوس سے باعتقاد باطن و صدق ارادت اسی متبرک سرزمین کی زیارت کیواسطے آکر سعادت دارین حاصل کرتے ہین اور اوسکی خاکِ پاک کو موجب مغفرت و باعثِ نجات سمجہتے ہین کہ اسکی شہادت سری مت بہاگوت و دیگر معتبر شاستروں سے پیدا ہے ۔

قدرتی نعمتین مثل سیرابی و سر درختی زمین و رونق و آبادی بلاد و قصبات اور باشندگان علاقہ کی صورت و سیرت گفتگو و لیاقت و اخلاق و عادات اجناس استعمال و معاشرت کا بکثرت پیدا ہونا عمدگی ملک کیواسطے مجسم دفتر ہین راجپوتانہ کے شمالی و مغربی ممالک کو تو

اس ملک سے زمین و آسمان کا تفاوت ہے کہ وہان کے خشک و
بے برگ ریگستان مین انسان وحیوانات کے ہوش جاتے ہین خلائق
دنیا کی نعمتون وعیش عشرت کے سامان سے بے بہرہ بلکہ محض نا آشنا
ہین پانی جو مایۂ حیات اور موجب رونق کائنات ہے صدہا فیٹ
کے عمق سے نکالا جاتا ہے کوسون تک کنوؤن کا پتہ نہ لگے دس دس
کوس کے باشندے ایک ایک کنوے پر پانی بہرنیکے واسطے جمع
ہون درخت وروئیدگی کی صورت نظر نہ آئی بجز موٹھ باجرہ
کے کوئی جنس پیدا نہو شتر کے سواے کسی سواری کا گذر نہین ریتا
کے ٹیلے ہوا کے زور سے ہر روزہ ایک مقام سے دوسرے مقام
کو حرکت کرکے آبادی و[illegible]تہ کا نشان مٹادین وہان کے باشندون
کو جو تکلیف ومصیبت ہوتی ہے [illegible] صریح ظاہر ہے اوسکے مقابلہ مین
اس آبادان ومالامال وسرسبز ملک کو بہشت کہا جاوے تو بیجا
نہین علاوہ شمال ومغربی ممالک واقع باگر و مارواڑ کے جو قدرتی موجبات
سے معذور ہین جنوب ومشرق کے اکثر ممالک مین بہی باوجودیکہ
پانی کی کثرت اور زمین عمدہ ہے آبادی وپیداوار کی یہی صورت ہے

چونکہ راجپوتانہ کے ممالک مختلفہ کی عمدگی زمین ترقی ملک کی بیشی
پیداوار اور کثرت وقلت آبادی کا حال ہر ایک ریاست کے رقبہ
اراضی اور تعداد آمدنی وآبادی فی مربع میل پر غور کرنے سے بہتر
اور کسی ذریعہ سے دریافت نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کل ریاستون
کے کوائف مذکورہ ذیل مین ترتیب وار درج کیے جاتے ہین ؀

نام ریاست	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	آبادی فی مربع میل	آمدنی فی مربع میل	تعداد جمع آبادی آمدنی
بھرت پور	۱۹۷۴	۳۲۹	[illegible]	۱۶۶۰
دھولپور	۱۶۲۶	۳۲۲	[illegible]	[illegible]
الور	۳۵۷۲	۲۷۹	[illegible]	۸۳۸
ٹونک	۱۸۶۳	۱۲۱	[illegible]	۷۶۵
جھالاواڑ	۲۵۰۰	۹۰	[illegible]	۶۹۰
کوٹہ	۵۰۰۰	۸۶	[illegible]	۵۹۶
کشن گڈھ	۷۲۴	۱۳۸	[illegible]	۴۴۸
جےپور	۱۵۲۵۰	۱۲۴	[illegible]	۴۱۲
اودےپور	۱۱۶۱۴	۱۰۰	[illegible]	۳۲.۹

بوندی	۲۲۹۱	۹۷	مارمہ	۳۱۵
قرولی	۱۸۶۸	۱۰۰	مالعہ	۲۸۶
پرتابگڈہ	۱۴۵۷	۱۰۰	مالمہ	۲۷۱
ڈونگرپور	۱۰۰۰	۱۰۰	ماعمہ	۲۲۶
بانسواڑہ	۱۴۴۰	۱۰۰	مولعہ	۱۸۷
جودہ پور	۳۵۶۷۲	۵۰	للولعہ	۱۳۴
سروہی	۳۰۲۰	۵۰	اللعہ	۹۱
بیکانیر	۱۷۶۷۶	۳۰	طللعہ	۷۲
جیسلمیر	۱۲۲۵۲	۶	ملے ر	۱۴

اس سے ظاہر ہے کہ بہرتپور کا ملک راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون سے زیادہ آبادان اور زرخیز ہے اور یہہ نتیجہ جسقدر قدرتی خوبیون یعنی ہمواری سطح عمدگی زمین وسائل آبپاشی وغیرہ سے منسوب ہے اوسیقدر حسن انتظام تعین جمع واجب محاصل معتدل انصاف پروری خبرگیری وحق رسانی رعایا سے حاصل ہوئے ہین اس کثرت آبادی اور افزونی پیداوار کی عمدہ دلیل یہہ ہے کہ جس حالت مین راجپوتانہ کی

دیگر ریاستون کے ہرگز نہین صدہا بلکہ ہزارہا بیگھہ زمین قابل زراعت
غیرمزروعہ و بے تردد پڑی ہے اور کوسون تک نشان آبادی مفقود
ہے اس راج مین زمین کا کوئی قطعہ کاشت سے خالی نہین اور کوئی
مقام ایسا نہین ہے کہ جہان مدنظر مین آبادان قصبے و دیہات حایل نہون *
اس علاقہ کی رعایا ایسی شایستہ و تربیت یافتہ ہے کہ مغربی ریاستون کے
خواندہ و ذی حوصلہ لوگ بھی یہان کے عام باشندون سے طرز و طوراتِ
وضع داری اور مکالمت و ہوشیاری مین دعوی ہمسری نہین کر سکتے
باوجودیکہ فیضان تربیت سرکار ابد پایدار انگریزی سے ہر ریاست کی
لوگون کو کسیقدر لیاقت حاصل ہو گئی ہے الّا چند متعدد آدمیون کے
جو ولیسی صاحبان علم کی صحبت سے تمیز و وقوف حاصل کر چکے ہین اور
کل ملک کے باشندون کے خلایق تربیت یافتہ دہلی و آگرہ و متھرا وغیرہ
بلاد مصدر صلاح و منبع تہذیب کے شبانہ روزی ربط و ضبط آمد و رفت
و راہ و رسم سے ترقی پا چکے ہین بہت فرق ہے ماورا اسکے انتظام
تعلیم خلایق و تربیت عوام بھی جیسا اس راج مین ہے ہر ایک ریاست مین
نہین ہے بلاشبہ اکثر رئیسون نے اپنی دارالریاست مین مدارس

مقرر کرکے اشاعتِ علوم مین بہت کوشش کی ہے اور اون مدرستہا
مین متواتر چند طالب العلم بہت مستعد تیار ہوکر اعلےٰ درجہ کا امتحان دیتے ہین
مگر مفصلات کا حال دیکھا جاوے تو بالکل نوعدیگر ہے اور راو نہین کے
علاقہ مین ایسے مقامات بھی ہین جہان کے لوگون کے دماغ مین تو شیخ نیا
و تدریس و تعلیم کا کبھی خیال بھی گذرا ہوگا مگر برعکس اوسکے بہت پور بین
دار الحکومت سے لیکر حد و دِ راج تک ہر قصبہ و گاؤن مین سامان تعلیم بکمال
موجود ہین اور ہر نگلہ کے اطفال حساب و کتاب و تحریر و تقریر مین
فوایدِ علم سے بہرہ مند ہین ۞

اس راج کے اکثر مقامات یادگار و اقعات تاریخی اور موقع معرکہ ہا
عظیم اور مظہرِ صنعتِ صناعان ذوفنون ہونے کی وجہ سے بہت مشہور
و نامور ہین قصبہ کامد معبدِ ہنود کے خوشنما و متبرک مقامات کی جو تعریف
شاستر مین لکھی ہے اوس سے کل عالم واقف ہے قصبہ بیانہ کہ سابقا
زبردست و عظیم الشان فرمان روایان کا پایہ تخت تھا غوری و
وغزنوی و تیموری بادشاہون کی بےشمار فوج کے مقابلہ و معرکون
سے صفحاتِ تاریخِ عالم مین بہت شہرت و عظمت سے نمایان ہی اور

اوسکا وسیع و مستحکم قلعہ مع دیگر عمارات بالائے کوہ و نواح آبادی کے
ان مشہور واقعات کی مجسم شہادت ہے خانوہ کا میدان جسپر عند المقابلہ
شاہنشاہ بابر اور سانگا رانا والی میواڑ کی نزاعِ سلطنت ہندوستان
فیما بین ہنود و اہل اسلام کے فیصلہ ہوا اسی راج مین واقع ہے اور
کمہیر جو ابتدا مین مہاراجگانِ ذیشان کا دار الحکومت تہا مہاراجہ
ہلکر کی فوج کثیر کی شکست اور اوسکے خلف کہنڈے راو کے عند الحفاظت
کام آنے سے نامور ہے اور سب سے زیادہ قلعہ بھرت پور جہان علاوہ
سابقہ معرکون کی افواجِ سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ایسا
مقابلہ ہوا کہ تاریخ ہندوستان مین اوسکی کوئی نظیر نہین ✣
ڈیگ کے باغ و محلات تعمیر و مصالحہ کی خوبی و وضع و قطع کی خوش اسلوبی
مکانات کی سنگینی و وسعت فوارون کی صنعت و کثرت تالابون کی طراوت
و سیرابی مجوزین صاحب فن کی کامیابی سے مثل روضۂ تاجگنج آگرہ
و قطب مینار دہلی کے عمدہ ترین مکانات دیار اور عجائبات روزگار سے
ہین کہ سیاحانِ عالم شوق ملاحظہ مین مقامات دور و دراز سے آتے
ہین اور تماشائے محلات اور سیر باغات سے حظ وافر و فرحت بلیغ

حاصل کرکے عمدگی مکانات کے مداح اور مہاراجہ صاحب بہادر
کی مہمان نوازی کے شکرگذار جاتے ہین ٭
اور مقدم ترین خوبی اس ملک کی یہہ ہے کہ یہان کے فرمانروایان
صاحب اقبال عالی قدر والا منزلت شجاعت وجوانمردی مین
یکتای روزگار اور حاکم باوقار ہوئے ہین خصوص ابتدا ئے زمانہ
مہاراجہ بدن سنگھ صاحب سے جنہون نے بلا اعانت کسی ہمسر اور
بدون منت کسی شاہنشاہ برتر کے صرف اپنی قوت بازو و ذاتی ہمت
اور علو حوصلگی سے ممالک مختلفہ کو بہ تحت و تصرف مین لا کر عظیم الشان
راج قایم کیا اور اوس ابتدائی زمانہ مین کہ ہنوز اونکی حکومت
کو استحکام و استواری کامل نہوئی تہی افواج شاہی محکوم افراد
زبردست کو اپنے ممالک سے پس پا و خارج کیا نواب فتح علیخان
معتوب شاہی اپنی ستم رسیدگی و مظلومی سے تنگ آکر مستدعی اعانت و
دستگیری ہوا تو اوسکے حال پر رحم کرکے اسد خان وزیر سلطنت کو
کہ فوج جرار سے حملہ آور ہوا تہا شکست فاش دی بلکہ خود وزیر
کو میدان جنگ مین تہ تیغ کیا۔ الیسنگہ خلف اکبر مہاراجہ سوائی جی سنگہ

صاحب والی آمیر کی حمایت مین بمقابلہ اونکے راجہ بادر ہوسنگہ کی افواج
متفق مہاراجہ صاحب والی اودیپور اور مہاراو ہلکر پر غالب آکر الیسنگہ
کو جےپور پر قابض کرادیا بخشی صلابت خان سپہ سالار افواج شاہی
کو مع جمعیت میدان جنگ مین محروس کرکے دلاوران شاہی
مثل حکیم خان ورستم خان کو ہلاک اور علی قلی اور فتح علی کو مفرور کیا
افغانان فوج بنگش پر فوج کشی کرکے منصور علیخان صفدر جنگ
کو اونکی سرکشی ومقابلہ آرائی سے نجات دی اور باغیون کو ایسا
متفرق ومنتشر کیا کہ بار دیگر تاب اجتماع وسر تابی نہ لاسکے رئیس کہاسہیڑہ
کو کہ اپنی دولتمندی اور زورآوری کے زعم سے کسیکو ہمسر وہمتر
نہین سمجہتا تہا مغلوب کرکے ایسا پاداش اعمال کو پہونچایا کہ اوسکی بابت
کا نام ونشان نرہا جب غازی الدین احسان فراموش کی غمازی سے
فرخ سیر پادشاہ سے گمراہ ہوکر منصور علی خان صفدر جنگ کی تنبیہ وسرزنش
کی اوسکی اعانت مین دار السلطنت پر حملہ کرکے عساکر شاہی کو تباہ
وبرباد اور شہر دہلی کو تاخت وتاراج کیا فرخ نگر وبہادر گڑہ کے بلوچ
رئیسون کو کہ ارکان سلطنت مین بہت قوی اور صاحب شوکت تہے پست کرکے

اون کے ممالک پر قبض و تصرف کیا اور دہلی کا ازسرنو محاصرہ کرکے
خزانہ بیشمار اور دولت لاانتہا حاصل کی کہ قلعہ دہلی کے ہشت دہاق
کو اب تک قلعہ بھرت پور شمالی دروازہ پر چڑہے ہوئے ہین اور ان فتوحات
عظمیٰ کی شہادت دیتے ہین اور بہتری مراتب جو دیگر رئیسون کو بجلدوے
خدمات عطیہ شاہی ملا ہے اس طرح مین بزور شمشیر و استحقاق فتح حاصل
ہوا ہے ہرسہا سے دکورسہکا اہلکاران جیپور کی بیوجہہ پرخاش پہرکر
براہ کوتہ اندیشی لشکر جاترا سے واپس آلئے ہین سد راہ ہوئے تھے
لشکر عظیم سے میدان ماتوزہ مین شمشیر آزمائی کی اور فتنہ انگیزان
بدکردار کو کہ موجب نفاق و باعث فساد ہوئے تھے سزائے اعمال کو
پہونچایا - اخیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے جسونت راو ہلکر
کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار افواج انگریزی کے تعاقب سے
خایف پہرتا تہا بمقتضاے راہ و رسم قدیم و حق مہمان نوازی ظل عاطفت
مین لیکر جنرا آورون سے ایسا مقابلہ کیا کہ تاریخ ہندوستان کی صفحات
مین اوسکی برابر کوئی واقعہ معرض تحریر مین نہین آیا ہے جس انگریزی
فوج نے قلیل جمعیت سے مظفر جنگ صوبہ دار دکن وڈویلی صاحب

فرانسیس و نواب چندا صاحب کی متفق فوج کو خارج کرکے قلعہ ارکٹ فتح
کیا تہا صرف ڈہائی ہزار سپاہ سے نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ
کی بے شمار فوج کو مغلوب کرکے میدان پلاسی کی دوامی نیکنامی حاصل
کی تہی بکسر مین شجاع الدولہ نواب اودہ کی ساٹہہ ہزار فوج کو صرف
آٹہہ ہزار آدمیون سے متفرق و منتشر کیا تہا نواب حیدر علی والی میسور
کو متواتر لڑائیون مین بیدم و جان بلب کرکے آخر کار اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان
کو نیست و نابود کیا تہا - قلعہ گوالیار کو کہ نا ممکن التسخیر سمجہا جاتا تہا اس آسانی
سے لیا تہا کہ گویا اونکے ہی قبضہ مین تہا - احمد آباد مین بہ تحت جنرل
گوڈارڈ صاحب مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر دونون کا ایسا ناک مین
دم کیا تہا کہ کل مال و اسباب چہوڑکر بہاگ گئے - میدان علی گڈہ مین
مہاراجہ سیندہیہ کی کثیر التعداد فوج محکوم پیرن صاحب کو مغلوب
و مطیع کیا تہا - اور میدان لسواڑی مین مرہٹون کو ایسی شکست دی
تہی کہ ایک معرکہ مین اونکے سات ہزار آدمی ہلاک ہوئے اوس فوج
انگریزی کے قلعہ بہرت پور کی فصیل کے ساتہ مین آکر ہوش و
حواس ہمت و جرأت جاتی رہی چار دفعہ متواتر حملہ کیا مگر کوئی کارگر

ہوا پہلے دو حملون مین پانی کی طغیانی اور محافظان قلعہ کی
جانفشانی سے ایسا کشت وخون ہوا کہ انگریزی فوج کے جی چھوٹ
گئے تیسرے حملہ مین گورون نے ہندوستانی فوج کے ساتھ
دہاوہ مین شریک ہونے سے انکار کیا چوتھی مرتبہ اونکو سمجھا کر
اور غیرت دلاکر پھر حملہ کیا گیا تو اسی اثنار مین قلعہ کی ایسی مرمت
ہوگئی تھی کہ انکی کوئی تدبیر پیش نگئی آخرکار تین ہزار سے زیادہ
آدمیون کا نقصان اوٹھاکے اور اپنا باروت وگولہ خرچ کرکے
جرنیل بہادر افسر مثل جنرل لارڈ لیک صاحب کو بجز معاودت
کے چارہ نہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی اراکین ریاست
کا نام صفحۂ روزگار پر اس شہرت ونیکنامی سے ثبت ہوا کہ کل ہندوستان
مین صرف ایک بھرتپور کا ہی قلعہ ہے جسکی فصیل سے انگریزی
فوج پس پا ہوکر ہٹی ہے اس ایک بہادرانہ معرکہ سے بھرتپور
کے جلیل القدر حاکمون کی اسقدر ناموری ہوگئی ہے کہ اگر دیگر مہمات
عظمی جنکا مجملاً مذکور ہوا ہے اور تاریخ ریاست مین حسب موقع
مفصل لکھی جاوینگی وقوع مین نہ آئی ہوتین تو کل روساء ہندوستان

پیرا ون کا فخر و تفضیلت قایم کرنے کیواسطے صرف یہی ایک سا کرے
کافی ہوتا جسطرح زمانۂ سلف کے مہاراجگان و الا قدر نے فوج
کشی و دشمن کشی و ملک گیری سے سلاطین روزگار مین سرفرازی
حاصل کی ہے اوسیطرح مہاراجہ صاحبان حال نے خوش انتظامی
راج پروری و حقرسی رعایا سے آراستگی ملک و بلاد و قدردانی
اصحاب علوم و فنون مین اوس سے زیادہ داد معدلت
وجہانبانی بخشی ہے ؀

مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹھ باشی خوبی نظم و نسق و عدل گستری
ورعایا پروری و فیاضی و سخاوت مین روسا رہمسر و فرمانروایان
ہم عصر مین طاق اور شہرۂ آفاق ہوئے ہین کہ اونکی گنج بخشی و
داد و ہش نے ایک عالم کو مالا مال اور رعب حکومت عادلانہ نے
ظالمان شیر صورت کو کمتر از شغال کیا - اس زمانہ مین زمام مہام
و عنان حکومت ستر حضور فیض گنجور خداوند نعمت سکندر صولت
دارا حشمت انجم سپاہ فلک بارگاہ جمشید جاہ فیض مآب ہلال رکاب عالیجناب
سری مہاراجہ برجیندر سوائی جسونت سنگ صاحب بہادر

بہادر جنگ گرینڈ کمینڈر ستارۂ ہند ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ ان
کے دستِ اختیار اور قبضۂ اقتدار مین ہے شکوہ جشن جمشیدی تجمل
بزم خسروی صولت و دبدبہ سکندری جنکے دربار مین ہے بہہ خوبی
اقبال ہے شیر ژیان اونکے قصرِ جلالت کا ایک سگِ دربان
ہے عدل کا یہہ کمال ہے کہ گرگ تیز دندان اونکے رعیت کے
مویشی کا ایک نگہبان ہے -

قطعہ

شیر با پاس تو بے چنگال است	گرگ با عدل تو بے دندان است
او نہ شیر است کنون روباہ است	او نہ گرگ است کنون چوپان است

داد دہی و عدل گستری اسی بارگاہ فلک اشتباہ کا حصہ ہے اس
عدل وجود کے مقابلہ مین انصاف نوشیروانی اور سخاوتِ حاتم طائی
عجم و عرب کا پرانا قصہ ہے دادرسی و مظلوم نوازی کا زمانہ
ہے صحراے عدم مین طائر ظلم کا آشیانہ ہے سیر چشمی و دریا دلی
بندگان حضور سے عامۂ خلایق آسودہ حال ہے فیض بخشی و عدل
گستری سے رعیت فارغ البال ہے محتاجون کو حاجتِ سوال
کیا ہے غریبون کے لئے ہر وقت سدا برت کھلا ہے مدرسون

کی کثرت علم کی اشاعت سے ہر قصبہ وگانو کے لڑکے ریاضی دان
ہین جابجا شفاخانون مین عمدہ علاج سے ہزار ہا مریض نیم جان
شفا پاکر دعاگو اور ثناخوان ہین ہر دم رفاہ عام کے کامون
پر نظر ہے بے شک ذات والاصفات حضور انور رعاجز نواز
اور رعیت پرور ہے - فوج ظفر موج کی نوطرز اور زنگارنگ
خوشنما وردیون اور سرداران وافسران فوج کے ملون ومنقش
اور زرین لباسون اور پرتلون پر عجب جوبن ہے سیتور کی
چھاونی حسن ترتیب لشکر اور فوج کی چمک دمک سے قطعہ گلشن
ہے اوسکا لشکر قیامت اثر قواعد جنگی و فنون حرب مین ماہر
ومشاق ہے شجاعت وبہادری دلیری وآراستگی مین شہرۂ آفاق
ہے کسکی زبان مین یہہ طاقت ہے کہ محامد ذات فیض سمات اور
محاسن صفات سراپا برکات کی تقریر کرسکے کسکے بیان مین یہہ
فصاحت ہے کہ سری حضور لامع النور کی بیدار مغزی اور
مدبرانہ حکمرانی سے جو ملک کو فواید اور نیک نتایج حاصل ہوئے
ہین بالتفصیل تحریر کرسکے اسلئے خالق یکتا سے بندگان حضور

کیواسطے ترقی جاہ وجلال کی آرزو اور افزونی دولت واقبال
کی تمنا اور عمر ابد اتصال اور عیش وکامرانی بے زوال کی دعا
سے بعد اوسکے اظہار مدعا ہے اگر حمد غفور سے ابتدا کلام ہے تو مدح
سرکی حضور پر اختتام ہے دیکھو کیا اچھا آغاز کیا خوب انجام ہے

ذکر تالیف کتاب

علم تاریخ کے فواید لا انتہا اور معلومات زمانہ ماضی وحال کے
نتایج بے بہا اصحاب علم وہنر اور محققان عالی گہر پر بخوبی روشن
ہین کہ سانحات روزگار سلف اور واقعات زمانہ مختلف سے
وقوف وآگہی حاصل کرنا ہمیشہ سے مرغوب طبایع عوام اور
پسندیدہ خاطر انام رہا ہے اور یہہ بہی لازمۂ انسانیت ہی
کہ جو شخص کسیقدر علم وشعور ونوشت وخواند سے بہرہ مند
ہوتا ہے اپنی فکر کی رسائی اور میلان خاطر کے بموجب کسی
مضمون پر طبع آزمائی کرکے کوئی تحریر صفحۂ روزگار پر بطور یادگار
کے چہوڑنا چاہتا ہے خصوص اس زمانہ مین سرکار ذوی الاقتدار

انگریزی کی قدردانی و فیاضی سے ہندوستان مین تصنیف
و تالیف نے اس کثرت سے رواج پایا ہے کہ ہر ملک کے حالات
پر عمدہ و مفصل کتابین لکھی گئی ہین اور قاعدہ ہے کہ اتفاق
زمانہ اور اقتضار آب و دانہ سے جو شخص جس ملک مین بود و باش
رکھتا ہے وہین کے حالات سے علم و آگہی حاصل کرکے اونکو
بطور واجب و طرز مناسبت احاطۂ تحریر مین لاسکتا ہے چنانچہ
اسی خواہش مروج العام کے موافق کمترین عقیدت آئین
احقر العباد راسخ الاعتقاد جوالا سہاے خلف لالہ کرپاکشن صاحب
قوم کایتھ ماتھر ساکن قصبہ سوہنہ ضلع گورگانوہ قسمت دہلی کو بھی
کہ اوایل عمر سے ملک راجپوتانہ کی چندریاستو نمین رہا ہے
اور اب ایک مدت سے نمکخوار سرکار ابد پایدار جناب فیض مآب
سری حضور کرامت گنجور مہاراجہ صاحب بہادر والی راج جودھپور
ہے شوق دامن گیر ہوا کہ جس ملک مین رہا ہے وہان کے حالات
جسقدر تحقیقات محققان ہنرور اور تصنیفات مصنفان نامور
کے ذریعہ سے بہم پہونچ سکین جمع کرکے اصحاب فضل و کرم

وحضرات عالی ہمم کی خدمت مین پیش کرے اور یہی اسکی زیادہ
مین زیادہ تر تحریک کا سبب یہہ ہوا کہ اسوقت تک اُردو زبان
مین کوئی ایسی کتاب نہین لکھی گئی ہے جسمین راجپوتانہ کی کل
ریاستون کے کوایف ملکی اور واقعات تاریخی جمع ہون البتہ
انگریزی زبان مین کرنل ٹوڈ صاحب کی تاریخ راجپوتانہ کے
قدیم خاندانون کے حالات کا مفصل دفتر ہے اور چند دیگر صاحبان
عالیشان نے بھی بعض ریاستون کی تاریخین تحریر فرمائی ہین لیکن
ان کتابون سے ہندوستانی لوگون کو جو صدہا مین سے چند
انگریزی خوان ہوتے ہین بہت کم فایدہ پہونچتا ہے اور جو
چند کتابین ہندوستانی صاحبون نے تصنیف کی ہین اونمین
صرف ایک ایک ریاست کے حالات ہین ایسی کتاب جسمین
راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کا ابتدا سے اسوقت تک مفصل
حال ہو کوئی نہین ہے اسواسطے مولف نے انگریزی و اُردو
کی کتب مفصلہ ذیل سے ترجمہ و انتخاب کرکے یہہ معلومات کا ذخیرہ
فراہم کیا ہے اور راون کے مصنفان عالی قدر و الا منزلت کی

حق ہین بالعوض وس نیمشان نعمت کے جو وقت تصنیف سے ہوا م الناس کو پہونچا ہے اور جسکے ذریعہ سے میرا یہہ صحیفہ صفحہ عالم پر ظہور پذیر ہوا ہے بکمال شکر گذاری و احسانمندی دعاء خیر رحمت و فضال الہی کرتا ہون ✤

تاریخ راجستان تصنیف کرنل ٹوڈ صاحب ✤

گزٹیر ہندوستان مولفہ مسٹر تھارنٹن صاحب ✤

مجموعہ عہدنامجات مولفہ مسٹر ایچیسن صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ممالک غیر ✤

تاریخ جے پور تصنیف کرنل بروک صاحب ✤

تاریخ ضلع اجمیر تصنیف پنڈت مہاراج کشن صاحب ✤

تاریخ راج بہرتپور تصنیف پنڈت بلدیو سنگھ صاحب سورج دوج ✤

تاریخ راج بہرت پور تصنیف حکیم وحید اللہ صاحب بدایون والہ ✤

تاریخ راج الور تصنیف دیوان جیگوپال صاحب ✤

ارژنگ تجارہ تصنیف شیخ محمد مخدوم صاحب ✤

راجپوتانہ کے ملکی انتظام کی سالانہ رپورٹین ابتداء ۱۸۶۵ء

لغایت سنہ ۱۸۶۴ء کو بحکم گورنمنٹ ہندوستان ہر سال منطبع و شایع ہوتے ہین ❖

مضامین کتاب کی ترتیب ریاستون کی عظمت اور آمدنی و رقبہ کی کثرت کے لحاظ سے نہین ہوئی ہے مگر باعتبار مراتب محکمجات ایجنسی کے جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی رپورٹون مین ملحوظ رہتے ہین کل ریاستون کے حالات بلالحاظ خوردی و بزرگی ریاست کے جس ایجنسی سے متعلق ہے اوسی کے ضمن مین لکھی گئی ہین اور حجم زیادہ ہونیکی وجہ سے کتاب کو تین حصون مین تقسیم کیا گیا ہے کہ ترتیب مضامین و تقسیم حصص و ابواب وغیرہ حسب تفصیل ذیل ہین ❖

حصہ اول

باب اول مجمل حالات کل راجپوتانہ ❖

دوسرا باب ضلع اجمیر و میرواڑہ ❖

تیسرا باب ایجنسی میواڑ ❖

فصل اول اودے پور ؛
دوسری فصل ڈونگرپور ؛
تیسری فصل بانسواڑہ ؛
چوتھی فصل پرتاب گڈھ ؛
چوتھا باب ایجنسی جے پور ؛
پہلی فصل راج جے پور ؛
دوسری فصل کشنگڈہ ؛
تیسری فصل لاوہ ؛

حصہ دوم

پانچوان باب ایجنسی مارواڑ ؛
پہلی فصل جودہ پور ؛
دوسری فصل جیسلمیر ؛
چھٹا باب ایجنسی راجپوتانہ شرقی ؛
پہلی فصل رج بہرت پور ؛

دوسری فصل الور ؛
تیسری فصل دہولپور ؛
چوتہی فصل قرولی ؛

حصہ سوم

ساتوان باب ایجنسی ہاڑوتی ؛
پہلی فصل بوندی ؛
دوسری فصل کوٹہ ؛
تیسری فصل جہالاواڑ ؛
چوتہی فصل ٹونک ؛
پانچوین فصل شاہپورہ ؛
آٹہوان باب ریاست بیکانیر ؛
نوان باب ریاست سروہی ؛

ازآنجاکہ سہو وخطا غلطی وقصور لازمۂ بشریت ہے اور خاکسار ذرۂ بیمقدار
کو عبارت آرائی وفصاحت کلام وصحت مضامین مین کسیطرحکا دعوی

نہین ہے بلکہ یقین کرتا ہون کہ اکثر الفاظ بے محاورہ و فقرات بے محل
سرزد ہوئے ہونگے اور بعض مضامین بہی غلط فہمی پہ مبنی ہون گے اسواسطے
ناظرین باتمکین وشایقین مرحمت آئین سے دست بستہ استدعا ہے
کہ اگر کوئی غلطی و نقص نظر کرامت اثر سے گذرے تو براہ دریا دلی و
بندہ نوازی عفو و چشم پوشی کو کام فرماوین اور چونکہ اصحاب جود و
کرم کی قدردانی اور فیض رسانی سے امید کامل اور یقین واثق
ہے کہ یہہ کتاب بہت جلد دوسری مرتبہ چہپیگی اور خاکسار کا ارادہ
ہے کہ طبع ثانی مین اصلاح و اضافہ مضامین اور بہتر ترتیب و زیادہ
صفائی و عمدہ اہتمام سے اوسکو اور بہی ترقی دیجاوے اسواسطے
یہہ بہی گذارش ہے کہ جو صاحب براہ نوازش و مہربانی اس مرتبہ کی
نقص و غلطیون سے اور کسی ریاست کے تازہ حالات و نامعلوم
کیفیتون سے اطلاع بخشین گے یا کوئی معتبر کتاب وہانکی تاریخ و
حالات کی بتلاوینگے اونکا راقم ممنون منت و مشکور احسان ہوگا ۔

تمام شد

وقایع راجپوتانہ

باب اول

مجمل حالات کل راجپوتانہ

राजस्थान راجپوتانہ جسے راجستان اور راج ستہان اور رجواڑہ بھی کہتے ہین راجپوت قوم کی
ریاستون کا مجموعی نام ہے ؛

شہاب الدین بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کیا اوسوقت سے پیشتر کے راجستان کی
حدود تحقیق نہین ہین غالب ہے کہ شمال مین دریاے جمنا و گنگا سے آنصوب دامن
धार مंडू کوہ تک پہنچی ہو قبل اسکے کہ مالوہ مین بجاے دہار کے منڈو کی اور گجرات مین بجاے
अनहलवा انہلواڑہ پٹن کے احمد آباد کی مسلمانی سلطنتین قایم ہوئین ملک راجستان مین کل قطعہ
ड़ा पट्टन ہندوستان کا مغرب مین دریاے سندہ تک مشرق مین بندیل کھنڈ تک اور شمال مین
جنگل ولیس واقع جنوب دریا ستلج تک اور جنوب مین کوہ بندیاچل تک داخل تہا ؛

عجب اتفاق ہے کہ اس ملک کے طرفین کو یعنی مشرق و مغرب مین سندہ نامی ندیان واقع
ہین مغربی سندہ تو جسکو قرب پشاور مین اٹک کہتے ہین اور ملک سندہ مین ہو کر گذری
सिरोंज ہے مشہور و معروف ہے مگر مشرق مین بھی ایک سندہ ندی ہے کہ مالوہ مین سرونج سے
नरवर بارہ میل جنوب مغرب مین پہاڑون سے نکلکر بجانب شمال نرور اور بعد ازآن شمال مشرقی
سمت مین سرحد بندیل کھنڈ و گوالیار تک روان ہو کر بعد طے ۲۶۰ میل جمنا مین شامل

ہوئی ہے اس شرقی سندھ سے مشرق کی طرف کے ہندو رئیس غیر قوم اور اس وجہ سے
راجستان سے خارج سمجھے جاتے ہین ✽

مگر اس کتاب مین جن ریاستون کے حالات لکھے جاوینگے بلا امتیاز قوم صرف وہی رئیس
ہین جو فی زماننا بہ تحت نگرانی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہین حالانکہ علاوہ
اونکے ہندوستان مین راجپوتون کی ریاستین بہت ہین اور برعکس اوسکے راجپوتانہ
مین سوائے راجپوتون کی دیگر اقوام کے رئیس بھی ہین پس راجپوتانہ جسکی تعریف اوپر
لکھی گئی ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۱۵ دقیقہ اور ۳۰ درجہ اور خطوط طول بلد
شرقی ۶۹ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۷۸ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا
عرض غایت بیکانیر سے بانسواڑہ تک ۴۶۰ میل اور طول غایت دھولپور سے
جیسلمیر تک ۵۳۰ میل ہے ✽

اوسکے شمال مین بھٹیانہ و ہریانہ و رہتک و گورگانوہ کے اضلاع انگریزی واقع ہین
مشرق مین گورگانوہ متھرا و آگرہ کے اضلاع انگریزی اور راج گوالیار جنوب مین
علاقجات مہاراجگان سیندھیہ و ہولکر و گایکواڑ و چاورہ و اضلاع انگریزی متعلقہ احاطہ
بمبئی مغرب مین سندھ اور مغرب و شمال مین ریاست بھاولپور اور ملک بھٹیانہ ✽

मठयाना
हरयाना
रोहतक
गुरगांव
मथुरा
आगरा

اس وسیع ملک کا رقبہ کہ تفصیل اوسکی ہر ایک ریاست اور ضلع اجمیر و میرواڑہ کے
بیان مین لکھی جاویگی بقدر ۱۲۳۵۶۶ مربع میل ہے اور مجموعہ آمدنی سالانہ تخمیناً ۲۲۳۸۱۴۲۹۱
روپیہ اور آبادی تخمیناً ۹۷۵۲۰۹۱ باشندون کی ہے اور اس کل ملک مین انگریزی اور
ہندوستانی فوج اس تفصیل سے ہے

توپین		سواران	پیادگان
۱۱۲۹		۱۲۱۱۲	۴۶۴۰۴
قلعون کی ۸۹۵	میدان کی ۲۳۴		

علاوہ سرکاری ضلع اجمیر و میرواڑہ کے بہہ ملک اٹھارہ ریاستون مین منقسم ہے اس
ملک کا انتظام نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے ایک صاحب ایجنٹ
بہادر کو کہ صاحب ممدوح ضلع اجمیر و میرواڑہ کیواسطے چیف کمشنر بھی ہین مفوض ہے —
اگرچہ اونکا دار الحکومت اجمیر ہے مگر بوجہ خوبی آب و ہواے بیشتر اوقات کوہ آبو پر تشریف رکھتے
ہین اور ایام سرما مین ریاستون کا دورہ کرتے ہین اجمیر مین رہنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے تحت مین محکمہ جات صاحبان پولٹیکل
ایجنٹ و اسسٹنٹ و سپرنٹنڈنٹ ہین اون مین سے بعض مستقل ہین اور بعض بطور
عارضی واسطے انتظام اندرونی ریاستون کے یا تو ایام نابالغی رئیس ہین یا بوجہ بد انتظامی
رئیسون کے مقرر ہین اور ہر ایک ریاست ایجنسی یا ماتحت مین سے کسی سے متعلق
ہے سابقاً یہہ انتظام تہا اودے پور و جے پور و جودہ پور و ہاڑوتی کی بڑی ریاستون
تو علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ مقرر تہے اور بعض ریاستون مین وقتاً فوقتاً بوجہ
خاص کسی مدت کیواسطے ہوجاتے تہے اور باقی ماندہ ریاستین ایجنسی راجپوتانہ سے
कीटिंग متعلق سمجھی جاتی تہین مگر سنہ ۱۸۶۷ع مین کرنیل کیٹنگ صاحب نے کل ریاستون کو صاحبان
پولٹیکل ایجنٹ و اسسٹنٹ کے سپرد کر کے اپنے محکمہ مین صرف ہدایت و نگرانی کا کام رکھ
لیا — اب ریاستون کا تعلق حسب تفصیل ذیل ہے —

متعلق ایجنسی میواڑ — میواڑ جسکا دار الریاست اودے پور ہے — ڈونگر پور —
بانسواڑہ — پرتاب گڈہ —

ढूंढार متعلق ایجنسی جے پور — جے پور جسکا ملک ڈہونڈار کہلاتا ہے — کشنگڈہ —

मारवाड़ متعلق ایجنسی مارواڑ — مارواڑ جسکا دار الحکومت جودہ پور ہے — جیسلمیر —

متعلق ایجنسی راجپوتانہ شرقی — بھرت پور[9] — الور[10] دھولپور[11] — قرولی[12] —
مگر دربیولا الور و دھولپور مین بوجہ نابالغی رئیسون کے علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
مقرر ہین اسواسطے ایجنسی راجپوتانہ شرقی سے صرف قرولی و بھرت پور متعلق ہین
متعلق ایجنسی ہاڑوتی — بوندی[13] — کوٹہ[14] — جھالاواڑ[15] — ٹونک[16]
بالفعل کوٹہ و جھالاواڑ مین انتظام کیواسطے علیحدہ پولٹیکل ایجنٹ ہین
متعلق اسسٹنٹی سجان گڈہ — بیکانیر[17]
متعلق سپرنٹنڈنٹی سروہی — سروہی[18] — سابق مین یہہ خدمت ایک صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو تھی اور اب صاحب کمینڈنگ افسر چھاونی ایرن پورہ کو
مفوض ہے —
یہہ تفصیل صرف اٹھارہ ریاستون کی ہے انکے سوائے چند دیگر ریاستین بطرز خاص
انہین ریاستون سے متعلق ہین مثلاً ریاست شاہ پورہ کہ بابت پرگنہ کچولہ ماتحت शाहपुरा कचोला
راج میواڑ اور بابت پرگنہ پھولیہ ماتحت سرکار انگریزی ہے اور سابقاً ضلع اجمیر سے फूलिया
متعلق تھی ۱۸۶۹ء سے متعلق ایجنسی ہاڑوتی ہوگئی ہے — ریاست کھیتڑی کہ ماتحت खेतड़ी
راج جے پور ہے باعتبار پرگنہ کوٹ پوتلی عطیۂ سرکار انگریزی ایجنسی جے پور سے متعلق ہے
— ریاست لاوہ کہ سابقاً ماتحت و خراج گذار ریاست ٹونک تھی ۱۸۶۸ء سے علیحدہ लावा
ہوکر متعلق ایجنسی جے پور ہوگئی ہے گو وہی خراج اب بھی داخل ایجنسی ہوکر ٹونک کو دیا
جاتا ہے — راجہ نیمرانہ خراج گذار الور کا خراج بھی بہ تعارف ایجنسی ادا ہوتا ہے — नीमराना
جاگیرداران ملانی ماتحت مارواڑ بھی زر خراج ایجنسی مارواڑ کی معرفت دیتے ہین اور मलानी
اونپر ایک حاکم علیحدہ بہ تحت صاحب پولٹیکل ایجنٹ رہتا ہے ۔

نقشہ راجپوتانہ



فصل اول

جغرافیہ راجپوتانہ

ایسے کثیر الرقبہ ملک کی قدرتی ہیئت اور کیفیت کا مختلف ہونا لازمی ہے اور واقعی یہہ حال ہے کہ اوسکے ایک حصہ کا صورت حال دوسرے سے بالکل مطابق نہین مثلاً جس شخص نے جنوب مشرقی ممالک میواڑ وہاڑوتی کی زرخیز و چکنی سیاہ زمین کو دیکھا ہی وہ شمال مغرب کے ویران وحشت انگیز ریگستان کو پسند نہین کرسکتا اوسیطرح جس نے جنوب مغربی کوہستان کی سیر کی ہے وہ مشرقی سیر حاصل و آبادان اضلاع کو اون سے مشابہ نہین کرسکتا ہ

اگر باعتبار قدرتی اوضاع واطوار کے راجپوتانہ کو علیحدہ قسمتون مین تقسیم کیا جاوے تو کل ممالک جو کوہ ارابلی سے شمال اور شمال مغرب مین واقع ہین اور اونکا رقبہ قریب ستر ہزار مربع میل ہے اور مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر و شیخاواٹی اونمین داخل ہین ایک قسمت مین شمار کیے جاوینگے البتہ اسمین بھی بعض جا پر خطہ جات سیراب ہین مگر علی العموم یہہ کل ملک ویران بیابان ہے کہ جابجا ریت کے ٹیلہ اور کہین کہین جھاڑیان ہین اور جون جون مغرب کی طرف بڑہتے جاوین یہہ ویرانی زیادہ نمایان ہوتی جاتی ہے ہ

اس ریگستان اور مالوہ وہاڑوتی کی ہموار سرزمین کے درمیان کوہ ارابلی واقع ہے اوسکے اجزای سلسل پھیلکر ریت کو مشرق کیطرف بڑہنے نہین دیتے ہین اور جہانتک یہہ پہاڑ ہے وہ کوہستانی قسمت ہے میواڑ کا جزو اعظم اور بانسواڑہ

ڈونگرپور و پرتابگڈھ کی ریاستین اس قسمت مین داخل ہین یہہ حصہ اگرچہ کوہستان ہے مگر قطعات اراضی جوان پہاڑون کے درمیان واقع ہین چکنی سیاہ مٹی کے ہین اور اونمین روئی افیون ونیشکر وگیہون اجناس اعلے پیدا ہوتی ہین ✤

ہاڑوتی کی ریاستون مین کہ جنوب مشرقی قسمت ہے پہاڑ اور میدان عنقریب برابر ہین اور میواڑ کے پہاڑون کی مقابلہ مین یہہ پہاڑ کم بلند ہین تاہم اون سے آمد و رفت کی راہ بند ہے ہاڑوتی خوشنما ملک ہے اوسمین سر درختی بہت ہے اور زمین اوسکی اول قسم کی ہے مشرقی اور متوسط حصہ مین غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے شمال مین الور کے قریب اور جنوب مین قرولی کے گرد و نواح کی زمین پہاڑون سے گھری ہوئی ہے مگر درمیان مین بہت کشادہ وخوشنما پہاڑ ہین اور زمین نرم ممالک مغربی وشمالی کی زمین سے بہت مشابہ ہے اس حصہ کی آبادی بحساب مربع میل دیگر حصص کے آبادی سے بہت زیادہ ہے باوجود اختلاف شکل وصورت کے مسافر خواہ کسی حصہ مین جاوے قلعات سب جگہہ ملتے ہین بعض چھوٹی چھوٹی متفرق پہاڑیون پہ ہین بعض بڑے مسلسل پہاڑون پر ہین اور بعض صرف زمین پر زمانہ سلف کی ان یادگاریون سے ملک کی تاریخ صاف نمایان ہے عنقریب ہر گانون مین جو کسیقدر بڑا سمجھا جاتا ہے چھوٹا یا بڑا قلعہ موجود ہے اور کم وبیش ہر ایک کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور ہر ایکمین توپ وغیرہ سامان جنگ رہتا ہے ✤

ان قلعات مین سے اکثر غیر ممکن التحصیر سمجھے جاتے ہین اور افواج ایشیائی کے مقابلہ مین واقعی وے ایسے ہی ہین مشہور ترین قلعات رنتھمبور وجالور وگاگرون وشیر گڈھ و شاہ آباد وسلومر وچیتوڑ ہین اور اب تک وہان کے لوگون کو اسقدر وہم ہے کہ دیسی

रणथम्भोर
जालोर
गागरोन
शेर गढ़
शाहाबाद
सलूम्बर
चीतोड़

آدمی کو قلعہ کے اندر بہت پس وپیش سے جانے دیتے ہین ❊

پہاڑون کا ذکر

کوہ اراولی کہ جنوب مغرب مین حدود سروہی و میواڑ سے شمال مشرق مین اجمیر سے بیسٹ میل تک پھیلا ہوا ہے راجپوتانہ کو دو غیر مساوی حصون مین تقسیم کرتا ہے اور درمیان مغربی بے برگ ریگستان اور مشرقی و جنوبی زرخیز و سیراب سرزمین کی قدرتی حد ہے۔ جنوبی سمت مین وہ کئی شاخون سے مشرق کیطرف پھیلا ہے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون سے مسلسل ہوکر بندیاچل سے جا ملا ہے۔ اور شمال مین اجمیر سے آگے پست ہو گیا ہے اور علیحدہ علیحدہ حصون واقع شیخاواٹی و راج الور مین متفرق ہوکر لب دریای جمن دہلی کے قریب ختم ہوا ہے ❊

اراولی کا آغاز عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ قرب و جوار چمپانیر سے سمجھا جاتا ہے اور انجام عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ پر متصور ہوتا ہے ❊ चम्पानेर

اجمیر سے جنوب مین یہ پہاڑ اقسام درختون سے ملبوس ہے اوسمین خونخوار حیوانات مثل شیر بگھیرے و ریچھ وغیرہ اور انسان کہ وحشت و خونخواری مین حیوانات سے کم نہین ہین پناہ پذیر رہتے ہین انہین پہاڑون مین بھیل و گراسیہ رہتے ہین اور مسافرین و تاجرین کو بلکہ دیسی فوج کو جو اونکے خلاف جاوے تاخت و تاراج کرتے ہین نواح اودیپور و سروہی مین بقول کرنل ٹوڈ صاحب قدیم نسل کے باشندے ابتدائی جہل اور وحشیانہ خود اختیاری مین رہتے ہین کسی سرکار کی اطاعت نہین کرتے اور نہ کسی کو خراج دیتے ہین مگر برادرانہ حکومت کی پابندی سے اپنے موروثی افسرونکی جو بلفظ راوت مشہور ہین टोड

فرمان برداری کرتے ہین — اسطرح اوگھنا کا راوت وقت ضرورت پانچہزار ارکان جمع کرسکتا ہے اور اسیطرح دیگر راوت فوج کثیر فراہم کرسکتے ہین اونکی جھونپڑیان گھاٹون مین چراگاہون کے قریب یا متفرق محفوظ مقامات پر بنی ہوئی ہین ؛

ओघना

ریاست سروہی مین اراولی پہاڑ زیادہ ارتفاع پاکر کوہ آبو کے نام سے مشہور ہوا ہے اوسکے گرو شکھر سطح سمندر سے ۵۸۰۰ فیٹ بلند ہے باینہمہ کہ اس بلند پہاڑ کا ہمسر اس کل سلسلہ مین نہین ہے تاہم بعض مقامات اوسکے صرف ۳۵۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین کرنل ٹوڈ صاحب نے اس گرو شکھر کو ہندوستان کا اعلے ترین مقام لکھا ہے اور اوسکی بلندی کوہ اراولی سے پندرۂ سو فیٹ زیادہ قرار دی ہے ؛

गुरुशिखर

مگر کوہ آبو اراولی سے بالکل ملا ہوا نہین ہے اوسکے اور اراولی کے درمیان شمال مین پست پہاڑیان واقع ہین اور مشرق مین روہیڑا کا میدان عظیم ہے ؛

रोहिड़ा

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین یہہ پہاڑ متفرق شکھرون اور دہارون کا سلسلہ تہا مابعد حرکت آب وہوا سے سنگریزہ سے بھر گیا ہے کیونکہ کوئے کھودے جاتے ہین تو اونمین چکنی مٹی اور ریتہ متواتر تہون مین نکلتا ہے زیادہ تر پہاڑ مین سنگ خارا ہے ؛

مغرب کی طرف سے کوہ اراولی سروہی واجمیر کے درمیان دیوار ناقابل گذار نظر آتا ہے میواڑہ کی طرف سے اوسکی بلندی بہت کھڑی عمودوار ہے مشرق کی طرف سے ایسا نہین ہے ؛

ان پہاڑون مین درّے بہت کم ہین اور جو ہین سب دشوار گذار ہین بر اور ایڈر کے درمیان کہ ڈہائی سو میل کا فاصلہ ہے صرف دلیسوری گھاٹے مین ہوکر ایک سڑک ہے

बर
ईडर
देसूरी

جسپر گاڑیان چل سکتی ہین اور یہہ بھی اب طیار ہوئی ہے کیونکہ ٹوڈ صاحب نے تو یہہ لکہا
تہا کہ اجمیر سے اندر تک گاڑی کا راستہ بالکل نہین ہے اس وجہہ سے کوہ ارابلی اسم بامسمّیٰ
ہے چاہے جیسا مضبوط توپخانہ ہو اوسکو مغربی اوتار سے بچکر شمال کیطرف پھرنا پڑیگا
सेलंबिल ارابلی کی بلندی بہت بڑی ہے جنوب مغرب مین سیلنبل پر پہاڑیان بصورت مسطح
پہیلی ہوئی ہین یہہ میدان تین سو فیٹ بلند ہے اور قرب وجوار کی چوٹیان پانچ سو فیٹ
زیادہ بلند ہین ارابلی اور کوہ آبو کی ساخت قریب قریب ایک وضع کی ہے صرف اتنا فرق
कांकरोली ہے کہ جنوب مشرق ارابلی مین بہر بہوٹ اور ردوڑہ زیادہ ملتا ہے اور کانکرولی مین سفید
घाने राव سنگ مرمر ملتا ہے گھانے راو سے پانچ میل پر بہی ایک ناہموار سفید سنگ مرمر
کی کان ہے ؀

سیلنبل سے اودے پور تک سلسلہ ارابلی کہین پچیس میل اور کہین تیس میل عریض
ہے اور گھاٹہ بر قریب بیاور تک یہی عرض چلا گیا ہے مگر ٹوڈ صاحب نے پہاڑ واقع
कोमल मेर درمیان کوملمیر اور اجمیر کو کہ بوجہہ آبادی قوم میر کے ملک میرواڑہ کہلاتا ہے چہہ میل
سے پندرہ میل تک عریض لکہا ہے اور یہہ بھی کہ اوسمین ڈیڑہ سو دیہات و نگلہ جات
نالون اور گھاٹون مین آباد ہین پانی و چراگاہ بافراط ہین اور زراعت بہی بقدر ضرورت
ملک کافی مگر محنت سے ہوتی ہے بیاور کے قریب سے کوہ ارابلی دو علیحدہ سلسلون مین
मसूदा नसीराबाद منقسم ہوگیا ہے جنوبی تو مشرق کیطرف پہیلکر مسودہ و نصیرآباد سے جے پور کو چلا گیا ہے
सांभर اور شمالی اجمیر کے شمال مین بشکل متفرق پہاڑیون کے کشنگڈہ و سانبہر کیطرف گیا ہے
मेर वाड़ा ارابلی کے حصہ واقع ضلع میرواڑہ کی بلندی ۲۷۰۰ فیٹ ہے اور تاراگڈہ کی جو شہر
तारा गढ़ اجمیر کے اوپر واقع ہے ۴۰۰ فیٹ زیادہ ہے ؀

سیاہنبل سے نزدتر کوہ اراولی جنوب کیطرف رجوع ہوا ہے اور میواڑ ڈونگرپور کے پہاڑون
سے ملگیا ہے اور پھر بتدریج جنوب کیطرف گذر کر کوہ بندیاچل سے کہ ہندوستان و دکن विंद्याचल
کی سرحد ہے چمپانیر کے قریب ملگیا ہے اگرچہ اراولی کی بلندی شمال کیطرف بھی زیادہ चंपानेर
ہے مگر لناواڑہ ڈونگرپور و آئیدر واقع جنوب سے انبا بہوانی اور اودے پور लनावाड़ा अम्बा भवा
تک بھی بہت بلند ہے اس نواح مین مالوہ کی سب ندیان شمالی سمت مین روان ہوکر
اور پیچ و تاب کہاکر چمبل مین شامل ہوتی ہین ⁂

کوہ اراولی سے جنوب مشرق کی زمین شمال مغرب کی زمین سے زیادہ سیراب اور زیادہ
ارتفاع کی ہے - اس نواح کے پہاڑ جنہین میواڑ بانسواڑہ ڈونگرپور و پرتاب گڈہ
کے پہاڑ داخل ہین جنوب مشرقی سمت اراولی سے مشابہ ہین جنوب بیندرواڑ واقع वींदर वार
میواڑ سے پست پہاڑون کے درمیان تالاب دہیبر تک راستہ ہے ⁂ देबर

میدپات یعنی میواڑ کی ہموار زمین کو دیکہا جاوے تو اوسکی ندیان دامن اراولی سے मेदपात
نکلکر بیرس اور بناس مین شامل ہوتی ہین اور پتار یعنی پہاڑی سطح وسط ہند کے वेरस वनास
سبب سے چمبل مین شامل نہوسکے ہین ⁂ पतार

اضلاع واقع مغرب ندی بیرس مین پہاڑ بالکل جنوبی حصص اراولی کے مشابہ ہین مگر
مغرب کیطرف پہاڑون کی شکل بالکل مختلف ہے اور تین علیحدہ سلسلون سے
مشرق سے مغرب کی طرف پہیلی ہوئی ہین ہر ایک سلسلہ کے ارتفاع مین فرق بہت
کم ہے بعض مقامات پر بالکل عمودوار ہین اور نالون سے بکثرت متقاطع ہین یہہ پہاڑ
چیتوڑ سے مشرق کیطرف مہاراجہ سیندھیہ کے ممالک جاود و نیمچ اور ایک علیحدہ जावद
ضلع راج میواڑ اور ہلکر کے پرگنات رامپورہ و بہانپورہ و مکندرہ و گاگرون नीमच रामपुरा भानपुरा मुकंदरा

علاقہ کوٹہ مین ہوکر کالی سندہ ندی تک پہیلی ہوئی ہین ٭

चीतोड
रतन गढ़
सिंगोली

چیتوڑ کے قریب پہاڑی سطح پر چڑہ کر رتن گڈہ و سنگولی و کوٹہ کو کہ صرف وہی ایک
قابل گذر راستہ ہے دیکہا جاوے تو تین قطعات نظر آوینگے اور چنبل پار کو نظر والنے
پر ہاڑوتی کی سرحد مشرقی کہ قلعہ شاہ آباد سے محفوظ ہے دکہائی دیگی ٭
تین قطعات مذکور اس تفصیل سے ہین ۔

कोटड़ा
बेटवा

آبو سے کوٹڑہ تک لب دریاے بیٹوہ ایک طرف اور دوسری طرف آبو سے
چنبل تک اور چنبل سے بیٹوہ تک اونکے وسط مین کوٹڑہ پر بیٹوہ ندی سمندر
سے ایک ہزار فیٹ برتر اور اودے پور کے شہر وگہاٹہ سے دو ہزار فیٹ برتر ہے
یہہ خط کہ خط جدی سے بہت قریب ہے طول مین صرف چہہ درجہ کے برابر ہے تاہم
اس مختصر عرصہ مین باشندگان و پیداوار ملک مین بہت اختلاف ہے ٭
ان پہاڑون مین زلزلہ اکثر ہوتا ہے اور کم سے کم دس سیکنڈ سے تیس سیکنڈ تک

दलवाड़ा

رہتا ہے سنہ ۱۸۴۸ع مین ایسا سخت زلزلہ ہوا تہا کہ دلواڑہ کے مندر کی محرابین شکست
ہوگئین اور چند مکانات گر گئے پہر دوسری دسمبر سنہ ۱۸۶۶ع کو سات بجے شام کے ایسا
زلزلہ آیا کہ شمال مین بفاصلہ ۱۲۰ میل ٹوڈ گڈہ تک معلوم ہوا وسط پہاڑ پر سے دیکہنے
پر پہاڑیون کے سرون پر صدہا قلعات کی اور درمیان مین ندی نالون کی بہنے کی عجیب
کیفیت نظر آتی ہے میواڑ کی سرزمین نہایت زرخیز ہے اور روہ ریتہ جو شمال ارابلی
مین بکثرت ہے اس ملک مین کہین نہین ملتا مستفرق پہاڑون کے گرد دور دور تک
پہاڑی زمین ہے اور سنگریزے اسقدر ہین کہ اونکے سبب سے زراعت نہین ہوتی
ہے کوٹہ و بوندی کے پہاڑون کے جانبین کی زمین ویسی ہی عمدہ و سیر حاصل ہے

اب ملک پتار یعنی پہاڑی سطح سرزمین وسط ہند پر غور کرنا چاہیئے کوہ بندیاچل جنوب | पनार
مین اور ارابلی مغرب مین ہونے سے اوسکے حدود بخوبی واضح ہین اس ملک مین مانڈل گڈہ | माडलगढ़
سے براستہ چیتوڑ و جاود و دانتولی و رام پورہ و بہان پورہ و گہاٹہ مکندرہ و | चीतोड़ जावद दान्तोली रामपुर
گاگرون جہان کالی سندہ ایکلیرہ اور میرگواس کے تنگ راستہ مین ہوکر گذری ہے | भानपुरा मुकंदरा गागरोन कालीसिं
اور پاربتی بوجہہ کم ارتفاع مالوہ سے ہاڑوتی مین آئی ہے اور پہر راگہوگڈہ و شاہ آباد و | एकलेरा मेरगवा पार्वती राघोगढ़
غازی گڈہ وگسوانی و جادووتی کے دورہ کیا جاوے اور پہر اوسی مقام سے براہ ڈبلانہ | गसवानी जादूवती
واندرگڈہ ولا کہیرا سے ورنتہنبور و قرولی و ہولپور تک زمین کو دیکہا جاوے تو اس | डबलाने
ملک کے نشیب و فراز و ناہمواری کا حال بخوبی معلوم ہوکہ مغرب سے مشرق کیطرف کسقدر | इंद्रगढ़
پستی ہے اور چمبل ندی پہاڑی زمین مین کس پیچ و تاب و زور و شور سے گذرتی ہے
اس ملک کے شمال و مشرق مین لال سوٹ علاقہ جے پور سے لیکر ہنڈون ہوکر بیانہ | लालसोट
و روپباس واقع راج بہرت پور تک سرخ و سفید ٹیون کے پتہر کا پہاڑ ہے اس سے | हिन्डोन बयाना रूपवास
شمال مین ریتکی زمین ہے چنانچہ ایسی ہی زمین پر شہر جے پور واقع ہے بیانہ و ہنڈون
سے قرولی بہی بذریعہ اوسی قسم کے پہاڑ کے علیحدہ ہوئی ہے مگر اوسکی زمین قرب و
جوار کی زمین سے غیر مشابہ نہین ہے بعض مقامات پر جہان کشادہ ہے زراعت بکثرت
ہوتی ہے مگر بعض جا پہاڑی ہونیکی وجہہ سے زراعت نہین ہوتی ہے ؛
ارابلی کے نہایت جنوبی حصہ واقع سروہی میواڑ کے شمال مین متفرق سنگ خارا کے
پہاڑ ہین ان پہاڑون کے قریب تو زمین سیراب ہے مگر فاصلہ دراز پر بہ تدریج علی الخصوص
شمال کی طرف بہوڑا ہوتی گئی ہے یہہ پہاڑ لونی ندی تک شمال مغربی سمت مین واقع ہین | लोनी
اور اونکا ارتفاع آٹہہ سو سے گیارہ سو فیٹ تک ہے اکثر کی ساخت نہایت عجیب اور

آتشی پہاڑون سے بہت مشابہ ہے ؛

اراولی سے مغرب کا ملک تہل کا ٹیبہ ہے - اس موت کی سرزمین مین نہایت دلچسپ شئے لونی (थल का टीबा)
ندی ہے کہ کوہ اراولی سے مغرب مین گر کر کتنی ہی شاخون سے ریاست جودہ پور کے عمدہ
قطعات کی آبپاشی کرتے ہی اوسکے کنارہ پر سے مارواڑ کا وسیع خاکی ملک جسکا اصلی نام
مارستہل یعنی سرزمین موت ہے صاف نظر آتا ہے ؛ (मारुस्थल)

جنوب مین لونی ندی کے شمالی کنارہ سے اور مشرق مین سرحد شیخاواٹی سے ریگستان
شروع ہوا ہے - بیکانیر و جودہ پور و جیسلمیر ریگستان مین ہین اور جسقدر مغرب کو بڑہتے
ہین اوسیقدر ریتہ کثرت سے آتا ہے اور پہاڑ بہت کم ہین البتہ جیسلمیر کے شمال مین ایک
پہاڑ پٹی کے پتہرون کا مشرق سے مغرب مین واقع ہے ؛

جیسلمیر کے ہر طرف خاکی جنگل ہے صرف وہی قطعہ جہان دارالحکومت ہے سیراب ہی وہان
جو گیہون چاول پیدا ہوتے ہین ؛

اگرچہ کل ملک مارستہل کہلاتا ہے مگر اصل مین یہہ نام صرف اوسی ملک کا ہے جو راٹہور
نسل کے راجپوتون کے تحت حکومت مین ہے ؛

جودہ پور کے گرد کی زمین دلچسپ ہے مہاراجہ صاحب کا محل کہ شہر کے اوپر واقع ہے گویا
خاکی سمندر کے وسط مین ایک جزیرہ ہے اور پہاڑ کے پتہر اکثر مقام پر زینہ کے ہمشکل ہین
بالوترہ واقع لب لونی سے شمال و مغرب مین قطعات معروف دہات و اومرہ سومرہ (बालोतरा धात ऊमरा सूमरा)
اور مغربی حصہ ملک جیسلمیر اور عریض مستطیل کہ درمیان جنوبی حدود داؤدپوترہ (दाऊदपुत्रा का हद)
اور بیکانیر کے واقع ہے بالکل ویران و بیابان ہے مگر ستلج سے کچھ کے رن تک کہ طول مین
پانسو میل اور عرض مین پچاس سے سو میل تک مختلف ہے جابجا قطعات سیراب ملتے ہین

اور وہان طرفین کے لوگ مویشی چرالیتے ہین اس ملک مین پانی کے چشمے تیر رار پار نीर، रार، पार
دور کہلاتے ہین ۔ اس کل ملک واقع ریاست ہاے جودہپور و بیکانیر و جیسلمیر مین दूर
بجانب شمال حدود بہاولپور تک ریت کے ٹیلے بہت بلند پہاڑ کے ہمشکل ہین اونیز
چہوٹی چہوٹی پہاڑیان ہین کہین کہین سیراب قطعات ہین اور کہین برسات کے بعد
پایاب تالاب بہی ملتے ہین مگر علی العموم کل ملک مین پانی نایاب ہے اکثر سطح زمین سے
دوسو چارسو فیٹ کے عمق پر ہوتا ہے جہان قریب ہے زیادہ تر شور ہوتا ہے
پانی جمع کرنیکے واسطے پختہ حوض جنکو ٹانکہ کہتے ہین بنالیتے ہین اونمین برسات کا پانی
فراہم کیا جاتا ہے جب وہ خرچ و خشک ہوجاتا ہے تو پہر اونہین عمیق کنوون کے پانی سے
کام چلتا ہے ؛

بیکانیر مین ایک کنوان تین سو چارسو فیٹ عمیق کہودا تہا اوسمین ایسے زور سے پانی نکلا
کہ ساٹہہ فیٹ کے عمق تک بہر گیا اور دس فیٹ سے زیادہ پانی کم نہوا اور یہہ بہی دریافت
ہوا کہ نو دس میل کے فاصلہ پر کنوون مین جو چیز گر گئی تہی اس کوئے مین سے نکلی ؛

راجپوتانہ کے اور پہاڑ جو حصص اراولی نہین سمجہے جاتے ہین یہہ ہین اول وہ جسپر
جودہپور شہر آباد ہے ۔ دوم بوندی اور راندرگڈہ کے پہاڑ کہ مثل جزیرہ ہموار سطح
پر واقع ہین سیوم کوہ مکندرہ جسکا درہ واقع ہاڑوتی کرنل مونسن صاحب کی بازگشت मोन्सन
سے نامور ہوا ہے چہارم راج محل کا پہاڑ واقع علاقہ جےپور و ٹونک جسکے درمیان سے
بناس ندی گذری ہے پنجم الور و قرولی کے پہاڑ ششم میواڑ ڈونگرپور پرتابگڈہ
کی کوہستانی زمین ؛

جہیل و تالاب

سانبہر راجپوتانہ مین قدرتی جہیل صرف سانبہر کا ہے یہہ جہیل جےپور و جودہپور کے علاقہ مین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۲ دقیقہ و ۲۷ درجہ اور خطوط طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۹ دقیقہ و ۷۵ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے مشرق مغرب بائیس میل طول اور چہہ میل عرض در قریب پچاس میل محیط ہے۔ مگر یہہ وسعت اوسکے موسم برسات کی ہے جب پانیکی شوریت کم ہوجاتی ہے موسم گرما مین پانی بہت خشک ہوجاتا ہے اور نمک بکثرت جمتا ہے نمک دہوپ مین رکہا جاتا ہے کہ خشک وسخت ہوجاوے۔ ابتدا مین سرخی آمیز ہوتا ہے اخیر مین بہت صاف اور خوش ذایقہ ہوجاتا ہے اسکے جنوبی کنارہ پر شہر سانبہر عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۲ دقیقہ پر واقع ہے۔

تالاب شاید راجپوتانہ کی عمدہ ترین خوبیون مین مصنوعی تالاب ہین کہ اس ملک مین اکثر مقامات پر ملتے ہین سانبہر کی قدرتی جہیل سے دوم درجہ پر ڈہیبر کا تالاب سب سے وسیع ترین ہے مگر باعتبار صنعت کانکرولی راج نگر واقع میواڑ کا تالاب سب سے عمدہ ہے اس بند کی دیوار طول مین دو میل سے کم نہین ہے بڑے آثار و بلندی اور عمدہ مصالحہ سے تعمیر ہوا ہے اور اوسکے استحکام کیواسطے خام پشتہ ہے بعض مقام پر اس دیوار کی بلندی چالیس فیٹ ہے اور کنارہ پر سنگین ہے اس تالاب کا رقبہ بارہ میل مربع ہے اور عمق بہی بہت ہے الغرض یہہ تالاب ہندوستان کی عمدہ چیزون مین سے ہے ؛

ندیان

हिंगलाजगढ़

چمبل راجپوتانہ مین سب سے بڑی ندی چمبل ہے کہ وسط ہند سے قلعہ ہنگلاج گڈہ کے قریب اس ملک مین داخل ہوئی ہے اس قلعہ مین مہاراجہ صاحب ہلکر اپنے معزز

قیدیون کو رکہا کرتے تہے کوٹہ اور بوندی کی ریاستون کو علیحدہ کرکے یہہ ندی جے پور و
قرولی و دہولپور اور ممالک سیندہیہ کے سرحدی خط بنی ہے ؛

قرب و جوار کوٹہ مین چمبل ندی نہایت خوبصورتی سے بہتی ہے عمیق پانیکا عریض چشمہ سبز
و خوشنما بلند پہاڑون کے درمیان لہراتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے - اس ملک مین شکاری
جانور بکثرت ہین اور کوٹہ کا رئیس اس شکار کا بہت نازان ہے اور اپنے مہمانون کو
دارالریاست سے صرف ایک گولی کی مار کے فاصلہ پر اوسکی سیر کرہاتا ہے کیونکہ سرسبز درخت
پہاڑون کے خوشگوار سایہ مین شیر لب آب آپڑتے ہین اور جب اونکو آدمی جاکر جگاتا
ہے تو کشتی کے سوار شکاری دریا مین سے بآسانی مار لیتے ہین ؛

چمبل کا مخرج مالوہ مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ
۴۵ دقیقہ پر چہاونی مئو سے آٹھہ نو میل جنوب مغرب مین ہے اور چہاونی مذکور سطح مौ
سمندر سے ۲۰۱۹ فیٹ بلند ہے اول شمال کو روان ہوئی ہے ؛

کوہ بندیاچل کا سلسلہ جہان سے چمبل نکلی ہے جنپاوا کہلاتا ہے اگرچہ مالکم صاحب نے जनपावा
لکہا ہے کہ یہہ مخرج براے نام ہے کہ وہان سے پانی ہمیشہ نہین نکلتا ہے اور موسم मालकम
گرما مین اکثر دور تک خشک رہتی ہے - شاید ایسا ہی ہو مگر پندرہ میل کے فاصلہ پر
سڑک مئو دہار کے اچانہ منانہ کے گہاٹ پر ساٹھہ فیٹ عریض ہے اور تہوڑی अचाना मनाला
بہت ہر موسم مین بہتی ہے - اسّی میل کے فاصلہ پر اوسمین جانب چپ سے ایک ندی
جسکو چمبلہ اور چمبلا کہتے ہین شامل ہوئی ہے اور وہانسے دس میل پر اوسمین واگری चंम्बेला चम्बला
ندی جنوب مغرب سے شامل ہوئی ہے - وہان سے پندرہ میل پر قصبہ تال کے वागेरी ताल
قریب شمال مغرب کی طرف روان ہوئی ہے - وہان سے چہہ میل پر اوسمین ایک

मसानी بڑی ندی مولانی پشامل ہوئی ہے - وہان سے ناگت واڑہ کے قلعہ کے گرد پھر کر دس
बामनवाड़ा
सीपरा میل تک جنوب مشرق کو بہی ہے وہان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر سیپرہ نامی ندی کہ
خود چمبل کے برابر ہے جانب راست سے اوسمین شامل ہوئی ہے اتصال سیپرہ سے
काली सिंध آٹھہ میل پر اوسمین جانب راست سے چھوٹی کالی سندہ شامل ہوئی ہے اس مقام
سے چمبل شمال مغربی سمت مین بہتی ہے اور وہانسے بیس میل پر اوسمین جانب چپے
सो. मारदे سنو اور رسار دے دو ندیان ملین ہین یہان سے شمال مشرق کیطرف رجوع ہوکر
नीमच براستہ درہ مکندرہ ہاڑوتی کی پست زمین مین داخل ہوئی ہے وہان نیچے اور
गजरत घाट مکندرہ کی سڑک کا گجرات گہاٹ ہے یہان سے چالیس میل پر اور اصل مخرج سے
دو سو نو میل پر پہیلکر بشکل جہیل ہوگئی اور پھر اوسکے دوسرے کنارہ سے پہاڑ مین
تنگ اور عمیق دہارہ ہوکر نکلی ہے کل جہیل کا سطح بجز اوس مقام کے جہان یہہ دہار نشیب
مین زور سے گرتی ہے ہموار رہتا ہے یہان سے اوتار شروع ہوا ہے اور آیندہ متواتر
زینہ کیطرح اوترتی جاتی ہے اور شور و غل بہت ہوتا ہے اور عرض زیادہ ہوتا جاتا ہے
آخرکار چار علیحدہ دہارین ہوگئی ہین کچھ فاصلہ پر چارون دہارین ایک غار مین جمع ہوئی ہین اور وہانسے آگے ایک مقام
پر صرف تین گز کے عرض مین بڑے زور اور عمق سے بہتی ہے اور چند سو گز بڑہ کر پانچ سو گز کا عرض ہوگیا ہے یہانسے
پچاس میل کے فاصلہ پر شہر کوٹہ کے نیچے چمبل بہت گہری ندی ہے کہ ہر موسم مین اوسکا
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور ہاتھی بہی تیر کر نکلتے ہین وہان سے پچیس میل کے فاصلہ
पारानोर پر پارانور گہاٹ پر اوسمین پایاب وترتے ہین یہان تین سو گز کا عرض ہے اور کنارہ
بلند ہین اور جابجا ہین کوتلے کثرت سے ہین - پارانور گہاٹ سے دس میل پر اوسمین
पार्वती ایک بڑی ندی کالی سندہ ملی ہے اور پینتیس میل بڑہ کر پاربتی کہ کالی سندہ سے متوازی

شامل ہوئی ہے اس اتصال سے بارہ میل پر چمبل کا رخ شمال سے مشرق ہو گیا ہے
اور بارہ میل پر سب سے بڑی ندی بناس کا اوس سے اتصال ہوا ہے یہان سے
پینتالیس ۴۵ میل پر سڑک گوالیار و نصیر آباد کا گھاٹ ہے اور وہان سے پچپن ۵۵ میل پر
دہولپور شہر کے نیچے جنوب مشرق مین گذری ہے اتصال بناس سے چمبل دریاے
عظیم ہو گئی ہے اور بہت کم مقامات پر پایاب ہے دہولپور کے نیچے ہمیشہ کشتی مین
عبور ہوتا ہے مگر کھنتورہ پر بفاصلہ صرف چار میل بر ترا اپریل ۱۸۰۴ء مین فوج انگریزی खनोरा
تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بہرت پور سے گوالیار کو جاتے ہوئے بمقام کیتھری लेक खेतड़ी
پایاب عبور کیا تہا اور کنارہ اسقدر بلند ہین کہ بیس ہزار فیٹ کیواسطے سڑک بنانے
کی ضرورت ہوئی دہولپور سے پینتالیس ۴۵ میل بڑھ کر جنوب مشرقی سمت مین روان
ہوئی ہے اور وہان سے تینتالیس ۴۳ میل آیندہ قرب وجوار برگودہ مین راستہ बिरगोवा
گوالیار و اٹاوہ پر گھاٹ ہے مگر دسمبر مین ہاتھی اور اونٹ پایاب اوتر جاتے ہین इटावा
اوس سے جنوب مشرقی سمت مین پینتیس میل روان ہو کر جانب راست سے عرض بلد
شمالی ۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۹ درجہ ۱۹ دقیقہ پر جمنا مین شامل ہوئی ہے
چمبل کا کل طول ۵۷۰ میل بشکل نصف دائرہ ہے اور قطر قریب مئو سے پینتالیس ۴۵ میل
فرو ترا اٹاوہ تک ۳۳۰ میل کا ہے۔ پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ اتصال جمنا پر
چمبل موسم بارش مین بارہ گھنٹہ کے اندر سات آٹھ فیٹ چڑہ جاتی ہے اسمین
کشتی رانی کبھی نہین ہوتی سبب یہہ کہ فی میل ڈہائی فیٹ کا ڈھال ہے اس سے پانی بہت
زور سے جاتا ہے اور تہ زمین کی پہاڑی ناہموار ہے سلطنت مغلیہ کے زمانہ مین
وقت درپیشی جنگ وجدل فوج کی آمد رفت کے واسطے چمبل بڑی عمدہ روک سمجھی جاتی

تھی اور بابر نے اوسکا متواتر ذکر لکھا ہے ۔

کالی سندہ یہہ ندی مالوہ مین بندھیاچل پہاڑ کے جنوبی سمت مین عرض
بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر نکلی ہے نوہ میل
شمال مین بھکرا وسمین لڈکنڈہ ندی کہ وہ بھی بندھیاچل سے نکلی ہے شامل ہوئی (लड कुंराहा)
ہے اور ساٹھہ میل آگے بڑھہ کر آہو اور انجار ندیان اوسی طرف سے گاگرون کے (आहू)
قریب اوسمین ملی ہین ۔ اور پینتیس میل آگے جانب راست سے پہوج کا اتصال ہوا ہے (लेवज)
اسطرح ۲۲۵ میل طے کرکے وہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی
۷۶ درجہ ۲۳ دقیقہ پر جانب راست سے چمبل مین شامل ہوگئی ہے بمقام کنڈ گنگ (कुंड गंग)
اس ندی کا اثناء راستہ کوٹہ وساگر عبور ہوتا ہے اور وہان ۴۵۰ گز کا عرض ہے ۔

آہو یہہ مالوہ مین ایک چھوٹی ندی ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد
مشرقی ۷۶ درجہ ۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور شمالی سمت مین روان ہوکر اور انجار سے
شامل ہوکر گاگرون سے بجانب چپ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی
۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر کالی سندہ مین شامل ہوئی ہے اثناء راستہ نصیر آباد وساگر بلواڑہ (सागर बलवाड़ा)
پر آہو کا پایاب عبور کیا جاتا ہے ۔

انجار بھی کوچک ندی ہے کہ کوہ مکندرہ مین گھاٹہ سے بارہ میل مغرب مین عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ وطول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے پچیس میل
شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان پندرہ میل جنوب مشرقی سمت مین بھکرا و مکندرہ
کے جنوب مغربی گھاٹہ سے گذر کر اتصال کالی سندہ سے بارہ میل برتر آہو مین
شامل ہوئی ہے ۔

نیوج مور سوکری و مگردہ سے نکلی ہے اسکا نام جمنیری بہی ہے ؛ | नेवज मोर सोकरी
نیج ندی ملک مارواڑ مین عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۷ دقیقہ پر نکلکر اور مشرقی رخ سے ریاست بوندی مین گذر کر بعد طے ۱۰۰ میل کے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۵ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے ؛ | मगरदा जमनीरी नेज

پاربتی مغربی کہ بمقابلہ پاربتی مشرقی مالوہ مین اس نام سے مشہور ہے بندیاچل پہاڑ کے شمالی سمت سے قصبہ آشتہ کے جنوب مین بیس میل پر عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۳۳ دقیقہ مین نکلی ہے کل ۲۲۰ میل کے طول مین اول اسّی میل تک شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مغربی سمت مین بہکر جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۷ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے اوسمین اثنار راستہ اور بہی برساتی پانی شامل ہوتے ہین برسات مین ایسی چڑہتی ہے کہ پایاب بمشکل اوترا جاتا ہے - اور شاہراہ کوٹہ وساگر پر بمقام گکوآس مخرج سے ڈیڑہ سو میل اوسکا پایاب عبور کرتے ہین وہان ڈیڑہ سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھ میل فروتر کلیان پورہ مین سڑک کوٹہ وکالپی کا اوس سے تقاطع ہوا ہے - پاربتی کی دو شاخین ایک آملا کہیڑہ سے اور دوسری دولت پورہ سے نکلکر فرہر مین ملی ہے ؛ | पार्वती आश्ता कल्यानपुरा कालपी आमलाखेड़ा फ़रहर

بناس مشرقی کوہ ارابلی کے سلسلہ واقع میواڑ سے چہاونی سایمر سے پانچ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۸ دقیقہ پر نکلی ہے اس ندی کا وجہہ تسمیہ بن یعنی جنگل اور آس یعنی امید دو سنسکرت | सायमर वन-आस बनास

لفظون سے اسطرح پر بتلاتے ہین کہ کوئی پارساگڈرنی اس ندی کے پانی مین برہنہ
غسل کرتی تہی یکایک اوس نے دیکہا کہ کوئی مرد اوسکے حسن کو دیکہہ رہا ہے اس پر
امداد غیبی کی خواستگار ہوکر ندی مین غرق ہوگئی یہہ ندی ملک میواڑ مین ۱۲۰ میل
बेरिस
کے فاصلہ تک بہتی ہے اور اوسمین جانب راست سے بیرس اور جانب چپ سے
बोटासरी अजमेर
بوٹاسری شامل ہوئی ہین شمال شرقی سمت مین بہتی ہے اور پہر جانب چپ سے اجمیر
ندی اور چند نالے علاقہ جےپور کے اوسمین شامل ہوئے ہین ٭

شہر ٹونک پر مخرج سے ۲۳۵ میل کے فاصلہ پر اوسکا راستہ جنوب مشرق کو بدلا
ہے پہر اون پہاڑون سے جنمین قلعہ رنتہمبور ہے گذر کر بعد طے ۳۲۰ میل عرض
بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ پر چمبل مین شامل
ہوئی ہے کرنل مونسن صاحب کی فوج سنہ ۱۸۰۴ع مین مفرور ہوئی اور ہلکر متعاقب تہا
تب یہہ ندی حایل ہوئی تہی ۲۲ اگست کو ایسی چڑہی ہوئی تہی کہ دو روز تک
گذر نہوا ٭

बेरस बेरज गुगोंदा
بیرس جسکو بیرچ اور بیرس بہی کہتے ہین سلسلہ ارادلی پہاڑ سے
ملک میواڑ مین قصبہ گوگوندا سے چند میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ
طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلی ہے اول شمال مشرق مین اور بعدہٗ جنوب مشرق
مین بہتی ہے ٭

اثنار راستہ دو چہوٹی چہوٹی ندیان کہ شہر اودےپور کے تالاب سے نکلے ہین اوسمین
उदाया
شامل ہوتے ہین پہر دہ اودایہ کے تالاب اودے ساگر مین مغرب کی طرف سے
داخل ہوئے اور اوسکے جنوب مشرقی گوشہ سے نکلکر خصوص شہر چیتوڑ تک زیادہ تر

شمال مشرق مین بہتی ہے چیتوڑ سے آگے شمال کیطرف زیادہ رجوع ہوئی ہے آخرکار
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۶ دقیقہ پر جانب راست
سے بناس مین شامل ہوتی ہے ؛

گمبہیر مالوہ مین قصبہ نیما ہیڑہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی نीमाहेड़ा
۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور پنتالیس میل
تک شمال مغربی سمت مین بہکر چیتوڑ سے نصف میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ
۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر بیرس ندی مین شامل ہوئی ہے
قریب چیتوڑ کے بیچ نصیرآباد کی سڑک پر اوسکا پختہ پل نو محرابون اور طرفین کے
برج اور دروازون کا ہے ؛

بان گنگا جسکو اُٹنگن بہی کہتے ہین شمال مشرقی سرحد راج جےپور کے پہاڑون مین उटंगन
ایک مقام نندکنڈ سے قریب قصبہ بیراٹھ کے نکلی ہے فاصلہ دراز تک تو صرف بطور नंदकुंड बैराठ
برساتی نالہ کے سمجھی جاتی ہے مخرج سے اسّی میل کے فاصلہ پر قریب مان پور چہہ سو گز मानपुर
عریض ہے یہان سے ساٹھ میل پر اوسمین گمبہیر جانب راست سے شامل ہوئی ہے गम्भीर
اس موقع اتصال سے ۳۳ میل اور مخرج سے ۱۲۳ میل پر اوس سے سڑک آگرہ و
گوالیار منقاطع ہے آخرکار یہہ جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد
مشرقی ۷۸ درجہ ۳۲ دقیقہ پر ۲۲ میل طے کرکے جمنا مین شامل ہوئی ہے یہہ ندی
صرف برسات مین بہت زور سے بہتی ہے گرمی مین خشک رہتی ہے اور ریتہ
بکثرت ہے ؛

لونی قصبہ پوہکر قریب اجمیر سے مغرب مین کوہ اراولی کے مغربی سمت سے عرض लोनी पोहकर

بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۶ دقیقہ پر نکلی ہے اور بسبب شوریت پانی کے لونی یعنی نمکین نام پایا ہے کوہ اراولی سے متوازی جنوب مغرب کیطرف بہتی ہے اور اثنائے راستہ اوسمین بہت ندیان اور نالے شامل ہوتے ہین اسطرح علاقہ جودھپور کے جنوب مشرقی زرخیز ملک مین رواں ہوکر بعد طے تین سو میل کے کچھہ کے رنمین شامل ہوئی ہے اسکا کل طول ۳۲۰ میل ہے ۞

سابرمتی یہہ ندی قصبہ میرپور علاقہ اودے پور مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ मेरपुर
دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۳۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور دوسو میل جنوبی سمت مین
طے کرکے خلیج کیمبی مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ کैम्बे
۱۲ دقیقہ پر گری ہے ۞

سوکری یہہ ندی عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلکر اور مغربی سمت مین علاقہ گودوار جودھپور مین ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کرکے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۴۱ دقیقہ پر لونی ندی مین شامل ہوئی ہے ۞

بناس مغربی کوہ اراولی کے مغربی سمت مین حدود اودے پور گوڈوار علاقہ جودھپور پر شہر اودے پور سے چالیس میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲ دقیقہ مین نکلی ہے اور ۱۸۰ میل جنوب مغربی سمت مین بہکر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی
۷۱ درجہ ۱۵ دقیقہ پر کچھ کے رن مین داخل ہوئی ڈیسہ کی چھاونی اس ندی کے ڈीसा
کنارہ چپ پر واقع ہے ۞

انکے سواے کوٹا سری و کھاری و دئی و بانڈی و سابی و کوटा सरी खारी दई बांडी साबी
کاٹلی وغیرہ چھوٹی اور برساتی ندیان اور بہت ہین کہ ذکر اونکا حسب موقع कादली
ہر ریاست کے ساتھہ جسمین وے واقع ہین آویگا ؛

فصل دوم

راجپوتون کے خاندان کا حال

ہنود کی ابتدائی چار قسمون مین سے دوم قسم یعنی کشتریون کی ایک شاخ راجپوت (क्षत्रियों) ہین خاندان راجگان جسے راج کل کہتے ہین (राजकुल) تعداد مین علی العموم چھتیس مشہور ہین ہر ایک نسل کا گوتراچاریہ (गोत्राचार्य) یعنی قاعدہ خاندانی بہ تشریح رسمیات مخصوص و عقاید مذہبی و مسکن قدیم ہوتا ہے اگرچہ اب گوتراچاریہ کا استعمال صرف پروہتون پر منحصر رہگیا ہے مگر لازم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت کو معلوم ہو مگر اس جہل کے زمانہ مین تو یہہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اگر کسی رئیس سے گوتراچاریہ پوچھا جاوے تو وہ اپنے بہاٹ کو نشان دیگا کہ یہہ جانتا ہے قرب و بعد خاندان کے دریافت کا یہی ذریعہ ہوتا ہی اور رسمیات رشتہ داری مین اسی کی پابندی ہوتی ہے اور جہان کہین تفرقہ زمانہ سے اختلاف واقع ہوجاتا ہے اسی کے ذریعہ سے اوسکا دفعیہ ہوتا ہے ؛

اکثر کل ساکھا (सारवा) پر منقسم ہوتے ہین اور ساکھا گوترون پر منقسم ہوتے ہین بعض کلون مین ساکھا نہین ہوئے ہین وے ایکا کہلاتے ہین چنانچہ ایک ثلث کل ایکا ہین چوراسی اقوام تجارت پیشہ راجپوتون سے نکلے ہین اونکی فہرست بہی لکھی جاتی ہے کہ اونکے ذریعہ سے بہی اکثر کلون کے نام قایم ہین - ابتدائی باشندگان ملک وصحرائی

وزراعت پیشہ اقوام کی فہرست بہی تکمیل مدعا کیواسطے لکہی جاتی ہے ؛

ابتدا مین صرف دو کل ایک سوریہ کل اور دوسرا چندر کل تہے اور ثہین چار اگنی کل شامل ہو کر سب چہہ کل ہوئے دیگر کل سوریہ اور چندر کلون کی شاخین ہین ؛ सूर्य कुल चंद्र कुल अग्नि कुल

گرہیلوت جنکو گہیلوت بہی کہتے

گुहीलोत गिहलोत

ہین کرسی نامہ سورج بنشی خاندان رانا نسل

شاہی مالک چیتوڑ نزیور چہتیس کل راجگان

حسب اقبال عوام الناس ونیز بموجب گوتر نسل کے راجگان اس نسل کے خاندان شمسی رام کی خاص اولاد مین سمجہے جاتے ہین۔ رام سے لیکر سومترا تک جسکا پرانون کے اخیر کرسی نامہ مین ذکر ہے پشتین ملائی گئی ہین ؛ राम सुमित्रा

راجہ کنک سین کیوقت سے جس نے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین اپنی قدیم سلطنت کوسلہ کو چہوڑ کر سارشترہ مین سورج بنس کا راج قایم کیا جو انقلاب ونقل ممالک ہوئے سکہے جاتے ہین ؛ कनकसेन कौसला सारष्ट्रा

اوس نے موقع براٹ پرکہ پانڈون کے بن باس کا مشہور مقام ہے اپنی ریاست قایم کی اوسکی اولاد مین سے بجی نے چند پشت بعد بجی پورہ آباد کیا اور اوسکا خاندان بلبہی راج کا فرمان روا ہوا۔ اور بکرماجیتی سمت ۳۷۵ کے مطابق بلبہی سمت جاری ہوا خاندان سارشتری کے ایک ہزار برس تک بلبہی مین حکومت رہی گجنی جسکو گنال بہی کہتے ہین اونکا دوسرا دار الریاست ہوا جہان سے اخیر راجہ سلادتیہ کو بار بہی حملہ آورون نے چہٹی صدی مین نکالا ؛ विराट बनबास विजय बल्लभी गजनी गनाल सिलादित्य

اوسکے بیٹے گرہ دیتہ نے کہ بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا تہا ایڈر کی چہوٹی ریاست गुहादित्य इडुर

नदोरया	۱۷ ندوریہ	بنسب شودران
नधोता	۱۸ ندہوتہ	
ओजकरा	۱۹ اوجکرہ	
कुतचरा	۲۰ کوتچرہ	
दुसाद	۲۱ دوساد	
बदेवरा	۲۲ بیڈورہ	
पाहा	۲۳ پاہہ	
पूरेत	۲۴ پوروت	

یادو جسکو جادون بہی کہتے ہین
यादु
जादों

ہندوستان کی کل اقوام مین یادو نہایت مشہور تہے بُودہا کی اولاد کہ قمری نسل سے تہا اس لقب سے مشہور ہوئی ہے ❊

कृष्ण
युधिष्ठिर
बलदेव

وفات کرشن کے بعد جب یودہشٹر اور بلدیو دہلی اور دوارکا سے کہ اون کے مقامات حکومت تہے نکالے گئے تو ملتان ہوکر سندہ کے پار چلے گئے چنانچہ وے دونون تو مفقود الخبر ہوگئے مگر پسران کرشن جو اونکے ساتھہ گئے تہے اول دوآبہ

यादू काडांग

پنجاب کے یادو کا ڈانگ پر چندے قیام کرکے اور پہر سندہ کا عبور کرکے زابلستان مین پہونچے شہر غزنین آباد کیا اور سمرقند تک بود و باش کو اونکے ہندوستان کی باز گشت کرنیکا تو سبب تحقیق نہین ہے مگر دو امر سے خالی نہین یا تو یونانی رئیسون نے جو سکندر سے سو برس بعد اون ملکون مین حکمران تہے حملہ کیا ہوگا یا مذہب اسلام

حاصل کی کہ اوسکے نام سے اب یہہ نسل گرہیلوت مشہور ہوئے انقلاب زمانہ اور
نقل دار الریاست سے کہ ایڈر سے انندپور اہار یعنی اہار کو ہوا بارہوین صدی تک आनंदपुर महार
یہہ خاندان اہاریہ نام سے مشہور رہا اوسوقت مین اہروپ نامی بڑے بہائی …हरूप
نے دعوی سند چیتوڑ چہوڑ کر بزور بازو پرمار نسل کے موری رئیس سے ڈونگرپور मोरी
حاصل کیا اور اب تک بہ لقب اہاریہ اوسپر قابض ہین اور دوسرے بہائی محوپ महूप
نے سیسودہ مین ریاست بنائی کہ سیسودیہ خاندان گہیلوت اور اہاریہ دونو सीसोदिया
پر فایق ہوئے - اب اگرچہ کل نسل سیسودیہ کہلاتی ہے مگر گلون مین گہیلوت ہی
شمار کیا جاتا ہے گہیلوت کل چوبیس ساکہاؤن پر منقسم ہے منجملہ اونکے چند موجود ہین

महारया	١ اہاریہ	ڈونگرپور مین	धोरानिया	٧ دہورنیہ
मंगोलिया	٢ منگولیہ	جنگل مین	गोधा	٨ گودہہ
सीसोदिया	٣ سیسودیہ	میواڑ مین	मगरासा	٩ مگراسہ
पीपारा	٤ پیپارہ	مارواڑ مین	भीमला	١٠ بہیملا
कल्लूम	٥ کلوم	تہوڑی تہوڑی ہین اور	कमकोतक	١١ کمکوتک
गहोर	٦ گہور	زیادہ تر غیر معلوم ہین	कोटेचा	١٢ کوٹیچہ
			सोरह	١٣ سورہ
			उहर	١٤ اوہر
			उसेवा	١٥ اوسیبہ
			नीररूप	١٦ نیررپیہ

[illegible] ایضاً

کے زور سے اونکو ملک چہوڑنا پڑا ہوگا ٭
دریاے سندہ پر واپس آکر اونہون نے پنجاب پر قبضہ کیا اور سالباہن پور آباد सालवाहनपुर
کیا وہان سے بہی نکالے گئے تو ستلج اور گاڑہا ندیون کا عبور کرکے ہندوستان गाढ़ा
کے جنگل مین آئے وہان سے لانگہون کو جنہین جوہیا اور موہیلا وغیرہ داخل تہے लांघो जोहया
خارج کرکے سمت ۱۲۱۲ مین تان نوت دیراول اور جیسلمیر آباد کیا کہ کرشن کی मोहिला तान्नोत
اولاد کے بہاٹیون کا جیسلمیر دار الحکومت ہے ٭ देरावल
جو شخص زابلستان سے نکالا گیا اوسکا نام بہاٹی تہا اس سبب سے حسب دستور
راجپوتون کا قدیم لقب یادو موقوف ہوکر بجاے اوسکے لقب جدید بہاٹی قایم
ہوا بہاٹیون نے گاڑہا ندی سے جنوب مین کل ملک پر قبضہ کرلیا مگر راٹہوڑون
کے آنے کے بعد اونکی طاقت بہت کم ہوگئی بہاٹیون سے دوم درجہ پر یادو نسل
مین جاریجہ ہین اونکی کیفیت بہی وہی ہے اوسی طرح کرشن کی اولاد ہین ہین اور जारेजा
بلقیہ ہری کلون کے ساتہہ نقل وطن کیا مگر یقین ہوتا ہے کہ اونکا گروہ اتنا بڑا نہ تہا हरिकुल
جتنا بہاٹیون کا اور وے لب دریاے سندہ خصوص مغربی کنارہ پر سیوستہان सेविस्थान
مین مسکن گزین ہوئے اور سکندر کے وقت مین بہی اونہون نے اپنے بزرگون
کی عظمت کو ناموری اور زور آزمائی سے قایم رکہا ٭
شامبس جسپر یونانی فوج حملہ آور ہوئی غالبًا ہری کل مین سے تہا اور جسکو یونانی साम्बस
مورخون نے سمبی نگر لکہا ہے وہ شیام نگر یعنی دار الحکومت شیام تہا کرشن کو ہری सम्बनगर
بہی کہتے ہین اور بسبب سیاہ رنگ کے اوسکا نہایت مشہور لقب شیام تہا
اسواسطے جاریجہ راجپوت شیام پوتر کہلاتے ہین اور اونکے رئیس بلقب شیام پُر श्यामपुत्र

مشہور ہین حال کے جاریجہ راجپوتون نے جو اتفاقات زمانہ سے سندھ کے
مسلمانون مین مل گئے ہین کسیقدر جہل سے اور کسیقدر بنظر اخفاے ذلت خلوص
خاندان کا دعوی چھوڑ دیا ہے اون کا رئیس کہتا ہے کہ شیام شہر سے آئے ہین
اور ایرانی جمشید کے خاندان مین سے ہین اس سبب سے لفظ شیام کو جام کر دیا
ہے کہ اس لقب سے جاریجہ کی چھوٹی ریاستین جام راج کر کے مشہور ہین ۔
یادو نسل مین سے زیادہ مشہور تو یہی دو ہین مگر اور بھی ہین جو اب تک یادو کہلاتے
ہین - انہین سب سے بڑا قرولی کا رئیس ہے ۔

ब्रज सरसेनी یادو کا یہہ خاندان برج سرسینی کی حد سے کہ متھرا کے گرد تیس تیس میل تک ہے اور
اونکے بزرگ بھی وہان ہی رہتے تھے باہر نہین گیا ہے سابقاً بیانہ مین تھے جب نـ
کالے گئے تو قرولی واقع مغرب اور سبل گڈہ واقع مشرق دریاے چمبل مین قایم
यादु वती ہوئے - سبل گڈہ کا ملک جسے یادووتی کہتے ہین اس خاندان سے مہاراجہ
श्री मथरा سیندھیہ نے چھین لیا ہے - سری متھرا مین خاندان قرولی کی چھوٹی شاخ کی ریاست ہے
یادوکل کے لوگ ہندوستان مین پھیلے ہوئے ہین اور مرہٹون مین سے بھی ایک
رئیس اسی نسل سے ہین - یادو نسل کے آٹھ ساکھا یعنی شاخین ہین ۔

याद्व	١ یادو	رئیس قرولی	मदेचा	٥ مدیچہ	غیر معلوم
भाटी	٢ بہاٹی	رئیس جیسلمیر	विदमुन	٦ بدمن	
जारेजा	٣ جاریجہ	رئیس کچھ بھوج	बुदा	٧ بودا	
समनीजा	٤ سمیجہ	مسلمان سندھ	सोहा	٨ سوہا	

تنور
तंवर

تنورون کو اگرچہ قبول کرتے ہین کہ یادو کی شاخ ہے مگر بہترین محققان نے منجملہ
چہتیس نسلون کے لکہا ہے اور اونکی شہرت سے واقع ہین وے اسکے مستحق ہین ؛
تنورون کے خاندان کا نکاس کسی تاریخ سے تحقیق نہین ہوا پس ہمکو بردئے کے اس بरदै
قول پر کہ وے پانڈون مین سے نکلے ہین قناعت کرنی چاہیئے ؛
اگر صرف ایک بکرمادیتہ جسکا سنہ عیسوی سن سے چہپن برس پیشتر شروع ہوا ہے विक्रमादित्य
اس خاندان کا فخر ہوتا تو بہی یہہ خاندان اعلی ترین رتبہ کا ہو سکتا تہا مگر اوسکی عظمت
کی تائید کیواسطے ایسے ہی صدہا ذریعے موجود ہین - دہلی قدیم اندرپرست جسکو इंद्रप्रस्त
یودہشٹر نے آباد کیا تہا اور حسب روایت آٹہہ صدی تک ویران رہی تہی اوسکو
اننگ پال تنور نے سمت ۸۳۸ مین پہر آباد کیا اوسکے بعد رئیسون کی بیس پشتین अनंगपाल
ہوئین آخرین رئیس پہر اننگ پال نامی سمت ۱۲۲۰ مین ہوا وہ لاولد تہا اس سبب سے
اپنے نواسہ پرتہی راج چوہان کو مسند نشین کرکے خود تارک ہوگیا تنورون کی کوئی
خود اختیار ریاست نہین ہے تاہم تنور لوگ پانڈونکی نسل اور بکرمادیتہ کی اولاد
مین ہونیکے اور اخیر مین ہندوستان کی فرمان روائی کرنیکے بہت نازان ہین اور
اس نام کے عاشق ہین اگر تسلیم کیا جاوے کہ اننگ پال تنور اوسی خاندان مین سے
تہا جس نے اندرپرست کو آباد کیا اور یودہشٹر کی اولاد ۲۲۵۰ سال بعد اوسی کی
مسند پر بیٹہے تہے تو واقعی یہہ ایسا ماجرا ہے کہ اوسکی تاریخ مین نظیر نہین ہے اور
حقیقت مین یہہ امر مقبول العوام ہے ؛
اب تنورون کی صرف دو ریاستین ہین تنورگڈہ کنارہ راست دریاے چمبل پر

جہان اوسکا جمنا سے اتصال ہوا ہے۔ پاٹن تو راواٹی علاقہ جیپور جسکا رئیس شاہان دہلی کے خاندان سے قربت کا دعوی کرتا ہے ؛

راٹھوڑ राठोड़

اس شہور نسل کی ابتدا مشتبہہ ہے اونکے کرسی نامہ سے تو رام کے دوسرے خلف کوش کی اولاد مین سے معلوم ہوتی ہے اور اس وجہہ سے سورج بنسی ہین
कुश
مگر اونکے بہاٹ اس بات کو قبول نہین کرتے۔ اگرچہ واقعی کش کی اولاد مین ہین مگر کسیب نسل شمشی کی اولاد دختر دیت سے سمجھے جاتے ہین اسواسطے ہرن کشیب
कस्यब
کی اولاد دیت کی پیدایش ہونے سے بدنام ہے۔ اونکا وجمید کی اولاد کشنیب
दैत्य
हिरण्यकश्यप
نسل کے جانشین ہوکر بانی شہر قنوج ہونا عجیب ہے بعض مورخون نے راٹھوڑون
उजमिद
کو کوشک نسل مین سے لکھا ہے ؛
कुशनब
कुसिक

راٹھوڑون کا قدیم وطن گدہی پور یعنی قنوج ہے جہان وے پانچوین صدی مین
गधिपुरा
حکمران تھے اور اگرچہ وے اوسوقت سے پہلے کوسلہ یعنی آیودہیا کے راجون کی
कोसला
अयुध्या
نسل مین بتلاتے ہین مگر اوسکی تصدیق نہین ؛

پانچوین صدی سے اونکی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوگئی ہے ہندوستان فتح تاتاریون کے زمانہ کے قریب راٹھوڑون نے دہلی کے تنور وچوہان بادشاہان اور انہلواڑہ کے بالیکا نسل کے ساتھہ راجگان ہند پر حکمرانی کرنے کے واسطے
बालिका
زور آزمائی کی ہے ؛

اس حکومت کی نزاع نے اون سبکو برباد کردیا اندرونی شورش سے ضعیف ہوکر دہلی کے چوہان نے شکست کہائی اور راوسکے مرتے ہی شمال مغربی حد ٹوٹ گئی۔

دہلی کے بعد قنوج کی نوبت آئی جب اوسکا آخرین رئیس جے چند دریاے گنگ مین
غرق ہوا اوسکا بیٹا مارستہل یعنی سرزمین سوت مین پناہ پذیر ہوا ؛
اس لڑکے کا نام شیوجی تہا اوس نے منڈور کی پہاڑون کی جگہہ مارواڑ
مین راٹہوڑون کا خاندان قایم کیا ؛ یوجی

یہان بہی اونہون نے اپنی ویسی ہی جنگ آوری کی ہمت دکہلائی ؛
اب بہی جیسے لوگ شیوجی کے خاندان مین ملتے ہین اون سے زیادہ بہادر کوئی
نہین ہے۔ مغل شاہنشاہون کے فتوحات مین سے عنقریب نصف راٹہوڑون
کی لاکہہ تلوارون کے زور سے ہوئے ہین اسمین شک نہین کہ شیوجی کی اولاد
کے پچاس ہزار آدمی ایک دفعہ جمع ہوئے تہے راٹہورون کے چوبیس ساکہا
حسب تفصیل ذیل ہین ؛

١	دہاندل	धांदल	٢	بہدیل	भदेल
٣	چکت	चाकित	٤	دوہوریہ	दूहरया
٥	کہوکرہ	खोकरा	٦	بدرہ	बद्दरा
٧	چجیرہ	चजीरा	٨	رام دیو	राम देव
٩	کبریا	कबरया	١٠	ہتوندیا	हत्तूंदिया
١١	ملاوت	मलावत	١٢	سونڈو	सूंढु
١٣	کٹیچہ	कटेचा	١٤	مہولی	महोली
١٥	گوگادیو	गोगा देव	١٦	مہیچہ	महेचा
١٧	جے سنگا	जेसिंगा	١٨	سورسیہ	सुरसिया

۲۰ جورہ — ۱۹ جوبسیہ

जोरा — जोवसिया

چار دیگر غیر معلوم ہین۔

راٹہورون کا گوتراچاریہ — گوتما گوتر — مردوندنی ساکہا — شکراچاریہ
گورو گرڑپت اگنی پنکہنی دیوی ؛

गोतमा गोत्र मर्दुबंदना शाखा शुक्राचार्य गुरु गरुड़पत
अग्नि पंखनी देवी

कछुवाहा کشواہہ جسے کچھواہہ بہی کہتے ہین कशवाहा

رام کے دوسرے پسر کش سے کشواہا نسل پیدا ہوئی ہے جسطرح میواڑ کے رئیس
लव लवाहा — لو کی اولاد مین ہونے سے لواہہ کہلاتے ہین کش کی اولاد کشواہہ کہلاتی ہے ؛
सोन रोहतास — کوسلہ سے دو خاندانون نے نقل وطن کیا تہا ایک نے سون ندی پر روہتاس
कोहारी लाहर — آباد کیا۔ دوسرے نے کوہاری ندی کے نالون پر بمقام لاہر سکونت اختیار
नर वर — کی کچہہ عرصہ بعد اونہون نے مشہور راجہ نل کا مسکن قلعہ نرور تعمیر کیا کہ اوسکی
اولاد قلعہ مذکور پر کل زمانہ انقلاب تاتاری و سلطنت مغلیہ مین قابض رہی اخیر مین مرہٹون
نے اونکو خارج کیا اب نرور کا قلعہ مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین ہے ؛

دسوین صدی مین اس خاندان کی ایک شاخ نے وہان سے علیحدہ ہوکر اور
सजोर आमेर — راجپوتانے کے قدیم باشندگان قوم مینہ و بڈگوجر راجپوتون کو بیدخل کرکے آمیر کی
ریاست قایم کی ؛

بارہوین صدی مین کشواہہ راجپوت دہلی کے چوہان بادشاہ کے امراء عظام

مین سے تہے مگر اصلی عظمت اونکے مثل دیگر راجگان راجپوتانہ خصوص راناصاحب والئے میواڑ کے اوسوقت سے شروع ہوئی ہے جب سے خاندان تیموریہ دہلی مین تخت نشین ہوا ہے ؛

کچھوایون کی شاخین توصیح دریافت نہین ہوئین مگر بارہ کوٹھریان کہ پرتھی راج نے اپنے بیٹون کے نام سے مقرر کی تہین کہ بموجب نقشہ ٹوڈ صاحب کے حسب تفصیل ذیل ہین ؛

نمبر	نام اخلاف پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خاندانکی جاگیر	کیفیت
۱	چتربھوج	چتربھوجوت	پنرو بگرو	معـ	معـ	ایک لاکھہ	
	चतुरभुज	चत्रभुजो त	वगरू पिनर				
۲	کلیان	کلیانوت	لوتواڑہ و کلور	عـ	للعـ	دو لاکھہ ـــــ	
	कल्यान	कल्यानो त	लोतवाड़ किलोर				
۳	ناتھو	ناتھاوت	چومو	ایک لاکھہ عـ	۱۱ صد	دو لاکھہ عـ	
	नाथू	नाथावत	चोमू				
۴	بلبھدر	بلبھدروت	اچرول	لاکھ معـ	معـ	ایک لاکھہ ـــــ	
	वलभद्र	वलभद्रो त	अचरोल				
۵	کھنگار جگمل	کھنگاروت	ڈگی تھودری	عـ	للعـ	سے لاکھہ	
	खंगार जगमल	खंगारो न	डिग्गी थोदरी				

نمبر	نام اطلاق پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خانزادگی جاگیر	کیفیت
۶	سلطان	سلطانوت	سورت چاندسر				
	सुलतान	सुलतानोत	चांदसर सूरत				
۷	پچائین	پچیانوت	سامبرہ	[illegible]	[illegible]		
	पंचाई	पच्यानोत	सम्भरा				
۸		گوگاوت	دہونی	[illegible]	[illegible]		
		गूगावत	धूनी				
۹	کیم	کہومبانی	بہاسکہوہ	[illegible]	[illegible]		
	कैम	खुम्बानी	भासरवोह				
۱۰	کہومبو	کہومباوت	مہار	[illegible]	[illegible]		
	खुम्बो	खम्बावत	महार				
۱۱	صورت	شیوبرن پوتہ	نیندر	[illegible]	[illegible]		
	सूरत	श्योबरण पोता	नीदर				
۱۲	بنبیر	بنبیر پوتہ	پاٹکو	[illegible]	[illegible]		
	वनबीर	वनवीर पोता	पाटको				

مگر نقشہ مندرجہ عہدنامجات ایچیسن صاحب مین کوٹھریان مفصلہ ذیل نہین ہین ؀

گوگاوت ـــ کھومیانی ـــ کہومباوت ـــ شیوبرن پوتہ ـــ بنبیر پوتہ

اور سجاسے انکے کوٹھریان مفصلہ ذیل لکھی ہین ؎

نمبر	نام کوٹھری	ہندی مین نام کوٹھری	نام جاگیر	ہندی مین نام جاگیر	آمدنی سالانہ جاگیردار اول	تعداد جاگیردارن ماتحت	کل خاندان کی آمدنی	کیفیت
۱	پورنملوت	पूरन मलोत	نمیرہ	नीमेरा	عـــ ہزار	ایک	عـــ ہزار	
۲	بہیم پور	भीमपुर	معدوم					
۳	راجاوت	राजावत	جہلائے	झिलाय	عـــۃ	ـــــ	یکہ لکھہ [illegible]	
۴	پرتاپ جی	परताप जी	معدوم					
۵	شیام داس جی	श्यामदास जी	معدوم					

اگنی کل
अग्निकुल

چار خاندانون کو ہندو مورخون نے اگنی کل یعنی آتشی نسل قرار دیا ہے پرمار پرہار प्रमार परिहार
چلوک جسے سولنکی کہتے ہین ـــ چوہان روسا اگنی کل کے نہایت قدیمی کُتبی پالے चलुक चोहान
حروف مین جہان کہین بودہ مذہب تہا ملتے ہین اونکو جو تکشک کی نسل مین بتلاتے सोलंकी
ہین اسکی تصدیق اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگنی کل وہی نسلین ہین جنہون نے حضرت तक्षक
عیسی مسیح سے دو صدی پیشتر ہندوستان کو فتح کیا تہا ـــ اوسی زمانہ مین پارسو पारस्वी
تیئیسوان بودہ بشکل سانپ ہندوستان مین پیدا ہوا تہا تکشک کا مع پنگل کتاب पिंगुल
کے جو کرشن کے گرڑ کو پائی تہی بہاگ جانا دلیل اسکی ہے کہ پیروان پارسو الجسم गरुड
بشکل سانپ اور رہرائیان کرشن نامزد گرڑ کے درمیان مجادلہ تہا ؎

بाल ईश्वर

قمری قوم کی مہلک جنگ وجدل کے اخیر مین پرستندگان شمس نے تو غالباً اپنا اقتدار پہر حاصل کر لیا مگر اگنی کل کی پیدایش خاص اس غرض سے بتلاتے ہین کہ بال یا ایشور کو دیت یعنی دہریون سے محفوظ رکہنے کیواسطے ہوئے تہے ؛

आर्बुद
आदिनाथ
ईश्वर अचलेश

کوہ آبو پر جسکا اصلی نام اربدہ ہے پرستندگان شمس اور دہریون کی لڑائی ہوئی تہی - پیروان مذہب بودہ تو اوسکو اپنے اول بودہ یعنی آدناتہ سے منسوب کرتے ہین اور برہمن ایشور یا اچلیش مخصوص الموقع دیوتا سے جس اگنی کنڈ سے برہمنون نے چار نسلون کو اچلیش اور معتقدان کثیر المعبود کیطرف سے بمقابلہ تکشک نامی سانپون یعنی واحد پرست بودہون کے سرگروہ کی لڑائی کرنیکے واسطے پیدا کیا تہا اوسکو آبو کے شکہر پر اب بہی دکہلا یا کرتے ہین ؛

اس پیدایش کا تخمیناً زمانہ تو دریافت ہوا ہے مگر تعجب یہہ ہے کہ اگنی کل کے چند رئیس مسلمانون کی فتح کے وقت تک بودہ یعنی جین دہرم رکہتے تہے ؛

پرمار قوم جیسے نام سے معلوم ہوتی ہے مقدم جنگ آور نہ تہی مگر اگنی کلون مین سب سے زیادہ طاقت ور تہی اوسکے پینتیس ۳۵ شاکہا ہوئے ہین اور اکثر نے اونمین سے بڑے ملکون پر راج کیا ہے - قدیم مقولہ ہے کہ دنیا پرمارون کی ہے اور نوکوٹ مارستہل سے بہی یہی مراد ہے کہ ستلج سے سمندر تک کی زمین اس نسل کے نو راجون مین منقسم تہی ؛

اونکی چودہ دار الحکومت حسب تفصیل ذیل تہی ؛

مہیشر — دہار — منڈو — اوجین — چندربہاگا — چیتوڑ — آبو

आबू चीतोड़ चंद्रभागा उज्जेन मंडु धार महेश्वर

چندراوتی — سوُمیدنہ[9] — پرماوتی[10] — امرکوٹ[11] — بیکہر[12] — لودروہ[13] — پٹن[14]

पट्टन लोद्रवा वेखर अमरकोट परमावती मौमेदना चन्द्रावती

انمین سے بعض کو اونہون نے فتح کیا تہا اور بعض کو آباد کیا تہا اگرچہ پرمارون کا خاندان انہلواڑہ کے سولنکی راجگان کے برابر دولتمند اور چوہان کے برابر باتجمل کبہی نہین ہوا مگر اونکی سلطنت دونون سے وسیع تر تہی اور زیادہ تر استقلال پاگئی تہی اور پرمارون سے کہ اگنی کل ہین سب سے اخیر اور کمتر ہین بہر صورت فایق تہی کہ عرصہ تک اونکو اپنے تحت مین خراج گذار رکہا ہے ٭

تہیشر کہ راجگان ہیا کی قدیم تخت گاہ تہی پرمارون کی اول دار الریاست ہوئی हिया
بعد ازان اونہون نے بندیاچل کے اوپر دہارانگرا اور منڈو آباد کی اور اوجین उज्जैन
کو بہی کہ بکرم راجا کا دار الحکومت اور ہندوستان کا اول مناظرہ گاہ تہا اونہین विक्रम
کا آباد کیا بتلاتے ہین ان راجون کے عہد کی تاریخ شاید ہے کہ ساتوین صدی سے بہی پیشتر کی ثابت ہو ٭

راجہ بہوج کا زمانہ تو تحقیق ہوگیا ہے یعنی ایک کتبہ سمت کا نکلا ہے اوس سے چیتوڑ भोज
کے پرماون کے اخیر راجہ کے مرنے اور گہیلوتون کے جانشین ہونیکی تاریخ پائی جاتی ہے ٭

پرمارون کی عملداری کی حد نربدا ندی تک ہی نہ تہی کتبہ مذکور الصدر کے زمانہ
مین رام پرمار تلنگانہ مین حکمران تہا — اور چند نامی چوہان بہاٹ نے اوس کو तिलंगाना
کل ہندوستان کا راجہ اور گروہ کثیر روساء کا کہ اوسکے انتقال پر خودسر ہوگئے चंद
سرگروہ لکہا ہے وہی بہاٹ لکہتا ہے کہ پرمارون نے از خود ایسا کیا تہا مگر

گہیلوتون نے چیتوڑ پر زبردستی قبضہ کیا اس سے ثابت ہے کہ رام کا جانشین ایسی سلطنت پر قادر نہو سکا ۔

جبتک ہنود کا علم قایم ہے بہوج پرمار اور اوسکے نورتن یعنی نو عالم شخصون کا نام ہستی کے صفحہ سے زائل نہین ہوسکتا مگر البتہ یہہ شک ہے کہ اس نام کے تین راجہ ہوئے ہین اور ہر ایک اونمین سے علم کا قدردان ہوا ہے معلوم نہین وہ بہوج جو سب سے زیادہ عالم اور مشہور ہنر پرور ہوا ہے کونسا تہا ۔

چندرگپت جسکو سکندر کا مخالف سمجھتے ہین قوم سے موری تہا اوسکو تکشک نسل مोरी
مین بتلاتے ہین پرمارون کے قدیم کتبہ سے کہ موری اونہین کی بڑی شاخ
ہے اوسکا نشانہ اور تکشک نسل سے ہونا پایا جاتا ہے اور جو کتبہ اونکی निशाना
دارالریاست چیتوڑ سے نکلا ہے اوس سے بہی یہی امر ثابت ہوتا ہے ۔

بکرماجیت کا فتح کرنیوالا سالباہن تکشک تہا اوسکے سن نے دکہن کے تنورون सालवाहन
کے سنہ کو موقوف کردیا ۔ پرمارون کی عظمت ظاہر کرنے کے واسطے اب اونکی ایک بہی خود اختیار ریاست نہین ہے اونکے اقتدار کا دفتر صرف مسمار مکانات موجود ہین ۔

ہندوستان کے جنگل مین دہات کا رئیس اس شاہی نسل کا نمونہ رہگیا ہے धात
اور اوس راجہ کی اولاد جس نے ہمایون کو جب تخت تیموریہ سے خارج ہوکر گیا پناہ دی اور جسکی دارالریاست امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوا تہا معرض زوال مین آکر بلوچ حاکمون کے مطیع و دست نگر ہوئے تہے ۔

پرمارون کی پینتیس شاخہا مین سے وہل مقدم ہے کہ اس شاخ کے رئیس چندراوتی वह्हिल
चंद्रा वती

واقع دامن کوہ ارابلی کے حکمران رہے ہین ؃

बिजोली

بجولی کا راو کہ رانا صاحب میواڑ کے دربار کے سولہ سردارون مین سے ہی ہم دہار کے قدیم خاندان سے پرمار ہے اور شاید کل نسل مین وہی ایک معزز قایمقا رہا ہے ؃

پرمارونکی پینتیس ساکہا

मोरी — موری मोरी — جسمین چندرگپت اور راجگان چیتوڑ جو گہیلوتون سے پیشتر تہے ہوئے ہین ؃

सोदा — سودا सोदा — جسکو سکندر نے سوگدی لکہا ہے روسا رد ہات و ہست بند سے تہا ؃

सांकला — سانکلہ सांकला — روسا رپوگل و مارواڑ ؃

खेर — کہیر खेर — دارالریاست کہیرالو ؃

ऊमरा सूमरा — اومرہ سومرہ — سابقًا جنگل مین تہے اب مسلمان ہین ؃

विहिल बिहिल — وہل — جسے بہل بہی کہتے ہین روسا چندرا وتی ؃

मे पावत — مئی پاوت — رئیس حال بجولی واقع میواڑ ؃

बलहार — بلہار — دشت شمالی ؃

काबा — کابہ — قدیم زمانہ مین سارشترہ مین مشہور ہے اب سروہی مین ہین ؃

ओमता — اومتہ — روسا اوسٹ واڑہ واقع مالوہ کہ بارہ پشت سی وہان ہین اب پرما[ر] ون کے قبضہ مین سب سے زیادہ

ملک اودت واڑہ کا ہے مگر سنہ ۱۸۱۷ء کی لڑائی کے بعد انگریزون کے قبضہ مین آنے سے خود اختیار نہین رہی

ریہار	रेहार
ڈہونڈہ	ढूंडा
سریتہ	सरतिया
ہریار	हरियार

مالوہ مین چہوٹے گراسیہ وار ہین

علاوہ انکے دیگر نامعلوم شل

چانونڈہ	کہیجر	سُگرا	برکوٹہ
चाबंडा	खेजर	सुगरा	बरकोटा
پونی	سامپل	بہیبہ	کلپوسر
पूनि	साम्पल	भीबा	कलपूसर
کلموہ	کوہیلا	پیا	کہوریہ
कलमोह	कोहिला	पया	कहोरया
دہند	دیبہ	برہر	جیپرہ
धंद	देबा	बरहर	जीपरा
پوسرہ	دہونتہ	ریکموہ	تیکہ
पोसरा	धुन्ता	रिकमवा	तेका

اکثر ان مین سے مسلمان ہین اور بعض آن صوب دریاے سندہ ہین۔

چوہان جنکا اصلی نام چھومان ہے चहमान
चोहान

اگنی کلون مین سب سے زیادہ بہادر چوہان ہین بلکہ کل راجپوتون سے اونکی دلیری وجوانمردی فایق ہے اگرچہ راٹھوڑ بہت بہادری کا دم بھرتے ہین مگر چوہان اون سے بھی سبقت لیگئے ہین- ہاڑا و کہیچی و دیورا و سونی گرہ - اور دیگر چوبیس شاخون مین سے ہرایک کی جنگ آوری کے واقعات بہاٹون کی تصنیفات سے بخوبی عیان ہین-
हाडा खीची देवरा सोनिगरा

لفظ چوہان کا مخرج چتربھوجا چتروبہابیر یعنی جنگ اور چار دست ہے جب دیتون سے لڑائی ہوئی سب ہار گئے مگر چوہانون نے کہ برہمنون کی اخیر پیدایش ہین شکست نہ کھائی-
चतुर्भुज चतु बहाबीर

واسطے اظہار عظمت کوہ آبو کے کہ مثل سومیر و کیلاش کے بوجہ بودباش اچلیش کے پہاڑون کا گرو سمجہا جاتا ہے چوہانون کی پیدایش کی مختصر کیفیت لکھنی واجب ہے- آبو پر ایک روز برت کرنے سے انسان کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہین اور ایک سال وہان رہنے سے نوع بشر کا گرو ہوجاتا ہے-
सुमेरु कैलाश

باوصف فضیلت کوہ آبو کے اور باینہمہ کہ منی لوگ کل خواہشون سے مبرا تھے اور مادہ گاؤ کے شیر اور پہل پہول اور کند یعنی بیخ نباتات سے غذا حاصل کرتے تھے دیتون نے اونکی آسایش پر حسد کرکے جگ کو خراب کیا اور دیوتون کا حصہ خراب کردیا-

برہمنون نے گوشہ نیرت یعنی جنوب مغرب مین ہون کے مصالحہ کے واسطے غار کھدوایا مگر دیتون نے طوفان برپا کرکے ہوا کو تاریک کردیا خاک کا بادل بندہ گیا
नैऋत हवन

گندگی خون ہڈیان اور گوشت کی بارش ہوئی اور ہر طرح کی ناپاکی پیدا ہوئی عبادت
اور ریاضت کچھہ کارآمد نہوئی برہمنون نے پھر متبرک آگ جلائی اور اگنی کنڈ کے گرد
جمع ہوکر مہادیو سے التجا کی آتشی چشمہ سے ایک صورت نکلی مگر اوسکا جنگ آوری
کا بشرہ نہ تھا برہمنون نے اوسکو دروازہ کا محافظ بنا کر بٹھا دیا اس سبب سے اوسکا
پرتیہار دوار یعنی دربان جواب پرہیہار کہلاتا ہے نام رکھا گیا۔ دوسرا پیدا ہوا प्रतिहारद्वार
اور چلو یعنی کف دست سے بنا اسواسطے چالوک نام رکھا گیا۔ تیسرا پرمار یعنی اول चालुक
مارنیوالا نامزد ہوا ان سب نے ملکر دیئتون پر حملہ کیا مگر غالب نہ آئی۔ پھر بشسٹ वशिष्ठ
نے کنول پر بیٹھکر بیدی تیار کی اور دیوتاؤن کو مدد کے واسطے بلایا جب اونسے
منتر اوچارن کئے۔ ایک شکل دراز قامت بلند پیشانی سیاہ مو مدور چشم کشادہ उच्चारण
سینہ خروشان مہیب زرہ بکتر پہنے ہوئے کمان مع ترکش پراز تیر ایک ہاتھہ
مین اور دوسرے مین چکر چترنگ یعنی چار عضو پیدا ہوئے اور اوسکا نام چوہان चतुरंग
رکھا گیا۔

جب چوہان دیئتون کے مقابلہ کیواسطے بھیجا گیا بشسٹ نے دعا مانگی کہ میری
آسا یعنی امید پوری ہو کہ اس سے چوہانون کے کل دیبی آساپورنا ہوئے شکتی आसापूर्णा
دیوی یعنی معبود طاقت نے ترشول لیکر بسواری شیر نزول کیا اور جسطرح آسا शक्ति देवी
پورنا و کالکا نے اونکی عرض پر توجہہ کی اوسی طرح اوس نے چوہانون کی امداد کی कालिका
وہ دیئتون پر حملہ آور ہوا اونکے سرغنون کو مار ڈالا باقیماندہ سقر و جہنم واصل ہوئے
انہل نے دیئتون کو مارا تھا برہمن خوش ہوئے اوسکی نسل مین پرتھوی راج تھا अनहल
چوہانون کے کرسی نامہ مین انہل سے پرتھوی راج تک اونتالیس پشتین لکھی ہین

مگر یہہ سلسلہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اونکی پیدایش بکرماجیت سے صدہا سال پیشتر ہوئی بتلاتے ہین پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ تکشک نسل مین سے ابتدا ر زمانہ مین ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تہے چوہانون کے نامور راجہ اجی پال نے اجمیر آباد کیا تہا مگر قصبہ سانبہر جو سانبہر جہیل کے کنارہ پہ ہے غالباً اجمیر سے بہی پیشتر موجود تہا اور اوسکے سبب سے اس نسل کے راجون کو سانبہری راو کا لقب ملا ہے تا وقتیکہ پرتہوی راج نے دہلی کو نقل دار الحکومت کرکے اپنا آخری عظمت وجلال حاصل کیا چوہانون کی حکومت کے یہی دو بڑے مقامات تہے۔

اکثر رئیس ہوئے ہین جنکے مہمات سے چوہانون کی تاریخ منور ہے - اول تو مانک رائے मानकराय
نے مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا - دوسرے خود مسلمانون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ
دہرما دہراج خلف بیسلدیو راجہ اجمیر نے محمود غزنوی کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا धर्माधिराज वेसलदेव.
تہا کہ اوسکو بہاگنا پڑا اور بحالت فرار مین جب سارشترہ کو جاتا تہا اوسکے ہاتھ سے بڑی ذلت اوٹھائی۔

غالباً مانک رائے پر قاسم جو ولید کا سپہ سالار تہا سنہ ہجری کی اول صدی کے اختتام پر حملہ آور ہوا تہا - اور دوسرا حملہ چوتہی صدی کے اخیر مین ہوا تیسرا بیسلدیو کے زمانہ مین ہوا کہ اوس نے مخالفان مذہب کے مقابلہ کیواسطے اپنے تحت مین بہت راجپوت رئیس جمع کئے - اس مقابلہ مین اودے دت پرمار چوہانون کا مددگار تہا - چونکہ اوسکی وفات سنہ ۹۶ عیسوی مین تحقیق ہوئی ہے یہہ اجتماع محمود سے چوتہی بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے ہوا تہا - اور اسی فتح کا ذکر دہلی کی قدیمی لاٹھ کے کتبہ پر ہے -

چوہانون کی چوبیس شاخین ہوئی ہین اُنمین سے منجملہ موجودین نہایت مشہور کوٹہ و بوندی کی ریاستین ہین اونہون نے چوہانون کی قدیم بہادری کو بڑی نیکنامی سے قایم رکہا ہے ضعیف العمر شاہجہان بادشاہ کی رفاقت مین بمقابلہ اُسکے خلف ناخلف اورنگ زیب کے چہہ بہائیون نے جان دی تہی مگر اون مین سے صرف ایک اتفاقاً جان بر ہوگیا۔

گاگرون اور رگہوگڈہ کی کہیچی اور سروہی کی دیورا جالور کی سونگرا اور سانچور اور سوئی باہ کے چوہان اور پاواگڈہ کی پوتیچہ راجپوتون کے نام بہادری اور جوانمردی سے زندۂ دوام ہین۔ ان خاندانون مین سے اکثر اب بہی ویسے ہی بہادر ہین جیسے پرتہی راج کے زمانہ مین تہے۔

राघोगढ़
खीची
देवरा
सोनागरा
सांचोर
सुईबाह
पावागढ़
चौतीचा

اکثر چوہان سردارون نے زمین ندینے کی غرض سے اپنا مذہب کہو دیا ہے قایم خانے و سرواسے وکرروالی و بہیدوان کہ زیادہ تر انہین سے شیخاواٹی مین رہتے ہین۔

کم سے کم بیس مشہور ترین راجپوتون نے تبدیل مذہب کیا ہے مگر راجپوتون کے اعتقاد کے خلاف نہین ہے کیونکہ منو کی ہدایت ہے کہ زمین کی خاطر جورو بہی چہوڑ دینی چاہیے اس قول پر اول پرتہی راج کے بہتیجے ایشرداس نے عمل کیا تہا۔

چوہانون کی چوبیس ساکہا

چوہان	ہاڑا	کہیچی	سونگرہ	دیورہ	پابیہ
चोहान	हाडा	खीची	सोनीगरा	देवरा	पाबया
گوئیلوال	بہدوریہ	نربان	ملانی	پوربیہ	سنبرہ
गोयलवाल	भदोरिया	निरवान	मलानी	पुरबया	सुरा

مدرایچہ . سنگرایچہ . بہورایچہ . بلایچہ . تسیرا . چچیرہ

मदरायचा . संगरायचा . भूरायचा . विलायचा . तसीरा . चचेरा

روسپہ . چندو . نکوسپہ . بہاور . بانکیت . ساچورہ

रोसपा . चंदू . निकुम्प . भावर . बांकेत . सांचोरा

چالک جنہین سولنکی کہتے ہین

चालुक

اگرچہ اگنی کل کی اس نسل کی تاریخ اوس مدت قدامت تک تحقیق نہین ہے جسکی پڑار چوہان کی معلوم ہے ۔ مگر سبب اسکا صرف یہی ہے کہ اونکی کتابین نہین ملتی ہین ورنہ اونکی عظمت وشہرت مین کسیطرح کوتاہی نہین ہے ۔ بہاٹون کی روایت کی بموجب سولنکی قبل اسکے کہ راٹہوڑ قنوج پر قابض ہوئے ۔ سور شہر لب دریاے گنگ کے راجہ تھے سولنکیون کا گوتراچار یہ ۔ सूर

مادونی ساکہا . بہاردواج گوتر . گڈہ لوکوٹ یعنی لاہور . نکاس سرسوتی ندی

माद्नी सारवा . भारद्वाज गोत्र . लवकोट . सरस्वती नदी

شیام بید . کپلیشردیو . کردومنی رکہیشر . تین پرورزنار . کیونج دیوی

श्याम वेद . कपलेश्वर . कदोमुनि . परवर . क्योंज्ञ देवी

منی پال پوتر . کرسی نامہ سے تصدیق ہوتی ہے کہ لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین اونکا مسکن تہا اسواسطے اونکے ساکہا مثل چوہانون کے مادونی

मैपाल पुत्र

ہے تحقیق ہے کہ آٹہوین صدی مین لانگہا اور لوگرہ ۔ دو قومین ملتان اور قرب و جوار کے ملک مین رہتی تہین ۔ اور جب بہاٹیون نے جنگل مین بود و باش اختیار کی اون کی بڑی مخالف تہین اور یہی لوگ کلیان واقع ساحل ملابار کے راجہ تہے

लांघा
लोगरा

کہ اس سندہ مین قدیمی عظمت وشوکت اون کی اب تک نمایان ہے ـ سمت ۹۸۷
مین بہوج راج جو چاوڑہ مین اخیر تہا معزول ہوا اور مولراج سولنکی سجا اوسکی قایم ہوا مولراج نے انہلواڑہ
مین اٹھاون برس حکومت کی اوسکے پسر چاونڈراے کے عہد حکومت مین محمود غزنوی
انہلواڑہ پر حملہ آور ہوا ـ اور اوسکی دولت سے چند مکانات بطور یادگار فتوحات
خود تعمیر کیے منجملہ اونکے ایک تعمیر بنام نہاد عروس بہشتی ایسی عمدہ تہی کہ اوسکی عظمت
کو انسان کی بنائی ہوئی چیزون مین سے شاید کوئی پہونچ سکے ـ مسلمان مورخون
نے دولت معروقہ کی تعداد اس کثرت سے لکہی ہے کہ یکایک یقین نہین آتا مگر
جب انہلواڑہ کی تجارت پر غور کیا جاوے تو اونکی تحریر مین کچہہ مبالغہ نہین معلوم
ہوتا ہے بعد مراجعت محمود کے انہلواڑہ مین پہر وہی رونق ہوئی اور سدہ راے
جے سنگہ کہ بانی ریاست سے ساتوین پشت مین تہا پہر فرمان رواے ہندوستان
ہوا ـ کرناٹک سے دامن کوہ ہمالیہ تک بائیس ۲۲ ریاستین اونکے تحت حکومت مین تہین
कुमार पाल مگر اوسکے بیوقوف جانشین نے چوہان پرتہی راج کو ناراض کر دیا کہ کومرپال نامی خاندان
پرتہی راج چوہان کا ایک شخص سولنکی خاندان مین بیٹہنے ہوگیا تہا یعنی اوس نے مسند
انہلواڑہ پر بیٹہہ کر سولنکی کی پگڑی باندہی اور اوسی خاندان مین شامل ہوگیا کومرپال
اور سدہ راے دونون بودہ مذہب کے معتقد تہے اونکے زمانہ کی تعمیرات صنعت
وعظمت مین تعریف کے لایق ہین ـ
شہاب الدین کی فوج کے افسر کومرپال کے عہد حکومت کے اخرین زمانہ مین خلل انداز
बालो मूलदेव ہوئے اوسکے جانشین بالو مولدیو کے ساتہہ سنہ ۱۲۹۴ مین یہہ خاندان ختم ہوا اور
سدہ راے کی اولاد مین سے باگہیلہ کا نیا خاندان بیسلدیو سے پیدا ہوا اشتد مذہبی

جو نقصان عاید ہوئے تہے اونکا دفعیہ ہونے لگا اور مندر سومناتہہ نے تباہی سے نجات پاکر پہر فروغ حاصل کیا اور بالکارایون کی سلطنت نے پہر رونق پکڑی آخرش چوتہے راجہ گیہل کرن کے زمانہ مین ملک الموت نے بشکل علاوالدین پہر دورہ کیا اور سلطنت انہلواڑہ کو تباہ کردیا گجرات اور سارشترہ کی زرخیز سرزمین و آبادان و مالا مال شہرون کو دہلی کے تاتاری سپہ سالارون نے بیباکانہ تاخت و تاراج کیا مندر آدناتہہ واقع کوہ سترنجیہ کو بہ تحقیر مذہبی اسلامی قربان گاہ قرار دیکر ایک مسلمان درویش مقرر کیا بودہا کی مورتون کو شکست و ریخت کردیا اور اونکے مذہبی کتب خانہ کا وہی حال کیا جو اسکندریہ کے کتب خانہ کا ہوا تہا انہلواڑہ کی فصیل مسمار ہوکر بنیاد کہودی گئی اور قدیم مندرون کے ٹکڑون سے پہر بہر دی گئی —

सोमनाथ
बालिका
गेहलकरन
सत्रंजय

سولنکی نسل کے باقیماندہ لوگ ملک مین متفرق ہوگئے اور سو برس تک بلا سرپرست رہے آخرکار بعجیب رحمت الٰہی سے اوسی نسل کے ایک نامور شخص سے جسمین سے اگنی کل والے آئے تہے اونکی پہر رونق ہوئی اور مسمار مکانات پہر تعمیر ہوئے —

سہارن سرونا تاک یا طاق نے جدید لقب ظفر خان اختیار کرکے اپنے اصلی نام کو چہپایا اور مظفر ہوکر تخت گجرات پر بیٹہا اوسکے بیٹے احمد نے گرد نواح کے عالی شان مکانات کے مصالحون سے احمد آباد شہر آباد کیا —

اگرچہ سولنکیون کی اسطرح بیخ کنی ہوگئی مگر اوس سے بیشتر بڑ کے درخت کیطرح اونکی کئی شاخین جابجا قایم و مستحکم ہوگئین تہین انہین سے مشہور ترین باگہیلہ ہے کہ باگہیلا خلف سدہ راے سے نکلی ہین اور ہندوستان کا بڑا حصہ بگہیل کھنڈا اوسکے نام سے مشہور ہوا اور کئی صدی سے سدہ راے کی اولاد اوسپر حکمران ہے —

बांदूगढ़ علاوہ باندوگڈہ کے باگھیلہ نسل کے چھوٹے چھوٹے رئیس اب تک گجرات مین ہین انمین
पीतापुर घेराद مشہور ترین پیتاپور اور تھیراد ہین ــ میواڑ کے دوم درجہ کے سردارون مین سے
بہی روپ نگر کا رئیس سولنکی ہے اور خاص سدہ راے کے خاندان مین ہونیکا دعوی
کرتا ہے اس خاندان کے آدمی بہت بہادر ہین ـ اور طبعی موت سے کم مرتے ہین

سولنکیون کی سولہ ساکہا یعنی شاخین ہین

बाघेला	۱ باگھیلہ	راجہ بگھیل کہنڈ دارالریاست باندوگڈہ اور روسا پیتاپور و تھیراد و اداج وغیرہ
पीर बुरा	۲ پیر بورہ	راو لنواڑہ
बेहिला	۳ بہیلا	کلیان پور واقع میواڑ بلقب راو ماتحت رئیس سلومبر
भूरता	۴ بہورتہ	بارو ڈیکرا و چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور
कलाचा	۵ کلاچہ	جنگل مین مشہور غارتگر ہین اور بالعموم مسلمان ہوگئے ہین
लांघा	۶ لانگھہ	ملتان مین مسلمان ہین
नोगरू	۷ نوگرو	پنجاب مین مسلمان ہین
ब्रिक्कू	۸ برکو	ایضاً
सूरकी	۹ سورکی	دکن مین
सिरवरया	۱۰ سرورپہ	گرنار واقع سوراشترہ مین
रावका	۱۱ راوکہ	ٹوڈہ علاقہ جیپور مین
रानीकिया	۱۲ رانیکیہ	دیسوری علاقہ میواڑ مین

Margin note beside entry 1: पीतापुर मुदालम

चांदभर शाकंभर	नान्तया	۱۳ تانتیہ	چاندبہر شاکنبہر خونخوار غارتگر ہین سنہ [illegible]ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے کریم پنڈارہ کو قید کیا سنہ ۱۸۱۷ء مین فوج انگریزی کی یہان خونریزی ہوئی
	अलमेचा	۱۴ الیمچہ	زمین نہین رکہتے ہین
	खारूरा	۱۵ کہاردرہ	اگوت وجادرہ واقع مالوہ مین
	कुलमोर	۱۶ کلمور	گجرات مین ہین

परिहार پرتیہار جسے پریہار بہی کہتے ہین प्रतिहार

اگلی کل اس آخرین وکمترین نسل کا حال زیادہ نہین ہے - پریہارون نے راجستان مین کوئی بڑا کام نہین کیا ہے اور وے ہمیشہ دہلی کے تنورون اور اجمیر کے چوہانون کے مطیع وماتحت رہے ہین صرف ایک امر کہ ناہرراو نی خوداختیاری کے واسطے پرتہی راج کا مقابلہ کیا تہا تاریخ مین درج ہونیکے لایق ہے اگرچہ وہ کامیاب نہوا مگر اوسکے نام کے ساتہہ کوہ ارابلی کا ایک کہاٹہ جہان معرکہ ہوا تہا مشہور ہوگیا ہے -

मंडावर मंडादरी — منڈاور جسکا قدیم نام منڈودری تہا پریہارون کا دارالحکومت اور مارواڑ کا مقدم شہر تہا راٹہوڑون کی حملہ آوری سے پیشتر وہان اونکی حکومت تہی وہ جودہپور سے پانچ میل شمال مین ہے اوسمین چند جینیون کے مندر ہین اور حروف پالی کے کتبے اوسمین اکثر پاتے ہین -

قنوج کے مخروج راٹہوڑون کو پریہارون کے ملک مین پناہ ملی مگر اونہون نے

اوسکا بدل دغابازی سے کیا یعنی چوندا نامی راٹھوڑ نے اخیر پریہار کو بیدخل
کرکے منڈاور کی فصیل پر راٹھورون کا جھنڈا قایم کیا۔

مگر میواڑ کے رئیسون نے پریہارون کی طاقت پیشتر سے ہی کم کردی تہی یعنی
فقط ملک لینے پر قناعت نکرکے رانا کا لقب جو سابقاً صرف اونہین کو حاصل تہا
آپ اختیار کرلیا تیرہوین صدی سنہ انگریزی مین چینوڑ کے راول نے منڈاور
فتح کی اور اوسکے رئیس کو مارا تہا۔

پریہار راجپوتانہ مین پہیلے ہوئے ہین مگر کوئی خود اختیار ریاست نہین رکہتے موقع
कोहारी اتصال کوہاری سندہ اور چمبل پران لوگون کی ایک آبادی ہے کہ علاوہ نگلہ جات
واقع نالون کے چوبیس دیہات مین بستے ہین وے برائے نام مہاراجہ سیندہیہ
کے تحت حکومت مین تہے وقت اجراے سسٹم انتظام ٹہیکے بنظر حفظ امن وعافیت
ممالک لب دریاے چمبل دیہات مذکور علاقہ انگریزی مین داخل کئے گئے۔

इंदोह सिंघल پریہارون کی بارہ قسمین ہین اون مین سے زیادہ مشہور اندوہ اور سندہیل ہین
دونون کے لوگ لونی ندی پر ملتے ہین۔

चौरा چورا

یہہ قوم کہ ایک دفعہ ہندوستان کی تاریخ مین بہت مشہور تہی اب برائے نام
رہگئی ہے اور وہ بہی صرف بہاٹون کی کتابون مین اوسکی اصل کا کچہہ حال معلوم
نہین ہے نہ شمسی نسل سے ہے اور نہ قمری سے پس غالب ہے کہ سیتہک نسل
سے ہو ہندوستان مین تو اس قوم کا نام بہی نہین جانتے ہین مثل دیگر اقوام
نسل مذکور کے آنصوب دریاے سندہ پر جزیرہ نما سارشترہ تک محدود ہے

اگر واقع مین یہہ لوگ غیر ملک کے ہین تو بہت قدیم زمانہ مین آکر بسے ہونگے کیونکہ
اونکے اکثر اشخاص کے سیواڑ کے سورج بنسی رئیسون سے جس زمانہ مین والی سیواڑ
بلبہی کے مالک تہے رشتہ واری ہوئی ہے —

چورا قوم کا دار الحکومت دیوبندر واقع ساحل سارشترہ تہا اور سومناتہہ کا مشہور (देवबंदर)
مندر مع چند دیگر مندرون کے بال ناتہہ یعنی شمس کے نامزد ہوا تہا اس سے سارا (सार)
یعنی پرستندگان شمس کی قوم سے منسوب ہے اور غالبًا قوم کا نام سارا اور ملک کا
نام سارشترہ اسی سے ہوئے ہین —

آفت آسمانی سے یا جیسا کہ ہنود یقین کرتے ہین بہ جزاے سرقت بحری جو دیو کی
رئیس نے اختیار کی تہی سمندر نے چڑہ کر اوسکی دار الریاست کو غرق کر دیا چونکہ
یہہ کل ساحل بہت پست ہے اگر واقع مین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین ہے اور شاید
ایسا ہوا ہو کہ عرب کے لوگون نے جو اس ملک مین تجارت کرتے تہے اپنے جہازون
کی غارت گری کی علت مین اونکو تنگ کر کے نکالدیا ہو چنانچہ اسکی تصدیق تاریخ
سیواڑ سے ہوتی ہے کہ وہان کے رئیس نے چورا راجپوتون کو بر اعظم اور جزیرہ نما
سارشترہ مین جہان سے وے نکالے گئے تہے پہر قایم کیا تہا پہر سمت ۸۰۲ مین
دیو کے رئیس نے انہلواڑہ پٹن کی بنیاد قایم کی تہی کہ بجاے بلبہی پورہ کے وہ
شہر اس نواح کے ملک مین دار الحکومت ہوا کتاب کہان راسہ سے یہہ بہی تحقیق
ہوا ہے کہ قلعہ چیتوڑ پر مسلمانون نے اول حملہ کیا اوسکے مقابلہ مین قوم چورا کے
سرگروہ چاتنسی نے والی سیواڑ کو بہت مدد دی تہی — (चातन्सी)
تحریر فرشتہ سے معلوم ہوا کہ محمود غزنوی نے سارشترہ پر حملہ کر کے اوسکی دار الحکو[مت]

انہلواڑہ کو فتح کیا تب اوسکے رئیس کو بہی خارج کرکے بجاے اوسکے خاندان سابقہ سے کہ قدامت و حسب و نسب مین مشہور تہا داپشلیم نامی رئیس کو مسندنشین کیا اس نام کا پتہ نہین ملتا ہے دابی ایک مشہور قوم تہی جسے لوگ چورا کی شاخ بتلاتے ہین اگر دابی اور چورا مرکب ہوکر داپشلیم غلط مشہور ہوگیا ہو تو تعجب نہین ہے یا چورا ہم جسکو بعض قدیم یادون کی شاخ بتلاتے ہین اوسمین ملا ہو۔

سارشترہ کی سارا یعنی چورا سردارون کی قدیم رشتہ داری سوریج بنسیون سے باوصف انقضا عرصہ زاید از یکہزار سال ابتک جاری ہے کیونکہ اگرچہ خاندان رانا سے رشتہ داری ہونا راجپوتون مین کمال عزت کا باعث ہے تاہم باوصف مفلسی اور بیقدری کے چورا ابتک اونکی رشتہ داری کے لایق سمجھے جاتے ہین رانا جوان سنگ کی والدہ کسی چہوٹے سے چورا سردار گجرات کی بیٹی تہی۔ ابباد اونکا کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسکا حال لکہا جاوے صرف ایام گذشتہ کی شہرت اونکی ناموری کے واسطے کافی ہے

تاک جسے تکشک کہتے ہین

ہندوستان پر جو لوگ اول حملہ آور ہوئے علی العموم بنام تکشک مشہور ہین اور مثلہ دیگر اقوام بطور شاخ نکلے ہین۔ قوم جیٹ سے بہی کہ اوسکی بہت شاخین رہین یہ قوم پیشتر ہوئی ہے۔

اگرچہ بہہ ممکن کہ تکشک نامی نسلون کا جو باعتبار سکتائی یا سا کا دویپ یعنی سرزمین جیٹ کے نامزد ہوئے ہین ابتدائی لقب کیا تہا ایک طرح کی قیاس قوائی ہے مگر اونکو ایک دوسرے سے علیحدہ سمجھنا بہی مقتضاے عقل نہین ہے۔

ابوالغازی نے لکھا ہے کہ تانک خلف ترک یا ترگیتی وہی تھا جسکو پورانون مین تانक
ترشک لکھا ہے۔ اور چینی مورخون کا تکییک جس نے یونان کے بیکٹریہ سلطنت तर्क
کی تباہی مین اعانت کی اور اوس ملک کو اپنے نام سے ترکستان نام رکھا وہی तरगेती
اور تاجک نسل جو اس ملک مین پہیلی ہوئی ہے اور جسکی تاریخ مفقود ہے تکشک तरिश्क
کی اولاد مین معلوم ہوتی ہے سابقاً ذکر ہوچکا ہے کہ پالی یعنی بودہون کی حروف کے तकयुक
کتبہ جات اطراف راجستان مین بہت ملتے ہین اور نسل معروف تستہ و تکشک و बैकटरया
تاک کی اقوام مورے و پرمار وغیرہ کے حالات اونہین پاتے ہین۔ زبان سنسکرت ताजक
مین لفظ ناگ و تکشک سانپ کے ہم معنی ہین اور قدیم تاریخ ہندوستان کا ناگ یعنی
تکشک کہلاتا ہے تکشکون کا پریکشت کو قتل کرنا اور اوسکے پسر جنمیجی کا اون سے परीक्षित
جنگ و جدل کرنا اور اخیر مین اون سے عہدنامہ خراج گذاری لکہوانا۔ جو مہابہارت जन्मेजय
مین لکہا ہے مبالغہ سے صاف کیا جاوے تو درحقیقت ایک تاریخی واقعہ ہے
جب سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسکو کوہ پیرو پامسہ پر پرتیک اور ناگ पेरोपामसा
اقوام ملی تہی اور یہہ بہی بہت قرین قیاس ہے کہ شاہ سقدونیہ کا رفیق ٹیکسائل प्रतीक
ناگون کا سرگروہ تہا۔ جیسلمیر کے بہاٹہی رئیسون کی قدیم تاریخ مین لعبد سفر وری ذکر टकसैल
زابلستان سے اونہون نے لب دریاے سندہ سے ناگون کو بیدخل کیا اور
بہگاے اونکے خود قابض ہوئے۔ اوس زمانہ کا دارالریاست سالباہن پورہ
لکہا ہے اور چونکہ اس واقع کی تاریخ یودہشٹر کا شنہ ۳۰۰۰ لکہا ہے پس اگر سالباہن
جو تکشک تہا اور جس نے بکرم تور کو فتح کیا اوسی خاندان مین ہو جسکو بہاٹہیون نے
بیدخل کرکے جنوب کی طرف نکالدیا تہا تو کسی طرح بعید از قیاس نہین ہے۔

تکشنک یعنی ناگ بنسیون نے بسرورہی شیش ناگ حملہ کیا وہ زمانہ سنہ عیسوی سے چہہ یا
नोगरमा سات صدی پیشتر تہا اور اوس زمانہ مین سیتہک قوم کی توگرمہ کے بیٹون نے اسی یا اسوہ
पसिसत्व یعنی گہوڑون پر چڑہکر مصر یا سر یا پر حملہ کیا۔ آبو مہاتم مین تکشکون کو اخلاف ہماچل لکہا
ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے وے سیتہک نسل کے تہے اور ہندوستان
کے خاندان قمری مین اس انقلاب سے آٹہہ عہد پیشتر پارسناتہہ تیئسوین بدہ نے
सारनेत ہندوستان مین اپنا مذہب پہیلایا اور کوہ ستارنیت مین بود و باش کی۔
تاک کی قدیم تاریخ تو اسیقدر کافی ہے اب زمانہ حال کا مختصر حال لکہا جاتا ہے تکشک موری تخت
سے فرمان روائے چیتوڑ تہے گہیلوتون نے موری کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اوس سے چند پشت
بعد اس دار السلطنت ہنود پر مسلمانون کا حملہ ہوا اکثر ہنود مین سے جنہون نے چیتوڑ
کی اعانت کرنا اپنے ذمہ سمجہا اسیر گڈہ کا تاک تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسیر گڈہ پر یہہ خاندان
اس واقعہ کے بعد کم سے کم دو صدی تک قابض رہا کہ اوسکا رئیس پرتہی راج کی سواری مین
بہی تجمل سے شامل ہوا ہے۔ چند رائے کی کبتون مین اسیر گڈہ کی تاک کو نشان پرداز لکہا ہے۔
یہہ قدیم نسل چینچی کے مخالف اور سکندر کے رفیق بڑی حشمت اور تجمل سے ختم ہوئی زمانہ
حال مین تاکون کے مفقود الخبر ہوجانے کا بدل شاہان گجرات کی شہرت سے بخوبی ہوگیا ہے
کہ اونکے چودہ خاندان شاہی بلقب مظفر متواتر ہوئے ہین۔
تغلق اول کے خلف محمد کے عہد مین اوسکے بہتیجے فیروز جنگ پر ایک واردات ہوئی جس
سے تاکون کے ستارہ نے پہر بلندی پائی مگر اوس عروج مین اون کو اپنا نام اور
مذہب بدلنا پڑا تاک نسل کے سہارن نامی شخص نے اول اپنے خاندان مین
سے مذہب بدلا اور اپنی اصل قوم کو چہپا کر بنام وجیہ الملک مشہور ہوا اوسکے بیٹے

ظفرخان کو فیروز نے اوسی زمانہ مین جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا گجرات
کا حاکم بنایا ظفر نے اپنے آقا کی کمزوری کو موقع غنیمت سمجھا اور اپنا نام مظفر
رکھکر تخت گجرات پر بیٹھا اوسکے پوتے احمد نے اوسکو مار ڈالا اور قدیم دارالحکومت
انہلواڑہ کی جگہہ عظیم الشان شہر آباد کر کے اپنے نام سے اوسکو احمد آباد نامزد کیا
تاکون کے تبدیل مذہب سے اونکا نام راجستان سے جاتا رہا ہے اور نہ
باوصف تلاش اونکا کہین پتہ لگتا ہے –

جٹ

जिट

ہندوستان کی چہتیس شاہی نسلون کی قدیم فہرست مین جٹ بہی درج ہے
گو اوسکو کبہی کسی نے راجپوت نہین لکہا ہے اور نہ کہین راجپوتون کی جاٹون سے
رشتہ داری ہے یہہ نام کل ہندوستان مین بڑی وسعت سے پہیلا ہوا ہے
گو فی زمانہ صرف زراعت پیشہ ہین اور باشندگان ملک مین اعلیٰ درجہ پر
نہین سمجہے جاتے ہین پنجاب مین اونکا اب بہی قدیمی نام جٹ رائج ہے اور
دریاے گنگ و جمن پر جاٹ کہلاتے ہین اونمین سب سے سرغنہ بہرت پور کے
مہاراجہ صاحب ہین دریاے سندھ اور سارشترہ مین وہی جٹ کہلاتے
ہین اور آنصوب دریاے سندھ مین اکثر اقوام ہین جو اصل مین جٹ تہین
اب مسلمان ہوگئی ہین –
جیٹ اعظم کی سلطنت کی عظمت اور نام جسکا دارالحکومت جگزارٹیز تہا زمانہ سائرس
سے چودہوین صدی تک جب وے بت پرستون سے مسلمان ہوے بحال
رہے ہین –

जीट
जगज़ारटीज़
मेरस

हिरोडोटस
ہیروڈوٹس کہتا ہے کہ جٹ لوگ واحد پرست تھے اور روح کے غیر فانی ہونے کا

डिगा इंस
اعتقاد رکھتے تھے اور چینی مصنفون کے ذریعہ سے ڈی گائینس نے لکھا ہے کہ اونہون نے بہت قدیم زمانہ مین بدھ کا مذہب اختیار کر لیا تہا۔

جیٹ قوم کی روایتون سے اونکا مسکن مغرب دریاے سندہ پایا جاتا ہے اور یادون مین سے اونکا نکاس دریافت ہوتا ہے اس سے واقعات یادو کے کہ وہ زابلستان سے آئے تہے تائید ہوتی ہے اور اس قوم کے کرشن سے پیدا ہونیکا گمان رفع ہوکر

यूचि.युचि
بلکہ یقین ہوتا ہے کہ یوچی یوتی جنہین جیٹ کہتے ہین گروہ کثیر مین آکر آباد ہوئے اونکے اول مرتبہ وسط ایشیا سے انیصوب دریاے سندہ آنیکا کوئی حال تحریری نہین ملتا ہے غالب ہے کہ سائرس یا اوسکے بزرگون کی لڑائی ہوئی تب تک شاک ہمزمانہ ہوئے ہون۔

ایہی لکہا گیا ہے کہ حملہ آوران ہندوستان کی مختلف اقوام معروف سیتہک سے نکلنے کے دعوی مین جیٹ و تکشک شریک ہین۔ پانچوین صدی کے ایک کتبہ سے پایا جاتا ہے کہ ایک ہی رئیس کو دونون لقب تھے اور اوسی کی نسبت شمس پرستی کے سیتہک اوصاف بہی لکھے ہین اسیطرح اوسمین یہہ بہی لکہا ہے کہ اس جیٹ رئیس کی والدہ یادونسل کی تہی اس سے اونکے چہتیس راج کل اور یادونسل مین ہونیکے دعوی کو استحکام ہوتا ہے۔

سنہ عیسوی کی پانچوین صدی مین جب کا یہہ کتبہ ہے جیٹ کی تاریخ مین بہت دلچسپ زمانہ ہوا ہے اصلی مصنفون کے حوالہ سے ڈی گائینس لکھتا ہے کہ یوچی یا جیٹ پنجاب مین پانچوین صدی یا چہٹی صدی مین قایم ہوئی تھی اور جس رئیس کا

کتبہ مین ذکر ہے اوسکا دار الحکومت اوس ملک مین سلندرہ پورہ لکہا ہے اور شاید सलंदरापुरा
یہہ سالباہن پور ہے ۔ جہان تاک کے نکالنے پر یادو بہاٹیون نے بود و باش
کی تہی یہہ امر کہ اسوقت سے کتنے زمانہ پیشتر جیٹ لوگ راجستان مین داخل ہوئے
کسی قدیم تر کتبہ سے تحقیق ہوگا مگر ہان سنہ ۴۴۰ء مین وے صاحب اقتدار
ہوگئے تہے ۔

جب یادو سالباہن پور سے نکالے گئے اور دشت ہند کے داہیہ اور جوہیہ दाहिया
راجپوتون مین پناہ لینے کے واسطے آنصوب دریاے ستلج گئے اور وہان دیراول जुहिया देरावल
کو اپنا دار الحکومت بنایا اکثر نے مجبور ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا اور اپنا نام
جاٹ رکہا اور اوسکے وقایع جادون مین کم سے کم بیس شاخین لکہی ہین اس
کتبہ سے پانچ سو برس بعد تک دریاے سندہ کے شرقی کنارہ پر اور پنجاب
مین جاٹون کے زبردست گروہ ہونیکا حال محمود مظفر ہندوستان کی واقعات
سے بخوبی ثابت ہے کہ اونہون نے بڑے زور شور سے اوسکا راستہ روکا
تہا سنہ ۴۱۶ ہجری و سنہ ۱۰۲۶ عیسوی مین محمود نے بڑی فوج سے جاٹون پر حملہ
کیا کہ اونہون نے سارشترہ کی اخیر مہم سے واپس آنے پر اوسکو بہت تنگ کیا تہا
حدود ملتان پر اوس ندی کے برابر جو کوہ جود کے قریب بہتی ہے جیٹ لوگ जवद
رہتے تہے جب ملتان مین پہونچکر دریافت کیا کہ جس ملک مین جاٹ رہتے ہین وہ
ندیون سے محفوظ ہے اوس نے پندرہ سو کشتیان تیار کرائین اور اس غرض
سے کہ دشمن جو بحری جنگ مین مشاق ہین کشتیون پر چڑہ نہ جاوین کشتی
مین چہہ خار لگوائے اور ہر کشتی مین بارہ صحرابین رکہہ کر بعض مین آتشی گولے رکہو

کہ جاٹون کی بحری فوج کو اذیت پہونچاوین بادشاہ نے اونکی بیخ کنی کا قطعی ارادہ کرکے ملتان مین اس نتیجہ کا انتظار کیا جاٹون نے اپنے عیال واطفال واسباب کو سندہ ساگر مین بھیجدیا اور چار ہزار یا جیسا کہ بعضے کہتے ہین آٹھہ ہزار کشتیان لیکر غزنویون پر حملہ کیا سخت محاربہ وقوع مین آیا خارون کے دہگے سے جاٹون کی کشتیان غرق ہوئین اور بعض آگ سے جل گئین کچھہ بچین سو گرفتار ہوئین البتہ بہت لوگ بچ رہے تہے کیونکہ جاٹون کا مجمع جنکی شکست پر ریاست بیکانیر قایم ہوئی انہین لوگون کا بقیہ تہا۔

اس واقعہ سے تہوڑے دنون بعد ہی جیٹ کی اصلی سلطنت کو بھی زوال آیا و راکثر نے ہندوستان مین آکر پناہ لی۔

سنہ ۱۳۶۰ء مین توگل طاش تیمور قوم جیٹ کا بڑا خان تہا اسوقت تک یہہ لوگ بت پرست تہے اوس نے خراسان کو فتح کرکے ٹرنسکسیانہ پر حملہ کیا کہ وہان کا رئیس تو مفرور ہوا مگر اوسکے بھتیجے امیر تیمور نے ملک کو فتح ہونے سے بچا لیا اور توگلطاش سے دوستی پیدا کرکے ایک ہزار جیٹ جنگجویون کا افسر ہوگیا۔ سنہ ۱۳۶۹ء مین جب جیٹ کا خان مرا تیمور اس قوم پر اتنا غالب آگیا تہا کہ مجمع عام نے خطاب خانی کا تیمور جیٹ سے تیمور بجو غطہ کو دلوایا۔ سنہ ۱۳۵۰ء مین اوس نے جیٹ قوم کی امیر عورت سے شادی کرکے کوجند اور ثمرقند کو اپنے قدیم ملک ٹرنسوکسانہ مین شامل کیا۔ تب جیٹ لوگون کی خودسری رفع نہوئی اس ملک مین سے کہ نوع بشر کی پرورش گاہ ہے فساد و خونریزی موقوف نہوئی اور یہہ بہی سنہ ۱۲۸۸ء مین بعد چھہ حملون کے جنہون اوس نے شہرون کو جلادیا اونکی دولت کو لوٹ لیا کل قوم کو عنقریب نیست و نابود

तोगुल ताश तैमूर

हैंसो किसयाना

کردیاتب اطمینان سے بیٹھا۔

تاہم جیٹ لوگ پنجاب مین قایم رہے اور رنجیت سنگہ والی لاہور اس قوم سے عظیم الشان ریاست کا فرمان روا تھا اور یہہ وہی ملک ہے جہان پانچوین صدی مین یوچی لوگ آکر مسکن گزین ہوئے تھے اور جہان یادو جب غزنین سے نکالے گئے بجاے ناگون کے مقیم ہوئے۔

جیٹ سوا اب بھی سیتھک قوم کی وضع رکھتا ہے اور زمانہ بہارتہہ مین جو جنگ یادو کرشن کا ہتہیا تہا اوس سے مسلح ہے۔

ہون हून

چھتیس اقوام راج کل مین ہون بھی داخل ہے یورپ مین اس قوم نے بڑی بربادی و تباہی کی ہے مگر یہہ معلوم نہین ہندوستان مین کب سے آئی ہے۔ البتہ کاٹھی و بالہ و مالوا ہانہ کے ہمزمانہ ملک سارشترہ مین رہی ہے اگرچہ کسیوقت مین یہہ لوگ کل ہندوستان مین ہوئے ہین مگر شمالی ملک کی تاریخ مین انکا بالکل پتہ نہین لگتا ہے جبکہ چیتوڑ پر مسلمانون کا حملہ ہوا تب انگتسی نامی ہون کا سردار بھی مع اپنی جمعیت کے مقابلہ کیواسطے دیگر ہندو کے شامل ہوا تہا۔ अंगतसी

قدیم روایت سے سکونت اس قوم کی دریاے چنبل کے مشرقی کنارہ پر قدیم مقام معروف بارولی پر تہی اور سناگرچادری کا شہر رسند را ایک ہون رئیس کی شادی کا مقام ہے اور کہتے ہین کہ وہ دوسرے کنارہ پر بھی بھینسروڑ سے قابض تہا۔ बारोली सनागरचदरी भैंसरोर

یہہ قوم بالکل معدوم نہین ہوئی ہے۔ چند گھر تری ساوئی مین بردہ سے मैंसावई

تین کوس اور ایک گانو واقع جزیرہ نما ہی مین موجود ہین گو ذلیل ہوکر دیگر اقوام महे
مین شامل ہو گئے ہین۔

کاٹی
काठी

راجپوتانہ اور سارشترہ ہر دو ممالک کے مورخ متفق ہین کہ کاٹی قوم ہندوستان کی شاہی نسل سے ہے جزیرہ نما مغربی کی نہایت مشہور اقوام مین سے یہہ قوم ہے کہ اوس نے ملک کا نام سارشترہ سے کاٹیاواڑ کر دیا ہے اس ملک کے کل باشندون مین سے صرف کاٹی لوگون نے ہی مذہب و اوضاع و اطوار سے اپنی سیتھک اصل کو قایم رکہا ہے سکندر کے زمانہ مین اونکی بود و باش اوس گوشہ مین تہی جہان پنجاب کی پانچون ندیون کا اتصال ہوا ہے انہین کے مقابلہ مین سکندر خود چڑہ کر آیا تہا اور ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ اوسکی جان بمشکل بچی۔

اوس زمانہ سے ابتک کاٹی قوم کا برابر پتہ لگتا آتا ہے جیسلمیر کی روایتون مین مذکور ہے کہ بہاٹہیون کا کاٹیون سے مقابلہ ہوا تہا اور خود کاٹیون کی تاریخ مین درج ہے کہ دریاے سندہ کے جنوب مشرقی کنارہ سے وے آٹہوین صدی مین اس ملک مین آئے تہے۔

پرتھی راج کی لڑائی مین کاٹی بہت نامور رہے اوسکے اور اوسکے مخالف راٹہور کے یعنی طرفین کی افواج مین اس قوم کے سردار تہے۔

کاٹی اب بہی سورج کی پرستش کرتے ہین اور صلح و پیشون اور محنت کی معاش کو ناپسند کرکے غارتگری وغیرہ کو بہتر سمجہتے ہین بجز اسکے کہ گہوڑہ پر سوار ہوکر اور بہالا ہاتہہ مین لیکر دوست اور دشمنون سے خراج وصول کرتے پہرین اوکسی

کام مین اونکا دل نہین لگتا-

کاٹی بیلہ رجمی بین سب سے فایق ہین مگر یہہ ران حال بہادری مین بہی ویسے ہی ہین کہ ان سے زیادہ دلیر راجپوتون مین کوئی نہین ہے اونکا قد اکثر چہہ فیٹ بلند ہوتا ہے بال کم ہوتے ہین اور آنکھین نیلگون جسم چست اور مضبوط ہوتا ہے چہرہ پر ہوشیاری مگر سختی و سنگدلی نمایان ہوتی ہے -

بالہ
बाला

زمانہ قدیم وحال کے مورخون نے بالا نسل کو راج کل مین لکہا ہے اونکا دعوی ہے کہ ہم سورج بنسی ہین اور بالا یا باپا نامی ہمارا مورث اعلے رام کے پسر کلان لو کی [बाला बापा लव] اولاد مین تہا اونکی اول آبادی سارشترہ کے اوس مقام پر تہی جو نہایت قدیم زمانہ مین ڈہانک کہلاتا تہا بعد ازان مونگی پٹم کہلایا قرب وجوار کا ملک فتح کرکے [ढांक मागीपट्टम] اوسکا بالاکہیتر نام رکہا اس ملک کا دار الحکومت بلبہی پورہ تہا اور خود بلقب بالا راے [बालासेत्र] مشہور ہوئے اسطرح اونکو میواڑ کے گہیلوتون سے قربت کا دعوی ہے اور یہہ امر بعید از قیاس بہی نہین ہے کیونکہ اس خاندان کے لوگ مدت تک سارشترہ مین حکمران رہے ہین گہیلوتون نے مہادیو کی پرستش شروع کی اوس سے پیشتر سورج کی پرستش کرتے تہے اس سے اونکو بیتہک ہونے مین بالا سے بہت مشابہت ہے مگر بالا اندرنیس مین ہونے کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بالک پوتر مین جو ارد [बालिकपुत्र शरीर] واقع دریاے سندہ کے حکمران تہے - اب اسکی تصحیح غیر ممکن ہے مگر قیاس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وے بہار تہہ سیہل نامی رئیس کی اولاد مین سے ہین کہ اوسنے [भारथ सेहल] ارور کو آباد کیا تہا-

کاٹی بہی بالاون مین سے نکلنے کا دعوی کرتے ہین اور اونکا لقب فرمانروایان
ملتان وٹاٹہ ہے اوسکی اس سے تصدیق ہوتی ہے۔ تیرہوین صدی مین بالاون بाला
کو میواڑ پر حملہ کرنیکی طاقت تہی۔ اور مشہور رانا ہمیر کی اول مہم یہہ ہوئی کہ اوسنے
چیتولہ کے بالا رئیس کو مارا تہا ڈہانک کا رئیس حال بالا ہے اور یہہ قوم اب بہی चीटोला
بڑی سمجھی جاتی ہے

काला جھالا मकवाहाना مکواہانہ

یہہ قوم بہی ملک سارشترہ مین رہتی ہے اور اگرچہ شمسی قمری یا آتشی نسلون مین सारस्वतरा
سے کسی مین بہی نہین ہے مگر راجپوت کہلاتے ہین غالبًا اصل اونکی شمال سے ہی
مگر اسکا کچھہ ثبوت نہین۔ ہندوستان بلکہ راجستان مین اس قوم کو کم جانتے
ہین یہان تو صرف قدیم شاہان یعنی والیان میواڑ کے ذریعہ سے آئے ہین اور
اونکی منظوری کل عیبون کو ڈہانک لیتی ہے۔
جب پرتاب رانا کو شاہنشاہ اکبر نے بالکل دبا لیا اور جہالا سردار نے اوسکی
بڑی وفاداری اور خیرخواہی کی اسکے جلدوے مین رانا نے اوسکے ساتہہ اپنی
دختر کی شادی کردی اور اپنے دست راست پر نشست دی۔ مگر یہہ امر کہ یہہ
عزت اوسکو صرف بعوض جانفشانی حاصل ہوئی تہی۔ نہ بوجہہ چہتیس راج کلون
مین شمار ہونیکی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ حال کے ایک رانا نے ظالم سنگہ
جہالا کے ساتہہ جو راج کوٹہ کا منتظم حکمران تہا اپنے ایک سردار کی دختر کی شادی
بمشکل تمام منظور کی تہی اور ظالم سنگہ اور رانا وت رائی کے خلف مادہو سنگہ
کو اس رشتہ داری کی وجہہ سے اپنے ہم مرتبہ لوگون سے اعلی ترین رشتہ داری

کرنے کا منصب حاصل ہوا — راجپوتون مین فضیلت خاندان کل مراتب دنیوی
سے اسقدر فایق سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ ظالم سنگہ عمدہ ترین ریاست کا منتظم
تہا مگر اوس نے ایک دوم درجہ کے کچھواہہ رئیس کی دختر سے اپنے نبیرہ
کا منسوب ہونا باعث عزت و افتخار سمجہا —

اس قوم کے سبب سے سارشترہ ملک کا حصہ عظیم جہالا واڑ کہلاتا ہے اور
اوسمین بانکانیر وہلود و درنگ درہ مشہور شہر ہین یہہ امر تو غیر تحقیق ہے بांकानेर हलवद दरंगदरा
کہ جہالا کس وقت سے یہان مقیم ہوئے ہین مگر جب راناسنے اول مرتبہ
مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا جہالا اوسکے ساتہہ تہے اور پہر بہی راج کے مشہور
معرکون مین بھی جہالا کا برابر ذکر آیا ہے جہالا قوم کی شاخین بہت ہین اور انمین
مقدم ہلوانا نہ ہے —

कमरी کری

جیتوہ जेतवा

یہہ قدیم نسل ہے اور اسکو راجپوت کہتے ہین اگرچہ مثل جہالا کے سارشترہ
سے باہر اسکو بہی کم جانتے ہین مگر اوسی کی طرح اسکے نام سے بہی اوس ملک
کا ایک حصہ جیتواڑہ کہلاتا ہے اس قوم کے رئیس کے قبضہ مین جزیرہ نما کا जेतवाड़ा
مغربی ملک ہے رئیس رانا کہلاتا ہے اور اوسکا مسکن پوربندر ہے۔ पुर बंदर
جیتواڑہ کے بہاٹ کہتے ہین کہ اس نسل کے ایک سو تیس راجہ زمانہ سلف
مین ہوئے ہین اور آٹھوین صدی مین اون مین سے ایک کی شادی دہلی
کے تنور خاندان مین ہوئی تہی۔ اوس زمانہ مین جیتوہ کا نام کمر تہا اور دارالحکومت
گوملی تہا کہتے ہین کہ بارہوین صدی مین سہل کمر رئیس گوملی سے شمال کے कमर गोमली संहल कमर

حملہ آوروں نے نکالا تہا اوسوقت سے کہ نام جاتا رہا اور رہبیتوار رکھا گیا یہہ قوم
ہنومان دیوتا سے کہ بشکل بندر ہوا ہے پیدا ہونیکا دعوی کرتی ہے اور اسکی تصدیق
पुंछेरे میں کہتے ہیں کہ ہمارے رئیس سارشترہ کے رانا پوچھیرہ یعنی دم وار ہوتے ہیں۔

گوہل गोहिल

یہہ ممتاز نسل کسیقدر راجپوت سے سورج بنسی ہونیکا دعوی کرتی ہے گوہلون کی
जूना खेरगढ़ بود و باش جونہ کہیر گڈہ میں لونی ندی کے خم واقع میواڑ پر تہی مگر یہہ معلوم نہیں
کتنی مدت تک رہی۔

खेरवा اونہون نے اس مقام کو اصلی بہیل رئیس سے کہیروہ سے لیا تہا اور بیس پشت
تک قابض رہے۔ بعد ازان بارہوین صدی مین راٹہوڑون نے اونکو بیدخل
पेरमगढ़ کیا وہان سے سارشترہ مین جاکر اونہون نے پیرم گڈہ مین قیام کیا وہ مقام بہی
बगवा
नंदननगर تباہ ہوا تب ایک شاخ بگوہ مین ٹہیری راجہ نے نندن نگر معروف نند ود شہر کی لڑکی
नंदोद
सोमपाल سے شادی کی اور اپنے خسر کی جا یداد چہین لی۔ اس رئیس سے سومپال سے نندو
नरसिंह کے رئیس حال نرسنگ تک ستائیس پشتین شمار کی جاتی ہین دوسری شاخ سیہور
सीहोर
भवननगर مین مقیم ہوئی۔ اور بہون نگر اور گوگو شہر آباد کئے گوہلون کا مسکن بہون نگر خلیج
गोगो
मेही کہنبہی کے کنارہ پر واقع ہے اور سارشترہ کا مشرقی حصہ گوہلواڑہ کہلاتا ہے۔
رئیس حال تجارت کرتا ہے اور اوسکے کتنے ہی جہاز ہین۔

सारसपिया سارسپیہ سرویہ सिरविया

اس نسل کا صرف یہی حال معلوم ہے کہ کسی وقت مین مشہور تہی اگرچہ بہاٹون
کی فہرست مین درج ہے مگر اصل مین کہتری قوم سے نکلی ہے۔

सलार سلار یا سِلار सिलार

اس نسل کا بہی صرف نام رہگیا ہے اور بودہ مذہب کے تجارت پیشہ لوگ اب اس نسل مین سے ہین وہ چوراسی اقوام تجارت پیشہ مین لکہی گئی ہے کہ اون مین سے اکثر کی اصل راجپوتون سے ہے ٭

दाबि دابے

کسی وقت مین یہہ نسل سارنشترہ مین مشہور تہی بعض لوگ اسکو یادو کی شاخ بتلاتے ہین اگرچہ اکثر مورخون نے اسکو علیحدہ بہی لکہا ہے اب نہ اونکے پاس ملک ہے اور نہ تعداد مین زیادہ ہین ٭

गौड़ گوڑ

یہہ نسل اگرچہ راجپوتانہ مین کبہی ترقی پر نہوئی مگر بزرگ سمجھی جاتی ہے اس نسل سے قدیم راجہ بنگالہ کی فرمان روا تہے اور اونکے نام سے وہان کا دارالحکومت لکہنوتی گوڑ مشہور ہوا۔ लकनौती गौड़

یقین ہوتا ہے کہ جس ملک پر چوہان قابض تہے وہ اون سے پیشتر گوڑون کے قبضہ مین تہا کیونکہ کل واقعات مین وسے اجمیر کے گوڑ لکہے گئے ہین پرتہی راج کے معرکون مین اونکا بطور مشہور سردارون کے ذکر ہے اون مین سے ایک کی ریاست وسط ہند مین تہی سلطنت مغلیہ کی سات صدی مین کوبچ رہی مگر آخر مین جب سرکار انگریزی نے مرہٹون کو فتح کیا تب تباہ ہوئی یعنی ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے گوڑون کو ہلاک کرکے اونکی دارالحکومت شیوپور پر قبضہ کرلیا اب مرہٹون نے گوڑون کی بارہ لاکہہ کی ریاست مین سے صرف پچاس ہزار प्रयोपुर

जौनताहिर روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست چہوٹی ہے گوڑون کی پانچ شاخین ہین —
सिलहाला तूर दसेना बोदानो اونتاہر سلہالہ تور دوسینہ بوڈانو

दोर دور — دودہ दोदा

اگرچہ اس نسل کا نام کل کرسی ناموں مین ہے مگر اوسکی تاریخ سابقہ بالکل مفقود ہوگئی ہے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ پرتہی راج نے اونکو فتح کرنے مین اپنا بڑا فخر سمجہا تہا۔

घेरवाल گہیروال

راجستان کے راجپوتون کو گہیروال نسل کا حال بالکل معلوم نہین ہے اور اگرچہ بوجہہ بہادری اونکو اپنی صحبت کے لایق سمجہتے ہین مگر اون کی اصل مین اعتراض کرکے رشتہ داری کے لایق نہین سمجہتے ہین گہیروال نسل کی قدیم ریاست کاشی (काशी) یعنی بنارس مین تہی اونکا مورث اعلے کہورتاج دیو (खोरताजदेव) تہا اوس سے ساتوین پشت مین جسوندا (जसोंदा) نے بندہ باسنی (बिंदुबासिनी) پر بڑا جگ (यज्ञ) کرکے اپنی اولاد کو بندیلہ کا لقب دیا اس سے گہیروالون کا نام بندیلہ (बुंदेला) ہوگیا اور جس ملک مین اس نسل کی مختلف شاخین بجاے چندیلون (चंदेला) کے مسکن گزین ہوئین وہ بندیل کہنڈ (बुंदेल खंड) کہلاتا ہے اونکے بڑے شہر کالنجر (कालिंजर) و مہونی (मोहनी) و مہوبہ (मोहोबा) پر بہی اونہون نے قبضہ کرلیا تہا۔

चंदेला چندیلہ

چندیلہ جنکو بعض مورخون نے چہتیس نسلون مین سے لکہا ہے بارہوین صدی مین بہت زبردست اور کل سرزمین واقع درمیان جمنا و نربدا جواب بندیلون اور باگہیلون (बाघेला) کے قبضہ مین ہے اونکے تحت مین تہی۔ اونکی پرتہی راج سے لڑائی

ہوئی اوسکے حالات بہت مشہور و دلچسپ ہین اس لڑائی سے چندیلے پست
ہوگئے اور گہیروالون کو فتح آسان ہوگئی بندیلہ مان بیر کی فتح کی تاریخ سنہ ۱۲ھ मानवीर
کے قریب ہے اوس سے تیرہوین پشت مین مدہوکر شاہ نے بیتوہ ندی پر اورچہہ मधुकरशाह ओरछा
آباد کیا۔ اور اوسکے بیٹے بیر سنگہ دیو نے بڑی طاقت حاصل کی بندیلہ ریاستون बीरसिंह
مین اورچہ سرگروہ ہوا مگر اوسکے بانی مدہوکر شاہ نے عالم و مورخ ابوالفضل کو کہ
عالی حوصلہ اکبر کا دوست و مشیر تہا ہلاک کرکے دوامی رسوائی حاصل کی۔
مگر وقوع اس امر کا سلیم معروف جہانگیر خلف اکبر کے اغوا سے ہوا تہا۔
زمانہ اکبر سے انتہائے سلطنت مغلیہ تک بندیلون نے کل بڑی مہمات مین
ناموری حاصل کی اور جیسے کہ دتیہ اور اورچہہ کے بندیلہ رئیسون نے وفاداری दतया
اور جانفشانی سے خدمات انجام دین راجستان کے کل بہادر رئیسون مین سے
کسی نے نہ کین اورچہہ کا بہگوان شاہجہان کی فوج کا ہراول تہا اوسکا بیٹا भगवान.
سوپ کرن اورنگ زیب کی مہم دکن مین نہایت ممتاز سپہ سالار تہا اور دلپت सोपकरन
میدان جاجئو مین مارا گیا اونکی اولاد نے ابتک بہادری نہین چہوڑی ہے दलपत जाजौ
بلکہ رئیس حال کے باپ نے جو شجاعت و جوانمردی کی ہے اوس سے زیادہ ناموری
مغربی ملک کی تاریخ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا ہے۔
مادہوجی سیندہیہ کے انتقال پر اوسکی قبیلہ کے عورات نے اوسکے جانشین माधेजी
دولت راؤ کے خوف سے راجہ دتیہ کے پاس جاکر پناہ لی اونکی گرفتاری کے
واسطے فوج بہیجی گئی اور کہا گیا کہ بصورت انکار گرفتاری لڑائی ہوجاویگی اوس
شجاع نے حملہ کا بہی انتظار نکیا اور صرف تین سو چیدہ بہالہ بردار سوار لیکر

یکبارگی حملہ آورون پر گراکر اونکو تباہ کر دیا اور حفظ عزت وقاعدہ پناہ دہی مین اپنی بہی جان تصدق کرے - مجروح شدید ہوجانے پر اوس نے نہ کسی کی مدد قبول کی اور نہ میدان چہوڑا اور راضی نامہ سے صاف انکار کرکے اپنی تقدیر پر صابر وشاکر رہا -

اب بندیلون کا خاندان بہت بڑا ہے مگر لقب گہیروال صرف اونکے اصلی گھرون مین ہے -

بڈگوجر بड़गूजर

یہہ نسل سورج بنسی ہے اور سواے کہیاوت کی صرف یہی ایک نسل رام کی خلف کلان لَو کی اولاد مین ہونیکا دعوی کرتی ہے بڈگوجرون کے قبضہ مین وہونٹا کا بہت ملک تہا اور قلعہ راجپور کہ راج گڑہ واقع راج الور سے پندرہ میل مغرب مین ہے - اونکا دارالحکومت تہا راج گڑہ اور الور بہی اونکے قبضہ مین تہے (राजपुर / राजगढ़)
کچھوا ہون نے بڈگوجرون کو اس ملک سے خارج کیا تب ایک گروہ نے انوپشہر لب دریاے گنگ مین پناہ لی اور وہان سکونت اختیار کی - (अनूपशहर)

سنگار सिंगार

اس قوم نے کبہی شہرت نہیں پائی اونکی صرف ایک ریاست جگسوہن پور لب دریاے جمن ہے -

سکروال सिकरवाल

یہہ قوم بہی مثل سنگار کے روسا راجپوتانہ مین کبہی مشہور نہین ہوئی ہے اور نہ اب کوئی اونمین سے خود اختیار رئیس باقی ہے - اگرچہ اونکے نام سے

کنارہ راست دریاے چمبل پر ضلع جادووتی سے ملحق ایک ضلع سکروار جादुवती
مشہور ہے اور اوسی طرح مہاراجہ صاحب سیندہیہ کے علاقہ مین داخل सिकरवार
ہے سکروال اب صرف زراعت پیشہ رہگئے ہین اور بطور خود یا کسی سرغنہ
کے تحت مین رہکر غارتگری بہی کرتے ہین سکروال قوم کا وجہ تسمیہ سیکری सीकरी
قریب فتح پور سے ہے کہ وہان کسی زمانہ مین اونکی خود اختیار ریاست تہی फ़तहपुर

बैस بئیس

یہہ قوم چہتیس راج کل مین سے سمجہی جاتی ہے مگر چند کی فہرست مین نہین ہے
اور نہ کمارپال چرتر مین اوسکا کچہہ ذکر ہے اس سے سورج بنس کی ایک شاخ कुमारपाल चरित्र
معلوم ہوتی ہے اب یہہ لوگ بکثرت ہین اور ایک وسیع ضلع واقع دوآب
درمیان گنگا وجمنا کے اون کے نام سے بئیسواڑہ کہلاتا ہے۔ बैसवाड़ा

दाहिया داہیہ

یہہ قدیم قوم ہے اور اوسکی بود وباش لب دریاے سندہ جہان اوسکا
ستلج سے اتصال ہوا ہے تہی اگرچہ اس قوم کے لوگ چہتیس کلون مین سمجہی
جاتی ہین مگر اب اونکا کچہہ پتہ ونشان نہین ہے جیسلمیر کے بہاٹہیون کی تاریخ
مین اونکا ذکر ہے اونکے نام اور مقام مسکن سے گمان ہوتا ہے کہ وہ وہی
لوگ تہے جنکو سکندر نے داہیہ لکہا ہے۔

जोयहा جوہیہ

یہہ قوم اوسی سرزمین مین رہتی تہی جہان داہیہ تہی اور ہمیشہ اوس سے
متفق رہی ہے مگر گاڑہا مین ہوکر ہندوستان کے شمالی جنگل مین پہیلی تہی गाढ़ा

जंगलदेश हरयाना भटनेर नागोर

اور قدیم تاریخ مین جنگل دیس یعنی ہریانہ بھٹنیر اور ناگور کے راجا کہلاتے ہین مثل داہیہ کے یہہ قوم بہی اب معدوم ہے-

موہل मोहिल

اس قوم کا صرف اسی قدر حال معلوم ہے کہ ریاست حال بیکانیر قایم ہوئی اوس وقت تک بڑے خطہ ملک پر آباد تھی کہ راٹھوڑون نے اونکو تباہ کرکے نکال دیا-

मालन मलानी मालिया मालि मोहिलथान

باتفاق اقوام مالن و ملانی و مالیہ کے کہ اب سب معدوم ہین قوم موہل مالی کی اولاد مین تھی اور مالی جنکا دارالحکومت ملتان تھا سکندر کی دشمن تھی ملتان اصل مین موہل تہان تھا-

نکومبھ निकुम्भ

मांडलगढ़

تاریخ مین تو اس قوم کی بہت شہرت ہے مگر اب صرف اسیقدر دریافت ہوتا ہے کہ گہیلوتون سے پیشتر مانڈل گڈہ کی مالک تھی-

راج پالے राज पालि

राज पालिका पाला

اس قوم کا حال جسکو کل مورخون نے راج پالے یا راج پالیکا یا صرف پالا کرکے لکھا ہے بہت کم دریافت ہوتا ہے مگر البتہ یہہ صحیح ہے کہ سارشترہ مین رہتی تھی-

داہرے दाहरया

दाहरदेशपति देबल

کمارپال چرتر کے بموجب یہہ نسل چہتیس کلون مین سے ہے جن رئیسون نے مسلمانون کی حملہ آوری پر چیتوڑ کی مدد کی داہر دیس پتی نامی دیبل کا راجہ تھا تاریخ چیتوڑ مین اس رئیس کا ذکر اگرچہ مختصر ہے مگر بڑی عزت کے ساتھہ لکھا ہے کیونکہ یہی داہر ملک سندھ کا کل مالک تھا اور اوسکی دغا سے مارے جانیکا حال ابو الفضل نے

مفصل لکھا ہے ۵۹۹ھ ہجری مین خلیفہ بغداد کے سپہ سالار قاسم نے اوسپر حملہ کیا اور کمال بیرحمی سے پیش آیا مگر معلوم نہین کہ داہر اوس رئیس کا نام تھا یا اوسکی قوم کا نام تھا۔

दाहिमा
داہمہ

داہمہ کا صرف بڑا نام باقی رہ گیا ہے جنکی مہمات وسخاوت کو بھاٹ بڑے فخر سے مشہور کیا کرتے تھے اونکا نام انقضاے مدت سات صدی سے صرف کتابون مین رہگیا ہے داہمہ بیانہ کا راجہ اور پرتھی راج چوہان کے زبردست سرداروں مین سے تھا۔ बयाना

اس خاندان کے تین بھائی سلطنت مین بڑے عہدون پر ممتاز تھے اور جس زمانہ مین کہ انمین سے بڑا بھائی کیماس وزیر رہا ہے چوہانون کی تاریخ مین نہایت عمدہ زمانہ گذرا ہے وہ دشمنون کے حسد سے مارا گیا دوسرا بھائی پونڈیر سرحد پر بمقام لاہور سپہ سالار تھا اور تیسرا چاونڈ جس لڑائی مین پرتھی راج مع کل فوج سواران دریاے گگر پر مارا گیا اوسمین افسر تھا۔ कैमास पुन्देर चावंड कमार

شہاب الدین کے مورخون نے بھی داہمہ چاونڈ راے کی شجاعت کی داد دی ہے اوسکا نام کھانڈے راے لکھا ہے اور یہہ بھی کہ شہاب الدین اوسکی بہادری سے بمشکل جانبر ہوا تھا۔ चावंडराय खांडेराय

چوہانون کی سلطنت کے ساتھہ یہہ نسل بھی معدوم ہوگئی پرتھی راج کا اکلوتا بیٹا رینسی چاونڈ کی بہن سے پیدا ہوا تھا مگر وہ دہلی کی شکست کے بعد زندہ نرہا چند بھاٹ نے بیانہ کی عظمت اور پرتھی راج اور داہمی رانی کی شادی کی کیفیت रेनसी चंद

द्रोनादहार
शेषनाग
कैलाश
मेवात

اسطرح پر لکہی ہے - دورنادہار پہاڑ کی چوٹی پر کہ اوسکے وزن سے شیش ناگ دبگیا ہے بیانہ کا محل بشکل کیلاش واقع ہے - داہمہ کے تین پسر اور دو حسین دختر تہین خدا کرے اس کلجگ مین اوسکا نام ہمیشہ رہے ایک دختر کی میوات کے راجہ سے شادی کی اور دوسری کی چوہان کے ساتھہ اسکے جہیز مین آٹہہ حسین عورتین تربیتہ لونڈیان سو گہوڑے عراقی نسل کے دو ہاتہی مع ڈہال و ولد کے واسطے ایکسو چہ پین پتلیان سونہ رتہہ ایک ہزار اشرفیان دی ہین - بہاٹ نے اخیر مین لکہا ہے کہ داہمہ نے اپنے خزانہ کو سیم و زر سے خالی کیا اور خلایق کی تحسین و آفرین سے بہرا ہے اور داہمی رانی سے بش بہاجا اہر یعنی رین سے پیدا ہوا ہے -

فہرست قدیم باشندگان ہندوستان

باگڑی	میر	کابہ	مینہ
बागड़ी	मेर	काबा	मीना
بہیل	میربہد	تہوری	کہنگار
भील	मेरिभद्द	थोरी	खंगार
گونڈ	بہر	جنوار	سارد
गोंड	भर	जनवार	सारद

فہرست اقوام زراعت پیشہ وچوہان

ابہیر جنکو اہیر کہتی ہین	گولہ	کورمی جسکو کولبی بہی کہتے ہین
अहीर · अभीर	गोला	कुरमी कुलम्बी

۱۷ سوہوروال	۱۸ اگروال	۱۹ جایلوال	۲۰ مانتوال
डुहिलवाल	केहेदरवाल	डीसावाल	गूजरवाल
۲۱ پچوری وال	۲۲ کورنٹہ وال	۲۳ چہیتروال	۲۴ سونی
सोहोरवाल	खगरवाल	जायलवाल	मानतवाल
۲۵ سوجت وال	۲۶ ناگر	۲۷ ماڈ	۲۸ جلہیرہ
कजोतीवाल	कोरतावाल	खेत्रवाल	सोनी
۲۹ لار	۳۰ کبول	۳۱ کہریٹہ	۳۲ برورری
सुजतवाल	नागर	माद	जलहेरा
۳۳ دسورہ	۳۴ ببہروال	۳۵ ناگدرہ	۳۶ کرہیرہ
लार	कपोल	खरेता	बरूरी
۳۷ بیتوڑہ	۳۸ سیواڑہ	۳۹ نرسنگپورہ	۴۰ کہیتروال
दसोरा	बम्बरवाल	नागदरा	करबेरा
۴۱ پنچموال	۴۲ ہنیروال	۴۳ سرکیرہ	۴۴ بئیس
बटेवडा	मेवाड़ा	निरसिंहपुरा	खेतवाल
۴۵ ستھکی	۴۶ کمبووال	۴۷ جیرن وال	۴۸ بہگیلوال
पंचमवाल	हनेरवाल	सरकेरा	बैस
۴۹ اورچتوال	۵۰ باہمن وال	۵۱ سری گورو	۵۲ ٹہاکروال
स्तूखी	कम्बोवाल	जीरनवाल	भगेलवाल
ओरचितवाल	बामनवाल	श्रीगुरु	ठाकुरवाल

گوجر   جاٹ

गूजर   जाट

فہرست اقوام راجپوت جنکی ساکہا نہین ہین

جالیہ   پیشانی   سوہاگنی   چاہیرہ

जालया   पेशानी   सोहागनी   चाहिरा

ران   سیمالہ   بوٹیلہ   گوتچیر

रान   सीमाला   बोटीला   गोतचीर

مالن   اوہیر   ہٹول   باچک

मालन   ओहिर   हूल   बाचक

بانر   کیرچ   کوتک   بوسہ   بیرگوت

बानर   केरच   कोतक   बुसा   बीरगोत

فہرست چوراسی اقوام تجارت پیشہ

سری سری مال   سری مال   اوسوال   بہگیروال

श्रीश्री माल   श्री माल   ओसवाल   मगेर वाल

ڈیندو   پشکروال   میرتوال   ہرسورہ

दींदू   पुशाकर वाल   मेरत वाल   हर सोरा

شورروال   بلی وال   بہنمیہ   کہنڈیل وال

सुररवाल   पल्ली वाल   मम्भू   खंडेल वाल

دودیلوال   کیہیدروال   ڈیساوال   گوجروال

۵۳ بلہی وال	۵۴ ٹیپوڑہ	۵۵ ٹیلوٹہ	۵۶ اتبرگی
बलभी वाल	टीपोड़ा	टीलोटा	अनबरणी
۵۷ لاڈی ساک	۵۸ بیدنورہ	۵۹ کھیچو	۶۰ گسورہ
लादी साका	बेदनोरा	खीचू	गसोरा
۶۱ بہاوبیر	۶۲ جیمو	۶۳ پدمورا	۶۴ میہریہ
बहाबोहर	जैमो	पदमोरा	मेहरया
۶۵ ڈہاکروال	۶۶ منگورہ	۶۷ گوپل وال	۶۸ موہوروال
ढाकर वाल	मंगोरा	गोपल वाल	मोहोर वाल
۶۹ چیتورہ	۷۰ کاکلیہ	۷۱ بہاریجہ	۷۲ اندورہ
चीतोरा	काकलया	भारेजा	अंदोरा
۷۳ ساچورہ	۷۴ بہونگروال	۷۵ منڈاہلو	۷۶ برہمنیہ
साचोरा	भूंगर वाल	मंडाहलू	ब्रह्मनया
۷۷ باگڑیہ	۷۸ ڈندوریہ	۷۹ بوروال	۸۰ سوریہ
बागड़या	डिंडोरया	बोर वाल	सोरीबया
۸۱ اوروال	۸۲ نفاک	۸۳ ناگورہ	ایک کم ہے
ओर वाल	नफ़ाग	नागोरा	

ٹوڈ صاحب نے چہتیس راج کلون کو پانچ مفصلہ ذیل فہرستون سے تحقیق کر کے ایک فہرست مرتب کی ہے اوس فہرست و دیگر فہرستون مین حسب شرح ذیل نسلین درج ہین ۔ टोड साहब

فہرست اوّل قدیمی ۳۶ - فہرست دوّم چند کبیشر کے ۳۰ - فہرست سوّم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان سنسکرت ۲۷ - فہرست چہارم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان گجراتی ۳۴ - فہرست پنجم کہیچی کبیشر ۳۶ - فہرست ششم مرتبہ ٹوڈ صاحب ۳۸ -

چنانچہ ٹوڈ صاحب کی فہرست کی اڑتیس ۳۸ نسلین حسب تفصیل ذیل ہین اور دیگر فہرستون مین سے بہی جنہین وے لکہے ہین ہر نسل کے محاذی نمبر فہرست درج ہین -

نمبر فہرست ہاے

۱ اکشواک کاکستہہ سوریہ رگہوبنسی —— ۳۲۱۶

इस्वाक काकुस्था सूर्य रवीय

۲ اندویہ اندو سوم چندر سہسا —— ۳۲۱۶

सन्द्वे इंदु सोम चंद्र सहसा

۳ گرہیلوت گہیلوت —— ۵۶

गृही लोत गिह्ली लोत

۴ یادو جاریجہ بہاٹی —— ۵۴۳۲۱۶

यादु जारेजा भाटी

۵ تنور —— ۵۶

तंवर

۶ کشواہا کچھواہا —— ۵۶

कुशवाहा कछवाहा

۱۷ بالا ———————— ۶ و ۱ و ۳ و ۴ و ۵

बाला

۱۸ جہالا ماکواہانہ ———————— ۶ و ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵

झाला मकवाहाना

۱۹ جیتوہ کمرہ ———————— ۶ و ۴

जेतवा कमरा

۲۰ گوہل گوچر گوہل اونی گوہل ———————— ۶ و ۱ و ۲ و ۴

गोहिल गोचर गोहिल उनि गोहिल

۲۱ سارویہ ———————— ۶ و ۴

सारविया

۲۲ سیلر سلار سلارا راج تلک ———————— ۶ و ۱ و ۲ و ۳

सिलर सलार सलारा राजतिलक

۲۳ ڈابی ———————— ۶ و ۱

दाबि

۲۴ گور ———————— ۶ و ۲ و ۵

गौड़

۲۵ ڈوڈہ ڈور ڈوڈیہ ———————— ۶ و ۱ و ۴ و ۵

डोडा डोर डोडिया

۶ گہیروال घेरवाल بندیلہ बुंदेला چندیلہ चंदेला ۶ و ۵

۷ پرمار مورى کابہ ——— ۵۴۳۲۱۶

परिमार मोरी काबा

۸ چہومان چوہان دیورہ نکومپ—۵۴۳۲۱۶

चहूमान चौहान देवरा निकुम्प

۹ چالک سولنکی ——— ۵۴۳۲۱۶

चालुक सोलंकी

۱۰ راٹھوڑ ——— ۱۶

राठोड़

۱۱ پریہار پرتیہار ——— ۵۴۳۲۱۶

परिहार प्रतिहार

۱۲ چورا ——— ۵۴۱۶

चोरा

۱۳ تاک تکشک ناگ بنسی ——— ۲۶

ताक तसक नागबंशी

۱۴ جٹ جیٹ جاٹ ——— ۴و۶

जिट जीट जाट

۱۵ ہن ہون ——— ۳و۱و۶

हन हून

۱۶ کاٹی काटि ——— ۴و۶

۲۷	بڈگوجر	बड़गूजर			۵۶
۲۸	سنگار	सिंगार			۵۶
۲۹	سکروال	सिकरवाल			۵۶
۳۰	بیش	बैस			۵۶
۳۱	داہیہ	दाहिया			۶
۳۲	جوہیہ	जोहिया			۵۶
۳۳	موہل	मोहिल			۶
۳۴	نکومب	निकुम्भ			۵۴۳۲۱۶
۳۵	راج پالی	राजपालि	راج پالیکا	रजपालिका	۳۲۱۶
۳۶	داہمہ	दाहिमा			۵۴۶
۳۷	ہول	हूल			۵۲۶
۳۸	داہریہ	दाहरया			۵۴۳۶

اسکے علاوہ دیگر فہرستون مین یہہ نسلین اور لکہی ہین

۳۹	نرکا	नोरका	۱
۴۰	اسوریہ سارجہ	जसवरया सारजा	۵۱
۴۱	سپیت	सिपत	۱
۴۲	کرجال	किरजाल	۱
۴۳	ہریرہ	हरेरा	۳۱

۳۱	धनपालि	دہن پالی	۴۴
۵۱	अग्निपाल	اگنی پال	۴۵
۳	सकरंका	سکرنکہ	۴۶
۳	कुरपाला	کورپالہ	۴۷
۳	गोहिल	اوہل	۴۸
۳	पालका	پالکہ	۴۹
۳	तुरंदलीका	تورندلیکہ	۵۰
۳	हरयाल	ہریال	۵۱
۳	मोकर	سوکر	۵۲
۳	केसेर	کیسیر	۵۳
۴	बरबेटा	بربیٹہ	۵۴
۴	कावरया	باوریہ	۵۵
۴	मारू	مارو	۵۶
۴	चोरासिमा	چوراسیمہ	۵۷
۴	खान्त	کہانت	۵۸
۴	खेरा	کہیرہ	۵۹
۴	रावली	راولی	۶۰
۴	मसानिया	مسانیہ	۶۱
۴	पलानी	پلانی	۶۲

۶۳	ہالا	हाला			۴
۶۴	باہریہ	बाहरया			۴
۶۵	چاہل	चाहिल			۵
۶۶	مالیہ	मालिया			۵
۶۷	مانت وال	मान्तवाल			۵
۶۸	کال چورک	कालचोरक			۵
۶۹	ابہیر	अभीर	اہیر	अहीर	۵
۷۰	موکارہ	मोकारा			۵
۷۱	دابیہ	दाबया			۵
۷۲	دیوت	देवत			۵
۷۳	کہرور	खरवर			۵
۷۴	بہاگڈول	भागडोल			۱
۷۵	موت وان	मौत दान			۱
۷۶	موہر	मोहर			۱
۷۷	گگیر	कगेर			۱
۷۸	کرجیو	करजेव			۱
۷۹	چاولیہ	चादलया			۱
۸۰	پولکارہ	पोकारा			۳۱
۸۱	سلالہ	सलाला			۱

۸۲	چندرک	चंद्रक	———	۳۲
۸۳	چاپوت کٹ	चापोतकट	———	۳۲
۸۴	سیندو	सिंदू	———	۲
۸۵	اننگہ	अनंगा	———	۲
۸۶	پاٹک	पाटक	———	۲
۸۷	دایدپوتہ	दैपोता	———	۲
۸۸	کرت پال	किरतपाल	———	۲
۸۹	کوٹ پال	कोटपाल	———	۲
۹۰	کانی	कानि	———	۲
۹۱	کالچارک / کورچرہ	कलचारक / कुरचरा	———	۲

فصل تیسری

راجپوتانہ کے عہدنامجات کا ذکر

بجز دہولپور کے کہ بوجہ قربت وتعلق مرہٹون کے اوس ریاست سے سرکار اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کا اول تعہد سنہ ۱۷۷۹ع مین ہوا تہا۔ راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے سرکار انگریزی کے تعلقات سنہ ۱۸۰۳ع سے شروع ہوئی ہین اوس سے پیشتر عنقریب کل ریاستین مرہٹون کے ظلم وتعدی اور نواب امیرخان کی غارتگری سے تنگ وتباہ تہین جب سنہ مذکورہ مین بعہد حکومت

ओनरेबिल ईस्ट इंडिया कम्पनी

लाडे मारिंगटन
मारकेस आफ़
वेलिसली
जिराई लेक

لارڈ مارنگٹن صاحب عرف مارکویس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان سرکار کمپنی اور مرہٹون خصوص جسونت راو ہلکر کے درمیان لڑائی ہوئی جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی نے مرہٹون کا اقتدار کم کرنے اور ملک مین امن و عافیت قایم کرنیکی غرض سے چند روساء راجپوتانہ کو ظل حمایت سرکار مین لیکر مرہٹون کے پنجہ سے نجات دی اونکے اہتمام سے روساء مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ۞

نقشہ نمبر اول عہدنامجات ۱۸۰۳ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے عہدنامجات از طرف ایسٹ انڈیا کمپنی منضبط ہوا	نام رئیس جس سے عہدنامہ ہوا	مقام انضباط	تاریخ انضباط	تاریخ تصدیق از گورنر جنرل صاحب بہادر	کیفیت
جے پور	جنرل لارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی	مہاراجہ دہراج راج راجیندر سوائی جگت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ جے پور	سرہندی علاقہ اکبرآباد	۱۲- دسمبر ۱۸۰۳ء ۶ رشعبان ۱۲۱۸ھ پوس بدی ۹ سمت ۱۸۶۰	۱۵- جنوری ۱۸۰۴ء	जे एम बारलो
جودھپور	ایضاً	مہاراجہ دہراج راج راجیشر مان سنگھ صاحب بہادر راجہ جودھ پور	ایضاً	۲۲- دسمبر ۱۸۰۳ء ۷ رمضان ۱۲۱۸ھ پوس سدی ۹ سمت ۱۸۶۰	تصدیق ہوا تاریخ نامعلوم	دستخط جی ایم بارلو صاحب و جی اڈمنسٹن صاحب
بھرت پور	ایضاً	مہاراجہ بشونیند سوائی رنجیت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ بھرتپور	۰	۲۹- ستمبر ۱۸۰۳ء - ۱۱- جمادی الاول ۱۲۱۸ھ	۲۲ اکتوبر ۱۸۰۳ء	जे इडनी
الور	ایضاً	مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ الور	پوہسر	۱۴- نومبر ۱۸۰۳ء - ۲۹- رجب ۱۲۱۸ھ - ۱۵- اگھن سمت ۱۸۶۰	۱۹- دسمبر ۱۸۰۳ء	
دہولپور	ایضاً	مہاراجہ سوائی کیرت سنگھ صاحب بہادر لوکیندر والی دہولپور	بیانہ گوالیار	۱۷- جنوری ۱۸۰۴ء - ۳- شوال ۱۲۱۸ھ ماہ ... سمت ۱۸۶۰ دستخط لیک صاحب ۲۹- جنوری ۱۸۰۴ء - ۱۵- شوال ۱۲۱۸ھ ...	[illegible]	
پرتاب گڈھ	کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی مقیم اوطارسی مالوہ	راجہ ساونت سنگھ والی پرتاب گڈھ	لب دریائے چمبل	۲۵- نومبر ۱۸۰۴ء		

	طاقت سے کوشش کرینگے اور دوستی اور اتفاق ثابت کرنیکے موقع پر غفلت نکرینگے ؛			[illegible]			
۵	از انجاکہ اونرایبل کمپنی بلحاظ دوستی قرار یافتہ کے مہاراجہ صاحب کے ملک کو بیرونی دشمنون سے محفوظ رکھنیکے کفیل ہوئی ہے اسلئے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ اگر درمیان مہاراجہ صاحب اور کسی دیگر ریاست کے تنازعہ ہوگا تو مہاراجہ صاحب سبب تنازعہ کو سرکار کمپنی کی خدمت مین پیش کرینگے تاکہ سرکار اوسکا فیصلہ برضامندی کرادے اور اگر فریق مخالف کی شرارت سے فیصلہ نہو سکے تو مہاراجہ صاحب سرکار کمپنی سے مدد کی درخواست کرینگے حسب موقع دیجاویگی اور مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ ایسی ضرورت کے واسطے اوس طرح سے جو دیگر رؤسا ہندوستان سے قرار پاویگا ادا کرینگے ؛	۵	۵	٠	۵	۷	٠
۶	اگرچہ مہاراجہ صاحب اپنی فوج کے مالک ہین مگر میدان جنگ مین جب فوج انگریزی کے شامل ہونگے اوس کے حاکم کی صلاح و راے کے بموجب عمل کرینگے ؛	۶	۶	٠	٠	۸	٠
۷	مہاراجہ صاحب کسی شخص کو رعایا انگریزی یا فرانسیس یا باشندہ دیگر ممالک فرنگستان سے بلا منظوری سرکار انگریزی نوکر نہ رکھینگے اور نہ کسیطرح اپنے ملک مین داخل ہونے دینگے ؛	۷	۷	٠	٠	۹	٠

ان عہدناموں میں شرائط مفصلۂ ذیل درج ہیں جس ریاست کے عہدنامہ میں جو شرط جس نمبر کے قلم میں لکھی ہے وہ اوس شرط کے محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	نمبر قلم عہدنامہ جیپور	نمبر قلم عہدنامہ جودھپور	نمبر قلم عہدنامہ بھرت پور	نمبر قلم عہدنامہ الور	نمبر قلم عہدنامہ دھولپور	نمبر قلم عہدنامہ پرتاب گڑھ
۱	درمیان آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ صاحب فلان اور وارث و جانشین جانبین کی دوستی و اتفاق مستحکم ہوا ۞	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ازانجا کہ ہر دو سرکار کے درمیان دوستی مستحکم ہو گئی ہے اسواسطے ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے اور اس شرط پر کاربند ہونا طرفین سے ملحوظ رہیگا ۞	۲	۲	۲	۲	۱	۰
۳	آنریبل کمپنی ممالک مقبوضہ مہاراجہ صاحب میں مداخلت نکریگی اور اونسے خراج کا مطالبہ نکریگی ۞	۳	۳	۳	۳	جو ملک دیا جاتا ہے اوسکا خراج مطالبہ [illegible]	۰
۴	جب کبھی کوئی دشمن آنریبل کمپنی کے اوس ملک پر جو کمپنی نے پچھلے دنوں ہندوستان میں حاصل کیا ہے حملہ آوری کا عزم کریگا تو مہاراجہ صاحب کمپنی کی افواج کی مدد کیواسطے اپنی کل فوج بھیجینگے اور دشمن کو نکال دینے میں اپنی کامل	۴	۴	۴ دربارہ تصدیق [illegible]	۴	۶	۰

شرائط مخصوص الریاست

دہولپور۔ قلم ۲۔ اونرایبل کمپنی اقرار کرتی ہے کہ مہاراج رانا کیرت سنگہ صاحب اور اونکے سوروثی ممالک گوہد پر بطور مالک قابض کرے اور اضلاع منفصلۂ ذیل بلا منہائی و بکفالت سرکار انگریزی اونکے اور اونکے جانشینون کے قبضہ و تصرف مین رہین۔

گوالیار خاص۔ انتری و دیگر پنج محالات چمک۔ لوان۔ سلبائے وچنو۔ امبہ پور۔ سمولی۔ پرہار گڑہ وغیرہ جسمین پرگنہ سرواری ہے۔ تعلقہ چتور۔ پرگنہ بود مع تعلقات۔ پہوپ۔ تعلقہ امری۔ بلدوہ۔ جگنی۔ ڈوندری۔ سرای جولا۔ انہون۔ نور آباد۔ الورا۔ بہادرپور۔ بلوٹہی۔ کرواس۔ حویلی گوہد بہیت۔ تعلقہ سکلہاری۔ امان۔ اندرکی۔ بہاندری۔ بہووا۔ لیہار وغیرہ جنمین ضلع گنج و کاہری۔ گوجرہ۔ کٹولی۔ لاوان کلان۔ پرگنہ میوہ۔ رکوا تعلقہ دیوگڈہ۔ لبہار۔ رام پورہ۔ گکیس۔ کٹہوندیا۔ بک۔ گوپال لوم۔

قلم ۳۔ سرکار کمپنی کے سپاہیون کی تین پلٹن ہمیشہ مہاراج رانا صاحب کی ساتہہ اونکے ملک کی حفاظت کے واسطے مقیم رہینگے اور مہاراج رانا صاحب اونکا خرچ بحساب پچیس ہزار روپیہ سکہ لکہنؤ یا زرمساوی اوسکی فی پلٹن کل پچہتر ہزار روپیہ ماہوار یعنی ۹ لاکہہ سالانہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے جب مہاراج رانا صاحب کی طرف سے زر مذکور کے ماہوار ادا ہونے مین کوتاہی ہو تو سرکار کمپنی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو مقرر کرکے زر مذکورہ بالا اوسکے اہتمام سے ملک سے وصول کرے قلم ۴۔ مہاراج رانا صاحب قبول کرتے ہین کہ گوالیار کے

गोहद
ग्वालियर
आन्तरी
चमक
लवान
सलबाय चनू
अम्बापुर
समोली
परिहार गढ़
सरवारी
चितोर
बोद
फोमप
अमरी
बलदोह
जगनी
डूंदरी
सरायजोला
अन्होन
नूराबाद
अटोरा
बहादुरपुर
बलौठी
कुरवास
बोहत
सुकल्हारी
अमान
इंदरकी
भांदरी
बहोदा
लेहार
गंज
कारही

قلعہ و شہر پر ہمیشہ سرکار کمپنی کا قبضہ رہیگا اور یہہ بہی سرکار کی مرضی پر منحصر رہیگا کہ اپنی
فوج مہاراج رانا صاحب کے ملک مین بجز گوہد کسی جا یا کسی قلعہ مین جہان مناسب
سمجہین مقیم رکہین اور بجز قلعہ گوہد جس قلعہ و مقام مستحکم واقع ملک مہاراج رانا صاحب
کا مسمار کرنا مناسب سمجہین مسمار کردین **پرتاب گڈہ** کے راجہ صاحب کا
عہدنامہ بمضمون ذیل کمتر و مختلف ہے اسواسطے علیحدہ لکہا جاتا ہے **قلم اول**
راجہ صاحب جسونت راو ہلکر کی اطاعت و سرپرستی سے بالکل منکر ہوتے ہین
دوم راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ جو خراج اب تک جسونت راو ہلکر کو دیتے
تہے جسطرح نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مناسب سمجہین گے سرکار انگریزی کو
دیتے رہین گے **سیوم** سرکار انگریزی کے دشمنون کو راجہ صاحب اپنے ملک مین
نہ رہنے دین گے اور اونکو اپنا دشمن سمجہین گے **چہارم** راجہ صاحب کی ملک
مین ہوکر افواج انگریزی اور سامان رسد مطلوبہ افواج مذکور کی آمد و رفت رہیگی
راجہ صاحب اونکی ہرطرح سے مدد و حفاظت کرینگے **پنجم** راجہ صاحب کی ریاست
मल्हारगढ़ پانچہزار من چاول دوہزار من دال تین ہزار من جوار ملہارگڈہ پر مہیا کریگی اوسکی
نصف قیمت واجب مال پہونچنے سے چودہ روز مین اور باقی ماندہ اٹہائیس روز
مین ادا کیجاوے گی **ششم** اس اعتبار سے کہ راجہ صاحب شرائط بالا پر
بلاتفاوت عمل کرینگے کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی عہد کرتے ہین
کہ کسی طرح کا مطالبہ زر نقد یا دواب یا غلہ کا راجہ صاحب سے نکرینگے اور نہ اپنے
تحت کی فوج کی جماعتون مین سے کسیکو مطالبہ کرنے دینگے **ہفتم** جسقدر چاندی
و سونا صاحب کمانڈنٹ فوج انگریزی بہیج سکین گے راجہ صاحب اوسکو دارالضرب

پرتابگڈھ مین سکہ ڈلوا دینگے اور سرکار انگریزی اوسکا خرچ ادا کریگی ہشتم یہہ
عہدنامہ بہت جلد نواب گورنر جنرل صاحب کی خدمت مین تصدیق کیواسطے بھیجا
جاویگا مگر تا صدور حکم منظوری شرایط مندرجہ پر طرفین سے برابر عمل رہیگا۔
۱۸۰۵ع مین لارڈ کورنولس صاحب بہادر بعہدہ گورنری جنرل کشور ہندوستان لार्ड कोर्नवालिस
پر ممتاز ہوئے تو ہندوستانی ریاستون سے تعلق برخاست کیا گیا بعض عہدنامجات
تو رئیسون کے عدم ایفاے تعہد کی وجہ سے فسخ کئے گئے اور بعض بلا حکم خاص
باطل و کالعدم متصور ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وسط ہند اور راجپوتانہ کی ریاستین
پنڈارہ اور غارتگرون کے جور وستم سے کہ مرہٹون کی طاقت کے زوال سے روز
بروز ترقی پاتے تھے مغلوب ہوگئین بلکہ اونہون نے علاقہ سرکار انگریزی
مین بھی تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور تعیناتی افواج یا کوئی تدبیر اونکے حملون
سے ملک کو محفوظ رکھنے مین کارگر نہوئی تب سرکار کو قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اونکو
نیست و نابود کرنیکے واسطے اتفاق حکومت کا سلسلہ عام قایم کیا جاوے سرکار
انگریزی اور رؤساء راجپوتانہ کے درمیان اتفاق نہونے کی جو پابندی تھی
مہاراجہ سیندھیہ کے عہدنامہ ۱۸۰۵ع سے رفع ہوئی اور سرکار کو اختیار رہا
کہ اون سے از سر نو یگانگت پیدا کرے اور اس سے یہہ مطلب تھا کہ غارتگری
کی بداعمالی موقوف کیجاوے اور مہاراجگان سیندھیہ و ہلکر کی طاقت حد معینہ
سرکار انگریزی سے تجاوز نکرے اوس وقت مین یہہ منشا نہ تھا کہ راجپوتانہ کی
ریاستون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کا اختیار حاصل کیا جاوے مگر یہہ
کہ اونکی تدبیرات حکمرانی و تعلقات بیرونی کو سرکار انگریزی کے تحت حکومت بن

لاوین تاکہ جب روسا ہند کو سرکار کی تدبیرات مین شریک ہون خراج جو مہاراجگان
سیندھیہ و ہلکر لیتے تھے بدستور وصول ہوتا رہے اور ان ریاستون کی حفاظت
مین جو کچھ خرچ پڑے حسب حیثیت ہر ریاست پر منقسم ہو کر وصول کیا جاوے اسطرح
عہد حکومت مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مین
باہتمام سر چارلس تھوفلس مٹکاف صاحب بہادر روسا مفصلہ ذیل سے
عہد نامجات منضبط ہوئے ۰

मारक्वेस आफ़ हेस्टिंस
सर चार्लस
थ्यो फ़लस
मटकाफ़

نقشہ نمبر دوم عہدنامجات ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے منجانب سرکار کمپنی عہدنامہ ہوا	نام رئیس جسکے ساتھ عہدنامہ ہوا	نام مختار و معتمد و وکیل ریاست	مقام انفصال عہدنامہ	تاریخ انفصال	مقام تصدیق عہدنامہ از جانب گورنر جنرل بہادر	تاریخ تصدیق	کیفیت
اودیپور	سر چارلس تہافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ	مہارانا بہیم سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	ٹہاکر اجیت سنگہ	دہلی	۱۳ر جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	اوچہر	۲۲ر جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
جے پور	ایضاً	مہاراج دہیراج سوائی جگت سنگہ صاحب بہادر والی جے پور	ٹہاکر راول بیری سال	ایضاً	۲ر اپریل سنہ ۱۸۱۸	تلسی پور	۱۵ر اپریل سنہ ۱۸۱۸	.
جودہ پور	ایضاً	مہاراجہ مان سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	مہاراج کنور چتر سنگہ صاحب بہادر و بیاس ابہی رام و بشن رام و منگر رام وکیل	ایضاً	۶ر جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	رودہڑ	۱۶ر جنوری سنہ ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
بوندی	کپتان جیمس ٹوڈ صاحب پولٹیکل ایجنٹ	مہاراو راجہ بشن سنگہ صاحب بہادر والی بوندی	بوہریہ تلارام	بوندی	۱۰ر فروری سنہ ۱۸۱۸ ۴ر ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۳ ماہ سدی ۵ سمت ۱۸۷۵	کانپور	یکم مارچ سنہ ۱۸۱۸	.

کوٹہ	سر چارلس تھافلس مٹکاف صاحب بہادر	مہاراو راجہ امید سنگھ صاحب بہادر والی کوٹہ	راج رانا ظالم سنگھ صاحب بہادر مہاراج شیودان سنگھ و لالہ سیوت چند و ساہ جیون رام و لالہ سولچند	دہلی	۲۵ دسمبر ۱۸۱۷ء	اوچار	۱۶ جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جے آدم صاحب سکرٹری
ٹونک	ایضاً	نواب امیر الدولہ محمد امیر خان صاحب بہادر والی ٹونک	لالہ نرنجن لال	ایضاً	۹ نومبر ۱۸۱۷ء	سالائی	۱۵ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً
قرولی	ایضاً	مہاراجہ جدکل چندر بہال ... بال ... صاحب بہادر والی قرولی	میر عتیق اللہ	ایضاً	۹ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً	۱۵ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً
کشن گڑہ	ایضاً	مہاراجہ کلیان سنگھ صاحب بہادر والی کشن گڑہ	قاضی فتح محمد خان	ایضاً	۲۶ مارچ ۱۸۱۸ء	بانس ماریہ	۱۷ اپریل ۱۸۱۸ء	ایضاً
بیکانیر	ایضاً	راج راجیشر مہاراج شرومن مہاراجہ سورت سنگھ صاحب بہادر والی بیکانیر	ادجھا کاشی ناتھ	ایضاً	۹ مارچ ۱۸۱۸ء	براڑ گھاٹ ندی گھاگرہ	یکم مارچ ۱۸۱۸ء	ایضاً

جیسلمیر	ایضاً	مہاراج دیراج مہاراول سورج صاحب والی جیسلمیر	مصر مقی رام	ایضاً	۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۱۸	کلکتہ	۲ جنوری سنہ ۱۸۱۹	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب جی آدم سکرٹری
ڈونگرپور	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب بریگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ	رای رایان مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب بہادر	۰	ڈونگرپور	۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ ۱۲ صفر سنہ ۱۲۳۴	۰	۱۳ فروری سنہ ۱۸۱۹	سی ٹی مٹکاف صاحب سکرٹری
بانسواڑہ	سر چارلس تھیوفلس مٹکاف صاحب	رای رایان مہاراول سری امید سنگہ صاحب بہادر	پنڈت رتن چند	دہلی	۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۱۸	کلکتہ	۱۰ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم بکٹ صاحب جی آدم سکرٹری ہر دو بہ
	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب بریگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ		۰	بانسواڑہ	۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ ۱۴ صفر سنہ ۱۲۳۴ یوم بدہ ۱۳ اشٹمی ۱۸	۰	۱۳ فروری سنہ ۱۸۱۹	
پرتاب گڈھ دیولیہ	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب بریگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ	راجہ ساونت سنگہ صاحب بہادر	رام چندر بہاؤ	نیمچ	۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۳ اسوج سدی ۱۸	کلکتہ	۷ نومبر سنہ ۱۸۱۸	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم ایکٹ صاحب جی آدم صاحب سکرٹری

ان عہدنامجات مین علی العموم شرایط مفصلہ ذیل درج ہین جس ریاست کے عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکہی ہی اوس شرط کی محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	اودیپور	جےپور	جودھپور	بوندی	کوٹہ	سروہی	کرولی	کشنگڈہ	بیکانیر	جیسلمیر	ڈونگرپور	بانسواڑہ اول	بانسواڑہ دوم	پرتاب گڈہ
١	درمیان اونریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ صاحب یا راجہ صاحب فلان اور فریقین کے وارث وجانشینون کی دوستی واتفاق و احدیت توارث رہیگا ٭	١	١	١	١	١	٠	١	١	١	١	١	١	١	٠
٢	ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے	١	١	١	٠	٢	٠	٠	١	٠	٠	١	١	١	٠
٣	سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کے ملک کو اپنی حفاظت مین رکہنے کی کفیل ہوتی ہے	٢	٢	٢	٢	٣	١	٢	٢	٢	٣	٢	٢	٢	١
۴	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین سرکار انگریزی سے باتفاق ماتحتی عمل کرینگے اور سرکار کو اپنا سرپرست سمجھکر کسی اور رئیس یا ریاست سے کچھہ تعلق نرکھینگے ٭	٣	٣	٣	٢	۴	٣	٣	٣	٣	۴	٣	٣	٣	١
٥	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی دیگر رئیس یا ریاست سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی عہد وپیمان نکرینگے مگر اونسے شوقیہ مراسلات دوست و رشتہ داروں سے جاری رہینگے	۴	۴	۴	٣	٥	٠	٠	۴	۴	٠	٦	٦	٦	٠
٦	شرط خراج ہر ایک ریاست سے علیحدہ طور پر ہے اسواسطے یہان صرف نمبر قلم لکہا جاویگا تفصیل اوسکی عبارت مین درج ہوگی ٭	٦	٦	٦	۴ ٥	٧	٠	٣	٠	٠	٠	٨ ٩	٨	٨ ٩ ١٣	٢ ٣ ١٢

۷	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی پر زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع ہوگا تو سرکار انگریزی بین ثالثی وتجویز کے واسطے پیش کرینگے اس شرط مین ریاستونکی باہمی تنازعون سے مراد ہے ٭	۵	۵	۵	۳	۴	۳	۳	۵	۵	۰	۷	۷	۷	۰
۸	عند الضرورت ومطالبہ سرکار انگریزی کے مہاراجہ صاحب حیثیت اپنی سرکار انگریزی کی نوکری کیواسطے فوج بھیجینگے ٭	۸	۷	۸ [illegible]	۶	۹	۵	۵	۶	۶	۰	۱۰	۹	۱۰	۰
۹	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین حسب رواج قدیم اپنے ملک کی تابعین کے حاکم فرمانروا رہینگے اور سرکار انگریزی اپنے اختیارات فوجداری و دیوانی سرکار مین مداخلت نکریگی	۹	۸	۹	۳	۱۰	۰	۰	۷	۰	۰	۴	۴	۴	۵
۱۰	بشرطیکہ مہاراجہ صاحب سرکار انگریزی سے وفاداری کرین سرکار سے اونکی بہتری و فائدہ پر لحاظ رہیگا ٭	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱	کوئی اور رئیس یا ریاست مہاراجہ صاحب سے خراج کا دعوی نکریگی اگر کرے تو سرکار انگریزی اوسکو جواب دیگی ٭	۶	۰	۷	۰	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	ریاست کے کاروبار حسب مرضی ورائے سرکار انگریزی انصرام پاوینگے اور سرکار رئیس کی خواہش کو ملحوظ رکھیگی ٭	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۵	۵	۰

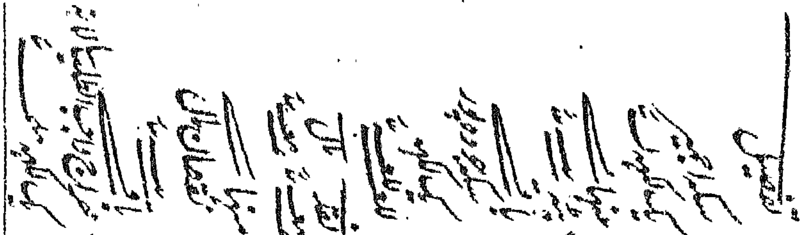
عہدنامجات مندرجہ صدر کی قلمین بابت خراج کے اور مخصوص الریاست

اودے پور- قلم ۶ پانچ برس تک کل ملک اودے پور کی آمدنی کا چہارم حصہ بابت خراج کے سال بسال سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا اور بعد ازان تین آٹھوین یعنی فی روپیہ چھہ آنہ خراج ہر سال ادا ہوگا خراج کے باب مین مہارانا صاحب کسی اور سرکار سے تعلق نرکہینگے اگر کوئی اس قسم کا دعوی کرے تو سرکار انگریزی اوسکی جوابدہی کرنیکا اقرار کرتی ہے **قلم ۷** مہارانا صاحب کہتے ہین کہ ملک اودے پور کے اجزا کو اورون نے بطور نا واجب داب لیا ہے اور ان کی واپسی کے خواہشمند ہین سرکار انگریزی بسبب عدم واقفیت کوئی عہد مستحکم نہین کرسکتی مگر راج اودے پور کی ترقی ہمیشہ مدنظر رکھیگی اور بعد تحقیقات حالات مقدمہ کے موقع مناسب پر حصول اس مطلب مین کوشش کامل کرتی رہے گی چونکہ ملک اصلاح بامداد سرکار انگریزی ریاست اودے پور مین از سر نو شامل ہو اوسکا خراج بہی حسب شرح بالا ادا ہوتا رہے گا۔

جے پور- قلم ۶ راج جے پور سے خراج مفصلہ ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوگا- سال اول بوجہہ زیر باری معاف سال دوم چار لاکہہ سکہ دہلی سال سوم پانچ لاکہہ- سال چہارم چھہ لاکہہ- سال پنجم سات لاکہہ- سال ششم آٹھہ لاکہہ- ازان بعد آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ جبتک آمدنی ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز نکرے اور جب آمدنی چالیس لاکہہ سے زیادہ ہو تو علاوہ آٹھہ لاکہہ فی روپیہ

آمدنی پیچھی روپیہ پانچ آنہ براے دوام —

جودھپور — **قلم ۶** خراج جواب تک راج جودھپور سے مہاراجہ سیندھیہ کو دیا جاتا تہا حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہے گا تعہد خراج فیما بین جودھپور و مہاراجہ سیندھیہ فسخ ہوا —



قلم ۸ عند الطلب سرکار انگریزی راج جودھپور سے پندرہ سو سوار سرکار کی نوکری کے واسطے بہیجا کرینگے اور وقت ضرورت پر کل فوج جودھپور بجز اوسکے جو ملک کے اندرونی انتظام کیواسطے ضرور ہو انگریزی فوج کے شامل ہوگی —

بوندی — **قلم ۲** سرکار انگریزی از خود مہاراو راجہ صاحب اور انکی اولاد کو جو خراج کہ بوندی سے مہاراجہ ہلکر کو دیا جاتا تہا اور مہاراجہ ہلکر نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے معاف کرتی ہے — اور سرکار اوس ملک سے بہی جس پر ریاست بوندی کے اندر مہاراجہ ہلکر اب تک قابض تہا بحق ریاست بوندی دست بردار ہوتی ہے —

تفصیل ملک واگذاشت شدہ پرگنہ بہمن گنگ — پرگنہ لاکہاریہ — پرگنہ دیہ — نصف پرگنہ کرور — نصف پرگنہ بروندن — نصف پرگنہ پاٹن — چہارم بوندی وغیرہ

قلم ۵ مہاراو راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ جو خراج و مالگذاری حسب

تفصیل ذیل اب تک مہاراجہ سیندھیہ کو دیتے تھے سرکار انگریزی مین داخل کرتے

لـــــہ سکہ دہلی

सोरेला

چہارم بوندی و دیگر متفاماتت	دو ثلث حصہ پرگنہ پاٹن و پرگنات اوریلہ و سامیری و نصف پرگنہ کرور و یک اثاث پرگنہ بروندن	सामेरी
للعـــہ	للعـــہ	

کوٹہ ـ قلمے خراج جواب تک ریاست کوٹہ سے مرہٹہ رئیسون یعنی پیشوا و سیندھیہ و ہلکر و پوار کو دیا جاتا ہے بموجب نقشہ مشمولہ کے سرکار انگریزی کے خزانہ دہلی مین ہمیشہ داخل ہوتا رہے گا ـ

تفصیل خراج

کوٹہ
سے
لاکہہ
نقد مال
دو لاکہہ یک لکھہ
منہا مال
عـــہ
باقی سکہ چندیری اوجین اندور
دو لاکہہ لـــہ
منہا
بٹہ سکہ جات
فیصدی ـــہ عـــہ

دو لاکہہ عـــہ سـا سکہ کلدار شاہی

خراج سات کوٹھری
عـــہ سکہ بوندی لعـــہ کلدار شاہی
منہا بٹہ
فیصدی صـہ
الـ مـا

لعـــہ سکہ دہلی

دو لاکہہ للعہ لماعـہ سکہ دہلی

بलोन	अन्तहदा		
بلون	انتهدا	حصہ بلکہ سیمہار	حصہ سیندیہیہ
الـ [illegible]	[illegible] سکہ لونڈی	یک لاکھہ [illegible]	یک لاکھہ [illegible]
منہا [illegible]	منہا	نقد [illegible] مال	نقد [illegible] مال
[illegible]	[illegible] فیصدی [illegible]	معینا [illegible]	معینا [illegible]
[illegible]	[illegible]	منہا	منہا
		نقصان مال	نقصان مال
حصہ سیندیہیہ [illegible] بلکہ [illegible]	حصہ سیندیہیہ حصہ بلکہ	معہ [illegible]	معہ [illegible]
[illegible]	[illegible]	سکہ چندیری اوجین اندور	[illegible]
		یک لکھہ معہ [illegible]	سکہ چندیری اوجین اندور
		منہا [illegible]	یک لکھہ معہ [illegible]
		فیصدی [illegible]	منہا [illegible]
		[illegible]	فیصدی [illegible]
			[illegible]
		[illegible]	[illegible]

इंद्रप्रद खोदोली	करवार गढ़या पीलदा		
اندرگڑہ کھوڑولی وغیرہ دس گانو بقیہ ٹھاکران	موضع کرنوار وگڑھیا و پیلدا		حصہ پوار
بلکہ و سیندیہیہ [illegible] سکہ لونڈی	[illegible]		[illegible]
منہا [illegible]	منہا		نقد مال [illegible]
فیصدی [illegible]	فیصدی [illegible]		منہا [illegible] مال
[illegible]	[illegible]		[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]
	بلکہ [illegible] سیندیہیہ [illegible]		منہا [illegible]
	پوار [illegible]		فیصدی [illegible]
			[illegible]

سیوم سنہ [illegible] آباد جو ابتک پیشوا کو دیا جاتا تہا دست [illegible]

ٹونک — قلم ۱ جو ملک عطیہ مہاراجہ صاحب ہلکر نواب میرخان صاحب کے قبضہ مین ہے اوسکے بدستور بہ قبضہ نواب صاحب موصوف اور اونکے وارثان رہنے کے سرکار انگریزی کفیل ہوتی ہے اور ملک مذکور کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے **قلم ۲** بجز اوس فوج کے جو انتظام ملک کے واسطے ضرور ہو نواب میرخان صاحب اپنی کل فوج کو موقوف کر دینگے **قلم ۳** نواب میرخان صاحب کسی ملک مین زیادتی نکرینگے اور پنڈارہ و دیگر غارتگرون سے تعلق فسخ کرکے اونکی بیخ کنی اور سزادہی مین سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور بلا منظوری سرکار کسی سے عہد و پیمان نکرینگے **قلم ۴** نواب میرخان صاحب اپنا کل توپخانہ اور سامان جنگی بجز اوسکے جو قلعون کی حفاظت اور انتظام ملک کیواسطے ضرور ہو سرکار انگریزی کو دے دینگے سرکار سے اوسکی نقد قیمت ملیگی۔

قولی — قلم ۵ جو خراج کہ مہاراجہ صاحب پیشوا کو دیتے تھے اور پیشوا نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے سرکار نے از خود معاف کر دیا ہے۔

بیکانیر — قلم ۶ از آنجا کہ بعض اشخاص سکنائے علاقہ بیکانیر نے غارتگری و رہزنی کا طریقہ اختیار کیا ہے اور فریقین متعہد کی غریب رعایا پر ظلم کرکے اونکا مال لوٹ لیا ہے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ باشندگان علاقہ انگریزی کا جو مال ابتک غارت ہوا ہے واپس دلوا دینگے اور آیندہ کو اپنی ریاست مین رہزن و غارتگرون کو ارتکاب جرایم سے باز رکھینگے اگر مہاراجہ صاحب خود اسکا انسداد نکر سکین تو سرکار سے درخواست کرین کہ مدد ملیگی

مگر فوج کا خرچ مہاراجہ صاحب کو دینا پڑیگا اگر فوج خرچ نقد ادا نکر سکین تو اپنے ملک کا
ایک جزو سرکار کو سپرد کر دینگے کہ بعد ایصال مصارف فوج واپس دیا جاویگا۔
قلم ۷ جب مہاراجہ صاحب درخواست کرینگے سرکار انگریزی ٹھاکر و دیگر باشندگان
علاقہ ریاست کو جنہون نے فساد کر رکھا ہے اور اونکی حکومت اوٹھا دی ہے
مطیع کر دیگی اور مہاراجہ صاحب فوج متعینہ کا خرچ ادا کرین گے اگر نقد ادا نکر سکین
تو بالعوض اوسکے کسیقدر ملک سپرد کرینگے کہ بعد ایصال فوج خرچ واپس دیا جاویگا
قلم ۱۰ چونکہ سرکار انگریزی کی خواہش یہہ ہے کہ بیکانیر اور بھٹنیر کی سڑکین ممالک
کابل و خراسان کی تجارت کیواسطے قابل گذر و با امن ہوجاوین مہاراجہ صاحب
عہد واثق کرتے ہین کہ اپنے ملک مین اس خواہش کی کامل تعمیل کرینگے کہ سوداگر
بلا اذیت چلا کرینگے اور شرح معینہ سے زیادہ اون سے محصول نہ لیا جاویگا

جیسلمیر ۔ قلم ۲ مہاراول سولراج کی اولاد ریاست جیسلمیر کی وارث
ہوگی **قلم ۳** جب کوئی زبردست دشمن ریاست پر حملہ آور ہوگا اور ریاست
کو خوف عظیم ہوگا تو بشرطیکہ سبب تنازعہ منجانب راجہ صاحب پیدا نہوا ہو سرکار
انگریزی ریاست کی حفاظت مین کوشش کریگی ۔

ڈونگرپور ۔ قلم ۸ مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ ریاست دہار
یا کسی دیگر سرکار کا خراج جو اب بذمہ ریاست ڈونگرپور ہے بذریعہ اقساط کے
جو سرکار انگریزی بنظر گنجایش آمدنی ریاست مقرر کرے سرکار مین ادا کرینگے
قلم ۹ مہاراول صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان خود اقرار کرتے
ہین کہ سرکار انگریزی کے مصارف حفاظت کے عوض مین خراج سالانہ کہ حسب

حیثیت ریاست مقرر کیا جاوے مگر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ
نہو سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہاراول صاحب اقرار کرتے
ہین کہ کل عرب و مکرانہ و سندیون کو موقوف کر دینگے اور باشندگان ملک کے
سوا سے کسی کو سپاہ مین نوکر نہین رکھین گے **قلم ۱۲** سرکار انگریزی اقرار
کرتی ہے کہ مہاراول صاحب کے سرکش رشتہ دارون کی مدد نکریگی بلکہ اونکے
مطیع کرنے مین مہاراول صاحب کو مدد دیگی **قلم ۱۳** اس صلحنامہ کی نوین
قلم مین مہاراول صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار انگریزی کو خراج دینگے
بطور طمانیت اوس شرط کے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج
لینے کیواسطے مقرر ہون اونکو دیتے رہین گے اور بیوقت ادا نکر سکین
تو یہہ بھی قبول کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایجنٹ مقرر ہو کر
شہر ڈونگرپور کی آمدنی محصول سے خراج وصول کیا جاوے۔

بانسواڑہ۔ عہدنامہ اوّل۔ قلم ۸ مہاراول صاحب
اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی کو خراج بمقدار تین آٹھوین یعنی
چھہ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک ریاست سے ادا کرینگے۔

عہدنامہ دوم۔ قلم ۸ مہاراول صاحب اور اونکے وارث و جانشین
اقرار کرتے ہین کہ جسقدر خراج دہارا یا دیگر ریاستون کا واجب الطلب ہی بذریعہ
اقساط کے حسب گنجایش آمدنی ریاست سرکار انگریزی مقرر کرے ادا کرینگے
قلم ۹ مہاراول صاحب اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی
کو خراج سالانہ جو سال بسال بموجب ترقی ریاست بانسواڑہ زیادہ ہوتا ہے گا

جب تک سرکار انگریزی مصارف حفاظت ریاست بانسواڑہ کے برابر تصور کرے اور بشرطیکہ تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشین عہد کرتے ہین کہ عرب ومکرانہ وسندھی یا کسی اور غیر قوم کو فوج مین نوکر نہ رکھین گے مگر صرف دیسی سپاہ پیشہ آدمی فوج مین نوکر رکھین گے **قلم ۱۲** مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشینون کے سرکش رشتہ دارون کو سرکار انگریزی مدد نہ دیگی بلکہ اونکو مطیع کرینگی مہاراول صاحب کی دستگیری کریگی **قلم ۱۳** مہاراول صاحب نے نوین قلم مین سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جب خراج ادا نہووے سرکار انگریزی اپنی طرف سے کسیکو مختار مقرر کرکے بانسواڑہ مین تعینات کرے کہ وہ آمدنی چھپتر فی صد تا کہ راسے متعلقہ سے خراج وصول کرتا ہے۔

پرتاب گڈھ۔ قلم ۲ راجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل بقایا خراج واجب الطلب مہاراجہ ملہار راو ہلکر کہ بقدر ایک لاکھ [illegible] ہے بموجب تفصیل سرکار انگریزی کو ادا کرینگے۔

سال اول سنہ ۱۸۱۸	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سال پنجم	سال ششم
[illegible]	[illegible]

اور راجہ صاحب یہہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مذکورہ اوقات مقررہ پر ادا نہو تو ایک ایجنٹ منجانب سرکار انگریزی

مقرر ہو کر محصول شہر پرتاب گڈہ سے وصول کرلے **قلم ۳** راجہ صاحب والی ولایت
و پرتاب گڈہ اپنے اور اپنے وارثون کی طرف سے عہد کرتے ہین کہ بالعوض
حفاظت خراج و نذرین جسطرح اب تک مہاراجہ ملہار راو ہلکر کو دیا کرتے تہے آیندہ
سرکار انگریزی کو دیا کرینگے تفصیل خراج

سال اول [illegible]	سال دوم [illegible]	سال سوم [illegible]	سال چہارم [illegible]	سال پنجم [illegible]

خراج دو قسطون شہشاہی سے ادا ہوا کریگا۔

قلم ۴ راجہ صاحب یہہ بہی عہد کرتے ہین کہ اپنی نوکری مین کسی عرب یا مکرانی کو نہین رکہین گے مگر صرف پچاس سوار اور دو سو پیادہ باشندگان علاقہ پرتاب گڈہ کی فوج رکہین گے اور یہہ فوج جسوقت قرب و جوار پرتاب گڈہ مین ضرورت پڑی حسب الحکم سرکار انگریزی عمل کریگی **قلم ۵** راجہ صاحب پرتابگڈہ اپنی ریاست کے مالک رہین گے سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین بجز انتظام اقوام بدپیشہ اور امن و عافیت ریاست قایم کرنیکی کسی طرح مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ حسب الحکم سرکار انگریزی کاربند رہین گے اور کوئی غیر معمولی محصول اپنے ملک مین سکہ جات زر و مال تجارت پر نہ لگایا جاویگا **قلم ۶** سرکار انگریزی راجہ صاحب پرتاب گڈہ کے سرکش متوسلین و رشتہ دارون کی اعانت نکریگی بلکہ اونکو مطیع کرتے ہین راجہ صاحب کی مدد کریگی **قلم ۷** مینہ و بہیل لوگون کی سزادہی مین راجہ صاحب کی مدد کرنیکا سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے **قلم ۸** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنی رعایا پر کوئی دعوی قدیم کا رواج ملک کے بموجب واجب ہوگا کرین گے

توسرکار انگریزی اوسمین کچھ مزاحمت نکریگی **قلم ۹** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب پرتاب گڈھ اپنی رعایا سے کوئی مطالبہ واجب وصول نکرسکین گے توسرکار اوسکے ایصال مین اونکو مدد دیگی **قلم ۱۰** اگر راجہ صاحب پرتاب گڈھ کا قرب وجوار کی کسی ریاست یا گرد نواح کے کسی ٹھاکر پر کوئی واجب دعوی ہوگا توسرکار انگریزی اوسکو اپنے حکم سے دلانے اور فیصلہ کرنیکا اقرار کرتی ہے اور اگر درمیان راجہ صاحب اور اون رئیسون کی نااتفاقی یا نزاع ہوجاوے توسرکار ثالثی بھی کرے گی **قلم ۱۱** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ مواجب خیرات کی تقسیم مین مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب و باشندگان ملک کے رسومات وعقائد مذہبی ہر موقع پر ملحوظ رہین گے **قلم ۱۲** تیسری قلم مین راجہ صاحب نے سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر کیے جاوین اونکو دیتے رہینگے اور یہہ بھی کہ بروقت ادا نکرسکین توسرکار انگریزی کی طرف سے ایک ایجنٹ مقرر ہوکر شہر پرتاب گڈھ کے محصول سے خراج وصول کرلیا کرے ۔

واضح ہو کہ یہان صرف وہی عہدنامجات لکھے گئے ہین جو ایک وقت مین سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ایک ہی تجویز کے بموجب چند رئیسون سے عنقریب ہم مضمون منضبط ہوئے تھے انکے سوا دیگر عہدنامجات جو دیگر رئیسون سے ونیز انہین رئیسون سے اوقات مختلفہ مین بسبب ضرورت وقت قرار پائے ہین ہر ریاست کی تاریخ مین موقع مناسب پر درج ہونگے ۔ صرف ایک سند جو بعد فساد سنہ ۱۸۵۷ء بلحاظ خیرخواہی راجپوتانہ کے کل رؤسا کو باقرار منظوری ورثا متبنی

بحالت نہونے اولاد صلبی کے وبہ اعلان مداومت اونکی ریاستون کی عطا ہوئی
ہے اس قسم کی اور ہے جو کل راجپوتانہ مین مشترک متصور ہو کر یہان لکہی جاوے
اسواسطے لکہی جاتی ہے —

سند

جناب فیض مآب ملکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان وہندوستان کا یہہ منشاء
ہے کہ ہندوستان کے روسا و امراء کی سرکارین جو اپنے ممالک کی حکومت
کرتے ہین براے دوام مستقل کیجاوین اور اونکے خاندان کی مسند نشینی
و اعزاز و مراتب بدستور جاری رہین بہ تعمیل اس منشاء کے مین آپکا اطمینان
کرتا ہون کہ بحالت نہونے اولاد صلبی کے آپ یا آپکی ریاست کا کوئی اور
رئیس دہرم شاستر اور اپنے خاندان کے رواج کے بموجب کسیکو مسند نشینی
کے واسطے تبنّی کرینگے تو سرکار اوسکو منظور و قبول کریگی اور آپ اطمینان
رکہین کہ جب تک آپکا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرائط عہدنامجات
پر جو ہین اوس خاندان کے فرائض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم
و وفادار رہیگا سرکار کے اس عہد مین کوئی امر خلل انداز نہوگا فقط

(دستخط) لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسراے گورنر جنرل ہند

اس مضمون کی سندین - اودےپور — جےپور — جودہپور — بہرت پور — الور —
بیکانیر — جیسلمیر — بوندی — سروہی — قرولی — پرتاپگڈہ — ڈونگرپور — بانسواڑہ
کشن گڈہ — دہولپور — کوٹہ — جہالاواڑ کے رئیسون کو ملی ہین صرف نوابصاحب
ٹونک کی سندین اسوجہہ سے کہ شرع شریف کے بموجب وراثت و مسند نشینی کو

منظور وقبول کرنا لکھا ہے —

عہدنامجات سپردگی مجرمان

سنہ ۱۸۶۸-۶۹ء مین روسا مفصلہ ذیل سے درباب گرفتاری وسپردگی مجرمان مقدمات سنگین کی جو ایک علاقہ مین ارتکاب واردات کرکے دوسرے علاقہ مین مخفی وپناہ پذیر ہون عہدنامجات منضبط ہوئے ہین جن جرایم کے مرتکب اس عہدنامہ کے بموجب ایک علاقہ سے گرفتار ہوکر دوسرے علاقہ مین سپرد ہوسکتے ہین علی العموم وہ ہین جنکے مجرمون کو علاقہ انگریزی مین بموجب نقشہ معطوفہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری اہالیان پلیس بلا وارنٹ گرفتار کرسکتے ہین اور جنکی تجویز سزا پیشگاہ صاحب جج سے ہوتی ہے —
میواڑ یعنی اودے پور[1] — جے پور[2] — جودہ پور[3] — کوٹہ[4] — جہالاواڑ[5] — کشنگڈھ[6] — قرولی[7] — ٹونک[8] — الور[9] — بھرت پور[10] — دھولپور[11] — بیکانیر[12] — سروہی[13] — پرتابگڈھ[14] — ڈونگرپور[15] — بانسواڑہ[16] —

چوتھی فصل

راجپوتانہ کی عدالتون کا ذکر

دیوانی بجز انگریزی ضلع اجمیر ومیرواڑہ ونصیرآباد کے جہان مثل دیگر اضلاع انگریزی صاحبان کمشنر وڈپٹی کمشنر واسسٹنٹ کمشنر وغیرہ حکام باختیارات عدالت دیوانی ہین ونیز چھاونی آبو وانا درہ کے کہ وہان صاحب مجسٹریٹ آبو اختیارات دیوانی رکھتے ہین ملک راجپوتانہ مین سرکار انگریزی

کوئی عدالت دیوانی نہین ہے - کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ
کے اندر عدالت کے اختیارات کلی حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون
کیطرف سے عدالتین مقرر ہین مگر ان عدالتون کی ہدایت و رہنمائی کیواسطے کوئی
قانون و قاعدہ جاری نہین ہے پابندی ضابطہ و تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ
زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی توجہ و نگرانی و اہلکار کارکن کی لیاقت و دیانت
پر منحصر ہوتے ہین - اس وجہ سے ہر ریاست کی عدالت کی کارروائی رئیس
کی التفات و اہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے
سابقًا ایک قاعدہ جاری ہوا تہا کہ اضلاع انگریزی کی عدالتون کی ڈگریان ہندوستانی
ریاستون مین حسب ضابطہ جاری ہوا کرین مگر اسمین دو قباحتین پیدا ہوئین
اول تو اکثر ریاستون کے حکام نے ڈگریات مذکورہ کے اجرا مین کماحقہ کوشش
نہ کی کہ دفعیہ اسکا حکام انگریزی کے اختیار سے باہر تہا دوسرے بمقتضاے
انصاف و پابندی قاعدہ لازم تہا کہ ریاستون کی عدالت کی ڈگریات بہی اوسیطرح
علاقجات انگریزی مین جاری ہوا کرین مگر ہر ایک ریاست کی عدالت کا حال مختلف
ہونے اور عدم پابندی قانون و قواعد سے سرکار انگریزی کو اونکی تکمیل تحقیقات
و واجبیت فیصلہ پر اطمینان نہین ہو سکتا تہا - اسواسطے قاعدہ مذکور موقوف ہوکر
دستور عام جاری ہوا کہ جس علاقہ مین مدعاعلیہ سکونت گزین ہو وہان ہی اوس پر
نالش کیجاوے اور جس علاقہ کی عدالت سے ڈگری نافذ ہوا وسی علاقہ مین اوسکا
اجرا کیا جاوے -

فوجداری اگرچہ مثل دیوانی کے فوجداری مین بہی بجز ضلع انگریزی اجمیر

ومیرواڑہ ونصیرآباد وچھاونی آبو وانادرہ ونیز علاقہ ملانی کی کہ وہان صاحب मलानी
ایجنٹ جودہپور کو میجسٹریٹ کے اختیارات ہین سرکار انگریزی کیطرف سے
راجپوتانہ مین کوئی عدالت مقرر نہین ہے اور کل ریاستون مین رئیسون کو
اپنے اپنے علاقہ کے اندر مقدمات باہمی رعایا رعلاقہ ریاست مذکور مین اختیارات
فوجداری حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کی طرف سے عدالتین
مقرر ہین تاہم انتظام فوجداری دیوانی کی نسبت کسیقدر عمدگی ہے۔

ریاستون کی عدالتون کی ہدایت ورہنمائی کیواسطے کوئی قانون وقاعدہ عام
جاری نہین ہے پابندی ضابطہ وتکمیل تحقیقات وواجبی فیصلہ زیادہ تر حکام
کی منصف مزاجی وتوجہ ونگرانی واہلکار کارکن کی لیاقت ودیانت پر منحصر ہوتی
ہین اور اس وجہ سے ہر ریاست کی کارروائی رئیس کی التفات واہلکار کی
کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے۔

بعض رئیسون کے اختیارات فوجداری مقدمات اندرونی ریاست مین بھی محدود
ہین یعنی سزاے سنگین پھانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی
باضابطہ درخواست نکرین تو بھی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل سے
بطور خانگی استصواب راے کر لیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص
جاری نہین ہے کہ اسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہوسکے۔

باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاوکشی وغیرہ
چند جرایم مخصوص المذہب وبموقع وہی جرایم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ
انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی وبردہ فروشی ودخترکشی وغیرہ جو کسی زمانہ

ہین بالکل جرم نہ تھے بلکہ ستی کا ہونا فخر خاندان سمجھا جاتا تھا اب جرایم سنگین ہین کہ اول مرتکبان جرم کو ریاست سے سزا ہوتی ہے اور بہ ثبوت غفلت وچشم پوشی ریاست کے سرکار انگریزی رئیس وا ہالیان ریاست سے سخت باز پرس اور مواخذہ کرتی ہے۔

جب سے ریل کی سڑک راجپوتانہ مین جاری ہوئی ہے مقدمات وقوعی اندرون حدود اسٹیشن وسڑک ریل کی تحقیقات وتجویز اوسی ریاست کے صاحب پولٹیکل کرتے ہین جسکے علاقہ مین موقع واردات ہوا ور ایسے مقدمات مین صاحب موصوف کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ہین۔ اور جب سے سانبہر کا جے پور وجودہ پور کے مہاراجہ صاحبان سے لیا گیا ہے وہان بھی ایک عدالت باہتمام صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر مقرر ہوئی ہے۔

صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اپنی اپنی ریاست متعلقہ کے اندر نسبت مقدمات باہمی رعایا دو دو ریاستون ونیز ایسے مقدمات کی جنمین ایک فریق سرکار انگریزی ہو مجسٹریٹ کے اختیار ہین مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچوکلا مین ہوتا ہے جنکے صاحبان پولٹیکل ایجنٹ افسر ہین۔

راجپوتانہ مین پنچوکلا کے کل پانچ محکمہ جات ہین

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے

اوسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل رہتے ہین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔
دوم چار ادنی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جے پور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک ہین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ افسر ہین۔
پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بہی کبہی کبہی بنظر سہولت دایر ہوجاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔
جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان و فایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین وکلار شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے اسسٹنٹ صاحب اور پنچایت ادنے مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ سرپنچ ہوکر اجلاس کرتے ہین اور راے دینے کے مجاز ہوتے ہین۔
اجمیر و میرواڑہ کے اضلاع انگریزی بہی ان محکمہ جات کے اوسیطرح محکوم ہین جسطرح راجپوتون کی ریاستین ہین اور ان محکمہ جات کی احکام کی تعمیل حکام مذکور پر لازم آتی ہے۔
کرنل ایڈن صاحب نے لکہا ہے کہ باوصف کئی قباحتون کے یہہ پنچایتین محکمہ جات پسندیدہ عوام ہین کہ اونکے سبب سے ہر ریاست کو اپنے اپنے علاقہ مین مسافرین و تاجرین کی جان و مال کی حفاظت کی خواہش و ضرورت

ईडन

پیدا ہوگئی ہے اور یہہ ہی بڑے اس کا باعث ہے کرنل بروک صاحب ब्रुक
بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ
قواعد جاری کیا تہا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے سنہ ۱۸۷۰ء مین کرنل پیلی صاحبنے पेली
تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجہکو پنچایتون
کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند
قاعدے تجویز کئے کہ گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ معدلت
بہت سہل ہوگیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے
دستور العمل مرتب کرنے کی تجویز درپیش ہے پہر سنہ ۱۸۷۶ء مین مسٹر لیال صاحب ल्याल
تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے ۔ محکمہ جات
مذکور مقرر ہوئے تہے اوس وقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی
تیاری سے آمدرفت زیادہ ہوکر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ
کی اعلی و ادنی پنچایتین ہین ویسے ہی محکمہ جات وہ ہین جو تحت ایجنسی راجپوتانہ
اور تحت گورنمنٹ بمبئی کی ریاستون سے واسطے تجویز معاوضہ مقدمات وقوعی
و مال مسروقہ و مفرورہ کے جمع ہوا کرتے ہین اونمین مجرمون کی سزا دہی کی کچہہ
تجویز نہین ہوتی ہے یہہ امر از بس قابل اعتراض ہے کہ اون سے بجائے فائدہ
کے زیادہ تر نقصان پیدا ہوتا ہے ۔

محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۳ء کے شروع مین محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کا کام ہندوستان
کے علاقہ انگریزی مین ختم متصور ہوکر اوسکی خدمتین پولیس سے متعلق ہوگئین

اور صرف ہندوستانی ریاستون مین اس محکمہ کی کارروائی باقی سمجھی گئی سواے راجپوتانہ مین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اس علاقہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر استیصال ٹھگی وڈکیتی کے بھی اسسٹنٹ مقرر ہوئے اور اونکے تحت مین عملہ مع جمعیت نجیبان و مخبران مقرر ہوا۔

صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر نے سنہ ۱۸۶۵ع مین تیرہ اشتہاری ڈاکو اور سنہ ۱۸۶۶ع مین تئیس ڈاکو گرفتار کرکے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مین سپرد کئے کہ اون مین سے تیرہ حبس دوام بعبور دریاے شور گیارہ دائم الحبس سات محدود میعادون کیواسطے قیدا چہار قید بالعوض ضمانت سزایاب ہوئے اور ایک زیر تجویز رہا۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکھا تھا کہ راجپوتانہ کی وسعت کو دیکھتے ہوئے یہ کارروائی زیادہ نہین ہے مگر اسی کے خوف سے اور رمینہ لوگون کو ضبط مین رکھنے سے مالوہ وسط ہند و دکن مین جہان وے وارداتین کرتے تھے بہت امن ہوگیا ہے سنہ ۱۸۶۷ع مین کرنل پیلی صاحب نے لکھا کہ مین سررشتہ استیصال ٹھگی وڈکیتی پر بھی متوجہ ہون ضابطہ مروج حال مجھکو پسند نہین ہے مگر ابتک بجاے اوسکے دوسرا ضابطہ جاری کرنیکی تجویز بھی نظر نہین آئی ہے۔

جیلخانجات

اجمیر کے جیلخانہ اور صاحب مجسٹریٹ آبو کی حوالات کے سواے راجپوتانہ مین حاکمان انگریزی کے تحت حکومت مین کوئی محبس نہین ہے جو لوگ سزایاب قید ہوتے ہین اوسی ریاست کے جیلخانہ مین رہتے ہین جہان کے

رہنے والے ہین اور پانچ برس سے زیادہ میعاد کی قید کی اجمیر کے جیلخانہ مین بہیجے جاتے ہین ۔

ریاستون کے جیلخانون کی زمانہ حال مین بہت ترقی ہوئی ہے الور جے پور جودہ پور اور بہرت پور مین تو ایسے عمدہ جیلخانہ ہین کہ کئی صورتون سے علاقہ انگریزی کے بعض جیلخانون سے بہی بہتر متصور ہوسکتے ہین اور بیکانیر قرولی دہولپور و کوٹہ مین انکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ کارروائی کیواسطے کافی ہین البتہ ہندوستانی ریاستون کے جیلخانون مین قواعد کی پابندی زیادہ نہین ہے اور بغور دیکہنے والے کو اکثر امور قواعد جیلخانہ کے خلاف نظر آتے ہین۔ مثلاً سروہی جہان جیلخانہ ابتدائی حالت مین ہے رئیس نے حالت نزع مین حسب دستور راجپوتانہ کل قیدیون کو رہا کردیا۔ مگر البتہ ریاستون کے محبسون مین قیدیون کی خبرگیری اچہی طرح ہوتی ہے اور کہانا اور کپڑہ ملتا ہے اور بیمارون کا معالجہ اچہی طرح ہوتا ہے دس برس پیشتر ان جیلخانون کا حال بہت کم معلوم تہا صرف دو تین پر انگریزی افسرون کی نگرانی تہی اب تیرہ جیلخانون سے ڈاکٹر صاحبان انگریز و تربیت یافتہ ہندوستانی کے پاس ماہواری نقشہ جات معالجہ آتے ہین اور کوئی غیر معمولی بیماری یا حفظان صحت کی کمی یا کوئی امر قاعدہ مروجہ سے خلاف وقوع مین آتا ہے تو فوراً اوسکی اطلاع ہوکر بندوبست کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مور صاحب لکہتے ہین کہ بڑی خوشی کی بات ہے اور اسی سے تدبیرات حفظان صحت پر بخوبی عمل ہونیکی تصدیق ہوتی ہے کہ باوجودیکہ اکثر محبسون کے گرد نواح مین ہیضہ پہیلا اور دوچار

मूर

قیدیون کو بھی ہوا اگر کسی جیلخانہ مین مرض کا زور نہوسکے پایا جن محبسون مین ایسا ہوا - اجمیر - کوٹہ - الور - جے پور - اور اودے پور کے ہین -

انتظام فوجداری کے باب مین حکام کی ائین

کرنل بیلی صاحب ۲ جون ۱۸۶۸ء

غارتگری ڈاک اور ڈکیتی کے انسداد مین بہت کوشش کی گئی ہے اب بہہ جرایم صریح کمی پر ہین سابق مین اون پر چشم پوشی ہوتی تھی مجرم بلا سزا دہی چھوڑ دیے جاتے تھے - یا مقدمات بہ تدریج دفتر مین سہو ہو جاتے تھے اب ایسا قاعدہ جاری کیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات کبھی ہو نہ سکین اور تا وقتیکہ مجرم گرفتار ہو کر سزا نہ پالین متواتر پیش ہوتے رہین جب مجرمون کو تحقیق ہوگا کہ سزا سے اعمال ضرور ہونیوالی ہے اور اہلکارون کو ثابت ہوگا کہ چشم پوشی و پناہ دہی مین سراسر نقصان ہے کچھہ فائدہ نہین - اور رئیسون کو یقین ہوگا کہ سرکار انگریزی بغیر سزا دہی مجرمان کی طلبی سے باز نہین آتی ہے تو ہر ایک فریق تکلیف سے بچنے کی غرض سے انسداد جرایم مین کوشش کریگا -

باوریہ مینہ وغیرہ اقوام جرایم پیشہ و غارتگر . کے ساتھہ پیش آنے کے طریقہ مین بھی اصلاح دیکھی ہے اور ریاستون سے یہہ سوال درپیش ہے کہ یا تو ان بدذات قومون کو نکالدین یا اونکو زمین دیکر بشرایط مناسب صلح شعار پیشون مین مصروف رہنے پر آمادہ کرین میری راے مین دوسری تجویز اسوجہہ سے کہ بارحم و کل التفصیل اور شایستہ سرکار اعلے کے فرایض سے موافق ہے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان اقوام کو ایک ریاست سے نکالنا اصل مین دوسری ریاست ملحق السرحد کو نقصان

پہونچانا ہے ۔ گرفتاری و سپردگی مجرمان مفرور علاقہ غیر کیواسطے قواعد مقرر کرنے
ضرور ہین کہ اون سے ریاستون کو بہت فایدہ ہوگا ۔

مسٹر لیال صاحب [illegible]

سالگذشتہ مین درباب تقرر ضوابط و اختیارات نسبت ہندوستانی و انگریز رعایاے
انگریزی جو ملک غیر مین مرتکب جرایم ہون گورنمنٹ سے کئی احکام تاکیدی صادر
ہوئے ہین اس باب مین ابتک کا عمل درآمد بہت غیر محدود ہے اور مجرمون
کے تعاقب و سپردگی کے باب مین حدود راجپوتانہ کے اندر و باہر درمیان
ریاستون کے ایسے معاملات پیش آتے ہین کہ اون سے بہت سرگردانی
ہوتی ہے ۔

سنہ [illegible] مین حسب منظوری نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل
بہاولپور و پٹیالہ کے درمیان باہمی گرفتاری مجرمان کے باب مین ایک عہدنامہ
منضبط ہوا تھا اوسکی تعمیل نہین ہوئی ۔ مگر ایسے مفسد سرحد پر جیسے شیخاوادی کی
ہے طرفین کی پولیس کے متفق عمل کا کوئی عمدہ قاعدہ ہونا نہایت ضرور ہے ۔
اور بجز اسکے کہ یا تو صاحب اسسٹنٹ متعینہ سجان گڈہ کو اوس علاقہ کے اختیارات
خاص دیئے جاوین یا دونون ریاستون کے اہلکار وقتاً فوقتاً متفق ہوکر فیصلہ
کیا کرین جو قاعدہ سنہ [illegible] مین مقرر ہوا تھا اوس سے بہتر تجویز کرنا سہل نہین
ہے اور اگرچہ اس قدر طوالت سے نہین مگر بیکانیر و بہاولپور کے درمیان
بھی یہی معاملہ پیش ہو رہا ہے ۔

اس مین شک نہین کہ راجپوتانہ کی ریاستون مین اختلاف علاقہ جات سے بھی

مجرمون کو بچ جانیمین بہت آسانی ہوتی ہے گو اصل مین یہہ نتیجہ مستعدی عملہ پولیس نہونیکا ہے چنانچہ انگلستان کے اضلاع مین بہی تہوڑے دن ہوئے جب یہی حال تہا - مشکلات حق رسی کی چارہ جوئی ابتک محکمہ جات پنچایت سے ہوتی ہے مگر یہہ محکمہ جات روز بروز بجاے فوجداری عدالتون کے معاوضہ دلانے کی کچہریان ہوتی جاتی ہین اور کسی مجرم کو سزا نہین دیتے ہین ضابطہ مروجہ مین بہت قباحتین ہین اور یقین ہے کہ انقلاب زمانہ اور بہتر تدبیرون کے ممکن التعمیل ہوجانے سے اونکی ترمیم کی بہت جلد ضرورت ہوگی -

جرایم سنگین وقوعی ملک راجپوتانہ کی کماحقہ کیفیت تحقیق نہین ہوسکتی کیونکہ اونکی اطلاع پہونچنے کے ذریعے بہت ناقص اور ہر ریاست مین بطرز مختلف ہین سررشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی مین جو نقشہ جات جاتے ہین اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے لکہا ہے کہ بالکل غیر معتبر ہین بیش قیمتی اشیار کی غارتگری کی اطلاع محکمہ جات پنچایت کی معرفت آتی ہے مگر احتمال ہے کہ ان مقدمات مین سے اکثر ریاستون مین طے ہوجاتے ہین اور صرف وہی مقدمات جو ریاستون مین طے نہین ہوسکتے ہین پنچایتون مین آتے ہین - تاہم بڑی سڑکون پر اب بہت امن ہوگیا ہے - اور غارتگری ڈاک کی جو چند وارداتین ہوتی ہین جنوب مغرب مین ریاستون کی حدود کے الحاق پر وقوع مین آئے ہین اور مقصود اونکا بجاے حصول مال کے وحشی اقوام اور سرکش سردارون کا جبلی تعصب سے شایستہ طریقہ حکمرانی کو نقصان پہونچاتا ہے -

سیواڑ مارواڑ اور سروہی کی سرحد پر پیشون سے بڑا فساد کر رکھا تہا اور ایک
دفعہ یہہ بہی تجویز ہوئی تہی کہ تینون ریاستون کی متفق فوج سے اونکی سرکوبی
کیجاوے مگر اسمین یہہ نقص تہا کہ بلا افسری کسی صاحب انگریز کے انصرام کار
غیر ممکن تہا بلکہ انگریز افسر کے اہتمام سے بہی بلا امداد فوج کلینجنٹ عہدہ برائی
دشوار تہی علاوہ اسکے کل تجربہ کار صاحبان انگریز کی راے اسی پر متفق
ہوئی کہ تا وقتیکہ مطالب سلطنت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو حتی الامکان
ان فتنہ انگیز لوگون سے فوج انگریزی کو بر سر مقابلہ لانا نچاہیئے۔

مسٹر لیال صاحب سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء

علی العموم ملک مین امن رہا ہے اور سب لوگ قبول کرتے ہین کہ غارتگری و
جرایم سنگین کا ارتکاب کم ہوا ہے سبب اسکا غالبًا یہہ ہے کہ رئیسون کے
باہم کسیطرح کی نااتفاقی نہین ہے اس ملک مین جرایم پیشہ لوگ زبردست و
شورہ پشت ٹہاکرون کے اغوا یا اہلکارون کے ظلم و تعدی سے مرتکب
واردات ہوتے ہین اب کل راجپوتانہ مین صرف ایک باغی یعنی کہاٹو علاقہ مارواڑ
खाटू
کا ٹہاکر ہے اور مینون کو آباد کرکے بد پیشون سے باز رکہنے کیواسطے مارواڑ
الور اور سروہی کی ریاستون مین جو کوشش کیگئی ہے کرنل کارنل صاحب
कालवल
و میجر والٹر صاحب و میجر کیڈل صاحب کی توجہہ سے کارگر ہوئی ہے البتہ
वालटर
कैडल
موگہیہ اور باوریون کا جنہیچ کیطرف اس ملک مین جہان کئی رئیسون کے
मोघया
वावरया
علاقجات مخلوط ہین علاج ہونا باقی ہے۔
مگر مختلف ریاستون کی وارداتون کا مسلسل حال اور صحیح شکل دریافت ہونے

آسان نہین ہے ـ البتہ یہہ امر کل شہادتون کے اتفاق سے ثابت ہے کہ
سڑکون پر بہ نسبت پیشتر کی مسافرون کی جانین اور مال اب زیادہ امن مین
ہین اور دفتر محکمہ جات پنچو کلا سے اسکی تصدیق ہوتی ہے بیکانیر و سروہی
کی رپورٹون مین خودکشی وغیرہ وغیرہ فن ہونیکے مقدمات لکھے ہین اور راجپوتانہ
مین اس قسم کے جرایم سنگین کی عام غرض یہہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے
دشمن یا ظالم پر غضب الہی نازل کرین یا اس نظر سے کہ جب تک انصاف
کو نہ پہونچین فساد کرین جیسے ایک شخص نے الور کے علاقہ مین ریل کی گاڑیون
کو لوٹانا چاہا تہا آدمی کی قربانی کا اعتقاد بہت مستحکم ہے کرنل کارنل صاحب
لکھتے ہین کہ علاقہ سروہی کے بہیل یہہ افواہ سنکر کہ راجہ اپنی مسندنشینی کی
رسمیات مین بہیلون کی قربانی کیا چاہتا ہے مفرور ہوگئے ـ
جیسا کل ملکون مین ہوتا ہے راجپوتانہ مین بہی ان اضلاع مین پولیس کا
اقتدار ضعیف تر ہے جو سرحد پر واقع ہین اور جہان ایک ریاست کا علاقہ
دوسرے مین مخلوط ہوتا ہے مگر یہانتک تحقیق ہوا ہے سرحد شمالی بیکہ پنجاب
اور سکہون کی ریاستون سے ملحق ہے ہر طرح امن ہے اور جنوبی سرحد کچہہ کے کच्छ
رن واقع مغرب سے نیچ واقع مشرق تک پرخم و پیچدار ہے اور زیادہ تر جنگل اور
پہاڑی بن مین واقع ہے اوسکے طرفین کو کہ ایک طرف راجپوتانہ اور دوسری
طرف ماہی کانٹہ ریوا کانٹہ اور وسط ہند کی ریاستین ہین بہیلون کی آبادی माही कांठा
ہے جس ریاست کے برائے نام علاقہ مین ہین اوسکی حکومت کو مطلق خیال مین रीवा कांठा
نہین لاتے ـ ان اضلاع مین بدمعاشون کا انتظام اور رعایا کی امنیت پیدا

کرنا بالفعل راجپوتانہ مین ایک امر اہم درپیش ہے البتہ ایک اچھے تنخواہ دار سپاہ تحت
حکومت صاحب انگریز افسر اسکام کو بآسانی کرسکتی ہے مگر ۱۸۳۱ء سے ایک مستعد
صاحب بانسواڑہ و پرتاب گڈہ مین متعین ہین اور سرحد پر فیصلہ مقدمات کیواسطے
پنچایتین جمع ہوا کرتی ہین اس سے یقین ہے کہ بہت فایدہ ہوا ہوگا پس طریقہ مروجہ
حال سے بہی طریقہ مروجہ سابقہ کی نسبت بہتر بندوبست ہونیکی امید ہوسکتی ہے
دریافت ہوا ہے کہ فساد و غارتگری باہم بہیلون مین بہت ہوتی ہے اور سبب تنازعہ
زیادہ تر عورات و مویشی سے شادی و غمی وغیرہ شراب نوشی کے موقعون پر پیدا ہوجاتے
ہین۔ اوسی ویران سرحد پر امسال کپتان ہیٹ صاحب نے بانسواڑہ اور رتلام
کے درمیان بہت مقدمات فیصل کیئے ہین تاہم ریاستون کی اندرونی سرحد پر
بہت نزاع و فساد و کشت وخون چلا جاتا ہے۔ عنقریب کل ریاستون مین فوجداری
و دیوانی کی عدالتین ہین مگر اصلی اختیارات کم وبیش صرف براے نام ہین شاید
راج جے پور مین آرایش بیرونی سے حسن سب سے اعلے درجہ پر پہونچ گیا ہے۔
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے تحت مین باقاعدہ عدالت و پولیس یہہ ہین۔
صاحب اسسٹنٹ کمشنر سانبہر۔ صاحبان مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ ریلوے۔
سانبہر کی عدالت مین کچہہ کام نہین ہوتا اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکہتے ہین کہ
میرے اختیارات فوجداری محض فضول و ناکارآمد ہین اور صاحبان مجسٹریٹ
ریل نے کہ ہر ایک ریاست کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ہین بہت
کام کیا ہے اونہین سنگین مقدمات ریل گاڑیون کو روکنے و لوٹ لینے کے اقدام کے
ہین کہ ایک مرتبہ اس جرم نے بہت رواج پایا تہا۔ میجر لا صاحب کے تحت حکومت

مین ریل کی پولیس نے بہت ترقی پائی ہے اور اوسکے اختیارات وضوابط وتعلقات
شرشتہ ریل سے بطرز مناسب مقرر ہو گئے ہین اس پولیس کی افسری کا عہدہ بہت
بڑا ہے کیونکہ اوسکو انگریزی و ہندوستانی کئی سرشتون اور کئی ریاستون سے
کام پڑتا ہے میجر لا صاحب نے اپنی کارگذاری سے ثابت کیا ہے کہ وسے ہرطرح
اس عہدہ کے لایق ہین *

پانچوین فصل

راجپوتانہ کی آمدنی و خرچ

سرکار انگریزی مین راجپوتانہ کے ممالک سے حسب تفصیل ذیل آمدنی ہوتی ہے

زر جمع و خراج استمرار داران علاقہ اجمیر و میرواڑہ کہ تفصیل اوسکی اجمیر کے تذکرہ مین ہوگی [illegible] لکھہ [illegible]

ہندوستانی ریاستون سے

[illegible] لکھہ [illegible]

خراج		فوج خرچ	
[illegible] لکھہ [illegible]		[illegible] لکھہ [illegible]	
میواڑ یعنی اودیپور سے [illegible] لکھہ	جے پور سے [illegible] لکھہ	اودیپور میواڑ سے بابت میواڑ بہیل کور پس کی [illegible]	مارواڑ یعنی جودہپور سے بابت ایرن پورہ اررگیولر فورس کے جسے سابقاً جودہپور بہیجی گئی تہی یک لکھہ [illegible]
مارواڑ یک لکھہ [illegible]	کوٹہ یک لکھہ [illegible]		
بوندی یک لکھہ [illegible]	جہالاواڑ [illegible]		
بانسواڑہ [illegible]	ڈونگرپور [illegible]	کوٹہ سے بابت دیولی اررگیولر فورس جسے سابقاً کوٹہ کنٹنجنٹ کہتے تہے [illegible] لکھہ	
سروہی [illegible]	پرتاب گڈھ [illegible]		

کرایہ ڈاک بنگلہ جات جو مسافرون سے لیا جاتا ہے سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین سات سو روپیہ وصول ہوا اور ہر سال تخمیناً اسقدر ہوتا ہے

لما

مصارف متعلقہ ایجنسی راجپوتانہ سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین حسب تفصیل ذیل ہوئے اور ہر سال عنقریب اوسیقدر ہوتے ہین۔ لعہ لکھ لعہ سامہ

محکمہ جات پولیٹیکل ایجنسی و مصارف متعلقہ ریاست غیر	تنخواہ و جاگیر وغیرہ بموجب عہدنامجات	مصارف عدالت	مواجب سالانہ وغیرہ
لکھ لعہ لماسہ	معہ لامعہ	سمہ الماعہ	الہ مار
متفرقات	مصارف فوج کنٹنجنٹ	تعمیرات	
السامہ	معہ لکھ للعہ ماسہ	معہ مار	

میواڑہ بھیل کورپس	ایرن پورہ
یک لکھ عہ مارعہ	یک لکھ لعہ الاعہ
دیولی	رجمنٹ سواران بنگالہ متعینہ دیولی
یک لکھ معہ صمامہ	۵ لکھ لعہ لامعہ

فوج نمبری متعینہ چھاؤنی نصیرآباد کے مصارف کہ غیر معین ہین آمدنی ضلع اجمیر سے دیئے جاتے ہین صحیح تعداد اونکی و نیز مصارف ضلع اجمیر کے دریافت نہین ہوسکے ہین؛

چھٹی فصل

راجپوتانہ کی سرکاری فوج

راجپوتانہ کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی فوج کا ایک توپخانہ ہندوستانی سوارون کے چھہ رسالے ایک گورون کی رجمنٹ چار ہندوستانی پیادون کی رجمنٹین متعین رہتی ہین اون مین ۴۷۵۰ مسلح آدمی ہین اون مین سے ۹۹۲ گورے ہین باقی ہندوستانی۔

نام مقام	توپخانہ		ہندوستانی بہادر سوار	پیادگان		کیفیت
	توپ	گولہ انداز		گورہ	ہندوستانی	
قسمت مئو: نصیر آباد	۶	۱۳۰	۱۴۹	۷۹۴	۶۹۱	یہ بمبئی احاطہ کی فوج مین سے
اجمیر	۰	۰	۰	۷۸	۰	
دیولی	۰	۰	۵۲۰	۰	۷۱۵	دوم رسالہ سواران بنگالہ
ایرن پورہ	۰	۰	۲۷۷	۰	۴۴۳	دیولی و ایرن پورہ فوج
کھیرواڑہ	۰	۰	۰	۰	۵۰۸	میواڑہ بھیل کورپس
کوٹرہ	۰	۰	۰	۰	۱۴۵	
	۶	۱۳۰	۹۴۶	۸۷۲	۲۵۱۲	

دیولی کی فوج کی عمدہ قواعد دانی و خوش چلنی اور کارگذاری کی تعریف نصیر آباد کے برگیڈیر صاحب اکثر کرچکے ہین سنہ ۱۸۵۷ع مین کوٹہ کنٹجنٹ باغی ہوگئے تب جناب ایجنٹ

گورنر جنرل بہادر نے مینہ وغیرہ اقوام باشندگان ویولی سے کہ ازبس وحشی صفت
وجرایم پیشہ ہین اور ایسے لوگون کو سر سلیمن صاحب غیر ممکن التربیت کہا کرتے تہے سرस्लीमन
فوج بہرتی کرنی تجویز کی اول کپتان فوربس صاحب کو یہہ خدمت سپرد ہوئی مگر फोर्बस
اونکے بیمار ہو جانے سے لفٹنٹ کرنل میکڈونلڈ صاحب کمانڈنٹ حال نے بہرتی मेकडोनल्ड
کی اس بہرتی کا لوگون کو مشکل سے اعتبار آیا تہا کسی کے اعمال سابقہ کی کچہہ تفتیش
نہوئی نہایت شریر و بدمعاش تا بحدیکہ جنکے جسم پر جیلخانہ کی علامت موجود تہی بلا تامل
بہری گئی۔ اگست ۱۸۵۷ء مین اس بہرتی کو گرفتاری کا حیلہ سمجہکر ایک رات مین
۲۰۵ - آدمی بہاگ گئے تنخواہ ہر روز تقسیم ہوتی تہی اور اونکا اعتبار اسقدر کم تہا
کہ اونکو سرکاری بندوقین سپرد کرنا مناسب نہ سمجہا اور ابتدا مین وہی تلوار ڈہال
دیسی بندوق اور تیر کمان سے مسلح تہے مگر جلد تحقیق ہوا کہ مینہ اور اونکی ہمجنس قومین
بہرتی فوج کیواسطے عمدہ لوگ ہین اونکے غرور اور تندمزاجی کو خوش چلنی پر آمادہ کیا
گیا ناپسند سزائین مثل میعادی قید ندیگئی لیکن جسپر چوری ثابت ہوئی اوسکو بلا تامل
سزا رتازیانہ دیگئی مگر سزا دہی مین ذاتی غرور پر لحاظ رکہا گیا۔ مثلاً چچا بہتیجے فوج مین
نوکر تہے اور بہتیجے سے خطا سرزد ہوئی اور چچا نے جو افسر تہا اعتراض کیا کہ اگر خلاصی
کے ہاتہہ سے اوسکو پٹوایا جاوے گا تو کل خاندان کی ہتک ہوگی یہہ عذر پذیرا کرکے
اوس چچا کے ہاتہہ سے ہی اوسکو پٹوایا گیا ۱۸۵۸ء مین یہہ فوج سب طرح تیار
ہوگئی اور کوٹہ کی مہم مین اوس نے بہت عمدگی سے کام دیا یہان اونکے مزاج کی امتحان
کا ایک موقع پیش آیا کہ عبور دریاے چمبل کرکے بہاری توپون کو پہاڑی گہاٹ پر
چڑہانا ضرور ہوا۔ سینون کی پلٹن کے ایک گروہ کی نوکری بولی گئی اور اونکی امداد کیواسطے

مزدور بھی متعین ہوئے سپاہیون نے عذر کیا کہ مزدورون کے ساتھہ کام کرنے
مین ہماری کسر شان ہوگی صرف ہمکو ہی کام کرنے کی اجازت ہو چنانچہ درخواست
منظور ہوئی اور انہون نے ایک رات مین اس خوبی سے کام کردیا کہ علی الصباح
افسران فوج کو دیکھکر بہت تعجب و خوشی ہوئی حال مین اس فوج کے آدمیون نے
بالعوض اضافہ تنخواہ نیک چلنی چالیس ۴۰ ایکر رقبہ کا ایک تالاب کہودا اس سے
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہی بہت خوش ہوئے اگر وے لوگ ایسی ہی کام
کرتے رہین تو اونکی کارگذاری سے عوام کو فایدہ ہوگا اور اونکی ہوشیاری و
مستعدی بہی زیادہ ہوگی مگر اس قسم کے کامون کی تیاری کی بابت علاوہ تنخواہ
کے اجرت بہی ملنی چاہیئے کہ ایسی تعمیرات سے چہاونی اور گرد نواح کے ملک کو فایدہ
پہونچتا ہے چہاونی ایرن پورہ مین بہرتی کیواسطے آدمی نہین ملتے ہین اور دیولی
مین بہی کم ملتے ہین۔

میوار بہیل کورپس جسکی چہاونی اودے پور سے چالیس میل جنوب مین بمقام
کہیرواڑہ ہے سنہ ۱۸۴۱ء مین بہیلون اور اس کوہستان کے جنگلی باشندون سے
بہرتی ہوئے تہے غدر کے زمانہ مین یہہ رجمنٹ خیر خواہ رہی اسکا تعجب بہی ہین ہے
کیونکہ بہیلون کو دیگر ہندوستانیون سے کچہہ ربط و تعلق نہین ہے اس فوج کے
ملازمین اور پنشندارون کے ذریعہ سے باشندگان ملک نیک چلن اور دانشمند
ہوتے جاتے ہین اگرچہ پشتین کی موروثی بدچلنی رفع کرنیکیواسطے عرصہ کثیر چاہیئے
مگر یہہ امر استقلال کے ساتہہ ہے اوسکے مفید ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے
یہہ رجمنٹ بہت کارگذار اور رجونی قواعد دان ہے اس فوج اور دیولی ایرن پورہ

کی فوج کی بندوقین خراب تہین چنانچہ بدلی گیئن افواج راجپوتانہ سے کُل تعیناتین
پیادہ گورون کی جماعت جو کوہ آبو پر رہتی ہے درج نہین ہوئی سبب یہہ ہے کہ وہ
بنظر فائدہ تندرستی وہان مقیم ہین تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے سنہ ۱۸۶۹ء مین
۱۴۳ آدمی تہے ڈلیسہ کے گورون کی پلٹن بہی آبو مین تعینات ہونیوالی ہے اس
تعیناتی سے یہہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پہاڑ پر رہنے سے امراض جسمانی سے محفوظ رہینگے
اور جب ضرورت ہوگی ڈیڑہ گہنٹہ مین اوترکر نوکری مین مصروف ہوجاویگی۔
سنہ ۱۸۷۰ء مین دیولی کی فوج نے اپنے پریڈ کے میدان مین ایک بڑا بند تیار
کیا ہے کہ ملاحی اور غواصی سیکہنے کے کام آوے گا۔ میواڑ بہیل کور پلٹن نے کہیرواڑہ
مین شفاخانہ تعمیر کیا اور اسیطرح میرواڑہ کی پلٹن نے اجمیر مین اپنی چہاونی
تیار کی ہے سابقاً یہہ پلٹن بیاور مین رہا کرتی تہی اب اوسکی چہاونی اجمیر مین
ہوگئی ہے اسکی ایک کمپنی سانبہر کے سر پر متعین رہتی ہے دیولی کے سوارون
کی جمعیتین جابجا نوکریون پر تعینات ہین ایرن پورہ کی فوج نے سروہی و مارواڑ
کی سرحد پر بہت تندہی و جانفشانی سے کام دیا ہے۔
سنہ ۱۸۶۷ء مین میواڑ بہیل کور پلٹن نے بہت اچہی نوکری کی رجمنٹ کا جزو اعظم نوکری
پر متعین رہنے سے اوسکا سالانہ ملاحظہ بہی نہین ہوا ہے۔ دیولی کی فوج اور
میرواڑہ کی پلٹن کو صاحب برگیڈیر جنرل کمانڈنگ نصیر آباد نے ملاحظہ کرکے بہت
اچہا لکہا حسب تجویز جنرل مذکور صاحب گورنمنٹ کی خدمت مین درخواست کی گئی کہ یہہ
دونون فوج موسم سرما مین کچہہ عرصہ تک نصیر آباد مین رہکر سرکاری نمبر فوج کے
ساتہہ قواعد سیکہا کرین۔

प्रिंसआफ वेल्ज़ وقت تشریف آوری شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے میرواڑہ کی پلٹن
آگرہ مین تہی وہان اوسکو بہترین مبصران فوج نے دیکھکر بیان کیا کہ قواعددانی اور
آراستگی مین ہر طرح نمبری ہندوستانی رجمنٹون کے برابر ہے - نواب ویسرا صاحب بہادر
کشور ہند نے راجپوتانہ مین دورہ کیا تب سواران فوج ایرن پورہ نے اونکی اردلی
गोरडन लोच وہمراہی مین بہت نوکری کی کپتان گورڈون لوچ صاحب دوم کمانڈنٹ کے انتقال سے
اس فوج کا بہت نقصان ہوا ہے -

جس غرض سے ان فوجون کو خاص اقوام سے بہرتی کرنا مناسب سمجھا گیا تہا وہ بخوبی حاصل
ہوگئی ہے - اور اونکا اسی دیسی طریقہ سے ہمیشہ قایم رہنا نہایت مفید وکارآمد ہے -

ساتوین فصل

سشتہ تعلیم

بجز اضلاع انگریزی اجمیر ومیرواڑہ اور بہرتپور والور کی ریاستون کے راجپوتانہ
کی کسی ریاست مین تعلیم کا باضابطہ سشتہ نہین ہے شہر اجمیر مین ایک عمدہ کالج مثل آگرہ
डैरेकटर आफ पब्लिक इन्स्ट्रकशन وبریلی وبنارس کے کالجون کے ہے وہ بہ تحت انتظام صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
ممالک مغربی وشمالی کے ہے اور الور وبہرتپور مین ہائی اسکول ہین اون مین انگریزی
وفارسی وسنسکرت وہندی پڑہائی جاتی ہین علاوہ اسکے اضلاع وریاستہاے مذکور
مین مدرسہ جات دیہاتی وقصباتی بعینہ اوسی طرح کے ہین جیسے ممالک مغربی وشمالی
مین ہین اور اونکا انتظام ونگرانی اوسی طرح افسران علاقجات کے اہتمام سے حسب ضابطہ
ہوتا ہے -

شہر جے پور مین مہاراجہ صاحب کا بہت عمدہ کالج ہے کہ اوسمین انگریزی فارسی سنسکرت
و ہندی اعلےٰ درجہ تک پڑہائی جاتی ہے۔

یونیورسٹی

وہان کے اکثر طالب علمون نے یونی ورسٹی کلکتہ کا امتحان دیا ہے اور علوم اور فنون
کی بہت ترقی ہے مگر علاقہ راج مین ہنوز سلسلہ تربیت و تعلیم جیسا چاہیے جاری نہین
ہوا ہے گو چند دیگر شہر و قصبات مین بہی اچھے اچھے مدرسہ جات ہین۔

دیگر ریاستون کی دارالریاستون مین مدرسہ جات ہین کہین بنظر خوشنودی حکام انگریزی
اور کہین کسیقدر رئیس کے شوق و توجہ سے بہی اور کہین بزمانہ نابالغی رئیس جب انتظام
ریاست باہتمام حکام انگریزی رہا ہے مقرر ہوئے ہین اور اونمین بحسب التفات رئیس و
لیاقت مدرسون کی کم و بیش علم کی ترقی ہوتی ہے مگر قصبات و دیہات کے مدرسہ جات
اور سررشتہ تعلیم بہ اہتمام علیحدہ افسر کے کسی ریاست مین نہین ہے۔ انکے سوا اکثر
شہرون اور قصبون مین باشندون کیطرف سے اونکے لڑکون کی تعلیم کے واسطے
دیسی مکتب اور چٹسال بہت مقرر ہین مگر کل راجپوتانہ مین ابتک تعلیم کا طریقہ بہت ابتدائی
اور ناشایستہ ہے اسکے کئی سبب ہین اول تو ملک راجپوتانہ قدیم رسم کا بہت پابند ہے
اور اکثر رئیس جدید تدبیرون پر عمل نکرنیمین اپنا فخر سمجھتے ہین کل راجپوتون کا اعتقاد ہے
کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور سردار لوگ اوسمین اپنی کسر شان سمجھتے
ہین اور جن لوگون کو رئیسون کی جہل سے فائدہ ہے وے اوسمین اشتعال کرتے
ہین بعض ریاستون مین لاپروائی و مفلسی سے تعلیم نہین ہوتی ہے بعض مین بخل سے
اور رعایا بہی اس سبب سے کہ تربیت یافتہ اور تجارت اور علم کے ممالک سے علیحدہ ہین
اپنے بچون کی تعلیم مین کوشش نہین کرتے پس راجپوتانہ مین جو کسی قدر تعلیم ہے تو وہ صرف

अजी

برہمن اور جتیون پر محدود ہے اونمین سے زیادہ عالم سنسکرت پڑہاتے ہین اور مقصود اوسکا صرف مذہب و نجوم ہے مگر یہہ تعلیم صرف بڑے شہرون مین ہے قصبون مین یہہ بہی نہین ہے اور جتی لوگ صرف ہندی پڑہنا لکہنا اور حساب سکہاتے ہین اس سبب سے برہمن لوگ صرف بعض شاستر جانتے ہین اور بقال صرف حساب اور چٹہی لکہنا پڑہنا۔

یہہ مکتب اکثر کشادہ چبوترون پر بلا فرش ہوتے ہین سفید تختی پر کوئیلے کی سیاہی سے یا پٹی پر ریتا پہیلا کر لکڑی کی قلم سے لکہتے ہین۔ دولتمند ساہوکار مکان پر پڑہاتے ہین مگر چٹہی لکہنے پڑہنے اور حساب سیکہنے کے سواے اور کچہہ تحصیل نہین کرتے ان ساہوکارون کا انگریزی شہرون سے بہت تعلق ہے اکثر لوگ ان شہرون سے مدت دراز بعد آتے ہین اور لڑکے دوکانون پر چلے جاتے ہین اور تحصیل علم سے بے بہرہ رہجاتے ہین یہہ ساہوکار جنسے ترقی علم کی امید ہوسکے مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون مین حاکمون کے ظلم اور تعدی سے بتدریج کم ہوتے جاتے ہین بمبئی و کلکتہ وغیرہ انگریزی شہرون مین بود و باش اختیار کرکے اپنے وطن کو کم معاودت کرتے ہین۔

ریاستون کے مدرسہ جات اور ترقی علوم کا حال ہر ریاست کی تاریخ مین مفصل درج ہوگا۔

لارنس سکول آبو

लारंस स्कूल

सर हिनरी मंट गमरी लारेंस

کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان نے ۱۸۵۷ء مین اس غرض سے کہ گوری سپاہ متعینہ راجپوتانہ کے بچون کی بود و باش و تعلیم ہو اور وے سختی آب و ہوا سے محفوظ رہکر ہوشیار اور محنت شعار اور معتقد عیسائی ہوجاوین

کوہ آبو پر ایک مدرسہ مقرر کیا تھا پیشتر اس مدرسہ کیواسطے چندہ آتا تھا مگر اب بند ہو گیا ہے اوسوقت سے گورنمنٹ بہی مدد کرتی ہے ایک کمیٹی افسران جسکے سرگروہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ہین اس مدرسہ کا اہتمام کرتے ہی مکان مدرسہ کا باوصف اضافہ و مرمت کے سنہ ۱۸۶۸-۶۷ء مین کافی نہ تہا مگر اوسکی اضافہ کی تجویز درپیش تہی اسی سبب سے سنہ ۱۸۶۷-۶۶ء مین سولہ طالبعلمون کی درخواست داخلہ نامنظور ہوئی - فی طالب علم ۱۲ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے اس ملک کی گرانی اجناس ور کرایہ چڑہائی پہاڑ کو دیکھتے ہوئے یہہ نرخ زیادہ نہین ہے -

وقت تقرر مدرسے سنہ ۱۸۶۸-۶۷ء تک ۲۷۶ طالب علم داخل ہوئے تہے - اور سنین مندرجہ ذیل مین طلبا حسب تفصیل ذیل تہے -

سنہ	طفل	لڑکیان	میزان
سنہ ۱۸۵۵ء	۱۴	۶	۲۰
سنہ ۱۸۵۶ء	۱۹	۲۶	۴۵
سنہ ۱۸۶۷-۶۶ء	۳۷	۲۷	۶۴

میو کالج اجمیر

میجر والٹر صاحب نے سنہ ۱۸۶۹-۶۸ء کی رپورٹ مین کہ محکمہ پولٹیکل ایجنسی بہرتپور سے لکہی تہی بعد اظہار حالات تحصیل علوم و تہذیب اخلاق و خوش کرداری ولیاقت شعاری مہاراجہ صاحب بہادر روالی بہرتپور کے تحریر کیا تہا کہ باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت اس کوشش و کثرت سے ہوئی تاہم بہت کچھہ باقی رہگیا ہے بغیر اسکے کہ جسقدر اب کیجاتی ہے اوس سے کئی درجہ اعلے تربیت نہ کیجاوے ہم روساء ملک کے صاحبزادون کے دلونپر

دیانت و علو حوصلگی کے خیالات و عقاید کو منقوش نہین کر سکتے ہین۔

حکام با اختیار وقت ان صاحبزادون کو بد طریقون اور نازیبا ترغیبون سے باز رکھنے
مین خواہ کسیقدر کوشش کرین مقصود اوسکا تا وقتیکہ اونکو کسی مدت تک اونکے
مسکن خاص کے قریب ترین مقامات سے علیحدہ نہ رکھا جاوے حاصل ہونا غیر ممکن ہے
۔اس وجہہ سے کہ اونکے گرد بقریب روز پیدایش سے خوشامدی اور خودغرض
لوگ بکثرت حاضر رہتے ہین یہہ امید ہرگز نہین ہوسکتی ہے کہ عرصہ دراز کی نابالغی
مین جو اونکی صحبت کا اثر ہوتا ہے وہ ایک شخص کی محنت اور کوشش سے رفع
ہوسکے۔

میری راے مین ابتک ہماری (یعنی سرکار انگریزی کی) طرف سے ماتحت رئیسون
کے ساتھہ اس فرض کے ادا کرنے مین کوشش کامل نہین ہوئی ہے۔ ہندوستان
کے ممالک انگریزی مین شایستگی اور تربیت یافتگی روز بروز ترقی پر ہین۔ بلکہ عام قاعدہ
ہے کہ غریب لوگون کے لڑکے رئیسون اور امیرون کے لڑکون سے کئی درجہ بہتر
تربیت پاتے ہین اگر یہی حال مدت تک رہا تو ہم اپنے رفقاے ہندوستان کی ریاستون
کو براے دوام مستقل رکھنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین جو نتیجہ کہ پیدا ہوگا اوس کا
پیشتر سے سمجھہ لینا کچھہ دشوار نہین ہے۔

البتہ جس طریقہ سے کہ امراء ہندوستان کو اعلا درجہ کی اور کامل تعلیم دیجاوے اوسکا
تحقیق کرنا سہل نہین ہے مگر میری راے مین وہ وقت آگیا ہے یا قریب آنیوالا ہے
کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ پر توجہہ کرنی ضرور ہوگی۔

جہان کسی صاحبزادہ کے والدین حیات ہین وہان تو ہمکو صرف اوسکی تعلیم و تربیت کی

ضرورت سے بتاکید و تقاضا رتمام آگاہ کرنا پڑتا ہے ۔ مگر جہان مثل بھرت پور کے گورنمنٹ رئیس نابالغ کی محافظ ہو وہان ہمکو لازم ہے کہ توہمات مذہبی یا اپنے ارادون کے بطرز مخالف سمجھے جانیکا مطلق خوف نکرکے رئیس کو مثل شریفون کے تربیت کامل دین ۔

مگر اس تدبیر کے عملدرامد مین ہمکو لازم ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان مین کوئی مقام مثل ایٹون کے مقرر کرین ۔ یعنی ایک وسیع کالج کہ اوسمین تعداد کثیر طلباء اور اونکے ہمراہیون کی بود و باش کیواسطے مکانات وافر ہون اور اعلےٰ درجہ کی کامل تربیت یافتہ صاحبان انگریز کا عملہ اونکی تعلیم کے واسطے ہو یہہ لوگ صرف کتاب کے کیڑے نہون بلکہ ریاضت بیرونی اور سیر و شکار کے شتاق و مشاق ہون اور اونکے تحت مین شریف خاندان کے تربیت یافتہ ہندوستانی مدرس ہون ۔ طالبعلمون بلکہ اونکے محافظ یعنی اوستادون کو رئیس نابالغ کی ریاست کے خزانہ سے زر کثیر مصارف کیواسطے ملے اور ایام تعطیل ہندوستان کی سیاحی مین اور کبھی کبھی اپنے وطن کے جانے مین بسر ہوا کرین ۔

اکثر لوگ کہینگے کہ یہہ تجویز ناممکن التعمیل ہے ۔ البتہ اسمین مشکلات تو بہت ہین مگر میری رائے مین غیر ممکن نہین ہے ۔ اگر ہماری یہہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے رئیس اوس اعلےٰ درجہ کو پہونچین کہ زمانہ کی روز افزون ترقی کے ہمرکاب رہین اور اونکو ہماری صفائی نیت کا یقین ہو وے کہ ہم اونکے خاندانون کا ہمیشہ قایم رہنا اور اونکو سلطنت انگلستان کے امرا لیاقت شعار کرنا چاہتے ہین تو لازم بلکہ ضرور ہے کہ اونکی رسائی مین تعلیم و تربیت کے ایسے سامان بہم پہونچادین جو ابتک اونکو حاصل نہین ہین

صرف اوس حالت مین اور نہ بغیر اسکے ہم امید کرسکتے ہین کہ ہندوستانی رئیس اوس رتبہ کو پہونچ سکین جبین وے اپنی رعایا کی عافیت وبہبودی وفارغ البالی کو فروغ دین اور سرکار انگریزی کے وفادار مددگار ہون۔

میجر والٹر صاحب کی اس راے کو حکام بالا نے بتوجہ ملاحظہ کرکے پسند کیا اور

लाईमेयो جب لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے وگورنر جنرل کشور ہند نے ۲۲ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو بمقام اجمیر دربار فرمایا راجپوتانہ کے اکثر رئیسون کے اجتماع کو موقع غنیمت سمجھکر اس مدرسہ کے مقرر کرنے کی تجویز فرمائی۔ رئیسون کی اطاعت ارشاد جناب نواب ویسراے صاحب اور شوق تحصیل علم وتکسیب فنون سے مبلغ چھہ لاکھ اکتیس ہزار روپیہ چندہ کا مدرسہ مذکور کیواسطے جمع ہوگیا اور اسکے علاوہ اکثر رئیسون نے اپنی اپنی ریاست کے طالبعلمون کی بود وباش کیواسطے مکانات تعمیر ہونیکا خرچ ادا کیا۔

مگر اکثر موجبات اتفاقیہ سے جولائی ۱۸۷۳ء تک تعمیر مکان وغیرہ کا کچھہ بندوبست نہوا۔

विलयम्स इनजिनियर बोरडिंगहोस جب کرنل ولیمس صاحب انجنیر مقرر ہوئے تو اونکے اہتمام سے بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا بہت جلد تیار ہونے لگے اور تیاری نقشہ وتخمینہ مکان کالج کی بہی تجویز درپیش ہوئی۔

सेंटजान प्रिंसपल شروع ۱۸۷۵ء مین میجر سینٹ جان صاحب بہادر آر آئی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور اونہون نے عملہ ومصارف کا بندوبست کرکے بتاریخ ۲۱۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کار تعلیم شروع کردیا میجر جان صاحب کی خوش انتظامی سے یکم اپریل ۱۸۷۶ء کو کالج مین ۲۳ طالبعلم ہوگئے مہاراوراجہ صاحب بہادر والی الور مدرسہ مین داخل ہوئے اونکی عمدہ نوشتخواندی کالج کی نیکنامی ہوئی مہاراجہ صاحبان جےپور وجودہ پور نے کالج کے اجرا مین بہت

سردودی خصوص والی جودہ پور نے اپنے بھائی ظالم سنگہ کو کہ بہت ذہین ہین مدرسہ مین بہیجکر دیگر رئیسون کے واسطے عمدہ نظیر پیدا کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراج رانا بخت سنگہ صاحب والی جہالراپاٹن مدرسہ مین داخل ہوئے قرولی کے خاندان سے ایک بہت ذی رتبہ سردار داخل ہونیوالا ہے اور مہارانا صاحب میواڑ نے اوخال مدرسہ کیواسطے اپنے چند ذی رتبہ سردارون کے نام لکھکر بہیجے ہین۔

آٹھوین فصل

سڑک ریل

راجپوتانہ مین ریل کی سڑک اول تو یہہ ہے جو بنام بہادر راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے مشہور ہے اور آگرہ و دہلی سے اجمیر و نصیر آباد تک تیار و جاری ہو گئی۔ स्टेट रेलवे

دوسری سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کہ آگرہ سے گوالیار ہوکر ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو تیار ہوتی ہے علاقہ راج دہولپور مین گذرنے سے راجپوتانہ مین داخل ہے۔

تیسرے راجپوتانہ ویسٹرن سٹیٹ ریلوے یعنی مغربی راجپوتانہ کی سرکاری ریل کہ اجمیر سے ایک طرف احمد آباد کو اور دوسری طرف نیمچ کو طیار ہو گی۔ वेस्टर्न स्टेट रेलवे

چنانچہ سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کا ٹہیکہ مسٹر س گلوہر صاحب کمپنی کو ہوکر تیاری کا کام جاری ہو گیا ہے اور ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کی تیاری کی ہنوز تجویز در پیش ہے اسواسطے صرف راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کا جو جاری ہے حال لکھا جاتا ہے۔ मलाबार

یہہ سڑک نیرو گیج یعنی تنگ پیمانہ پر تیار ہوئی ہے یعنی اوسکا عرض ایسٹ انڈین و سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وغیرہ ہندوستان کی اکثر سڑکون کے عرض سے کم ہے اور नैरो गेज इंडियन

بمقدار کمی عرض سڑک کے گاڑیان اور سٹیشن وغیرہ تعمیرات بہی چہوٹی ہین۔
اس سے سرکار مین لاکہون روپیہ کی کفایت ہوئی ہے اور کسیطرح کا ہرج نہین ہے
کیونکہ اگرچہ اس ریل کی گاڑیان عریض سڑک کی گاڑیون کی نسبت کم تیزی سے چلتی
ہین اور باوجود وسعت بہی کم ہوتی ہے تاہم سفر بہت جلد طے ہوجاتا ہے اور مسافر
و مال وغیرہ جسقدر آتے ہین باسایش و آسانی پہونچ جاتے ہین۔
راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے انصرام کاروبار شتہ کیواسطے دو ضلعون مین منقسم ہے
اول سڑک اعظم آگرہ سے اجمیر و نصیر آباد تک کہ ضلع آگرہ کہلاتا ہے۔
دوم اوسکی شاخ جو دہلی سے سٹیشن اتصال باندی کوئی پر اوسمین شامل ہوئی ہے
ضلع دہلی کہلاتا ہے۔ بांदीकुई
راجپوتانہ مین سڑک اعظم بہرتپور سے گیارہ میل مشرق مین موضع چکسانہ کی سرحد مین नकसाना
اور شاخ دہلی سٹیشن اجیرہ کا واقع راج الور سے چندمیل شمال مین داخل ہوئے ہین۔ अजेरका

ہردو سڑکون کے اجرای کی تاریخین

ضلع دہلی			ضلع آگرہ		
دہلی سے الور	۹۶ میل	۱۴ ستمبر ۱۸۷۴ء	آگرہ سے بہرتپور	۳۳ میل	۲۰ اکتوبر ۱۸۷۳ء
الور سے باندی کوئی	۳۶ میل	۷ دسمبر ۱۸۷۴ء	بہرتپور سے دوسہ	۴۵ میل	۲۰ اپریل ۱۸۷۴ء
	۱۳۲		دوسہ سے جےپور	۳۸ میل	۱۲ اکتوبر ۱۸۷۴ء
			جےپور سے سانبہر	۳۸ میل	۱ مارچ ۱۸۷۵ء
			سانبہر سے اجمیر	۴۸ میل	۱ اگست ۱۸۷۵ء
			اجمیر سے نصیرآباد	۱۴ میل	۱۴ فروری ۱۸۷۶ء
				۲۵۱ میل	

سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین جب ریل کی آمد رفت جاری ہوگئی سٹیشنون اور سڑکون کی حفاظت و انتظام کے واسطے تقرر پولیس ضرور متصور ہو کر مسٹر وائٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء تک صاحب نے سڑک ریل کے علاقہ مین علاوہ خدمات پولیس بطور مجسٹریٹ و جج عدالت خفیفہ بہی کام انجام دیا مگر بعد ازان حسب الحکم گورنمنٹ اختیارات مجسٹریٹی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر ہوگئے اور میجر لا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے کہ بخوبی تمام انصرام کام کرتے ہین۔

اس ریل پر کرایہ مسافرون سے بحساب فاصلہ نہین لیا جاتا ہے مگر سٹیشنون کی تعداد سے اول درجہ کی گاڑی مین فی سٹیشن آٹھ آنہ دوم درجہ مین فی سٹیشن چار آنہ اور سیوم درجہ مین فی سٹیشن ڈیڑہ آنہ۔

اور ہر دو ضلع مین سٹیشن حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع آگرہ

۱	آگرہ	आगरा
۲	بچپوری	बिचपुरी
۳	اچھنیرہ	अछनेरा
۴	اکرن	इकरन
۵	بھرت پور	भरतपुर
۶	ہیلک	हेलक
۷	ندبئی	नदवई
۸	کھیڑلی	खेडली
۹	بوائی	बिवाई
۱۰	منڈاور	मंडावर
۱۱	باندی کوئی سٹیشن اتصال	बादी कुई
۱۲	ارنو	अरनू
۱۳	دوسہ	दौसा
۱۴	جتواڑہ	जटवाड़ा

बसई	۱۵	بسی
कानोता	۱۶	کانوتہ
सांगानेर	۱۷	سانگانیر
जैपुर	۱۸	جے پور
ढांकया	۱۹	ڈہانکیہ
असलपुर	۲۰	اسل پور
फुलेरा	۲۱	پھولیرہ
		پھولیرہ
सांभर	۲۲	سانبہر
		پھولیرہ
नरायना	۲۲	نرانیہ
साखी	۲۳	سالی
तिलोनिया	۲۴	تلونیہ
किशनगढ़	۲۵	کشن گڈہ
नंदपुर	۲۶	نندپور
अजमेर	۲۷	اجمیر
नसीराबाद	۲۸	نصیر آباد

ضلع دہلی

दिहली	۱	دہلی
पालम	۲	پالم
गुरगांवा	۳	گوڑگانوہ
गढ़ी हरसरू	۴	گڈہی ہرسرو
जाटोली	۵	جاٹولی
खलीलपुर	۶	خلیل پور
रेवाड़ी	۷	ریواڑی
बावल	۸	باول
अजेराका	۹	اجیرہ کا
खेरथल	۱۰	کہیرتہل
बरवाड़ा	۱۱	برواڑہ
अलवर	۱۲	الور
मालाखेड़ा	۱۳	مالاکہیڑہ
राजगढ़	۱۴	راجگڈہ
बसवा	۱۵	بسوہ
चांदी कुई	۱۶	بانڈی کوئی سٹیشن اتصال

نوین فصل

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند

راجپوتانہ کی دارالحکومت یعنی اجمیر مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دو دربار ہوئے۔ اول لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کا کہ بتاریخ ۱۷- جنوری سنہ ۱۸۳۲ء ہوا تھا- دوسرا لارڈ میو صاحب بہادر کا ۱۲- اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء دربار اول کی کیفیت کسی کاغذ سے مفصل معلوم نہین ہوتی ہے- صرف اسقدر دریافت ہوا ہے کہ مہارانا صاحب والی میواڑ اور چند دیگر رئیس تشریف لائے تھے اور مہاراجہ مان سنگھ صاحب والی مارواڑ نے حیلتا شریک دربار ہونے سے کنارہ کیا تھا اور اون پر سرکار کا عتاب ہوا تھا-

دوسرے دربار کا حال جو ہے ذیل مین لکھا جاتا ہے-

دربار لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

۲۲- اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء کو نواب مستطاب معلے القاب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے بمقام اجمیر دربار کیا اوسمین مہارانا صاحب بہادر والی اودیپور و مہاراجہ صاحبان والی جودہپور و بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ و نواب صاحب ٹونک و راجہ صاحب والی شاہپورہ شامل ہوئے-

بہرتپور و جےپور مین رونق بخش ہوکر اور جہیل سانبہر کا ملاحظہ فرماکر نواب صاحب ممدوح نے ۲۰- اکتوبر کو اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا گہاٹہ تک سب روسا عظیم الشان نے استقبال کیا اور شہر مین ہوکر کوٹھی رزیڈنسی تک ساتھ گئے ۲۱- تاریخ روسا موصوف نے

جناب نواب صاحب سے تخلیہ کی ملاقاتین کین اور دوسرے روز جمعہ کو [illegible] مین
کو آگرہ سے طلب کیا گیا تھا دربار عام ہوا - نواب ویسرائے صاحب بہادر نے روسائ
موجودین سے مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ جسطرح ظل حمایت سرکار انگریزی مین آپکے
قدیم حقوق و فوائد و ممالک محفوظ و مامون ہین اوسیطرح آپکو بھی لازم ہے کہ اپنی رعایا
و ماتحتون کے حقوق و فوائد کو ملحوظ و محفوظ رکھین اور اپنے اپنے ملک مین رعایا کی
عافیت و بہبودی مین ساعی ہون - بعد ازان ایک تجویز مرکوزہ خاطر اشرف یعنی
تقرر مدرسے کہ اخلاف امرا و روسا کی تربیت کے لایق ہو اور اوسکے ذریعہ سے
اونکو اپنے فرایض منصبی آیندہ کی انجام دہی کی قابلیت حاصل ہو مطلع کیا اور اخیر
مین فرمایا کہ سرکار کی یہہ صلاح سراپا فایدہ روسا کے واسطے اور اپنی غرض سے
بالکل خالی ہے کیونکہ سال بسال ہندوستان و انگلستان کے درمیان رابطہ یگانگت
مستحکم تر ہوتا جاتا ہے - پس اون لوگون کو کہ جنکے ذمہ انتظام اور حکمرانی ملک کی خدمت ہے
لازم ہے کہ بمقتضاے ترقی زمانہ کی تحصیل علم و تہذیب اخلاق مین ترقی کرین -

اس دربار کے باحسن الوجوہ سرانجام پانے مین صرف مہاراجہ صاحب والی جودھپور
کی تکرار سے کہ اونھون نے مہارانا صاحب اودے پور سے فروتر بیٹھنے مین انکار
کیا کسیقدر خلل واقع ہوا تاہم نواب گورنر جنرل صاحب کی یہان تشریف آوری سے
حکام انگریزی اور راجگان راجپوتانہ کے درمیان سے پردہ مغایرت بہت
اوٹھہ گیا ہے -

سہ پہری کو نواب صاحب بہادر نے رئیسون سے بازدید کی ملاقات کی اور بعد ملاحظہ
چھاونی نصیرآباد کی ۲۵ - اکتوبر کو اجمیر سے معاودت فرمائی -

نواب گورنر جنرل صاحب کی نصیحت نے رئیسون پر ایسا اثر پیدا کیا کہ نوجوان و ہوشیار مہاراجا صاحب والی میواڑ نے تقرر مدرسہ مین لاکھہ روپیہ دینے کا اقرار کیا اور انکے بعد دیگر روسا نے حسب تفصیل ذیل چندہ دیا اور اس مدرسہ کا اسوجہہ سے کہ لارڈ میو صاحب کی مربیانہ توجہہ سے مقرر ہوا ہے میو کالج نام رکھا گیا۔

فرد چندہ مصارف میو کالج واقع اجمیر

نام ریاست	تعداد کل چندہ	ازانجملہ گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقی ماندہ	کیفیت
میواڑ یعنی اودے پور	یک لکھہ	•	یک لکھہ	•
جے پور	یک لکھہ [illegible]	•	یک لکھہ [illegible]	•
جودھہ پور	یک لکھہ	•	یک لکھہ	•
بیکانیر	یک لکھہ	[illegible]	[illegible]	بلحاظ قلت آمدنی ریاست معاف ہوا
بوندی	[illegible]	•	[illegible]	•
کوٹہ	[illegible]	•	[illegible]	•
بہرت پور	[illegible]	•	[illegible]	•
کشن گڈہ	[illegible]	•	[illegible]	•
قرولی	[illegible]	•	[illegible]	•
جہالاواڑ	[illegible]	•	[illegible]	بوجہہ بدنظمی مہاراو راجہ سیودان
الور	[illegible]	[illegible]		سنگہ صاحب ریاست بہت زیربار
				تہی اور انتظام راج باہتمام صاحب

نام ریاست	تعداد کل چندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقیماندہ	کیفیت
				پولیٹیکل ایجنٹ تہا ۰
دہولپور	[illegible]	۰	[illegible]	۰
ٹونک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰
سروہی	[illegible]	۰	[illegible]	۰
ڈونگرپور	[illegible]	۰	[illegible]	۰
بانسواڑہ	[illegible]	۰	[illegible]	۰
پرتاب گڈہ	[illegible]	۰	[illegible]	۰
میزان	معہ لکھہ [illegible]	[illegible]	ے لکھہ [illegible]	

یہہ روپیہ تعمیر و تقرر کالج کیواسطے سرمایہ وافر ہے اسکے علاوہ اور روپیہ بہی آیا ہے مگر طالبعلمون کے ذمہ سواے مصارف ذاتی مثل تنخواہ ملازمان ہمراہی و خوراک اسپان سواری اور کچھہ خرچ نہوگا ۔

دونون دربارون کے زمانون کا اختلاف

سنہ ۱۸۳۲ع سے جب لارڈ ولیم بنٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل رونق افروز اجمیر ہوئے تہے راجپوتانہ مین بڑی ترقی ہوئی ہے اوس زمانہ مین نوابصاحب ممدوح مع لشکر عظیم و فوج و ہاتہی و پالکی وغیرہ اور گاڑیون کے بغیر دس دس بارہ بارہ میل کی منزلین طے کرکے تشریف لائے تہے اسباب چہکڑون مین آیا تہا جے پور کے ریگستان

مین بہت بیل مر گئے اور باقی بیلون کے کندہے لہولہان ہو گئے اور آمد رفت مین قریب تین مہینے صرف ہوئے دربار مین عنقریب او نہین ریاستون کے رئیس شریک ہوئے تہے جنکے اس دربار مین ہوئے ہین مگر بجز مہاراجہ صاحب والی بوندی کل رئیسون کے بزرگ تہے - مہاراجہ موصوف کہ اوس زمانہ مین نوجوان تہے اوس دربار مین شریک تہے فقط وہی ایک ہین جنکو اوس زمانہ کی کیفیت کسیقدر یاد ہوگی اور جنکے ذہن مین زمانہ کا تغیر حال بخوبی آسکتا ہے -

اوس زمانہ مین رئیسون کا آپسمین ملنا تو غیر ممکن تہا مگر گورنر جنرل صاحب سے بہی تکلفات سکے بغیر ملاقات نہوتی تہی اور نہ دربار عام مین رئیسون کا جمع ہونا ممکن تہا - پس اگر نوابصاحب موصوف اجتماع کلی ہین جہان بمقابلہ تخلیہ کی مختصر گفتگو کی تقریر عام بہت اثر پذیر ہوتی ہے - مخاطب ہونا چاہتے تو ہرگز نہین ہوسکتا مجبور اسکی کچہہ تدبیر نکلی گئی اور تشریف آوری اونکی صرف بطور اظہار تجمل شاہانہ ہوئی کوئی امر مفید خلایق اوس سے پیدا نہوا -

اس مرتبہ نواب ویسراے صاحب اول ہی بہرت پور کے شایستہ و آراستہ راج مین جسکے اطراف مین سڑکین ہین داخل ہوئے وہان سے گاڑیون مین اس آسانی و تیزی سے چلے کہ ایک روز مین ۱۱۲ میل طے کرکے رونق بخش جے پور ہوئے جیپور مین مہاراجہ صاحب نے بطور یادگار تشریف آوری نواب ویسراے گورنر جنرل صاحب بہادر تعمیر اسپتال تجویز کی کہ نواب صاحب نے اوسکی بنیاد رکہی اور یادونکے نام سے میو اسپتال نامزد ہوا -

بازار وکوچون کا فرش سنگین اور پختہ سڑک وسیع وخوشنما جیلخانہ عمدہ کالج ومدرسجات

ٹہاکران وزنانہ ومدرسہ فنون اوس ترقی وتہذیب کے ثبوت ہین جو لارڈ ولیم ٹینکس صاحب کے زمانہ مین مطلق نہ تہین اور مہاراجہ رام سنگہ صاحب کی سخاوت و دریا دلی کے مجسم دفتر ہین۔

کشن گڈہ کی چہوٹی سی ریاست مین بہی بہت فرق نظر آیا مہاراجہ صاحب ایسے دولتمند نہین ہین کہ اپنے علاقہ مین سڑک تعمیر کرادین اس سبب سے اونکے علاقہ مین سرکار انگریزی تعمیر کراتی ہے مگر کرنل ڈکسن صاحب کی حسن تدبیری ضلع اجمیر کی نقل کرکے مہاراجہ صاحب نے تالاب بنوائے ہین کہ رعایا کو فائدہ ہوا اور ریاست کی آمدنی مین اضافہ ہوا۔ اور اونکو دیکہکر علاقہ جے پور کے ٹہاکران کو بہی ویسے ہی تالاب بنوانے کی رغبت ہوئی۔

مگر لارڈ ولیم ٹینکس صاحب کے بعد راجپوتانہ مین سب سے زیادہ تبدل یہہ ہوا ہے کہ اوس زمانہ مین لوگون کو حکام انگریزی سے تعصب بہت تہا اپنے رئیسون کو بہت زبردست سمجہتے تہے حکام انگریزی اونکے ساتہہ اخلاق ومہربانی سے پیش آتی تہی اوسکو وے سلطنت انگریزی کے ضعف کی دلیل سمجہتے تہے کسی حاکم کی تعظیم وتکریم نہوتی تہی اور نہ کسی کو چوری وغارتگری سے امن تہا حتی کہ ہر ایک کو اپنی حفاظت کے واسطے سپاہ رکہنی پڑتی تہی اور شہرون اور قصبون مین کوئی انگریز جاتا تو اوسکے ساتہہ مذاق وگستاخی کیا کرتے تہے مفسدہ ۱۸۵۷ء تک کم وبیش سب جگہہ یہی کیفیت تہی۔

غدر مین سرکار کی طاقت واستقلال کا امتحان ہوجانے سے کل راجپوتانہ کو اونکا یقین آگیا اور انگریزی فوجین متواتر اوس ملک مین گذرین اور کسیکو تکلیف کی نوبت نہ پہونچی

اس سے آگاہی ہوئی کہ حکام انگریزی براہ انصاف واہلیت کسیکو تکلیف و اذیت پہونچانا گوارا نہین کرتے ہین لارڈ کیننگ صاحب نے اسناد عطاے استحقاق متبنی و بکر روساء راجپوتانہ کو سرکار کا خیرخواہ مطلق کردیا اور ایسا امن ہوگیا کہ شاید کبہی فوجون کی چہاونی مقرر کرنے سے بہی نہوتا رئیس اور اونکی رعایا کل خیرخواہ سرکار ہین - ایک انگریز تن تنہا کل ملک مین پہر سکتا ہے ہرجگہہ اوسکی خاطر وتعظیم ہوگی - انقضاء مدت چالیس سال کا یہہ فرق ہرصورت سے نمایان ہے اوس زمانہ مین کل راجپوتانہ مین صرف چند مدارس تہے اب بکثرت ہین کہ انگریزی ودیسی زبانین پڑہائی جاتی ہین - اوسوقت ڈاکٹرون کا علاج صرف فوج کے اسپتالون مین ہوتا تہا اب کل ملک مین شفاخانہ جات ہین اور ہزارون آدمیون کا علاج ہوتا ہے الغرض بخوبی ثابت ہے کہ ہندوستانیون اور صاحبان انگریزون کے درمیان جسقدر قربت زیادہ ہوگی اگرچہ ایک فریق کے نقص بہی دوسرے پر ظاہر ہون گے مگر خوبیون کی قدردانی طرفین سے زیادہ ہوگی البتہ باشندگان راجپوتانہ مین دیگر ہندوستانیون کی نسبت تعصب بہت کم ہے -

دسوین فصل

تشریف آوری شہزادہ صاحبان والاتبار

شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر

اخیر ۱۸۶۹ء مین جناب فیض مآب شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر ہندوستان مین رونق بخش ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جےپور و بہرتپور والور و دہولپور

کلکتہ تشریف لیجاکر استقبال مین شریک ہوئے تھے۔ بعد ازان اثنا ر سیر ہندوستان برتہ جناب ممدوح المناقب نے بھرت پور و ڈیگ و الور کی سیر کی۔ ڈیگ کے عمدہ محلون کے ملاحظہ اور الور کے جنگلون مین شکار کرنے سے اونکی طبیعت نہایت محظوظ ہوئی اور دونون رئیسون نے اعلےٰ درجہ کی تواضع و مہانداری کی۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر

۱۴۔ نومبر ۱۸۷۵ع کو جناب معلےٰ القاب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے بمقام بمبئی قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو افتخار بخشا اوس وقت مہارانا صاحب بہادر والی میواڑ دیگر روسا ہندوستان سے کہ تعداد مین سَو کے قریب تھے شریک استقبال ہوئے تھے اور روز کلان کے قریب کلکتہ مین رونق افروز ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جے پور و جودھ پور وقت ورود و نیز وقت حصول تمغاے ستارہ ہند موجود تھے۔ جنوری ۱۸۷۶ع مین راجپوتانہ کے دیگر رئیس کہ آگرہ سے قریب تھے وہان کے استقبال مین شامل ہوئے بعد ازان شہزادہ صاحب بہادر بھرت پور و جے پور مین تشریف فرما ہوئے جے پور مین مہاراجہ صاحب نے دو روز تک دعوت و مہانداری کی۔ شہزادہ صاحب اور رئیسون کی ملاقاتون مین جو ادب و تعظیم اور دلی خیرخواہی منجانب روسا رہی اوس سے شہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے ناممکن السہو ہے۔

گیارہوین فصل

جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند

باجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ فرمان رواے انگلستان و ہندوستان نے خطاب مستطاب قیصر ہند اختیار کیا اوسکے اعلان کے واسطے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ء دہلی مین جلسہ عظیم الشان باجتماع کل روساء و امراء ہندوستان در اجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر وایسراے وگورنر جنرل کشور ہند منعقد ہوا اوسمین راجپوتانہ کے عنصر بیت کل رئیس شامل ہوئے تھے منجملہ اون کے روساء مفصلہ ذیل کو خطاب و لقب مندرجہ ذیل عطا ہوئے۔

مشیر قیصر ہند — مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر والی جیپور۔ مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب بہادر والی بوندی۔

ستارہ ہند درجہ اوّل — مہاراجہ سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ والی جودہپور مہاراو راجہ صاحب والی بوندی۔

راجہ — ٹھاکر مادہو سنگہ صاحب ساور علاقہ اجمیر۔ ٹھاکر پرتاب سنگہ صاحب پیسانگن علاقہ اجمیر

راو بہادر — راو بخت سنگہ صاحب بیدلہ بابت سنگہ صاحب ٹھاکر پوکرن

راے بہادر — ٹھاکر منگل سنگہ صاحب بہادر پنجہزار راج الور۔ پنڈت روپ نارائن صاحب پنجہزار راج الور۔

راو صاحب — ٹھاکر بہادر سنگہ صاحب مسودہ۔ ٹھاکر ہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ ٹھاکر کلیان سنگہ صاحب جونیان ٹھاکر مادہو سنگہ صاحب کہروہ ٹھاکر رنجیت سنگہ صاحب باندن واڑہ۔

یہہ سب علاقہ اجمیر مین ہین

बरार
ककरा

راو بہار مل راوت برار میرواڑہ - آمر راوت گڑہ میرواڑہ -

رائے بشن سروپ صاحب انسپکٹر پولیس اجمیر - سیٹہہ چاندمل صاحب
اونریری مجسٹریٹ اجمیر
کوٹہہ اری چہگن لال صاحب حاکم مال وخزانہ میواڑ - مہتا پنالال
صاحب نائب وزیر میواڑ -

سیٹہہ سمیرمل صاحب اونریری مجسٹریٹ اجمیر -

سردار بہادر رائے منشی امین چند صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر

देवार

ٹہاکر راوت ٹہاکر ہیرا دیوار پرگنہ میرواڑہ -

خان بہادر سید اولاد حسین صاحب ساکن پہر سر علاقہ بہرت پور اسسٹنٹ
کمشنر ممالک وسط ہند - میر حفیظ علی صاحب متولی درگاہ خواجہ
صاحب اجمیر - میر نظام علی صاحب اونریری مجسٹریٹ -

लबून

خان بدہن خان ساکن ٹہون علاقہ اجمیر میرواڑہ -

شیخ المشائخ دیوان غیاث الدین سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اجمیر

مہاراجہ صاحب قرولی نے بوجہ قلت آمدنی وزیرباری ریاست جلسہ مین شریک
ہونے سے عذر کیا تہا سرکار نے اونکو تاکید سے طلب فرمایا اور اونکی زیرباری
پر لحاظ فرما کر جو روپیہ رئیس سابق نے ضرورت ایام قحط مین سرکار سے قرض لیا
تہا اوسکا سود کہ قریب چالیس پچاس ہزار روپیہ کے تہا معاف کردیا -

سلامی

سابقاً ہر ایک رئیس کیواسطے باعتبار ریاست کے سلامی مقرر تہی اور ریاست کے

ہر رئیس کی سلامی کی اوسی تعداد معینہ سے توپین چلا کرتی تہین اب سلامی ریاست کی علیحدہ مقرر کی گئی ہے اور جو رئیس صاحب لیاقت و خوش اطوار سا در سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہین اونکی ذاتی سلامی ریاست کی سلامی سے زیادہ کی گئی ہے اسطرح بموجب گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۷ء ریاست اور رئیسون کی سلامی حسب شرح ذیل مقرر ہوئی ہے ۔

اودے پور		جے پور	
مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر	راج اودے پور	مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر	راج جیپور
لہ عہ	لعہ	لہ عہ	معہ

جودہ پور		بہرت پور
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر	راج جودہپور	
لعہ	معہ	معہ

کشن گڈہ		ٹونک	
مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر	راج کشنگڈہ	نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	ریاست ٹونک
معہ	معہ	معہ	لہ عہ

بیکانیر	بوندی	قرولی	کوٹہ
معہ	معہ	معہ	معہ
الور	**دہولپور**	**جیسلمیر**	**جہالاواڑ**
صہ	صہ	صہ	صہ
سروہی	**بالنسواڑہ**	**ڈونگرپور**	**پرتاب گڈہ**
صہ	لہ عہ	صہ	صہ

بارہوین فصل

سررشتہ حفظان صحت

راجپوتانہ مین ۱۸۶۶ء سے ۱۸۷۶ء تک عرصہ دس سال مین شفاخانجات کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے اور علاج انگریزی ہر شفاخانہ مین زمانہ اول کی نسبت اب کئی درجہ زیادہ ہوگیا ہے یہہ ڈاکٹر سور صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ کی خوش لیاقتی اور محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کی تصنیفات اول معالجہ امراض ہند دوم استعمال ادویات خانگی۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ کتابین ہین کہ اون سے ہزارہا خلوق کو فیض پہونچتا ہے۔

تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ء و ۷۶-۱۸۷۵ء

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ء	تعداد شفاخانجات ۷۶-۱۸۷۵ء	بیشی	کمی
بھرت پور	۱۰	۱۳	۳	۰
جے پور و کھیتڑی	۹	۱۹	۱۰	۰
اودے پور	۳	۳	۰	۰
مارواڑ	۳	۷	۴	۰
قرولی	۲	۲	۰	۰
الور	۲	۵	۲	۰
کوٹہ	۲	۲	۰	۰
جھالاواڑ	۲	۱	۰	۱

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات سنہ ۶۵-۱۸۶۶ء	تعداد شفاخانجات سنہ ۶۶-۱۸۶۷ء	بیشی	کمی
ٹونک	۱	۲	۱	۰
دیولی	۱	۱	۰	۰
پرتابگڈھ	۰	۱	۱	۰
سیکر	۰	۱	۱	۰
سروہی	۰	۲	۲	۰
اندرگڈھ	۰	۱	۱	۰
دہولپور	۰	۴	۴	۰
بانسواڑہ	۰	۱	۱	۰
بیکانیر	۰	۲	۲	۰
آبو	۰	۱	۱	۰
انادرہ	۰	۱	۱	۰
کہیرواڑہ	۰	۱	۱	۰
سانبہر	۰	۱	۱	۰
شاہ پورہ	۰	۱	۱	۰
ششتہ تعیناتہ	۰	۱	۱	۰
	۲۶	۶۳	۳۸	۱

ان سب شفاخانجات مین علاج کثرت سے ہوتا ہے علی الخصوص جہان نیٹو ڈاکٹر عمل جراحی اچھی طرح کرتے ہین گرد نواح سے دور دور کے لوگ معالجہ کے واسطے آتے ہین

سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب لکھتے ہین کہ کل شفاخانجات سے نقشہ جات بر وقت پہونچتے رہتے ہین اور سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء مین اکتالیس اسپتالون کا خود مین نے ملاحظہ کیا ہے۔

वैकसिनेशन

ویکسینیشن یعنی سیتلا کے ٹیکا لگانے کا عمل ایسا پسندیدہ عوام ہے کہ سنہ ۱۸۶۶ء مین صرف للعہ ۱۱/۴۸ کے خرچ سے پچاسی ہزار پانسو نو بچون کے ٹیکا لگایا گیا ہے سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب بہادر لکھتے ہین کہ باوجودیکہ چند قباحتین ابتک عیان ہین تاہم سابق کی نسبت اب بہت ترقی ہے مگر یہہ بخوبی ثابت ہے کہ عملہ موجودہ سے جسقدر ممکن تھی تعداد اعمال انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ راجپوتانہ مین ویکسینیشن کا علیحدہ شعبہ نہین ہے جو کام ہوتا ہے شفاخانجات کی معرفت کیا جاتا ہے۔

الور بہرتپور جےپور جودہپور کی ریاستون مین ویکسینیشن سب سے زیادہ ہے اور علاوہ بعض ریاست مثل کشنگڈہ ڈونگرپور وجیسلمیر کے جنمین کوئی ویکسینیٹر نہین رکہا جاتا ہاڑوتی کی ریاستون مین بہی ویکسینیشن کا عملہ بہت قلت سے ہے۔

تیرہوین فصل

تاربرقی

سنہ ۱۸۶۱-۶۲ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک تار برقی کا لگانا منظور ہوا تہا مگر بوجہہ عدم بہرتی مصالحہ بہت عرصہ تک کام جاری نہو سکا فروری سنہ ۱۸۶۳ء مین آگرہ سے بہرتپور تک تیار ہوا اور جولائی مین بہرتپور سے جےپور ہوکر اجمیر تک اور ستمبر مین اجمیر سے ڈیسہ تک ختم ہوگیا۔

لٹھی جو بہت مضبوط ہین ایک میل مین سولہ نصب کئے گئے ہین اور تار اول قسم کا ہے

آگرہ سے مدار تک مع شاخ اجمیر و نصیر آباد کے کل ۲۸۶ میل کے فاصلہ مین تار لگایا گیا مدار
ہے۔ سنہ ۱۸۶۶ع مین آگرہ سے ڈیسہ تک اونہین لٹھون پر دوسرا تار لگانا تجویز ہوا کہ
اسکا کام جنوری سنہ ۱۸۶۷ع مین شروع ہوا اور تہوڑے عرصہ مین تیار ہوگیا مگر شاخ اجمیر
و نصیر آباد پر صرف ایک تار رکہا گیا۔

اول تیار ہونے پر مقامات مفصلہ ذیل مین دفتر مقرر ہوئے تہے - بہرت پور فروری
سنہ ۱۸۶۴ع - جے پور اپریل سنہ ۱۸۶۴ع - اجمیر جون سنہ ۱۸۶۴ع - ایرن پورہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع -
بیاور دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع - نصیر آباد اپریل سنہ ۱۸۶۵ع -

اگست سنہ ۱۸۶۵ع مین بیاور کا دفتر اور مارچ سنہ ۱۸۶۶ع مین بہرت پور کا اس سبب سے
کہ آمدنی خرچ کیواسطے کافی نہوئی بند ہوگئی اور اسیطرح جولائی سنہ ۱۸۶۵ع مین ایرن پورہ
کا دفتر بند ہوگیا تہا مگر فروری سنہ ۱۸۶۶ع مین پہر جاری ہوا صرف چار دفتر رہگئے دسمبر سنہ ۱۸۶۶ع
مین ایرن پورہ کے دفتر کو اس شرط پر کہ راج مارواڑ سے مکان ملے پالی مین لیجانیکی
تجویز ہوئی سبب یہہ کہ پالی مین تجارت بہت ہے اور اجمیر سے ۱۰۶ میل اور ڈیسہ سے
۱۳۸ میل ہے اور ایرن پورہ اجمیر سے ۱۵۵ میل اور ڈیسہ سے ۸۹ میل ہے قریب
وسط لین مین واقع ہونے سے مقام پالی طرفین کیواسطے برابر مفید متصور ہوا سنہ ۱۸۶۶ع
مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ آبو پر جہان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر رہتے
ہین ایک دفتر کہولا جاوے اور اگرچہ یہہ بہی لکہا گیا کہ آبو سے صرف چہہ میل کے فاصلہ
پر ہوکر لاین گذری ہے زیادہ خرچ نہوگا تاہم منظور نہوا مگر پہر جب کثرت کار و بار سے ضرورتین
بخوبی نمایان ہوئین تب آبو پر علیحدہ دفتر تار برقی مقرر کیا گیا اسیطرح بہرت پور مین
دفتر تار برقی از سر نو اس شرط پر مقرر ہوا کہ اسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور

خرچ راج سے ادا ہوتا ہے۔

اول بجز ایرن پورہ کے کل دفتر واقع علاقہ انگریزی کرایہ کے مکانون مین مقرر ہوئے تہے اگست سنہ ۱۸۹۶ء مین اجمیر مین معہ مالیت کے خرچ سے مکان تیار ہوا اور اکتوبر مین بمقام جے پور بصرف لعہ راجپوتانہ کے لاین پر ہندوستان و یورپ کا تار بہی لگا ہوا ہے اور اوسکے ذریعہ سے کلکتہ یورپ سے ملا ہے اسواسطے اوس پر یूरोप بڑی خبرین جا یا کرتی ہین۔

اس شعبہ مین سنہ ۹۶-۱۸۹۸ء مین حسب تفصیل ذیل عملہ تہا۔

टेलिग्राफमास्टर

دوم اسسٹنٹ	سیوم اسسٹنٹ	چہارم اسسٹنٹ	دوم سب انسپکٹر
یک	یک	یک	یک

सिगनेलर

دوم ٹیلیگراف ماسٹر	سگنلر	شتر سوار	چپراسی	بہشتی	مہتر
للعہ	معہ	صر	عہ	للعہ	للعہ

مگر اوسوقت سے بوجہہ زیادہ ہونے کی دفترون کے عملہ بہی زیادہ ہوگیا ہے ایک لاین تار کی جے پور سے ٹونک کوٹہ جہالرا پاٹن ہو کے نیمچ واقع وسط ہند مین شامل کیجاوے تو بہتر ہے کیونکہ ٹونک و جہالرا پاٹن و کوٹہ مین تجارت بہت ہے یقین ہے کہ آمدنی بہی زیادہ ہوگی اور باشندگان ملک کو بہت فائدہ پہونچے گا۔

چودہوین فصل

راجپوتانہ کے خود اختیار رئیسون اور اونکے ماتحت امرا و سرداران کے تعلقات باہمی کی نسبت حکام کی رائے

कीटिंग راے کرنل کیٹنگ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ سنہ ۶۷-۱۸۶۸ء

مثل دیگر ممالک ہندوستان کے راجپوتانہ مین بہی روسا اور راوٴنکے ماتحت سردارون کے روابط باہمی روز بروز دشوارتر اور زیادہ پیچیدہ ہوتے جاتے ہین اور یہ عنقریب اون سے ایسے فتور پیدا ہونگے کہ سرکار کو اون کے انسداد کے واسطے مداخلت کرنی ضرور ہوگی۔

بیرونی دشمنون کے یکایک حملہ آور ہونیکا خوف جس سے ہر فریق مجبور باہم رضامند رہا کرتا تہا رفع ہوگیا اور یہ پابندی قواعد انگریزی جسطرح سابقًا سردار اپنے آقا سے بوجہ ظلم وتعدی ناراض ہوکر دوسرے رئیس کی اطاعت کرلیتے تہے اب نہین کرسکتے ۔ الغرض انگریزی عملداری سے پیشتر ضعیف حکومت کا قایم رہنا غیر ممکن تہا جو رئیس اپنے سردارون کو مغلوب ومطیع نہین رکہہ سکتا تہا وہ گدی پہ قایم نہین رہ سکتا تہا مگر اب یہہ حال نہین ہے رئیسون کی حکومت مین ضعف آگیا ہے جس سختی وزبردستی سے وے حکومت قایم کرتے تہے اگر اب کرین راج سے بیدخل ہوجاوین اور اون مین سے کسی نے بجاے آلات مجادلہ ومحاربہ کے کہ سابقًا مغلوب ومطیع کرنے کے ذریعے تہے باقاعدہ وباضابطہ عدالتین جو اس زمانہ مین وہی کام دے سکین مقرر نہین کی ہین۔

راجپوتانہ کی اکثر ریاستون کا انتظام سابق سے بہت نرم ہے مگر سابق مین اونکے مقابلہ مین کوئی غیر ملک کی سرکار ایسی نہ تہی جسمین ہر متنفس رعایا کے حقوق پر ایسا لحاظ ہوتا ہے کہ اگر ویسا ہندوستانی ریاست مین کیا جاوے تو رئیس اور اوسکے رعایا کے درمیان انقلاب عظیم پیدا ہوجاوے رعایاے انگریزی کی آزادی کا نمونہ ریاستون کی رعایا کے دلون مین بہی آزادی وخود اختیاری کا جوش پیدا کرتا ہے

اور رئیس اصلاح و ترقی کی ضرورت کو خیال مین نہین لاتے ہین۔

پس اون نزاع و تکرار کے دفعیہ کے واسطے جو درمیان روسا اور اونکے محکمون کے پیدا ہونیوالی ہین سرکار انگریزی کو طیار رہنا چاہیئے۔

سرکار انگریزی راجپوتانہ مین اٹھارہ ریاستون کو خود اختیار سمجھتی ہے اور اب لاوہ کی جاگیر اونمین شامل ہوئی ہے مگر یاد رکہنا چاہیے کہ ان رئیسون کا اختیار اس ملک کے نصف بلکہ دو ثلث پر بالکل نہین ہے جسقدر روسا راجپوتانہ بہ تحت سرکار انگریزی خود اختیار ہین اون سے زیادہ سردار لوگ ریاستون مین خود اختیاری بلکہ خودسری کرتے ہین ایسے سردار کم ہین جو اپنی سرشتہ ریاست کی سرشتہ مال یا پولیس کے اہلکار کو اپنے علاقہ مین ہوکر حیثیت مسافرانہ کے سواے اور کسیطرح گذرنے دین یا عند الطلب ریاست کیفیت حالات نقشہ جات وغیرہ بھیجین یا دیوانی فوجداری مین رئیس کے حکم کی تعمیل کرین پس ملک کی خوش انتظامی کیواسطے سرکار انگریزی اور رعایا کے درمیان جو سلسلہ ہونا چاہیئے اوس کا ایک درجہ مفقود ہے۔

اس خود اختیاری کو سردار نہایت بدطور سے استعمال کرتے ہین اکثر اونمین سے غارتگرون کو اپنی پناہ مین رکہتے ہین اور بالعوض اون سے اوقات ضرورت پر مدد لیتے ہین ہرطرح کے ظلم و تعدی سے تجارت مین زوال آگیا ہے اور کاشتکار اور غریب آدمی مبتلا مصیبت ہین۔

اس خراب حالت پر بہی بعض رئیس ایسے ہین کہ ریاست کی اصلاح چاہتے ہین مگر سردارون کے خلاف ورزی کے سبب اپنے ارادہ کو اجرا نہین کر سکتے۔

راجپوتانہ کی پہلی سی افسری و ماتحتی اب علاقہ انگریزی کی تربیت یافتگی اور شایستگی کے مقابلہ مین جاری نہین رہ سکتی ہے اور یقین ہے کہ جلد گورنمنٹ کو تحقیقات کامل کرکے روسا کی حکومت اور سردارون کی اطاعت کے واسطے قواعد مقرر کرنے پڑینگے ابتک خود رئیسون اور سردارون اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اسکی صحت نہین ہے

رائی کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء

سردارون اور ٹہاکرون کے تعلقات اونکی سرپرست ریاستون سے اور راونکا بدمعاشون کو پناہ دینا اور سرحدون پر واردات کرنا اس ملک کے دقیق معاملات مین سے ہے اول تو ایک میواڑ کے ٹہاکر کا معاملہ میرے روبرو پیش ہوا کہ اوس نے نزاع سرحدی پیدا کیا اور راج سے اہلکار اوسکے فیصلہ کیواسطے متعین ہوا تو اوسکے ساتہہ سرکشی کی میواڑ کے دربار نے صاف بیان کیا کہ اوسکی سزا دہی ہمارے اختیار سے باہر ہے اسپر مین نے تاکید کی تو میری تاکید سے سردار مطیع ہوگیا اسیطرح ریاست کشن گڈہ کے ایک زبردست سردار نے اپنے رئیس کی ویسی ہی عدول حکمی کی جیسے کبہی چند پشتون پہلے اوسکے بزرگون نے کی تہی تیس برس بیشتر اوس نے ایک مرتبہ ایسی ہی گستاخی کی تہی اور سرکار انگریزی نے مداخلت کی تہی مگر کوئی خاص نتیجہ حاصل نہوا تہا اس سے ٹہاکر کا اسمرتبہ زیادہ حوصلہ ہوگیا تہا چہہ مہینے کی مہلت اور ہر طرح سے موقع دیا گیا کہ رئیس کی اطاعت کرے مگر وہ شرارت سے باز نہ آیا آخرکار آگرہ سے توپخانہ منگایا گیا اور اوسکی سرکوبی کا بندوبست کامل کیا گیا بہت حیلہ و حوالہ و توقف و تساہل سے ٹہاکر نے جسطرح کہا گیا رئیس کی اطاعت کی اس نظیر سے کل

ملک مین یکبارگی عبرت ہوگئی اور میواڑ و مارواڑ کے سردارون نے اپنے اپنے رئیسون کی اطاعت اختیار کی۔

راے مسٹر لیال صاحب بہادر حسب رپورٹ ۱۸۷۵-۷۶ء

اس ملک کی ریاستون کی حالت علی العموم اچھی ہے اور زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ تعلقات باہمی روسار اور اونکے زبردست ٹھاکران کی ترقی پر ہین۔

پندرہوین فصل

تعمیرات مفید عام

پیشتر سے ایجنسی راجپوتانہ کے تحت مین سررشتۂ تعمیرات مفید عام چار قسمتون پر منقسم ہین منجملہ اونکے دو قسمتین سرکاری یعنی متعلق بہ سررشتۂ تعمیرات گورنمنٹ ہندوستان ہین اور دو قسمتین دیسی بصرف روسار ملک ہین مگر کام اونکا باہتمام افسران انگریزی ہوتا ہے۔

سرکاری قسمتین	اول قسمت نصیر آباد مین - نصیر آباد - اجمیر - نیمچ - دیولی - ایرن پورہ کی چھاونیان ہین۔ دوم قسمت مئو نصیر آباد کی سڑک کا تیسرا حصہ جسمین سرحد وسط ہند سے کشن گڈہ تک ۱۶۰ میل ہے اور ایک شاخ سڑک اجمیر و بیرگہاٹہ کوہ اراولی تک ہے۔
دیسی قسمتین	سیوم قسمت جے پور چہارم قسمت میواڑ

سیوم اور چہارم قسمتون مین بالکل ریاستون کا خرچ ہے۔ انگریزی خزانہ سے کچھہ خرچ نہین ہوتا ہے مگر کامون کی نگرانی کیجاتی ہے کہ وے راجپوتانہ کی ترقی کیواسطے ہین۔ یکم دسمبر سنہ ۹۶ء سے راجپوتانہ حلقہ وسط ہند سے علیحدہ ہوا اور راوسین علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینیر مقرر ہوکر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سیکرٹری سررشتہ تعمیرات ہوئے سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام سڑکون کی تیاری و مرمت کا ہے اسواسطے اول اونکا حال لکھا جاتا ہے۔

راجپوتانہ کی سڑکین

راجپوتانہ کی بڑی سڑکین یہہ ہین۔ سڑک آگرہ و احمدآباد۔ سڑک مئو و اجمیر۔ شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ و اودے پور۔ سڑک نصیرآباد و چھاونی دیولی۔ دامن کوہ آبو سے کوہ مرو کی کشن کے دامن تک۔

سڑک آگرہ و احمدآباد

راجپوتانہ مین یہہ سڑک سب سے بڑی ہے کہ ایک کنارہ سے شروع ہوکر کل ملک کا قطع کرتی ہوئی دوسرے کنارہ پر نکل گئی ہے بنظر صراحت اسکو دو حصون مین منقسم سمجھنا چاہیئے اول آگرہ سے اجمیر تک دوم اجمیر سے احمدآباد تک۔

سڑک آگرہ و اجمیر

یہہ سڑک ضلع آگرہ و راج بھرت پور و جے پور و کشن گڈھ و ضلع اجمیر مین حسب شرح ذیل واقع ہے

ضلع آگرہ	راج بھرت پور	راج جیپور	راج کشن گڈھ	ضلع اجمیر
۲۱ میل	۴۵ میل	۱۳۴ میل	۱۷ میل	۱۳ میل

مشرق ۱۱ مغرب ۳۴ مشرق ۸۰ مغرب ۵۴

باعتبار عرض اور پختگی کے اول درجہ کی سڑک ہے کل نالون پر پختہ پل اور موریان تعمیر ہوگئی ہین اور جانبین کو بڑے درخت لگے ہوئے ہین البتہ بڑی ندیون پر پل نہین بنائے گئے ہین اسوجہ سے کہ جس زمانہ مین سڑک تیار ہوتی تھی تجویز تیاری سڑک ریل بھی درپیش تھی اسواسطے بخیر ضروری خرچ متصور ہوکر موقوف رہی۔

راج جے پور کے علاقہ مین اس سڑک پر راج کا پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اوسمین سے بحساب بیس روپیہ فیصدی ایک لاکھ روپیہ سرکار سے راج کو مدد خرچ ملا ہے۔

سرحد آگرہ سے لیکر سرحد ملحقہ جے پور و کشن گڈہ تک باہمہ جہت درست ہے اور بہر تپور و جے پور سے جسقدر راسکے علاقہ مین ہے اوسکی مرمت ہوتی رہتی ہے مگر جب سے آگرہ و نصیر آباد کے درمیان ریل کی سڑک جاری ہوگئی ہے اس سڑک پر آمد و رفت بہت کم ہوتی ہے یقین ہے کہ آیندہ کو بہرتپور و جے پور کا اس سڑک کی مرمت مین بہت کم خرچ ہوگا۔

جے پور کی مغربی سرحد سے جہان کشن گڈہ کا علاقہ شروع ہوا ہے اجمیر تک سرکار انگریزی کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کل نالون پر پل و موریان ہین اور شکست و ریخت کی مرمت بھی سرکار ہی سے ہوتی ہے۔ کشن گڈہ کا راج بوجہ قلت آمدنی تیاری سڑک کے مصارف سے معاف رہا ہے۔

سڑک اجمیر و احمد آباد۔

شہر اجمیر سے سرحد مغربی ضلع اجمیر تک سڑک پختہ پل و موریون کے باہمہ جہت تیار ہوگئی ہے اور متواتر مرمت ہوتی ہے۔ اوس مقام پر جہان بیر کے گہاٹ مین ہوکر

مارواڑ کے میدان مین داخل ہوئی ہے۔ مرمت و استحکام کی بہت ضرورت پڑی کہ بصرف کثیر کی گئی وہان سے سرحد جودہپور شروع ہوتی ہے۔

علاقہ جودہپور مین اول گورنمنٹ ہندوستان نے تیار کی تہی اور خرچ راج جودہپور سے لیا جاتا تہا۔ روپیہ کے وصول ہونے مین بہت دقت ہوتی تہی اسواسطے کیفقد تیار ہونےکے بعد راج نے اپنے اہتمام سے تیار کی اب جودہپور کے کل علاقہ مین تیار ہوگئی ہے اور نالون پہ پل و موریان اور عریض ندیون پر پختہ فرش تیار ہوگئے ہین انتہاے سرحد جودہپور سے یہہ سڑک بمقام ایرن پورہ راج سروہی مین داخل ہوئی ہے اور ایرن پورہ سے سروہی تک پختہ تیار ہوگئی ہے اور ندی نالون پر فرش تعمیر ہوئے ہین۔

سروہی سے دامن کوہ آبو تک سڑک خام تیار ہے اگرچہ ارادہ تہا کہ اوسکو بہی پختہ تیار کیا جاوے مگر سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے گورنمنٹ نے منظور نکیا اب آگرہ و آبو کے درمیان مین صرف ۴۲ میل خام سڑک ہے۔

آبو سے بدانک بجانب ڈیسہ سڑک خام تیار ہوگئی ہے اور بہت جلد ڈیسہ تک تیار ہوگی کیونکہ جب سے چہاونی نیمچ اور سڑک درمیان نیمچ و منوا نہ سرنو وسط ہند مین داخل ہوگئے ہین ڈیسہ تک کی سڑک راجپوتانہ مین شامل ہوگئی ہے۔

کوہ آبو سے مغرب مین ۲۸ میل پر راج سروہی و راجپوتانہ کی انتہاے سرحد ہے وہان سے احمد آباد تک کی سڑک کیواسطے گورنمنٹ بمبئی کو تحریک کی گئی ہے مگر احتمال ہے کہ شاید بن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کے جلد تیار ہونے کی امید سے اس سڑک کی تیاری غیر ضروری سمجہی جاوے۔

سڑک مئو و اجمیر

یہہ سڑک کہ اجمیر سے نیمچ ہوکر مئو کو جاتی ہے ۱۴۲ میل انگریزی علاقہ مین ہے وہانتک کنکر کی کٹائی اور پلونکی تعمیر سے سبطرح تیار ہوگئی ہے اور شکست و ریخت کی متواتر مرمت ہوتی ہے۔

وہان سے اسّی میل کے فاصلہ تک راج اودے پور مین واقع ہے چالیس میل تو خراب کنکر سے پختہ تیار ہوئی کہ ہمیشہ مرمت طلب اور باعث تکلیف رہیگی اور باقی ماندہ چالیس میل اسوجہہ سے کہ راج اودے پور سے روپیہ نملا صرف خام تیار کی گئی بلکہ یہہ تجویز ہے کہ پختہ شکست ہوجاوے تب کل ۸۰ میل آیندہ کو خام رہے نالون پر فرش بنادیئے گئے ہین مگر ندیون پر فرش بنانے کے واسطے بہی روپیہ بہم نہین پہونچ سکا ہے۔

جنوبی سرحد میواڑ سے نیمچ تک کہ اوسکا ۷۲ میل کا حصہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب اور ریاست ٹونک کے علاقہ مین واقع ہے سڑک خام تیار ہوگئی ہے۔ اکزیکیوٹیو انجنیر صاحب لکہتے ہین کہ اس سڑک پر آمد رفت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور ریل کے سٹیشن نصیر آباد کو اس پر سے مال و مسافر بہت جاتے ہین۔ نمککی درآمد ہے اور روئی کی برآمد جس زمانہ مین اجمیر و نیمچ کے درمیان صرف گاڑی کی لیک تہی اور اس راستہ پر رہزن و قزاق بکثرت تہے تب بہی مال تجارت اور فوج کی آمدرفت کے واسطے یہی راستہ وسط ہند کی بڑی گذرگاہون مین سے تہا۔

اب کہ ڈکیتی بہت کم ہوتی ہے اور سڑک بہی کسیقدر تیار ہوگئی ہے اور طرفین سے ریل کی سڑکین بڑہتی چلی آتی ہین تاوقت بالکل تیار ہوجانے سڑک ریل کے اسپر آمدرفت

روز بروز زیادہ ہوگی۔

اجمیر و نیمچ کے درمیان ۱۴۸ میل کا فاصلہ ہے اس مین سے ۸۱ میل پختہ ہے باقی خام ہے۔

نیمچ سے مئو کیطرف ۱۰۰ میل یہہ سڑک وسط ہند کی ریاستون یعنی علاقجات مہاراجہ صاحب سیندہیہ و نواب صاحب جاورہ و مہاراجہ صاحب ہلکر مین گذری ہے اور پختہ تیار ہے بلکہ چہوٹے نالون پر پل بہی تیار ہین مگر ندیون پر نہ پل ہین اور نہ فرش بنائے گئے ہین سنہ ۱۸۶۲ع مین یہہ سڑک ایجنسی وسط ہند سے ایجنسی راجپوتانہ مین سپرد ہوگئی تہی سرکاری روپیہ سے تیار ہوتی رہی ریاستون سے کچہہ روپیہ وصول ہوکر نہین آیا پہر سنہ ۱۸۶۷ع مین ایجنسی وسط ہند سے متعلق ہوگئی۔

شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ و اودے پور

اودے پور سے نیمچ کیطرف آمدرفت جاری ہونیکی غرض سے قصبہ نیماہیرہ واقع سڑک اجمیر و مئو سے کہ نیمچ سے ۱۶ میل شمال مین ہے اودے پور تک سڑک تیار کرنی تجویز ہوئی تہی اس مین سے ۱۳۰ میل راج میواڑ کے اندر ہے کہ وہ لوگتائی کنکر اور پل وغیرہ سے بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ باقی ۲۴ میل کہ سرکار انگریزی کیطرف سے تیار ہوتی روپیہ نہونیکے سبب سے عرصہ تک ملتوی رہی اور آخرکار صرف خام تیار کی گئی کہ یکم اپریل سنہ ۱۸۶۶ع کو بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ اب اودے پور سے نیمچ و نصیرآباد کو بہت اچہی سڑک ہے نومبر سنہ ۱۸۷۰ع لارڈ نارتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل بسواری گاڑی اسی سڑک سے اودے پور کو تشریف لے گئے تہے۔

اودے پور سے جنوب مین مارواڑ کے میدان کا راستہ کہ کوہ اراولی مین ہوکر ہی ایک گذرگاہ ہے گہاٹہ دیسوری سے نیچے دور تک پہاڑون مین ندی کی دھار پر تہا۔ سنہ ۱۸۷۵ع مین تشریف بری نواب گورنر جنرل صاحب کو موقع غنیمت سمجھکر سڑک جدید تجویز کی گئی اگر جاری رہے تو یہہ سڑک میواڑ و مارواڑ کے درمیان بڑا راستہ اور مغربی راجپوتانہ کی ریل کی بہت مددگار ہوگی۔ اول شخص جس نے انگریزی گاڑی مین سوار ہوکر کوہ اراولی کا عبور کیا۔ لارڈ نورتھہ بروک صاحب ہین۔

سڑک نصیرآباد و چھاونی دیولی

نصیرآباد اور دیولی کی فوج کی چھاونیون کے درمیان یہہ سڑک بوجہ سے تیار ہوتی تہی کہ سنہ ۱۸۶۵ع مین گنگالی کنکرا اور تعمیر پلون سے بہہ جہت تیار ہوگئی صرف بناس ندی پر پل تیار نہوا عرصہ تک اوسکے عبور مین بہت تکلیف و حیرانی ہوتی تہی کہ آخرکار منظوری گورنمنٹ سنہ ۱۸۷۶ع بیہون کا پل تیار کیا گیا اور دونون چھاونیون کے درمیان آمد و رفت بخوبی جاری ہوگئی یہہ سڑک عنقریب کل علاقہ انگریزی مین سے گذری ہے۔

سڑک درمیان کوہ آبو و کوہ روکی کشن

دامن کوہ آبو سے کوہ روکی کشن کے دامن تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ واقع راج سروہی ہے کل پہاڑون کے درمیان بہت روپیہ خرچ کرکے سڑک تیار کی گئی ہے اس غرض سے کہ آبو اور پالن پور کے درمیان آمد و رفت جاری ہوا اور بعد ازان مغربی راجپوتانہ پالनपुर کی ریل کی سڑک پر آبو سے جانے آنے کے کام آیا کرے ابتک کہ صرف دامن کوہ تک

تیار ہوئی ہے اوس سے چندان فایدہ نہین ہے - مگر جب سرحد سروہی تک تیار ہوجاویگی اور اوس طرف ریاست پہلن پور اپنے علاقہ مین تیار کراوے گی تو آمد رفت سامان کمسریٹ و دیگر کاروبار آبو اور احمد آباد کے درمیان عمدہ راستہ جاری ہوگا - سرحد پہلن پور سے آیندہ تیار کرانے کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے تحریک کیجاویگی

ہاڑوتی

جنوب مشرقی ریاستون کی برابر کہ بہ تحت ایجنسی ہاڑوتی ہین راجپوتانہ کا کوئی حصہ سڑکون کا محتاج نہین ہے - بوندی - ٹونک - کوٹہ اور جہالاواڑ کی چارون ریاستون مین کہ وہانکی سرزمین کل راجپوتانہ مین نہایت عمدہ ہے اور روئی وافیون بافراط پیدا ہوتی ہین خاص شہرون کے سواے ایک میل بہی سڑک نہین ہے - مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دارالحکومت سے ریاست ٹونک کی سرحد تک بہت عمدہ پختہ سڑک تیار کرادی ہے یہہ سڑک آیندہ کو خواہ دیولی ہوکر خواہ براہ ریاست بوندی ہوکر کوٹہ و جہالراپاٹن تک تیار ہونی چاہیئے کہ علاوہ دیگر شہر وقصبون کے خاص ان شہرون مین تجارت بکثرت ہے ٹونک کی ریاست تو ایسی مفلس ہے کہ سرحد جے پور سے شہر ٹونک تک چہہ میل بہی تیار نہین کرسکتی اسواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے تجویز فرمائی ہے کہ بوندی کوٹہ اور جہالاواڑ کی ریاستون کو کہ آسودہ ہین اپنے اپنے علاقہ مین ایسی خام سڑک تیار کرنے کی ہدایت کیجاوے کہ او سپر خشک موسمون مین گاڑیان بلا احتیاج رہنمائی چلی جایا کرین بوندی مین مہاراجہ صاحب نے اپنے علاقہ کے باشندون کے آرام کے واسطے قدیم راستہ کو کسیقدر درست کرادیا ہے - کوٹہ مین نواب فیض علی خان صاحب کے انتظام کو تیاری سڑک کیواسطے مناسب موقع

سمجھا گیا ہے اور چونکہ ریاست جھالاواڑ فی زمانہ تحت انتظام انگریزی مین ہے اوس ریاست مین تیاری سڑک مین کچھ دشواری ہوگی۔ مکندرہ کا گھاٹہ کہ کرنل مونسن صاحب کی بازگشت سے مشہور ہے کوٹہ کی جنوبی سرحد پر نہایت دشوار گذار مقام ہے سڑک مابین کوٹہ و جھالاواڑ کا تخمینہ مرتب ہوگیا ہے اور اوسکی تیاری کی تجویز درپیش ہے۔ فروری سنہ ۱۸۷۶ء مین مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کل راستہ پر جے پور سے جھالاواڑ تک گئے تو اونکو اکثر مقامات پر عمدہ گی زمین اور عدم موجودگی سڑک دیکھکر نہایت حیرت و افسوس ہوا۔ جھالاواڑ اور کوٹہ کی افیون زیادہ تر جنوب مغرب مین آگر اور اندور کیطرف جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ آگر تک کوئی سڑک نہین ہے۔ صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ اگرچہ اس ملک مین میرا قیام عارضی ہے مگر امید ہے کہ ان ریاستون کے درمیان سڑک تیار کرانے کی تجویز جو مین نے کی ہے تا وقتیکہ کوئی مستقل ذریعہ آمد و رفت یعنی سڑک ریل تیار ہو یکایک نہ چھوڑ دیجاوے گی۔

मुकंदरा
मोनसन

आगर
इंदौर

تعمیرات علاوہ سڑک

سڑکون کے سوا سے شتہ تعمیرات مفید عام سے متعلق تین قسمون کی عمارتین اور ہین

اوّل مکانات متعلقہ فوج۔

دوم مکانات سرکاری و مفید عام۔

سیوم تعمیرات آبپاشی کہ ضلع اجمیر مین زیادہ تر بند و تالاب ہین ؛

مکانات متعلقہ فوج

اس مد مین نصیرآباد چھاؤنی دیولی اے ان پورہ اور اجمیر کی چھاونیون کے مکانات داخل ہین

کہ ادنکی تعمیر و مرمت مین ۶۶-۱۸۶۵ء مین دو لکھہ معہ سادہ ۔۔ ۱۸۶۷-۶۶ء مین دو لکھہ سیالہ للعہ ۔۔ ۱۸۷۰-۱۸۶۹ء مین یک لکھہ لعہ للعہ ۔۔ خرچ ہوا ہے اور اسی طرح ہر سال فوج کے آرام و آسایش کیواسطے ہزار ہا روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔

مکانات سرکاری و مفید عام

اس قسم کے مکانات جو سنین حال مین تیار ہوئے ہین اجمیر نصیرآباد کے پروٹسٹنٹ و رومن کیتھولک گرجا جے پور و اجمیر کے دفتر تار برقی مکان و دفتر ریذیڈنسی آبو دفتر ایجنسی سروہی مکانات پولیس بہناے وکیکڑی وگویلہ ومنگلیاواس دہیگل دتحصیل ٹوڈگڈہ و قصبہ اجمیر کالج جیلخانہ اجمیر کچہری صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر اسپتال تاراگڈہ ڈاک بنگلہ جات جادون گوندیرہ سندپورہ و سو جیتہ ہین ۔ मोहेसचन्द गौमनके योलिश केकड़ी गोयला मंगलियावास ... जादौन गोंदेरा सिंदपुरा सुजीत

مقدم کام جسکی تعمیر کا بڑی کوشش سے اہتمام ہوتا ہے اجمیر کا میئو کالج ہے اس کالج کے تخمینے و نقشہ جات جو ابتک تیار ہوئے ہین بعض کسی نقص کی وجہہ سے قابل پسند نہ تھے اور بعض زر مجوزہ سے زیادہ لاگت کے تھے اسواسطے اب میجر مینٹ صاحب بہادر ایک اور نقشہ و تخمینہ تیار کرتے ہین ۔ اس کالج کے متعلق بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا رعین سے اجمیر و جے پور و اودے پور و بہرت پور و بیکانیر کے بالکل تیار ہوگئے ہین جودہ پور و الور کے قریب تیار ہونے والے ہین جہالاواڑ شروع ہوا ہے ۔ ٹونک کا نقشہ نواب صاحب کے پسند کیواسطے گیا ہے ۔

تعمیرات آبپاشی ضلع اجمیر کے بند و تالاب ہین کہ ادنمین سے زمانہ حال

جसवंतपुरा
जवाजा
हीराकलां
श्यामजीका
चीलाकलां
बलीपिछोरी
कालयावास
कसरपुरा
तेकराना
देवतन
मकेवाली
बलद
धोला
रामसर
हमीलां
आमनेर
जालया
भीर

مین بند و تالابہائے مفصلہ ذیل کی تعمیر و مرمت ہوئی ہے جسونت پورہ ۔
جواجہ ۔ ہیراکلان ۔ شام جیکا ۔ چیلہ کلان ۔ بلی پچھوری ۔ کالیاواس ۔ کسرپورہ
ٹہیکرانہ ۔ دیوتن ۔ مکیوالی ۔ بلد ۔ دہولہ ۔ رام سر ۔ ہمیلان ۔ آمیز ۔ جالیہ
بہیر ۔

سولہوین فصل

راجپوتانہ کی ریاستوں کا مجمل نقشہ

نمبر	نام ایجنسی جس کے تحت میں ریاست ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	خراج سالانہ	آبادی	آمدنی ریاست	فوج سنہ ۷۶-۱۸۷۵ع: توپیں: قلعہ	توپیں: میدان	سوار	پیادہ	کانیں	پیداوار ملک
۱	ایجنسی میواڑ	میواڑ یعنی اودے پور	مہارانا صاحب	مہارانا سجن سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۲۱	۱۹	۱۱۶۱۱	۱۱۶۱۲۰۰	۲۶۹۱۰۰۰	۴۰	۱۰	۱۰۰۰	۴۲۰۰	درمیان اودے پور و نیمچ و درمیان نصیر آباد و نیمچ	گیہوں، جو، نخود، موٹھ، باجرہ، جوار، نیشکر، افیون
۲		ڈونگر پور	مہارادل صاحب	مہارادل اودے سنگھ صاحب بہادر	۳۸	۰	۱۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۲۴۰۰۰	۲	۲	۵۰	۳۰۰	۰	گیہوں، جو، نخود، وغیرہ غلہ
۳		بانسواڑہ	مہارادل صاحب	مہارادل لچھمن سنگھ صاحب بہادر	۳۸	۰	۱۱	۱۱۸۰	۱۱۸۰۰۰	۱۲۴۰۰۰	۲	۳	۷۵	۳۰۰	۰	ایضاً
۴		پرتاب گڈھ	مہاراوت صاحب	مہاراوت اودے سنگھ صاحب بہادر	۳۰	۰	۱۵	۱۱۵۶	۱۱۵۶۰۰	۲۵۰۰۰۰	۴	۳	۵۰	۳۰۰	درمیان بانسواڑہ و پرتاب گڑھ	غلہ بشرح ایضاً و نیشکر و افیون

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: توپیں: قلعہ	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: توپیں: میدان	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: سوار	فوج سنہ ۱۸۷۶ء: پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۵	ایجنسی جے پور	جے پور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ رام سنگھ صاحب بہادر	۴۴	۲۱	۱۷	۱۵۲۵۰	۱۹۰۰۰۰۰	۴۲۰۰۰۰۰	۲۰۰	۴۰	۱۲۵۰	۹۸۰۰	دریائے آگرہ و اجمیر دریاست جیپور و ٹونک	جو- گیہوں- موٹھ- باجرہ- نخود- جوار- روئی- نمک
۶		کشن گڑھ	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ پرتھی سنگھ صاحب بہادر	۴۸	۱۷	۱۵	۷۲۴	۱۰۰۰۰۰	۲۲۵۰۰۰	۱۶	۳	۵۰	۴۰۰	آگرہ و اجمیر	بشرح ایضاً
۷	ایجنسی مارواڑ	مارواڑ جودھپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر	۴۱	۱۹	۱۷	۳۵۶۷۲	۱۶۸۳۷۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۶۰۰	۴۵۰۰	ڈیسہ و نصیر آباد جودھپور و پالی جودھپور و ناگور	گیہوں- جو- جوار- باجرہ- موٹھ- گھی- نمک-
۸		جیسلمیر	مہارادل صاحب	مہارادل بیری سال صاحب بہادر	۲۸	۰	۱۵	۱۲۲۵۲	۷۲۷۰۰	۱۰۶۰۰۰	۱۲	۳	۵۰	۹۵۰	۰	باجرہ و گھی

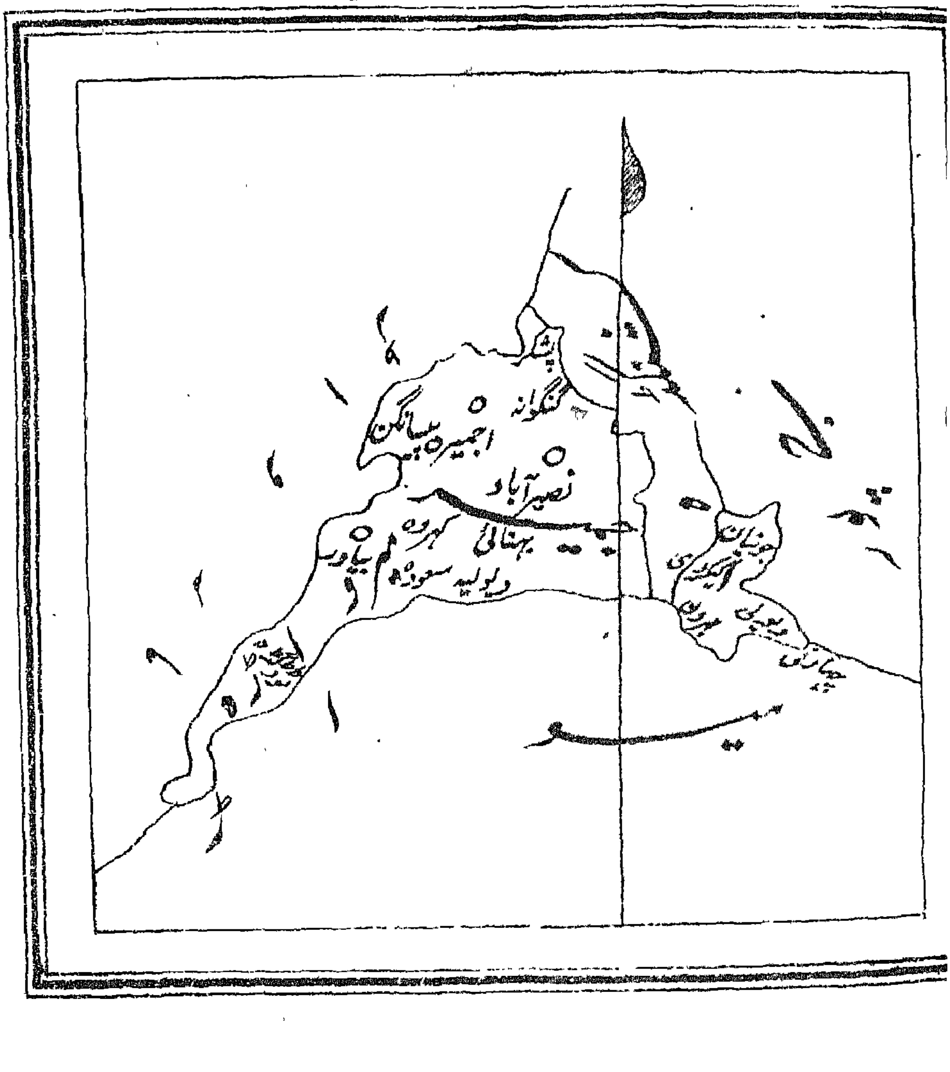
نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل میں	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۹۶و۹۷ع: توپیں: قلعہ	فوج: توپیں: میدان	فوج: سوار	فوج: پیادہ	بڑے شہر	پیداوار ملک
۹	ایجنسی راجپوتانہ شرقی و الور و دھولپور	بھرت پور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ سوائی برجندر سری جسونت سنگھ صاحب بہادر بہادر جنگ جی سی ایس آئی	۴۶	۰	۱۷	۱۹۷۴	۶۵۰۰۰۰	۲۴۴۹۰۰۰	۱۷	۲۱	۱۳۰۰	۴۴۰۰	آگرہ - اجمیر - بھرت پور - ڈیگ - کامن - کمہیر - [illegible] - بیانہ - فتح پور سیکری	جو - گیہوں - موٹھ - باجرہ - نخود - روئی - نیشکر - نمک
۱۰		کرولی	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ارجن پال صاحب بہادر	۱۳	۰	۱۷	۱۸۷۸	۱۸۸۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	۳۰	۴	۶۵	۱۸۰۰	۰	جو - گیہوں - موٹھ - باجرہ - نخود - روئی
۱۱		الور	مہاراؤ راجہ صاحب	مہاراؤ راجہ جے سنگھ صاحب بہادر	۱۶	۰	۱۵	۳۵۷۳	۱۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۵۰۰	۴۵۰۰	تجارہ - الور - راجگڑھ - الور ٹیگ	جو - گیہوں - نخود - موٹھ - باجرہ - نیشکر - روئی
۱۲		دھولپور	مہاراج رانا صاحب	معروف پیارے راجہ صاحب بہادر	۱۳	۰	۱۵	۱۱۵۶	۵۲۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۴	۴	۳۰۰	۱۴۰۰	آگرہ و گوالیار	جو - گیہوں - نخود - موٹھ - باجرہ - روئی

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	[illegible]	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل میں	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۹۷-۱۸۹۶ء: توپیں: قلعہ	توپیں: میدان	سوار	پیادہ	بڑی شہریں	پیداوار ملک
۱۳	ایجنسی ہاڑوتی	بوندی	مہاراؤ راجہ صاحب	مہاراؤ راجہ [illegible] صاحب بہادر	۱۰	۰	۱۷	۲۲۹۱	۲۲۴۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	۱۰	۹	۵۰۰	۲۵۵۰	بوندی، کوٹہ	چنا - گیہوں - نخود - جوار - باجرہ - روئی - نمک
۱۴		کوٹہ	مہاراؤ صاحب	مہاراؤ [illegible] صاحب بہادر	۱۲	۰	۱۷	۵۰۰۰	۵۲۴۰۰۰	۲۵۵۰۰۰۰	۶۰	۲۰	۱۵۰۰	۶۰۰۰	کوٹہ، جھالرا پاٹن	چنا - گیہوں - نخود - سونٹھ - باجرہ - روئی - افیون
۱۵		جھالا واڑ	مہاراج رانا صاحب	مہاراج رانا [illegible] صاحب بہادر	۱۳	۰	۱۵	۲۵۰۰	۲۲۶۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۰	۱۵	۵۰۰	۹۵۰۰	جھالرا پاٹن، چھاؤنی	ایضاً
۱۶		ٹونک	نواب صاحب	نواب محمد ابراہیم [illegible] صاحب بہادر	۲۹	۱۷	۱۱	۱۸۶۳	۱۸۲۴۰۰	۱۲۰۰۰۰۰	۴۰	۱۲	۴۰۰	۳۸۰۰	چھبڑا، پڑاوا، نیمچ و نصیرآباد	ایضاً

نمبر	نام ایجنسی	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	تخمینًا رقبہ مربع میل	تخمینًا آبادی	تخمینًا آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۷۶و۷۷ء: توپیں: قلعہ	فوج: توپیں: میدانی	فوج: سوار	فوج: پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۱۷	[illegible]	بیکانیر	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ڈونگر سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۰	۱۷	۱۶۴۶۴	۵۳۹۰۰۰	۶۵۰۰۰۰	۲۶	۱۲	۴۰۰	۱۶۰۰	۰	باجرہ - اون - گھی
۱۸	[illegible]	سروہی	راؤ صاحب	راؤ کیسری سنگھ صاحب بہادر	۲۰	۰	۱۵	۳۰۲۰	۱۵۱۲۰۰	۱۲۵۰۰۰	۰	۲	۵۰	۲۰۰	ڈیسہ نصیرآباد	جو - گیہوں - چنا - [illegible] باجرہ - روئی -
میزان راجپوتانہ					۰	۰	۰	۱۲۰۸۱۱	۹۵۲۴۲۰۰	۲۲۳۳۸۰۰	۸۹۵	۲۲۸	۱۱۲۵۰	۶۰۸۰۰	۰	۰
سرکار ذوی الاقتدار انگریزی					۰	۰	۰	۲۶۵۵	۲۲۷۸۹۱	۳۶۴۲۹۱	۰	۶	۸۶۲	۱۳۰ ۹۶۲ ۲۸۱۲ ۳۸۰۴	گولہ انداز گورے ہندوستانی	
میزان کل					۰	۰	۰	۱۲۳۴۶۶	۹۷۵۲۰۹۱	۲۳۲۱۳۹۱	۸۹۵	۲۳۴	۱۲۱۱۲	۶۴۶۰۴		

باب دوم وقایع راجپوتانہ

نقشہ اضلاع اجمیر و میرواڑہ



باب دوم

ضلع اجمیر و میرواڑہ

खेड़ा मसा सुंदर आयचा
یہہ ضلع کہ طول مین ابتدا کہیڑہ جتا متعلقہ و دیر تحصیل ٹوڈگڈہ واقع جنوب سمت
موضع بیانچہ تحصیل اجمیر تک ۱۰۸ میل اور غایت عرض مین ندی بناس سے جو علاقہ
सावर खरवा पिसांगन
ساور مین واقع ہے علاقہ کہرودہ ملحقہ پیسانگن تک ۶۷ میل ہے درمیان خطوط عرض
بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۳
درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۳۳ دقیقہ کے واقع ہے - اوسکا رقبہ سابقہ پیمایش
थारंटन गज़ेटियर
سے جو تہارنٹین صاحب کے گزٹیر مین درج ہے ۲۶۸۳ مربع میل ہے اور پنڈت
مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین کہ پیمایش حال پر مبنی ہے ۲۷۵۵ مربع میل
لکہا ہے -

یہہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہین ہے بلکہ دو حصون مین منقسم ہے اول
تو وہ بڑا حصہ جسمین کل دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر و علاقجات استمرار داران بہنار
دسعودہ وکہرودہ وپیسانگن اور تحصیل بیاور و ٹوڈگڈہ کے دیہات شامل ہیں
केकड़ी
دوسرا اوس سے چہوٹا اجمیر سے مشرق کیطرف بنام نہاد کیکڑی جسمین علاقجات
सावर जूनयो
استمرار داران ساور و جونیان بہی واقع ہین - ان دونون حصون کے درمیان
مہاراجہ صاحب والی کشن گڈہ کے دیہات ہین - ماوراے اسکے یہان علاقجات
کا اسقدر اختلاط ہے کہ اکثر دیہات علاقہ راج کشن گڈہ و جےپور و جودہپور و

اودے پور علاقہ انگریزی کی حدود کے اندر واقع ہین اور اسی طرح علاقہ انگریزی کے اکثر دیہات ان ریاستون کی سرحد کے اندر واقع ہین۔

مگر اس ضلع کی عام سرحد پر مشرق مین راج جے پور اور مشرق و شمال مین راج کشنگڑہ اور کل مغربی سرحد پر راج جودہ پور جسے مارواڑ کہتے ہین اور جنوب اور جنوب مشرقی سرحد پر راج میواڑ یعنی اودے پور واقع ہین۔

جنوب مشرقی حصہ کی زمین ریتہ کی اور کشادہ ہے اور کہین کہین متفرق پست پہاڑیان بہی ہین۔

جنوب و جنوب مغرب و مغرب مین بڑے اور چہوٹے پہاڑ ملحق کوہ اراولی سے یا اوسکے اجزا ہین یہہ پہاڑ ابتدائی قسم کے ہین پتھر ازنکا زیادہ تر سنگ خارا ہی اور منحرف شکل سے مشرق مغرب کی سمتون مین واقع ہین۔

انتظام کیواسطے یہہ ضلع تین تحصیلون مین منقسم ہے ہر ایک کی تعداد دیہات مقدار اراضی اور جمع حسب تفصیل ہے۔

نام تحصیل	تعداد دیہات	مقدار اراضی مربع میل	تعداد جمع
اجمیر	۴۲۹	۲۰۷۸	دو لاکھ [illegible] ۹ر۱۱ پائی
بیاور (ब्यावर)	۲۴۱	۳۲۸	[illegible]
ٹوڈگڑہ	۸۸	۳۴۹	[illegible]
	۷۵۸	۲۷۵۵	[illegible] لاکھ [illegible] ۹ر۱۱ پائی

اور فوجداری کے انتظام کے واسطے محکمہ پولیس سترہ تھانون پر متعین ہے

ان مین بموجب تفصیل نو ستیشن اول درجہ کے اور آٹھہ دوم درجہ کے ہین۔

ضلع اجمیر کی پولیس کے ستیشن

اول درجہ

دوم درجہ

اجمیر نصیر آباد مانگلیاواس گیگل پوشکر سری نگر

پیسانگن بہنائے بیاور گویلہ مسعودہ کیکڑی

ساوہر بہساکہیڑہ ٹوڈگڈہ جواجہ دودیر

اس ضلع مین مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاکخانہ جات ہین۔

اجمیر نصیر آباد کیکڑی دیولی پشکر پیسانگن بیاور بہساکہیڑہ دودیر ٹوڈگڈہ سری نگر رامسر گویلہ بہنائے مانگلیاواس جواجہ مسعودہ

پہاڑ

اس ضلع مین صرف علاقجات استمرارداران اور دیہات خالصہ چکلہ گنگوانہ و رامسر وغیرہ مین کہ جنوب مشرق مین ہین البتہ میدان ہین ورنہ باقی حصص کل پہاڑی ہین ملک میرواڑہ مسکن قوم میر جسکے معنی پہاڑی ہین اور جسمین بیاور اور ٹوڈگڈہ کی تحصیلین داخل ہین ایک پہاڑی خطہ ہے جسکے جنوبی حصہ تحصیل ٹوڈگڈہ کی میز پر بالکل پہاڑ ہی ہین یہہ پہاڑ کوہ اراولی کے وہ اجزا ہین جو کو ملیرا اور اجمیر کے درمیان کی سلسلون سے بشکل متوازی شمال مشرق سے جنوب مغربی سمت مین واقع ہین اونکا طول قریب نوہ میل اور عرض چھہ میل سے بیس میل تک ہے اس ضلع سے شمال مین کہین مسلسل اور کہین متفرق دہلی تک چلے گئے ہین تحصیل ٹوڈگڈہ کا

تمام سطح کوہی ہے لیکن متصل وآدولہ تحصیل بیاور سے پہاڑ کی دو شاخین ہوئی ہین सादोला
ایک مشرقی جو بیلیا واس ساروٹ جہاگ شیام گڈہ متعلقہ تحصیل بیاور देलियावास
اور دیہات علاقہ کہروہ اور مواضعات راجگڈہ راجوسی سری نگر متعلقہ تحصیل सारोट झाग श्यामगढ़
اجمیر ہوتے ہوئے علاقہ کشنگڈہ مین داخل ہوجاتی ہے دوسری مغربی شاخ राजोसी श्रीनगर
جو موضع کلالیہ وناسے ودہولیہ وچانک علاقہ بیاور اور چند دیہات علاقہ مارواڑ कलालिया
اور موضع بہانوتہ واجمیر وکہڑکہڑی ودہاتھی کہیڑہ وناگ پہاڑ وناگروالی وہاتھیاواس नाथ धोलिया चांक
وبیاپچہ متعلقہ تحصیل اجمیر ہوتی ہوئی شمال کیطرف نکل گئی ہے ان شاخون کے درمیان भानोता खड़खड़ी
مین میدان ہین اور نیز متفرق پہاڑیان ہین ان میدانون کی اوسط بلندی سمندر हाथीखेड़ा
کے سطح سے ۱۶۰۰ فیٹ ہے اور پہاڑ کی چوٹیان جو جنوب مغرب کی طرف زیادہ नागपहाड़ नागरवाली
بلند ہین اس سے ہزار فیٹ زیادہ ہین چنکہ پشکر مین ایک بلند سلسلہ موضع نادسی हाथियावास
کنولائی تک کابرہ پہاڑ کے نام سے مشہور ہے کہ دس میل لنبا چلا گیا ہے اور नादसी
آخرکار عام سلسلہ مین ملگیا ہے اس نواح مین سب سے بلند چوٹیان یہہ ہین - कोलाड़ कावरा
توڈگڈہ مین برجال کا پہاڑ - گورم دانتہ - ناگت دانتہ امیر کی دہانجی - اور نیا نگر بارسال
چانک ہتون کی بلند چوٹیان ہین اور ناگ پہاڑ جسکے دامن پر شہر اجمیر ہے اور गोरमदान्ता नागतदान्ता [illegible]
اوسکے اوپر تاراگڈہ کا قلعہ ہے شاید ان پہاڑون مین سب سے بلند ہے اسکی हतून
بلندی سطح سمندر سے ۳۰۰۰ فیٹ اور شہر سے ۱۰۰۰ فیٹ ہے - तारागढ़

ان پہاڑون مین میوہ دار درخت کوئی نہین ہے البتہ دہو وسالر وڈاسن وتہوہر
کے درخت اور گہاس بکثرت ہوتے ہین پانی کے خود رو چشمے صرف چہوٹے چہوٹے
پیپلی رشید پورہ وپاکہریاواس دہرکو دہوکران وناگ پہاڑ مین ہین ہوا اکثر पीपली [illegible]पुरा

زیادہ چلتی ہے اور خنک ہوتی ہے۔

ان پہاڑون مین شیشہ تانبے لوہے اور طِ تیا کی بہت کانین ہین۔ اجمیر مین شیشہ کی کانین جاری ہوئی تہین مگر اس جنس کی خریداری ایسی کم ہے کہ کچہہ فائدہ نہین ہوا کانین بند ہوگئین اور میرواڑہ مین کبہی جاری نہین ہوئی اور تانبے اور لوہے کی کانین جاری ہین ہر دو اجناس بکثرت اور عمدہ قسم کی نکلتی ہین کارخانہ روز بروز زیادہ ہوتا ہے بعض مقام پر زمین مین شوریت بہی کی قسم کی ہے اسی سبب سے کہاری ندی کا پانی شور ہے

گہاٹون کی تفصیل

یہہ پہاڑ بشکل عریض دیوارون کے ہین اور اون مین سے بیرونی ملک مین جانے کے واسطے جو شاہ راہ بنی ہوئی ہین اونکو گہاٹہ کہتے ہین یہہ گہاٹے عموماً دشوار گذار اور خطرناک ہین اون مین اکثر وارداتین ہوا کرتی ہین ڈکسن صاحب کے زمانہ مین ان راستون کی حفاظت زمینداران دیہات کے ذمہ کرکے مال تجارت پر چوکیداری لگائی گئی تہی چنانچہ ابہی تک وہی انتظام چلا آتا ہے اور سرکار کے خرچ بغیر حفاظت ہوتی ہے۔ تفصیل گہاٹون کی۔

डिकसन

تحصیل بیاور مین۔ پاکہریا داس کا سعودہ کو۔ شیوپورہ کا میواڑ کو۔ برکا مارواڑ کو
تحصیل ٹوڈگڑہ مین۔ بہیل بینہ کا۔ گابہ چریلان۔ ڈیولا تان۔ موڈیہ۔ چہچہ۔
کیرونڈ کی نال۔ پیپلی۔ گوڈہ بیرم کا۔ اونڈا پاڑیکا۔ ڈوبیر کی نال انہین سے اکثر مارواڑ کی جانب ہین۔

मीलपना
आवाचरीला
देवलातान
मोडया
जेजा
केरोदकीनाल
पीपली
गुढावीरम
भोंडापाडेका
दूबेरकीनाल

قلعات

اگرچہ قلعات عمارتین متعلق بہ فوج ہین مگر اکثر اونمین سے پہاڑ وغیرہ واقع ہین اسواسطے پہاڑون کے ساتہہ لکہنا مناسب سمجہا گیا ضلع اجمیر مین مشہور قلعات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نمبر	نام تحصیل	مقام	کیفیت
۱	بیاور	ساروٹ सारोट	بمرور نوسو سال ٹہاکر جیت سنگہ والی بدنور نے تعمیر کرایا تہا اب اوسمین پولیس کی چوکی ہے۔
۲	ایضًا	ہتون हतून	بمرور پانسو سال دودا خان ٹیس نے تعمیر کرایا تہا اب اوسکی نسل مین سے بیدا خان کے قبضہ مین ہے۔
۳	ایضًا	بوروہ बोरवा	بمرور ۴۵ سال مہارانا بہیم سنگہ صاحب والی میواڑ نے تعمیر کرایا تہا۔
۴	ایضًا	جہاگ झाग	۴۵ سال ہوئے جب دیوی سنگہ مسعودہ کے ٹہاکر نے بنوایا تہا اسکے قریب ایک شکستہ قلعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جیپور کا تعمیر کردہ بہی ہے۔
۵	ٹوڈگڈہ	کوٹ کرانا कोटकिशाना	مہاراجہ مان سنگہ جسنا والی جودہپور نے تعمیر کرایا تہا سابقًا اوسمین تہانہ تہا اب خالی ہے۔
۶	ایضًا	بگڑی बगड़ी	بمرور ۶۰ سال مہاراجہ مان سنگہ جسنا والی جودہپور نے بنوایا تہا
۷	ایضًا	برار बरार	ٹہاکر بدنور نے بنوایا تہا۔
۸	ایضًا	اکہہ جیت گڈہ अखजीत गढ	ایضًا۔

बरनोर

یہہ سب قلعات حکام وقت کے بنوائے ہوئے ہین کہ حفاظت ملک اور فوج کی بود وباش کیواسطے تیار کرائے تہے مگرہ کے باشندون مین سے بجز ہتون خان کے کسی نے قلعہ تعمیر نہین کرایا کیونکہ قزاقون کے لئے پہاڑی سرزمین بمنزلہ قلعہ کے ہے۔

मगरा

ندیان اور نالے

खारी

کہاری یہہ ندی ملک میواڑ کے پہاڑون سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۸ دقیقہ پر نکلی ہے اور مشرقی سمت مین اس ضلع کی جنوبی سرحد پر قریب ۱۲ میل بہکر مشرقی سرحد پر علاقہ جے پور مین بناس ندی سے شامل ہوئی ہے موسم برسات مین چڑہتی ہے وبدیگر موسمون مین پانی کم رہتا ہے خصوص گرمی مین اکثر خشک ہوجاتی ہے بسبب شوریت زمین کے یہی آمیز ہے پانی کہاری ہے۔ اور یہی ندی کا وجہہ تسمیہ ہے پانی پینے کے کام مین مطلق نہین آتا مگر البتہ اوس سے آبپاشی کا فائدہ ہے۔

सागरमति
बीसला
आनासागर

ساگرمتی اجمیر سے مشرق کیطرف پہاڑون کا پانی جو اوّل تالاب بیسلہ سے اور بعد ازان آناساگر سے گذر کر گوبندگڈہ کیطرف روان ہوتا ہے اس نام سے مشہور ہے اور گوبندگڈہ پر سرستی مین شامل ہوکر اوسکا نام لونی ندی ہوجاتا ہے۔

सरस्वती
लवनी
लवान

سرستی موضع لوآن علاقہ مارواڑ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور پشکر کے تالاب سے گذر کر جنوب مین بجانب گوبندگڈہ روان ہوئی ہے وہان اسکا ساگرمتی سے اتصال ہوکر لونی نام ہوگیا ہے۔

لونی جیسا اوپر مذکور ہوا ساگرمتی اور سرستی دو ندیان بمقام گوبندگڈہ ملکر اس نام سے مشہور ہوئی ہین اور وجہہ یہہ ہے کہ زمین کی خاصیت سے انکا پانی لونی

یعنی نمکین ہوتا ہے - یہہ ندی کل علاقہ مارواڑ کو طے کرکے اور کچھہ کے رن مین گرکر
سمندر مین شامل ہوجاتی ہے -

دائی راجگڈہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور علاقہ جیپور مین جاکر بناس مین شامل دाई
ہوجاتی ہے جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے پہاگن تک پانی جاری رہتا ہے
اور راستہ مین علاقہ بہنائی کی ندی نالون کا پانی شامل ہوتا ہے -

بناس میواڑ کے پہاڑون سے نکلی ہے موسم بارش مین نہایت
طغیانی پر ہوتی ہے اور ہر موسم مین پانی بہتا ہے اس ندی مین کشتی چلتی
ہے بلکہ زیادہ طغیانی ہونے پر کشتی سے بہی عبور نہین ہوتا ہے اس ندی کے
ریتہ مین لکڑی خرپوزہ بہت پیدا ہوتا ہے -

بلاڑ والی ندی موضع بوروہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور ریاور کی ندی बलाड़वाल
مین شامل ہوکر مارواڑ کو جاتی ہے صرف موسم برسات مین جاری ہوتی ہے اس बोरवा
ندی سے بہت تالابون مین پانی بہرتا ہے -

ماتا والی ندی اس ندی سے کوٹڑہ کے پہاڑ کا پانی جاتا ہے تالاب کابرہ मातावाली कोटड़ा
کے نالہ کا پانی موضع روہیڑہ کے تالاب مین گذر کر اس ندی مین شامل ہوجاتا काबरा रोहेड़ा
ہے انکے سواے نالہ ہاے - کلائی کہیڑہ - ساگرواس - لولچانک - ٹولوا شیامگڑہ कलाईखेड़ा सागरवास
بیلیاواس - رنڈوڑہانہ - سمیل - ڈیلہ - کہیڑہ ددہ - اڈانالہ - رکوڑکانہ - اور ہین लोलचा ऐड़ाना सुमेल डेला खेड़ादोद सेड़काना गदानाला

تالاب

ضلع اجمیر مین صدہا تالاب ہین کرنل ڈکسن صاحب کمشنر سابق نے پہاڑون کے
درمیان جہان کسی قدر زمین قابل زراعت دیکہی وہین تالاب بنوا دیا اس طرح

ہزارہا بیگہ زمین کہ غیر مزروعہ تہی سیراب و مزروعہ ہوگئی اور ملک زرخیز ہوگیا ان کو
بعد بہی حکام نے بہت تالاب بنوائے ہین تین قدیم تالاب شہر اجمیر کے گرد بہت بڑے ہین
اول آناساگر دوم بیسلہ سیوم پشکر۔ اس ضلع مین کوئی قدرتی جہیل نہین ہے

پختہ سڑکین

پختہ سڑکین جو شروع عملداری انگریزی سے ابتک اس ضلع مین تیار ہوئی ہین یہ ہین
اجمیر سے پشکر ۵ میل پشکر ہنود کا بڑا پرستش گاہ ہے اور وہان کو آمدورفت
بکثرت رہتی ہے اجمیر و پشکر کے درمیان بہت بلند پہاڑ واقع ہے جسکے سبب سے
گاڑی بہلی تو مطلق نہین جاسکتی تہی مگر گہوڑے اونٹ اور پیادہ آدمی بہی بہت
مشکل سے پہونچ سکتے تہے مسٹر میکناٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع نے بنظر
मेकनाटन
رفع تکلیف رعایا اس پہاڑ مین شگاف دلواکر راستہ کرادیا کہ اب اجمیر سے پشکر تک
پختہ سڑک ہے اور گاڑی و بگیان بآسایش آتی جاتی ہین اس پہاڑ کی شکستگی کی
تاریخ اکثر سنی اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین دیکہی ع ہمت حاکم
عادل کمر کوہ شکست ٭ مگر راقم نے اس مصرع کے اعداد پر غور کیا تو ۱۶۹۰ آتے ہین شاید
مصرع اسطرح پر ہو۔ ہمت حاکم دوران کمر کوہ شکست ٭ کہ اسمین سنہ ۱۸۴۶ء نکلتے
ہین اور وہی زمانہ سنہ عیسوی شکستگی کوہ اور حکمرانی میکناٹن صاحب بہادر
کا تہا۔ اجمیر سے نیا نگر کو ۳۲ میل پختہ ہے نیا نگر سے ٹوڈگڑہ اور مسودہ و میواڑ کو خام
سڑکین ہین۔ نیا نگر سے مارواڑ کو پختہ سڑک ۱۲ میل تیار ہوئی ہے۔ اجمیر سے نصیر آباد
کی چہاونی تک ۱۴ میل۔ نصیر آباد سے ماکلیا واس واقع سڑک اجمیر و نیا نگر تک ۱۲ میل

نصیرآباد سے نیچ کو ۳۰ میل نصیرآباد سے پہاونی دیولی کو ۵۵ میل اجمیر سے جے پور کی جانب ۱۳ میل۔

شہر و قصبات

اجمیر یہہ قدیم و مشہور شہر پہاڑ کے گہاٹیہ یا حلقہ کے اندر عرض بلد شمالی ۲۶-۲۹ طول بلد شرقی ۴۷-۴۲-۴ پر عجیب خوبصورتی سے واقع ہے ہرطرف پہاڑ ہین انمین سے ایک کے دامن پر شہر آباد ہے اوسکی پختہ شہر پناہ ہے شمال اور مغرب کی سمتون مین پانچ بڑے بڑے دروازے ہین دولتمندون کے مکانات بہت بلند اور وسیع اور بعض گلیان فراخ و خوبصورت ہین مگر اکثر تنگ ہین اور صاف نہین رہتے ہین تاہم یہہ شہر ہندوستان کے دیگر شہرون سے بہتر ہے اور اونکے مقابلہ مین یہان کے غریب لوگون کے مکانات بہی اچھے ہین شہر کی فصیل سے باہر تاراگڈہ کے پست حصہ مین جین مندرون کے کہنڈرات ہین مگر اب بہی باوجود شکستگی بہت عالیشان ہین جس احاطہ کے اندر یہہ مکانات ہین وہ اندر کوٹ इंदर कोट اندرسین راجہ کا آباد کیا ہوا تہا اور اوسی کے زمانہ مین یہہ مکان تیار ہوا تہا۔ इंद्रसेन राजा یہہ عمارت زمین سے بہت بلند کرسی کی ہے کل کام نہایت عمدہ سنگین بنایا گیا ہے اور عجیب نقاشی ہوئی ہے کہ اوسکی ثانی نہین شمس الدین التمش کے عہد مین براہ تعصب کچہہ مکانات مسمار اور ایک محراب تیار کرکے مسجد بنائی۔ چونکہ شمس الدین یہان زیادہ نرہا اور یہہ سب کام ڈہائی دن کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اسواسطے ڈہائی دن کا جہونپڑا مشہور ہے زمان بعد اوسمین اور اور اسلامی تعمیرات ہوتی رہی ہین اب کل خستہ و خراب ہے تاہم قابل دید ہے یہہ تعمیر دو ہزار سال سے کم مدت کی نہین ہے

اس شہر مین دوسرا مشہور مکان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے اہل اسلام اسکو بہت متبرک سمجھتے ہین بلکہ اسی سبب سے اجمیر شریف اور خواجہ کی اجمیر کہتے ہین خواجہ صاحب خراسان مین چشت کے رہنے والے تھے جو سنجر کے پاس واقع ہے حضرت علی کی نسل مین سید تھے خواجہ صاحب کی بزرگی اور صلح کل ہونا مشہور ہے - سنہ ۱۱۴۳ع مین ہندوستان مین آئے اور اول آنا ساگر کی گھاٹی مین دولت باغ کے قریب قیام رکھا - زان بعد اندرکوٹ کے قریب جہان اونکا مزار ہے اخیر عمر بسر کی پرتھی راج اوسی وقت مین تہا اور اونکے روبرو رہے چوہانون کے خاندان سے سلطنت جاتی رہی اور مسلمانی بادشاہت نے ہندوستان مین مستقل خونفشانی شروع کی - خواجہ صاحب کی اولاد سے دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین اجمیر مین مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کی عمر قریب ایک سو سال کے تھی ماہ رجب مین وفات پائی لیکن روز وفات معلوم نہین ہوا اسیواسطے سات روز تک حضرت کا عرس ہوا کرتا ہے بعد وفات کے قبر کی زیارت ہونے لگی شمس الدین التمش کے عہد مین درگاہ کی تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے زیادہ وسعت دی اکبر کے وقت مین اکبری مسجد اور چند مکانات تعمیر ہوئی اور شاہجہان نے سنگ سفید کی جامع مسجد بنوائی -

चिश्त
संजर

اکبر شاہ کو ابتدا مین نہایت اعتقاد تہا اول تو جب جہانگیر پیدا ہوا آگرہ سے پیادہ زیارت کو آیا اور جب ۱۵۶۷ھ مین چیتوڑ فتح کیا اٹھارہ گانو کی جاگیر لنگر خیرات کیواسطے اور ہر قسم کے اخراجات درگاہ کے مقرر کئے اور سامان شاہی فراشخانہ نوبت خانہ چوبدار باورچی وغیرہ درگاہ مین نیاز کیا کہ اونکی اولاد مین سے ابتک اپنی اپنی خدمات پر

ستعین ہین نقارہ کلان جو صبح و شام بلند آواز سے بجتا ہے اکبر نے چیتوڑ سے فتح کرکے درگاہ مین چڑہایا تہا۔

فی الحال درگاہ کا انتظام میر حفیظ علی متولی کو مفوض ہے اور ۱۸۶۳ء سے ایک کمیٹی جسمین حکیم نظام علی میر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی و عبد اللطیف و مدار بخش ممبر ہین مقرر ہوئی ہے تاہم انتظام اچہا نہین بیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مین سے صرف دو من جو کا آش تیار ہوتا ہے اور خاندان دیوان صاحب و متولی وغیرہ مستحقانکو مقرر ہے و دیگر ملازمان کو تقسیم ہونیکے بعد محتاجون کو صرف ایک ایک پیالہ دیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے عرس کا میلہ ماہ رجب ایک ہفتہ تک رہتا ہے دور دور کی مخلوق زیارت کو آتے ہین ہزارہا روپیہ نذر و نیاز کا آتا ہے اب یہہ آمدنی پیشتر سے کم ہو گئی ہے۔

جہانگیر کے وقت مین دو آہنی دیگین تیار ہوئی تہین اور مرہٹون کے وقت مین لالداس ساکن گوالیار نے اونکی مرمت کرائی۔ ایک مین اسی۸۰ من اور دوسری مین اٹہائیس۲۸ من چاول علاوہ روغن زرد و شکر کے پکتا ہے معتقد لوگ عرس کے ایام مین پکواتے ہین مگر یہہ رسم بہت خراب ہے کہ بجاے اسکے کہ غریب اور محتاجون کو حسن تدبیری اور نیک نیتی سے تقسیم ہو باشندگان اندرکوٹ و مجاوران درگاہ لوٹ کر کہا جاتے ہین۔ دیگ چڑہتی ہے تو چہارم حصہ لاگت کا درگاہ کا خادم لیتا ہے بڑی دیگ کی بابت پچیس ۲۵ روپیہ اور چہوٹی دیگ پر ساڑہے بارہ ۱۲ ۱/۲ روپیہ درگاہ مین جمع ہوکر دیوان صاحب سجادہ نشین و متولی و خادمان کو تقسیم ہوتے ہین اس درگاہ سے متعلق ایک تالاب معروف جہالرا ہے اوسمین ہمیشہ بارش کا پانی جمع رہتا ہے تمام شہر کے لوگ

اوسمین سے پانی لیجاتے ہین - دیوانصاحب کہ خواجہ صاحب کی اولاد مین سے سجادہ نشین ہین اونکا مرتبہ اور عزت اور بزرگی تمام راجپوتانہ اور دور دور کے ملکون مین مشہور ہے درگاہ مین اون کا حفظ مراتب اور ریاستون مین عزت بدرجہ نہایت ہے -

اجمیر مین ایک محل اکبر شاہ کا بنوایا ہوا بنام دولت خانہ مشہور ہے اول مرتبہ اکبر درگاہ مین اکبری مسجد بنوائی تہی اور اکبری بازار بسایا تہا اور دوسری مرتبہ سنہ ھ مین شہر پناہ احداث کی اور یہہ مکان تعمیر کرایا - مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری مین یہہ مکان بطور بود و باش صوبہ داران و کچہری عدالت مستعمل رہا اور اسی نام سے مشہور رہا انگریزی عملداری مین اوسمین میگزین رکہا گیا اسواسطے اب میگزین کہلاتا ہے - اسی مکان مین اب تحصیل اجمیر کی کچہری ہے اور کچہری عدالت اونریری مجسٹریٹان کی مستحکم و سنگین مکانات ہین -

شاہجہان بادشاہ جب اجمیر مین آیا تو اوس نے کوئی مکان شاہی اپنی پسند کے قابل نہ پایا اسواسطے اوسکے حکم سے تالاب آنا ساگر کے کنارہ پر عالیشان مکانات سفید پتہر کے عمدہ تیار ہوئے اور اونکے نیچے چمن آراستہ ہوا اوسکا نام دولت باغ رکہا گیا کہ اسی نام سے ابتک مشہور ہے انگریزی عملداری مین اکثر مکانات مسمار ہوئے اور بعض جدید تعمیر ہوئے اور عدالت گاہ قرار پائی حال مین مکانات دیگر علیحدہ تعمیر ہو کر ضلع کی کچہری وہان سے برخاست ہوئی ہے -

تاراگڈہ سے نیچے پہاڑ کے دامن پر ایک مقام چلہ پیر دستگیر مشہور ہے اصل مین یہہ قلعہ کے برج کا موجہ تہا - روایت ہے کہ فقیر سونڈا نامی کوئی شخص اکبر کے عہد سے پیشتر خواجہ صاحب کی زیارت کو اجمیر مین آیا تہا اور اپنے ساتہ

بغداد کے پیران پیر کی قبر سے ایک اینٹ لایا تہا اپنی حیات مین لوگون کو اوسکی زیارت
کرایا کرتا تہا - اور آخری وقت مین وصیت کر گیا کہ اس اینٹ کو بہی میری قبر مین
دفن کر دینا - چونکہ فقیر سونڈا برج مین رہا کرتا تہا لوگون نے اوسکو اور اینٹ کو
اوسی برج مین دفن کر دیا جب سے قبر کی زیارت ہونے لگی - سنہ ۱۸۱۵ع مین دولت راو
نے بالا راو صوبہ دار کی سفارش سے اوسکے اخراجات کیواسطے جاگیر مقرر کر دی
تب سے رونق اور شہرت زیادہ ہوئی - اور کئی مکانات جدید تعمیر ہوئے اور مکان
جو اصل مین فقیر سونڈا کی مع اینٹ کے قبر ہے پیر دستگیر کا چلہ مشہور رہا -
جس زمانہ مین اجمیر کی آبادی سے پیشتر اندرکوٹ آباد تہا اوسوقت کی بڑی بڑی
باوڑیان اندرکوٹ مین موجود ہین - انگریزی عملداری سے پیشتر یہہ باوڑیان
اکثر مٹی سے بہر گئی تہین کسی نے اون پر توجہہ نہین کی - مگر کرنل ڈکسن صاحب کے
وقت مین صاف کرائی گئین - اب سات باوڑیان بہت اچہی موجود ہین اور شاید
دبی ہوئی اور بہی ہون اونکے نام یہہ ہین -
شیخ بائی - بڑ بائی - کیلا بائی - بہاٹا بائی - کاتن بائی - ناگرت بائی - انبا بائی -
تاراگڈہ مین میرانصاحب کی درگاہ ہے یہہ میران حسین شہاب الدین غوری کے
رسالدار تہے اجمیر فتح ہوئی تب اونکو یہان قلعہ دار کیا بعد از ان راجپوتون نے شبخون
مارا اور اونکو قتل کیا دوسرے روز دیگر ملازمان شاہی نے اونکو وہین دفن کیا چونکہ
مسلمانون مین اکثر مرنے کے بعد پیر ہو جاتے ہین میران صاحب کے مزار کی پرستش اور زیارت
ہونے لگی جبار خان نے اکبری عہد مین درگاہ بنوائی اور دیگر مکانات سندہیہ کی
عملداری مین تیار ہوئے مخصوص گمان جی راو نے کئی مکانات تعمیر کرائے اس درگاہ

बावड़ी
शेखवाई
बड़वाई
केलवाई
भाटावाई
कातनवाई
नागलवाई
अम्बावाई

کی جاگیر مین تین گانو ہین دو مغلیہ سلطنت کے زمانہ سے اور ایک سنید ہیہ کا عطیہ ہے
یہان بہی رجب کے مہینے مین عرس ہوا کرتا ہے اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب
ادا ہوتی ہین۔

انگریزی عملداری آنیکے بعد بہد ڈکسن صاحب ڈگی او تسری دروازہ و سورج کنڈ مدار دروازہ — गौसरी दरवाजा / सूर्यकुंड / मदार दरवाजा
وڈگی دہلی دروازہ و شفاخانہ اجمیر تیار ہوئے ہین۔

اب اس شہر کا مختصر تاریخی حال لکہا جاتا ہے کہ جو آبادی اب اجمیر کے نام سے مشہور
ہے وہ نہین ہے جو ابتداءً مین آباد ہوا تہا کہتے ہین کہ جب راجہ اج نے اپنے — अज
راج دہانی یعنی دارالحکومت بنانیکا ارادہ کیا تو اول ناگ پہاڑ اوسکو پسند آیا اور
عمارت کی تیاری شروع کی تہوڑا کام تیار ہوا تہا کہ راجہ کا دل اودہر سے ہٹ
گیا بعض روایت کرتے ہین کہ جنون نے کام نہین بنانے دیا جسقدر کام دنکو بنایا
جاتا تہا رات کیوقت مسمار ہوجاتا غرض اوسے چہوڑکر راجہ نے کوہ بیٹلی پر جسے اب — बेटली
تاراگڈہ کہتے ہین قلعہ کی بنیاد ڈالی اوسکے نیچے نورچشمہ مین شہر آباد کیا۔ چونکہ راجہ
کے خاندان کے آساپورا دیبی معروف تارا تہی اوس نے قلعہ کا نام تاراگڈہ رکہا — आशापुरा / तारा
اور آبادی کا نام اپنے نام سے اجمیر رکہا میر پہاڑ کو کہتے ہین اور اج راجہ کا نام
تہا اوسی راجہ نے اخیر مین ترک دنیا کرکے فقیری مین پال کا خطاب پایا اور
اجے پال مشہور ہوا اوسی پہاڑ مین رہتا تہا جسے اجے پال کہتے ہین۔ — पाल / अजयपाल

اوسکے خاندان مین بیسلدیو نامی اجمیر کا بڑا راجہ ہوا ہے جس نے دہلی پر فتح پائی — बीसलदेव
اور بیسلہ تالاب کہدوایا یہہ تالاب شہر سے شمال مشرق مین نصف میل پر واقعہ ہے — बीसला
بشکل بیضوی ڈہائی میل کا احاطہ ہے اور ہر طرف سے سنگین دیوار سے محیط

تہا اب اکثر مقامات سے شکست ہوگیا ہے۔

اوسکے بعد غالباً گیارہوین صدی سنہ عیسوی مین آنا دیو راجہ ہوا اوسی نے آनादेव
شہر سے شمال مغرب مین ایک نالہ پر چہہ سو گز طول اور سو گز عرض مین پشتہ ڈالکر
تالاب بنوایا اور اوسکا نام آناساگر رکہا موسم بارش مین آناساگر کا پانی چہہ میل کے आनासागर
حلقہ مین پہیلتا ہے اور اکثر ہر سال بہرجاتا ہے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون کے
زمانہ مین اس تالاب کی خبرگیری بہت کم ہوئی تا بحدیکہ شاہجہان نے اوسپر عالیشان
عمارت بنوائی مگر پانی کی ایزادی اور گہاٹون کی تعمیر جس سے عوام کو فیض اور
فائدہ ہوتا کچہہ تدبیر نہین کی انگریزی عملداری ہونے پر مسٹر میکناٹن صاحب اور
کرنل ڈکسن صاحب کی اوسپر توجہہ ہوئی تو اول ۱۸۴۲ء مین اجے پال کے پہاڑ کا پانی
اوسطرف پہیر کر آناساگر مین ڈالا گیا اوسوقت سے پانی کی قلت بالکل موقوف ہوگئی اور
اوسکے کنارہ پر گہاٹ و باغات تیار کرائے گئے اگرچہ اسمین سرکاری خرچ کچہہ نہین
ہوا ہے مگر ساہوکار و دیگر دولتمند باشندگان شہر کو آمادہ کرکے لاکہون روپیہ کی
خرچ سے پرفضا اور دلکش مقام کر دیا اب اوس پر گہاٹ اور باغ مفصلہ ذیل ہین
آسکرن والہ گہاٹ ۔ گہاٹی والہ گہاٹ ۔ ٹوڈون والہ گہاٹ ۔ خزانچی والہ گہاٹ ۔ आशाकरणवाला घाटीवाला
نوگرہ والہ گہاٹ ۔ لوہیہ والہ گہاٹ ۔ باغ راجہ شاہ پورہ ۔ باغ نوابصاحب ٹونک ۔ टोंडोवाला नौगिरहवाला
باغ راستہ نوراج ۔ باغ ناگ پہن ۔ باغ دلالان ۔ باغ بنسی لال ۔ باغ نواب लोहयावाला बोराज
عبداللہ خان و منشی حاجی محمد خان ۔ کیوڑکی بغیچی ۔ پہول چند کی کوٹہی ۔ اوسوالونکا नागफन दलाला
باغ ۔ ٹوڈون کا باغ ۔ مسان والہ باغ ۔ کالا باغ ۔ باغ میر عبداللطیف ۔ باغ मसान-वाला
چلہ بی بی ۔ کلو بیگ کا باغ ۔

سنہ ۱۰۱۸ء مین جب محمود غزنوی چوتھی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا اجمیر کے
راجہ نے لاہور۔ اوجین۔ گوالیار۔ کالنجر۔ قنوج۔ اور دہلی کے راجگان سے اتفاق
کرکے اوسکا مقابلہ کیا تھا مگر ان سب کی فوج نے اوس سے شکست فاش کہائی कालिंजर
سنہ ۱۱۹۱ء مین جب شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا اجمیر و دہلی کا راجہ پرتہوی راج
تھا وہ فوج کثیر لیکر تہانیسر مین بر سر مقابلہ ہوا اور بہت کشت و خون کی ساتھہ पृथ्वीराज
اوسکو شکست دی بلکہ خود شہاب الدین مجروح شدید ہوکر بمشکل بجانبر ہوا مگر اوس थानेसर
نے زیادہ تجربہ کاری سے اور شایستہ تر فوج لیکر پہر حملہ کیا اور پرتہی راج نے پہر مقام
ترؤی قریب تہانیسر مقابلہ کیا بہت کشت و خون ہوا آخرکار ہندؤن کی شکست
ہوئی اور راجہ قید ہوکر مارا گیا یہی آخری راجہ تہا جسکے ساتھہ ہندوستان سے तराईं
ہنود کی حکومت جاتی رہی مسلمانون نے بڑہکر اجمیر پر قبضہ کیا باشندگان مین
سے اکثر قتل کئے اور اکثر غلام بنائے اور اسطرح تباہ کرکے بہ تقرر خراج گران ملک
راجہ متوفی کے ایک رشتہ دار کو سپرد کیا۔ مشہور ہے کہ پرتہی راج کو شہاب الدین
پکڑ لیگیا تہا لیکن تہوڑے دنون بعد چند کبیشر کی سفارش سے کہ وہ راجہ کا قدیمی
نمکخوار اور رنگسار تہا بادشاہ کو راجہ کی تیراندازی کا فن ظاہر ہوا کہ آنکہیں بند کرکے
آواز پر تیر لگاتا ہے بادشاہ کو شوق پیدا ہوا انجام کار ایک روز پرتہی راج کو
جیلخانہ سے طلب کرکے تیر کمان دیا گیا کہ نشانہ لگاوے اوسوقت کبیشر نے ہندی
شعر مین راجہ کو یاد دلایا کہ یہہ وقت حریف کے مارنیکا ہے راجہ نے سلطان سے
پوچہا کہ اجازت ہے سلطان نے کہا ہان بفور سماعت آواز راجہ نے بادشاہ کو
تیر کا نشانہ بنایا تب اوسی کبیشر نے اول اوسیوقت راجہ کو قتل کیا پہر اپنے آپکو

ہلاک کیا تاکہ دشمن بے عزتی اور اذیت سے نہ ماریں۔

اوسی زمانہ مین قنوج مین راجہ جے چند کے بلند نیرے گرگئے اور جے چند کا برادرزادہ
(जेचंद)
سیاجی وہان سے مفرور ہوکر مارودیس مین پناہ پذیر ہوا اور مارواڑ مین راٹھوڑون
(सियाजी मार)
کی سلطنت قایم کرکے اجمیر کو بھی اپنے تحت حکومت مین داخل کیا۔

تھوڑے دنون مین جب شہاب الدین غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دلی کی حکومت بخشی تب اوسکی طرف سے ۵۹۱ھ ہجری مین سید حسین اجمیر کا قلعہ دار ہوا ۵۹۲ھ ہجری مین سید حسین راجپوتون کے ہاتھہ سے شبخون مین قتل ہوا کہ مزار اوسکا بنام درگاہ میران صاحب تاراگڈہ مین ہے ۵۹۳ھ ہجری مین قطب الدین ایبک نے پھر یورش کرکے اجمیر لے لیا۔ ۶۱۴ھ ہجری مین بعہد شمس الدین التمش احمد نامی ایک شخص اجمیر کا قلعہ دار مقرر ہوا علاء الدین خلجی کے عہد مین ۷۰۰ھ ہجری مین شاہین بیگ اجمیر کا حاکم تھا بعد ازان رانا کھمبو میواڑ کے راجہ نے اجمیر فتح کی مگر ماڈو وگڈہ کے
(खम्भू माडूगेद)
رئیس محمود خلجی نے ۸۵۹ھ ہجری مین پھر چھوڑالی۔ اوسکی طرف سے اول خواجہ نعمت اللہ مخاطب بہ سیف خان حاکم رہا اور بعد ازآن اپنے ولیعہد غیاث الدین کو جاگیر مین دیا اور غیاث الدین کیطرف سے ۸۸۰ھ ہجری مین ملوخان حاکم رہا اوسکے نام سے اجمیر مین ملوسر ابتک مشہور ہے۔ جب خلجیون کی سلطنت ضعیف ہوئی مارواڑ کے راٹھور
(मसूसर)
راجہ مالدیو نے ۱۵۳۲ء مین اجمیر پر قبضہ کرلیا کہ تا وقتیکہ اکبری سلطنت مغلیہ ہندوستان
(मालदेव)
مین قایم ومستحکم ہوئی مارواڑ مین شامل رہا۔ ہندوستان مین ہمایون کے وقت تک ملک کے انتظام کی کچھہ صورت نہ بندھی تھی۔ مگر جب اکبر تخت نشین ہوا تو اوسکی علو حوصلگی اور خوش اقبالی سے خودبخود انتظام ہوتا گیا۔ ۱۵۵۶ء مین بلا جنگ وجدل

اور کسی کے مقابلہ آرائی کے اجمیر پر بہی اوسکا قبضہ ہوگیا اور بہر طرح کا عمدہ انتظام
ہوا اجمیر سلطنت کا ایک صوبہ تہا اور آئین اکبری کے بموجب میواڑ مارواڑ جے پور
وہاڑوتی اوسمین داخل تہے اور وہان کے رئیس اجمیر مین خراج ادا کیا کرتے تہے
بادشاہ اونکے علاقجات سے جاگیرین دیتا تہا اور اونکے خراج مین مجرا کرتا تہا اکبر نے
دوراندیشی سے راجپوتون مین رشتہ داری شروع کی اور معزز عہدون پر
راجپوتون کو ممتاز کیا تاکہ یہہ لوگ سلطنت کو اپنی تصور کرین چنانچہ اکثر یہہ بات
کام آئی لیکن فرمان روایان میواڑ نے یہہ دوامی بدنامی اور دنیوی طمع حاصل
نکی گو اپنے ملک کے اکثر حصون کو کہو بیٹہے اور چتوڑ کی لڑائی مین بہت نقصان
اوٹہایا محمد شاہ تک اجمیر مغلیہ سلطنت کے قبضہ مین رہا لیکن جب حکومت مین ضعف
پیدا ہوا اجیت سنگہ والی جودہپور کو محمد شاہ کی طرف سے اجمیر کی صوبہ داری مصلحتاً
عنایت ہوئی اوسوقت سے برابر اجمیر جودہپور سے متعلق رہی ابتدا مین برائے نام
مطابعت شاہ دہلی کرتے تہے مگر جون جون سلطنت دہلی مین ضعف آتا گیا اجمیر مین
راٹہورون کی خودمختاری بڑہتی گئی جب راجہ رام سنگہ ولد ابہی سنگہ اور اوسکے
जैअप्पा چچا بخت سنگہ کے درمیان تخت نشینی پر نزاع ہوا رام سنگہ نے جی آپا سیندہیہ
کو مقام اوجین سے اپنی امداد کے لئے بلایا اس عرصہ مین بخت سنگہ مر گیا اور بجے سنگہ
جو مارواڑ پر قابض ہوگیا تہا رام سنگہ اور سیندہیہ سے برسر مقابلہ آیا اس لڑائی
سے عرصہ تک طرفین کا نقصان کثیر ہوا جب رام سنگہ اور بجے سنگہ کے درمیان تعلق
ہوا اجمیر کے راجپوت آملہ دارون مین سے کہروہ اور مسعودہ کے ٹہاکر رام سنگہ
टांटोटी کی طرف ہوگئے تہے ۔ اور رگہناتہ سنگہ ٹہاکر دیولیہ و شیر سنگہ ٹہاکر ٹانٹوٹی وغیرہ

پرگنہ بہنائی کے تعلقہ دار مہاراجہ بجے سنگھ کے شامل ہوئے۔ چونکہ رام سنگھ نے
جیاجی راو سیندہیہ سے کمک منگائی تہی اسواسطے جب وہ پہونچی آپاجی کیطرف سے جियाजी
پنڈت گوبند راؤ اور رام سنگھ کی طرف سے رام کرن پنچولی یعنی کایتھہ اجمیر مین
تعینات ہوئے۔ آپاجی مارواڑ کو گئے اور ناگور کا جسمین بجے سنگھ تہا محاصرہ کرلیا ڈیڑہ नागोर
برس تک وہان لڑائی رہی اجمیر مین گوبند راؤ نے عمدہ انتظام کیا اور تمام علاقہ مین
اوسکا رعب غالب ہوگیا یہان تک کہ خالصہ کے علاوہ تمام تعلقہ دارون نے باوجودیکہ
بعض مہاراجہ بجے سنگھ کیطرف تہے سرکاری حاصل ادا کیا سمت ۱۸۱۲ مین بجے سنگھ
کی دغابازی سے قتل ہوا رام سنگھ کو ہراس پیدا ہوا اور بمجبوری مہاراجہ بجے سنگھ
اور رام سنگھ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ناگور کا محاصرہ موقوف ہوا تب مہاراجہ
بجے سنگھ نے پرگنہ کہروہ مسعودہ و بہنائی رام سنگھ کو دیدیئے اور باقی علاقہ اجمیر مع
تعلقہ داران خود بہا مین جنکوجی دتوجی برادران آپاجی کو سپرد کیئے سمت ۱۸۱۲ تک जनकूजी दत्तूजी
رام کرن پنچولی اور گوبند راو پنڈت بدستور اجمیر مین اپنے اپنے علاقہ کے صوبہ دار
تہے لیکن سمت ۱۸۱۵ مین جب رام سنگھ از بس ضعیف ہوکر جے پور کو چلا گیا گوبند راؤ نے
کہ نہایت عقیل تہا اور موقع دیکھہ رہا تہا رام کرن کو فی الفور نکال دیا اور خود تمام ملک
پر قابض ہوا پہر مہاراجہ بجے سنگھ نے باستحقاق وراثت رام سنگھ کے علاقہ کا دعوی
کرکے گوبند راو کے پاس پیغام بہیجا تو گوبند راو نے اوسکو تسلیم کرکے علاقہ جات کہروہ
مسعودہ و بہنائی سے اپنا دخل اوٹہاکر مہاراجہ صاحب کا تہانہ ٹانٹوٹی مین بٹہادیا
گوبند راو کا یہہ فعل کمال دانائی اور دور اندیشی کا تہا۔ اس علاقہ پر مہاراجہ بجے سنگھ
کا دخل سمت ۱۸۴۳ تک برابر رہا سمت ۱۸۱۷ مین بہاؤ پیشوائی بمقام پانی پت احمد شاہ درانی भाऊ

سے شکست کہائی اور مرہٹون کا رعب کم ہوا اس ملک مین بہی بدنظمی پیدا ہوئی تب مہاراجہ
बालूजोतिषी بیجے سنگہ نے اجمیر پر قبضہ کرنیکے ارادہ سے بالو جوتشی کو اجمیر کا صوبہ دار مقرر کرکے
روانہ کیا گو بندراؤ از بس زیرک تہا فوراً قلعہ مین بند ہوا اور جوتشی کو دخل ندیا دو مہینے
تک یہہ ہنگامہ رہا اس عرصہ مین دکہنیون کی فوج آئی اور جوتشی جودہپور کو مفرور ہوا
संतूजी سمت ۱۸۲۶ مین سنتوجی اجمیر کا صوبہ دار تہا اوس نے ایک باغ بیرون مدار دروازہ
بنام نہاد بہشتی چمن بنواکر درگاہ مین نذر کیا اور ایک بازار بنام نہاد سنتو پورہ اوسکے
متصل آباد کیا تہا مگر بالاراو انگلیہ نے بجنیان لگا و مورچال شہر کے مسمار کردیا سمت ۱۸۴۴
बालाराव इंगलिया مین مہاراجگان جودہپور و جے پور نے بالاتفاق بمقام تونگ مقابلہ کرکے مادہوراو
پر فتح پائی اور فوج کا ایک دستہ جودہپور سے اجمیر مین آیا اوس نے اجمیر پر قبضہ کیا
اور مرزا انور بیگ صوبہ دار کو نکالدیا اور سنگی دہنراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی
طرف سے مقرر ہوا اوس نے تین سال سمت ۱۸۴۶ تک اجمیر مین قبض و دخل رکہا
سمت ۱۸۴۷ مین پہر مادہوراو سیندہیہ نے ایک فوج شایستہ جمع کرکے بمقام پاٹن
जीवादादा مہاراجگان جے پور و جودہپور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی تب جیوا دادا بخشی مرہٹون
کیطرف سے فوج کثیر لیکر اجمیر مین آیا اور سنگی دہنراج قلعہ مین بند ہوگیا بخشی مذکور نے
اجمیر مین تاراج کیا اور چہہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ رکہا کہ انجام کار سنگی دہنراج نے لاچار
सीवाजी नाना ہوکر مخلصی چاہی چنانچہ وہ بلامزاحمت نکالدیا گیا تہا سمت ۱۸۴۸ مین سیوا جی نانا صوبہ دار
ہوا یہہ شخص مرہٹون مین معزز تہا اوس نے اجمیر مین اچہا انتظام رکہا اور مگرہ کیطرف
توجہ کرکے علاقہ بیاور مین چیند تہانجات مقرر کرکے شیام گڈہ مین مستقل فوج رکہی اور
جو تعلقہ دار پچہلے برسون مین مہاراجہ جودہپور سے ملگئے تہے اونکو چشم نمائی کی چنانچہ

شاہ پورہ والے سے تین لاکہہ روپیہ اور رساورہ والے سے اڑتالیس ہزار روپیہ اور
دیگر تعلقہ داران سے سالانہ محصول لیا اور دیہات استمرار داران کے کل قلعات
کو منہدم کردیا اور علاقہ بہنائی سے موضع رتناکوٹ کو علیحدہ کرکے خالصہ مین شامل رतनाकोट
کیا تاراگڈہ مین بہالرا بنوایا اور بازار جاریہا حداث کرایا سمت ۱۸۵۴ مین ـــ
بسوپت راوبہاؤ خلف شیواجی نانا نے اوسے بہان راجہ بہنائی کو رہا کیا اور جملہ बिसूपत रावभाऊ
علاقہ داران کی مالگذاری از سر نو بہ تخفیف و رعایت تجویز کرکے دوامی جمع بطور
استمرار مقرر کردی رام بہاؤ تحصیلدار کو بہی بہنائی والون سے چہوڑ دیا مگر راناکوٹ
بدستور خالصہ مین رہا ـ ازان بعد ولمسن صاحب از طرف لوئی صاحب و لوئی صاحب विलमसन लोई
از طرف پیرن صاحب فرانسیس صوبہ دار اجمیر رہے سمت ۱۸۶۰ مین بالا راؤ انگلیہ पैरन
اجمیر کا صوبہ دار ہوا اوس نے عمدہ انتظام کیا اور پہاڑ کے نیچے قریب شہر بالاپورہ گانو बालापुरा
اپنے نام سے آباد کیا شہر کے گرد خندق کہدوا کر اوسکی پختہ دیوار بنوائی پانچ سال بالاراؤ
صوبہ دار رہا ـ بعد ازان ہیرخان اور تانتیہ سینڈہیہ اور باپو راؤ سینڈہیہ یکے हीरे खां तान्त्या
بعد دیگرے سمت ۱۸۶۲ تک صوبہ دار رہے اور سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۸۱۸ء مین बापूराव
اجمیر مین انگریزی جہنڈا بلند ہوا اجمیر مین جو عملداریان ہوئی ہین اونکی فہرست لکہی
جاتی ہے ـــ

نمبر	نام سلطنت	ابتدا سنہ عیسوی	انتہائی سنہ عیسوی	تعداد مدت
۱	چوہان	سنہ ۱۴۵ع	سنہ ۱۱۹۱ع	۱۰۴۶
۲	پٹھان شاہان دہلی	سنہ ۱۱۹۱ع	سنہ ۱۴۴۱ع	۲۵۰
۳	شاہان مانڈوگڈہ مالوہ	سنہ ۱۴۴۲ع	سنہ ۱۵۳۱ع	۸۹
۴	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۵۳۲ع	سنہ ۱۵۴۹ع	۱۷
۵	سلطنت تیموریہ دہلی	سنہ ۱۵۵۰ع	سنہ ۱۷۱۹ع	۱۶۹
۶	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۲۰ع	سنہ ۱۷۵۵ع	۳۵
۷	مہاراجگان سیندہیہ	سنہ ۱۷۵۶ع	سنہ ۱۷۸۶ع	۳۰
۸	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۸۷ع	سنہ ۱۷۹۰ع	۳
۹	مہاراجگان سیندہیہ	سنہ ۱۷۹۱ع	سنہ ۱۸۱۷ع	۲۷
۱۰	سرکار ذوی الاقتدار انگریزی	سنہ ۱۸۱۸ع	سنہ ۱۸۷۷ع	۵۹

شہر اجمیر کو آباد ہوئے ۱۷۳۰ سال کا عرصہ ہوا ہے قدیم سے یہہ شہر راجپوتانہ کا صدر سمجہا جاتا ہے ہندوستان کے بادشاہ راجپوتانہ کو اپنا تخت حکومت کرنے کیواسطے اجمیر کا لینا مقدم سمجہتے رہے ہین اور اسیطرح راجپوتانہ کے رئیسون نے بہی علی العموم اپنا حاکم و سرپرست اوسیکو سمجہا ہے جو اجمیر پر قابض ہوا کیونکہ شہر وسط راجپوتانہ مین واقع ہے پس جب سلطنت انگریزی نے دریائے جمن سے عبور کیا ارنہین خیالات کی پیروی سے اجمیر پر قبضہ کرنا لازم آیا اور اسوجہہ سے بہی کہ اجمیر سلطنت مغلیہ کا صوبہ تہا اور سرکار گردون وقار انگریزی کو اوس سلطنت کی جانشینی حاصل ہوئی واجب پڑا کہ اجمیر ممالک برٹش انڈیا مین شامل کیا جاوے —

اسواسطے جب مہاراجہ سیندہیہ سے تعہد ہوکر یہہ ملک لیا گیا حکام انگریزی سے اونکا حکمنامہ بایار انخلاء اجمیر بنام باپوراو سیندہیہ صوبہ دار لکہایا اور ایک دستہ فوج تحت جنرل اکٹرلونی صاحب ملقب بہ نصیر الدولہ بہادر رزیڈنٹ دہلی و کرنل نکسن صاحب بہادر ओकटरलोनी निकसन اجمیر کو روانہ کیا کہ ۲۹- جون سنہ ۱۸۱۸ء کو اجمیر مین داخل ہوکر بدار کے پہاڑ کے نیچے خیمہ زن ہوئے صوبہ دار کے پاس حکمنامہ بہیجا گیا اوس نے تعمیل نکی بلکہ بے اعتنائی سے دربردہ سامان مقابلہ آرائی کیا اسطرف سے بہی لڑائی کا بندوبست ہوا ہنوز نوبت محاربہ نہ پہونچی تہی کہ باپوراو نے انجام سوچکر شہر خالی کردیا اور مع عیال و اطفال و فوج گوالیار کو روانہ ہوا سرکار نے فوراً اپنا دخل کرلیا فوج کے قیام کے واسطے مابین بیر اور ناندلہ میدان تجویز ہوکر ۲- نومبر سنہ ۱۸۱۸ء کو چہاونی کی اور نصیر الدولہ धीर नांदला صاحب کے نام سے اوسکا نصیر آباد نام رکہا-

ابتداء مین ضلع اجمیر کیواسطے صرف ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے تہے اور اونکی تحت مین دو صدر امین دیوانی کے کام کے لئے رہتے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل ضلع کے ہر ایک کام کے نگران و ذمہ وار تہے اور کلکٹری و فوجداری کا کام خاص اونکے محکمہ مین انجام پاتا تہا اوس زمانہ مین مگرہ کا ضلع علیحدہ تہا اور وہان علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنٹ تہے اور ہر دو اضلاع صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ کے ماتحت تہے - سنہ ۱۸۴۲ء مین ہر دو اضلاع شامل ہوکر کرنل ڈکسن صاحب کہ پیشتر مگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے کل ضلع کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور مگرہ مین ایک صاحب اسسٹنٹ اونکے تحت مین مقرر ہوئے سنہ ۱۸۴۶ء مین طامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ضلع नामसन کی ترقی و آبادی کو دیکہکر اور کرنل ڈکسن صاحب سے از بس خوش ہوکر اونکو ہر دو ضلع کا

کمشنر کیا اور اونکے تحت مین ہر دو اضلاع کے واسطے ایک ایک اسسٹنٹ مقرر کیا اس زمانہ مین اس ضلع کا تعلق رزیڈنسی راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر بلا وساطت متعلق بہ ممالک مغربی و شمالی ہوا سنہ ۱۸۵۵ء مین کرنل ڈکسن صاحب کے انتقال کے بعد حاکم ضلع ملقب بہ ڈپٹی کمشنر رہے اور اونکے تحت مین دو اسسٹنٹ اور دو صدر امین رکہے گئے حال مین چند سال سے پہر ضلع ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق ہوگیا کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اس ضلع کے چیف کمشنر ہین اور اونکے تحت مین کمشنر و ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین۔

اس ضلع مین جو صاحبان سپرنٹنڈنٹ و کمشنر و ڈپٹی کمشنر حاکم اول ہوئے ہین اونکی فہرست یہہ ہے۔

نمبر	نام حاکم	ابتدا	لغایتہ	تعداد مدت	کیفیت	
۱	کرنل نکسن صاحب	۱۹ جون ۱۸۱۸ء	۲۷ جولائی ۱۸۱۸ء	۹ یوم	•	
۲	ولڈر صاحب	۲۸ جولائی ۱۸۱۸ء	۱۵ دسمبر ۱۸۲۴ء	۶ سال ۵ یوم	•	बील्डर
۳	ہیڈلسٹن صاحب	۲۲ اپریل ۱۸۲۵ء	۱۱ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۲ سال ۶ ماہ	•	हैडल्सटन
۴	کیونڈش صاحب	۲۲ اکتوبر ۱۸۲۷ء	۱۷ اکتوبر ۱۸۳۱ء	۴ سال	•	कोविंडस
۵	لوکٹ صاحب	۲۸ نومبر ۱۸۳۱ء	یکم جولائی ۱۸۳۲ء	۷ ماہ	•	लोकर
۶	میجر الکزنڈر سپیر صاحب	۲ جولائی ۱۸۳۲ء	۱۶ اپریل ۱۸۳۴ء	یکسال ۹ ماہ	•	[illegible]
۷	ایڈمنسٹن صاحب	۱۷ اپریل ۱۸۳۴ء	۳۰ جون ۱۸۳۶ء	دو سال ۲ ماہ	•	[illegible]
۸	ٹریولین صاحب	یکم جولائی ۱۸۳۶ء	۲۵ جولائی ۱۸۳۷ء	یکسال ۲۴ یوم	•	ट्रिविलयन
۹	میکناٹن صاحب	۲۶ جولائی ۱۸۳۷ء	۱۶ فروری ۱۸۴۲ء	۴ سال ۶ ماہ ۲۱ یوم	نہایت خوش اخلاق تہے اور ہندوستانی وضع کو بہت پسند کرتے تہے	नेकनाटन

	نمبر	نام حاکم	ابتدا	لغایت	تعداد مدت	کیفیت
डिक्सन	۱۰	کرنل ڈکسن صاحب	۱۷ فروری ۱۸۴۲ء	جولائی ۱۸۵۷ء	۱۵ سال ۵ ماہ	نہایت خوش اخلاق تھے انکی تعریف اور کارگزاری لکھنے کو ایک دفتر چاہیئے۔
सरहेनरीलारेंस	۱۱	سر ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بطور عارضی کام کیا۔				
लेड	۱۲	لائیڈ صاحب	۰	۰	۰	
ब्रुक	۱۳	کپتان بروک صاحب	۰	۰	۰	۰
डेविडसन	۱۴	ڈیویڈسن صاحب	۰	۰	۰	۰
रपटन	۱۵	میجر ریپٹن صاحب	۰	۰	۰	۰

فہرست دربارہا جو اجمیر مین منعقد ہوئے ہین

اوّل — بتاریخ ۳ - جنوری ۱۸۲۳ء باجلاس جنرل اکٹرلونی صاحب نصیر الدولہ۔

دوم — بتاریخ ۱۶ - نومبر ۱۸۲۶ء باجلاس سر تہیوفلس مٹکاف صاحب —

سیوم — بتاریخ ۱۷ - جنوری ۱۸۳۲ء باجلاس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند —

چہارم — بتاریخ ۲ - دسمبر ۱۸۴۲ء باجلاس مسٹر ٹامسن صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی۔

پنجم — ۱۸۷۰ء باجلاس لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند —

ششم — بتاریخ ۵ - نومبر ۱۸۷۳ء باجلاس کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر —

ہفتم — بتاریخ ۲۰ - جون ۱۸۷۸ء باجلاس کرنل ...لی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر۔

ہشتم۔ بتاریخ ۲۰۔ مارچ ۱۸۷۸ء باجلاس مسٹرلیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر۔

वेलज़लीसांडर्स

فی زمانہ ۱۸۸۱ء سے مسٹر ولزلی سانڈرس صاحب بہادر اجمیر کے کمشنر ہین اونکی خوش مزاجی و رعایا پروری وعدل گستری حد و پایان سے باہر ہے چونکہ یہہ ضلع ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی سے علیحدہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان واقع ہے اسواسطے یہان علاوہ کام عہدہ کمشنری کے کہ دیگر قسمتون مین ہوتا ہے صاحب موصوف کو صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام اور مفوض ہے۔

۱ انسپکٹری جنرل پولیس۔ ۲ ڈائرکٹری سررشتہ تعلیم۔
۳ اختیارات سشن جج مقدمات وقوعی ریل علاقہ ریاستون کے۔
۴ محکمہ جنگل وغیرہ۔

صاحب ممدوح المناقب کے عہد مین علاوہ عام فائدون کے جو رعایا کو حاصل ہوئے امور مفصلہ ذیل سے مخصوص فائدہ پہونچا ہے۔

۱ تعلقہ داران کا استمراردار ہونے سے عزت ودوامی حاصل کرنا۔
۲ انتظام قرضہ رئیسان وجاگیرداران۔
۳ علاقہ جات استمرارداران کا قایم وبرقرار رہنا۔

जालया बलाद ब्रिचस्कूल

۴ بیراور جالیہ اور راجوسی اور بلاڈ کے عظیم الشان تالابون کا تیار ہونا۔
۵ اجمیر مین برنچ اسکول جاری ہونا۔
۶ بہوسیون کا نقصان مال کے معاوضہ سے بری الذمہ ہونا۔

۷ ضلع اجمیر کی ترمیم بندوبست کا نہایت خوبصورتی اور رعایا پسندی سے ختم ہونا۔

۸ عام تجارت کو رونق اور پشکر کے میلہ مین ترقی اور انعام کا تقسیم ہونا۔

۹ دفتر ضلع پچاس سالہ کا از سر نو ترتیب پانا۔

۱۰ راجگڑھ کے مفقود الخبر خاندان کو از سر نو ریاست و جاگیر عطا ہو کر تمام راجپوتانہ مین خوشی ہونا۔

۱۱ عام سڑکون اور بخصوص پشکر کے دشوار گذار راستہ کا پختہ تیار ہونا۔

۱۲ ضلع مین انتظام ذیلداری کا ہونا اور ذیلدارون کو خلعت ملنا۔

۱۳ نمبرداران کو حقوق بچوترہ اور دستار عطا کرنا۔

شہر اجمیر بمبئی سے سو و تیج ہو کر ۶۷۰ میل ہے دہلی سے مغرب مین ۲۵۸ میل کلکتہ سے شمال مغرب مین براستہ الہ آباد ۱۰۲۹ ہے اور اس شہر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندون کے ہے۔

پشکر یا پوہکر یہہ قصبہ پہاڑون کے احاطہ کے اندر نشیب کی سیراب زمین پر ہے اور پشکر تالاب کے کنارہ پر کہ اس تالاب کو برہمن لوگ کل ہندوستان کے متبرک مقامات سے فایق سمجھتے ہین واقع ہے اوسکے گرد نواح کا نقشہ بہت دلچسپ ہے قصبہ کے ہر طرف ریت کے ٹیلے ہین اون مین ہندوستان کے اکثر راجہ اور امیرون کے مندر و مکانات متبرک بنے ہوئے ہین ان مین سب سے بڑا برہما کا مندر ہے جسکو ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ ہندوستان مین واحد خدا کی پرستش گاہ مین سے صرف یہی ایک مقام دیکھا ہے اور یہہ بھی عجیب ہے کہ اوسکے شکھر پر مثل انگریزی گرجا کے صلیب لگا ہوا ہے۔ اس مندر کو گوکل پاک نامی دولتمند مرہٹے نے

पुष्कर
पोहकर

गोकलपाक

کہ سیندہیہ کا وزیر تہا - باوجودیکہ مصالحہ قریب تہا اور مزدوری بمنزلہ مفت ڈیڑہ لاکہہ
روپیہ خرچ کرکے تعمیر کرایا تہا تالاب کے پانی پر زینون یعنی گہاٹون سے اوترکر جاتی ہین
پُرب اور پورنماشی اشنان کیواسطے پربہہ کا دن ہے اوس روز لوگ دور دور سے آتے
ہین کاتک کی پورنماشی سب سے افضل سمجھی جاتی ہے اوس روز بڑا میلہ ہوتا ہے
اس میلہ مین گہوڑا اونٹ بیل اور دیگر مال تجارت بہت فروخت ہوتا ہے تالاب کہدا
मांडोर ہوا ہے ماندور کے کسی راجہ نے چشمہ کا پانی جمع ہونے کیواسطے کہدایا تہا وہ چشمہ اتبک
آتا ہے اور فاضل پانی لونی وسرستی ندیون مین ہوکر نکل جاتا ہے تالاب بیضوی شکل
کا ہے اور اوسکا احاطہ ایک میل سے زیادہ ہے پانی عمیق ہے اور کبہی خشک نہین
ہوتا - اسمین مگرمچہہ بہت رہتے ہین اعتقاد ہنود سے اونکو ستانا ممنوع ہے -
اس تالاب کے کنارہ پر جو گہاٹ و مندر ہین اونکی مختصر تفصیل لکہی جاتی ہے -
राजघाट راج گہاٹ مشہور مان مندر مہاراجہ مان سنگہہ جے پور والہ کا بنوایا ہوا تخمیناً تین لاکہہ
روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اس گہاٹ پر بہاری جی کا مندر ہے کہ مہاراجہ جگت
سنگہ کی رانی نے بصرف دولاکہہ روپیہ تیار کرایا تہا -
पंचपीरघाट پنچ پیر گہاٹ پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے اوسپر گوڑ راجہ کی بنائی ہوئی حویلی ہے
کسی مسلمان پیر کا مزار ہے اس سبب سے پنچ پیر کا گہاٹ کہلاتا ہے -
कोटेश्वर کوٹ تیرتہہ کا گہاٹ یہان کوٹیشر مہادیو کا مندر ہے اور روایت ہے کہ برہما نے
یہان کروڑ تیرتہون کا جل جمع کیا تہا اس سبب سے کوٹ تیرتہہ گہاٹ کہلاتا ہے
یہہ گہاٹ دولت راو سیندہیہ کا بنایا ہوا ہے -
गोविंदेश्वर شیو گہاٹ پر گوبندیشر مہادیو کا مندر ہے -

۵ اندر گھاٹ پر اندر کی مورت ہے بخشی سندر لال کایتھہ جے پور والے نے بنوایا تھا
۶ چندر گھاٹ پر چندرمان کا مندر ہے شیام لال کایتھہ جے پور کے بخشی نے بنوایا تھا
۷ بلسی گھاٹ اجمیر کے بنسی لال کایتھہ نے بنوایا تھا۔
آہلیہ بائی خاندان ہلکر کے کنج ۔
۹ گنیش جی کا مندر۔
۱۰ رگھناتھ جی کا مندر۔
۱۱ مرلی منوہر جی کا مندر۔
۱۲ نرسنگ جی کا مندر واقع نرسنگ گھاٹ ۔
۱۳ بسرام گھاٹ مع مندر مہادیو تعمیر کردہ ہندو راو مرہٹہ ۔
۱۴ گھاٹ راجہ بہادر ۔
۱۵ بدری گھاٹ ۔
۱۶ رگھناتھ گھاٹ ۔
۱۷ رام گھاٹ ۔
۱۸ گھاٹ رائے مکند کایتھہ ساکن نارنول ۔
۱۹ رام گھاٹ مع مندر رامیشر
۲۰ گھاٹ ناظر سالگرام چوہ پور ۔
۲۱ گئو گھاٹ و کنج مہاراجہ صاحب بھرت پور ۔
۲۲ جگ گھاٹ ۔
چھینک گھاٹ ۔

۲۴ گھاٹ گوٹ چیکا۔

۲۵ ہاڑوون کا گھاٹ مہاراجہ صاحب بوندی کا بنوایا ہوا۔

۲۶ برہمہ گھاٹ۔

۲۷ ساوتری گھاٹ تعمیر کردہ ٹھاکر کا علاقہ جودھپور۔ सावित्रीघाट

۲۸ گھاٹ پرسرام۔

۲۹ سپت رشی کا گھاٹ مع مندر کرنی ماتا۔ सप्तरिषीघाट

۳۰ سروپیا گھاٹ۔

۳۱ یلب گھاٹ۔

۳۲ گھاٹ راجہ جودھپور۔

انکے علاوہ چھوٹے چھوٹے گھاٹ اور مندر بہت ہین۔

قصبہ پشکر مین آبادی بہت ہے اور وہان کے باغون کے انگور کل ہندوستان مین بہترین اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ ہوتے ہین۔ یہہ قصبہ اجمیر سے ۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ — ۳۰ طول بلد شرقی ۷۴ — ۴۰ پر واقع ہے۔

نصیر آباد کی چھاونی شہر اجمیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین بڑے میدان پر جسکے شمال مغرب مین پہاڑ ہین اور دیگر اطراف مین حد نظر تک پہاڑ نہین واقع ہے جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے ابتدا ء عملداری سرکار انگریزی مین بحکم جنرل اکٹرلونی صاحب بہادر نصیر الدولہ بنائے گئے تھے اسواسطے اسکا نام نصیر آباد رکھا گیا ہے۔

یہان کی زمین اگرچہ ناقابل زراعت اور بے درخت ہے مگر تندرستی کیواسطے

بہت مفید ہے کہ آب وہوا کی روسے یہہ چہاونی کل ہندوستان مین سب سے
بہتر سمجہی جاتی ہے البتہ گرمی زیادہ ہوتی ہے یعنی جولائی مین ۹۱ درجہ سے ۱۰۲
درجہ تک پہونچ جاتی ہے اور سالتمام کی اوسط گرمی ۷۶ درجہ ہے - چہاونی بہت
وسیع وفراخ ہے اور بازار باقاعدہ سیدہا عمودوار متقاطع تالاب اور کوئے
بہت ہین مگر پانی شور ہے میوہ دار درخت بالکل نہین ہوتا ہے مگر ترکاریان
بافراط ہین عمارتی لکڑی بہت گران ونایاب ہے اور دریا وتجارتی شہرون
سے دور ہونے کے سبب سے انگریزی چیزین گران ملتی ہین -
جیکومنٹ صاحب نے سنہ ۱۸۳۲ء مین دیکہا تب وہان تین پیادون کی رجمٹین اور جेकोमंट
دوسوارون کی رجمٹین اور دو توپخانہ اور سیپرس ومائنرس بقدر ستناسبہ सेपर्स मैनर्स
اور ساٹہہ انگریز تہے ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ اس سے زیادہ صاحب علم हीबर
اور مہمان نواز صحبت مجہکو ہندوستان مین کبہی نہین ملی ہے یہہ چہاونی راجپوتانہ
کے فیلڈفورس یعنی میدانی فوج کا ہیڈکوارٹرس یعنی مسکن ومقام ہے - फील्ड फोरस हेडक्वार्टर्स
سطح سمندر سے ۱۴۴۶ فیٹ بلند دہلی سے ۲۴۳ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے
۲۲۲ میل مغرب مین ساگر سے ۲۵۰ میل شمال مغرب مین نیمچ سے ۱۴۳ میل شمال مین کلکتہ
سے ۱۰۵۱ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ
۵۰ دقیقہ پر واقع ہے -
نیانگر یہہ قصبہ علاقہ میرواڑہ مین نصیرآباد اور رتبالور کے راستہ پر نصیرآباد
سے ۲۱ میل جنوب مغرب مین عرض بلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد ۷۴ درجہ ۴۵ دقیقہ
پر واقع ہے پختہ شہرپناہ اور بازار کشادہ اور باقاعدہ ہین اور تجارت بہت ہے

اس قصبہ کو کرنل ڈکسن صاحب کمشنر اجمیر نے آباد کیا تھا۔

بیاور علاقہ میراڑہ مین چھاونی نصیر آباد سے ۳۰ میل جنوب مغرب مین ایک وسیع گھاٹہ کے اندر واقع ہے وہان میرون کی ایک ہزار جوانون کی پلٹن رہتی ہے عمدہ عمارتون مین جیلخانہ ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۲۶ دقیقہ۔

بہنای یا بنای بہنای کا قلعہ اور قصبہ نصیر آباد سے بوندی کے راستہ پر نصیر آباد سے ۲۰ میل جنوب مین اور بوندی سے ۷۰ میل شمال مغرب مین واقع ہین۔ یہہ قلعہ بلند کہڑے خاردار پہاڑ کی چوٹی پہ بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے یہان ایک راجہ راٹھوڑ خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے مگر بہ تحت حکومت سرکار انگریزی ہے کہ حال مفصل اوسکا ضلع کے رئیسون کی تفصیل مین لکھا جاوے گا۔ ہیبر صاحب نے لکھا ہے کہ قصبہ بہت بڑا ہے اوسمین دو عمدہ مندر ہین پرگنہ مین ۹۳ دیہات ہین اور ۲۷۴۰۰ کی آبادی ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵ دقیقہ۔

مسعودہ یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے ۲۰۵۹۹ باشندون کی پرگنہ مین آبادی ہے شہر اجمیر سے ۳۰ میل جنوب مین واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۳۵ دقیقہ۔

کیکڑی یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے قصبہ مین ۴۰۲۵ کی آبادی ہے بازار کشادہ اور شہر پناہ ہے اجمیر سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین اجمیر و بوندی کی سڑک پر واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۲۰ دقیقہ

سری نگر راستہ اجمیر و ٹونک پر اجمیر سے ۱۰ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۵۲ دقیقہ۔

فہرست روساء ضلع اجمیر

راجہ[۱] دیوی سنگہ صاحب خلف چتر سنگہ صاحب راجپوت گوڑ جاگیر دار راجگڈ وکوٹھاج۔

شیخ[۲] المشایخ دیوان غیاث الدین علیخان صاحب خلف دیوان سراج الدین علیخان صاحب سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اس علاقہ کے اہل اسلام مین انکی عزت وبزرگی اول درجہ پر ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رکہتے ہین۔

نواب[۳] عبدالکریم خان صاحب خلف عنایت اللہ خان صاحب پٹہان عہد بادشاہی سے معزز ہین اور اب چہہ گانو کی جاگیر رکہتے ہین۔

راجہ[۴] بلونت سنگہ صاحب و راجہ بختاور سنگہ صاحب مہاراجہ کشن گڈہ کے خاندان مین ہین ان کے بزرگ روپ نگر کے رئیس تہے مگر وہ تو ریاست کشنگڈہ مین شامل ہوگیا مرہٹون کے وقت سے گنگوانہ و اونڑہ و مگرہ کے جاگیردار ہین۔ बदड़ा

میر[۵] عنایت اللہ شاہ خواجہ مودود چشتی کی اولاد مین ہین اور سجادہ نشین ہین محمد شاہ کے وقت مین جاگیر ملی تہی کہ اب تک ہے اور سیوم درجہ کے اونریری مجسٹریٹ ہین۔

میر[۶] نظام علی صاحب کا خاندان اصل مین متوطن کشنگڈہ تہا رشتہ داری خاندان نواب عبدالکریم خانصاحب کی وجہہ سے جاگیر حاصل ہوئی اور بود و باش

اجمیر کی اختیار کی ۔

ٹہاکر گلاب سنگہ راجپوت گوڑ راجگان راجگڈہ کے خاندان سے ہین اور موضع انگلیا کے باشندہ اور ارجن پورہ کے جاگیردار ہین ۔

شالگرام صاحب جوتشی قدیم باشندہ جودہپور عملداری مرہٹہ مین یہان آکر جاگیر انگلیا ادہر پائی تہی تب سے یہان رہتے ہین ۔

کشنائین گوکل پوری صاحب عملداری مرہٹہ سے جاگیردار ہین ۔

رائے سیٹہہ چاندمل صاحب اوسوال اصل مین خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے راٹہوڑ راجپوت ہین مگر جین دہرم اختیار کر لینے سے سیٹہہ کہلاتے ہین بہت معزز و دولتمند ہین انکے خاندان کا حال پنڈت مہاراج کشن صاحب نے تاریخ اجمیر مین بہت مفصل لکہا ہے ۔

۱۱ رائے سیٹہہ سمیرمل صاحب اوسوال اصل مین راجپوت چوہان خاندان سے ہین اوسیطرح جین دہرم کے سبب سے سیٹہہ کہلاتے ہین بہت معزز اور دولتمند ہین

۱۲ قاضی امیرالدین صاحب و شفیع الدین صاحب خواجہ صاحب کی اولاد مین بہت معزز ہین ۔

۱۳ میر حفیظ علی صاحب و میر وزیر علی صاحب و میر محمد حسین صاحب خادمان درگاہ و جاگیردار ہین ۔

۱۴ نواب عبید اللہ خان صاحب خلف حاجی محمد خان صاحب پٹہان اصل باشندہ نواح کابل و پشاور کے ہین منشی حاجی محمد خانصاحب نے جنرل جارج لارنس صاحب کے ساتہ کابل کی لڑائی مین بڑی رفاقت کی تہی اور اونکے ساتہ اس ملک مین آکر منشی ایجنسی

راجپوتانہ ہوئے تھے اخیر مین راج جودہپور کے دیوان ہوکر نوابی کا خطاب پایا اور ۱۰ نومبر ۱۸۶۷ء مین پشکر کے میلہ مین کسی دشمن کے ہاتھ سے قتل ہوئے انکے سوائے

۱۵ سید عبدالوہاب صاحب۔

۱۶ میر امام علی صاحب معروف پیرجی۔

۱۷ سیٹھ سوبہاگ مل صاحب۔

۱۸ سیٹھ فتح مل صاحب۔

۱۹ سیٹھ موہن لال صاحب۔

۲۰ ٹھاکر ہرناتھ سنگھ صاحب۔

۲۱ مہتہ رتن سنگھ صاحب۔

۲۲ سیٹھ رام چندر صاحب۔

۲۳ سیٹھ صاحب چند صاحب۔

اس ضلع کے معزز رئیس وجاگیردار اور بعض اون مین سے آنریری مجسٹریٹ ہین

مگرہ میرواڑہ کی تاریخ

مگرہ میرواڑہ وہ ملک ہے جسمین اب بیاور و ٹوڈگڈہ کی تحصیلین ہین مگرہ اور میرواڑہ دونون لفظ پہاڑ کے معنی رکہتے ہین یعنی مگرہ تو خود بمعنی پہاڑ ہے اور میر وسنسکرت مین پہاڑ کو کہتے ہین اس وجہہ سے اس پہاڑی سرزمین کے باشندے میر کہلاتے ہین اور انہین کی بود وباش کا ملک میرواڑہ نام سے مشہور ہے۔ پہ تہی راج سے پیشتر اس ملک مین متفرق اقوام کے لوگ آباد تھے اون مین گوجر بکثرت تھے۔

जोधा लाखन

پرتہی راج کی اولاد مین مینہ عورت کے شکم سے جودہ اور لاکہن دو شخص پیدا ہوئے تہے جب پرتہی راج کی سلطنت ختم ہو کر اہل اسلام کے متواتر حملون اور کشت و خون سے ہندوستان مین امن نہ باقی رہا اور لاکہن کی اولاد نے اس دشوار گذار کوہستان کو اپنا جاے پناہ قرار دیا اور جسقدر زیادہ ہوتی گئی ملک مین پہیلتی گئی اور چونکہ اوسکے خاندان سے تہی باشندگان کو محکوم اور مطیع کرتی رہی کہ آخر کار تمام ملک پر متسلط ہوئی۔ سلطنت مغلیہ کا بہی اس ملک مین انتظام نہوا کیونکہ حکومت شاہی کی کوئی نشانی پائی نہین جاتی اوس زمانہ کی نہ کوئی عمارت ہے نہ کسی کے پاس عطیۂ شاہی جاگیر ہے بشمول قانونگویان وغیرہ کوئی قدیم عہدہ دار ہے مگر ہان ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب کسی طرف سے کسی فوج نے حملہ کیا اوسوقت اطاعت کر لی اور پہر متمرد ہوگئے اور ملک ویران تہا کسی بادشاہ کو بہی اوسکے لینے اور خرچ کثیر اوسکے انتظام کے لئے گوارا کرنے کی خواہش نہوئی اور یہہ لوگ اکثر گہاٹون سے نکلکر اور گرد نواح کے ملک مین لوٹ مار کرکے ان پہاڑون مین پوشیدہ گذران کرتے رہے۔

اسیطرح جب مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری اجمیر مین ہوئی تب بہی مگرہ محکوم و خراج گذار نہوا صرف اسقدر ہوا کہ جب جہانتک راج میواڑ کی فوج نے دخل کیا اور وہین موجود رہی تب تک اونکا مقبوضہ ملک سمجہا گیا اور جب تک سلطنت مارواڑ کی فوج جہان رہی تب تک وہان اونکی عملداری متصور ہوئی۔ جب فوج واپس گئی خود مختار ہوگئی اسیطرح جب راجگان راجگڈہ نے توجہ کی شام گڈہ وغیرہ دیہات تحصیل بیاور اونکے تحت مین رہی مگر چونکہ اونہون نے شیام گڈہ مین مستحکم قلعہ بنایا مہاراجگان مارواڑ و میواڑ کی نسبت اونکا حاکمانہ تسلط زیادہ رہا مگر جب

گوڑ کمزور ہوئے وہ لوگ پھر خودسر ہوگئے اونکے بعد اس علاقہ پر مسعودہ کے ٹھاکر
نے جو قریب تھا زور دیا تو وہ قابض ہوا چنانچہ قلعہ گوڑون پر ٹھاکر مسعودہ کا ابتک قبضہ
ہے تاہم وے اطاعت سے منحرف رہا کرتے تھے۔

جب سنہ ۱۸۱۸ع مین اجمیر مین انگریزی عملداری آئی تو ویلڈر صاحب نے مگرہ کے معزز
اور سرگروہ آدمیون کو اجمیر مین بلاکر تسلی وتشفی دی اور امن وامان رکھنے کی فہمایش
کی مگر وہ باز نہ آئے تب سرکار کو واجب ومناسب نظر آیا کہ ان قزاقون کو سزا دین
اسلیے کرنل ٹوڈ صاحب نے اول مگرہ پر حملہ کرکے بمقام برساواڑہ قلعہ بنایا اور بالگوبند بरसावाड़
جمعدار ڈلی اور رام رتن چوبدار کو وہان کا قلعہ دار مقرر کیا علی ہذا برار مین قلعہ تعمیر बरार
کرکے تھانہ مقرر کیا برساواڑہ کا قلعہ اسیوجہ سے ٹوڈگڈہ مشہور ہے لیکن چونکہ مہاراجگان
میواڑ و مارواڑ کے یہان کبھی کبھی عملداری ہوئی تھی اونہون نے اس ملک کے اجزاے
اعظم پر دعوی کیا اور سرکار نے بلا تامل وخلاف مصلحت اونکے دعوی کو تسلیم کرلیا سواے
چند دیہات پر انتظام انگریزی رہا اور باقی مین میواڑ و مارواڑ کی ریاستون کا تین
علیحدہ سرکارون کی عملداری سے انواع قباحتین پیدا ہوئین وحشی صفت باشندون
نے پھر سرکشی کی میرون کی حکومت کا دعوی کرنا سہل تھا مگر اونکو محکوم کرنا بہت مشکل
تھا بغیر ایک زبردست سرکار مثل سرکار انگریزی کے اونکا مطیع ہونا غیر ممکن تھا ریاستون
سے اونکا کچھ انتظام نہوسکا آخرکار اونکا ایک گروہ اپنی قدیم عادت کے بموجب چہاؤنی
نصیرآباد سے مویشی گھیر لیگیا اور گردنواح کے ملک مین بدستور غارتگری شروع کی
تب سرکار کو اونکے قرار واقعی انتظام پر توجہ ہوئی سنہ ۱۸۲۱ع مین تین طرف سے مگرہ
مین فوج داخل ہوئی۔ ایک مسعودہ کی طرف سے۔ دوسری کھروہ کی طرف سے۔ تیسری

ٹوڈگڈہ سے ۔ چونکہ مسعودہ کا ٹہاکر بہی اونکی زیادتی سے عاجز تہا اوس نے سرکار کی مدد کی ۔ جون ہی توپ چلی اور قتل شروع ہوا ان بدمعاشون کو سرکاری فوج کے مقابلہ کی تاب کہان تہی فوراً اطاعت پذیر ہوگئے ۔ ایک دفعہ پہر بہی سرکار نے روساء مارواڑ و میواڑ سے تحریک کی کہ اگر اس ملک کو اپنا سمجہتے ہین تو انتظام کامل کرنے کے کفیل ہون مگر اونمین اتنی طاقت کہان تہی پندرہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کا سرکار انگریزی کو دینا قبول کرکے انتظام سے سبکدوش ہوئے ۔

اگرچہ مہارانا صاحب اودے پور اس بندوبست سے ناراض تہے مگر مجبور اونہون نے پرگنات ٹوڈگڈہ سارو تہہ و دیوایر جنکے دیہات کی تفصیل آیندہ لکہی جاوے گی دس برس کیواسطے سرکار انگریزی مین مفوض کئے اگرچہ انتظام ملک مین سرکار انگریزی کا زیادہ خرچ ہوا مگر اونکی ناراضگی کے خیال سے سرکار نے افزونی خرچ کا مطالبہ نکیا اس قرارداد پر راج میواڑ سے کوئی عہدنامہ منضبط ہوا نہین معلوم ہوتا ہے ۔

हेवायर

دربار مارواڑ سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل دیہات پرگنہ چانگ و کوٹ کرانہ آٹہہ سال کیواسطے مفوض ہوئے ۔

عہدنامہ دربار مارواڑ بابت دیہات میرواڑہ ملک مارواڑ

اگرچہ دربار کو باطمینان کلی معلوم ہے کہ میرواڑہ مین پولیس کی جمعیت مستعد رکہکر وہان کی کلہار داون کے جوابدہ ہوسکتے ہین مگر سرکار انگریزی کو خوش رکہنے کی ہمیشہ خواہش ہے اور اونکو اوس ملک کے عمدہ انتظام کیواسطے اپنا شیرہ جاری کرنا منظور ہے اسلیئے حسب ایماء مسٹر ویلڈر صاحب جو فوج اس مراد سے بہرتی ہوتی ہے اوسکے

مصارف کیواسطے آٹھہ برس تک پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ادا کرتے رہین گے اور
دیہات چانک وچیتا ؤخالصہ مارواڑ جنہین سرکشان کیواسطے فوج انگریزی متعین چीताड़
ہوئی تہی اور راج سے اوس فوج کی امداد مین ٹہاکر متعین ہوئے تہے میعاد مذکورہ
بالا کیواسطے سپرد کئے جاوینگے مگر آمدنی کا حساب لینے کیواسطے اس سرکار کا ایک
مختار رہنے کی اجازت ہو اور جسقدر تحصیل ہو اوسمین زر مندرجہ بالا محسوب ہو۔
اختتام میعاد پر اداے زر مذکور موقوف کیا جاویگا اور دیہات واپس لئے
جاوینگے مورخہ ۴۔ رجب سنہ ۱۲۳۹ ہجری۔
دستخط بیاس صورت رام۔ جواب بجانب صاحب پولٹیکل ایجنٹ دیہات میرواڑہ علاقہ
مارواڑ سے کہ مفوض ہوئے ہین جو تحصیل ہوگی پندرہ ہزار روپیہ مین محسوب ہوگی
اور آٹھہ برس کے بعد دیہات پھر اہلکاران راج مارواڑ کو سپرد کردئے جاوین
گے اور مطالبہ موقوف ہوگا مورخہ ۵۔ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء مطابق پھاگن شدی سمبت ۱۸۸۰
دستخط صاحب پولٹیکل ایجنٹ اسیطرح مسعودہ اور کہروہ کے ٹہاکرون نے بعض
دیہات کے نصف اور بعض کی چہارم آمدنی اخراجات انتظام کیواسطے دینا
منظور کرکے دیہات مذکور سرکار انگریزی کے حوالہ کئے۔
سرکار نے اپنی حکومت مستحکم کی کرنل ہال صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور بیاور हाल
مین پوربیون کی پلٹن متعین ہوکر مختصر چہاونی ڈالی گئی و ٹوڈگڈہ و سارو ٹ و بیاور
مین تحصیلین اور جابجا تہانجات مقرر کئے گئے۔ ابہی چہہ مہینے نہین گذرے تہے
کہ بہاگ مین تہانہ دار مع چند سپاہیون کے قتل ہوا اور موضع بورواڑہ مین جو سرکاری بाँरला
چپراسی تعینات تہا مارا گیا کہتے ہین کہ اس مفسدہ کی بنیاد تہانہ کے کسی سپاہی کی

بدچلنی سے تھی کہ باعث اشتعال طبع ہوئی پھر تو تمام گڑہ مین فساد ہوگیا مگر جلد ہی چند مقامات پر سرکوبی کرنے سے فرو ہوگیا بھوپ جی ہتون کا نمان کہ مفسدون کا سرگروہ تھا قتل ہوا اور اوسکا بیٹا لکھا خان گرفتار ہوکر دایم الحبس کیا گیا۔ بیشتر فوج کی چھاونی کوہ چانگ کے نیچے تھی اس مفسدہ مین خوف رہا کہ شاید بدمعاش بلندی سے نقصان پہونچاوین مفسدہ فرو ہونے کے بعد ہال صاحب نے دوسری جگہ چھاونی مقرر کی اور پلٹن مین جو جگہہ خالی ہوتی گئی اوسپر میر لوگ باشندگان ملک بھرتی ہوتے گئے کہ اخیر مین کل پلٹن میرون کی ہوگئی اس ذریعہ سے جو لوگ مشہور غارتگر و ڈاکو تھے صاحب فن و معتمد و ہوشیار سپاہی ہوگئے اور اونکے ساتھہ کل ملک کے لوگ محنت پیشہ اور صلح شعار ہوگئے باشندگان ملک نے غارتگری و چوری ترک کرکے زراعت و تجارت و نوکری اختیار کرلی اور ہال صاحب و ڈکسن صاحب کی کوشش و توجہہ سے ملک مین بڑی رونق و ترقی ہوئی اور آمدنی مین بھی بہت اضافہ ہوا ہال صاحب اس ملک مین چودہ برس تک بڑی نیکنامی سے رہے ہین۔

اس عرصہ مین دیہات مفوضہ دربار میواڑ کی میعاد منقضی ہوئی تو مہارانا صاحب نے ترقی ملک سے بہت خوش اور آمدنی سے متمتع ہوکر ۱۸۲۳ء مین عہدنامہ ذیل از سر نو منضبط کیا۔

عہدنامہ دربار میواڑ بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ میواڑ

اقرارنامہ فیمابین لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ منجانب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہتا شیر سنگہ پردہان و شیام ناتھہ پروہت و راے

چرنجی لال وکلا رسرکار اودے پور وربار جاری رہنے قبضہ سرکار انگریزی کے راج اودے پور کے اوس حصہ پر جو ملک مگرہ و میرواڑہ مین داخل ہے بمیعاد آٹھہ سال آیندہ ابتدا از ۱ ۳ ۔ مئی ۱۸۳۳ء لغایت ۱ ۳ ۔ مئی ۱۸۴۱ء بتاریخ ۷ ۔ مارچ ۱۸۳۳ء بمقام بیاور مین بمنظوری جانبین منضبط ہوا ۔

اوّل ۔ مگرہ میرواڑہ کے حصہ متعلقہ راج اودے پور کے دیہات مین سررشتہ انتظام جو جاری ہے میعاد آٹھہ برس آیندہ مذکورہ بالا تک بدستور جاری رہیگا

دوم ۔ چونکہ اس بند و بست مین سرکار انگریزی کا خرچ کثیر ہوتا ہے اور راج اودے پور کو اوس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ امر مشروط و مقرر ہوا کہ علاوہ پندرہ ہزار روپیہ کی جو واسطے مصارف چہاونی بیاور کے واسطے سال بسال ادا ہوتے رہے ہین دربار اودے پور سرکار انگریزی کو پانچہزار روپیہ سالانہ اور دیتا رہیگا یعنی کل بیس ہزار روپیہ ادا ہوتے رہینگے اخراجات تحصیل مالگذاری آٹھہ سال آیندہ بہی اسمین داخل ہونگے ۔

سیوم ۔ دو متصدی ہمیشہ میجر ہال صاحب کے ساتھہ رہین اور رپوٹ تحصیل دیہات اودے پور واقع میرواڑہ کی پرتال کیا کرینگے اور متصدیان مذکور تحصیل دیہات مذکور کا حساب سرکار انگریزی کے حساب کے مقابلہ و مطابقت سے تیار کیا کرینگے ۔

چہارم ۔ اس اقرارنامہ کی ایک نقل بعد حصول منظوری امیر عظام نواب گورنر جنرل صاحب کے دربار اودے پور کو دیجاویگی ۔

علی ہذا القیاس بانقضا میعاد سابقہ پھر راج جودہ پور سے عہدنامہ ذیل منعقد ہوا ۔

عہدنامہ سرکار جودھپور بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ مارواڑ

ازانجاکہ دربار نے بنظر تعمیل منشاء سرکار انگریزی اور صلاح و ایماء اونکے قایم مقام مسٹر ویلڈر صاحب کی اوس فوج کے مصارف کیواسطے جو ضلع میرواڑہ مین امن و عافیت محفوظ رکہنے کیواسطے جدید بہرتی ہوئی تہی سابقاً مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا تہا اور چانگ و چیتاڑ وغیرہ دیہات علاقہ مارواڑ جنمین فوج انگریزی سزادہی کے واسطے متعین ہوئی تہی اور راوسکی مدد کیواسطے راج کے ٹہاکر بہیجے گئے تہے میعاد آٹھ سال کیواسطے سرکار انگریزی کو سپرد کیئے گئے تہے اور یہہ شرط تہی کہ اس سرکار کے ایک معتمد مختار کو حساب آمدنی دیہات مذکور کے معائنہ و پڑتال کے واسطے رہنے کی اجازت ہو اور مطالبہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے آمدنی دیہات سنہا ہوا کرے اور انقضاء میعاد پر مطالبہ موقوف اور دیہات واپس ہوجاوین۔

ازانجاکہ اقرارنامہ مذکور کی میعاد پہاگن بدی ۵ سمت ۱۸۸۸ مطابق ۳ - رجب ۱۲۴۷ کو ختم ہوئی اسواسطے باتباع ارشاد سرکار انگریزی اور خواہش میجر الویس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کے کہ اونکے اسسٹنٹ لفٹنٹ ہنری ٹریولین صاحب کی معرفت ظاہر ہوئے ہین اب دربار مارواڑ عہد کرتا ہے کہ مصارف فوج مذکور کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نو برس آیندہ تک بدستور ادا کرتے رہینگے اور نو برس تک چانگ چیتاڑ وغیرہ دیہات شرائط سابق پر پہاگن بدی ۶ سمت ۱۸۸۸ مطابق ۵ - رجب ۱۲۴۷ سے سرکار انگریزی کے تحت مین رہینگے۔

علاوہ اسکے سرکار انگریزی اور دربار کے درمیان جو اتحاد ہے اوسکی افزونی کی

خواہش سے دربار یہہ بھی عہد کرتا ہے کہ سرکار موصوف کی خواہش کے بموجب کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری سے انتہائے میعاد دیہات مذکورہ بالا تک بموجب شرائط متعلقہ چانک وچیتاڑ و دیگر دیہات سرکار انگریزی کو سپرد کئے جاوینگے۔ میعاد مذکور کے انقضا پر مطالبہ سالانہ و پٹہ دیہات سابق وحال مقبوضہ سرکار انگریزی کا عملدرآمد موقوف ہوگا اور کل دیہات دربار کو واپس ہونگے۔ مورخہ کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری و ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ع -

راتریہ - مادمہ - رال - ڈال - بھگورہ - کروارہ - چرجی کا گڈہ

रातरया
मादमा
राल
ढाल
भगोरा
कुरवारा
चरजीकागढ़

جواب بجانب لفٹنٹ ٹرویلین صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

جو دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ بہتری انتظام ملک میرواڑہ کیواسطے بمیعاد آٹھ سال اس شرط پر سرکار انگریزی کو مفوض ہوئے تھے کہ اونکی آمدنی مطالبہ تعدادی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے منہا ہوتی رہے اب وہ میعاد منقضی ہوئی اور میرواڑہ ثانی نو برس آئندہ کیواسطے از سر نو مرتب ہو کر سات گانو دیگر اوسی میعاد کیواسطے اور انہیں شرائط پر کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ سے سرکار کو مفوض ہوئے ان سات دیہات کی میعاد بھی چانک وچیتاڑ وغیرہ دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ کے ساتھ ختم ہوگی ان دیہات کی جمع کا حساب بھی اوسیطرح دیا جاویگا جیسے دیگر دیہات کا - اور تاریخ مذکورہ سے نو برس منقضی ہونے پر دیہات مفوضہ سابق وحال الیان راج جودہپور کو واپس دئے جاوینگے اور مطالبہ موقوف ہوگا - مورخہ کاتک بدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق

۲۳- اکتوبر ۱۸۳۵ء - دستخط ایچ ڈبلیو ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
بعد ازان دربار سیواڑ نے ۱۸۴۳ء مین تاخوشی سرکار انگریزی اس ملک کے سرکار
انگریزی کے تحت مین رہنے کی رضامندی ظاہر کی اور دربار جودہ پور نے سات دیہات
مفوضہ جدید واپس لیکر باقیماندہ دیہات کا جب تک سرکار انگریزی مناسب سمجھے بدستور
بہ تحت انتظام انگریزی رکھنا منظور کیا۔

۱۸۴۷ء مین اسباب مین سعی کی گئی کہ جودہ پور اور سیواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ
ہمیشہ کیواسطے علاقہ انگریزی مین شامل کیے جاوین مہارانا صاحب نے اپنے دیہات
کا انتقال اس شرط پر منظور کیا کہ اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ جو مہاراجہ صاحب
سیندہیہ نے بعوض مصارف گوالیار کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیدیے تھے اور
اور جنکی واپسی کے استحقاق کا مہارانا صاحب بموجب قلم ۲ عہدنامہ ۱۸۱۸ء کے خیال
رکھتے تھے استقرار مین دیے جاوین - مگر مہارانا صاحب کی حکومت ایسی لوچ اور ظالم
تہی کہ دیگر ملک اونکے تحت مین چہوڑنا خلاف مصلحت متصور ہوا اور دربار جودہپور
سے بہی کوئی امر قطعی طے نہوا - اس غیر معین حالت مین میواڑ و مارواڑ کے دیہات
واقع میرواڑہ انتظام انگریزی مین چلے آتے ہین اور اونکی ملکیت کی تفصیل یہہ ہے

تفصیل ملکیت دیہات مگرہ میرواڑہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڈہ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی	۱۷۸ ½	۲۳	۲۰۱ ½	[illegible]

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڑھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی				
دربار میواڑ	۳۷ ½	۶۱	۹۸ ½	[illegible]
دربار مارواڑ	۲۰	۴	۲۴	[illegible]
ٹھاکر مسعودہ	۲ ۵/۶	۰	۲ ۵/۶	[illegible]
ٹھاکر کہروہ	۱ ۵/۶	۰	۱ ۵/۶	[illegible]
میزان	۲۴۱	۸۸	۳۲۹	[illegible]

ان دیہات کی دوسری تفصیل

سرکار انگریزی	دربار میواڑ	دربار مارواڑ عن سالم	ٹھاکر مسعودہ	ٹھاکر کہروہ
۲۰۱ ۵/۶	۹۸ ½	۲۴	۲ ۵/۶	۱ ۵/۳
سالم ۱۹۲، نصف ۱۶، تین چہارم ۲، ایک ثلث ۱ ⅓	سالم ۹۴، نصف ۹		نصف ۵، ایک ثلث ۱ ⅓	نصف ۲، چہارم ۲ ½، ایک ثلث ۱ ⅓

اس میں سے انگریزی حصہ کا رقبہ ۲۸۲ مربع میل اور راوسے پور کا ۳۰۵ مربع میل اور رجودہ پور ۶۷ مربع میل اور کل ملک کا مع دیہات ٹھاکران مسعودہ و کہروہ ۶۲۶ مربع میل ہے۔

یہہ ملک قدیم سے سرکش و شریر مشہور رہے دو سو برس گذرے کہ جب مہاراجہ سوائی

بے سنگھ صاحب رئیس جے پور نے بھی بصلاح صوبہ دار اجمیر اس ملک پر چڑھائی کر کے
موضع چانگ اور جھاگ جو بڑے نامور مقام تھے فتح کر لئے تھے۔ لیکن تھوڑے عرصہ
کے بعد جب مہاراجہ صاحب کی فوج چلی گئی تھانہ دار کو نکالدیا اسیطرح نواب امیر خان صاحب
نے ایک دفعہ یورش کی تھی کہ ناکامیاب واپس گئے تھے۔ تیسرے جب راجہ اودے بھان
ٹھاکر بھنا کو رام بھاؤ صوبہ دار اجمیر نے گرفتار کیا تھا شیام گڈھ والون نے
مع چند سوار اجمیر مین آکر کسی موقع سے رام بھاؤ کو پکڑ لیا اور اپنے وطن مین
لیجا کر بمقام جھاگ قید کر دیا۔ اور جب اودے بھان رہا ہو گیا تب رہائی دی لیکن
رام بھاؤ اس گستاخی کو نہ بھولا ۱۸۱۲ء مین اوس نے فوج کشی کر کے شیام گڈھ
خوب تاراج کیا اور ایسا قتل عام کیا کہ اوسکی یادگار مین ابتک شیام گڈھ مین پختہ
چبوترے بکثرت موجود ہین لیکن جب تھوڑے عرصہ مین شیام گڈھ والون کی
کمک جھاگ لولوہ وغیرہ دیہات سے پہونچی تو رام بھاؤ کو انجام کار واپس آنا پڑا۔
اگرچہ اس ملک کا مشرقی حصہ متعلق میواڑ اور مغربی متعلق مارواڑ متصور ہوتا رہا ہے
مگر ٹھاکران تال ولسانی و بدنور و دیوگڈھ و بگڑی علاقہ مارواڑ کے گرد کے چارون
طرف محیط تھے اور اپنے ملحقہ دیہات سے بطور نشان سرداری دس پانچ روپیہ
سال یا خرگوش یا بکرہ یا راس نرگاؤ بشرح مختلف لیا کرتے تھے مگر ٹھاکران مذکور یہان
کے بعض سرکش و معزز لوگون کو بھی بطور رشوت کچھ نقد و جنس دیتے تھے۔

ताल
लुसानी
बगड़ी

اس ملک مین متعدد قومین آباد ہین۔ چوہان مینون کی کثرت ہے اونکے فروعات
چیتا۔ برڑ یا راوت۔ میرکا ٹھاٹ۔ میرات گوڑات۔ ہین۔
دراصل اس قوم کا مورث اعلےٰ پرتھی راج چوہان راجہ اجمیر تھا اوس نے مینہ قوم کی

चीता
बरड़ यारावत
मेरकाथात
मेरात गो-
ड़ात

ایک عورت خانہ انداز کی تہی اوسکے بطن سے جودہ اور لاکہن دو پسر پیدا ہوئے
لاکہن کی اولاد تو سروہی کی جانب پہل گیی اور جودہ کی اولاد نے اسن گرہ کو اپنا
قیام گاہ بنایا مشہور ہے کہ جودہ چانگ مین رہا کرتا تہا اوسکے دو پسر ہوئے انہل
جسکو چیتا کہتے ہین اور راینب جسکو بڑر کہتے ہین چیتا کی اولاد نے چانگ کے علاقہ
مین شیام گڑہ - جہاگ - ہتون - بوروہ - کوکڑا بلی - کوٹ - کرانہ - دیہات آباد
کیے - بابرشاہ کے عہد مین چیتا کی اولاد مین گورا اور ہرراج دو بہائی تہے اونکو
مارواڑ کے راجہ سے ملک چہین لینے کا خوف تہا - اسواسطے دربار شاہی کے کسی
امیر کے ذریعہ سے مذہب اسلام قبول کرکے فرمان شاہی مشعر عطاے گرہ و ہیراڑہ
حاصل کیا اور دربار شاہی سے قانونگو و قاضی متعین کرائے اور بذریعہ صوبہ دار
اجمیر اس ملک پر قبضہ پایا مگر گورا نے اپنا مذہب بدستور رکہا اور مذہب اسلام جو
اختیار کیا تہا ترک کردیا چنانچہ اوسکی اولاد ابتک اپنے ہی مذہب مین ہے اور
ہرراج مسلمان ہوگیا اوس نے اپنی اولاد مین ختنہ وغیرہ کا رواج جاری کیا
ہرراج کا نام کاٹہا مشہور ہوا اسکی وجہہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جب دہلی مین حصول
ملک کے واسطے گیا تہا بادشاہ کی خدمت مین اوسکی پاسبانی کی نوکری تہی اتفاقیہ
بارش بکثرت ہوئی جہان اوسکا پہرہ تہا پانی پرنالہ کا زور سے گرتا تہا اور ہرراج
بدستور نوکری پر عین بارش مین حاضر رہا بادشاہ نے اوسکو ایسی سخت حالت مین
نوکری پر مستعد دیکہہ کر گرہ کی زبان مین فرمایا کہ بہت کاٹہا یعنی سخت آدمی ہے -
سمجہنا چاہیئے کہ سمی میرا ہرراج کاٹہا اور گورا دونون کا دادا تہا اوسکے نام پر دونون
کی اولاد میرات مشہور ہے مگر اس خصوصیت سے کہ ہرراج کاٹہا کی اولاد میرات

अनहल
सेनव
बोरदा
कुकड़ावली
गौरा
हरराज
मेरा

کاٹھات اور گوڑا کی اولاد میرات گوڑات - اگرچہ ان سبکا صورت ہندو تھا مگر اوسکی
اولاد مدت دراز تک کوہستان مین وحشیانہ بود و باش رکھکر اپنا مذہب بھول گئے
اور گوشت و شراب وغیرہ ہر قسم کی چیزین کہانے سے حلال و حرام کا کچھ تمیز نہ رہا گوڑا
و ہرراج مسلمان ہوکر اپنے ملک مین آئے تب ذات سے خارج ہونا یا داخل ہونا اونکے
نزدیک یکسان تھا اسواسطے گوڑا کی اولاد بدستور برادری مین شامل رہے اور سی
ہرراج کی اولاد نے صرف اجرا رسم ختنہ سے نشان مسلمانی قایم کیا مگر کھانا پینا شادی
بیاہ وغیرہ بدستور جاری رہا - اس زمانہ مین البتہ اہل اسلام کی آمد شد و صحبت سے
مسلمانی طریقہ ان لوگون مین جاری ہوتا جاتا ہے تاہم اکثر قدیمی رسمین جاری ہین
مگر اب یہہ چارون قومین یعنی چیتا برڑا کاٹھات اور گوڑات فی الجملہ مسلمان ہین -

نقشہ جاگیرات ضلع اجمیر

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱	مکانات مذہبی	درگاہ خواجہ معین الدین چشتی	[illegible]	[illegible]
	۰	متعلقہ عہدہ داران درگاہ	[illegible]	[illegible]
	۰	میران درگاہ خواجہ صاحب	[illegible]	[illegible]
۲	ایضاً	درگاہ میران صاحب	[illegible]	[illegible]
۳	ایضاً	چلہ پیر دستگیر	یک	[illegible]
۴	ایضاً	چھتری سرجی راو	[illegible]	[illegible]
۵	ایضاً	سندر سری ناتھہ دوارہ	یک	[illegible]

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمد فی سالانہ	
۶	ایضاً	ستارپت دوو ہاد ہارہی	یک	۱۱ صہ	
		میزان مذہبی	۵ عـــہ	للعـہ للہ للعـہ ۔ ۔ ۔	
۷	متعلق ذات درجہ اول	راجہ دیبی سنگہ گوجر راجہ لبھاگڈھ	۵	للعہ ۱۱ ۲ عـہ ۔ ۔ ۔	
۸	ایضاً	دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین	یک	۱ عہ ۱۱ ۲ للعـہ ۔ ۔	
۹	ایضاً	نواب عبدالکریم خانصاحب	سالم متفرقہ للعہ ۔ے	لعہ ۱۱ ۲ عـہ ۔ ۔ ۔	
۱۰	ایضاً	راجہ بلونت سنگہ لاوتہ والہ	ــے	للعہ ۱۱ للعـہ ۔ ۔ ۔	रलावता
۱۱	ایضاً	عنایت اللہ شاہ	۵	للعہ ۱۱ ۲ عـہ ۔ ۔ ۔	
۱۲	ایضاً	حکیم نظام علی	۵	صہ ضہ ۱۱ للعہ ۔ ۔	
۱۳	ایضاً	گلاب سنگہ گوجر	یک	سہ ۱۱ عـہ	
۱۴	ایضاً	جوتشی سالگرام	یک	۱ عہ ۱۱ للعہ ۔ ۔ ۔	
۱۵	ایضاً	گوکل پوری گسائیں	یک	۱ صہ ۱۱ صہ ۔ ۔ ۔	
		میزان درجہ اول	۵ عـہ	للعہ سہ ۱۱ صہ ۔ ۔ ۔	
۱۶	متعلق ذات درجہ دوم	جاگیرداران آکہری	یک	لہ ۱۱ صہ	…ारवरी
۱۷	ایضاً	جاگیرداران بینواڑی	یک	۱ ۱۱ عہ ۔ ۔	बेनवाड़ी
۱۸	ایضاً	جاگیرداران گمناہیڑہ	یک	۱ صہ للعہ ۔ ۔	गुमनाहेड़ा

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱۹	ایضاً	جاگیرداران ہوراجھڑمی	یک	اعسامعہ
۲۰	ایضاً	جاگیرداران نصف ماندلہ	یک	الـلالعہ
۲۱	ایضاً	جاگیرداران ہاتھی کھیڑہ	یک	سما لعہ
		میزان درجہ دوم	ے	معہ صا لعہ
		میزان ہر دو درجہ	لعہ	للعہ سا للعہ
۲۲	متعلق عبادات	خادمان درگاہ خواجہ صاحب	ے	صمہ ما صہ
۲۳	ایضاً	برہمنان بستی کلان پشکر	یک	الـ صاہ
۲۴	ایضاً	برہمنان بستی خورد پشکر	یک	صما لعہ
		میزان	صہ	معہ ما للعہ
		میزان کل	لعہ	لعہ الما
			سالم ے مشترکہ ے	

मोरामडी

استمرارداران

اجمیر کے ضلع مین ایک گروہ روسا مالک مستحقان حقیت اراضی استمراردار نام سے مشہور ہے اوسمین دو قوم کے لوگ ہین اول راجپوت دوم چارن کہ وے بہی مثل پروہتون کے دیہاتون کے راجپوتون کے مذہبی متعلقین مین سے ہین۔ راجپوتون مین صرف چار قسم کے استمراردار ہین۔ گوڑ۔ راٹہوڑ جودہ۔ سیسودیہ۔ چوہان مینہ۔ مغلیہ سلطنت کے زمانہ مین یہہ رئیس بہی مثل جودہ پور وجے پور وغیرہ بڑے رئیسون کے

بادشاہون کی حاضر باشی و نوکری کیا کرتے تھے اور جب اس علاقہ مین مہاراجہ صاحب جودہ پور کی عملداری ہوئی مثل دیگر جاگیرداران مارواڑ اونکی نوکری کرتے رہے کچھہ مدت بعد نوکری کی ضرورت متصور نہو کر اونکے ذمہ محصول بطور خراج بالعوض نوکری وقتاً فوقتاً لگایا گیا چنانچہ مہاراجہ بجے سنگہ صاحب نے سنہ ۱۸۰۱ء مین ٹہاکر دیولیہ سے ا؁ سال مالگذاری کا لینا مقرر کرکے سند لکھدی تھی۔

جب سمت ۱۸۴۶ مطابق سنہ ۱۷۸۹ء مین اجمیر مین مرہٹون کی عملداری ہوئی تو اونہون نے ان سب رئیسون سے کہ اونکے حقوق بنام نہاد زمینداری و تعلقہ داری دفتر وزن مین لکھی جاتی تہی مالگذاری لینی شروع کی۔

سمت ۱۸۶۶ مطابق سنہ ۱۸۰۹ء مین گمان راو صوبہ دار اجمیر نے ایک رقم فوج خرچ کی نام سے ہر استمراردار پر لگادی مگر یہہ نہین ظاہر ہوتا کہ اصل جمع یا فوج خرچ کی تشخیص دیہوار یا علاقہ وار کسی حساب سے ہوئی ہو۔ गुमान

عملداری انگریزی آئی تب جمع و فوج خرچ مقررہ سابقہ مین نو روپیہ فیصدی کی کمی ہوکر باقی روپیہ سکہ انگریزی قایم ہوا کہ سنہ ۱۸۲۲ء مین فوج خرچ کی رقم بتعداد ؁ سال معاف ہوئے اور اصلی جمع بدستور جاری رہی کہ اب تک وصول ہوتی ہے اب ان استمراروراران کی تعداد دیہات و رقبہ و مالگذاری و کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے

تعداد استمرارداران	نام قوم	تعداد دیہات	رقبہ بیگہون مین	تعداد کل آمدنی	تعداد مالگذاری
۱	گوڑ	یک	۳۷۵۰	للعہ ۔۔	الف صہ ۔۔ ۱ر ۶ پائی
۵۸	راٹھوڑ	۵۸ صہ	۷۱۹۸۴۹	صہ لکھہ للعہ ۵۸ صہ ۔۔	یکلکھہ للعہ ۵۸ صہ ۶ پائی
۲	سیسودیہ	لعہ	۷۶۶۰۴	صہ للعہ ۔۔	معہ ۵۸ معہ ۔۔
۴	چوہان بنیہ	للعہ	۱۸۵۴۰	صہ ۵۸ ۔۔	الف ۸ معہ ۱ر ۶ پائی
۱	چارن	یک	۸۰۰	لا	یکلکھہ ۵۸ صہ ۹ر ۶ پائی
		۵۸ للعہ	۸۱۹۵۲۳	صہ لکھہ للعہ ۵۸ صہ ۔۔	یکلکھہ الوف ۹ر ۱۱ پائی

آغاز عملداری سے یہہ لوگ بلفظ استمرار دار مشہور ہین اور یہہ امر واجبی تہا کیونکہ حکام مرہٹہ کی اخیر عملداری مین اونکی ذوگی جمع مستقل مقرر ہوچکی تہی اونکو استمراردار قبول کیاجاتا - مگر ویلڈر صاحب کی تحقیقات مین اونکے عام استحقاق استمرارداری کو قبول نہین کیاگیا صرف راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور استمرار دار لکہے گئے تہے اور باقی لوگون کی نسبت تجویز ہوئی کہ تعلقہ دار کہلاوین اور بعد دس سال کے نصفی آمدنی پر بندوبست ہوا کرے - پہر ۱۸۳۰ع مین راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور کی نسبت جو تجویز سابق مین ہوئی تہی غلطی پر مبنی قرار پاکر اونکی استمرار بہی صرف تاحیات رکہی گئی - چنانچہ ٹہاکر راد ہو سنگہ صاحب ساور والہ کا انتقال ہوا تو تشخیص جدید عمل مین آئی - مگر راجہ زور آور سنگہ صاحب بہنائی والہ کے انتقال پر کچہہ بازپرس نہوئی - اور اسیطرح دیگر ٹہاکرون کی نسبت کچہہ تجویز نہوئی - اب تہوڑا عرصہ گذرا کہ ڈیوڈسن صاحب ڈپٹی کمشنر کے وقت مین اتفاقیہ کاغذات سابقہ کے دیکہنے سے کل غلطیان ظاہر ہوئین اور بہت بحث و تحقیقات کے بعد سرکار نے براہ فیاضی و

روسا یہ ہو دہی سب کو یکقلم استمرار دار مقرر کر دیا - اور تاریخ ۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۴ء بمقام اجمیر مسٹر لیال صاحب بہادر قایم مقام چیف کمشنر نے عالیشان دربار منعقد کر کے سبکو سندین عطا کین - اور اس سند کی نقل یہہ ہے -

نقل سند استمرار داران ضلع اجمیر

آپکے علاقون مین جمع بڑہانیکا سرکار انگریزی کو اختیار تہا اوسکو جناب نواب مستطاب معلے القاب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل مہربانی کر کے چہوڑ دیا اور جو جمع اب ہے اوسکو براے دوام پختہ کر دیا ہے - بنا بر آن یہہ سند آپ کو واسطے اظہار اون شرطون کے دیجاتی ہے جنکی تعمیل و تکمیل بکمال صداقت و اعتقاد بجانب آقا نعمت آپ کے اور آپ کے وارثان و جانشینان کیطرف سے ہونے کی غرض سے یہہ رعایت کی گئی ہے -

اول شرط اس سند کے اخیر مین فہرست ہے اوسمین لکہے ہوئے استمرار داران موجودہ حال و متصرف دیہات کو لازم ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ اور اونکے وارث و جانشینون کی خدمت مین بہ اعتقاد و خیر اندیشی بجانب آقا نعمت ہمیشہ ثابت قدم رہین اور بطور لازمہ اس خیر اندیشی و اعتقاد کے جو کام اون سے لیا جاوے وہ سب کیا کرینگے اگر اس شرط کے ایفاء کامل مین کسیطرح کا شبہہ پیدا ہو تو جو کچہہ فیصلہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماوینگے قطعی ہوگا -

دوسری شرط آپ کے علاقہ کے جو گانو فہرست مین نام وار لکہے ہین اونکی

جمع جواب مقرر ہے وہ آپ کو سال بسال ادا کرنی پڑیگی اور اس جمع کا روپیہ اون قسطون کے بموجب اور اون تاریخون پر جو فہرست مین لکھی ہوئی ہین دینا ہوگا۔

تیسری شرط کوئی نہر یا کوان جو سرکار کی لاگت سے بنا ہو یا جاری ہوا ہو اوس سے آپ کے علاقہ کے کسی حصہ کو پانی دیا جاوے تو خرچ آپ پاشی جو سرکار حسب حصہ مقرر کرے وہ جمع مندرجۂ بالا کے علاوہ دینا پڑیگا۔

چوتھی شرط آپ کے علاقہ مین کوئی کان برآمد ہو تو آپ کو فورًا اطلاع دینی پڑیگی اور علاوہ جمع مقررہ کے حق سرکاری جو سرکار سے مقرر ہو وہ ادا کرنا پڑیگا مگر یہہ حق اصل منافع کے نصف سے زیادہ کبھی نہوگا۔

پانچوین شرط آپکو اپنے علاقہ کے مقررہ سالانہ جمع کے سوائے ضلع کی بہتری اور ترقی کام مدارس یا پولیس یا دیگر کامون کے واسطے اوسی حساب اور قاعدہ سے روپیہ دینا ہوگا جو سرکار بحساب رسدی مقرر کرے۔

چھٹی شرط جسکے پیچھے آپ متبنی و مسندنشین ہون اوسکے اہل قبیلہ مین سے رشتہ داران مفصلہ ذیل کیواسطے جو زندہ رہین آپ کو حسب قاعدہ خاندان معاش کا بندوبست مناسب کرنا پڑیگا اور جو اوس معاش کی نسبت کچھہ جھگڑا پیدا ہو تو چیف کمشنر صاحب بہادر یا کسی اور با اختیار افسر کے جو اجمیر کے ضلع کا انتظام کرتا ہو حکم کی تعمیل کرنی پڑیگی اور رشتہ داران اہل قبیلہ یہہ ہین۔ دادا دادی ما باپ بدہوا بھائی بہن حقیقی یا متبنی بیٹی یا بیٹیان بھتیجی بھتیجیان پوتی پوتیان۔

ساتوین شرط جو اسقرار دار متبنی ہو کر مسندنشین ہوگا اوسکو مسندنشینی سے پیشتر قواعد مفصلہ ذیل سے نذرانہ داخل کرنا پڑیگا۔

الف جب سند نشین ہونیوالا اوسی اولاد مین سے ہو جیسے باپ کی گدی پر بیٹا بیٹھے یا دادا کی گدی پر پوتا بیٹھے یا جب سند نشین ہونیوالا بہائی کی اولاد مین سے ہو یعنی جب وہ استمرار دار کے حقیقی بہائی کے بیٹے یا پوتون مین سے ہو تو نذرانہ نہین لیا جاویگا **بے** جب چچا سند نشین ہو نصف جمع سالانہ کا نذرانہ لیا جاویگا **جیم** سوائے اس صورت کے جب سند نشین ہونیوالا جو تبنی ہو احقیقی بہتیجا ہو اور سب صورتون مین ایک سال کی جمع کا نذرانہ لیا جاویگا **دال** نذرانہ ایسی قسطونمین اور اسقدر عرصہ مین داخل کرنا ہوگا جیسا چیف کمشنر صاحب بہادر یا اور عہدہ دار جو اجمیر کا انتظام کرتا ہو حکم دیوے مگر یہہ عرصہ چار سال سے زیادہ نہوگا **ہے** جب ایک سال کے اندر دوسری سند نشینی ہو پہلی سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے تو باوصف مراتب صدر بہی کچہہ نذرانہ نہین لیا جاویگا **واو** جب ایک سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے اور چار برس کے اندر دوسری سند نشینی ہو تو جسقدر حصہ نذرانہ کا صاحب چیف کمشنر یا کوئی اور حاکم ضلع مناسب سمجہے معاف ہوگا مگر یہہ معافی کل کے پون سے زیادہ نہو گی۔

آٹھوین شرط استمرار دار موجودہ کو سوائے اوس مروج الوقت قانون کے جو سرکاری کامون کے لیے زمین کی بابت جاری ہو اختیار نہو گا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو بیع یا ہبہ یا کسی اور طرح دوسرے کے نام منتقل کردے اور نہ یہہ اختیار رہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو ٹہیکہ دے یا رہن کردے یا کسی اور طرح اپنی حیات سے زیادہ عرصہ کیواسطے کسی کے نام منتقل کردے یا قرضہ مین پہنسا دے مگر ایسے تقاوی کے عوض مین جو زمین کی ترقی کیواسطے بموجب

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۸۳ء لیجاوے یا اضافہ کاشت کیواسطے سرکار سے تقاوی بموجب کسی قانون مروج الوقت
کے لیجاوے ضمانت مین دینے کا اختیار ہوگا۔

نوین شرط آپ کو اپنی رعیت کے حقوق پر لحاظ و توجہ رکھنی پڑے گی اور
اونکو قایم رکھنا پڑیگا اور اپنے علاقہ مین کاشت و زراعت زیادہ کرنے کیواسطے حتی الامکان
تدبیر کرنی پڑیگی۔

دسوین شرط سرکار کے حکم کے بموجب جو نقشہ جات حالات ملک صاحب ڈپٹی کمشنر
آپ سے طلب کرین آپ کو دینے پڑینگے اور ان نقشہ جات کی تیاری کیواسطے جو اہلکار
رکھنے ضرور ہون آپ کو رکھنے پڑینگے۔

گیارہوین شرط کل جرایم جو آپ کے علاقہ مین وقوع مین آوین اونکی آپ کو
رپورٹ کرنی پڑیگی۔ اور انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان مین حسب منشاء حکم سرکار مدد
دینی پڑیگی آپ اپنے علاقہ مین مجرمون کو سزا دینگے اور اونکے انسداد اور حفظ امنیت
ملک کے لئے دل و جان سے محنت کرینگے اور جب کوئی سرکاری افسر آپ سے مدد مانگے
تو حتی المقدور اپنے اونکی مدد کرنی پڑیگی۔ تاریخ ۲۹۔ مارچ ۱۸۸۵ء حسب الحکم جناب
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر۔ ہمارے دستخط اور مہر سے یہہ سند دیگئی ہے۔

دستخط لیال صاحب بہادر چیف کمشنر راجپوتانہ

فہرست الف نام دیہات جو رونیو سروییر صاحب کی کتاب مین درج ہے
اور جنکا ذکر اول شرط مین ہے۔

فہرست بے تواریخ اقساط جنپر حسب شرط دوم زر جمع ادا ہوگا۔
خریف یکم جنوری ۱۸۸۶ء ربیع ۵ جولائی ۱۸۸۶ء

راٹھوڑ

ان استمرارداران مین زیادہ تر خاندان جودہ پور کے راٹھوڑ راجپوت ہین راٹھوڑ نسل کی کسیقدر کیفیت تو باب اول کی دوم فصل یعنی راجگان کے ذیل مین لکھی گئی ہے اور باقیماندہ راج جودہ پور کے حال مین لکھی جاویگی یہان اسیقدر کافی ہے کہ سیناجی سے جو بعرصہ چارسو سال قنوج سے آکر مارواڑ مین اقامت پذیر ہوا تھا مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب فرمان رواے حال ملک مارواڑ تک اکتیس ۳۱ پشت گذری ہین اون مین سے بعض کی اولاد اجمیر کے ضلع مین ہین اور اون مین سے ایک گنگوانہ کے راجہ کہلاتے ہین اور بعض تعظیمی استمرار دار ہین اور بعض صرف بہومیان ہین کہ دیہات مین کسیقدر حقیت معافی وغیرہ کی رکہتے ہین اور بابت حفاظت دیہی وغیرہ کے ذمہ ور ہین اونکی تفصیل اس طرح پر ہے ۔

सेनाजी

اول مہاراجگان مارواڑ کی گیارہوین پشت مین چونداجی تہے اونکے خلف پرسرام جے کی اولاد مین ہاگری کے بہومیان ہین ۔

चौंदाजी
परसराम
हागरी

دوم تیرہوین پشت مین رنمل جی تہے اونکے خلف آکہے راج کی اولاد مین کہوڑان اور بوبانی کے بہومیان ہین ۔

रणमल
खखेराज
खोड़ान
बुबानी

سیوم چودہوین پشت مین جودہاجی ہوئے اونکے خلف ووداجی وغیرہ بیرم جے کی اولاد مین پانچ بیٹون کے نام سے پانچ خاندان حسب تفصیل ذیل ہین ۔

برسنگ جی ۔ چانداجی ۔ جگمال جی ۔ اکیشر جی ۔ جیمل جی

जोधाजी
?दाजी
वीरमजी
बरसिंह
चांदा
जगमाल
?गार
जेमल

خاندان ہرسنگہ جی کل بہوسیان ہین

خاندان چاندا جی کے چہہ پسران کا بہو چانداوت کہلاتے ہین

اولاد ٹہاکرسنگہ موضع بہانوتہ — भानोता

اولاد جسونت سنگہ موضع چٹیانہ — जरयाना

ہری سنگہ خلف چاندا جی کل بہوسیان ہین

کشن سنگہ خلف چاندا جی

اولاد سارا سنگہ موضع کالیسرہ — कालेसरा

اولاد ہلیان جی موضع پہاڑکیہ — फाडोकेया

اولاد سروپ سنگہ موضع چاچیاداس — चाचयाबास

باگروالی کہوری — बागरवाली खोरी

اولاد سبل سنگہ موضع سورج کنڈ ہین — सूर्यकुंड

اولاد دوارکاداس موضع کنولائی وکائرہ بہوسیان — कायड़ कंवलाई

اولاد جسونت سنگہ موضع گناہیڑہ بہوسیان — गुनाहेड़ा

اولاد عجب سنگہ موضع پانسلی ہین — पांसली

اولاد پرتہی سنگہ موضع نلوڑہ ہین — नलोड़ा

اولاد راج سنگہ

اولاد نراین داس موضع چانوڈہ ہین — चांवडा

تفصیلی اسم سردار بہوسیان

کڑیل کانسپور — कड़ील कांसपुर

بہوسیان ننڈلہ — नींडला

منوہرداس خلف چاندا جی بہوسیان

بہگوانداس خلف چاندا جی بہوسیان

رام پورہ ہنومنتیہ — रामपुरा हनवन्तिया

دوراے — सोराय

بہگوان پورہ — भगवानपुरा

ڈوواڑہ — डूमाड़ा

ڈال — ढाल

بہیڑان — भीड़ान

قلانہ | اہیڑان | अहीड़ान तिलाना।
بلونتہ | نباب | नबाब बलवन्ता।
| قدمپورہ | क़दमपुरा

کیشوداس خلف چاندا جی | گوپال سنگہ خلف چاندا جی

بہومیان | بہومیان

لوہرواڑہ | بڑول | ستاوڑیان | دلواری
लोहरवारा | सतावड़यान
بڑول | بیونجہ | बड़ौल | दलवारी
ڈیولیہ | سٹوریلہ | डिवलया | बियोंजा
| | शोयला
ہنونتیہ | وراٹہو | हनवन्ता।

جگان جسکی ولاد جگاوت کہلاتے ہیں

ایشر جی

جیت سنگہ بہومیان کانیہ | بیدو سنگہ استمراردار ان ہنو ہرداس بہومیان | رام سنگہ

कानिया। | تعظیمی | دوڑیانہ | جٹیانہ | نوریاداس بہومیا | سیٹہن استمراردار
बागसोरी | باگسوری | بوبانیہ | बोबानिया। | दौडियाना। जिटयाना | नूरयाबास | ناگیلا नागेला। | सिठल

کلاجی بہومیان | ہنونت سنگہ | سائیداس عن بہومیان انترہ

رامپورہ لہسوورہ | بخت سنگہ | کیسر سنگہ | अंतरा।
रामपुरा। | ल्हिसोवा। | استمراردار ان استمراردار ان

केसरपुरा | اکیسرپورہ | استہانہ | सियाना।
अकरोल | ۲ اکرول | ۲ لانبہ | लांबा।
लोडरी | ۲ لوڑی | ۳ نگر | नगर

موہن سنگھ — جسکرن

استمراردار

سکرانی सकरानी

بھومیان عن — استمراردار

کایتھ — تعظیمی

कानया — مسعودہ मसऊदा

استمراردار

۱ اجیسنگھ پورہ जैसिंघपुरा

۲ ندواڑہ नंदवाड़ा

۳ شیرگڑھ शेरगढ़

۴ فتح گڑھ फतेगढ़

۵ کیلو केलो

گروہرداس

جاہولا जामोला

بجےمل جی

دوارکاداس عن بھومیان — رام سنگھ عن بھومیان

پچولیان पिचोलया — کشن پورہ किशनपुरा

گیانداس — مادہوداس عن بھومیان

لالی کھیڑہ लाली खेड़ा

استمراردار   بہومیان

ریچھہ مالیان   بدہواڑہ   बुधवाड़ा   रीछमालया

صورتان سنگہ بہومیان

بیابچہ   گری   मगरी   मालदेव   चंद्रसेन   बयायचा

چہارم اٹھارہوین پشت مین مالدیو ہوسے اونکے پسر چندرسین کی اولاد حسب تفصیل ہے۔

سوہن سنگہ کی اولاد عرف بیکنوٹ کی بہومیان   بلہدیو سنگہ کی اولاد بہومیان

रीगनोट

ڈبڑیلہ   ڈوہگاریہ   ساشپڑورہ   डुबडेला

गुरधर سنگہ کی اولاد عرف استمرار دار ساتولائی   شیام سنگہ کی اولاد   डूंगारया   सापड़ोदा

सातोलाई

اکہیراج کل استمرار داران   اودے بہان

ہری سنگہ   گج سنگہ   نرسنگداس   سورجمل

۱ جیتپورہ   اکیروٹا   استمراردار تعظیمی   استمراردار تعظیمی   जैतपुर   टाटोली

۲ جڈانہ   ۲ کوٹہل   ۱ ٹاٹوٹی   باندنواڑہ   जडाना   बावडी

काचरया   बांदनवाड़ा

۲- کاچریہ   ۲- کنئی کلان   استمراردار   استمراردار   केरोट

कोरठल

۱- باوڑی   ۱- امرگڈہ   कनईकलां   अमरगढ़

ناہرسنگہ   استمراردار تعظیمی   دیوداس   بہومیان   ۲- جوتایان   जोतायां

पालला

استمراردار تعظیمی   ۱- سورجپہڑی   ۳- پاڈلہ   जावला

कल्यानपुर   मोराजड़ी

بڑلی   ۲- کیرخواجہ صاحب   ۴- جاولہ   वडली   دیوگانو کہیرہ   देवगांवखेड़ा   केरया

استمراردار   استمراردار   ۲- کیریا میرالحسا   ۵- کلیان پورہ

नादसी ۱-نانڈسی

नागोला ۱-ناگولا کیسری سنگه ۔ रीछमालया ۲-ریچهہ مالیان

गोयला ۲-گویله استمراردار تعظیمی ۔ बगराय ۳-بگرائی

कनईखुर्द ۳-کنی خورد بهنائی भिनाय ۔ सलारी ۴-سلاری

पेरोली ۴-پیرولی استمراردار ۔ केवानया ۵-کیبانیه

ایشرداس

استمراردار تعظیمی

सिराना ۱-سرانه

सूरखंड ۲-سورکهنڈ

शोलया ۳-شولیان

देवलया دیولیه

استمراردار

अरोड़ ۱-اروڑ

शोकली ۲-شوکلی

शोकला ۳-شوکله

रघुनाथपुरा ۴-رگهناتهه پوره

गुढाकलां ۵-گوڈه کلان

پنجم اونیسوین پشت مین اودے سنگه ہوئے اونکے سات بیٹون کی اولاد مین خاندان مفصله ذیل ہین۔

اولاد جسونت سنگه استمراردار میواڑیه

मेवाड़या

سکت سنگه

ان سنگه بهومیان اکهری ۔ پرتاب سنگه بهومیان جالی

کرن سنگه

जारली

استمراردار تعظیمی

کہرہ — खरवा

استمراردار

۱- بھوانی کہیڑہ — भवानी खेडा

۲- ناسون — नासून

۳- دیوگڈہ — देवगढ़

بھگوان سنگہ

استمراردار تعظیمی عرف گوبندگڈہ — गोविंदगढ़

بہوسیان

نانند رام نیرڈہانی — नांद रामनेरढानी

رام پورہ نانند — रामपुरा नांद

مادہو سنگہ

جہوجہار سنگہ

استمراردار تعظیمی

۱- پیسانگن — पिसांगन

۲- پاڑہ — पाडा

استمراردار

۱- خواص سرڈی — खवास सर सडी

۲- پیران ہیڑہ — पिरानहेडा

۳- میوڑہ خورد — मेवड़ा खुर्द

۴- گوڑہ — गुढा

۵- سدارا — सिदारा

۶- گل گاوں — गुलगांव

کرن سنگہ

استمراردار تعظیمی — مہرون — महरू

استمراردار — تسواریہ — तसवारया

نیموڈ — नीमोद

سانگریا — सांगरया

کاویڑہ — कावेडा

بچن سنگہ

دیرت سنگہ سانونت سنگہ

استمراردار استمراردار

हेबलया دیولیہ خورد کرونج करोंज

راج سنگہ

استمرار دار قطعی

जूनया جونیان

استمراردار

कान्हेरा वोगला ۱۔ کانہیرہ بوگلہ

मंडा ۲۔ منڈرہ

بہومیان

केकड़ी ۱۔ کیکڑی

नांगलयावास ۲۔ نانگلیاواس

[illegible]सयावास
खरड़क

शेरवास عن بہومیان ارڑکہ انسیاواس شیام سنگہ عن بہومیان او نیڑہ [illegible]

बेनेडी चांदसेन
थारी

بینوڑی تہارّی چاندسین

गंगवाना کشن سنگہ کے پسر ہیر سنگہ کی اولاد گنگوانہ کے راجہ ہین اور بہادر سنگہ کی اولاد بہومیا ہین

ہیر سنگہ راجہ گنگوانہ بہادر سنگہ بہومیان

सदापुर سداپور بیر बीर

چاندولائی चांदोलाई

استمرار داران موجودہ حال کے بزرگون سے اکبر شاہ کے زمانہ سے پہلے اس علاقہ
مین کوئی نہ تہا ہر ایک ریاست کے لوگ اپنے آنیکی کیفیت بطرز دیگر بیان کرتے ہین
مگر سبکی روایتین اکبر شاہ کے وقت سے بعد کی ہین کہروہ والون کا بیان ہے کہ ٹہاکر
شکت سنگہ ہمارے مورث اعلے نے اکبر شاہ کو دریا سے نکالا تہا کہ سیر کرتے ہوئے
کشتی سے اتفاقیہ گر پڑے تہے اور نواب بنگالہ کی گرفتاری کی بہی خدمت کی تہی وسکے
جلدو سے مین یہہ پرگنہ عطا کیا تہا مگر اونکی سند فرمان اکبری مورخہ سنہ ۹۸۳ھ مین صرف
اسیقدر لکہا ہے کہ پرگنہ کہروہ راو شکت سنگہ کو بوجہہ معاش نسلاً بعد نسلاً
عطا ہوا۔
ٹہاکر مسعودہ مظہر ہے کہ مسعودہ مین بعہد اکبر کچہہ باغی جمع ہوگئے تہے اور لوٹ مار
رکہتے تہے لہذا جگمل جی کو اونکے نکالنے کیواسطے تعین کیا تہا جگمل نے اونکا مقابلہ کیا
کہ جگمل اور اوسکے تین بیٹے قتل ہوئے تب بجلدوے حسن خدمت یہہ جاگیر بلا شرط
سنہ ۱۰۵۸ء مین بہوبت سنگہ مورث کو عنایت ہوئی تہی۔ راجہ صاحب بہنائی نے
لکہایا ہے کہ اس علاقہ مین مادلیہ بہیل راہزن قابض تہا اکبر شاہ نے ہمارے مورث मादलया
کرم سین کو اوسکی گرفتاری کیواسطے متعین کیا چنانچہ کرم سین نے اوسکو لڑکر قتل
کیا تب یہہ علاقہ اوسکو جاگیر مین ملا۔
ٹہاکر صاحب گوبندگڈہ کا بیان ہے کہ ہمارا مورث گوبنداس ۵۶ سوارون سے
نوکری کرتا تہا اوسکے عوض یہہ گانو جاگیر مین ملا تہا۔
ایک راجپوت راٹہوڑ ملازم ٹہاکر ٹاٹولی کے پاس ایک فرمان شاہی عہد شاہجہان کا
اس مضمون کا تہا کہ موضع ناگولہ پرگنہ بہنائی جسکی جمع ... گوپی ناتہہ ولد گسل تاتہہ नागोला

نبیرہ کرم سین راٹہور کو جاگیرین عطا ہوا جسکا باپ بیجاپور مین کام آیا تہا یہہ فرمان خاص بادشاہ کا مہری محررہ ۱۰۳۵ھ ہے۔

ان سب بیانات سے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ استمرار داران کے بزرگون کو ابتدا مین یہہ جاگیرین خدمات کے عوض مین عطا ہوئی تہین کہ نوکری کرتے تہے اور زر نقد بالعوض نوکری زمانہ مابعد مین مقرر ہوا ہے۔

سیسودیہ

مہارانا صاحب میواڑ کے سورج بنسی سیسودیہ راجپوتون کی نسل مین ہین کہ اس نسل کی بہی کیفیت مفصل باب اول کی دوم فصل مین لکہی گئی ہے - اس ضلع مین استمرار دار
سانور اور اونکے بہائیون کا خاندان اس نسل مین سے ہے - اس خاندان کے (सावर)
سوا سے اس ضلع کے استمرار داران مین اور کوئی سیسودیہ نہین ہے -

سابقاً راجہ صاحب شاہپورہ کہ سیسودیہ ہین البتہ اجمیر سے متعلق تہے مگر اب کئی سال سے تعلق اونکا راجپوتانہ کی ایجنسی سے ہو گیا ہے اور ضلع اجمیر مین صرف ساور سیسودیون کی ریاست رہگئی ہے -

مہارانا اودے سنگہ صاحب والی اودے پور میواڑ کے پرتاب سنگہ اور شکت سنگہ دو بیٹے تہے پرتاب سنگہ کی اولاد تو فرمان روا سے ملک میواڑ ہین اور رئیس ساور ٹہاکران پرتاب پورہ ٹانکا واس - چونسلہ - چانپولی(?) - پیلاج - بسوندنی - (परतापपुरा टांकावास चौसला चानपुल पपलाज बिसोदनी देवखेड़ी)
دودیو کہیڑی - شکت سنگہ کی اولاد مین حسب شرح ذیل ہین -

۱- شکت سنگہ

۲- بہان سنگہ

۳- گوکلداس

۴- سندرداس .... عجب سنگہ .... دیوکہیڑی

۵- پرتاب سنگہ .... جے سنگہ .... رام سنگہ

.... پیلاج .... بسوندنی

۶- راج سنگہ .... چتر سنگہ .... چان تہلی

۷- اندر سنگہ   بہادر سنگہ   .... چونسلہ

۸- سکت سنگہ

۹- بہوپ سنگہ

۱۰- اجیت سنگہ

۱۱- جسونت سنگہ .... زورآور سنگہ .... ٹانکاداس

۱۲- سندرداس .... شب داس .... پرتاب پورہ

۱۳- مادہو سنگہ .... ساور

رئیس ساور کا مورث اعلے گوکلداس شاہزادہ شاہجہان کا ملازم تہا ایکدفعہ جہانگیر اور شاہ جہان کے باہم بمقام بنارس لڑائی ہوئی اوس معرکہ مین گوکلداس کے ۸۴ زخم لگے اور اوس نے بہادری اور نمک حلالی ثابت کی شہزادہ نے صلح کے بعد اوس جانثاری کے جلدوے مین سنہ [illegible] مین ساور مع پرگنات کیکڑی وغیرہ عطا کئے کہ دیگر پرگنات قبضہ سے جاتے رہے فقط ساور اب تک ہے سابقاً نوکری کرتے تہے مرہٹون کے عہد سے جمع مقرر ہوگئی ہے۔

گوڑ

یہہ خاندان اس ملک کا باشندہ قدیم نہین ہے سنہ ۱۲۰۸ء کے قریب اونکا مورث بچہراج
گوڑ بنگالہ سے پرتہی راج کے وقت مین دوارکا کے درشن کے لیے اجمیر آیا تہا اتفاقاً
اونہین ایام مین دیا سنگہ حاکم ناگور جسنے پورہ پرتہی راج باغی ہوگیا تہا اسواسطے پرتہی راج
نے اوسکی گرفتاری کیواسطے بچہراج سے استدعا کی چنانچہ بچہراج کامیاب ہوا اور بظہور
اس شجاعت کے پرتہی راج نے اوسکو اپنا داماد بنایا - گوڑون کی حکومت اوس زمانہ
مین کچاون سرواڑ جونیان کیکڑی وغیرہ علاقجات مین بہت پہیل گئی تہی - कुचावन
ہمایون کے وقت مین راجہ گوپال داس کا ہفت ہزاری منصب تہا جہانگیر اور شاہجہان सरवाड़
کے دربار مین راجہ بیٹہل داس کی بہت عزت تہی چنانچہ اوسنے اپنے پوتہ راج سنگہ کے बिट्ठल
نام پر راجگڈہ بسایا ہے پہر انقلاب زمانہ سے ایسے ضعیف ہوئے کہ راٹہورون نے کل
ملک پر قبضہ کرلیا - آخرکار ریاست شیوپورہ کی مدد سے مکرر راجگڈہ پر دخل ملا مرہٹون
کی سخت گیری سے گوڑ مفلس ہوگئے تہے یہانتک کہ سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی نے
بشرط نذرانہ راجگڈہ کا پرگنہ واپس کیا تو مفلسی سے نذرانہ کا بندوبست نہو سکا تب
کوٹہاج کے سوائے سب خالصہ مین شامل کیا گیا اوس وقت سے اس قدیم ریاست कोठाज
کی حالت روز بروز ابتر ہوتی گئی - اخیر مین حسب سفارش مسٹر لاٹوس صاحب مہتمم लाटुस
بندوبست وساندرس صاحب کمشنر گورنمنٹ ہند سے سنہ ۱۸۴۷ء مین قبضہ راجگڈہ
راجہ دیوی سنگہ کو براے دوام جاگیر مین ملا بتاریخ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۴۷ء خلعت وسند
عطاے راجگڈہ جلسہ عام مین دیئے گئے -

چوہان مینہ

اس قوم کی پیدائش وپہیلاؤ کا حال مگرہ ومیرواڑہ کے حالات مین لکہا گیا ہے اور

دیہات استمرار اونکو سلطنت مغلیہ مین گہاٹہ ناکون کی حفاظت کی نوکری کے عوض خفیف لگان پر ملے تہے اور وے اجمیر مین ہی نوکری کرتے تہے مرہٹون نے ابتدا مین کچہہ محصول نہین لگایا بدستور نوکری لیتے رہے مگر دوامٹر اوتو مرہٹون کی عملداری مین جب نوکری کی ضرورت نرہی محصول بڑہا یا گیا عملداری سرکار انگریزی کے آغاز مین عام تعلقہ دارون مین شمار ہوکر استمراردار قرار دئے گئے ۔

چارن

یہہ قوم راجپوتون کے مذہبی متعلقون مین سے ہے راجہ صاحب بہنائی نے کسی زمانہ مین اپنے چارن بہوانی دان کو کوٹڑی نامی ایک گانو دیا تہا جب مرہٹون کی عملداری مین استمرار دارون سے مالگذاری لینے کی تجویز ہوئی اس گانو پر بہی مالگذاری مقرر ہوئی اوسیطرح سرکار انگریزی نے بہی اونکو استمراردار رکہا ۔ कोटडी

استمرارداروں کی ریاستونکا حال

اس مقام پر ریاستون کی ترتیب تین مراتب کے لحاظ سے کی گئی ہے ۔

اول باعتبار نقشہ نشست درباری کے جسمین استمرار داران تعظیمی و بلا تعظیمی مع اپنے کرسی نشین بہائی بیٹون کے درج ہین اس نقشہ مین تین صفا یعنی درجہ مقرر کئے گئے ہے اول صف مین تعظیمی استمراردار درج ہین دوم مین اونکے معزز برادر بلا تعظیم ۔ اور سیوم مین اونکے وہ بہائی جنکو دربار مین کرسی ملتی ہے ۔ دوسرے بلحاظ شجرہ کرسی نامہ کے جسمین پشتون کے بعد و قربت مد نظر رہے ہین ۔ تیسرے از روے نقشہ معاملت گذاری جسمین ایک ایک بڑے استمراردار کے ساتہہ چند چہوٹے استمراردار لکہے ہین

کہ اونکی چھوٹی ریاستین اونکی بڑی ریاستون کے ساتھہ شمار مین آتی ہین اور اونہی
کے ساتھہ معاملت یعنی مالگذاری ادا کرتے ہین - باآنہمہ کہ علی العموم یہہ تینون مراتب
موافق ومتفق ہین بعض مین اختلاف بہی ہے مثلاً ایک رئیس نقشہ معاملت گذاری
مین دوسرے رئیس کے ذیل مین ہے اور نشست درباری کے نقشہ مین خود تعظیمی
ہونے کی وجہہ سے اوس سے علیحدہ اول صف مین ہے یا ایک رئیس باعتبار خاندان
کسی ایک رئیس سے قربت رکھتا ہے اور معاملت گذاری مین کسی خاص وجہہ سے کسی
دوسرے کے شامل ہے چند ریاستون مین جو ایسے اختلافات ہین اون کی تشریح
ہوتی جاوے گی -

بھنائی باندن واڑہ ٹاٹوٹی

اس خاندان کا مورث اعلے چندر سین ہے جو مالدیو مہاراجہ مارواڑ کا چھوٹا بیٹا تھا
عوام مین مشہور ہے کہ چندر سین بڑا بیٹا تھا اور اودے سنگہ جو حاکم مارواڑ ہوا
وہ چھوٹا تھا مگر کرنل ٹوڈ صاحب کی تحقیقات سے یہہ بات غلط ثابت ہوئی ہے چندر سین
دعویدار ریاست ہوا تھا اور اودے سنگہ پر اکبر شاہ کی مہربانی تھی اسواسطے چندر سین
جودھپور سے نکالا گیا اور تا مرگ بمقام سیوانو رہا - مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین سेवानो
بھنائی کم آباد جنگل تھا اور راو لیا نامی بھیل وہان خود مختار تھا اکثر غارتگری کرتا تھا
اتفاقیہ کرم سین بنیرہ چندر سین کا ایک دفعہ وہان گذر ہوا اور راو لیا بھیل نے
اوسکی دعوت کی مگر اوس نے کمال ہوشیاری کی کہ بھیلون کو نشہ مین مخمور کر دیا
اور خود ہوش مین رہا اور اوسی شب راو لیا کو ہلاک کیا اور بھنائی پر خود قابض ہوگیا
بعض روایت کرتے ہین کہ راو لیا نے شاہی خزانہ لوٹا تھا اور کرم سین نے بحکم بادشاہ

نشین ہوکر اوسے قتل کیا اور یہہ علاقہ حضور شاہی سے کرم سین کو عنایت ہوا۔ علاقہ بہنائی پور اسی مشہور ہے کہ اوسمین ۸۴ گانوہین اور فہرست پرگنہ بندی زمانہ اکبرشاہ مین پرگنہ بہنائی لکہاہے مگر استمرار یا جاگیر کا کچہہ ذکر نہین ہے ۔

کہتے ہین کہ اسی راجہ چندرسین کی ہمشیرہ اکبرشاہ کو بیاہی تہی کہ جودہ بائی کرکے مشہور تہی اور فتح پور سیکری مین اوسکا محل موجود ہے۔ مگر یہہ شادی صرف مہاراجہ اودیسنگہ کی رضامندی سے ہوئی تہی چندرسین ناراض تہا اس سبب سے تمام عمر خراب رہا اور راج سے نکالا گیا اوسکا پوتا کرم سین ایک دفعہ جہانگیر کے عہد مین خواصی مین بیٹہا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین مورچہل دیا گیا کسی شاعر نے اوسی وقت دوہہ مین کہا کہ تو راجپوت ہے تجہکو تلوار ہلانی چاہیئے نہ کہ مورچہل اسپر اوسے غیرت آئی اور ہاتہی پر سے کود کر علیحدہ ہوگیا اودے سنگہ مہاراجہ ماروار کو اول ایک ہزاری منصب اور موٹا راجہ کا خطاب مرحمت ہوا اون ایام مین بہائی بیٹون کو گراس یعنی وجہہ معیشت ملنے کا کوئی قاعدہ مروج نہ تہا اسی وجہہ سے کرم سین کے تین چہوٹے بیٹون گردہرسنگہ بلدیو سنگہ سوہن سنگہ کو واجبی گراس ملا کہ گردہرسنگہ کی اولاد پیشانو لائی کے استمرار دار ہے اور بلدیو سنگہ سوہن سنگہ کی اولاد ٹہبریلہ ٹہکاریہ سانپٹرودہ ورنیگوٹ مین بہوم سے گذارہ کرتی ہے۔

پہر سنہ ۱۶۵۹ع مین شیام سنگہ کے پسران اودے بہان اور اکہے راج مین تقسیم ہوئے ۸۴ دیہات مین سے ۳۸۔ اکہے راج کو ملے اور ۴۶ - اودے بہان کو جو پاٹوی یعنی مسند نشین ہوا تہا - اکہے راج کی نسل مین دیولیہ کا استمرار دار اور اوسکے بہائی بیٹے ہین۔

اودے بہان کے تین لڑکون کیسری سنگہ سورجمل نرسنگداس مین سے کیسری سنگہ
مسندنشین ہوا - اور سورجمل کو باندنواڑہ اور نرسنگداس کو ٹاٹوٹی معاش مین
ملی - نرسنگداس اول اودے بہان کا متبنی ہوا تہا اور وہی راجہ بہنائی ہوتا مگر
جب اوسکے دو لڑکے صلبی کیسری سنگہ اور سورجمل ہوگئے تو کیسری سنگہ راجہ ہوا
اور نرسنگداس کو معاش ملی -

بہنائی کیسری سنگہ کے دو بیٹے جگت سنگہ اور ببجی سنگہ ہوئے جگت سنگہ مسندنشین
ہوا اور ببجی سنگہ کو شولیان معاش مین ملا -

بعدازان بخت سنگہ رئیس ہوا اور اوسکے بہائی کیرت سنگہ کو سورکہنڈ ملا مگر اب سورکہنڈ
پر راجہ صاحب بہنائی نے قبضہ کر رکہا ہے اسواسطے سورکہنڈ استمرارون مین
داخل نہین ہے -

بخت سنگہ کے بعد دلیل سنگہ مسندنشین ہوا اور اوسکے بہائی ارجن سنگہ کو سرانہ
معاش مین ملا -

اب راجہ منگل سنگہ صاحب استمراردار بہنائی مع راو کیسری سنگہ صاحب برادر خورد
بالاحسان قابض ریاست ہین راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے اختیارات اور مجسٹریٹی
درجہ سوم عنایت ہوئے ہین جنکو وے اپنے علاقہ مین استعمال کرتے ہین اور راو
کیسری سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کیکڑی مقرر ہوکر وہان رہتے ہین اور انتظام کام کرتے
ہین اس خاندان مین راجگی کا خطاب ہمیشہ سے ہے اور خاص بہنائی کے علاقہ مین ۲۹
گانو ہین بہنائی کے راجہ صاحب تعظیمی استمراردار نمبر اول ہین اونکے ساتہہ دو صف
مین چہپن سنگہ استمراردار شولیان - جہونٹ سنگہ استمراردار ساتولائی -

۳ چیتر بہوج ہیڈ استمرار دار راج کوٹہری اور سیوم صف مین راؤ کیسری سنگہ صاحب
بیرا ور راجہ صاحب چندر سنگہ ٹہاکر سرانہ ہین —

باندن واڑہ تذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس ریاست کا اول استمرار دار ٹہاکر سور جمل
تہا کیسری سنگہ بڑا بہائی جو مسند نشین بہنائی تہا سور جمل و نرسنگداس چہوٹے بہائیون
کو کم معاش دیتا تہا نرسنگداس نے تو بوجہ متبنی ہونیکے منظور کر لی مگر سورجمل ناراض
ہوکر دہلی چلا گیا وہان اورنگ زیب بادشاہ تہا ایک مہم مین سورجمل سے کار نمایان ظہور
مین آیا اوسکے جلدوے مین ساڑہے تین ہزاری منصب سات پارچہ کا خلعت اور
ہاتہی مرحمت ہوا اور بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرا دیا اور اوسکے سوا نے رام سر
و سرہی نگر کا علاقہ بہی جاگیر مین عنایت ہوا سنہ ۱۶۶۷ع مین سورجمل نے باندنواڑہ مین
دار الریاست بنائی تہوڑے عرصہ بعد مہاراجہ اجیت سنگہ صاحب والی جودہ پور اجمیر
مین آئے تو باندنواڑہ سے ٹہاکر پیشوائی کو نہین گیا مہاراجہ صاحب سخت ناراض
ہوئے اس خفگی مین رام سر و سرہی نگر کا علاقہ ضبط کر لیا باندنواڑہ اگرچہ بحال رکہا
مگر لوٹ لیا اور قلعہ شکست کر دیا سورجمل کے چار بیٹے ہوئے امر سنگہ پاٹوی —
فتح سنگہ ٹہاکر باڑلہ — صورتان سنگہ ٹہاکر جاولہ — اندر سنگہ ٹہاکر کلیان پورہ —
امر سنگہ کے دو بیٹے ہوئے بہادر سنگہ پاٹوی — مان سنگہ ٹہاکر جوتایان —
بہادر سنگہ کی دو اولاد اکہے سنگہ پاٹوی — بہیرون سنگہ ٹہاکر امر گڑہ —
اکہے سنگہ کے بعد کوئی علیحدہ نہین ہوا ٹہاکر رنجیت سنگہ استمرار دار باندنواڑہ بلاشرکت
غیرے قابض ہے کوئی شریک نہین ہے بلکہ خود بہی کلیان پورہ سے متبنی ہوکر مسند
نشین ہوا ہے گورنمنٹ سے اوسکو اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عطا ہوئے

ہین اوسکی مالگذاری مین امرگڈہ کی جمع شامل ہے وہ امرگڈہ سے ما صعے سالانہ لیتا
ہے باندنواڑہ مین ۱۸ گانو ہین اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کو خطاب راو صاحب
کا عطا ہوا ہے —

راو رنجیت سنگہ صاحب استمراردار باندنواڑہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۹ پر ہے —
اوسکے ساتھہ دوصف ہین کرن[۲۸] سنگہ بہیم[۲۹] سنگہ چندن[۳۰] سنگہ بہوپال[۳۱] سنگہ
کلیان پورہ جادلہ جوتایان پاڑلہ

اور سیوم مین ہنونت[۲۹] سنگہ
امرگڈہ

ٹاٹولی نرسنگداس کو چار گانو باندنواڑہ سے ملے تہے اون مین باوڑی باگہ سنگہ بावड़ी
کو گراس مین مل گئی باقی تین گانو پر بہبوت سنگہ ٹہاکر حال پاٹوی قابض ہے —
اس خاندان کے چہوٹے بہائیون کو کچہہ حوالہ یعنی زمین قابل معاش بہی نہین ملی
ہے سبب یہہ کہ پاٹوی ٹہاکر زبردست ہوتے رہے ہین —
ٹاٹولی کا ٹہاکر خود ٹاٹولی مین رہتا ہے اور اوسکا کامدار شیرگڈہ مین رہتا ہے
مگر وہان ایک پختہ قلعہ پرانا موجود ہے —
ٹاٹولی کا ٹہاکر بہبوت سنگہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۱۳ ہے اور اوسکے ساتہہ بہوانی سنگہ
ٹہاکر باوڑی دوم صف مین بہ نمبر ۳۹ ہے —

نام استمرار	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	آمدنی کل	مالگذاری سرکاری	کیفیت
بہنائی	عہ	۷۹۶۷۴	سا للعہ ,,,	معہ لا عہ ,,, ۷ ر ۱۱ پائی	
سرانہ وشولیان	۵	۹۲۲۶	للعہ صا ,,,	اما صہ ۸ ر	
باندن واڑہ	لعہ	۳۴۸۴۵	مہ صا عہ ,,,	صہ سا ے ,,, ۵ ر	
آمرگڑہ - جوتاہان پاڈولہ بجاولہ - کلیان پورہ	صہ	۲۰۳۲۲	عہ سا صہ ,,,	للعہ کا للعہ ,,, ۸ ر ۸ پائی	
ٹاٹولی	ے	۱۲۶۲۰	معہ ,,,	اعہ لا عہ ,,, ۱۳ ر ۹ پائے	
باوڑی	یک	۲۴۵۵	اعہ ,,,	اما عہ ۸ ر ۵ پائی	
بیزان خاندان بہنائی	عہ	۱۵۹۱۴۲	یک لکہہ عہ للعہ ,,,	لعہ سا للعہ ,,, ۳ ر ۹ پائی	

ساور

ٹہاکران علاقہ ساور کے مورث اعلے گوکلداس کو پرگنہ ساور جسطرح حاصل ہوا اوسکا حال توسیسودیہ نسل کے بیان مین لکہا گیا ہے گوکلداس کے دو بیٹے ہوئے بڑے کو ریاست ملی اور چہوٹے عجب سنگہ کو موضع دیوکہیڑی گراس مین ملا پہر سندرداس کی اولاد مین تقسیم ہوئے تو پرتاب سنگہ پاٹوی ہوا اور جے سنگہ کو موضع پیپلاج اور رام سنگہ کو بسوندنی ملا پہر پرتاب سنگہ کے دو بیٹے ہوئے راج سنگہ پاٹوی ہوا اور چہیتر سنگہ کو موضع چیان تہلی گراس مین ملا - پہر راج سنگہ کے چہوٹے بیٹے

بہادر سنگہ کو موضع چونسلا گراس مین ملا بعد ازان اجیت سنگہ کی اولاد مین زورا ور سنگہ
کو موضع ٹانکاداس اور جسونت سنگہ کے خواص زادہ مسمی شبہداس کو موضع پترایا
پورہ دیا گیا - باقی گانوسب ٹھاکر کو ملے جسپر اب مادہوسنگہ قابض ہے مگر اونمین سے
دوگانو چارتون کو اور دو گانو راجپوت چوہانون کو بالعوض نوکری دے رکہے ہین بجز
ٹھاکر پیلاج سکے کہ وہ مار عہ سالانہ سرکار مین دیتا ہے اس ریاست کا کوئی بہائی
بیٹا کچہہ سرکار مین نہین دیتا ہے ٹھاکر مادہوسنگہ عہ مار سالتمام مین داخل
کرتا ہے بہائی بیٹے مادہوسنگہ کو نذرانہ دیتے ہین ٹھاکر کے قبضہ مین ۱۲ گانو ہین
سرکاری عملداری کے آغاز مین ٹھاکر سندرداس تاحیات خود استمرار دار قبول کیا
گیا تہا اسواسطے اوسکی وفات پر ڈکسن صاحب کے عہد مین بموجب شرط عام کے ازسرنو
تشخیص سرکاری مالگذاری کی ہوئی اور گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹھاکر مادہوسنگہ
کی حیات تک منظور ہوئی اب عام حکم کے بموجب یہہ ریاست بہی استمرار قرار پائی اور
جلسہ قیصری دہلی مین ٹھاکر مادہوسنگہ کو راجگی کا خطاب ملا راجہ مادہوسنگہ استمرار دار
سا ورنودم نمبر پر تعظیمی ہے اور اوسکے ساتہہ مین رام سنگہ ٹھاکر پیلاج دوسری صف
مین چوتہے نمبر پر اور تیسری صف مین کشن سنگہ ٹھاکر بسوندنی چہتر سنگہ ٹھاکر
چونسلہ - ہرناتہہ سنگہ ٹھاکر ٹانکاداس - ہونکل سنگہ ٹھاکر دیوکہیڑی -
کرن سنگہ ٹھاکر چاندتہلی ہین -

کیفیت ریاست

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہہ	ریاست
	معہ/ا رعہ	ععہ سہ	٦١٤٤٣	رعہ	ساور خاص
٢٦٢	ا رعہ	للعہ ععہ	١٥١٦١	سعہ	دیوکہیڑی ۔ بسوندی ۔ چاندتہلی ۔ چوکسلہ ۔ ٹانکاواس ۔ بہانڈاوار (भांडावार) رگہوداس چارن ۔ (रघुदास) مہرون خورد مہتاب سنگہ (महरू) پیپلاج رام سنگہ
٧٤٧٨	معہ/الا معہ	للعہ للعہ سہ	٧٦٦٠٤	للعہ	میزان

مسعودہ

سابق مین مسعودہ کا علاقہ سرکاری خالصہ مین تہا اور وہان سرکاری تہانہ رہتا تہا
سنہ ۱۵۵۶ء مین جگمل مع پسران خود اکبر بادشاہ کی خدمت مین نوکری کیواسطے گیا تہا
اوسی اثنا مین پوار راجپوتون نے مسعودہ کے تہانہ دار کو نکال کر اپنا قبضہ کرلیا
بادشاہ نے اونکے نکالنے کیواسطے جگمل کو مع فوج متعین کیا اور پوارون نے
چیتوڑ کے رانا کی مدد بہم پہونچا کر بمقام ہرماڑہ مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی انجام مین هरमाड़ा
جگمل فتحیاب ہوا اور مسعودہ پر دخل کیا بادشاہ نے مسعودہ کا پرگنہ ہمونت سنگہ بالوی
پسر جگمل کو دیا حضور شاہ سے رخصت ہوکر آئے تب ایک مقام پر جنگل مین شیر اور

سور کی لڑائی ہوئی اور سور نے شیر کو مغلوب کر کے ہٹا دیا اسواسطے وہ سرزمین مردانگی کی متصور ہو کر موضع باگ سوری آباد کیا گیا اور قلعہ تعمیر ہوا - ہنونت سنگہ کی چوتھی پشت مین عجب سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی -

[1] موہن سنگہ پاٹوی - [2] کیسری سنگہ ستہانہ مین - [3] بخت سنگہ کیسرپورہ مین - [4] جسکرن سکرانی مین - [5] گردہرداس جاسولا مین - موہن سنگہ کے تین بیٹے ہوئے [1] سلطان سنگہ پاٹوی - [2] شیر سنگہ شیرگڈہ مین - [3] بیری سال کیلو مین سلطان سنگہ سے تیسری پشت مین شیام سنگہ کے دو بیٹے ہوئے اول [1] رتن سنگہ پاٹوی - دوم [2] سمرت سنگہ جسکو نندواڑہ گراس مین ملا رتن سنگہ کے بہی دو پسر ہوئے ایک [1] بہیرون سنگہ پاٹوی - دوسرا [2] ڈونگر سنگہ جسکو بجے سنگہ پورہ گراس مین ملا - اگرچہ ایک تیسرا بیٹا بہوپال سنگہ اوربہا مگر وہ شیرگڈہ مین نبجے سنگہ کا متبنیٰ ہوا - بہیرون سنگہ کی اولاد مین صرف ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب بلا شرکت غیرے مسعودہ کے استمرار دار ہین اسطرح ہنونت سنگہ کی اولاد مین اول مقدم ریاست مسعودہ اور چہوٹی ریاستین [1] ستہانہ - [2] کیسرپورہ - [3] سکرانی - [4] جاسولا - [5] شیرگڈہ [6] کیلو [7] نندواڑہ [8] بجے سنگہ پورہ کی ہوئین اور پہران چہوٹی ریاستون مین سے ستہانہ سے [9] لانبہ اور [10] نگر کیسرپورہ سے [11] اکرول - اور [12] رلاواس - اور شیرگڈہ سے [13] فتحگڈہ - اور پیدا ہوئین کہ اسطرح سے تیرہ ریاستین ہین -

مسعودہ کے ٹہاکر صاحب کو آونریری مجسٹریٹ درجہ سوم کے اختیارات اپنی علاقہ مین حاصل ہین اونکی نابالغی مین علاقہ بہ انتظام کورٹ آف وارڈس رہا تہا - اور ٹہاکر صاحب نے اجمیر گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی ہے محاصل ... مالگذاری

مقرر ہے اسمین سکرانی ستہانہ لانبہ ونگر کے سوا کل دیہات مقبوضہ اولاد عجب سنگہ کی جمع شامل ہے سعودہ مین ۲۸ گانو ہین ٹہاکر صاحب کو جلسہ قیصری دہلی مین راو کا خطاب ملا ہے ۔

راو بہادر سنگہ صاحب استمرار دار سعودہ تیسری نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ذیل مین دوسری صف مین ٹہاکر[۴] شاردول سنگہ ستہانہ ۔ ٹہاکر[۵] اودے سنگہ سکرانی ۔ ٹہاکر[۶] چتر سنگہ لانبہ ۔ ٹہاکر[۷] دہیرت سنگہ نگر ۔ اور تیسری صف مین ٹہاکر[۸] دولت سنگہ جاسولا ۔ ٹہاکر[۹] بہوپت سنگہ اکرول ۔ ٹہاکر[۱۰] پرتاب سنگہ کیلو ۔ ٹہاکر[۱۱] زور اور سنگہ شیرگڈہ ۔ ٹہاکر[۱۲] بہیم سنگہ فتح گڈہ ۔ ٹہاکر[۱۳] فتح سنگہ کیسرپورہ ۔ ٹہاکر[۱۴] کلیان سنگہ جے سنگہ پورہ ٹہاکر[۱۵] سیکہ سنگہ لالیاواس ہین ۔

کیفیت ریاست

ریاست	دیہات	رقبہ	آمدنی	مالگذاری	کیفیت
سعودہ خاص	[illegible]	۹۸۷۷۳	[illegible]	[illegible] ۹ ر	
دیگر ریاستہاے متعلقہ	[illegible]	۴۹۲۸۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ر ۷ پائی	
میزان	[illegible]	۱۴۸۰۵۳	[illegible] ایکلکہہ	[illegible] ۱۴ر ۷ پائی	

مجمل حال جونیان مہرون وپیپانگن

اُنکا مورث اعلےٰ مادہو سنگہ مہاراجہ اودی سنگہ والی مارواڑ کا پانچوان بیٹا تہا اوسکو علاقہ تسوانہ سوجت وجیتارن تین لاکہہ کا پٹہ وار مشہور کرتے ہین معلوم نہین وہ ملک ان سے کب اور کسطرح جاتا رہا۔ مگر اوسکا بیٹا کیسری سنگہ پیپانگن مین آیا تہا وہان راجپوت پوارون سے اوسکا مقابلہ ہوا کہ اوس زمانہ مین وہان قابض اور دخیل تہے یہہ زمانہ شاہجہان بادشاہ کے عہد کا تہا کیسری سنگہ نے پوارون پر فتح پائی اور پیپانگن پر دخیل ہوا کیسری سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا سجان سنگہ جانشین ہوا یہہ شخص صاحب داعیہ تہا گوڑ خاندان راجگڈہ کے قبضہ سے جونیان اور سیسودیہ خاندان کے قبضہ سے مہرون بزور شمشیر لیکر اپنے تحت مین کر لئے اور سنہ ١٧٦١ع مین اپنے تین بیٹون کو اسطرح تقسیم کر دئے بشن سنگہ کو جونیان۔ کرن سنگہ کو مہرون جہوجہار سنگہ کو پیپانگن۔ مشہور ہے کہ پیپانگن دارالریاست جہوجہار سنگہ چہوٹے بیٹے کو اس خدمت کے عوض دی تہی کہ جہوجہار سنگہ نے اپنے چچا بہیم سنگہ کی خون کا انتقام گوذا خان شیام گڈہ والہ سے لیا تہا۔

جونیان

بشن سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ اول راج سنگہ مسند نشین ہوا اور دوم ساونت سنگہ کو گردیچ۔ اور دہیرت سنگہ کو دیولیہ خورد دو گانو ملے۔ راج سنگہ سے دوسری پشت مین تخت سنگہ پاٹوی ہوا۔ اور رولیل سنگہ کو کالہیرہ بوگلہ اور درجن سنگہ کو منڈہ گراس مین ملے اوسوقت تک اس خاندان مین بہائیون کو علیحدہ دیہات دینے کا

دستور رہا بعد ازان موقوف ہوا یہہ اسی خیال سے ہوا کہ اگر اسیطرح ہر ایک بہائی کو ایک ایک گانو ملتا رہیگا تو چند پشتون مین ریاست مین کچھہ باقی نرہیگا اسواسطے اب صرف حوالہ یعنی کسیقدر زمین دیجاتی ہے —

کلیان سنگہ جونیان کا ٹہاکر نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس ہوتا ہے اور اجمیر مین تعلیم پاتا ہے — ریاست جونیان سے [illegible] سالانہ خزانہ سرکاری مین داخل ہوتا ہے اسمین ٹہاکر سنڈہ کا خراج بہی داخل ہے اور ٹہاکر مذکور [illegible] جونیان مین داخل کرتا ہے —

جونیان سے متعلق ایک واقعہ تاریخی یہہ ہے کہ ارجن سنگہ برادر خورد ٹہاکر تخت سنگہ کی گوڑ راجپوتون سے لڑائی ہوئی اوس نے منوہر پورہ لینا چاہا تہا بلکہ لے لیا تہا مگر ارجن سنگہ لڑائی مین مارا گیا اوس نے ایسی جوانمردی کی تہی کہ سر کٹجانے کے بعد بہی کئی ہاتہہ تلوار کے مارے تہے — جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر کلیان سنگہ جونیان والہ کو راو صاحب کا خطاب ملا ہے —

جونیان کا استمرار دار پانچوین نمبر پر تعظیمی ہے اوسکے ساتہہ مین جہتاب[13] سنگہ کا لیہڑی بوگلہ مان[14] سنگہ کروسج — دیو[15] سنگہ دیولیہ خورد دوسری صف مین اور رام[16] سنگہ ٹہاکر سنڈہ تیسری صف مین ہین —

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
جونیان	[illegible]	٣٤٤٧٥	[illegible]	[illegible]	
تخت کی جاگیرین	[illegible]	١٥٩٨٥	[illegible]	[illegible]	
میران	[illegible]	٥٠٤٦٠	[illegible]	[illegible]	

مھرون

ٹھاکر کرن سنگہ اول ٹھاکر مھرون کا بیٹا ناہر سنگہ ہوا اور ناہر سنگہ کی دو عورتون سے پانچ اولاد پیدا ہوئی۔ اول سے ابھی سنگہ کہ مھرون کا ٹھاکر ہوا۔ تخت سنگہ جسکو تسوار یہ ملا بہادر سنگہ کو نیمود ملا۔ دوسری سے سجے سنگہ جسے سانگڑ یہ ملا۔ ظالم سنگہ جسنے کاویڑہ پایا۔ یہہ تقسیم ۱۷۵۵ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد کوئی تقسیم اس ریاست مین نہین ہوئی اوس تقسیم پر اول ناہر سنگہ کی اولاد مین تو اتفاق رہا مگر پہر ظالم سنگہ کی اولاد مین نااتفاقی ہوئی کیونکہ مھرون خاص بڑا علاقہ ہے سنہ ۱۸۱۱ء مین لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کاویڑہ والہ نے مھرون کے ٹھاکر جگت سنگہ اور بہارتہہ سنگہ اوسکے بیٹے کو قتل کرکے مھرون پر قبضہ کرلیا۔

اس لال سنگہ کو قلت معاش کی شکایت تہی مگر اوسکا بزرگ منظور کرچکا تہا اس سے ٹھاکر مھرون کا کچہہ قصور نہین تہا لال سنگہ نے یہہ قتل بطور شبخون کیا تہا ایک شب جمعیت سوار و پیادگان لیکر کاویڑہ سے مھرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی لال سنگہ محل مین داخل ہونیوالا تہا کہ جگت سنگہ دروازہ پر نکل آیا تب لال سنگہ نے اوسکو نہ مارنے کا وعدہ کیا جگت سنگہ دہوکہ کہاکر دشمن کے پاس آگیا لال سنگہ نے گرفتار کرکے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور محلون مین جاکر بعد تلاش کے بہارتہہ سنگہ کو قلعہ سے گرا دیا کہ وہ اسطرح مرگیا اونکو مارکر ٹہکرانیون کو علیحدہ علیحدہ قید کردیا اور خود مھرون کا ٹھاکر ہوگیا کہ اس ظلم پر کسی راٹہور نے دست اندازی نکی مگر شاہپورہ کے راجہ نے کہ سیسودیہ ہے یہہ وحشیانہ حرکت ناپسند کرکے مھرون پر فوج کشی کی لال سنگہ کے پاس فوج نہ تہی خایف ہوا راجہ نے اوسکی جان بخشی کی مگر ڈولہ لیا اور آیندہ کو ڈولہ دینے کا عہد کرالیا

اور جہرون سے نکالکر کا ڈیڑہ بہیجدیا اور جہرون مین راجہ نے بہار تہہ سنگہ کی ٹہکرانی کا قبضہ کرادیا سنہ ۱۸۴۲ء تک وہ قابض رہی سنہ ۱۸۴۳ء مین ٹہکرانی نے جواہر سنگہ پسر ایشری سنگہ کو متبنّٰی لیا مگر سنہ ۱۸۶۸ء مین جواہر سنگہ لا ولد فوت ہوا اوسکا حقیقی بہائی کالو سنگہ مسند نشین ہوا کہ اب تک موجود ہے - یہہ علاقہ کسی زمانہ مین جہر یعنی گوجرون کے قبضہ مین تہا اس سبب سے جہرون کہلاتا ہے -

جہرون کا ٹہاکر نوین نمبر پر تعظیمی استمرار دار ہے اور اوسکے ساتہہ دوسری صف مین - ورجن سال کا ویڑہ - کشن سنگہ تسواریہ - دہونکل سنگہ سانگریہ - ہمیر سنگہ نیمود -

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہہ	نام ریاست
	[illegible]	[illegible]	۲۲۵۸۵	سلے	جہرون
	[illegible] ۱۴/۳ پائی	[illegible]	۱۴۱۲۰	للعہ	استمرار داران تحت
	[illegible] ۱۴/۳ پائی	[illegible]	۳۶۷۰۵	[illegible]	میزان

پیسانگن

جہوجہار سنگہ اول ٹہاکر پیسانگن کے تین بیٹے ہوے - فتح سنگہ پاٹوی جسکو تعلقہ پیسانگن وخواص سنگہڑی دیران بیٹرہ ملی - اور شیام سنگہ کو پاڑہ مسودہ خورد گوٹڑ اور دیوی سنگہ کو سدارہ اندکل گانو ملے فتح سنگہ کے بعد دو پشت تک ایک ہی اولاد ہوئی تیسری پشت مین سالم سنگہ کے دو بیٹے ہوے - ناتہو سنگہ پاٹوی -

اور کلیان سنگہ خواص سرٹری و پیران ہیڑہ کا ٹہاکر ہوا سنہ ۱۸۵۸ء مین وکہنیون کی عملداری
تہی کلیان سنگہ کے ذمہ تینتیس ۳۳ ہزار روپیہ سرکاری حاصل کا باقی نکلا ہرچند تنگ طلبی ہوئی
مگر ادا نہو سکا تب انجام کار پیران ہیڑہ اور سرٹری صوبہ دار اجمیر کے پاس بطور رہن چہوٹے
ناتہو سنگہ ٹہاکر پیسانگن ریاست جاول مین بیاہا تہا اور سیواجی صوبہ دار اجمیر وہان جावल
کا باشندہ تہا اور ناتہو سنگہ کی ٹہکرانی سیواجی کی ہمشیرہ راکہی بند تہی اس ذریعہ
ناتہو سنگہ نے پیران ہیڑہ اور سرٹری حاصل کر لئے چہہ سال تک دیہات مذکورہ ٹہاکر
پیسانگن کے قبضہ مین رہے - بعد ازان کلیان سنگہ نے ۳۳ ہزار روپیہ سرکار
سندیہ مین داخل کیا اور دیہات پر دخل پایا -

ناتہو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ اور ساودل سنگہ دوسری والدہ سے تہے ناتہو سنگہ
نے اونکو قید کر دیا کہ وے پانچ مہینے تک قید رہے مگر چونکہ ناتہو سنگہ کی یہہ حرکت خلاف
تہی تمام برادری نے جمع ہوکر اونکو قید سے رہا کر دیا اس عرصہ مین ناتہو سنگہ نے وفات
پائی اور رام سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے باگ سنگہ و ساودل سنگہ کو کچہہ معاش نہ دی
آخر کار کلیان سنگہ نے غیرت سے موضع سرٹری بہ تقرر تین سو روپیہ نذرانہ باگ سنگہ
کو دے دیا -

سنہ ۱۸۱۶ء تک دیہہ مذکور اوسکے قبضہ مین رہا بعد ازان بادہو راو سندیہ صوبہ دار
اجمیر نے استمرار داران کو تنگ کیا اونہون نے صلاح کر کے صوبہ دار مذکور کو گلاب سنگہ
ولد کلیان سنگہ کے قلعہ مین قید کر دیا تین مہینے تک قید رہا پہر مرہٹون کی فوج نے آکر
چہوڑایا اور اٹہارہ ہزار روپیہ مصادرہ کر کے اوسکے عوض گلاب سنگہ کو قید کیا بہیم سنگہ
پسر گلاب سنگہ نے سات ہزار روپیہ ادا کیا اور بالعوض گیارہ ہزار روپیہ موضع خواص

باگ سنگہ کے پاس گروی رکھکر گلاب سنگہ نے رہائی پائی کہ اسطرح سرہٹری اور خواص
دونون باگ سنگہ کے قبضہ مین آئے ہین مگر جہان سنگہ نبیرۂ باگ سنگہ کا بیان ہے
کہ گلاب سنگہ نے کہ خواص مرہٹون کے پاس گرو رکہا تہا جب تہوڑے دنون بعد مرہٹی
جانے لگی اور انگریزی عملداری آئی تب صوبہ دار نے چٹھی لکہی کہ روپیہ دیکر گانو لے لو
گلاب سنگہ نے منظور نکیا باگ سنگہ نے روپیہ دیکر خواص اپنے نام بیع کرالیا کہ اب
جہان سنگہ قابض ہے اور اسپر لعہ ۱۳؍۹ پائی مالگذاری سرکار مین داخل کرتا ہے۔
اب پیسانگن کا راجہ پرتاب سنگہ نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف
وارڈس ہوتا ہے ریاست مین گیارہ گانو ہین اور للعہ ۲؍۱۴ پائی کی مالگذاری ہے۔اس
خاندان مین قدیم سے ٹہکرائی کا خطاب تہا مان سنگہ نے ابتدا ءِ عملداری انگریزی
مین راج مارواڑ مین زر کثیر نذرانہ کا دیکر خطاب راجگی کا حاصل کیا اور سرکار انگریزی
سے بہی راجہ لکہوانا چاہا مگر سرکار نے مدت تک خطاب عطیہ راج جودہپور کو قبول نکیا آخر کار
سنہ ۱۸۷۷ء مین دربار ہوکر استمرارداران کو سندین عطا ہوئین تب ٹہاکر پیسانگن کو خطاب
راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور جلسہ قیصری دہلی مین از سر نو تصدیق ہوا شیام سنگہ
کو باڑہ سیودہ خورد اور رگودہ وراثت مین پیسانگن سے ملی تہی اور تین گانو اوس نے
اور اوسکی اولاد نے بزور بازو حاصل کیے یعنی موضع جہا یریہ و موضع ایکل سنگہ تو
نو و شیام سنگہ نے گوڑ راجپوتون کو بیدخل کر کے لیلیئے اور موضع نولکہا اوسکے بعد
سبل سنگہ نے ماناوت راجپوتون سے چہین کر لیا شکت سنگہ تک شیام سنگہ کی اولاد
مین کوئی شریک نہوا شکت سنگہ کے تین پسر ہوئے ۔ شیو سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے
اپنے سب سے چہوٹے بہائی رنجیت سنگہ کو اپنے شامل رکہا اور رنجیت سنگہ کو گوڑہ گراس

مین نکالدیا - شیر سنگہ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے مگر اوسکے مسند نشین بیٹے سمان سنگہ نے اپنے چھوٹے بھائی اندر سنگہ کو شامل رکہا بعد ازان سمان سنگہ کا بڑا بیٹا سمیر سنگہ مسند نشین ہوا اور چھوٹا بیر پسال ہیودہ خورد کا ٹھاکر ہوا اوسکے بعد سمیر سنگہ کی اولاد مین کسی بھائی بھتیجے کو کوئی گانو نملا -

دیوی سنگہ کو تقسیم مین سدارا اور گل گانو پیپانگن سے ملے تہے اوسکے چار بیٹے ہوئے اون مین سے رن سنگہ پاٹوی بیٹے سدارا لیا اور دیگر تینون کو گل گانو ملا جو اس خاندان مین دو تعظیمی ایک راجہ پرتاب سنگہ پیپانگن نمبر ۴ اور دوسرا ٹھاکر سجان سنگہ استمراردار پاڑہ نمبر ۱ راجہ پیپانگن کے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ پران ہیڑہ - چنپال سنگہ خواص جا رتن سنگہ گلگانو - سیٹہہ سنگہ سوارہ ہین - اور ٹھاکر پاڑہ کے ساتہہ دوسری صف مین - جواہر سنگہ گوڑہ - ناتہو سنگہ ہیودہ خورد ہین

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	آمدنی کل	تعداد مالگذاری	کیفیت
پیپانگن	[illegible]	۳۲۰۹۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۲ پائی	
پیران ہیڑہ سرسٹری خواص گلگانو سدارہ	[illegible]	۸۴۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۱ر۱۰ پائی	۴۶۸۷
پاڑہ	[illegible]	۱۷۹۵۸	[illegible]	[illegible] ۲ر۵ پائی	
کوڑہ ہیودہ خورد	[illegible]	۵۵۴۷	[illegible]	[illegible] ۶ر۲ پائی	
میزان	[illegible]	۸۲۰۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۱۱ پائی	

دیولیہ وبڑلی ودیو گانو

اس خاندان کا مورث اعلےٰ اکہے راج تہا جسکو بروہی تقسیم بہنائی سے منجملہ ۴۸ کے ۳۸ گانو ملے تہے - مگر ٹہاکر صاحب دیولیہ کا بیان ہے کہ اکہے راج نے بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کراکے ۲۲ گانو لیئے تہے اور رنر سنگہ داس مورث ٹاٹولی کو تین گانو اپنے پاس سے دیئے تہے - اکہے راج کے پانچ بیٹے ہوئے اول الیشر داس پاٹوی ہوا - دیو داس کو بڑلی کا علاقہ ملا - ہری سنگہ کو موضع جیت پورہ جہڈانا - ناہر سنگہ کو موضع ناندسی اور گوڈ ملا - اور رگھ سنگہ کو علاقہ کیروٹ ملا -

دیوی سنگہ واحد پسر الیشر داس کے دو بیٹے ہوئے اول اودیت سنگہ پاٹوی دویم ساونت سنگہ ٹہاکر گوڈہ کلان ہوئے - بعد ازان رگہناتہہ سنگہ ولد اودیت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے بخت سنگہ پاٹوی بیرسال ٹہاکر شوکلہ - چہتر سال ٹہاکر رگہناتہہ پورہ - بخت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے - ارجن سنگہ پاٹوی - باگ سنگہ ٹہاکر اروڑ - سجان سنگہ ٹہاکر شوکلی -

ارجن سنگہ کی اولاد مین کوئی تقسیم نہوئی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر ہری سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا اب راؤ ہری سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے قابض ہین دیو داس مورث اعلےٰ خاندان بڑلی کے چار پسر ہوئے - اول سانولداس پاٹوی - دوم ارجن سال ٹہاکر گوپلہ - جیت سنگہ ٹہاکر کنی خورد - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر کو پیرولی ملی تہی مگر ادائے مالگذاری نہو سکی تو ۱۸۱۲ء مین گانو پہر بڑلی مین شامل ہوگیا اب ہرناتہہ سنگہ کی اولاد پیرولی مین رہتی ہے مگر کچھہ دخل نہین رکہتی -

سانولداس کی زوجہ اول سے دولی سنگہ پاٹوی ہوا اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

دولی سنگہ کی اولاد میں ٹہاکر مادہو سنگہ بڑلی پرتن تنہا قابض ہے۔
دیوگانو بگہیڑہ کے خاندان کا مورث اعلےٰ ناہر سنگہ تہا جسے دیولیہ سے ناندسی و گوڈہ گرامین ملی تہی بعد ازان ناہر سنگہ نے راجگڈہ کے خاندان کے گوڑ راجپوتون کو موضع دیوگانو سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کر لیا اور اسیطرح سیسودیون نے بگہیڑہ گانو لیا سنہ ۱۱۵۵ء مین جب ناہر سنگہ کا گوڑون سے مقابلہ ہوا تو اوس لڑائی مین جونیان کا ٹہاکر مع اپنے بیٹے کنور کشن سنگہ کے ناہر سنگہ کی امداد کیواسطے گیا تہا کشن سنگہ نے دلیرانہ لڑائی کی تہی تا بحدیکہ سر کٹ جانے کے بعد بہی حربۂ شمشیر کرتا رہا اور خود کام آیا جب ناہر سنگہ نے دیوگانو فتح کر لیا تو کشن سنگہ کے خون کے عوض اوس علاقہ کے چار گانو جونیان کے ٹہاکر کو دے اور باقی ماندہ اپنے قبضہ مین رکہے۔
ناہر سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔
ڈیوکرن[۱] جسکو دیوگانو بگہیڑہ ملا اور وہ پاٹوی ہوا۔ بہرت[۲] سنگہ کو ناندسی۔ اندر[۳] سنگہ کو سلاری۔ ہاتھی[۴] سنگہ۔ تیج[۵] سنگہ۔ ارجن[۶] سنگہ کو باقی ماندہ دیگر دیہات ملے۔
اسکی یہہ کیفیت ہے کہ اونکا ایک بہائی رگہناتہہ سنگہ دیولیہ مین اودیت سنگہ کی گود گیا تہا وہان سے رگہناتہہ سنگہ نے تیج سنگہ کو بیچہ بالیان اور ہاتہی سنگہ کو موضع بگرامی مین کچہہ زمین اور ارجن کو کیانیہ دیا دیوکرن کی اولاد مین پہر تقسیم نہوئی اب رام سنگہ ٹہاکر حسب قاعدہ وراثت پاٹوی پر قابض ہے اس خاندان مین راوہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ مادہو سنگہ ٹہاکر بڑلی۔ رام سنگہ ٹہاکر دیوگانو نمبر ۶ و ۱۴ و ۱۱ پر تعظیمی ہین ٹہاکر دیولیہ کے ساتہہ دوم صف مین۔ دیپی[۱۶] سنگہ گوڈہ۔ پرتاب[۱۷] سنگہ گیر[۱۸]

[۱۸]چہیر سنگہ نانرسی – [۱۹]ہو سنگہ شوکلہ – [۲۰]بلونت سنگہ شوکلی – [۲۱]بہیم سنگہ اروڑ – [۲۲]ظالم سنگہ
رگہناتہہ گڑہ – [۲۳]ببجے سنگہ ریچہہ بالیان – [۲۴]شیو سنگہ کنی کلان – [۲۵]منگل سنگہ گورٹہل –
[۲۶]دیبی سنگہ اجیت پورہ – [۲۷]ساونت سنگہ کیبانیہ ہین تیسری صف مین کوئی نہین ہے
اور ٹہاکر بڑلی کے ساتہہ – دوم صف مین – [۲۸]سروپ سنگہ گویلہ – [۲۹]شیودان سنگہ ناگولا
اور سوم مین ساونت سنگہ کنئی خورد ہین –
اور ٹہاکر دیوگانو کے ساتہہ صرف دوسری صف مین الیشری سنگہ ٹہاکر سلاری ہے

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہہ	نام ریاست
	[illegible] ۲ر	[illegible]	۱۸۴۱۵	[illegible]	دیولیہ
	[illegible] ۱۲ر۱۰ پائی	[illegible]	۵۱۷۴۹	[illegible]	ریاستہای متعلقہ ساتولائی
	[illegible] ۶ر۵ پائی	[illegible]	۲۲۴۰۱	[illegible]	بڑلی
	[illegible] ۱۰ر۶ پائی	[illegible]	۱۸۳۶۰	[illegible]	ریاستہای متعلقہ
	[illegible] ۸ر۲ پائی	[illegible]	۲۲۵۹۸	[illegible]	دیوگانو بگہیڑہ
	[illegible] ار۲ پائی	[illegible]	۸۱۰۸	[illegible]	سلاری وکیبانیہ
	[illegible] ۹ر۱ پائی	[illegible]	۱۰۵۶۳۱	[illegible]	میزان

کھروہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ شکت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی
مارواڑ کا بیٹا تہا اس علاقہ کے لوگ کہتے ہین کہ راج مارواڑ سے ملا تہا مگر کچھہ ثبوت نہین
ہے - اکبری عہد مین پرگنہ کھروہ شامل پرگنہ اجمیر سرکاری خالصہ مین تہا کہ آئین اکبری
مین درج ہے - یہہ علاقہ دو علیحدہ حصون پر منقسم ہے ایک بڑا جسمین خاص کھروہ
ہے دوسرا قلیل قریب پیسانگن ہے - اس خاندان مین سات پشت تک برابر یہی عمل
رہا کہ پاٹوی اولاد کل ریاست پر قابض ہوتی ہے اور بہائیون کو کچھہ نہین دیا جاتا
چنانچہ اس خاندان کے اکثر لوگ نقل وطن کر گئے باقی ماندہ موضع جاٹلی وا کہری علاقہ
اجمیر مین بہو بسیہ ہین -

شکت سنگہ سے آٹھوین پشت مین سورج مل کے چہوٹے بیٹے چیتر سنگہ کو موضع دیوگڑہ
بطور گراس ملا - اور دیوی سنگہ کے چہوٹے بیٹے گلاب سنگہ کو ناسون اور پرتاب سنگہ
کے چہوٹے بیٹے شیام سنگہ کو بہوانی کہیڑہ - باقی ریاست پر مادہو سنگہ پسر جسونت سنگہ
بلا شرکت غیرے قابض ہے - بہوانی کہیڑہ ناسون و دیوگڑہ کے ٹہاکر کہروہ کے
ٹہاکر کو نذرانہ دیتے ہین اور کہروہ کا ٹہاکر اونکی بابت سرکار مین مالگذاری دیتا ہے
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا ہے راؤ مادہو سنگہ
صاحب نمبر ۲ پر خود تعظیمی ہین اونکے ساتہہ مین اور کوئی کرسی نشین دربار نہین ہے

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
کہروہ	[illegible]	٥٠٩٠١	[illegible]	[illegible]	
بہولنی کہیڑہ ناسون ویوگڑہ	[illegible]	٤٤٦٠	[illegible]	۔	
میزان	[illegible]	٥٥٣٦١	[illegible]	[illegible]	

گوبندگڑہ

اکبر شاہ کے عہد مین مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب بموٹا راجہ والی مارواڑ سور دھنا یا شاہی تہا اور اوسکا بیٹا بہگوان داس بادشاہ کا دوست اور مصاحب تہا اوسکی اولاد حسب تفصیل ہوئی۔

گوبند داس۔ کاہن جی۔ سلطان جی۔ بلرام جی۔ اچلداس جی۔ گوپالداس جی

ان مین سے اچل داس لاولد رہا۔ کاہن جی سلطان جی بلرام جی اور گوپالداس جی مارواڑ مین رہے گوبند داس نے پیسانگن کے قریب اپنے نام سے موضع گوبندگڑہ آباد کیا اور قلعہ بنایا۔ اس ریاست مین چار گانوہین منجملہ اونکے جسونت پورہ جسونت سنگہ نے آباد کیا تہا اکہے پورہ اکہے سنگہ نے۔ اور سمرتہہ پورہ سمرتہہ سنگہ نے امرت پورہ قدیم گانو ہے ریاست گوبندگڑہ سے کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نہین ملا۔

ٹہاکر لچہمن سنگہ استمرار دار گوبندگڑہ ۱۲۰ نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ساتھ تیری صفا مین شیام سنگہ ٹہاکر جسونت پورہ ۲۰ نمبر ہے۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی ریاست	تعداد مالگزاری	کیفیت
گوبندگڈہ	یک	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible] ۱۴ر	
جسونت پورہ	یک	۰	[illegible]	۰	
میزان	۲	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible] ۱۴ر	

باگسوری

جگمال کے تیسرے بیٹے لاڈوسنگہ کی اولاد باگسوری مین استمرار دار ہے باگسوری کا ابتدائی حال مسودہ کی کیفیت مین درج ہوا ہے۔ اب اسقدر کافی ہے کہ لاڈوسنگہ کی اولاد مین مان سنگہ شیودان سنگہ براوران حقیقی ہوئے اور باگسوری کے بوبانیہ گراس مین ملا۔ بہر بہوپ سنگہ گمان سنگہ جان سنگہ کو کوئی گانو گراس مین نہین ملا اونکی اولاد بنوڑیہ مین رہتے تہے اور امر سنگہ پرتاب سنگہ کی اولاد باگسوری مین
बनोड़्या
والہ کہاتی ہے۔

ٹہاکرناہرسنگہ استمرار دار باگسوری ۱۵ نمبر پر تعظیمی ہے مگر آئندہ اس ریاست مین تعظیمی نہون گے اوسکے ساتہ دوسری صف مین رگہناتہ سنگہ دبلونت سنگہ ٹہاکران بوبانیہ ۴۲ نمبر پر ہین۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
باگسوری	یک	۱۰۵۰۸	[illegible]	[illegible] ۱۲/۸ پائی	
بوبانیہ	یک	۴۶۱۹	[illegible]	[illegible]	
میزان	سہ	۱۵۱۲۷	[illegible]	[illegible] ۱۲/۸ پائی	

میواڑیہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ جیت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ والی میواڑ المخاطب بڑا راجہ کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا کہتے ہین کہ اوسکی چوتہی پشت مین رام سنگہ نے ۱۶۵۱ع مین یہہ گانو جنگل ویرانہ مین آباد کیا تہا اسی خاندان مین پاٹوسی ہونیکا دستور ہے بہائیون کو کسیقدر جاگیر بطور گزارہ یعنی معاش کے ملتی رہی ہے عملداری مرہٹہ مین وہ زمین بہوم متصور ہوکر خدمت حفاظت اونکے ذمہ کی گئی بعد سنہائی اس بہوم کے ٹہاکر جوگیداس کل گانو پر قابض ہے یہہ ٹہاکر کسی تعظیمی کے ساتہہ نہین ہے — مگر خود دوم صف کے ۳۴ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے میواڑیہ صرف ایک گانو ہے رقبہ اوسکا ۴۸۸۵ - آمدنی دو ہزار کی ہے اوسمین سے [illegible] ۱۵/۲ پائی مالگذاری اداکرتا ہے —

ریچہہ مالیان

ریچہہ مالیان قریب پیپانگن کے خاندان کا مورث اعلےٰ کلیان واس تہا اوسکے قابض ہونیکا صحیح حال معلوم نہین ہے اب چہتر سنگہ قابض ہے وہ کسی تعظیمی کے

ساتھہ نہین ہے مگر خود دوسری صف مین ۴۵ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے
ریچھہ مالیان صرف ایک گانو ہے اوسکا رقبہ ۶۲۳۹ بیگھہ آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے
اسمین سے پرچھپائی مالگذاری ادا کرتا ہے۔

سیٹھن

اول اس گانو پر ٹھاکر سور سنگہ قابض ہوا تھا اور راوسی نے اس گانو کو پھر آباد کیا
تھا اب اس گانو پر ٹھاکر کشن سنگہ قابض ہے کسی تعظیمی کے ذیل مین نہین ہے مگر
دوسری صف مین ۴۴ نمبر پر خود کرسی نشین دربار ہے صرف ایک گانو ۲۶۴۷ بیگھہ
رقبہ اور الف ایک ہزار آمدنی کا ہے اوس مین سے مبلغ ارسیلا پائی مالگذاری
سرکار داخل ہوتی ہے۔

کرٹیل

اس خاندان کا مورث کشن سنگہ چاندا جی کا چھوٹا بیٹا تھا اس گانو مین سابق کرٹیل
کوٹ کے گوجر آباد تھے اون کے نام سے گانو مشہور ہے کشن سنگہ قصبہ پلونڈا علاقہ
پलोंडा
مارواڑ کا باشندہ تہا ساردول سنگہ پوار کی مدد سے دیوالی کے دن جب گوجر
تہوار کی رسوم مین مشغول تھے اون پر حملہ کرکے کرٹیل کو چھین لیا کشن سنگہ کے
تین بیٹے ہوئے اونمین سے راج سنگہ کرٹیل مین رہا اور راوروں کی اولاد
کنولائی وکالیمر مین بہوسیہ ہوئی ۔ سمان سنگہ وپھول سنگہ کے پاس اس گانو
مین زیادہ زمین ہے اس سبب سے باوجودیکہ اولاد اکبر نہین ہین بطور پاٹوی
عزت دار سمجھے جاتے ہین اونکے اور بھائی جو شاید حقیقت مین بڑے ہین بہوسیہ
ہین سمان سنگہ پھول سنگہ دوسری صف مین ۴۷ نمبر پر کرسی نشین ہین گانو کا

۴۸۴۷ بیگھہ کا رقبہ ملعہ ؎ کی آمدنی اور ابہ ۱۵ر۲ پائی ؎ مالگذاری ہے —

منوہرپورہ

اس گانو مین ٹہاکر فتح سنگہ گوڑ راجپوت استمراردار ہے وہ کسی کی ذیل مین نہین ہے مگر دوسری صف مین ۴۶ نمبر پر کرسی نشین ہے گانو کا رقبہ ۳۷۵۰ بیگھہ آمدنی للعہ ؎ اور مبلغ الہ ۲ر۶ پائی ؎ مالگذاری ہے —

راجوسی

راجوسی وغیرہ چار دیہات کے استمراردار چوہان مینہ ہین حال اونکا پیشتر لکہا گیا ہے اون مین سے شمشیرخان سرگروہ دوسری صف مین ۴۸ نمبر پر کرسی نشین ہے —

کیفیت

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہہ	نام ریاست
	الہ ؎ ۲ر	اعہ ؎	۱۰۶۷۵	یک	راجوسی
	صماعہ ۱۵ر۶ پائی	اعصماعہ ؎	۷۸۷۵	سہ	دیہات متعلقہ
	السماعہ ؎ ار۶ پائی	صمہ ما ؎	۱۸۵۴۰	للعہ م	میزان

کوٹڑی
कोटड़ी

اس گانو کا استمراردار چتربہوج چارن ہے گانو کا رقبہ ۸۰۰ بیگھہ لا روپیہ کی

آمدنی ہے مالگذاری ۲۴۹۰۰ؔ پائی ہے۔

علاقہ جات علاوہ استمرار

کنگوانہ اس علاقہ مین جاگیردار ہے کہ استمرار یا بھوم نہین رکھتا اس خاندان
کے مورث اعلےٰ راے سنگہ کے پانچ بیٹے ہوئے۔ منجملہ اونکے بیر سنگہ کو کھرکھڑی
खरखड़ी جو ساٹھہ ہزار روپیہ کا علاقہ تھا ملی۔ اور ساونت سنگہ و بہادر سنگہ نے باقی ریاست
بحصہ مساوی تقسیم کرلی۔ ساونت سنگہ روپ نگر مین رہا اور بہادر سنگہ جو مورث
रूपनगर مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کا تھا کشن گڈہ مین رہا۔ ساونت سنگہ کا بڑا بیٹا سردار سنگہ
لاولد فوت ہوا اوس نے وصیت کی تھی کہ امیر سنگہ ولد بیر سنگہ وارث ہووے لیکن
بوقت وفات سردار سنگہ کے بہادر سنگہ نے امیر سنگہ کی تبنیت سے انکار کرکے روپنگر
پر قبضہ کرلیا تب امیر سنگہ نے مہاراجہ جودہ پور کی مدد سے روپ نگر لیا بہادر سنگہ
ہلکر کیطرف متوجہ ہوا اور ایک لاکھہ روپیہ دیکر امیر سنگہ کو روپ نگر سے نکلوا دیا
لावा اور بیر سنگہ کو باستثنار موضع لاوتھہ کے جو اوسکی ماکے پاس تھا اپنے علاقہ سے بیدخل
کیا۔ بیر سنگہ مرہٹون کے شامل ہوا اور پانی پت کی لڑائی مین کام آیا۔ مادہوجی
سیندہیہ نے امیر سنگہ و صورت سنگہ کو کنگوانہ وغیرہ چھہ گانو کی جاگیر عنایت کی آپس
کی تقسیم سے امیر سنگہ نے منجملہ چھہ کے سرانہ مگری آرٹرکہ تین گانو پر دخل
پایا اور صورت سنگہ کنگوانہ اونٹڑہ مگرہ تین گانو پر قابض رہا۔ پہر امیر سنگہ نے
جے پور مین جاکر نوکری کی تب مہاراجہ سیندہیہ نے تینون گانو ضبط کرلیے۔
صورت سنگہ کے تین لڑکے ہوئے۔ بڑے بیٹے جسونت سنگہ کو لاوتہ ملا۔ اور
रलावता ارجن سنگہ و شیر سنگہ کو کنگوانہ اونٹڑہ و مگرہ ملا۔ جیت سنگہ پسر ارجن سنگہ

جسونت سنگہ رلاوتہ والے کی گود بیٹھا تھا - مگر پھر جب اوسکے درجن سال پیدا ہوا تب اپنے بیٹے کو رلاوتہ پر قابض کیا اور خود اجمیر مین اپنا حصہ لینے آیا مگر بعد پنچایت اوسکا دعوی خارج ہوا اب وہ صرف رلاوتہ پر قابض ہے -

بیر جس زمانہ مین پرگنہ رام سر تعلقہ اجمیر مرہٹون کیطرف سے بطور اجارہ مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے پاس تھا بیر کی جاگیرداران نے ایک چاہ مع بارانی اراضی کے کہ پیمایش حال سے آراضی ہے بنظر حفاظت وہی راجہ کے تعلق بطور بہوم کے کردیا تھا کہ حفاظت گانو کی راج کی طرف سے ہوا کرتی تھی جب انگریزی عملداری اس ملک مین آئی وہ زمین بدستور راج کشنگڈہ کے قبضہ مین رہی چنانچہ ابتک اوس پر راج کشنگڈہ کا قبضہ ہے گانو کی حفاظت کے واسطے چند آدمی مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کی طرف سے رہا کرتے ہین -

سداپور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے بھائی بیٹون مین سے ہمت سنگہ راجہ سداپور مین بہوم رکھتا ہے - اس خاندان کو یہہ بہوم اوس زمانہ مین حاصل ہوئی تھی جب اجمیر کشنگڈہ کے ٹھیکہ مین تھا یہہ بہوم پاٹوی کو ملتی ہے چاند سنگہ کی اولاد فتح گڈہ مین رہتی ہے اور ظالم سنگہ رنجیت سنگہ جو برادر حقیقی ہمت سنگہ کے ہین اونکا تعلق نہین ہے چند آدمی ہمت سنگہ کے سداپور مین رہتے ہین اور حفاظت وہی کرتے ہین -

موضع چاندولائی بیری سال راجہ فتح گڈہ کا اس گانو مین بہوم ہے جسب شرح سداپور کے اوسکو بہوم حاصل ہوئی ہے اصلی ریاست فتح گڈہ مین ہے یہہ بہوم ہمیشہ پاٹوی کو ملتی رہی ہے بھیم سنگہ کی اولاد کچھ کیان علاقہ کشن گڈہ مین علاقہ دار ہے -

कचोलया

باب سیوم

ایجنسی میواڑ

मेवाड़ उदेपुर اس ایجنسی سے چار ریاستین متعلق ہین - اوّل میواڑ یعنی اودے پور - دوم ڈونگرپور
डूंगरपुर
बांसवाड़ा سیوم بانسواڑہ - چہارم پرتاب گڈہ -
परतापगढ़

ان ریاستون کے انتظام ونگرانی کیواسطے سرکار ذوی الاقتدار کیطرف سے حکام و افسران مفصلہ ذیل متعین ہین -

اوّل صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ جو بمقام اودے پور تشریف رکہتے ہین -

खेरवाड़ा دوم صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ قطعات کوہستانی ملک میواڑ جو بمقام کہیرواڑہ رہتے ہین اور پہاڑی ملک علاقہ اودے پور اور ریاست ڈونگرپور کی نگرانی وانتظام کرتے ہین اور اونکے تحت حکومت مین فوج معروف میواڑ بہیل کورپس چہاونی کہیرواڑہ مین رہتی ہے -

कोटड़ा سیوم صاحب اسسٹنٹ دوم صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر میواڑ مقیم چہاونی کوٹڑہ کہ وہان بہی ایک جمعیت میواڑ بہیل کورپس کے متعین رہتی ہے -

چہارم صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ متعینہ ومقیم بانسواڑہ -

اس ایجنسی مین ریاستون سے خراج وغیرہ کی آمدنی بقدر ۷ لاکھ ۸ سالانہ ۵ حسب تفصیل ذیل ہوتی ہے -

	اودے پور ۲ لکھ صــ ۔۔۔	ڈونگرپور	بانسواڑہ	پرتاب گڈھ	میزان
خراج	خرچ میواڑ بہیل کورپس	سامعلــه معــــ ۔۔	سامعلــه معــــ ۔۔	لاامعلــه صــــ ۔۔	سمالــه ــــ لکھہ لـــ ۔۔
کم لکھہ	صــ ۔۔۔				

اور علاوہ مصارف محکمجات حکام مندرجہ صدر کی تخمیناً سوا لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ میواڑ بہیل کورپس کا ہے ۔

میواڑ بہیل کورپس صرف ہندوستانی پیادون یعنی بہیلون کی فوج ہے اوس مین کل ۶۵۲ مسلح جوان ہین اون مین سے ۱۲۵ چہاونی کوٹرہ مین متعین رہتے ہین اور باقی کل ہیڈ کوارٹرس یعنی چہاونی صدر کہیرواڑہ مین رہتے ہین ۔

اب اس ایجنسی کے متعلق ریاستون کے علیحدہ حالات لکھے جاتے ہین ۔

فصل اول

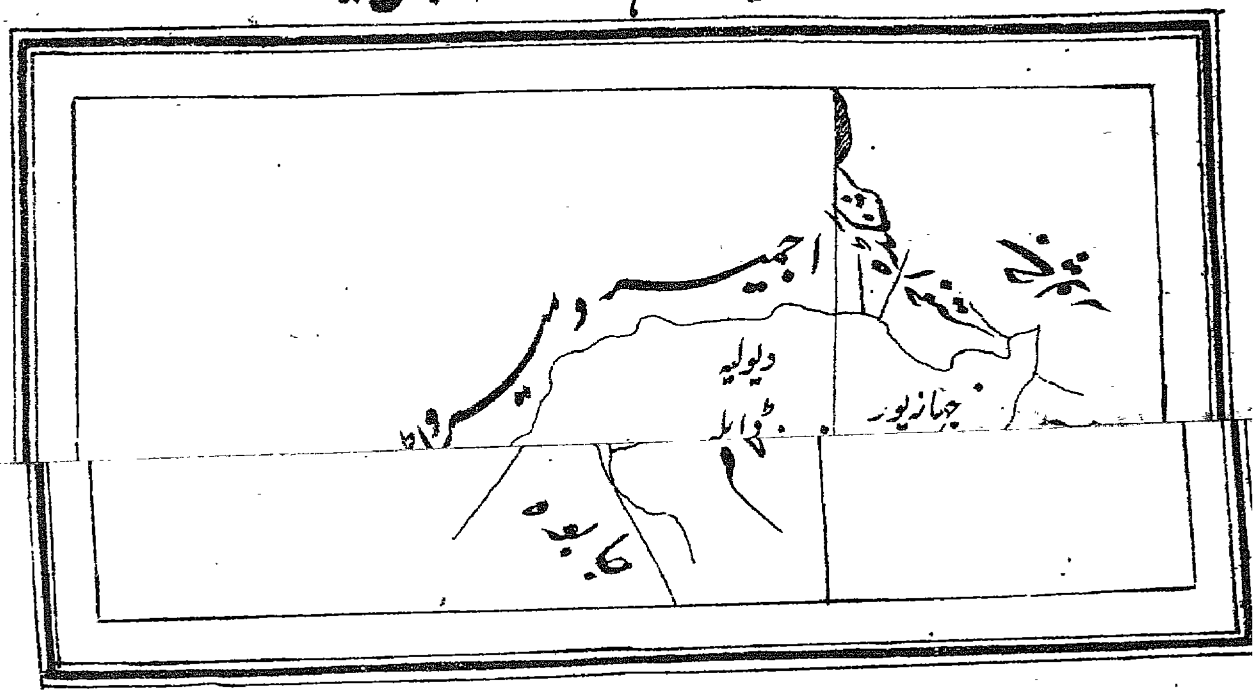
ریاست میواڑ یعنی اودے پور

ریاست اودے پور جسے میواڑ کہتے ہین اول درجہ کی ریاست ہے اوسکے شمال مین اجمیر کا انگریزی ضلع مشرق مین بوندی گوالیار ٹونک و پرتاب گڈہ کی ریاستین جنوب مین بانسواڑہ ڈونگرپور اور ماہی کانٹھ کی ریاستین اور شمال و مغرب مین سروہی کی ریاست و ضلع گودواڑ علاقہ مارواڑ و ضلع اجمیر واقع ہین ۔ माहीकांठा गोदवाड़

خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۹ دقیقہ اور ۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۳۸ دقیقہ کے درمیان اوسکا نہایت طول شمال و جنوب مین ۱۵۰ میل اور عرض ۱۳۰ میل رقبہ ۱۲۶۱۴ مربع میل ہے آبادی ۱۶۱۴۰۰ اجمناً

باب سوم وقایع راجپوتانہ

نقشہ ریاستہاے متعلقہ ایجنسی میواڑ



سوکس فی مربع میل اور آمدنی ۲۶۶۱۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔

جغرافیہ

اس ملک کے جنوب مغربی حصہ مین شہر اودے پور سے سرحد سروہی تک کوہ ارابلی کا سلسلہ ہے اور جیسا کہ راجپوتانہ کے جغرافیہ مین لکھا گیا شمال مین کوملمیر ہوکر اجمیر کیطرف چلا گیا ہے یہان اس پہاڑ کا عرض چھہ میل سے پندرہ میل تک مختلف ہے اور اودیپور وجودھپور کے درمیان بطور سرحد کے واقع ہے کوملمیر سے جنوب مین گھاٹے اور احاطہ بہت ہین اور ان مین بھیل و مینہ و میر لوگ کہ ملک کے اصلی باشندگان قدیم ہین پناہ گزین رہتے ہین کسی سرکار کی حکومت کو نہین مانتے اور نہ کسیکو خراج دیتے ہین۔

اس پہاڑ مین اکثر مقامات پر معدنی پیداوار بہت ہے سابقًا اودے پور مین رانگ کے کانون کی بہت آمدنی تھی اور اوسمین چاندی بھی نکلتی تھی تانبہ بکثرت ہے اور رائج الوقت پیسہ اوسکا بنتا ہے ٹاڈ صاحب لکھتے ہین کہ راناصاحب کی دانست مین اونکے پہاڑون مین ہر قسم کی فلزات ہے۔ باقی ماندہ ملک جسمین اودے پور کا گھاٹہ بھی داخل ہے سطح سمندر سے دو ہزار فیٹ برتر ہے اور بناس و بیرس و دیگر ندیون کے سیلان سے کہ ارابلی سے نکلی ہین زمین کا ڈھال جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف ثابت ہے۔

कोमलमेर **کوملمیر** اثنائے راستہ اودے پور اور جودھپور کے گھاٹہ ہے اور اوس پر قلعہ ہے اودے پور سے پچاس میل شمال مین اور جودھپور سے نوے ۹۰ میل جنوب مشرق مین یہہ گھاٹہ کوہ ارابلی کے عمیق اور پیچدار نالون مین واقع ہے اور میواڑ اور مارواڑ کے میدانون کی آمدورفت کیواسطے بھی گذرگاہ ہے سنہ ۱۸۱۸ء مین رئیس

جروہ پور کی فوج متعینہ قلعہ نے لطیع یہہ قلعہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خالی کردیا اور
سرکار نے مہارانا صاحب اودے پور کو دیدیا سمندر کے سطح سے ۲۳۵۳ فیٹ
بلند ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ۔

جھیل اودے ساگر وغیرہ چھوٹے تالاب اور جھیلون اور کانکرولی کے تالاب काकरोली
کے سوائے کہ اوسکا ذکر باب اول مین ہوا ہے اس راج مین **ڈیبر** کا جھیل ہے देवर
کہ بحساب وسعت سب سے بڑا یعنی طول مین نو میل اور عرض مین پانچ میل شمال سے کئی
ندیان اوسمین آتی ہین جنوب کیطرف سے اوسکا پانی ماہی ندی مین جاتا ہے माही
اودے پور سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۲ دقیقہ طول
بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ پر واقع ہے۔

ندیان میواڑ کے ملک مین بناس مشرقی و مغربی و بیرس و سابرمتی و سوکری साबरमती सोकरी
و کھاری ندیان ہین چنانچہ انکا مفصل حال اول و دوم باب مین لکھا گیا ہے खारी

شہر و قصبات میواڑ مین اول شہر دارالریاست **اودے پور**
ہے ایک گھاٹے مین پشت پہاڑ پر کہ بجز مغرب کے جسطرف پانچ میل کے محیط کا ایک
تالاب ہے ہرطرف سے پہاڑون سے گھرا ہوا ہے واقع ہے یہہ گھاٹے بیس میل
طول مین اور دس میل عرض مین ہے شہر کے قریب تالاب ہے اوس سے چھوٹا
مگر تاہم بہت وسیع ایک اور تالاب چھہ میل کے فاصلہ پر مغرب مین ہے اور چھوٹے
چھوٹے جھیل اور تالاب بکثرت ہین اس سبب سے نواح اودے پور مین بخار وغیرہ
کی بیماری بہت رہا کرتی ہے مشرق کیطرف دور سے دیکھنے سے شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے
مگر قریب سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہرونکی وضع اور طرز عمارت اچھی نہین

ہین - مہارانا صاحب کا محل البتہ ایک عمدہ سنگین عمارت ہے پہاڑ کی دہار کے
اوپر قریب سو فیٹ کے بلند کہڑا نظر آتا ہے اوسکے اوپر سے جہیل و گہاٹ و شہر
کی خوب سیر ہوتی ہے تالاب بنایا ہوا ہے ایک خام پشتہ سے جسکا طول ۳۳۴ فیٹ
اور عرض اوپر سے ۱۱۰ فیٹ اور نیچے سے کسیقدر زیادہ ہے اور بلندی پانی
سے اوپر ۲۷ فیٹ ہے ایک چشمہ پانی کا روکا گیا ہے اس پشتہ کے باہر کیطرف
سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور اوس پر سوڑہیان اور چہوٹے چہوٹے مندر اور دیگر
مکانات بہت ہین حسب تحریر ٹوڈ صاحب ۱۸۱۸ع مین شہر مین پچاس ہزار گہر
مین سے تیس ہزار رہ گئے تھے مگر انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد شہر و ریاست
دونون مین بہت ترقی ہوئی ہے جیساکہ تاریخ سے معلوم ہوگا اس شہر کو رانا
اودے سنگہ نے ۱۵۶۸ع مین آباد کیا تہا شہر اور اودے ساگر تالاب اوسی
کے نام سے نامزد ہوئے ہین - سطح سمندر سے ۲۰۶۴ فیٹ بلند ہے اور عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۹ دقیقہ پر واقع ہے
چیتوڑ کا قدیم قلعہ اور شہر سابق مین بہت بڑا اور مشہور مقام تہا مگر زمانہ حال
مین زوال پاگیا ہے قلعہ پہاڑ پر ہے اور شہر کی فصیلین بلند اور مکانات جابجا
پہاڑ کے اوپر واقع ہین اس سے قلعہ و شہر بہت دور سے نظر آتے ہین -
गंभीरी नदी شہر ندی کے کنارہ پر جسے بیرس و بیرج کہتے ہین واقع ہے - یہان اس ندی
پر نو محرابون کا عمدہ پل ہے قلعہ کے احاطہ کے اندر کئی قدیم مکانات ہین اون مین
नौलखा भंडार سے اول نولکہا بہنڈار ایک مختصر اندرونی قلعہ ہے اوسکی بہت عریض اور بلند
دیوارہ و برجین ہین - دوسرا رانا صاحب کا محل سادہ و عمدہ تعمیر کا اوس مین

سو رہے۔ بہت اچھے بنے ہوئے ہین۔ علیحدہ کرشن کے دو بڑے بڑے مندر ہین۔ ان مندرون کے قریب دو تالاب بکسر پتھر کے پارچون کے بنے ہوئے ہین ہر ایک کا ۱۲۵ فیٹ طول ۵۰ فیٹ عرض ۵۰ فیٹ عمق ہے۔ چوتھے پہاڑ کی چوٹی پر ایک مہادیو کا مندر بہت بڑا ہے اوسکے آگے ترشول کھڑا ہے۔ مکانات کا نقشہ بہت اچھا ہے اور عمدہ مصالحہ سے تیار ہوئے ہین۔ پانچوین تعمیرات مین سب سے زیادہ نامور کیرت کھمبہ ہے کہ رانا کھمبو نے جو سنہ ۱۴۱۸ء سے سنہ ۱۴۶۸ء تک حکمران رہا مالوہ و گجرات کی متفق فوجون پر فتح پانے کی یادگار مین بنوایا تھا۔ یہہ عمارت ۴۲ فیٹ کے مربع چبوترہ پر واقع ہے اوسکی بلندی ۱۲۲ فیٹ ہے اور نیچے سے چارون ستون مین سے ہر ایک ۳۵ فیٹ ہے اسکی نو منزلین ہین اور اخیر منزل پر چھتری ہے کل کی تعمیر عمدہ سفید سنگ مرمر کی ہے اور مذہب ہنود کی انواع تصویرات اور منقوش ہین۔ कीरत थंभ राना कुम्भ

پہاڑ کی چوٹی کے وسط مین ایک عجیب جین منار ہے کہ سنہ ۸۹۶ء مین تعمیر ہوئی تھی ہندوستانی لوگون کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین ۸۴ باوڑیان ہین مگر جب ہیبر صاحب نے سخت گرمی کے موسم مین دیکھا صرف بارہ باوڑیون مین پانی تھا اونمین سے ایک مین ایک چشمہ کا پانی آتا ہے۔ جنوب مغربی کنارہ کیطرف مگر اوس سے علیحدہ ایک چھوٹا پہاڑ ہے جس سے حملہ آور فوج کو قلعہ کی فوج کے مقابلہ مین بہت پناہ مل سکتی ہے اور اسطرف سے پہاڑ کی چڑھائی بہت سہل ہے۔

سنہ ۱۳۰۳ء مین علاؤالدین پٹھان شاہ دہلی نے چیتوڑ فتح کی تھی مگر رئیس سابق کے بھتیجے کو بشرط ادائے خراج و نوکری پانچہزار سوار اور دس ہزار پیادہ کی چالیس

کردی - ۱۵۳۳ع مین بہادر شاہ والی گجرات نے چیتوڑ کو فتح کیا مگر بہت جلد
ہمایون بادشاہ دہلی نے اوسکو نکال کر راجپوت رئیس کو از سر نو قابض کر دیا -
۱۵۶۷ع مین اکبر شاہ نے حملہ کر کے فتح کیا جب راجپوت بالکل مایوس ہو گئے
اپنی عورت بچون کو قتل کر کے یکبارگی حملہ آور ہوئے اور مقابلہ کر کے مر رہے -
مگر پہر رئیس میواڑ نے حاصل کر لی ۱۶۷۶ع مین افواج اورنگ زیب نے پہر
چیتوڑ کو خالی کرایا مگر جب سلطنت دہلی مین زوال آیا پہر راجپوتون کے قبضہ مین
آئی نیمچ سے ۳۰ میل شمال مغرب مین اور نصیر آباد سے ۱۰۰ میل جنوب مین ہے
عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ -

دیگر شہر و قصبات حسب تفصیل ذیل ہین -

نام شہر	عرض بلد شمالی	طول بلد مشرقی	کیفیت
[illegible]	۱۵ - ۲۵	۵۸ - ۷۴	اثنائے راستہ نیمچ و جودپور نیمچ سے ۹ میل شمال و مغرب مین ایک گہاٹی [illegible] جسکے گرد و پیش مین پہاڑ ہین واقع ہے فصیل پختہ اور بازار ہے

अमेर

	نام شہر	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
अम्बाभवानी	امبابہوانی	۲۴	۲۲	۷۲	۵۱	اودےپور سے ۱۶ میل جنوب بمغرب مین
अमली	املی	۲۵	۲۰	۷۴	۲۰	اودےپور سے ۶۰ میل شمال مشرق مین
बागोर	باگور	۲۵	۲۰	۷۴	۳۰	اودےپور سے ۶۷ میل شمال مشرق مین
बिजोली	بجولی	۲۵	۷	۷۵	۲۰	اودےپور سے ۱۰۱ میل شمال مشرق مین
डाबला	ڈابلہ	۲۵	۴۱	۷۴	۴۹	اودےپور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین
देवगढ़	دیوگڈھ	۲۵	۳۲	۷۳	۵۸	اودےپور سے ۶۲ میل شمال مین
दौलतगढ़	دولت گڈھ	۲۵	۴۷	۷۴	۲۵	نصیرآباد سے ۵۷ میل جنوب بمغرب مین
कांकरोली	کانکرولی	۲۴	۵۰	۷۳	۵۶	یہہ قصبہ راج سمندر نامی تالاب کے کنارہ پر نیمچ سے ۷۹ میل شمال مغرب مین واقع ہے ـ
कपासन	کپاسن	۲۴	۵۳	۷۴	۲۵	اودےپور سے ۴۵ میل شمال مشرق مین
लावा	لاوہ	۲۵	۱۲	۷۴	۲	راست نیمچ و جودہ پور پر ۱۰۰ میل جودہ پور سے جنوب مشرق مین تین ہزار آدمی کی آبادی
मांडलगढ़	مانڈل گڈھ	۲۵	۱۰	۷۵	۱۰	اودےپور سے ۹۶ میل شمال مشرق مین
मंडल	منڈل	۲۵	۲۵	۷۴	۳۷	اودےپور سے ۷۶ میل شمال مشرق مین

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
ناتھدوارہ	۲۴	۵۳	۷۳	۵۱	اودے پور سے ۱۲ میل شمال مین	नाथद्वारा
پلانہ	۲۴	۴۸	۷۳	۵۵	اودے پور سے ۱۵ میل شمال مین	पिलाना
راے پور	۲۵	۲۶	۷۴	۹	اودے پور سے ۱۱ میل شمال مین	रायपुर
راج گڈھ	۲۵	۲۹	۷۵	۱۱	بناس ندی کے کنارہ راست پر ۵۰ میل جنوب مین اجمیر سے	राजगढ़
راج نگر	۲۵	۴	۷۴	۲	اودے پور سے ۳۹ میل شمال مین	राजनगर
راشمی	۲۵	۲	۷۴	۲۷	اودے پور سے ۵۲ میل شمال مشرق مین	राशमी
ساہدیوی	۲۴	۲۱	۷۴	۳۳	اودے پور سے ۶۲ میل جنوب مشرق مین	साहदेवी
سانگانیر	۲۵	۲۳	۷۴	۴۴	ٹینچ سے ۴۲ میل شمال مین فصیل اور باغ ہے	सांगानेर
ساوہ	۲۴	۴۵	۷۴	۳۹	اودے پور سے ۵۵ میل شمال و مشرق مین	सावा
شاہ پور	۲۵	۳۷	۷۵	۰	اودے پور سے ۱۰۴ میل شمال مشرق مین	साहपुरा
سنگولی	۲۵	۰	۷۵	۰	اودے پور سے ۱۰۰ میل مشرق مین	सिंगोली
سلومر	۲۴	۷	۷۴	۹	ٹینچ سی ۹۴ میل جنوب و مغرب مین بازار و فصیل ہے ۱۸۷۶ فیٹ بلند سطح سمندر سے	सलूम्बर

تاریخ قدیم

واقعات راجستان کا نامور مصنف لکھتا ہے کہ باستثناء جیسلمیر راجپوتون مین صرف اودے پور کا ہی خاندان ہے کہ آٹھہ سو برس کی غیر عملداری کے بعد اوسی سرزمین پر حکمران ہے جو اوس زمانہ سے پیشتر اونکو بذریعہ فتح حاصل ہوئی تھی رانا صاحب کے پاس اب بھی قریب قریب وہی ملک ہے جو محمود غزنوی کے عبور دریاے سندہ کرکے ہندوستان پر حملہ آور ہونے سے پیشتر اونکے بزرگون کے قبضہ مین تہا۔ ان کے سواے دیگر خاندان جو راجستان کے شمال مغرب مین حکمران ہین یا قدیم خاندانون کے بقیہ جات ہین کہ اپنے اپنے مقامات قدیم سے خروج ہو کر یہان مسکن گزین ہوئے ہین یا بالکل نئے ہین کہ اپنی قوت بازو سے ریاستین پیدا کی ہین۔ کرنل صاحب مورخ نے لکہا ہے کہ اودے پور کے رئیسون نے اگرچہ مسلمانون کی اطاعت اختیار کی تہی مگر اپنے پہاڑون کی پناہ سے بالکل مغلوب کبہی نہین ہوئے کل راجپوتون مین اودے پور کا شاہی خاندان مشہور ترین ہے اونکا فخر ہے کہ دہلی کے شاہی خاندان سے کبہی رشتہ داری نکی۔

اور کرنیل صاحب نے لکہا ہے کہ اودے پور کا رئیس ہمیشہ راجپوت رئیسون کا سرگروہ سمجہا گیا ہے جو لوگ اوسکے کسیطرح فرمان بردار نہین ہین وہ بہی بہ پابندی دستور قدیم تعظیم و تکریم کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین اوسکے بزرگون کو اقتدار کلی حاصل تہا اور شاید اوسکے عہد مین راجپوتانہ ایکہی سلطنت ہوا ہو الغرض قدامت اور شاہانہ بہادری سے اس خاندان کی عزت مین بہت اضافہ ہوا ہے کہ اوسکی بزرگی کو سب تسلیم کرتے ہین۔ اگرچہ ہم قبول نہین کر سکتے کہ میواڑ

کے رئیس ایرانی نوشیروان کی اولاد مین ہین اور نہ مثل سرطامس رو صاحب ہمکو اس थामस रो
بات پر اعتبار ہے کہ وے سکندر کے مخالف پورس سے نکلے ہین لیکن ہماری راے पोरस
ہین اودےپور والے ایرانیون سے زیادہ قدیم ہین اور یہی امر اونکے بزرگون
کی عظمت کیواسطے دلیل کافی ہے ۔

اگرچہ راجپوتون کی روایت کے بموجب اودےپور کے رئیسون کا خاندان اودہ کے
راجگان نسل شمسی سے ہے یعنی اونکو لو خلف رامچندر کی اولاد مین ہونیکا دعوی ہے लव
کہ لو نے اودہ سے پنجاب کو نقل وطن کرکے لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین آباد کیا लवकोट
تھا مگر انقضاء مدت سے اس خاندان کا مفصل صحیح حال غیر تحقیق رہگیا ہے نہایت लाहौर
معتمد روایتون سے پیدا ہے کہ اس ریاست کا حاکم سنہ عیسوی کی آٹھوین صدی
مین دغا سے مارا گیا تھا صرف اوسکی رانی جو وہان موجود نہ تھی قتل عام سے بچی اوسکو
حمل تھا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کو رانی نے کسی برہمنی کو دیکر ہدایت کی کہ برہمن ظاہر
کرکے پرورش کرے اور خود ستی ہوگئی یہہ لڑکا اودےپور کے رئیسون کا مورث सती
اعلیٰ اور باپورا اوس کا نام تھا بہیلون مین بطور بہیل کے پرورش پاکر مشہور جنگجو صفت बापूरावल
دلاور ہوا درندون اور پرندون کے شکار کیا کرتا تھا اور ان مہمات مین اپنی کل
ہمجنسون کا سرگروہ تھا ایک روز کوئی بڑا کام کیا تھا سب ساتھہ کے لڑکون نے کہا
کہ تجھکو راجہ کرینگے ایک نے اپنی اونگلی چیر کر خون سے اوسکی پیشانی پر راج تلک کردیا
سب لڑکے اپنی قوم کے سردار کے پاس آئے اوس نے بہی منظور کرلیا ۔

چنانچہ ابتک رسم چلی آتی ہے کہ جب نیا رانا مسند نشین ہوتا ہے بہیل آکر اپنے خون
سے راج تلک کرتا ہے اور یہہ بہی بصحت کہتے ہین کہ چالیس برس پیشتر تک جب

کبہی اودے پور کا رئیس ماہی ندی کا عبور کرکے جاتا تو اوس قوم کی ایک آدمی کو جو چوہان راجپوت اور بہیل عورت سے پیدا ہوئی ہے قربان کرتے تہے یعنی سر کاٹ کر جسم ندی مین ڈال دیتے تہے

باپوراول نے جوان ہوکر اور بہی حوصلہ بڑہایا اور بڑی شہرت حاصل کی مالوہ کے شاہی خاندان مین شادی کی اور جنگلی لوگون کو جنہون نے اوسکے خاندان کی ریاست چہین لی تہی نکالدیا سنہ ۷۲۸ء مین چیتوڑ کو فتح کرکے اور اپنا دار الحکومت بناکر راجپوتانہ مین عملداری کی آخرکار سو برس کی عمر پاکر انتقال کیا۔ اور ایک تاریخ سے یہہ بہی دریافت ہوا کہ ضعیف العمری مین وہ ترک دنیا کرکے خراسان کو چلا گیا تہا وہان پہر شادی کی اور بکثرت اولاد ہوئی — खुरासान
الغرض باپوراول اور سمرسی کے درمیان کہ اس نسل مین تیئسوان راجہ ہوا ہے پانسو برس کا تفاوت تہا۔

سمرسی جو بارہوین صدی مین ہوا ہے بڑا جنگ آور تہا اوس زمانہ کے شاعرون — समरसी
نے اوسکے یہہ اوصاف لکہے ہین کہ بہادر و متحمل اور بہاگنے مین پہر ہندو دوراندیش و دانا مشورہ مین فصیح ہمیشہ خدا پرست اپنے سردارون کا محبوب اور چوہان خراج گذارون کا مخدوم تہا۔

سنہ ۱۱۹۱ء مین تاتاری فوج بہ تحت حکومت شہاب الدین معروف محمد غوری ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تب سمرسی نے اپنے سالے پرتہی راج فرمان روائے دہلی کی مدد پر جاکر اون سے بمقام تہانیسر مقابلہ کیا اور شکست — थानेसर
فاش دیکر ہندوستان سے نکالدیا مگر دوبرس بعد شہاب الدین سنہ ۱۱۹۳ء

مین پہر فوج متفق کرکے حملہ آور ہوا اور سمرسی پہر اوسکے مقابلہ کیواسطے پرتہی راج
کے ساتہہ گیا اون کی فوج گگر ندی کے کنارہ تک بامید فتح بڑہے گی تہانیسر کے गगार
قریب پہر لڑائی ہوئی۔ تین روز کے سخت محاربہ وخونریزی کے بعد شہاب الدین
کو فتح نصیب ہوئی ہنود کی سلطنت کو زوال آیا اور سمرسی مع اپنے نہایت بہادر
اور جنگ آور سرداروں کے مارا گیا۔
سمرسی کے بعد اوسکا بیٹا کرن اور اوسکے بہی انتقال پر سمرسی کے بہائی करण
کا بیٹا راہپ مسند نشین ہوئے راہپ نے اودے پور کے رئیسون کا لقب राहप
راول سے رانا قرار دیا۔
راہپ سے لاکہسی تک پچاس برس کے عرصہ مین چیتوڑ مین نو رئیس مسند نشین लाखमसी
ہوئے ان نو مین سے چہہ لڑائی مین مارے گئے یہہ کل زمانہ غدر و مفسدہ کا
ہوا ہے مگر سلطنت دہلی کے کل شورش و فساد مین اودے پور نے اپنی خود
اختیاری کو ہاتہہ سے نہ چہوڑا۔
رانا لاکہسی ۱۲۷۵ع مین اپنے باپ کی مسند پر بیٹہا تہا اسی کے زمانہ مین اول
چیتوڑ کو مسلمانون کی حملہ آوری کا تجربہ ہوا لاکہسی اوسوقت تک صغیر سن تہا
مگر اوسکے چچا بہیمسی مختار راج نے علاؤالدین خلجی شاہ دہلی کو شکست دیکر भीमसी
نکالدیا۔ ۱۳۰۳ع مین پہر حملہ آور ہوا رانا نے بجز ایک لڑکے کے جسکو نسل قائم رکہنے
کی غرض سے علیحدہ کردیا تہا اپنے سب لڑکون کو ساتہہ لیکر دشمن سے مقابلہ
کیا اور دشمن کی فوج مین بہت کشت وخون کرکے خود مع بیٹون کے مرگیا
فتحمندون نے چیتوڑ کو قتل کیا۔

اوسکے بعد رانا ہمیر میواڑ کا مالک اور محبت وطن کے جوش سے اوسکا بڑا حامی
اور محافظ ہوا رانا ہمیر نے علاؤالدین کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جالور کے مالدیو हमीर
نامی راجپوت رئیس کو چیتوڑ سپرد کرکے دہلی کو چلا گیا چند سال بعد سنہ ۱۳۱۶ء میں जालोर मालदेव
رانا ہمیر نے اپنے بزرگون کی دار الحکومت کو پھر لے لیا اور جب علاؤالدین کا
وارث محمود پھر چیتوڑ لینے کے ارادہ سے آیا تو اوسکو شکست دیکر قید کرلیا۔
اور جب تک اوس نے اجمیر رنتھمبور۔ ناگور اور سوائے شیوپور اضلاع अजमेर
مقبوضہ سابقہ خالی نکردئے اور نشو ہاتھی اور لاکھ روپیہ پیش کش نکیا۔ رہا رणथम्भोर नागोर
نہ کیا۔ सवाई श्योपुर

قدیم خاندانون مین سے اور تو معدوم ہوگئے تھے مگر جے پور مارواڑ بوندی
وگوالیار کے رئیسون نے مع فوجون کے اطاعت کرکے اوسکی شجاعت کو خوب نامور
کیا اسکے عہد مین راجپوتانہ کو پھر ویسا ہی فروغ ہوگیا جیسا تاتاریون کے حملہ سے
بیشتر تھا۔

ہمیر کا انتظام بھی بہت نرم اور مہربانہ تھا کہ اوسکے زمانہ مین رعایا بہت خوشحال
رہی عمر طبعی کو پہونچکر اور ایسا نام جسکو میواڑ مین ابتک دانشور اور شجاع سمجھکر
تعظیم کرتے ہین حاصل کرکے اور بیٹے کو بہت وسیع اور آراستہ سلطنت دیکر
رانا ہمیر نے سنہ ۱۳۶۵ء مین انتقال کیا کیتسی رانا اوسکا بیٹا بھی ویسا ہی نامور ہوا केतसी
اوس نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے کتنے ہی فتوحات حاصل کرکے اپنے ملک
مین اضافہ کیا اور شاہنشاہ ہمایون تغلق پر بھی بکرول کے مقام فتح پائی — बकरोल
بدنصیبی سے اوسکے سرداروں مین سے رئیس بناودہ نے جسکی دختر سے اوسکی बनावदा

شادی ہونیوالی تہی اوسکو ہلاک کیا۔

اوسکے بعد لاکہا رانا خوش لیاقت اور جنگ آور و قدردان فنون ۱۳۸۲ء مین تخت نشین لाखा
ہوا اس نے بہی ملک بڑہایا اور حدود کو مستحکم کیا اور جاورہ مین چاندی کی کانین
تلاش کرکے اونکو جاری کیا وہ بہی محمد شاہ لودہی دہلی کے بادشاہ پر نصرتمند رہا
مگر اوسکی فوج کو گیا سے نکالنے مین مارا گیا قدردانی فنون اور خیرخواہی وطن مین गया
وہ ابتک نیکنام ہے لاکہا رانا کی وفات پر مسند موکل جی نابالغ کو ملی اور اوسکا بہائی मोकलजी
چونڈا جو دعوی ریاست سے خود دست بردار ہوا تہا اوسکے حقوق کا محافظ رہا चौंडा
سن بلوغ کو پہونچکر اوس نے بہی اپنے خاندان کے کل عمدہ اوصاف ظاہر کیے
اور میدان جنگ مین بہت نام حاصل کیا۔ مگر کسی نادانستہ خطا پر اوسکے باپ کی
کنیزک زاد بہائی نے مار ڈالا۔

چونڈا کی مسند سے دست بردار ہونیکی عجیب کیفیت لکہی ہے کہ لاکہا رانا پیر ضعیف
ہو گیا تہا اور اوسکے بیٹے پوتے راج کے مناسب کامون پر مامور تہے رنمل रायमल
والی مارواڑ کے ہان سے اوسکی دختر کی نسبت چونڈا ولیعہد میواڑ کے ساتہہ کرنے
کے واسطے نارجیل آیا جسوقت لانے والے پہونچے چونڈا کہین گیا تہا۔ عمر رسیدہ
راجہ نے جو اپنے امیرون کے درمیان کرسی نشین تہا مہمانون کو خاطرداری
سے بٹہا کر کہا کہ چونڈا ابہی آنیوالا ہے آوے گا تب وہی اس نارجیل کو لیگا اور
موچہون کو تاب دیکر یہہ بہی کہا کہ یہہ کہلونا تم مجہہ سے سفید ریش کو تو کچہہ دوگے
ہی نہین۔ اس مذاق کی لوگون نے تعریف کی اور اوس نے کئی مرتبہ کہا چونڈا
نے خوش طبعی کو قاعدہ سے فایق سمجہے جانے پر خفا ہو کر جس چیز کو اوسکے والدنے

ہنسی مین اپنی طرف منسوب کیا تہا لینے سے انکار کیا۔ چونکہ اوسکی واپسی مین
رنمل کا ہتک تہا اسواسطے ضعیف رانا نے اپنے لڑکے کی سینہ زوری سے
تنگ آکر خود لینا قبول کیا مگر اس شرط سے کہ اگر اس شادی سے میرے لڑکا پیدا
ہو تو چونڈا دعوی مسند نشینی سے دست بردار ہوکر اوسکا اول راجپوت یعنی
فرمان بردار سردار رہے چنانچہ چونڈا نے اپنے باپ کی خواہش کے موافق قسم
کہائی اور بڑی وفاداری سے اوسپر عمل کیا مگر اس ترک دعوی سے بڑا شر پیدا
ہوا بڑی اولاد کے استحقاق مسند نشینی تلف ہونے اور اونکے زبردست
جاگیرداروں مین شمار کیے جانے سے ریاست اسقدر خراب اور تباہ ہوئی
جیسے مغل اور مرہٹون کی فوج کشی سے نہوئی۔

रणमल्ल سنہ ۱۴۱۹ع مین موکل جی کی جگہہ کہمبو رانا ہوا اوسکی نسبت کہتے ہین کہ روی زمین
کے عقلمند بادشاہون مین سے تہا ہمیر کیسی ہمت اور جوانمردی لاکہا کی سی
ذی ہنری اور قدردانی اور دونون کی ذہانت اوسمین جمع تہی۔ اور دونون
سے زیادہ خوش نصیب تہا۔ الغرض وہ ہندو جنگ آورون مین سب سے فایق
تہا۔ سنہ ۱۴۴۰ع مین اوس نے مالوہ اور گجرات کے بادشاہون کی متفق فوج
کو شکست دیکر شاہ مالوہ کو قید کرلیا اور نہ فقط عوضانہ لیکر بلکہ عطیات دیکے
آزاد کیا۔ بعدہ اوس نے بادشاہ دہلی کو شکست دی اور اپنے ملک مین بتیس ۳۲
قلعات تعمیر کرکے گہاٹون کو تعمیرات سے مستحکم کیا اوسکو علم کا شوق تہا اور خود
شاعر تہا اوس نے نہایت حسین رانی سے شادی کی تہی اس سے عیان ہے
کہ وہ عورات کے حسن سے بہی ناواقف نہ تہا۔

کہمبو رانا بڑے حشمت وجلال سے پچاس برس راج کرکے سنہ ۱۴۶۹ع مین اپنے بیٹے
کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی ہلاکت کا سبب صرف خواہش حکومت تہی -
उदा हत्यारा یہہ باپ کا قاتل جسکا نام اُوَدا اور لقب ہتیارا تہا مسندنشین تو ہوا مگر تہوڑے
دنون کے واسطے اوس نے اپنے چار برس کے عہد مین اپنی نسل کو ذلیل کیا
रायमल اور ملک کی ہتک کی اوسکے بہائی راے مل نے نکالدیا کہ دہلی کو سفر و رہوکر وہان
بجلی سے مارا گیا -
سنہ ۱۴۷۴ع مین راے مل مسندنشین ہوا اوس نے اول ہی بادشاہ دہلی کو جو اوسکے
بہتیجے کے شریک ہوا تہا دیرپا لڑائی مین شکست دی پہر بہتیجون کو معاف کردیا
کہ اوسکے مطیع و فرمان بردار ہوگئے اور مالوہ کے مسلمان بادشاہ کے مقابلہ مین
بہی ایسا ہی مظفر رہا مگر اوسکے لڑکون مین نااتفاقی ہونے سے اوسکی خانگی خوشی
مین خلل واقع ہوگیا اون کے معرکون کا حال مفصل ازبس دلچسپ اور عبرت انگیز
ہے مدت تک خوشی سے راج کرکے سنہ ۱۵۰۹ع مین رانا راے مل نے انتقال کیا اور
सांगा اوسکا بیٹا سانگا رانا مسندنشین ہوا -
سانگا رانا کے زمانہ مین میواڑ اوسی اعلےٰ ترین درجہ ترقی کو پہونچا جو ہمیر رانا کے
عہد مین حاصل ہوئی تہی سانگا رانا کی حشمت کا حال اوسکے لشکر کی تعداد سے جو
میدان جنگ مین اوسکے ساتہہ تہا عیان ہوتا ہے کہ اسّی ہزار سوار - سات
راجہ اعلےٰ درجہ کے - نو راو - ایک سو چار سردار بلقب راول و راوت - پانچسو
आमेर جنگی ہاتہی اوسکے ساتہہ رہتے تہے - روساء مارواڑ و آمیر اوسکے مطیع تہے اور
گوالیار - اجمیر - سیکری - رایسین - کالپی - چندیری - بوندی - گاگرون

गागरौन बूंदी चंदेरी कालपी ४ रायसेन सीकरी अजमेर ग्वालियार

رامپوره - آبو کے رائوخراج گذار وجاگیردار ہوکر اوسکی نوکری کرتے تہے - रामपुरा
سانگا رانا بڑا حاکم ہوا ہے اوس نے اول اپنے خاندان کی باہمی نزاع کو رفع आबू
کیا اور پہر دہلی و مالوہ کے مسلمان بادشاہون کے مقابلہ کے واسطے فوج آراستہ
کی - اٹھارہ دیر پا لڑائیون مین اونکو شکست دی اون مین سے دو مین بمقامات
بکرول وگہاٹولی خود ابراہیم لودہی اوسکے مقابلہ پر تہا - बकरोल
مگر جب بابر شاہ حملہ آور ہوا تب مشتبہ ہوا کہ ہندوستان کی سلطنت مسلمانون کو घाटोली
حاصل ہوگی یا بدستور ہنود کے قبضہ مین رہیگی - ابراہیم کو شکست دیکر اور دہلی
وآگرہ پر قبضہ کرکے اوس نے چیتوڑ کا قصد کیا بتاریخ ۱۱ - فروری ۱۵۲۷ء بمقام
موضع خانوہ علاقہ راج بہرت پور قریب فتح پور سیکری دونون فوجین برسر محاربہ
ہوئین تاتاریون کے ہراول دستہ پر سخت حملہ ہونے سے مسلمانون کے ہوش
باختہ ہوگئے باوجودیکہ اونکی کل فوج کمک پر پہونچ گئی تہی جسطرح بامید فتح بڑہی
جاتی تہی بخلاف اوسکے پس پا ہوکر مورچہ باندہنے لگی اسوقت مین اگر رانا دبائے
چلا جاتا تو غالب ہے کہ اوسکو ہی فتح ہوتی مگر اس جزوی فتح کے بعد وہ اپنے
لشکر کو واپس آیا اور بابر کو مقیم ہوکر استحکام فوج اور لڑائی کی عمدہ تدبیرات
کی فرصت ملی -
قریب پندرہ روز تک بابر اپنے لشکر مین گھرا ہوا بیٹھا رہا - گناہون سے توبہ کرکے
مدد الٰہی چاہی - شراب خواری ترک کی طلائی ونقرئی پیالون کو توڑ کر محتاجون کو تقسیم
کردیا - خود بابر نے لکھا ہے کہ جو شخص اول توبہ کرنے اور ڈاڑہی نہ کاٹنے کا عہد
کرنے مین میرا شریک ہوا آساس تہا اوسی شب کو امیر درباری وسپاہی ولشکری ...सास

لوگون مین سے تین سو آدمیون نے گناہ سے توبہ کی جو شراب ہمارے ساتھہ
बग्गादोस्त تھی ہم نے زمین پر ڈالدی اور جو شراب بابا دوست لایا تہا اوسکو نمک ملاکر
سرکہ کردیا۔

ہندو بھی اپنی طرف سے مستعد تھے انجام کار ۱۶۔مارچ ۱۵۲۷ع کو اخیر لڑائی ہوئی
بابر نے مع کل فوج کے نکلکر مقام بیانہ سے ہندوؤن پر حملہ کیا کئی گھنٹون تک بڑی
सलाहदी خونریزی سے لڑائی ہوئی مگر جب انجام نہایت مشتبہ تہا فوج ہنود کا ہراول سلحدی
रायसेन رئیس رائسین باغی ہوکر دشمن سے ملگیا اور خود راناکو مع عمدہ ترین سردارون
کے فرار کرنا پڑا میواڑ کے کوہستان کو بہاگا مگر دلمین مصمم ارادہ تہا کہ فتح کیے بغیر
چیتوڑ مین قدم نہ رکہونگا اگر اوسکی عمر وفا کرتی تو غالباً ارادہ کو پورا کرتا مگر جس
वसवा سال مین شکست ہوئی اوسی سال مین قضا نے بہی آگہیرا بمقام بسوہ واقع سرحد
میواڑ شاید کسی کے زہر کہلانے سے انتقال کیا۔ ایسے شخص کی جو نہ فقط کل عالم
کے قدیم ترین موجودہ خاندان کا مشہور ترین قائمقام بلکہ ہندوستان مین نہایت
مشہور فرمان روا تہا اوصاف ذاتی اور شکل جسمانی کی کیفیت لکہی جاوے تو بیجا
نہین ہے۔ سانگا رانا اوسط قد مگر قوی الجسم اور گورہ رنگ تہا اور مثل اوسکے
کل خاندان کے اوسکی بڑی آنکہین تہین۔ انتقال کے وقت اوسکے عضو عضو
پر جنگ آوری کی علامت تہی۔ ایک آنکہہ تو بہائی سے لڑنمین جاتی رہی تہی ایک
بازو شاہ لودہی دہلوی کے معرکہ مین کہو بیٹہا تہا۔ ایک لڑائی مین ٹانگ ٹوٹ کر
لنگڑا ہوگیا تہا۔ اور تلوار و بہالے سے اوسکے جسم پر اسی زخم تھے دلیرانہ مہم
کرنے مین مشہور تہا چنانچہ مظفر شاہ والی مالوہ کو گرفتار کرنا اسی کا ایک نمونہ تہا

ली اور مشہور ناممکن التسخیر قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ اور فتح سے جسمین علی نامی شاہی
سپہ سالار برسر مقابلہ تہا اُسکی بڑی ناموری ہوئی سجانوہ مین جسکو اوس نے میواڑ
کے شمال مغربی حد قرار دیا تہا ایک محل تعمیر کیا تہا اگر کوئی اوسکا وارث بہی ویسا
ہی دور اندیش اور صاحب تمیز ہوتا تو بابر کی اولاد کو ہندوستان کی سلطنت
کرنا غیر ممکن ہو جاتا۔

रतना سانگا رانا کے بعد سنہ ١٥٣٠ء مین اوسکا پس ماندہ بڑا بیٹا رتنا رانا مسند نشین
ہوا اوسکا عہد صرف پانچ برس کا تہا مگر مرنے سے پہلے اوس نے اپنی آنکھ سے
دیکھکر اطمینان کر لیا کہ اوسکے باپ کے راج کو بے کم و کاست چھوڑکر بابر بہاگ
گیا تہا رتنا رانا بوندی کے رئیس کے مقابلہ مین کہ وہ اوسکی منسوبہ دولہن
کو لے گیا تہا مارا گیا۔

बिक्रमाजीत سنہ ١٥٣٥ء مین اوسکے بعد اوسکا بہائی بکرماجیت ہوا یہہ رئیس بہادر اور شریر
تہا مگر کچھہ لیاقت نہ تہی اول اوسکو بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے شکست دی
اور پہر چیتوڑ کے قلعہ مین گہیر لیا کمال بہادری سے مقابلہ ہوا مگر جب عہدبرائی
غیر ممکن معلوم ہوئی ١٣٠٠ عورتون کو قتل کرکے باقیماندہ راجپوت قلعہ سے باہر
نکلے اور اپنے سرون کو بہت گران قیمت سے بیچا انجام کار بہادر نے چیتوڑ کو فتح و
قتل کیا مگر اوسکو ہمایون کے مقابلہ پر جانیکی ضرورت پڑی چیتوڑ چہوڑ گیا بکرماجیت
نے پہر قبضہ کر لیا مگر اس سے اوسکو کچھہ عبرت نہوئی۔ سردارون کے ساتہہ سختی
سے پیش آیا مفسدہ برپا ہوا اوسکو مسند سے اوتار کر مار ڈالا اور سانگا رانا کے
बानवीर کنیزک زاد بہائی بان بیر کو بجائے اوسکے حکمران کیا مگر بان بیر کی حکومت صرف

اوسوقت تک تھی جب تک سانگا رانا کا پوتا جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا اپنا استحقاق حاصل کرنے کے لایق ہوا - اسکا اودے سنگہ نام تھا -

وہ سنہ ۱۵۴۱ و ۴۲ء مین مسند نشین ہوا اور ایسا ضعیف مزاج اور مغلوب الطبع تھا کہ گویا اطاعت کرنیکواسطے ہی پیدا ہوا تھا ایسے لوگ اکثر بہادر اور بیباک لوگون کے قابو مین رہتے ہین سنہ ۱۵۶۸ء مین اکبر اعظم نے اوس پر حملہ کیا اور سخت محاربہ کے بعد اوسکی دارالریاست کو فتح کیا -

اس لڑائی مین تیس ہزار راجپوت اور سترہ سو رانا کے قریب ترین رشتہ دار مارے گئے نورانیان اور دیگر عورات جلکر مر گئین اسوقت مین عورتون نے بھی مردون کیطرح زور آزمائی اور شمشیر زنی کی تھی اودے سنگہ گروہ گیروا
کے کہاٹ کو راج پیپلہ کے جنگل مین بھاگ گیا اور اودے پور شہر آباد کیا پھر راजपीपला
چار برس بعد مصیبت و ذلت سے مر گیا -

اوسکا بیٹا پرتاب رانا عظیم الشان خاندان کے خطاب اور رتبہ کا وارث ہوا مگر परताप
اوسکے سردار ہم نسل زمانہ کے اختلاف سے متفرق ہوگئے تھے تاہم اوسمین دادا کے عمدہ اوصاف تھے کسی طرح کا خوف و خطر نکرکے اور متوسلون مین سے جسقدر بہم پہونچے جمع کرکے کومل میر مین قیام کیا اور حملہ آورون سے مدت تک مقابلہ کرنے کے واسطے ملک کو آراستہ کیا کل رؤساء راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر صرف اوسی نے مغلون سے رشتہ داری کرنے مین انکار کیا اور یہہ انکار بھی عین اوسوقت مین کیا تھا جب اوسکو اپنی زندگی کی مطلق امید نہ تھی اور جودھپور کا رئیس صرف رشتہ داری کرنے کے جلدوے مین سولہ لاکھ روپیہ سالانہ

جمع کے چہار اضلاع حاصل کر چکا تہا ۔ مگر ممکن نہ تہا کہ نیکی کا اجر نہ ملے ۔
اگرچہ ہلدی گہاٹ کے میدان پر ۱۵۷۶ء مین اکبر کے خلاف وہ وارث نے شکست هलदीघाट
فاش کہاکر اور چند دیگر معرکون مین تباہی اوٹہاکر اوس نے مع اپنے قبایل
اور متوسلون کے میواڑ کو چہوڑ دیا اور دریاے سندہ پر جاکر ریاست جدید
بنالی اور امید نہ رہی تہی کہ اس جلا وطنی سے وہ واپس آوے مگر وزیر کی لاثانی
وفاداری سے اوسکو بدستور دشمن کا مقابلہ کرنے کا ذریعہ ہاتہہ آیا اوس نے
بدل کر پیچہے سے دشمن پر حملہ کیا اور مختصر مہم سے ۱۵۸۶ء مین بجز چیتوڑ واجمیر
ومانڈل گڈہ کل میواڑ لے لیا اور بے باکانہ دلیری مستحکم ہمت اور استقلال طبیعت
مین شہرت حاصل کر کے ۱۵۹۷ء مین اوس نے انتقال کیا ۔

اوسکا بڑا بیٹا امرا رانا اودے پور کی مسند پر بیٹہا وہ اپنی عظمت اور آرام طلبی अमरा
کے مقابلہ مین جنگ آوری کو ہیچ سمجہتا تہا تاہم اوس نے بڑے کام کئے ۱۶۰۸ء
مین اوس نے دیوپر فوج شاہی کو شکست دی ۔ جہانگیر نے بطور انتقام امرا देव
کے چچا سگرا کو کہ گہر چہوڑ کر چلا گیا تہا چیتوڑ دیدیا مگر یہہ تجربہ کارآمد نہین ہوا اسکا सुगरा
کسی سردار کو رضامند نکر سکا اور آٹھہ برس تن تنہا راج کیا تب اوسکا ایمان بہر
ہوا اور اوس نے وارث جایز کو چیتوڑ دیدیا چیتوڑ کے ساتہہ میواڑ کے اسی
قلعے اور قصبے واپس آئے جہانگیر نے رانا کی سزا دہی کیواسطے فوج کثیر متعین
کی اس فوج کا حاکم بادشاہ کا بیٹا پرویز تہا کہامنور کے گہاٹہ مین فوج پہنس परवेज
گئی تب بادشاہ نے اپنے نہایت لایق سپہ سالار مہابت خان کو متعین کیا مگر اوس खामनोर
سے بہی جو امید بادشاہ کو تہی حاصل نہوئی وہ فوج کو اجمیر لے گیا اور رانا کے مقابلہ

مین فوج کشی کرنے سے توبہ کی مگر اس فوج کا اصلی حاکم شاہزادہ خورم یعنی شاہجہان تہا پہر حملہ آور ہوا۔

شاہجہان کے مقابلہ کیواسطے پہر رانا نے اپنی ریاست کی قوت یعنی بہائی بیٹونکو جمع کیا مگر کچہہ کارآمد نہوا۔ اگرچہ اول لڑائیون مین کسیقدر فتح مند رہے مگر اسقدر کم ہوگئے کہ مغلون کی بے حساب فوج کا مقابلہ غیر ممکن تہا جب دیکہا کہ شہر گہر گئے اور ملک برباد ہوگیا تب امان مانگی اسکے بعد کا حال خود جہانگیر نے اپنی قلم سے اسطرح لکہا ہے۔ ۲۶ - تاریخ روز یکشنبہ کو (کسی مہینے) سنہ ۱۰۲۳ھ کے رانا کمال ادب و تعظیم سے دیگر توابعین سلطنت کیطرح میرے بیٹے کی ملازمت حاصل کی مشہور لعل جو مدت سے اوسکے گہر مین تہا اور اسلحہ زرنگار اور سات بیش بہا ہاتہی اور نو گہوڑے بطور خراج پیش کش کئے میرا بیٹا اوس سے شاہانہ خاطر داری سے پیش آیا رانا نے اوسکے قدم پکڑکر عفو تقصیر چاہی اوس نے اوسکا سر اوٹہاکر ہر طرح تشفی و دلجمعی کی اور خلعت فاخرہ مع ہاتہی گہوڑہ اور تلوار کے عطا کیا۔

شاہجہان رانا سے بڑی دریادلی کے ساتہہ پیش آیا کل ملک جو اکبر کے وقت سے فتح ہوا تہا واپس کر دیا اور اوسکے بیٹے کرن کو سلطنت کے سرداران فوج مین بڑے منصب پر ممتاز کیا۔ رانا امر اسنے اگرچہ بظاہر اطاعت کر لی مگر اس ذلت سے اوسکا دل شکستہ ہوگیا تہوڑے عرصہ کے بعد کرن کو راج دیکر شہر اودیپور سے ایک میل کے فاصلہ پر محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان سے پہر نہ نکلا۔

करी
समरा

سنہ ۱۶۲۱ء مین کرن رانا اپنے بزرگون کے تخت پر بیٹہا جب خورم یعنی شاہجہان نے اپنے باپ جہانگیر سے بغاوت کی وہ خورم کی طرف ہوا اور اوسنے اودے پور مین پناہ دی ایسے شخص کے ساتھہ جسنے اوسکے باپ پر کمال شفقت کی تہی احسان کرنا جہانگیر کو بہی ناگوار نہوا مدت تک خوشی سے راج کرکے وہ سنہ ۱۶۲۸ء مین مر گیا۔

اوسکا بیٹا جگت سنگہ مسند نشین ہوا یہہ رئیس بعمر بارہ سال دربار شاہی مین حاضر ہوا تب جہانگیر نے اوسکی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اوسکے چہرہ سے عظمت خاندان کے آثار نمودار ہین اوس نے چہبیس برس تک بہت امن سے راج کیا اودے پور مین اوسکے زمانہ کی تعمیرات جو اوسکے نام سے مشہور ہین بہت رونق کی باعث ہین۔

سنہ ۱۶۵۴ء مین راج سنگہ اوسکا بیٹا رانا ہوا یہہ رئیس خاندان مارواڑ کی لڑکی کو جسے متعصب اورنگ زیب اپنی عقد نکاح مین لانا چاہتا تہا اور جس نے اس رانا کے پاس یہہ پیغام بہیجکر۔ کیا ہنس کوے کے ساتھہ باندہا جاوے۔ یعنی راجپوتنی بندر کی شکل وحشی کی زوجہ ہو۔ اوسکی شجاعت سے داد انصاف چاہی تہی مارواڑ سے اوڑا لایا اور بادشاہ نے جو اوس عورت کے لانیکو واسطے سپاہ بہیجی تہی اوسکو قتل کرکے عورت کو اپنی دولہن بنایا دوسری مرتبہ اس سے بہی زیادہ حق بجانب لڑائی مین وہ اورنگ زیب سے مقابل ہوا سنہ ۱۶۷۷ء کے قریب اوس پُرشر شہزادہ نے منکران اسلام پر محصول جزیہ لگایا اس ظالمانہ حرکت نے علی العموم کل ہنود کو اور علی الخصوص اونکے سرگروہ رانا اودے پور کو

کمال افروختہ کیا اوس نے اورنگ زیب کے پاس نہایت عمدہ مضمون کا خط لکھکر بھیجا
کہ ذیل مین درج ہے۔

مضمون خط رانا راج سنگہ بنام شاہنشاہ اورنگ زیب

بعد حمد ایزد ذوالجلال اور شکریہ کرم و فضل حضور انور کے واضح ہو کہ اگرچہ خیر طلب خدمت
حضور اعلیٰ سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر اطاعت و خیر خواہی کے ہر ایک لازمی خدمت کے
انجام دہی مین ہمہ تن سرگرم ہے میری دلی خواہش اور شبانہ روزی کوشش
اسمین ہے کہ شاہان و امرا و مرزایان و راجگان ممالک ہندوستان و فرمانروایان
ایران و توران و روم و شام و باشندگان ہفت اقلیم اور سیاحان بحر و بر کی فارغ البالی
و بہبودی مین ترقی ہو چنانچہ میرا یہہ شوق مشہور و معروف ہے کہ حضور کے دانا دل
کو بھی اوسمین مقام اشتباہ نہین ہو سکتا اسواسطے اپنے رسوخ خدمات
سابقہ اور حضور کی التفات پر اعتبار کر کے مین حضور سے ایسے معاملہ پر متوجہ
ہونے کی التجا کرتا ہون جسمین ذات خاص اور عوام الناس کے فوائد مضمر ہین۔
مجھکو دریافت ہوا ہے کہ اس خیر خواہ کے خلاف جو تدبیرین ہوئی ہین اونکی تعمیل
و انجام دہی مین زر کثیر خرچ ہوا ہے اور خزانہ عامرہ شاہی مین جو کمی عائد ہوئی
اوسکے رفع کرنے کیواسطے حضور نے خراج وصول کرنیکا حکم دیا ہے واضح رائے
حضور ہو کہ آپکے عظیم الشان بزرگ محمد جلال الدین اکبر خلد اللہ ملکہ نے عرصہ باون برس
تک کاروبار سلطنت کو بڑے استقلال اور انصاف سے انجام دیا تھا اور
ہر فرقہ رعایا کے آرام و آسایش مین کوشش کی تھی خواہ کوئی عیسائی ہو یا موسائی

یا داؤدی یا محمدی یا برہمن ہو یا اون دہریون کے فرقہ سے ہو جو وجود و اہمیت مادہ سے منکر ہین یا اوس سے جو وجود عالم کو منحصر بہ اتفاق سمجھتے ہین اون کی سب پر یکسان توجہہ و مہربانی تہی کہ اس بلا امتیاز شفقت کے شکریہ مین اون کی رعایا نے اونکو جگت گرو یعنی محافظ نوع بشر کے لقب سے ممتاز کیا تہا۔ जगतगुरु

حضرت محمد نور الدین جہانگیر نے کہ خدا اونکو بہی بہشت نصیب کرے اسیطرح بائیس برس تک ظل حفاظت و حمایت کو اپنی رعایا پر محیط رکہا۔ رفیقون کے ساتہہ ہمیشہ وفاداری اور مہمات سلطنت مین قوت و زور آزمائی کرکے کامیاب ہوئے۔

مشہور شاہجہان نے بہی اپنے بتیس برس کے متبرک عہد مین رحم و سخاوت کا عمدہ اجرا اور دوامی نیکنامی حاصل کرنے مین کمی نکی۔

آپ کے بزرگون کی ایسی پُرخیر و فیاض عادات تہین ان فراخ اور علو ہمتی کے اصول پر عمل کرنے سے جسطرف اونہون نے عزیمت کی فتح و نصرت پیش رو ہوئین اور اسی ذریعہ سے اونہون نے اکثر ممالک و قلعات کو مغلوب و مطیع کیا۔ مگر حضور کے عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اسوجہ سے کہ تباہی و مصیبت بلا مزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہوگا آپکی رعایا پامال ہوگئی ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہو گیا ہے ویرانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور آفتین بڑہتی جاتی ہین جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادون کے گہر کو افلاس نے جا گہیرا تو امیرون کا خدا جانے کیا حال ہوگا سپاہ نالان ہے تاجر مستغیث ہین مسلمان شاکی ہین ہندو تباہ ہین اور کمبخت مصیبت زدہ لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ سے محتاج ہین دن بہر غم و غضب سے سر پیٹتے ہین

ब्रह्मण
सेवरा
जोगी
वैरागी
सन्यासी

جو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا چاہے وہ اپنی عظمت
وشان کو کیونکر قایم رکھہ سکتا ہے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک مشہور
ہے کہ ہندوستان کا بادشاہ بیچارہ ہندو مذہبی لوگون سے تعصب کرکے
برہمن سیورہ جوگی بیراگی اور سناسیون سے خراج وصول کیا چاہتا ہے
اور نسل تیموریہ کے عظیم الشان رتبہ کا مطلق لحاظ نکرکے بیگناہ وبیکس
خداپرستون پر اپنی طاقت کا امتحان کرنے پر اوترآئے اگر حضور کا کچھہ بھی
اعتقاد اون کتابون پر ہے جنکو متبرک ومذہبی کہتے ہین تو وے آپکو رہنمائی
کرینگے کہ خداوند تعالےٰ رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین - ہندو اور
مسلمان یکسان اوسکی مخلوق ہین رنگ کا فرق اوسکے حکم سے ہے وہی سبکو
پیدا کرتا ہے آپ کے معبدون مین اوسی کے نام پر اذان دیجاتی ہے اور
بت خانون مین بھی جہان گھنٹے ہلائے جاتے ہین مطمع عبادت وہی ہے
غیرلوگون کے مذہب یا رسمیات کی اہانت کرنا خداوند تعالےٰ کی مرضی سے
خلاف ورزی ہے کیونکہ اگر ہم تصویر کو ہٹاوین تو لازم ہے کہ مورد عتاب مصور
ہون کسی شاعر نے سچ کہا ہے - کہ خداوند تعالےٰ کے مختلف کامون پر اعتراض
ونکتہ چینی کی مبادرت مت کرو -

الغرض محصول جو آپ ہنود سے طلب کرتے ہین خلاف معدلت ہے اور اوسیقدر
خلاف مصلحت ہے کیونکہ اوس سے ملک مفلس ہوجاوے گا - علاوہ بران
یہہ فعل جدید اور قوانین ہندوستان سے خلاف ہے اگر آپکے جوش مذہبی
نے آپکو اس ارادہ پر قطعی آمادہ کردیا ہے تو بمقتضاے انصاف لازم ہے

کہ اول رام سنگھ سے جو ہنود مین مقدم سمجھا جاتا ہے مطالبہ کیا جاوے اور بعد ازان اس نیحر طلب کو یاد فرمایا جاوے کیونکہ میرے مقابلہ مین آپکو کم مشکلات واقع ہونگی ورنہ سور وبکس کو اذیت پہونچانا علوہمتی اور دریادلی سے بعید ہے تعجب ہے کہ وزراے سلطنت نے حضور کو ایمان وعزت کے قواعد کی ہدایت کرنے مین بڑی غفلت کی ہے فقط — رامسिंह

اوس نے اپنے اخلاف اور امراء سلطنت کو طلب کرکے اودے پور پہ حملہ کیا مگر راج سنگہ بہی فنون جنگ آوری مین اوس سے کم نہ تہا اول تو ایک مرتبہ فرار کرکے نوج شاہی کو پہاڑون مین لے گیا اور وہان پہونچکر ایسا مارا کہ بیدم ہوگیا اور متواتر شکست فاش دیکر انجام کار اپنے ملک سے بھگادیا اور ممالک مقبوضہ شاہی مین جاکر لڑنے لگا اوسکے بیٹے نے بادشاہ سے صلح کرلی اور اوسکا ہر طرح سے اطمینان ہوگیا کہ اب ہمارا کچہہ نقصان نہین ہوتا ہے تب ۱۶۸۱ء مین وفات پائی —

جے سنگہ اوسکا بیٹا راناہوا اوس نے حسب تذکرہ بالا اورنگ زیب سے محصول جزیہ نہ لگانیکا اقرار کراکے صلح کرلی تہی۔ ابتدا مین چست وچالاک تہا مگر بابعد عیاش اور آرام طلب ہوگیا اوسکے کل زمانہ مین نزاع خانگی ہوتی رہی ۱۷۰۰ء مین وہ مرگیا اوسکا بیٹا امراجو اوس سے مخالف تہا مسندنشین ہوا۔ — जैसिंह — अमरा

امرا دوم نے سولہ برس حکومت کی پسران اورنگ زیب کے باہمی فساد مین شریک ہوا چونکہ اورنگ زیب کے تعصب سے کل راجپوت تنگ ہوگئے تہے میواڑ مارواڑ وجے پور مین مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے باہم اتفاق ہوا۔

مگر بخوست زمانہ سے اس اتفاق مین ایسی شرایط قرار پائین کہ اونکے سبب سے باہمی
فساد برپا ہوا اور اس فساد مین غیر ریاست کی مدد لینی پڑی اور غیرون نے اونکی
باہمی نزاع اور ضعف کو غنیمت سمجہکر اپنا فایدہ اوٹہایا اودے پور کا جو نقصان
ہوا خود آشکارا ہوجاوے گا مگر یہہ نقصان رانا دوم کے انتقال یعنی سنہ ۱۷۱۶ع کے
संगरामसिंह پیچہے وقوع مین آیا امر ادوم کے بعد اوسکا بیٹا سنگرام سنگہ رانا ہوا اور سنہ ۱۷۳۴ع تک
حکمران رہا اسکے عہد مین میواڑ کی بڑی عزت رہی اور اکثر ممالک جو جاتے رہے تہے
پہر شامل ہوگئے۔ یہہ رانا مربی حاکم بہت منصف عقلمند اور کار ریاست مین بڑا
مستقل مزاج تہا مال کے انتظام مین بہت اچہا سمجہتا تہا اور بہاری داس
بیجولی اوسکا وزیر خوش تدبیر تہا اسی کے عہد مین سنہ ۱۷۱۶ع سے سنہ ۱۷۳۴ع تک مغلیہ
سلطنت ضعیف ہوئی بنگالہ اودہ حیدر آباد کے صوبہ دار خودسر ہوئے مرہٹون
کا اقتدار بڑہا۔

जगतसिंह اوسکے بیٹے رانا جگت سنگہ دوم نے راجپوتون کے اتفاق وحدیت کو جو رانا
امر اکے زمانہ مین ہوا تہا ازسرنو سبز کیا جن رئیسون نے دہلی کے مسلمان
بادشاہون سے رشتہ داری کرلی تہی اون سے اودے پور کی رشتہ داری
ترک ہوگئی تہی کل راجپوتون کو یہہ امر بہت شاق تہا اور شاہان دہلی کے خلاف
جب اتفاق وتعہد کیئے اودے پور سے رشتہ داری کا منصب حاصل کرنا اوسپر
مشروط ہوا کرتا تہا اور یہہ بہی مشروط ہوتا تہا کہ اودے پور کی لڑکیون سے جو
اولاد پیدا ہو دیگر رانیون کی اولاد کلان سے بہی فایق متصور ہوکر مسندنشین
ہوا کرے اس سے خانگی نزاع پیدا ہوئی۔ اور مرہٹون نے اون مین اپنا

مطلب حاصل کیا۔
اسکے علاوہ جگت سنگہ عیش و عشرت کے سبب سے حکومت کے لائق نہ تہا اوسکے
زمانہ مین راج کو جلد زوال ہوا اول تو بہائیون مین عناد ہونے سے سرداران
ریاست باہم فساد مین مصروف رہے دوسرے مرہٹے روز بروز زبردست
ہوتے جاتے تہے مالوہ و گجرات پر قابض ہوگئے تہے نادر شاہ کی معاودت
کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونکو چوتھ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیدی تہی
اور اونہون نے ماتحت سمجہکر راجپوتانہ کی ریاستون سے وصول کی چنانچہ
۱۷۳۶ع مین باجے راو پیشوا اور رانا کے درمیان عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب बाजेराव
ایک لاکہ ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ خراج میواڑ سے پیشوا کو ادا ہونا قرار پایا۔
مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی جے پور نے بہ تقرر شرط مذکور الصدر مہارانا
سنگرام سنگہ صاحب والی اودے پور کی دختر سے شادی کی اور ہمدران
حال بمراد منسوخی شرط مذکور اپنے پسر کلان ایشری سنگہ کی شادی راوت سلومبر
کی دختر کے ساتہہ کی کہ سلومبر کا راوت اودے پور کے بہائی بیٹون مین سب سے सलूंबर
زیادہ زبردست اور راج کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے ۱۷۴۳ع مین مہاراجہ
سوائی جے سنگہ صاحب کے انتقال پر اوسکا بڑا بیٹا ایشری سنگہ مسند نشین
ہوا مگر مادہو سنگہ جو اودے پور کے مہارانا صاحب کا بہانجہ تہا بامداد جمعیت
کثیر دعویدار مسند نشینی ہوا رانا صاحب نے اوسکی مدد کی اور ایشری سنگہ نے
سیندہیہ سے استعانت چاہی ۱۷۴۷ع مین لڑائی ہوئی اوسمین بوجہ سازش
راوت سلومبر اور عدم تندہی اپنی فوج کے رانا نے شکست پائی اور ریاست

بید خلی الیشری سنگہ کی چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دینا کرکے اپنی حمایت کیواسطے ہلکر کو طلب کیا اور بالعوض ایک جزو اس روپیہ کے رامپور کا پرگنہ دیدیا اسطرح مرہٹون کی دست اندازی نے روز بروز زیادہ ہوکر میواڑ کو سرگردان کردیا اور اگرچہ اس مرتبہ تہوڑی سی افیون نے رفع نزاع کرکے مادہو سنگہ کو جے پور کا راج اور ہلکر کو چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دلوائے مگر راجپوتون مین ایسی نااتفاقی اور بے اعتباری پیدا ہوئی کہ ہر معاملہ کے تصفیہ کیواسطے ہلکر و سیندہیہ کو بلانے لگے کہ آخرکار ایسے ہی موجبات متواترہ سے راجپوتانہ مین مرہٹون کا استحکام کامل ہوگیا اور رجب ۱۷۵۲ع مین میواڑ سطح شورش و فساد تہا رانا جگت سنگہ نے انتقال کیا۔

परतापसिंह رانا پرتاب سنگہ دوم نے تین برس بڑی مشکل اور خرابی سے راج کیا اسکے
सेवाजी کل زمانہ مین مرہٹے اودے پور پر متواتر حملہ کرتے رہے اول سیواجی دوم
जनकूजी رघुनाथराव جنکوجی اخیر مین رگھناتھہ راو ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوئے۔

राजसिंह ۱۷۵۵ع مین رانا راج سنگہ دوم مسند نشین ہوا اسکے سات برس کے عہد مین مرہٹون کے حملون اور اداے فوج خرچ کی زیر باری سے ریاست ایسی مفلس اور زیر بار ہوگئی کہ دختر رئیس مارواڑ سے شادی کرنے کے واسطے ایک برہمن سے جو خراج پر مامور تہا روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی۔

उरसी ۱۷۶۲ع مین راج سنگہ کا چچا رانا ارسی حکمران ہوا یہہ ایسا تندمزاج تہا اور سردارون کے ساتھہ ایسی سختی اور بے دردی سے پیش آتا تہا کہ اوس کی بدکرداری سے ریاست پر بڑی مصیبتین نازل ہوئین ۔ ادہر سردارون نے

سرکشی کرکے رتن سنگہ خلف راج سنگہ سے کہ اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا رفاقت کرکے دعوی ریاست کرادیا۔ اودہر سیندہیہ و ہلکر اور مہاراجہ جیپور نے مفسدہ ملک کو موقع غنیمت سمجہہ کر خوب فائدہ اوٹہایا۔ रतनसिंह

فریقین متنازعہ نے مرہٹون سے مدد چاہی سیندہیہ رتن سنگہ کا حامی ہوا سخت محاربہ مین جو اوجین کے قریب ہوا تہا رانا کو شکست ہوئی سیندہیہ نے اودے پور کا محاصرہ کیا اور یقین ہے کہ اگر دیوان امرچند بروہ کوشش اور وفاداری نکرتا تو فتح بہی کرلیتا مدت کے محاصرہ کے بعد سیندہیہ نے ستر لاکہہ روپیہ لینا کرکے فوج برخاست کرلی اور رتن سنگہ کی حمایت چہوڑ دی جب عہدنامہ منضبط ہوچکا سیندہیہ نے اس خیال سے کہ جو چاہونگا وہی ہوگا بیس لاکہہ روپیہ اور طلب کیا امرچند نے خفا ہوکر عہدنامہ پہاڑ ڈالا سیندہیہ نے اوسکی ہمت سے خایف ہوکر ازسرنو عہد کرنا چاہا امرچند نے کہا کہ زر قراریافتہ مین سے مرہٹون کی بدعہدی کا خرچ منہا کیا جاوے گا انجام کار سیندہیہ نے ساڑہے تریسٹھہ لاکہہ روپیہ لینا قبول کیا اسمین سے تینتیس لاکہہ روپیہ نقد دیا اور باقیماندہ کے عوض اضلاع جاود - جیرن - نیمچ - موروِن - رہن کیئے کہ ابتک میواڑ کو واپس نملے ہین - سنہ ۱۷۷۱ع مین ہلکر نے رانا سے نیماہیڑہ لیا اور موروِن بہی اوسی کے ہاتہہ آیا - او ضلع گوڈوار کہ اوسی زمانہ مین بالعوض امداد جنگی جودہپور کو دیا گیا تہا ہمیشہ کے واسطے گیا گذرا ہوا -

उज्जैन
अमरचंदवा
जावद
जीरन
नीमच
मोरवन
नीमाहेड़ा
गोदवार

الغرض اپنے دس برس کے عہد مین رانا ارسی نے کہ اگرچہ دیوان امرچند

بروہ کی مدد سے مخالف کے پنجہ سے بچ گیا تہا زر کثیر ادا کیا اور ملک میواڑ کے عمدہ
اضلاع کہو دئے اور انجام کار تند خوئی و ظلم کی پاداش مین خود ہی قاتلون کے
ہاتہ سے نہ بچا یعنی سنہ ۱۷۶۱ع مین بوندی کے ولیعہد نے اوسے شکار مین
قتل کر ڈالا۔

हमीर راناہمیر اوسکا صغیر سن بیٹا بہی ایسا ہی بدنصیب ہوا اسکے عہد مین میواڑ کی تباہی
کمال کو پہونچی کل سرزمین سطح خونریزی ہوئی اور ہر ایک خفیف حملہ آور شور
و شر کرنے لگا مفسدہ اور حملہ آوری متواتر ہوتی رہی اور اگرچہ عمدہ وزیر امرچند
کی حیات مین اونکا انسداد ہوتا رہا مگر اوسکے انتقال پر بدنظمی انتہا کو پہونچی
اور زوال رسیدہ ریاست مین سے سات اضلاع اور بہی جاتے رہے امرچند
کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اگرچہ سالہا سال میواڑ کا اصلی مالک وہی رہا مگر وقت وفات
اوسکی تجہیز و تکفین کے واسطے زر و روپیہ میسر نہ آیا البتہ اوسکی نیکنامی اب تک
قایم ہے

چونکہ رانا ہمیر صرف چہہ برس گدی پر رہا اوسکی عنفریب کل عہد مین ریاست کا انتظام
बेगू اوسکی والدہ کے اہتمام سے ہوا بیگو کے سردار نے راج سے بغاوت کرکے
چند پرگنات پر قبضہ کر لیا تہا رانی نے باوجودیکہ سلف کے حالات سے کامل تجربہ
پا چکی تہی اوس پر مطلق خیال نکرکے سردار بیگو کی سرکوبی کیواسطے سیندہیہ سے
مدد چاہی۔ سیندہیہ نے مفسد سردارون سے تو اپنا جرمانہ بقدر بارہ لاکہہ
रतनगढ़ खेड़ा सिंगोली روپیہ وصول کر لیا اور راج مین سے پرگنات رتن گڈہ۔ کہیڑی۔ سنگولی۔
پہر خود قبضہ کر لیا اور ارسیہ۔ جوتھہ۔ بیچور۔ نندومی۔ ہلکر کو دیدئے اونسوائک

مرہٹون نے میواڑ سے ایک کرور اکیاسی لاکہہ روپیہ نقد اور اٹہائیس لاکہہ روپیہ
سالانہ آمدنی کا ملک لیا تہا ۔

۱۷۷۸ع مین ہمیر کا بہائی بہیم سنگہ رانا ہوا اوس نے اپنے پچاس برس کے भीमसिंह
عہد مین ایسے ایسے انقلاب دیکہے کہ اس مشہور خاندان مین سے کسی نے نہ دیکہے
تہے وقت مسند نشینی سے انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی تک ملک مین ویسے ہی
فتنہ وفساد ہوتے رہے جیسے اوسکے متقدم کے زمانہ مین ہوئے تہے بیشک
اس انقلاب مین کبہی اوسکی تقدیر یاور ہی ہو جاتی تہی مگر بہت کم اور عرصہ بعد
جب جنرل لارڈ لیک صاحب اور لارڈ ولزلی صاحب نے دونون مرہٹون کو लार्डवेलजली
مغلوب کیا امید ہوئی تہی کہ اودے پور کے حق مین کچہہ بہتری ہو مگر لارڈ کورنولس लार्डकोर्नवेलिस
صاحب کی تدبیر عدم مداخلت سے اودے پور اور راجپوتانہ کی دیگر ریاستین بدستور
سیندہیہ ہلکر امیر خان اور پنڈارون کے مطمع تاخت وتاراج رہین ۔ اخیر مین
مہارانا اودے پور سرگروہ راجگان ہنود کے افلاس وبیکسی کی یہہ نوبت پہونچی
کہ ظالم سنگہ منتظم کوٹہ دس ہزار روپیہ ماہوار دیتا تہا تب دفعۃ الوقتی ہوتی تہی
اس ذلت پر خود اوسی کے سردار وجاگیر دار طعن وتشنیع کرتے تہے اون مین
سے جو زیادہ زبردست تہے اپنے اپنے قلعون کو چلے گئے اور اپنی جاگیرون
کی حفاظت مین مصروف ہوئے رانا بہیم سنگہ کی دختر کشن کنور حسن مین مشہور किशनकुंवर
تہی راجہ بہیم سنگہ والی جودہپور اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے ساتہہ اوسکی
نسبت بہی ہوگئی مگر ۱۸۰۳ع مین راجہ بہیم سنگہ مرگیا اور بجائے اوس کے
مان سنگہ جودہپور کا راجہ ہوا مثل ریاست کے اوس نے کشن کنور کے मानसिंह

सवाईसिंह

ازدواج مین بہی وراثت کا دعوی کیا مگر سوائی سنگہ نامی ایک شخص نے کہ سابق مین راجہ بہیم سنگہ کا وزیر تہا اور اوسکا مقصد یہہ تہا کہ جیپور و جودہ پور کی ریاستون مین نزاع پیدا ہو۔ راجہ جگت سنگہ والی جیپور کے عشق بازمزاج کو ایسی تحریک دی کہ اوس نے بہی کشن کنور سے شادی کرنے کی درخواست کی۔ اگرچہ اودے پور سے جے پور کے معتمدون کو جو شادی کا پیغام لیکر گئے تہے حقارت سے رخصت ہوئے مگر دونون رقیبون یعنی راجہ جگت سنگہ والی جے پور اور راجہ مان سنگہ والی جودہ پور کے درمیان فساد عظیم برپا ہوا امیرخان غارتگر نے جسکو اول راجہ جے پور نے بلایا تہا اور والی جودہ پور نے طمع دیکر اپنی طرف کرلیا راجپوتانہ کو خوب تباہ کیا کسی قسم کی بدنامی نہ تہی کہ اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے حاصل نکی دغابازی کے ساتہہ قتل اور قتل کے ساتہہ غارتگری برابر جاری رہی دونون رئیسون مین سے کوئی اپنے دعوی سے دست بردار نہوا اور ملک مین سیلاب خون جاری ہوا انجام کار امیرخان کے مشورہ سے قرار پایا کہ سبب فساد گم ہوجاوے یعنی کشن کنور فخر راجستان کو ماردیا جاوے ٹوڈ صاحب نے اوسکی سرگذشت اسطرح لکہی ہے کہ۔

قتل کشن کنور

کشن کنور بائی بعمر سولہ سال تہی اوسکی ماں راجگان انہلواڑہ کی چورہ قوم سے تہی عمدہ حسب ونسب اور لاثانی حسن جسمانی پر خوش مزاجی اور نیک طینتی کا اضافہ ہوا تہا ان اوصاف کے اعتبار سے اوسکو جو فخر راجستان کہا ہے ہرگز بے محل نہین ہے۔

وغاباز وخونخوار پٹھان اودے پور کو گیا وہان مکار اجیت سنگہ اوسکا شریک ہوا پٹھان بظاہر غریب اور چال چلن کا سیدہا سادہا عزت اور تعظیم سے متنفر مگر اقتدار وحکومت کا حریص تہا مذہب جسکا وہ کمال اسلامی تعصب سے پابند تہا اگر حیلہ اصول مطلب نہ کہا جاوے تو بہی حرص وطمع کی انتہائی تدبیرون مین جنپر وہ اپنی ذات خاص کے سوائے ہر ایک شے کو قربان کر سکتا تہا مانع تہا۔ جب اوس نے اپنا راز دلی ظاہر کیا کہ یا تو کشن کنور مان سنگہ کی رانی ہو یا مرکر راجپوتانہ کو امن دے رانا صاحب کو صاف ثابت ہو گیا کہ اگر بائی کو راٹہوڑ رئیس کے ساتہہ نہ بیاہا جاوے تو پٹہان کے طیش وعتاب سے ذلت اوٹہانی پڑے گی اور اوسکی خونخوار فوج محل تک تاخت وتاراج کرے گی۔
یہہ ٹہیری کہ کشن کنور مرجاوے۔
مہاراجہ دولت سنگہ سے کہ چار پشت کے فرق سے رانا کا بہائی تہا اودے پور کی عزت بچانے کیواسطے کہا گیا حیرت زدہ ہو کر پکارا جس زبان سے یہہ حکم ہوا ہو اوس پر لعنت ہے اور اگر مین اوسکی بجا آوری کرون تو میری نمکخواری پر خاک پڑے۔ بعد ازان رانا کے خواص وال بہائی مہاراجہ جوان داس کو ضرورت شدید سے آگاہ کر کے کہا گیا کہ ہر ایک شخص سے اس کام کا ہونا محال ہے اوس نے فعل قبیح کا ارتکاب منظور کیا اور خنجر لیکر گیا مگر جس وقت پیاری کشن کنور بچگانہ ناز وانداز سے اوسکے سامنے آئی اوسکی دریائے غیرت نے جوش کہایا دل دہڑکنے لگا ہاتہہ پانو پہول گئے خنجر گر گیا نادم وذلیل ہو کر باہر چلا آیا۔

اسطرح اقدام ہلاکت اوسکی ماکو ظاہر ہوگیا اوس نے صداے آہ و نالہ بلند کر کے
محل مین ہنگامہ محشر برپا کیا کبہی بیرحم حیوان صفت ہلاکئون کو گالی دیتی تہی کبہی
بیچارہ معصوم بیگناہ کی جان بخشی کے واسطے عجز والتجا کرتی تہی مگر تقدیر سے چارہ
نہ تہا اوسکا مرنا لابدّ ہوا۔

اس کام سے مردون کو حمیت و غیرت دستکش اور فولاد کی سختی معذور ہوچکی
تہی مجبور عورتون کے ذمہ پڑا اور آگ کا کام شربت کے پیالہ سے لیا گیا مشاطۂ
قصاب صورت نے باپ کیطرف سے پیالہ پیش کیا اوس نے کمال ادب واستقلال
سے تسلیم کر کے نوش کیا اور اوسکو ترقی حشمت واقبال کی دعا دی جب ماں نے
اوسکی نامردی اور سنگدلی پر لعنت و ملامت کر کے کوسنا شروع کیا تو اوس کی
اسطرح تشفی اور اشک شوئی کی۔

ماجی تم پہر بہی منحوس و غم آلودہ حیات کے قطع ہونے پر کیون اتنا افسوس کرتی
ہو۔ مین مرنے سے نہین ڈرتی کیا مین لڑکی نہین ہون مجہے مرنیکا خوف کیون
ہو ہم لڑکیان تو جنم سے مرنے کیواسطے ہی پیدا ہوتی ہین ہم دنیا مین اسیواسطے
آتی ہین کہ جلد پہر رحلت کرین اسی پر اپنے باپ کی بدل شکر گزار ہون کہ اوس
نے اتنے برسون تک مجہے زندہ رہنے دیا۔

تا وقتیکہ شربت جگر خراش نے اوسکے خون مین مخلوط ہونے سے گریز کیا ایسی
ہی تقریر کرتی رہی۔ اب دوسرا جام تیار ہوا اوس نے اوسی ضبط سے اوسکو
بہی قوط کیا اور پہر ڈالدیا۔ اسپر بہی گویا انسانی ہمت اور ضبط کا امتحان باقی
پر منحصر تہا تیسرا اور دیا گیا اس مرتبہ طبیعت نے سم قاتل کے مقابلہ اور اوسکی

اذیت کی طوالت سے کنارہ کیا اور ثابت ہوا کہ جس حسن دلفریب اور بیخوف ہمت
نے بانی نسل یعنی باپو رواں کی جان بچائی تھی کشن کنور کو وراثت مین ملی تھی۔
مگر کمینہ تشنہ خون پٹھان اور اجیت سنگہ کو اوسکے بیحس و حرکت دیکھے بغیر
صبر کہان تہا اتنی دیر تک اوسکی جان نہ نکلنے سے اونکو اور بھی جوش ہوا
افیون کسومہ کی ایک گہونٹ اور دی اوس نے تبسم سے لیا اور سبکو رخصت
کرکے پی گئی۔ وحشی سنگدلون کی مراد پوری ہوئی یعنی وہ اوس خواب سے غافل
ہوئی جس سے کوئی حشر تک بیدار نہین ہوتا۔

کمبخت ماں بھی بیٹی کی بعد زیادہ نہ جی طبیعت اس غم کی متحمل نہو سکی کہانا پینا چھوڑ
دیا اور جلد اوسکی نعش کی پیرو ہوئی۔

خود خونخوار خان نے بھی جب بانی ظلم و ذلت یعنی اجیت سنگہ خبر لیکر آیا اوسے
اس طعن کے ساتھہ بحقارت تمام اپنے روبرو سے ہٹا دیا کہ کیا اسی رجپوتی
کو بوجھوں مرتے تھے۔ مگر ابھی تو اپنے ہمسر سردار و مخالف کے تشنعون کی
اس سے بھی زیادہ دلخراش تیر سینہ پر لینے باقی تھے۔ سنگرام سنگہ سکتاوت संगरामसिंह सकतावत
کہ ہر صورت سے اجیت سنگہ کے خلاف تہا اس حادثہ سے چار روز بعد دربار अजीतसिंह
مین آیا عالی دماغی اور بکمال تہوری سے اوسکو نہ دشمن کی تلوار کا خوف تہا
اور نہ اپنے آقا کی خفگی کا۔ وہ بلا اطلاع حضور مین آیا اور دیکہا کہ کمینہ مکار
اجیت سنگہ بیٹھا ہے یکبارگی نعرہ زن ہوا۔ اے بدمعاش منحوس شیطان تونے
سیسودیہ قوم پر خاک ڈالی اور اس قوم کے پاکیزہ خون کو کہ ہزار ہا سال سے सीसोदिया
بے آلایش و بدنامی رہا ہے ناپاک کیا ایسے گناہ کا داغ لگایا ہے کہ کبھی نہ دہل

سکیگا اور کوئی سیسودیہ سر نہ اوٹھا سکیگا ایسا پاپ کیا ہے کہ اوس کی
پاداش مین کوئی سزا کافی نہین اور کسی پرائشچت سے اوسکا دفعیہ ممکن نہین प्रायश्चित्त
اب ہمارے خاندان کا زوال قریب ہے اور باپوراول کی نسل قطع ہونیوالی ہے
پرمیشر نے ہماری تباہی کے یہہ آثار دکہلائے ہین - رانا نے دونون ہاتہون
سے اپنا موہنہ ڈہک لیا تب وہ اجیت سنگہ کیطرف مخاطب ہوکر بولا اے خاندان
سیسودیہ کے کلنک نطفہ حرام خاک پڑے تیرے سر پر تو نے ہم سبکو موہنہ
دکہانیکو جگہہ نرکہی رام کرے تو نپوتہ یعنی لاولد مرے اور تیرا نام ونشان مٹ राम निपूत
جاوے اتنی جلدی کیون کی کیا پٹھان نے شہر پر حملہ کردیا تہا یا وہ زنانہ
مین گہسا جاتا تہا اور اگر ایسا ہی ہوا تہا تو کیا تم اپنے باپ دادا کیطرح راجپوت बापदादा
ہوکر نہین مرسکتے تہے اونہون نے کیا تمہاری طرح سے نام پیدا کیا تہا
کیا ایسے ہی کامون سے ہمارے خاندان کی شہرت ہوئی ہے اور اسی جوانمردی
سے بادشاہون کا مقابلہ کیا تہا چیتوڑ کی شاکون کو بہول گئے مگر افسوس ہے शाकों
مین کس سے بات کرتا ہون تو راجپوت نہین ہے اگر تو اس کی عزت مین خلل
پڑتا اور تم اون سبکو مار کر او زدست بقبضہ ہوکر دشمن پر گرتے اور مرتے
مارتے تو بہی صبر آتا باپوراول کا بیج تو بہگوان بچالیتا ایسی ذلیل طرح سے
جان بچانا ہزار دفعہ مرنے سے بدتر ہے پٹھان کی حملہ آوری کا ذرہ تو انتظار
کیا ہوتا کیا وہ تمکو کہول کر پیجاتا خوف نے تمہارے ہوش وحواس کہو دئے बोलकर
ورنہ تم اپنے گہر کا خون نہ کرتے اگر امن کیواسطے فریب و بدکاری سے تمکو پہیر
نہ ہاتو بچارے کشن کنور کے اور کسیکو ہی مار دیا ہوتا مگر اب تمہاری نسل ختم ہونے

والی ہے ۔
جس شخص نے اپنے آقا اور نوع بشر سے دغا و بے ایمانی کی تہی وہ کیا جواب
دے سکتا تہا بہادر سنگرام سنگہ تو مر گیا مگر اوسکی پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی
بچا تو وہ لڑکے لڑکیون مین سے صرف ایک لڑکا کشن کنور کا بہائی رانا ہونیکے واسطے
بچا اور اگرچہ بعد ازان اوسکے دو لڑکیان جیسلمیر اور بیکانیر کے رئیسون سے
بیاہی گئین مگر آیندہ کو اولاد دختران کی قدر جاتی رہی جہا رانا کو ایک دفعہ
سوائے جوان سنگہ کے اور کسی سے امید نہ رہی تہی کیونکہ باوصف جوانی
اور تندرستی کے مدت تک اولاد نہوئی مگر اخیر مین باگھیلی رانی سے لڑکا پیدا
ہوا۔ جوان سنگہ کا بڑا بہائی دو برس پیشتر مر گیا تہا اگر وہ زندہ رہتا تو
تیسرا امر سنگہ ہوتا۔
اجیت سنگہ پر بہی سراپ بخوبی اثر پذیر ہوا۔ ایک مہینہ نہ گذرنے پایا کہ اوسکی شاپ
عورت اور دو لڑکے مر گئے اور وہ خود پاپ دہونے کیواسطے ہر ایک تیرتھ
پہ رام رام کرتا پہرا مگر وہ دغا بازی اوسکے سینہ سے نہین گئی۔ پس یہی کافی
ہے کہ حسب قول سنگرام سنگہ اوسکے سر پر خاک پڑے اور کشن کنور کے
خون کا داغ اوسکی روح سے گنگا جل بہی نہ دہو سکے۔ جنگ پنڈارہ کے اخیر پिंडारा
تک راناصاحب کے افلاس و بیکسی کی کیفیت جو پیشتر لکہی گئی ہے بدستور رہی
جب اوس مہم پہ انگریزی فوج میواڑ مین گئی تب دیکہا کہ ملک ویران اور شہر
بیچراغ پڑے ہین راناصاحب کا اختیار بالکل موقوف ہوگیا ہے افسری و ماتحتی
کے کل روابط فسخ ہوگئے اور راج معرض زوال مین ہے۔

تاریخ زمانہ حال

۱۸۱۸ء مین بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر۲ عہدنامجات مندرجہ باب اول سرکار انگریزی نے راج اودے پور کو ظل حمایت مین لیا سردارون کو جمع کرکے جو ملک اونہون نے دبا لیا تہا از سر نو شامل خالصہ کیا گیا اور سردارون کے حقوق پر لحاظ رکہنے کا رانا صاحب سے اقرار کرایا گیا اور سرکار نے یہہ بہی اقرار کیا کہ راج اودے پور کے جو ممالک غیر رئیسون نے چہین لئے ہین اونکے واپس دلانے مین بہی حسب موقع و واجبیت کوشش کیجاوے گی جہاں رانا صاحب نے سرکار کی سرپرستی اور اپنی ماتحتی قبول کرکے دیگر ریاستون سے ملکی معاملات مین خط وکتابت نہ کرنی اور تنازعات کو سرکار انگریزی کے فیصلہ پر منحصر رکہنے کا اقرار کیا اور پانچ برس تک چہارم آمدنی ریاست اور بعد ازان فی روپیہ چہہ آنہ سالانہ بابت خراج ادا کرنے کا اقبال کیا۔

اس عہدنامہ کی ساتوین قلم کے بموجب چہینے ہوئے پرگنات واپس کرانیکا
नीमाहेड़ा اقرار ہوا تہا اوسکی نسبت علی الخصوص بابت پرگنہ نیماہیڑہ کے راج اودے پور
नवाबमीरखां کو سرکار انگریزی سے شاکی ہونیکا موقع ہمیشہ حاصل ہے یہہ پرگنہ نواب امیر خان
शोरसाहब کو عطا ہوکر واپس نہ دلایا گیا۔ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین کپتان شور صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے اودے پور کی فوج کو نیماہیڑہ مین دخل کرنے دیا مگر جب امن ہوگیا سرکار نے پہر اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوادیا اور غدر کے زمانہ مین جو تحصیل کی تہی اوسکا روپیہ بہی واپس کرایا جبسے سرکار انگریزی کا اودے پور سے تعلق ہوا ہے وہان کے رئیسون اور سردارون

سے درمیان کہ اس ریاست کے سردارون کے برابر کسی اور ریاست مین
اختیارات وحقوق حاصل نہین ہین ہمیشہ نزاع وفساد رہے ہین - ان سردارون
مین سے اکثر پہلے راناصاحبون کی اولاد مین سے ہین ان مین سب سے معروف
چونڈا کے خاندان کے چونڈاوت ہین اور اون مین سب سے زبردست سلومبر — चोंदा चोंदावत
کا راوت ہے کہ راج مین عہدہ سروپنچی کا دعوی رکہتا ہے اور جب ١٨١٨ع — सलूमर का रावत
مین فیما بین سرکار انگریزی وراج اودے پور عہدنامہ ہوا تب راوت کے
اس عہدہ پر بطور موروثی قایم ہونے کے سرکار سے کفالت چاہی تہی کہ منظور
نہین ہوئی - وہ دوسرے درجہ پر سلکتاوت ہین - جب سرکار انگریزی سے
تعہد ہوا یہہ سب سردار مہاراناصاحب سے بالکل خود اختیار اور علیحدہ ہو رہے
تہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جنکو ریاست کا اختیار دگی تہا - مہاراناصاحب
اور اونکے سردارون کے درمیان قولنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا -

قول نامہ

قول نامہ سرداران راج میواڑ مرتبہ عہد کرنل ٹوڈ صاحب مورخہ ٤ - مئی ١٨١٨ع
کل دیہات خالصہ جو زمانہ فساد مین حاصل ہوئے ہین ونیز وہ جو ایک سردار
نے دوسرے سے چہین لیئے ہین واپس دلائے جاوینگے -
رکہواڑہ بہوم وغیرہ کی جدید لاگین موقوف ہوجاوینگی - — रखवाड़ा भूम
دان بسوہ کہ صرف سرکار کا حق ہے اسی تاریخ سے بند ہوجاوے گا - — दान बिसवा
کوئی سردار اپنی جاگیر کے اندر چوری ہونے دیگا اور نہ باوریہ - موگہیا تہوری — बावरया मोघीया थोरी
وغیرہ چورون کو خواہ اپنے علاقہ کا ہو یا غیر کا پناہ دیگا اور سوا اسے اونکے

جو ایمانداری کا پیشہ گزین کسیکو رہنے نہ دیگا ان لوگون مین سے جو کوئی خفیہ
مقامات پر مسکن گزین ہوگا فی الفور قتل کیا جاوے گا اور مال مسروقہ کا پیدا
کرنا اوس کے ذمہ ہوگا جسکی جاگیر کے اندر ارتکاب جرم چوری ہوا ہو۔

बमजारी व्योपारियो

دیسی و پردیسی بنجارون اور بیوپاریون کے قافلے جو اس ملک مین آوینگے
اونکی بخوبی حفاظت کرینگے اونکو کسی طرح کی ایذا و تکلیف نہونے دینگے جو کوئی
اسکے خلاف کریگا اوسکی جایداد ضبط ہوگی۔

بموجب حکم کے خاص ریاست و بیرونجات مین نوکری کرینگے سردارون کے
چار فریق ہونگے ہر ایک فریق تین مہینے دربار مین حاضر رہیگا اور پھر اپنے
گہر کو رخصت ہوگا۔ دسہرہ کے تہوار پر دس روز پیشتر سال تمام مین ایک
دفعہ سب سردار جمع ہونگے اور بیس روز بعد سوائے اون سردارون کی
جنکی نوکری ہوگی سب اپنے گہرون کو واپس جاوینگے اوقات ضرورت بموجب
اونکی نوکری مطلوب ہوگی تعمیل حکم کرکے حاضر ہونگے۔

पटायत

کل پٹایت اور رشتہ دار اور خاندان کے سردار جو دربار کی سند کے بموجب
جاگیرون پر قابض ہین علیحدہ علیحدہ نوکری کرینگے کسی دوسرے بڑے سردار
کے ساتھہ یا شامل رہ کر نوکری نہ کرینگے۔ سردارون کے رشتہ دار اور

पट्टो

جاگیردار جو اونہین کے دیئے ہوئے پٹون کے بموجب اپنی جاگیرون پر قابض
ہین اونکی نوکری کرینگے۔

کوئی سردار اپنی رعیت پر سختی و تشدد زیادہ ستانی و جرمانہ نکرے گا یہہ قاعدہ
مقرر ہوا۔

جو کچھہ اجیت سنگہ نے لکھدیا ہے اور دربار نے منظور و قبول کیا سب منظور
کرین گے جو کوئی شرایط مندرجہ بالا سے منحرف ہوا ور اوسکو رئیس سزا دے
تو اسمین دربار کا کچھہ قصور نہو گا جو کوئی منحرف ہوا وسکو اکنلنگ جی اور سری
دربار کی دہائی ہے

دستخط مہارانا صاحب　　دستخط کرنل لوڈو صاحب　　دستخط ۳۳ سرداران

اس قولنامہ کے بموجب سردارون نے منظور کیا تہا کہ جو زمین بچاس برس کے
اندر بیع کر دیا اور کسی طرح حاصل کی ہے واپس کر دین گے اور اپنی آمدنی
کی فی ہزار روپیہ پر دو سوار اور چار پیادون کے حساب سے سالتمام مین
ایک سہ ماہی نوکری کرتے رہین گے اس انتظام کا مقصد یہہ تہا کہ جسقدر
ملک سنہ ۱۷۶۶ع کے بعد اودے پور سے جاتا رہا ہے از سر نو شامل کیا جاوے
مگر اس قولنامہ پر بہت کم عملدرآمد ہوا تہوڑے دنون بعد نوکری کے سواے
مہارانا صاحب نے چہٹوند یعنی آمدنی کا چہٹا حصہ بطور خراج اول لڑکیون
کی شادی کے خرچ کیواسطے اور بعد ازان انتظام پولیس کیواسطے وصول
کرنا شروع کیا سردارون نے اس محصول کے دینے مین عذر کیا اس وجہہ
سے کہ اول تو ہمنے منظور نہین کیا ہے دوسرے جن کامون کے واسطے
لیا جاتا ہے اون مین خرچ نہین ہوتا اسواسطے سنہ ۱۸۲۷ع مین دوسرا
قولنامہ مرتب ہوا اور یہہ قرار پایا کہ سردار آمدنی کا چہٹا حصہ دیا کرین اور
اوسکے عوض نصف نوکری سے معاف رہین یعنی سالتمام مین بحساب فی ہزار
روپیہ ایک سوار اور دو پیادون سے تین مہینے تک نوکری کیا کرین سرکار نے

अजीतसिंह
इक़रारना
मीदरबार
फटोद

اس قولنامہ کو بطور فعل مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں کے تصدیق
و منظور کیا مگر اوسکی تعمیل کی کفالت نہ کی —

कोलनामा قول نامہ

कोपसाहव جو کپتان کوپ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے درمیان مہارانا صاحب اور
اور اون کے سرداروں کے منضبط کرا کے ۲۷ اپریل سنہ ۱۸۲۸ء مین منظوری
کے واسطے بہیجا —

भीमसिंह قولنامہ فیما بین مہارانا بہیم سنگہ صاحب و سرداران و جاگیرداران میواڑ
جو سنہ ۱۸۲۸ء مین قرار پایا تہا اور سرکار انگریزی سے منظور ہو گیا تہا حقوق متعلقہ
اور فریقین کے فرایض کیواسطے قاعدہ مقرر کرنے مین غیر مکتفی ثابت ہوا اسواسطے
مہارانا صاحب اور سردار اوسکے سواے دیگر شرایط ذیل بالاتفاق مقرر کرکے
سرکار سے منظوری کی درخواست کرتے ہین —

छटोंद خالص پیداوار کے چہٹے حصہ کے بموجب چہٹوند لگائی جاویگی اور ششماہی کی
قسطون سے وقت معینہ پر ادا ہوتی رہین گی اس مطالبہ کے سواے جرمانہ وغیرہ
اور کچہہ نہ لیا جاویگا —

ہر ایک سردار کو لازم ہو گا کہ جسقدر جمعیت اوسی سند کے بموجب لانی چاہیے
اوس سے نصف لیکر اپنی باری پر سالتمام مین تین مہینے تک نوکری بعد
انقضاے میعاد اوسکو دربار سے اپنی جاگیر پر جانے کی اجازت ہو جاویگی
پردیسی بیوپاریون کو جو اس ملک مین ہو کر گذرین اونکو چاہیے کہ جس گانو
مین ٹہیرین وہان کے سردار اور اہالیان پولیس کو اطلاع دیکر اونکی حفاظت

مین رہین کہ اون کے مال کی حفاظت کیجاوے گی اور سردار لوگ حفاظت کے ذمہ ور ہون گے ۔ مگر جو لوگ بلا اطلاع گانوسے باہر ڈیرہ کرینگے اونکی حفاظت کے ذمہ ور نہونگے ۔

سردار وغیرہ اپنی رعایا سے بموجب دستور خالصہ کے نصف پیداوار لینگے اگر عذر ہو تو رعایا تیسرا حصہ حسب رواج دیگی ۔

ہم اپنے کامدار و پٹیل وغیرہ کا حساب انصاف سے کرینگے ۔ कामदार पटेल

کوئی گانو معقول سبب کے بغیر قرق نہ کیا جاوے ۔

اگر کوئی سردار ظلم کریگا تو اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دیجاوے گی ۔

کل بھوم جو سمت ۱۷۲۲ سے پیشتر عطا ہوئی ہے جایز سمجھی جاویگی ۔

دھونس روزینہ دستک وغیرہ کسی سردار پر ضلع کی کچہریوں سے جاری نہونگی بلکہ عندالضرورت دیوان کے حکم سے جاری ہونگے ۔ धौंस रोज़ीना

ستہرنا مقدار معینہ پر رہیگا مگر قانون کے واسطے ہرگز نہوگا ۔ [illegible]

اس پر ۱۸۳۹ء تک فریقین کے دستخط ہوئے اور اخیر مین کرنل رابنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بطور گواہی کے تصدیق کیا ۔ रोबिनसन

انضباط عہدنامہ کے بعد مرہٹہ اور دیگر غارتگرون کے گروہ جو راناصاحب کے ممالک مین مقیم تہے اونکو وہان سے نکالا گیا مگر بدنظمی ریاست اس حد کو پہونچ گئی تہی کہ کرنل لوڈو صاحب اول پولیٹکل ایجنٹ کو کل کاروبار ریاست کا اہتمام خود کرنا پڑا اون کی تدبیرات ایسی مفید پڑین کہ تین برس کے عرصہ مین رعایا و ملک فارغ البال ہوگئی اور ملک کی آمدنی بہی دوچند ہوگئی یعنی

سنہ ۱۸۱۹ء مین للعہ لاکھ للعہ تہی سنہ ۱۸۲۱ء مین سے لاکھ للعہ
ہوگئی نظم و نسق امور ریاست کا طریقہ اپنے عمل سے دکہا کر کرنل ٹوڈ صاحب
نے حسب الحکم گورنمنٹ اختیار ریاست اہالیان راج اودے پور کو سپرد کیا
مگر اون سے اچہی طرح کام نہو سکا دو برس مین قرضہ بکثرت ہوگیا ملک کی
آمدنی رہن ہوگئی اور سرکار انگریزی کا خراج بقدر للعہ لاکھ للعہ
چڑہ گیا۔ پہر راج کے اہلکارون کو تاکید سے زیر نگرانی رکہا گیا اور کسیقدر
اصلاح بہی ہوئی مگر انجام کار انتظام ریاست باہتمام صاحب پولیٹکل ایجنٹ
بہادر کئے بغیر کاربراری نہوئی۔
باقیات خراج و خراج زمانہ حال کے واسطے چند پرگنات علیحدہ کئے گئے اور
مہارانا صاحب کے مصارف کے واسطے ہزار روپیہ یومیہ مقرر کرکے جمع و
وخرچ ریاست کا بندوبست قرار واقعی کیا گیا اگرچہ مہارانا صاحب کی
یہہ بے اختیاری خود اونہین کی نادانی کا نتیجہ تہا تاہم صرف بنظر اسلوبی
امور ریاست چو دست اندازی ضرور متصور ہوکر بطور عارضی کی گئی اور
سنہ ۱۸۲۶ء مین پہر مہارانا صاحب کو اختیار دیا گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کی مداخلت برخاست کی گئی پہر ویسی ہی بدنظمی ہوگئی آمدنی ملک پہر اوسیقدر
کم ہوگئی جسقدر سنہ ۱۸۱۸ء مین تہی چند مہینون مین فضول خرچی اور ظلم انتہا
درجہ کو پہونچی راستون پر تنہا مسافرون کا گذر غیر ممکن ہوگیا اور ملک مین
ہر طرح غدر ہوگیا۔
मेरवाड़ा سنہ ۱۸۲۱ء مین انگریزی فوج نے میرواڑہ کے علاقہ کو جسمین اقوام سرقت پیشہ

رہتے ہین اور ایک حصہ اوسکا اودے پور کے راجگان کا سپے مغلوب کیا
اور بنظر حفظ امن و ترقی ملک کل علاقہ مین انگریزی بندوبست رکھنا مناسب
متصور ہوکر وہان ایک فوج متعین ہوئی اور اوسکے خرچ مین راج اودیپور
سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا قرار پایا اگرچہ مہارانا صاحب کو یہہ تجویز
پسند نہ تہی مگر بپاس خاطر سرکار انگریزی اپنے علاقہ کے دیہات دس برس
کے واسطے انتظام انگریزی مین مفوض کردئے مگر اس مرتبہ کوئی عہدنامہ منضبط
نہوا چونکہ اس منظوری مین مہارانا صاحب کی کامل رضامندی نہ تہی اسواسطے
بندوبست کے مصارف کیواسطے باوجودیکہ زیادہ تہے پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ کے سواے اور کچہہ مطالبہ نہوا ۱۸۳۳ع مین اس بندوبست کی میعاد
ختم ہوئی تو مہارانا صاحب نے اوسکے فوائد سے بخوبی آگاہ ہوکر علاقہ مذکورہ
کو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ باب دوم آٹہہ برس کیواسطے پہر بخوشی تمام انتظام
انگریزی مین مفوض کیا اور فوج کے مصارف مین بجاے پندرہ ہزار روپیہ
کے بیس ہزار روپیہ سالانہ دینے منظور کیے ۱۸۴۳ع مین مہارانا صاحب نے
اوس علاقہ کے بدستور انتظام انگریزی مین بلاتعین میعاد مگر تا خوشی سرکار
انگریزی رہنے کا اقرار کیا ۱۸۴۷ع مین سرکار نے چاہا کہ عہدنامہ باضابطہ
کے ذریعہ سے اس علاقہ کو براے دوام علاقہ انگریزی مین شامل کیا جاوے
مگر مہارانا صاحب نے اوسکے عوض مین اضلاع جاود نیمچ و جیرن وغیرہ جावद नीमच जीरन
کے واپسی کا دعوی کیا اور ان کی حکومت ایسی پوچ و ظالمانہ تہی کہ انکو
اضلاع مذکور کا دینا مناسب معلوم نہوا اسواسطے کچہہ طے نہوا اور دیہات

मेवाड़ मेरवाड़ा

میواڑ علاقہ میرواڑہ بغیر معین صورت سے بدستور انگریزی انتظام مین رہے
کہ ابتک اوسیطرح چلے آتے ہین۔

भीमसिंह जवानसिंह

۱۸۲۸ع مین مہارانا بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکا بیٹا جوان سنگہ
مسندنشین ہوا انحوست وقت سے مہارانا جوان سنگہ صاحب کے خوارق
ایسے خراب تہے کہ ہمیشہ عیاشی اور بدکاریون مین مصروف رہتے تہے اونکے
زمانہ مین ریاست کو فروغ نہوا تو تعجب نہین ہے کیونکہ مسندنشینی سے تہوڑے
عرصہ بعد سرکار انگریزی کا خراج بہ تعداد کثیر باقی رہگیا ریاست مقروض ہوئی
خرچ سالانہ آمدنی سے بقدر دو لاکہہ زیادہ ہوگیا اور بدنظمی اس غائت کو

कोर्ट आफ डाइरक्टर्स

پہونچی کہ حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس اونکو ہدایت کرنی پڑی کہ اگر اپنے
تعہد کا ایفا نکرینگے تو خراج کے عوض مین ملک یا کسی دیگر قابل اطمینان
جایداد کو سرکار انگریزی کے قبضہ مین لانا لازم آویگا۔ ۱۸۳۸ع مین یہہ
ہدایت ہوئی تہی اور اوسی سال کے اگست مین وے لاولد مرگئے۔

बागोर सरदारसिंह

باگور کا ٹہاکر سردار سنگہ کہ قریب ترین وارث تہا متبنی ہوکر مسندنشین ہوا اوسکو
مہارانا ہوتے ہی ریاست کے ساتہہ وراثت مین اونیس لاکہہ ساٹہہ ہزار
روپیہ کا قرض ملا اسمین سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کے خراج کا تہا
مہارانا سردار سنگہ صاحب بہت بدمزاج اور تندخو تہے سرداران راج اون
سے بہت تنگ وناخوش ہوگئے اسواسطے اونہون نے اپنی مدد کیواسطے
راج مین سرکار انگریزی کی فوج متعین ہونے کی درخواست کی مگر نامنظور
ہوئی ۱۸۴۲ع مین قبل اسکے کہ رئیس متقدم کے زمانہ کی زیر باری رفع ہو

اونکا بہی انتقال ہوگیا۔
اودے پور سے جنوب وجنوب مغرب کے کوہستانی اضلاع مین بہ تحت راجپوت
سرداران بہیل وگراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار براے نام اودیپور
کے علاقہ مین ہین مگر ایسا حق ملکیت رکہتے ہین کہ اونمین مہارانا صاحب کا
کچہ اختیار نہین ہے دیہات قرب وجوار سے خراج اور راستون پر مال
تجارت اور مسافرون کا محصول لیتے ہین اور اونکی حفاظت وامنیت کے
جوابدہ متصور ہین ان اقوام کے قدیم حقوق اور ممالک مقبوضہ مین راج سے
اکثر خلاف مصلحت مداخلت کرنے کا تہیہ ہوا اس سبب سے اونہون نے مفسدہ
کیا اور اوسکے دفعیہ اور اس قوم کو مغلوب رکہنے کے واسطے انگریزی فوج
کے رکہنے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ ایک انگریزی افسر
کی دوامی نگرانی کے بغیر اس ملک مین امن وعافیت قایم نہین رہ سکتا اسطرح
سنہ ۱۸۳۸ع مین اس ملک مین بہیلون کی فوج کا مقرر کرنا قرار پایا اودے پور کے
مہارانا صاحب نے اس فوج کے مصارف مین میرواڑہ کے اپنے حصہ کی
آمدنی بقدر پینتالیس ہزار اور گراسیون کا محصول بقدر چالیس ہزار روپیہ
سالانہ دینے اور اس ضلع کو دس برس تک انگریزی انتظام مین رکہنے کی
درخواست کی۔ سنہ ۱۸۴۱ع مین ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے
فوج بہرتی ہوئی اوس مین راج اودے پور نے پچاس ہزار روپیہ دینا منظور
کیا مگر ملک مین مہارانا صاحب کا ہی انتظام رہا اس فوج کے بہرتی ہونے سے
بہیلون کی سرکشی وفساد کا انسداد ہوگیا مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ اور

भील गिरासिया

गिरासियों

भीलों

सुपरिन्टेन्डेन्ट खेरवाड़ा

راج کے اہلکارون کے درمیان ہمیشہ نزاع رہتا ہے کہ اہلکار بہیلون پر ظلم کرتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکی حمایت و دستگیری کرتے ہین سرداران راج سے ١٨٢٧ع مین جو قولنامہ ہوا تہا مثل قولنامہ ١٨١٨ع کے عدم تعمیل مین پڑا رہا راج اودے پور کی ظالمانہ تدبیرون سے سردارون نے مفسدہ کرایا۔

مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار لوگ شرایط مقبولہ کا ایفا نہین کرتے اسواسطے ١٨٤٠ع مین تیسرا قولنامہ مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا صاحب و سرداران راج دستخطی

میجر رونس صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ قایم مقام میواڑ रोबिंसन

مورخہ یکم فروری ١٨٤٠ع

ازانجا کہ ہنی بیساکہ بدی ١٤ سمت ١٨٧٤ مطابق ٤ مئی ١٨١٨ع کو واسطے فوائد فریقین کے ایک قولنامہ بوساطت کپتان ٹوڈ صاحب بدستخط مہارانا صاحب و سرداران راج منضبط ہوا تہا اکثر صورتون مین سردارون نے اوسکی شرایط پر عمل نکرکے مخالف طریقہ اختیار کیا اسپر مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ کپتان کوب صاحب کی صلاح و تجویز سے ایک قولنامہ جدید جسمین اول قولنامہ کی شرایط اجالاً اور دیگر شرایط جو دربار اور سردارون کے واسطے مفید متصور ہون شامل کیجاوین مرتب کیا جاوے اور وہ مہر و پیسردار جمع ہوون تمبہر ایک سردار کو بتشریح و تفصیل سنا کر اوسکے دستخط کرائے جاوین اور دربار کے بہی دستخط

ہون اور شرایط مندرجہ پر لحاظ کامل رکھنے کی کفالت کے واسطے مہارانا صاحب
اور کل سردار پولیٹکل ایجنٹ صاحب سے دستخط وگواہی کرنے کی درخواست کرین
اس منظوری کے بموجب جو قولنامہ تحریر ہوا تھا اوسپر مہارانا صاحب و سرداران
راج وصاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط نہوئے اسواسطے اب حسب درخواست
سرداران میواڑ مہارانا سردار سنگہ صاحب نے بلا اضافہ وتبادلہ شرایط قولنامہ
مذکور کو منظور وقبول کیا اور میجر روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی موجودگی رोबिन्सन्साहब
مین بمتی ماہ بدی ۱۳ سمت ۱۸۹۶ مطابق یکم فروری ۱۸۴۰ع سرداران میواڑ نے
اوسپر دستخط کئے کہ اوسکے حسب ضابطہ تکمیل ہوگئی اور شرایط مندرجہ ذیل کہ
بمفید جانبین ہین زیادہ ہوئین۔

اول قولنامہ مین لکھا ہے کہ کوئی سردار اپنی رعایا پر سختی وتشدد نکریگا اور ڈنڈ
وبراڑ وغیرہ مفسدہ کے زمانہ مین لگائے گئے ہین موقوف کئے جاوینگے مگر اونہون विराड़
نے اس عہد پر عمل نہین کیا اور اون کے ظلم سے اکثر رعایا میواڑ سے نکل
گئی اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ آیندہ کو ایسی کوشش کرین کہ رعیت
از سر نو آباد ہو اور اون کے پٹہ کی آمدنی اور ملک کی رونق مین افزونی पट्टा
ہو۔

دوم سرداروں کے مع فوج تین مہینے تک دربار مین حاضر رہنے کا قاعدہ بدستور
جاری رہیگا مگر میعاد مقررہ سے زیادہ کوئی سردار اودےپور مین نہین
ٹہرایا جاوے گا کیونکہ ٹہرانے سے اونکو خرچ وتکلیف زیادہ ہوتی ہے
دربار کو اختیار ہے کہ کسی سردار کو حاضر رہنے سے معاف کرے مگر قبل انقضائ

اوس میعاد کے کہ وہ سردار حاضر رہتا کسی اور سردار کو بجاے اوسکے طلب کرنیکا
اختیار نہین ہے سردارون کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیون کی کامل تعداد رکہین
اگر کم آدمی رکہین گے تو اونپر دربار کی خفگی ہوگی۔

ملک میواڑ کی کل آمدنی فی روپیہ چہہ آنہ بعوض حفاظت ملک کے غیر دشمنون کے
حملون سے بابت خراج کے سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے اسمین جاگیردارون
سے کچہہ نہین لیا جاتا ہے اوا سے خراج جیسا مذکور ہوا ملک کو بیرونی حملون سے
محفوظ رکہنے کیواسطے ہے اور سردارون کی فوج دشمنون کے مقابلہ کیواسطے
بالکل غیر مکتفی ہے سرکار انگریزی کی حفاظت سے سردارون کا بڑا فائدہ ہے
ایام سلف مین ڈاکوؤن کو چوتہہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیجاتی تہی اور डाकुवों
اون سے ملک کو بہت تکلیف پہونچتی تہی وہ خرابی تو رفع ہوگئی فوجین جو
سردار لاتے ہین تعداد معینہ سے نصف ہین اور نوکری کے قابل نہین۔
اس سبب سے مجبور دربار کو روزینہ دستک دیہات سرداران پر
جاری کرنی ہوتی ہین اور اونکو نقصان و تکلیف عاید ہوتی ہے جس طرح
دربار خالصہ کے ملک سے سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہے اسیطرح یہہ
بہی واجب ہے کہ سردار لوگ اپنی اپنی جایداد کی آمدنی سے دربار کو خراج
دیا کرین مگر یہہ بہی معلوم ہے کہ پرورش قبائل و ملازمان کے اخراجات کثیر
کے سبب سے اونکو اس مطالبہ کے ادا کرنے کی استعداد نہین ہے اس
واسطے دربار نے مناسب سمجہا ہے کہ سرکار انگریزی کا خراج تو ملک کی آمدنی
سے ہی دیا جاوے اور اوسکی بابت سردارون سے کچہہ مطالبہ نہو مگر سردارون

کے ذمہ جسقدر فوج رکہنا بموجب لیکہہ یعنی نقشہ مرتبہ کے واجب ہے اوس سے تीरथ
نصف رکہا کرین اور بعوض معافی نصف کے چہٹوند زر نقد یعنی فی روپیہ دو آنہ करोद
سات پائی ادا کیا کرین کہ اس آمدنی سے راج کی نوکری کیواسطے ایک فوج
بہرتی کیجاوے گی مگر سردارون کو یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ یہہ روپیہ جو اون
سے لیا جاوے گا سرکار انگریزی کے خزانہ مین داخل ہے کیونکہ سوا ہی
مصارف اس فوج کے دیگر مصارف مین خرچ نکیا جاوے اور بجاے
اسکے کہ سردارون کی کل فوج بمقررہ دوازدہ ماہی نوکری کرے کہ اوسمین
خرچ و تکلیف بہت ہے چہٹوند کا دینا مشکل نہین ہے وقت ضرورت پر करोद
اگر دربار اونکو مع کل فوج کے طلب کرے اور حدود میواڑ کے باہر نوکری
پر بہیجے تو جس سردار کی فوج اسطرح بہیجی جاوے گی اوس کی چہٹوند مین करोद
منہائی کیجاویگی۔

مہارانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی سردار کے دیہات کو بلا سبب ضبط
نہ کرینگے اور نہ دوسرے سردار کو دلواینگے۔

چونکہ اکثر سردار ادا ے چہٹوند مین عمداً توقف و تساہل کرتے ہین اور مجبور
دربار کو سوار اور پیادون کی دستک بہیجنی ہوتی ہے اور سردارون کو
صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے اور دربار کا کچہہ فائدہ نہین ہے اس
واسطے دربار نے تجویز کی تہی کہ کل سردارون کے کامدارون کو طلب کرکے
باتفاق دیوان راج چہٹوند کے باقساط معینہ ادا ہونیکا پانچ سال کے
واسطے بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے روزینہ و دستک بہیجنی

ضرورت نرہیگی اگر کوئی سردار وقت معہودہ سے دس روز بعد تک چہٹوند
ادا نکریگا تو اوسکی اراضی و دیہات بقدر بقایا مستوجب ضبطی ہونگے
اور پہر واگذاشت نکیجاوینگے داخلا چہٹوند کی قسطین منگسر سدی ۱۵
اور جیٹہہ سدی ۱۵ مقرر کیگئی ہین — دستخط - راوت بخت سنگہ بیدلہ والہ -
راوت پدم سنگہ سلومر والہ - راوت ناہر سنگہ دیوگڈہ والہ - راوت سالم
سنگہ - مہاراج ہیر سنگہ - راوت امیر سنگہ - راوت ایشری سنگہ -
راوت دولہ سنگہ -

مہارانا سردار سنگہ صاحب کے انتقال پر مہارانا سروپ سنگہ صاحب
اونکے حقیقی چہوٹے بہائی کہ متبنیٰ ہوئے تہے مسندنشین ہوئے - راج کی بربادی
کے لحاظ سے محکمہ پولیٹکل ایجنسی سے متواتر رپورٹین باستدعاے تخفیف زر
خراج گورنمنٹ ہندوستان کی خدمتمین ارسال ہوئی تہین - جون ۱۸۴۶ء
مین یہہ درخواست منظور ہوکر خراج جو ۱۸۲۶ء مین بقدر تین لاکہہ
روپیہ سکہ اودے پور مقرر ہوا تہا آیندہ کے واسطے دو لاکہہ روپیہ سالانہ
سکہ انگریزی مقرر ہوا -

مہارانا سروپ سنگہ صاحب کے عہدمین خراج گذار سردارون سے برابر
نزاع وفساد ہوتا رہا سنہ ۱۸۴۱ء مین جو قولنامہ ہوا تہا اوسکا بہی کچہہ عملدرآمد
نہوا مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار خدمت مقبولہ نہین کرتے تہے
اور سردار کہتے تہے کہ میعاد معینہ سے زیادہ نوکری لیجاتی ہے گانو
قرق ہین اور بے سبب و بے بنیاد حیلون سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسواے

۱۸۴۵ء مین قولنامہ ذیل پہر مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی راج اودیپور و سرداران
میواڑ بوساطت کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ مورخہ ماہ شدی ۲
سمت ۱۹۰۱ مطابق ۸- فروری ۱۸۴۵ء

پیشتر بزمانہ کپتان ٹوڈ صاحب ایک قولنامہ دس قلمون کا درمیان مہارانا بہیم سنگہ صاحب اور سرداران میواڑ کے مرتب ہوا تہا بعد ازان بزمانہ کپتان کوپ صاحب دوسرا قولنامہ پانچ قلمون کا منضبط ہوا اور آخرکار تیسرا کرنل روبنسن صاحب کے روبرو مہارانا سردار سنگہ صاحب اور سرداروں کے درمیان بدستخط فریقین مرتب ہوا۔ مگر سرداروں نے کسی قولنامہ کے شرایط کا ایفا نکیا اسواسطے مہارانا صاحب نے قولناجات سابقہ پر لحاظ واجب کرکے اور باتفاق سرداران شرایط مندرجہ ذیل زیادہ کرکے یہہ قولنامہ بوساطت وموجودگی کرنل روبنسن صاحب بدستخط فریقین مرتب کیا ہے۔

قولنامہ جات سابقہ کی کل شرایط بحال رہینگی ہر سال دسہرہ سے دس روز پیشتر سرداروں کا عام مجمع ہوا کریگا اونکی فوج کے ملاحظہ کے بعد دربار جس سردار کو چاہے تین مہینے تک نوکری کیواسطے ٹہیرنے کا حکم دے گا اور دیگر سرداروں کے حاضر رہنے کی میعاد بصراحت سناکر گہر کو جانے کی رخصت دیگا۔ سرداروں کی فوج نوکری کرنے مین کچہہ عذر نکرے گی۔ اگر وقت معینہ پر حاضر نہون یا غافل یا شمار مین کم ہون توجس سردار کیطرف سے

ہون گے - اوس سے بجاے فوج کے زر نقد طلب کیا جائیگا۔

بعوض نصف فوج کے جسکا حاضر لانا اون کے ذمہ ہے سردار چھٹوند بحساب
فی روپیہ دو آنہ ساڑہے سات پائی میعاد معینہ پر بموجب شرایط قولنامہ سابق
کے ادا کیا کرین گے - سردارون کو لازم ہے کہ اپنے اپنے علاقہ مین
چوری و غارتگری کے انسداد مین کوشش کرین اور غیر علاقہ کے چورون
غارتگرون بارہ وٹہیون اور ڈکیتون کو اپنے علاقہ مین پناہ ندین بلکہ جو
مجرم اونکے علاقہ مین آوین اونکو گرفتار کرکے مع مال مسروقہ کے جو اونکے
پاس سے برآمد ہو حسب طریقہ مروجہ او دے پور وجیپور وجودہ پور جس ریاست
کے رہنے والے ہون اوسی کو سپرد کرین -

बारोटियों

دربار اقرار کرتا ہے کہ سردارون مین باہم بابت سرحد یا کسی اور معاملہ کے
نزاع ہوگا تو حسب درخواست سردارون کے پنچایت جمع ہوگی اوس مین

पंचायत

چار آدمی منجانب سرداران ہون گے اور ایک شخص دربار کیطرف سے مقرر
کیا جاوے گا پنچایت کو لازم ہوگا کہ براہ انصاف امور متنازعہ کی تحقیقات
و فیصلہ کرین اور فریقین کو اس فیصلہ کی تعمیل کرنی پڑے گی -

یہہ قولنامہ برضا و رغبت فریقین مرتب ہوا ہے کہ جانبین سے ملحوظ رہیگا
اور کل سردار بموجب قولنامہ اور دستور مروجہ زمانہ مہارانا جوان سنگہ صاحب
کے بخوشی و دلجمعی چہٹوند ادا کرتے رہین گے اور نوکری کرتے رہین گے -
سردارون سے غفلت یا شرایط قولنامہ سے خلاف ورزی ہوگی تو مورد عتاب
دربار ہون گے - دستخط مہتا شیر سنگہ بموجب حکم دربار رایت ناہر سنگہ

महता शेरसिंह

راوت پرتھی سنگھ مہاراج شیر سنگھ راوت دولہ سنگھ۔ महाराज
سنہ ۱۸۵۱ء مین مہارانا صاحب نے سلومبر اور دیوگڈھ کے راوتون کی پاستون रावत
مین سے اجزاء اعظم ضبط کرلیئے مگر ان رئیسون نے مہارانا صاحب کی فوج کو نکالکر ससूमर देवगढ
دیہات منضبطہ پر بہ زبردستی پہر اپنا قبضہ کرلیا مہارانا صاحب اور سردارون
نے سرکار انگریزی سے ثالثی کی درخواست کی اسپر موجبات نزاع کی تحقیقات
کامل کی گئی آخرکار کرنل سر ہینری لارنس صاحب بہادر نے قولنامہ مندرجہ ذیل करनल हेनरी लारन्स साहब
مرتب کرایا۔

قول نامہ

چونتیس برس سے مہارانا صاحب اور اونکے سردارون مین نا اتفاقی چلی آتی ہے مہارانا صاحب ہمیشہ بدخواہی کے شاکی ہین اور سردار ظلم و زیادتی کے نالان ہین۔

سرکار انگریزی سے صرف بمراد عافیت ملک و خوشنودی رعایا ہر درجہ کے اوقات مختلفہ پر چند حکام کو فریقین کے درمیان ثالث ہونے کی اجازت ہوئی چند قولنامجات مرتب ہوئے مگر ہر ایک طرفین کی خلاف ورزی سے منسوخ ہوا۔ سردارون نے صرف زمین چہین لینے کی شکایت کی تھی۔ مگر مہارانا صاحب کے جواب سے ثابت ہوا کہ اونہون نے سردارون کی جاگیرون مین صرف زمین نہین چہینی بلکہ چہینی ہوئی زمین پر اپنی طرف سے گانو بھی آباد کردیئے۔ جسطرح مہارانا صاحب لاوہ کے سردار سے پیش آئے ہین اوس سے ظاہر ہے کہ اونہون نے سزای جرم بہت سختی سے دی ہے۔ بخلاف اسکے اس مین بہی شک نہین ہے کہ سردا

عدول حکمی بلکہ بغاوت کرتے ہین —

یہہ طریقہ طرفین سے موقوف ہونا چاہیئے اور چونکہ سرکار انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ میواڑ کی کل رعایا واقف ہوجاوے کہ جب تک مہارانا صاحب براہ انصاف اور حسب اطمینان سرکار اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بموجب عمل کرتے رہینگے سرکار اونکی واجبی حکومت مین مدد کرے گی اسواسطے سرکار کا یہہ حکم ہے کہ قولنامہ ذیل جو پہلے قولنامون پر مبنی ہے مشتہر ہوکر اوس پر حکماً عمل کرایا جاوے جو شخص اوسکے بموجب کاربند نہوگا مجرم سرکار انگریزی متصور ہوکر مستوجب سزا ہوگا تنازعات کا اپیل اول بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ وبعد ازان پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین ہوا کرے گا اور بمطابقت قولنامہ حال اور رواج قدیم کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا فیصلہ ناطق وآخرین سمجھا جاوے گا —

قلم اول چہٹوند بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اصل پیداوار پر دسمبر و جون کی دو قسطون سے ساہوکار یا وکیل کی معرفت ریاست میواڑ مین ادا ہوتی رہیگی جو قسط معینہ پر ادا نکریگا اوسکو فیصدی بارہ روپیہ سال کے حساب سے سود دینا پڑے گا اور سال تمام تک ادا نہوگی تو اراضی بقدر بقایا ضبط کیجاوے گی —

جو اصل پیداوار کا حساب داخل کرنے مین تغافل کرینگے اونپر بروے پنچایت چہٹوند لگایا جاوے گا مگر پہر اوس سے زیادہ مطالبہ نہوگا —

سلومر کا سردار چہٹوند نہین دیتا ہے مگر دوازدہ ماہی نوکری کرتا ہے علاوہ ادائے چہٹوند کے سردار لوگ خواہ میواڑ کے اندر یا غیر ملک مین بجائے دو سوا

اور ایک پیادہ فی ہزار روپیہ کے جواب نوکری کیواسطے بھیجتے ہین ایک سوار
اور دو پیادہ نوکری ہین اور بہیجا کرینگے ۔

اگر اسکے سواے نوکری مطلوب ہو تو مہارانا صاحب کو فی سوار سولہ روپیہ اور
فی پیادہ چھہ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینی ہوگی اور نوکری مین نہ پہونچنے پر
سردارون سے بھی اسی حساب سے لیا جاوے گا کل سردار مع اپنی جمعیت
کے دسہرہ سے دس روز پیشتر سے اور پانچ روز بعد تک مہارانا صاحب
کی خدمت مین حاضر رہا کرینگے اور اوسیوقت مین اونکی نوکری اور تعینات کی
تقسیم ہوا کرے گی اور وقت ضرورت سب سردار مع اپنی جمعیت کے مہارانا
صاحب کا دستخطی رقعہ پہونچنے پر حاضر ہوا کرینگے ۔

جنکی جاگیرین مہارانا صاحب کیطرف سے علیحدہ ہین وے چھٹوند اور نوکری
علیحدہ علیحدہ دینگے ۔

قلم دوم قید[عـه] یعنی رسم تلوار بندہن کی بابت سردارون سے اصل
آمدنی سالانہ پر بحساب فی روپیہ بارہ آنہ وصول کیا جاوے گا جس سردار
سے رسم تلوار بندہن لیجاوے گی وہ اوس سال کی چھٹوند کے مطالبہ سے
بری رہیگا ۔

عـه قید او — تلوار بندہن کی یعنی نام ہے
कैद तलवार बंधन

امیٹ ۔ گوگوندا ۔ کانہور ۔ مانیرہ کے سردار اور کل شکتاوت اس
رسم سے بری ہین اور بالعوض اوسکے نذرانہ دیتے ہین مگر بجاے اسکے
کہ تعداد نذرانہ مہاراصاحب کی مرضی پر منحصر ہو سالتمام کی اصل آمدنی پر بحساب فی
صدی آٹھہ روپیہ مقرر کیا گیا ہے ۔

अमेट
गुगोंदा
कान्होड़
किश्नावत

قلم سوم کل رقمین جو مہارانا صاحب نے بالعوض مقدمات چوری و
و غارتگری کے جو بذمہ سرداران ثابت ہوئی ہین ادا کی ہین یا آیندہ ادا
کرین سردارون سے مع سود کے دلائی جاوینگی جو روپیہ ابتک دیا گیا ہے
اوسکا سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ سالانہ اور جو آیندہ دیا جاوے
اوسکا بحساب بارہ روپیہ سالانہ لگایا جاویگا۔

قلم چہارم سردارون کو لازم ہے کہ سارق۔ ڈکیت۔ تھوری۔ (डकैत चोरी)
باوریہ۔ موگھیہ۔ اور بار وٹھیون کو پناہ ندین کل اشخاص جو مال مسروقہ و (बावरया मोघिया)
مغروقہ سے متمتع ہوتے ہین یا اوسے خریدتے ہین یا چورون کو پناہ (बारोठियों चोरों)
دیتے ہین مثل چورون کے مجرم قرار دئے جاوینگے اونکو باتفاق رائے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ قید و جرمانہ کی سزا دیجاویگی کل سوداگر کاروان و
بنجارہ و مسافرون کی حفاظت وقت گذرنے اونکے علاقہ جات سے سردارون (बनजारा)
کے ذمہ ہوگی اور بشرطیکہ اونھون نے پہونچتے ہی اطلاع کر دی ہے اور
حفاظت کے واسطے معمولی خبرداری بخوبی تمام کی ہو تو چوری یا غارتگری ہوجانے
پر سردار جوابدہ سمجھے جاوینگے ہر قسم کے مجرم گرفتار کرکے مہارانا صاحب
کے سپرد کئے جاوین اگر سردار خود نہ کرسکین تو مہارانا صاحب کو اطلاع
کردین صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق مہارانا صاحب ذمہ وری کی بابت
تصفیہ کرینگے۔

کل مقدمات چوری مین جنکا سراغ علاقہ میواڑ مین پہونچے موقع انتہائی سراغ
سے حتی الامکان سعی کرائی جاویگی۔

قلم پنجم کل قرضہ جو سرداروں نے مہارانا صاحب سے یا اونکی کفالت سے لیا ہے ادا کیا جاوے مہارانا صاحب کے قرضہ پر سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ اور کفالت کے قرضہ پر بشرطیکہ کوئی شرح قرار نہ پائی ہو بحساب فی صدی نو روپیہ لگایا جاوے گا اور جو کوئی شرح خاص قرار پائی ہو تو وہ قایم رہیگی جناب پولیٹکل ایجنٹ قسطین مقرر کرینگے —

قلم ششم بجز مندرجہ ذیل رقموں کے ہر قسم کا نذرانہ موقوف کیا گیا ہے

۱ - مہارانا صاحب کی مسند نشینی اور شادی پر اور اونکے ولیعہد کی شادی پر اول درجہ کے سولہ سرداران اور راجگان سے پانچسو روپیہ نقد اور ایک یا دو گھوڑہ حسب رواج قدیم اور چھوٹے سرداروں سے اونکی اصل پیداوار سالانہ پر دو روپیہ فیصدی راج مین لیا جاوے گا —

۲ - جب مہارانا صاحب کی بہن یا بیٹی کی شادی ہو تب ایک سال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈھائی آنہ اور گھوڑہ حسب دستور زمانہ مہارانا بھیم سنگہ صاحب کے راج مین لیے جاوین گے —

۳ - جب مہارانا صاحب جاترا کو جاوین تب اوس سال کی اصل پیداوار پر فی روپیہ سوا آنہ لیا جاوے گا — जात्रा

قلم ساتوین مہارانا صاحب حال کی ہمشیرہ کی شادی کی بابت سرداروں مین جو کچھہ باقی ہے سال حال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈھائی آنہ لیا جاوے گا —

قلم آٹھوین خلعت گیری و نذرانہ کی بابت سردار راج مین داخل کرین

اوس سے زیادہ اپنی رعایا سے وصول نکرین۔

قلم نوین اکثر سردار انواع جرایم اور بدخواہی راج کی مجرم ہوکر مستوجب سزا رجرمانہ ہوئے ہین مگر مہارانا صاحب نے حسب صلاح پولیٹکل ایجنٹ بجز سرداران سلومبر و دیوگڈہ کل دیگر سردارون کی سزادہی سے درگذر کی ہے ان دونون سردارون نے اپنے دیہات منضبطہ کو بہ زبردستی چہین لیا اور راج کی فوج کو نکالدیا اس قصور مین ہر ایک سے پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ لیا جاوے مہارانا صاحب نے کل پہلے قصور بجز قتل کے معاف کئے ہین اور آیندہ کو کل مجرمون کو بموجب حکم محکمہ عدالت سزا ہوا کریگی۔

भोम
घर
जागीर
उदक

قلم دسوین اراضی بہوم گہر جاگیر و دیہات وقطعات اراضی مرہونہ بموجب اسناد دستاویزات واودک وغیرہ قابضان حال کے قبضہ مین رہین گے جنپر مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے عہد سے قبضہ ہے یا دستاویزات تحریری کپتان ٹوڈ صاحب وکوپ صاحب کی ہین بلا وجوہات معقول ضبط نہون گی اور اونکے حقوق کی تحقیقات صاحب پولیٹکل ایجنٹ بشرط مناسب باد و چار یا چہہ سرداران کے جو اپنے آقا سے خلاف نہین ہین کرین گے بہومیان یعنی زمیندار جو مہارانا صاحب کیطرف سے ہین جیساکہ اب تک رواج ہے حفاظت دیہات اور چوری وغارتگری کے نقصانون مین جوابدہ متصور ہون گے۔

भोमिया

दान बिसवा
लागत

قلم گیارہوین دان بسوہ یعنی محصول آمد رفت مال تجارت لاگت یعنی محصول گہر لاگہ یعنی ہیزم وکاہ شتران ریباری وخانہ شماری سب سرکاری رہین گے مگر جنہون نے ٹوڈ صاحب وکوپ صاحب کے زمانہ مین استحقاق

تحصیل حاصل کیا ہے اور جنکے پاس اسناد موجود ہین وے تحصیل
کرتے رہین گے ۔

قلم بارہوین کپتان ٹوڈ صاحب اور کوپ صاحب کے زمانہ سے جو
مطالبہ کسی کے ذمہ ہے بدستور رہیگا اور بعد ازان لگایا گیا ہے وہ موقوف
ہوگا وان کی لاگت یعنی محصول مال تجارت اور براڑ یعنی جرمانہ وغیرہ کی بابت लागत
مہارانا صاحبان سابق اور مہارانا صاحب حال کی اسناد معافی بدستور बिराड़
جاری اور واجب التعمیل رہین گے ۔

قلم تیرہوین جیلخانہ ۔ ڈاکن ۔ بہوپا یعنی ڈاکنون کے مخبر بھاٹ डाकन भोपा
چارنون کے تیاگ کی نسبت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے جو احکام डाकनो भार
بمنظوری مہارانا صاحب جاری کیئے ہین اونکے ملک میواڑ کے سب لوگ चारनो
اطاعت کرین ۔ قیدیون کی حسب حیثیت ہر شخص کی کامل خبرگیری کیجاوے ۔ त्याग
ایک آنہ روز سے کم اور آٹھہ آنہ روز سے زیادہ خوراک کیواسطے کسی کو
نہ دیا جاوے اور کسی پر بیرحمی و تشدد نہو ۔

قلم چودہوین مہارانا صاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سرداران
راج مین سے ہر ایک کیطرف سے دو دو مختار یعنی چھہ کس نیک رویہ و باعلم
مقرر کیئے جاوین اور وے سب ملکر ایک اور ساتوان شخص تجویز کرین اور
ساتون باتفاق راے ایک مجموعہ قانون و قواعد کہ راجپوتانہ کے رواج اور
طریقہ انصاف سے مطابق ہو تحریر کرین کہ آیندہ کو مقدمات فوجداری و
دیوانی اوسکے بموجب فیصل ہوا کرین اس مجموعہ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ

منظور کرینگے —

قلم پندرہوین مقدمات سنگین وغیرہ جو کسی خاص وجہ سے آجاوین عدالتون مین فیصل ہوا کرین — مقدمات خفیف وغیرہ مقدمات درمیانی رعایا و ٹھاکرون سردارون کے بہ تجویز سرداران فیصل ہون گے سردارون کو ایک مہینے تک کی قید کا بھی اختیار ہے مگر کسی پر تشدد وبیرحمی نکرین — سردارون کی تجویز کا مرافع دیوان کے محکمہ مین ہوگا اور وہان کا صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین —

शरणा हुकली नही

قلم سولہوین سرنا یعنی منصب پناہ دہی بجز مقدمات خون وڈکیتی وٹھگی کے جنکو حاصل ہے بدستور جاری رہیگا —

भांजगरया

قلم سترہوین بہانجگریا یعنی صاحب مور روکی کپتان لڈو صاحب کے وقت مین ناجایز تہا اور اوس وقت سے ابتک جایز نہین سمجہا گیا ہے مگر مہارانا صاحب کی خوشی پر موقوف ہے آیندہ کو مہارانا صاحب مقدمات ضروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور چار پانچ خیرخواہ سردارون کی صلاح کے بموجب کاربند ہون گے —

माफी

قلم اٹھارہوین مندرون اور مذہبی جماعتون اور سردارون کے قدیم حقوق بدستور جاری رہین گے اور ان یعنی دو تائی واجب التعمیل متصور ہوگی —

धार्मिक कमाई

قلم انیسوین ڈاکی بہوت جادوگر وغیرہ ہونے کے الزام سے کوئی شخص ماخوذ نہوسکیگا و زہرخورانی و فعل شنیع وغیرہ مین کہ عدالت سے متعلق ہین

डाकी भूत जादूगर

راج سے دست اندازی نہوگی -

قلم بیسوین مہارانا صاحب صرف بذریعہ احکام تحریری دیوان کی معرفت جرمانہ کرسکتے ہین اور اونہین بہی جرمانہ کرنیکے وجوہات درج ہونے چاہئین اور جرمانہ کی مقدار بہی بمقتضاء انصاف اور اعتدال سے ہو اور یہی قاعدہ سردار بہی مستعمل رکہین یعنی حسب رواج خفیف جرمانہ کیا کرین اور اجنبی کے دفتر مین اوسکی شرح و مقدار لکہا دیا کرین دہونس و دستک صرف دیوان کے تحریری حکم سے ہون گے یا صرف وے لوگ جاری کرینگے جو ٹوڈ صاحب و کوب صاحب کے وقت مین کرتے تہے -

قلم اکیسوین سرحدون کے تنازعات حال و آیندہ کے فیصلہ کے واسطے ایک افسر انگریزی یا اور کوئی مقرر ہوگا دونون فریق خرچ ادا کرین گے - مگر جب کسی فریق نے نشانات سرحدی کو مسمار کر دیا ہوگا تو کل خرچ اوسی کو دینا پڑے گا اور بقدر مناسب اوسکو دیگر سزا بہی ہوگی -

قلم بائیسوین سردارون کو جایز ہوگا کہ مہارانا صاحب کو اطلاع دیکر بموجب رواج اور دہرم شاستر کے قریب ترین وارث کو متبنی لے لین اور سردار کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ بہی معزز اور خیرخواہ مصاحب کی صلاح سے لیوے اگر اختلاف رائے ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین مرافع ہوگا -

قلم تیئیسوین اراضی تابع دیہات الکلنگ جی و ناتہدوارہ و پنچولی بہاری داس اور چوبے کے قابضون کو جاری رہینگی اور کل مانگ یعنی محاصل مروجہ مثل سوا

धूम
दीवान

धर्मशास्त्र

बेवा

इक लिंगजी
नाथद्वारा
पंचोली बि
हारी दास
चौबे

मांग

कुरोद

عدالت جسکا حق ہے اوسکو ملے اور پہٹونڈ کے ساتھہ وصول نکیا جاوے۔

قلم چوبیسوین سرداروں کے مکان جو اودے پور مین ہین
جب آباد ہوون اور مرمت وغیرہ سے اچھی طرح رہین بلا اصلاح صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
ضبط نہ کئے جاوین اور نہ کسی دوسرے کو دلائے جاوین اور اونکے باغون
مین پچولہ تالاب کا پانی بلا قیمت لگتا ہے۔

पचोला तालाब

قلم پچیسوین مہارانا صاحب رہن مکانات واراضی وغیرہ مین مداخلت
نکرین گے ہان البتہ اونکو اختیار ہے کہ حکمت عملی سے جہانتک ممکن ہوگی
کرین اپنی فوج سے پیشگی روپیہ دیئے پر کچھہ سود نہ لینگے اور ہر چہار مہینے
مین فوج کی تنخواہ تقسیم کر دیا کرین گے اور اپنے نام سے کوئی سوداگری کی
دوکان جاری نکرین گے۔

قلم چھبیسوین پہلے قولناموں مین سرداروں کو باہم متفق ہونیکی
ممانعت تہی اس پر اب کچھہ لحاظ نہین ہے ایسے اتفاق کی اب کچھہ ضرورت
نہین ہے کیونکہ جس شخص کو کچھہ رنج ہو وہ اپنی داد رسی حاصل کر سکتا ہے
پس جو ایسے اتفاق مین کہ راج کے خلاف کیا جاوے شامل ہون گے اونکو
سردار اپنا دشمن سمجہین گے۔

قلم ستائیسوین ہر سردار کی طرف سے ایک مختار کچہری مین
رہے گا اوسکی معرفت معاملات انصرام پاوین گے مگر صرف معزز آدمی مقرر
کئے جاوین گے اون کی عزت حسب رواج اور سردار کے درجہ کی ہوگی

قلم اٹھائیسوین کل رعایا یعنی کاشتکار خواہ راج کے ہون یا

سرداروں کے جہاں اونکی خوشی ہو بے تکلیف رہیں اون سے کوئی مزاحمت نکر سکے گا۔

مگر اس قولنامہ پر صرف مہارانا صاحب اور چار سرداران مفصلہ ذیل۔
مہتا شیر سنگہ — راو دیوگڑھ — راو بہیسرورگڑھ — راو کانور کے دستخط مहताशेरसिंह राव देवगढ़ राव भैसरोरगढ़ राव कानोर
ہوئے اور کسی کی طرف سے اوسکے شرایط کا ایفا نہوا اسواسطے سرکار نے اوسکو فسخ و کالعدم کر دیا مگر جن سرداروں نے دستخط کئے تھے اونکی حفاظت کی سرکار کفیل ہو گئی چنانچہ اس کفالت کے ذریعہ سے مہتا شیر سنگہ کی جاگیر جو مہارانا صاحب نے سنہ ۱۸۶۱ع میں ضبط کر لی تہی واپس دلائی گئی۔

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۶۱ع مہارانا سروپ سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکے بہتیجے مہارانا شمبہو سنگہ صاحب بعمر چودہ سال بجاے اونکے متبنی و مسندنشین शंभूसिंह
ہوئے اونکی نابالغی کی وجہہ سے اول انتظام ریاست باہتمام پنچایت سرداران راج زیر نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرایا گیا مگر سرداران پنچایت سے جلد کشمکش و بدعملی ظہور میں آئی کہ ظلم و تشدد بلا بازپرس ہونے لگا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کارروائی میں خلل واقع ہوا اور مہارانا صاحب کو لوگوں نے اوباشی پر آمادہ کیا آخرکار لابد آیا کہ یا تو از سر نو دوسری پنچایت مقرر کیجاوے یا کسی ایک شخص کو منتظم کار ریاست کیا جاوے۔ چونکہ ایسا ایک سردار جسکو نظم و نسق ریاست سپرد کیا جاوے کوئی میسر نہ آیا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ تین سرداروں کی پنچایت جسمیں ایک سرپنچ اور دو پنچ ہوں مقرر کیجاوے جس سردار کو پنچ مقرر کیا گیا اوس نے اختیار مطلق بلا شراکت غیرے چاہا اس سے یہہ تجویز

بھی کارآمد نہوئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ دو برسون کے اتفاق سے خود انتظام ریاست کرین اور صغیر سن مہارانا صاحب کو انصرام کار کیوقت اپنے شریک کرین تاکہ اونکو خود کام کرنے کی لیاقت اور عادت ہو اس انتظام سے ریاست کی آمدنی مال مین بڑی ترقی ہوئی اور ہر طرح ریاست کو فروغ ہوا ونیز سڑک تیار ہوئی —

دیوگڑھ کے سردار نے سنہ ۱۸۵۸ء مین بعہد مہارانا سروپ سنگھ صاحب اپنے دیہات منضبطہ مین سے راج کی فوج کو نکالکر اپنا قبضہ کرلیا تھا اور سنہ ۱۸۵۹ء مین وقت انضباط قولنامہ اوس پر اس جرم مین پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا اور ان نزاع بدستور جاری رہا تاوقتیکہ سنہ ۱۸۶۲ء مین بزمانہ صغیر سنی مہارانا شمبھو سنگھ صاحب میجر ٹیلر صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ نے معرفت پنچ سرداران راج بذریعہ سوال وجواب تحریری رفع نزاع کرکے حسب شرح ذیل منظوری گورنمنٹ حاصل کی —

مراسلہ میجر ٹیلر صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ میواڑ

بخدمت میجر جنرل لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۶۲ء

مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کی مسندنشینی پر اہلکاران و ٹھاکران دربار کو تنازعات مدت دراز کے تصفیہ پر آمادہ پاکر مین نے اونکو جلد اس معاملہ پر متوجہ ہونے کی فہمایش کی اور درمیان مہارانا صاحب اور سیپور اور سردار دیوگڑھ کے تصفیہ تنازعات کیا اوسکے مفصل حال سے اطلاع دیتا ہون چونکہ یہان سب لوگ

اسپر رضامند ہین یقین ہے کہ آپ کو بہی پسند ہوگا۔

سوال وجواب

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۱	حسب قاعدہ مستمرہ ادا اخراج نوکری کیا کرون ۴۲ سوار اور ۴۰ پیادہ سال تمام مین تین مہینے نوکری کرین اور ما سوا روپیہ خراج کو دئے جاوین	تعداد خراج صحیح نہین ہے مگر نوکری حسب حساب ہے اور سب کرتے ہین کیا کرے۔	فیصلہ قطعی منحصر بہ آیندہ رہ کر ادا ے خراج حسب شرح مندرجہ ہوتی ہے
۲	میرے بزرگون نے کبہی مسند نشینی کا نذرانہ نہین دیا ہے میری والد کے انتقال پر مین نابالغ تہا مہارانا صاحب مرحوم نے دیا بہائی کو دہمکا کر اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا رقعہ لکہوا لیا اوس مین سے پچیس ہزار روپیہ دے گئے ہین اب مین اس روپیہ کی واپسی اور آیندہ کی معافی چاہتا ہون	اوسکا باپ ناہر سنگ وارث یا استحقاق نہ تہا اسواسطے اور ریاست اپنے کو اسطے راج کو دیدیا لاکہ روپیہ پایا تہا سو بہ نظر کار آید نہین ہو سکتی اس خاندان سے نذرانہ مسند نشینی نہین لیا جاتا اسواسطے پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاتا ہے	پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے اور آیندہ یہہ خاندان نذرانہ مسند نشینی سے معاف رہے۔
۳	مہارانا صاحب مرحوم نے مجہہ سے رام سنگہ زیر مخروج کی ضمانت لی اور اوسکے عوض اٹہارہ ہزار نقد	چونکہ رام سنگہ کی کل جایداد ضبط ہو گئی ہے یہہ	روپیہ واپس کیا جاوے

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج	
	وصول کیا بعدازان رام سنگہ کی جایداد ضبط کرکے اوسکو دیس سے نکالدیا مین اپنا روپیا اوس سے وصول نکر سکا ۔	روپیہ واپس ہونا چاہیے ۔		[illegible]
۴	مہارانا صاحب مرحوم نے میر چند و تہا ضبط کرلیئے تہے اونکی کل جمع زمانہ ضبطی کی بقدر [illegible] چاہتا ہون ۔	معہ [illegible] خزانہ راج مین جمع ہوا ہے واپس ہوسکتا ہے باقی اوسوقت کے مختاروں نے خرچ کردیا ۔	یہہ ضبطی بمنظوری صاحب پولیٹکل ہوئی تہی اسواسطے مصارف کا معاوضہ نہین ملسکتا ہے مگر جو وصول [illegible] واپس کیا جاوے ۔	
۵	بہگوان پورہ کا خراج بہ تعداد [illegible] واپس ہو ۔	چونکہ روپیہ مین راو کشن داس شریک ہین اسواسطے تحقیق صحیح ہے	روپیہ دیا جاوے ۔	[illegible] राव
۶	موضع تنکہ وکہاکرالہ کا خراج بقدر [illegible] واپس ہو ۔	منظور ہے ۔	روپیہ دیا جاوے ۔	निनका [illegible]माला
۷	اودیپور کا چودہری بعوض مطالبہ سواری بہار کے اونٹ لیگیا تہا مع بچون جو اونکے پیدا ہوئی ہون واپس کیئے جاوین ۔	مطالبہ ناواجب تہا اسواسطے اونٹ واپس کیئے جاوین	اونٹ مع بچون کے واپس ہون ۔	चौधरी [illegible]

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۸	خراج وقت معینہ پر ادا ہوا ہے اسواسطے حسب ہدایت جنرل لارنس صاحب سود واپس ہونا چاہیئے ۔	ساہوکاروں کو قسط بروقت وصول ہوتی رہی ہے سود کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے ۔	راو نے خراج بروقت ادا کیا تھا مگر مہارانا صاحب نے نہیں لیا اسواسطے سود دینا نہیں ہے
۹	جو روپیہ میرے ذمہ ہو دینے کو تیار ہوں ۔	حساب سے خراج کا [illegible] باقی ہے ۔	روپیہ وصول کرکے رسید اور فارغخطی دی گئی ۔
۱۰	ہر مرتبہ کی مسندنشینی پر ایک گانو ملا کرتا ہے ۔	جہاں سے نذرانہ مسندنشینی نہیں آتا اونکو گانو نہیں دیا جاتا ہے	گانو دیا جاوے

العبد
رنجیت سنگہ سردار دیوگڈھ
देवगढ़

العبد
کیسری سنگہ وزیر راج

العبد
بخت سنگہ بیدلہ وال
बेदला

العبد
لال سنگہ سردار گوگوندہ
गुगौंदा

العبد
ناہر سنگہ سردار بہینسرور گڈھ
भैंसरोर गढ़

العبد
ہمیر سنگہ سردار بہیندر
भींदर

العبد
مہتا شیر سنگہ
महताशेरसिंह

العبد
شیام سنگہ پروہت
श्यामसिंह परोहित

مراسلہ کرنل ڈیورنڈ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہندوستان
صیغہ ممالک غیر بحضور لفٹننٹ جنرل لارنس صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۴ - اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

آپ کے مراسلہ ۴ - ماہ گذشتہ متضمن تصفیہ دعوی دربار اودے پور بنام ٹھاکر دیوگڈہ کے جواب مین حسب الحکم گورنمنٹ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل میجر ٹیلر صاحب کے کارروائی کو منظور فرمایا ہے حکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ -

اطلاع کے واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس بھیجا جاوے - ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

ڈونگر سیو کے سردار سنہ ۱۸۴۵ء سے بیشتر اپنے پہاڑی مسکنون سے نکلکر قرب وجوار کے لوگون پر تاخت وتاراج کیا کرتے تھے اوس سال مین افواج مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر و مہارانا صاحب میواڑ بسروری افسر انگریزی مجرمون کی سرکوبی کیواسطے متعین ہوئے کچھ مقابلہ کے بعد قلعہ فتح ہوگیا اجیت سنگہ اور اوس کے دو بھائی نکالدئے گئے سنہ ۱۸۴۷ء مین دربار میواڑ نے سفارش کرکے گورنمنٹ ہندوستان سے اجیت سنگہ کے پھر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اجیت سنگہ نے اول تیج سنگہ کو متبنی لیکر اپنا وارث قرار دیا پھر پیچھے پور کے کہان سنگہ کو لیا اسکو مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ اجیت سنگہ کے انتقال پر وہ وارث ریاست ہوا اور مدت تک قابض رہا سنہ ۱۸۵۹ء مین دربار نے تیج سنگہ کو مدد دیکر کہان سنگہ کو نکلوادیا اور تھوڑے دنون بعد تیج سنگہ پھر مخرج ہوکر پنچ سرداران راج کے پاس آکر مستغیث ہوا پنچایت نے اوسکو مستحق سمجھا اور سنہ ۱۸۶۲ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

سے پنچایت کی تجویز منظور کی مگر عرصہ تک اوسکا عملدرآمد نہوا سنہ ۱۸۶۳ء مین پنچ سرداران
کو تاکید ہوئی آخرکار بہت توقف و تساہل سے سنہ ۱۸۶۴ء مین دربار نے تیج سنگہ
کو مسند نشین کیا مگر بیجپور کے رئیس کہمان سنگہ نے مسلح فوج لیکر اوسکو فی الفور खुमानसिंह
نکالدیا مثل کے کاغذات سے واضح ہے کہ تیج سنگہ کے باب مین صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے کئی دفعہ راج کو لکہا بجز ایک جواب اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ء کے جسمین لکہا ہے کہ
اس مقدمہ مین باصلاح سرداران میواڑ فیصلہ ہونا چاہیے کچہہ تعمیل نہوئی ظاہراً خود
تیج سنگہ بہی مایوس ہوگیا ہے کیونکہ کوشش و پیروی نہین کرتا۔

میواڑ کے سرداران مین کوٹھیڑہ کا سردار سرکشی مین سب سے فائق ہے کہ نومبر कोटेडा
سنہ ۱۸۶۵ء مین اوس نے اپنے علاقہ کے گاؤن موضع نیمونہ مین صاحب ایجنٹ گورنر नीमोना
جنرل کا ڈیرہ نصب نہونے دیا اور علانیہ مقابلہ کیا اور صاف کہدیا کہ اگر آوینگے
تو تمکو قتل کرڈالونگا اس علت مین اوسکا ایک گاؤن ضبط کیا گیا یقین ہے رئیس حال
کی حیات مین واگذاشت نہوگا۔

راؤ کوٹھیڑہ کی دوسری شرارت یہہ ہوئی کہ اوس نے مہتا شیر سنگہ سابق وزیر महता शेरसिंह
راج کو کہ چیتورگڈہ کا حاکم بہی تہا پناہ دی مہتا شیر سنگہ پرگنہ کی جمع وصول کرکے चीतोरगढ़
اور راج مین ایک کوڑی داخل نکرکے راؤ کوٹھیڑہ کے پاس چلا گیا اب بہی ڈیڑہ कौड़ी
لاکہہ روپیہ اوسکے ذمہ ہے۔ راؤ کوٹھیڑہ سے بضبطی جایداد وصول کرنے کی
تجویز کی گئی تو وہ بہاگ کر سلومر کے علاقہ مین چلا گیا کہ وہان موجود ہے یہہ سردار सलूमर
اور علی العموم اوسکے کل ہمقوم راج کی حکومت کو مطلق خیال نہین کرتے اور ہمیشہ
مستعد مقابلہ رہتے ہین۔ اس سردار پر اجیت سنگہ باروٹھیہ کی پناہ دہی کی علت अजीतसिंह बारोठिया

مین بہی سرکار کا عتاب ہے اوسکے دو چہرہ دیہات ضبط ہین اور چار سو پچاس
धौंस
روپیہ کی دہونس جاری ہے

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۶۵ع بسن بلوغ کو پہونچنے پر مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو
نظم ونسق امور ریاست کا اختیار دیا گیا اور اوسکے ساتہہ تیس لاکہہ روپیہ موجودہ
خزانہ مفوض ہوا اونکے مشیرون نے اونکو خود کام کرنے سے منع کیا مگر کرنل
نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح سے اونہون نے مشیرون کی مخالفت پر مطلق
महता गोकुलचंद
خیال نکیا اور کام کرنے سے باز نہ آئے منتظمان ریاست مین سے مہتا گوکل چند
मांडलगढ़
تو اپنے علاقہ مانڈل گدہ کو چلا گیا پنڈت لچہمن راؤ راج کا کارکن اور ٹہاکر ظالم سنگہ
पंडित लक्षमन राव
चैमली
بیملی والہ مہارانا صاحب کے اول مشیر رہے

सलूमर
۱۸۶۲ع مین راوت کیسری سنگہ والی سلومبر مرگیا اہالیان قبیلہ نے متوفی کے
जोधसिंह
بعید رشتہ دار جودہ سنگہ نامی کو مسند نشینی کیواسطے تجویز کیا وہ خلاف حکم
دربار وخلاف دستور مروجہ ریاست پر قابض ہوگیا دربار کی خواہش یہہ تہی
राव भदेसर
کہ راو بہدیسر کو جو وارث جائز ہے مسند نشین کرے مگر بمقابلہ جودہ سنگہ قابض
ریاست کے اوسکی امداد کی قابلیت نہ دیکہکر انگریزی فوج ملنے کی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ سے درخواست کی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل نے تو فوج
کے حکام کو لکہدیا تہا کہ سرکش سردار کی سزا دہی اور دربار کے حکم کی تعمیل کے
واسطے تیار رہین مگر گورنمنٹ ہندوستان نے فوج بہیجنا نامنظور کرکے دربار
اور مجمع سرداران کو اطلاع دی کہ سرکار انگریزی کو منظور نہین ہے کہ راج اودیپور
کو بد دیکر اوسکے فرایض سے سبکدوش کرے اور فوج انگریزی کی دست اندازی

سے پیشتر سردارون کو لازم ہے کہ بغور و تامل سمجھہ کر لکھین کہ سلومر کی مسند نشینی کی
بابت کل سردار متفق الراے ہین یا نہین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جودہ سنگہ نے دولاکھہ
روپیہ راج مین داخل کیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور راو بہوپال سنگہ کی نسبت یہہ राव भोपालसिंह
تجویز ہوئی کہ جودہ سنگہ لاولد مرے تو وہ مستحق مسند نشینی سمجھا جاوے اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ع
مین مہارانا صاحب سلومر جاکر بعد اداے رسم ماتم پرسی وہان کے سردار جودہ سنگہ
کو لے آئے مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم نے اس رسم کو ادا نکیا تہا اس سے
چونداوت راجپوت بالاتفاق اون سے مخالف ہوگئے تہے اور اونکے عہد مین चोंदावत राजपूत
بڑی خرابی رہی تہی مگر بہوپال سنگہ بہدیسر والہ پہر بہی سلومر کا دعوی کرتا رہا
کچہہ عرصہ بعد اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی کہ اگر مجہکو سلومر ملیگا
تو مین فساد کرونگا لیکن اس وجہہ سے کہ وہ خود موضع چاوندیہ سے متبنی لیا گیا चावंडिया
ہے اور حسب رواج راجپوتانہ و دہرم شاستر دوبارہ متبنی نہین ہوسکتا اوسکا राजपूताना धर्मशास्त्र
کچہہ استحقاق نہین شاستر کے بموجب صرف ایک دفعہ متبنی ہونا جایز ہے اور میواڑ
کے ٹہاکر بیوہ کے متبنی لینے کو جایز سمجہتے ہین پس اوسکا دعوی غلط متصور ہوا جودہ سنگہ बेवा
نے اپنی جاگیر کا بندوبست اچہا کیا سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع کے دورہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ सिपरिन्टेन्डेन्ट
اضلاع کوہی نے وہان چند روز قیام کرکے دیکہا تو جاگیر بہت رونق پر پائی जागीर
راو نے پرانے محل پر نئی تعمیر کرائی اس سے وہ بہت خوشنما ہوگیا رعایا سب خوش
ہے کسی نے کچہہ شکایت نہ کی راو خود سبکی سماعت کرکے انصاف کرتا ہے اور
دیگر جاگیرون سے جہان کا انتظام کامدارون کو مفوض ہے یہان کا کام ہرطرح
اچہا ہے۔

नीम्बहेड़ा राव देवगढ़ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء مین راجہ نیمبہیڑہ اور راو دیوگڈہ کے درمیان فساد ہوا اوسمین
۱۴- آدمی مارے گئے اور ۲۲ زخمی ہوئے اور یہہ متنازعہ فرق ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کی تحقیقات برسر موقع سے دریافت ہوا کہ بعرصہ ساٹھہ سال
रायलाकलां راو دیوگڈہ نے موضع رایلہ کلان کو درگاہ اجمیر سے بذریعہ رہن لیا تھا اور وہ
مذکور راجہ نیمبہیڑہ کی جاگیر سے ملحق ہے راو نے وہان قلعہ بنایا ہے اور بدنظمی
کے اوقات مین موقع پاکر زمین دابلی ہے اصل مین تین ہزار بیگہہ زمین تعین
آٹھہ سو روپیہ سکہ عالم شاہی سالانہ دیئے گئے تھے اور یہہ روپیہ دیوگڈہ کا
راو اب بھی اجمیر کی درگاہ مین داخل کرتا ہے اسکا مقدمہ مدت سے دایر ہے
اور خادمان درگاہ نے کئی دفعہ نالش کی ہے اور راج اودےپور بھی اس
گانو کو پھیر لیا چاہتا ہے اس وجہہ سے کہ سردار راج کے قبضہ مین ایسے گانو
رہنا جسمین قلعہ ہے اور ملک کے وسط مین واقع ہے مناسب نہین کہ مبادا
کسی زمانہ مین وہ باغی ہوکر فتور کرے اور راج کو یہہ بھی خیال ہے کہ درگاہ مین
सोंदानलो گانو بطور استمرار دیا گیا تھا اور ہر وقت مین ضبط ہوسکتا تھا مگر چونڈاوتون
کے قبضہ ہونے سے احتمال ہے کہ طرز حقیت بدلجاوے اور پھر ضبط نہو سکے عرصہ
بیس سال دیوگڈہ کے راو نے اس وجہہ سے کہ اوس زمانہ مین نیمبہیڑہ کا
लांबया راجہ کمزور تھا موضع لمبیہ علاقہ نیمبہیڑہ کی زمین پر بند و تالاب بنا لیا تھا اس بند پر
بڑے درخت ہوگئے ہین اس مین شک نہین کہ ابتداء مین راو دیوگڈہ جبراً قابض
ہوا تھا مگر اب آغاز فساد اول نیمبہیڑہ کی طرف سے ہوا ہے دربار کے فیصلہ کے
واسطے اہلکار متعین ہوا مگر اوس سے فیصلہ ہونا محال نظر آیا اور تعلق علاقہ غیر

نہونے سے محکمہ ایجنسی سے کچھہ دست اندازی نکی گئی ۱۸۶۷ع مین راوت رنجیت سنگھ | राव रंजीतसिंह
والی دیوگڈہ کا انتقال ہوا اوس نے باعتبار پنچ سرداری کو تہیاری کیسری سنگھ | कोठ्यारीकेसरी सिंह
کی ذلت مین بہت کوشش کی تہی اوس کا بیٹا کشن سنگھ بعمر پچیس سال مسند نشین | किशनसिंह
ہوا مگر باوجود جاری ہونے دہونس کے کہ تا وقت اطاعت و اداے نذرانہ | धौंस
جاری رہیگی وہ مدت تک اپنے آقا کو سلام کرنے کیواسطے حاضر نہوا آخرکار
یکم مئی ۱۸۶۸ع کی رپورٹ مین دربار نے لکہا کہ مسند نشینی دیوگڈہ کیواسطے جو
تجویز بیشتر حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نہوئے اوسی پر عمل ہونا
مناسب متصور ہوکر رسم مسند نشینی کردی گئی ہے —

۱۸۵۷ع مین آمیٹ کا سردار پرتہی سنگھ لاولد مرگیا اوسکی بیوہ نے امرسنگھ | अमेट पृथ्वीसिंह अमरसिंह
کو گود لیا مگر قبل اسکے کہ قید تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی قرار پاوے تین برس | कैद तलवारबंदी
بعد چتر سنگھ سردار حال نے غدر کے زمانہ مین دربار سے حکم مسند نشینی حاصل | चतुरसिंह
کرکے بذریعہ حکم دربار قلعہ پر قبضہ کرلیا امرسنگھ کو نکالدیا اور اوسکے بہائی پدم سنگھ | पद्मसिंह
اور دو سرداروں کو مارکر اور چند آدمیون کو مجروح کرکے جاگیر چہین لی راؤ پتہون | जागीर
کی بیوہ مع امرسنگھ چتر بہوج جی کے مندر مین پناہ پذیر ہوئے وہان سے صاحبان | चतुर्भुज जी के मंदिर में
ایجنٹ گورنر جنرل و پولٹیکل ایجنٹ کو واقعات کی اطلاع دیکر دادخواہ ہوئے اوسکی
عرضیون پر حکم ہوا کہ حکام انگریزی کو ایسے مقدمات مین دست اندازی کا اختیار
نہین ہے اسواسطے سایلہ کو چاہیے کہ دربار مین اپنا استغاثہ پیش کرے سلومبر
کے راؤ اور دیگر سرداران نے امرسنگھ کی طرفداری کرکے نواب گورنر جنرل صاحب
کو لکہا مہارانا شمبہو سنگھ صاحب نے امرسنگھ کو سردار آمیٹ قبول کرکے دربار مین

مقام معینہ پر نشست دی اور اوسکی پنشن مقرر کردی جس سے احتمال ہوا کہ فساد
وقوع مین آوے اور چیتر سنگہ جو قابض ہوگیا ہے انجام بیدخل ہوا اسمین شک
मेड़तणीजी نہین کہ امر سنگہ باستحقاق ہے کیونکہ یہ بہی سنگہ کی بیوہ میڑتنی جی امر سنگہ اور
اپنی دختر صغیر سن کو لیکر سلومبر چلی گئی تہی چیتر سنگہ نے جب سے جاگیر پر قبضہ کیا
ہے راج کی چہٹوند یا اور کسی قسم کا محصول ادا نہین کیا ہے اوسکے ذمہ ایکلاکہ
دس ہزار روپیہ مسند نشینی کا نذرانہ ہے اور خراج علاوہ بران امید نہین کہ اس
ناامیدی کی حالت مین اوسکو روپیہ میسر آوے راج سے امیٹ کا محاصرہ ہو
رہا ہے اوس نے مقابلہ کے واسطے سوائی کی فوج رکہہ چہوڑی - اس مین
جاگیر کی کل آمدنی خرچ ہوتی ہے —

۱۸۶۷ء مین مہارانا صاحب نے راج میواڑ کے حصہ میرواڑہ کی واپسی کی صاحب
ایجنٹ سے بذریعہ خریطہ درخواست کی مگر کچہہ نتیجہ حاصل نہوا اوسی سال مین مہارانا
मींना खेराड़ صاحب نے مینہ کہیراڑ کے دیہات کا ۱۸۶۰ء کا جرمانہ معاف کیا اس سے بہی
وہان کے باشندے بہت خوش ہوئے —

حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر مہارانا صاحب نے تہوار ہولی پر فحش
تصویرون کا سر بازار رکہنا منع کردیا ہے اور سواری کے وقت بکرا مارنے کی
लछमनराव جاہلانہ رسم بہی موقوف کردی - دسمبر ۱۸۶۷ء مین مہارانا صاحب نے لچھمن راو
کارکن کو برخاست کرکے کوٹہیاری کیسری سنگہ کو وزیر مقرر کرنا چاہا تعجب ہے
کہ حسب بیان عوام الناس اتنی بڑی ریاست مین کوٹہیاری کیسری سنگہ کے
سوائے اس عہدہ کے لائق کوئی آدمی متصور نہوا مگر چونکہ مہارانا صاحب کی

نا بالغی کے زمانہ مین کیسری سنگہ سے کہ پنچ سردار تہا ایک ناپسندیدہ حرکت ظہور
مین آکر اوسکی موقوفی بحکم گورنمنٹ ہوئی تہی اسواسطے اوسکی بحالی بہی بلا اجازت
گورنمنٹ ناممکن متصور ہو کر درخواست اجازت کیگئی گورنمنٹ نے مہارانا صاحب
کی درخواست کو منظور کیا اس منظوری سے اونکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ
اوسکی بیقصوری مقبول ہونیکی اونکو امید نہ تہی چونکہ میواڑ کی رعایا اور امرا سب
اوس سے خوش تہے اوسکے از سر نو مقرر ہونے سے سبکو اطمینان ہوا کسی نے
بلکہ اوسکے مخالفون نے بہی کسی طرح ناراضگی ظاہر نکی کیسری سنگہ بڑا عقلمند اور
دیانتدار آدمی تہا معاملات مال مین بہت سمجہتا تہا اور اس عظیم الشان عہدہ کے
ہر طرح لایق تہا احکام دربار کو صدق و صفائی سے بجا لاتا تہا مگر اوسکا میلان فراخ
تدبیری پر نہ تہا اس سبب سے بندوبست مال قدیم رواج پر رہا اور رعایا مفلس
ہوتی رہی —

۱۸۶۶ و ۶۷ء کی رپورٹ مین کرنل ہچنسن صاحب نے لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اور हचनसन साहब
اونکا پردہان کو ٹہیاری کیسری سنگہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی ہر ایک صلاح و تدبیر घरघानेकाकारी
پر بہت کوشش و توجہ سے عمل کرتے ہین اور مین کسی طرح کا اختلاف و کشیدگی
و نا اتفاقی نہین ہے مہارانا صاحب کسیقدر خوش طبعی کے شوق مین ہین مگر
کاروبار ریاست پر متوجہ ہین معاملات ریاست مین بہت ہوشیاری و لیاقت
سے بحث کرتے ہین اصلاح و ترقی کرنے پر آمادہ اور سرکار انگریزی کی خواہشون
پر عمل کرنے مین مستعد ہین اور ہر طرح اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی چاہتے ہین
مگر عدم موجودگی مشیران با تدبیر اور پابندی قواعد قدیم سے اونکو بڑی مشکل ہے

ہرایک معاملہ مین خواہ کیسا ہی خفیف ہو اونکی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے
پیودہان ہر روزہ حاضر ہوکر کل معاملات پیش کرتا ہے اور احکام حاصل کرتا ہے
عدالتون سے بہی مقدمات حکم اخیر کیواسطے آتے ہین اور ریاست کا کل کام اونکی
مرضی سے چلتا ہے اگر اونکے دل سے چاہا کام کیا ورنہ وقت آیندہ پر منحصر رکھا
محکمہ ایجنسی کے کاغذات اول پیش ہوتے ہین اگر زیادہ یا غور طلب ہوئے تو
اور کام ملتوی رہتا ہے اس سبب سے تساہل اجراے کار کی شکایت ہوتی
ہے دہرم شاستر اور رواج ہنود پر عمل ہوتا ہے اور تنخواہ دار پنڈت ہوستہ پنڈت विवस्ता
دیا کرتے ہین اس سے بہی بہت توقف ہوتا ہے اور اکثر فضول بحث ہوا
کرتی ہے مہارانا صاحب کو اس طریقہ مین بتدریج ترمیم کرنیکی صلاح دی گئی
ہے اور امید ہے کہ سوا اسکے مین عنقریب مختصر مجموعہ قانون جاری ہو مگر یہہ امر
بہت نازک ہے کیونکہ باعتقاد ہنود دہرم شاستر کو حکم الٰہی اور خاندان اور برہمن
کو متبرک اور شاستروں کا ہمزمانہ اور محافظ سمجھتے ہین اسواسطے اون سے
خلاف ورزی محال ہے ۔
اوسی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مشیر با تدبیر نہونے سے بڑا نقصان ہے چند صاحب
جو صحبت مین رہتے ہین اس لایق نہین ہین ان مصاحبون مین سے راو ظالم سنگہ
کہ سرکش و بے اعتقاد وضع کا آدمی ہے مہارانا صاحب کے مزاج پر حاوی ہے
اور وہ اکثر اونکو ناواجب حرکات پر آمادہ کرتا ہے سنہ ۱۸۶۵ع مین فوج پولیس کا
افسر تہا ریاست مین بدنظمی تہی اور کوئی وزیر نہ تہا اس سے ظالم سنگہ کا قدم جم
گیا اس فوج کا اب وہ وزیر سے بہی علیحدہ خود اختیار حاکم ہے حالانکہ سرکشی ہیچ

و نصیر آباد کی پولیس کا اختیار وزیر کو ہے اگر ظالم سنگہ کوئی عام شخص ہوتا تو لوگوں
کو ایسا گراں نگذرتا مگر راؤ امر سنگہ کا والد ہونے سے نصف سرداران میواڑ کو
دربار مین اوسکا رسوخ از بس ناگوار ہے راؤ امر سنگہ کی حکایت منجملا اون عجیب
واقعات کے ہے جو نحوست زمانہ سے میواڑ مین اکثر ہوتے ہین مگر ۱۸۶۹ و ۷۰ء
مین کرنل نکسن صاحب نے ظالم سنگہ کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ ہندوستانی ریاستون
مین جس شخص پر رئیس کی مہربانی ہوتی ہے اوسکے بہت دشمن ہوجاتے ہین
اور وزیر ریاست اوس سے بخصوصیت عداوت رکہتا ہے چونکہ یہہ شخص
مہتمم پولیس تہا اکثر لوگ اوسکے مخالف ہوگئے تاہم میواڑ کی کثیر التعداد غارتگرون
کو اعمال ناقصہ سے باز رکہکر اوس نے کارنمایان کیا ہے علاوہ اسکے اوسکی
بڑی خوبی یہہ ہے کہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ ہے اوس نے مہارانا صاحب
کو جو صلاح دی ہوگی اوسمین حکام انگریزی سے موافقت رکہنا ضرور ملحوظ و مشروط
ہوگا مگر افسوس ہے کہ امسال ظالم سنگہ مرگیا۔
مہارانا صاحب کل کام خود کرتے تہے اس سے بڑی ابتری رہتی تہی اور گورنمنٹ
سے بہی محکمہ جات مقرر کرنے کی فہمایش ہوئی اسپر مہارانا صاحب نے باقاعدہ
محکمہ جات عدالت فوجداری و دیوانی مقرر کئے اور حکام محکمہ جات مذکور کو اختیار
دیکر بذریعہ کیفیات مندرجہ ذیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دے ۔
کیفیت دربار اودے پور بخدمت لفٹنٹ کرنل سی جے پی نکسن صاحب بہادر پولیٹکل
ایجنٹ میواڑ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۸۰ء ۔
آج مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور مین عدالت فوجداری کا

بند وبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دئے جاوین اور مجموعہ
قواعد جاری کیا جاوے اسواسطے کل علاقہ راج اور شہر کی عدالت فوجداری کا
کام منشی ثامن علیخان کو مفوض ہوا ہے اور اوسکو پانچ سو روپیہ تک جرمانہ
اور ایک برس تک کی قید کا اختیار دیا گیا ہے اور ترتیب قواعد فوجداری کی
تجویز در پیش ہے وقت تیاری جاری کئے جاوینگے اوسوقت تک کام حسب معمول
ہوتا رہے گا اور حاکم فوجداری کو ہدایت ہوئی ہے کہ تہانجات از سر نو مقرر ہونے
کی بابت رپورٹ کرے اس حکم کی تعمیل کے واسطے وزیر کو لکہا گیا ہے اور
صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کو بہی اطلاع دیجاتی ہے

کیفیت ایضاً

مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور کی عدالت دیوانی کا بندوبست
جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دئے جاوین اسواسطے داروغہ
عدالت دیوانی کو دوہزار روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنے کی اور سو روپیہ
تک جرمانہ کرنیکی اجازت دی گئی ہے اور اوسکو اطلاع دی گئی ہے کہ مجموعہ
قوانین مرتب ہوگا تب جاری کیا جاوے گا تا وقت اجراے اوسکے حسب معمول
کام ہوتا رہے گا کل علاقہ کے دیوانی کی بابت رپورٹ کرنیکی اجازت ہوئی ہے
وزیر کو اس حکم کے اجرا کی ہدایت ہوئی ہے اور آپکو بہی اطلاع دیجاتی ہے
ان تحریری قواعد کی ترتیب مین سرداران میواڑ کو بڑا اعتراض ہوا کہنے لگے
کہ معاملات فوجداری مین قدیم دہرم شاستر ہنما ہونا چاہئے مگر سرداران کی یہہ
کیفیت کل راجپوتانہ مین ہے کہ اپنی جاگیرون مین رئیسون کا اختیار کامل ہونا

نہین چاہتے ہین وجہہ یہہ کہ سردار لوگ اکثر حرکات ناشایستہ وخلاف قانون
کرتے ہین اور باضابطہ نگرانی نہونیسے سزا سے محفوظ رہتے ہین رئیسون
اور سردارون کے بیشتر اوقات نااتفاقی صرف اسی وجہہ سے رہتی ہے کہ
سررشتہ فوجداری کے احکام کی عدم تعمیل بلکہ عدول حکمی کرتے ہین ـ
سردار لوگ اختیارات فوجداری و دیوانی بالکل اپنے ہاتھہ مین رکھنا چاہتے
ہین اور دربار اس وجہہ سے کہ کل معاملات مین سرکار انگریزی دربار کو جوابدہ
سمجھتی ہے اختیارات سرداران کو معدوم اور اونکو محکوم رکھنے مین کوشش
کرتا ہے اور سردارون کی خاص غرض اس خودسری مین یہی ہے کہ ظلم و تشدد
اور وارداتین جو وے خود کرتے ہین یا اپنے توابعین سے کراتے ہین اونکی
سزا سے محفوظ رہین پس لازم آتا ہے کہ جہانتک ہوسکے حسب منشاء گورنمنٹ
اپنے ملک کی حکمرانی کرین گورنمنٹ سے اونکے اختیارات جایز کے اجراء مین
اعانت کیجاوے تاکہ وے سردارون کو مغلوب کرسکین مگر اکثر صورتون مین
اسکے خلاف ہوتا ہے ـ

یہہ تو تحقیق ہے کہ رئیس لوگ جرایم شدید مین شریک نہین ہوتے ہین اور سردار
باستثناء بعض کے کل مرتکب جرایم ہوتے ہین پس مخفی نہین رہ سکتا کہ سردار
سرکار انگریزی کو جوابدہ نہین ہین اور جنکو جوابدہ ہین اونکی حکومت جایز
مین خلل انداز اور اونکے مخالف ہین اسواسطے سردارون کے اعمال پر نگرانی
رکھنے اور کل حرکات مجرمانہ وخلاف قانون کے اطلاع دیتے رہنے کیواسطے
اہلکاران راج متعین رہین تو مناسب ہے ـ

ذات خاص مہارانا شمبہو سنگہ صاحب سے سب سردار خوش ہین مگر اونکے حکام
انگریزی کی صلاح پر عمل کرنے کو پسند نہین کرتے ہین مہارانا صاحب اپنے محکوم
توابعین سے دانشمند و عقیل تر ہین اور سردار رسمیات قدیم کے پابند ہین اور
اونکی عاقلانہ حکومت سے خائف ہین سرکش سردارون کے درمیان مہارانا صاحب
تن تنہا ہین اگر وے اونمین سے کسیکو فعل قبیح کی پاداش مین سزا دینا چاہین تو کل
سردار متفق ہوکر حصول منشا معدلت مین خلل انداز ہون اور یہہ عمل کل راجپوتانہ
مین جاری ہے بالتحقیق مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو ہر فرقہ رعایا اونکے متقدمون
سے زیادہ چاہتا ہے اور یہہ امر واجبی ہے کہ وے رعایا پر ظلم و تشدد نہین
کرتے ہین -

یہہ امر کہ مہارانا صاحب راج کی اصلاح و ترقی کے خواہان اور منشاء گورنمنٹ پر
عمل کرنے والے اور اپنی رعایا کی بہبودی مین ساعی ہین ایام قحط مین بخوبی
ثابت ہوگیا کہ ہزارہا قحط زدون کا گروہ کثیر ممالک قرب و جوار سے میواڑ مین
آیا اور ایسا گروہ کہ اکثر اونمین سے نہ فقط گرسنگی سے جان بلب تھے بلکہ اسیوجہ
سے مبتلاء امراض بھی تھے مہارانا صاحب نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ
اور خاص اپنی دلسوزی اور رحم دلی سے دستگیری محتاجان کی ایسی تدبیرین کین
کہ آفت عظیم کے مقابلہ مین بہت کارگر ہوئین اور ہزارہا بندگان خدا کی
جانین بچین چنانچہ کیفیت مفصل اوس قحط کی اور مہارانا صاحب کی عمدہ تدبیرات
پرورش رعایا ذیل مین لکھی جاتی ہین -

قحط ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء

اس سال مین بارش کی کشش سے سخت قحط ہوا اور راج سے اوسکے دفعیہ اور
نرمی کی تدبیرات کامل بڑی فیاضی سے ظہور مین آئین سرداران ریاست نے
باوجودیکہ اونکی آمدنی مین بہت کمی ہوئی تدبیرات مجوزہ جلسہ اجمیر مین شامل
ہوکر بخوبی تمام غلہ کا محصول معاف کردیا۔

مہتا ارجن سنگھ کو کہ جلسہ اجمیر مین میواڑ کیطرف سے شریک ہوا ہدایت ہوئی تھی
کہ بڑی ریاستون کیطرف سے جو تدبیرات قبول کیجاوین اون مین اتفاق
کرے چنانچہ اوس نے اس خدمت کو حسب اطمینان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
انجام دیا۔

۱۸۶۷ع مین بارش کم ہوئی تھی اس سبب سے جون ۱۸۶۸ع مین میواڑ
کے جھیل و تالابون مین پانی معمولی عمق سے پندرہ فیٹ کم رہگیا اور پھر بھی
بارش کم ہوئی اس سے کچھ اضافہ نہوا تاہم اون مین پانی بکثرت رہا آیا اور
ملک کو فائدہ عظیم پہونچا یعنی نہ فقط رقبہ کثیر زراعت گرد نواح کی آبپاشی ہوئی
بلکہ اون کے سبب سے کوسون تک کنوئن مین پانی بافراط رہا بلکہ نہرون سے
گرد نواح کی زمین سیراب ہوکر اوس پر عمدہ فصل تیار ہوئی اور صدہا آدمیون کو
جو قحط سے مرجاتے وجہ معاش ملی۔

ان تالابون مین چادر وچرخی نہونے سے پانی قابو مین نہین رہتا ہے زیادہ تر
نکل جاتا ہے دربار کو ان ذریعون کے فوائد سے آگاہ کرکے بند وبیر پر لگانیکی وेधदेवर
فہمایش ہوئی یہہ بند جسمین باوصف خشک سالی قریب تیس میل کے محیط مین پانی
بھرا رہا مدت سے مرمت طلب ہے اور خراب پڑا ہے دیوارون پر درخت اور

جھاڑی پیدا ہوکر شہر علیحدہ ہوگئے ہین مہارانا صاحب نے سنگین دیوار اور
خام پشتہ بندی کی لاگت کا تخمینہ بہ تعداد ایک لاکھہ تیس ہزار آٹھہ روپیہ تیار کرایا تھا
مگر اہالیان دربار کو اسقدر روپیہ خرچ کرنا منظور نہوا اس سبب سے کہ اگرچہ اس
تالاب کو روسار سابق نے بصرف کثیر تیار کرایا تھا مگر اب اوسکے پانی سے زیادہ تر
اراضی مقبوضہ سرداران کی آبپاشی ہوتی ہے راج کا چندان فائدہ نہین ہے
کشش بارش سے پیداوار خریف کا بہت نقصان ہوا کہ بجز اضلاع جنوبی کل
ملک مین اس فصل کی پیداوار بہت کم ہوئی اور شہر مین غلہ جمع نہ تھا اس سے
بازار مین گرانی ہوئی ستمبر و اکتوبر مین غلہ بمشکل میسر آتا تھا اور شب و روز فکر و
تردد رہتا تھا مگر معافی محصول و دلجوئی و خاطرداری بیوپاریان اور اونکو خرید
खास غلہ کیواسطے زر پیشگی دینی اور سرکاری غلہ کی کھاس کہولنے کی فراخ تدبیرون سے
راج میواڑ نے اس آفت کا بخوبی مقابلہ کیا اور ہر طرح کوشش کرکے بازار
مین غلہ کی روبہادی نرخ البتہ گران رہا کہ سرکاری روپیہ اور وزن سے گیہون
آٹھہ سیر کے نرخ سے بکا مگر اس سے راج و رعایا کو تردد نہ ہوا رعایا صرف
افراط چاہتی ہے اور راج اس بات کا نازان ہے کہ جب تک نرخ نہایت
گران نہوجاوے رعایاے میواڑ قحط کو خیال مین نہین لاتی ہے ـــ
कोठ्यार حسن اتفاق اور عمدہ دوراندیشی سے راج کے کوٹھیار مین غلہ کے کئی کھاس
موجود تھے کہ اسوقت مین کارآمد ہوئے یعنی تا وقت بہرسی دیگر غلہ کے کوٹھیار
کھولکر لوگون کو تقسیم کیا گیا اگر ایسا نہوتا تو روپیہ و محنت و حکم وغیرہ کسی ذریعہ سے
غلہ میسر نہ آتا اور سخت مصیبت ہوتی کہ اوس سے قحط زدون کا جانبر ہونا غیر ممکن

ہوجاتا۔
ربیع کی زراعت جو نالابون کی زمین پر اور دور تک بذریعہ نہرون کے پانی پہونچا
کر کرائی گئی تہی ایک دفعہ اچہی ہوئی مگر مارچ و فروری ۱۸۶۹ء مین بارش ہونے
سے پیداوار کم ہوگیا اور گیہون کا نرخ صرف چہہ سیر کا رہگیا مگر دربار نے مستعدی
سے خیرات خانجات جاری کردئے اور پرگنات کے حاکمون کو لکہہ بہیجا کہ سرکاری
حصہ کے غلہ کو وہین کے خرچ و فروخت کے واسطے رکہین جانے نہ دین چیتوڑ چीतोड़
و بہیل واڑہ و کومل گڈہ و جہازپور و کیلاش پور و گدلور و خاص شہر مین سدابرت भीलवाड़ा कौमलगढ़ जहाजपुर कैलाशपुर गदलौर सदावर्त
جاری ہوئے اور محتاجون کو غلہ اور پکا ہوا کہانا تقسیم کیا گیا۔
تدبیرات ترقی تجارت غلہ اور دفعیہ آفات قحط و خشک سالی کی قدردانی کرکے
گورنمنٹ سے مہارانا صاحب کو تحسین و آفرین ہوئی اوس سے بہت خوش ہوکر
اونہون نے مفصل خریطہ مشعر منظوری اجراے تعمیرات بنظر پرورش محتاجان
گورنمنٹ مین بہیجا اوسکا یہہ مضمون ہے۔

مضمون خریطہ مہارانا صاحب

گزشتہ برسات مین بارش کی کشش ہونے سے دریافت ہوا کہ ملک مین قحط
ہوگا اسواسطے اسوج سدی یکم سمبت مطابق ۱۷ ستمبر ۱۸۶۸ء سے غلہ پر راہداری مایہ राहदारी माफ़
کا محصول نصف معاف کیا گیا پہر اوسی مہینے کی ۲۳ تاریخ کو کل غلہ پر جو شہر
اودے پور مین آیا محصول ومایہ بالکل معاف کیا گیا مگر جب دریافت ہوا کہ مصیبت
مین تخفیف نہوئی ۱۲ اکتوبر کو ملک سے غلہ باہر لیجانے کی قید موقوف

کی گئی اور ۵ - نومبر ۱۸۶۸ء سے اساڑہ سدی ۱۵ - مطابق ۲۳ - جولائی ۱۸۶۹ء
تک درآمد وبرآمد وراہداری ملک میواڑ کا کل محصول معاف کیا گیا اور مفصلات
کے اہلکارون کو تاکید ہوئی کہ تجارت غلہ مین کسی طرح معترض نہون علاوہ اسکے
اکثر تاجرون کو خریداری غلہ کیواسطے خزانہ راج سے روپیہ اور کفالت دی
گئی دربار نے پینتیس ہزار روپیہ کا غلہ اس تفصیل سے خرید کیا ہے -

ईडर इन्दौर

ایڈر سے	اندور سے	اور مبلغ یک لاکھ [illegible] ساہوکارون کو	
[illegible]	[illegible]		

خرید غلہ کیواسطے حسب تفصیل دیا گیا - سیٹھ چاندمل [illegible]

بقالان کو معرفت ناظم اضلاع کو ہی	ہیراج حکم چند	حید رحبیب اللہ عیسیٰ تاج خان	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

ابراہیم	رسول بوہرہ	رام نراین ہندرہ	دہن راج چودہری
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عیسیٰ تاج خان
[illegible]

اسکے علاوہ وہ چہاونی نیمچ کے تاجرون کو معافی جز و محصول غلہ کی اسناد برائے
دوام عطا ہوئین -

گنگا دہر نند رام	مہونت رام بلدیو	شیوجی رام نراین	گنگا رام گنپتی رام	
نصف	چہارم	چہارم	چہارم	

اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ غلہ جو دسہرہ سے پیشتر بمشکل میسر آتا تھا بافراط ملنے لگا پھر چارہ

کی قلت سے احتمال ہوا کہ غلہ کی بہرتی کیواسطے دواب بار برداری میسر نہ آوینگے اسواسطے تاجران غلہ کو حکم ہوا کہ تین لاکہہ پینتالیس ہزار روپیہ کا غلہ جمع کرکے اوسکو ۲۶ اپریل سنہ ۶۹ء تک خرچ نکرین اون سے اقرارنامجات تحریری لئے گئے اور حکام مفصلات کوبہی ایسا ہی بند وبست کرنیکی اجازت ہوئی —

بنظر دستگیری غربا منتظمان پرگنات کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے علاقہ کی رعایا کو خوراک اور تخم ریزی کے واسطے غلہ دین اور محتاج کاشتکارون سے جمع کا مطالبہ نکرکے اون سے رعایت کامل کرین اور یہہ بہی کہ تالابون کے گرد اور چاہات پر جسقدر زمین ملے اوسکو کاشت کرنے کیواسطے کاشتکارون کو آمادہ کرین اس سے یہہ فایدہ ہوا کہ تالاب وچاہات کی کل زمین پر ربیع کی زراعت بہت افراط سے ہوئی اور ناظمون کو پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے بہی اجازت ہوئی شہر وپرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے واسطے دو لاکہہ روپیہ سے زیادہ خرچ کی اس تفصیل سے منظوری ہوئی —

اودے پور خاص	پرگنہ جہاز پور	فصیل بہیلواڑہ	ضلع چتوڑ	اکول گڑہ
یک لاکہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تالاب کہیملی तालाब खेमली	ضلع کہیرواڑہ	ناہر مگرہ नाहर मगरा	سڑک سلو و نصیر آباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اودے پور مین ایک کوٹہی خیراتی غلہ کی مقرر ہوئی اوسمین نرخ بازار سے ارزان غلہ فروخت ہوا اوسکے چندہ مین راج سے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا سوا اسکے سردار اور جاگیرداروں نے بہی اپنی اپنی جاگیرون مین دستگیری محتاجان کیواسطے

خیرات خانجات مقرر کئے شہر و پرگنات مین اکثر مقامات پر بصد ابرت مقرر ہوسکے اونکی تفصیل مع خرچ کے یہہ ہے

نام مقام	تعداد مردمان پابندۂ غلہ و آرد	آرد	غلہ	تعداد مردمان جنکو پختہ کہانا دیا گیا	کیفیت
اودیپور	۳۰۰۰	[illegible]	۰	۷۵۰۰	
جہاڑپور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
چیتوڑ	۹۰۰	[illegible] ۲۰ ثار	۰	[illegible]	
کونل گڈہ	۵۰۰	[illegible]	معہ من ۲۰ ثار	۳۰۰۰	
کیلاش پور	۳۰۰۰	[illegible]	[illegible] ۳ ثار	۰	
گدلور	۴۰۰	معہ من ۴ ثار	۰	۰	
بہیلواڑہ	۰	۰	۰	۷۰۰	

پرورش و خبرگیری محتاجان قحط کی ان تدبیرات سے علاوہ نقصان آیندہ معافی نصف و چہارم محصول غلہ کی جو ہمیشہ ہوتا ہے گا اوسی سال مین ایہ اور محصول کا نقصان بتعداد دو لاکہہ روپیہ ہوا مگر رعایا کو جو فایدہ ہوا وہ اوسکا معاوضہ کافی ہے —

مہارانا صاحب کی یہہ عمدہ تدبیرات صعوبت قحط کی تخفیف اور نوع بشر کی

جان بچانے مین بہت کارگر ہوئین بہیلواڑہ مین اور نیچ نصیر آباد کی سڑک پر
ہزارہا مخلوق کو تعمیرات سے روزی میسر آئی اس سڑک کی تعمیر مین ایک لاکہہ
بیس ہزار روپیہ تو اول شروع سال مین دیا گیا اور بعد ازان دوسرے سال
مین پانچ ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتا رہا اور رگوٹہی خیرات اودیپور
سے شریف محتاجون کے جو بپاس عزت گداگری نہین کرتے بڑی دستگیری
ہوئی اور دیولی کے چندہ مین بہی ہمارا نا صاحب نے ایک ہزار روپیہ دیا
علاوہ سڑک مذکور صدر کے شہر و پرگنات مین تعمیرات مفید عام جاری ہوئیں اون
مین بصرف ایک لاکہہ للعہ ۲۱۴۱۶ محتاجون کو مزدوری ملی —
محتاجون کو بصیغہ خیرات کہانا کہلایا گیا اوسمین علاوہ فقیر اور معمولی سدابرت
کے ۱۹۳۲۹۰ مرد و عورتون کو بصرف اسی ہزار روپیہ کہانا تقسیم ہوا اسمین
سے خاص شہر مین ۱۱۶۳۷۶۶ محتاجون کی پرورش بصرف للعہ ہوئی خیرات
خانون سے اوبالا ہوا اور بہنا ہوا غلہ تقسیم ہوتا تہا اوبالا ہوا غلہ وزن مین ڈیوڑہا उबाला भुना
ہوجاتا ہے اگرچہ اوسمین غذا کم ہوتی ہے مگر محتاجگی مین یہہ بہی غنیمت سمجہا جاتا
ہے مزدور لوگ اول گہاس بیچتے تہے اور شام کو گہر کے سب آدمی فراہم ہوکر
محتاج خانہ سے غلہ لیجاتے تہے اس خیرات سے ایک عمدہ نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ چوری
کی وارداتین جو پیشتر زیادہ ہوتی تہین بالکل موقوف ہوگئین —
اگرچہ قحط سخت تہا مگر اوسکی تکلیفات جیسی اور ملکو نمین ہوئین میواڑ مین نہوئین
البتہ گہاس پیدا نہونے سے مویشیان کا بہت نقصان ہوا اور علاوہ اسکے
ہوا خراب ہوجانے سے امراض ہیضہ و بخار کا زور رہا اوس سے دو ڈہائی ہزار

آدمی تلف ہوا۔

नासूर سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین مہارانا صاحب کو عارضہ ناسور سے بہت تکلیف ہوئی مراسلہ

कनिंग हेम साहब ۲۱۔ فروری سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکٹر کیننگ ہیم صاحب نے لکھا ہے ۔ کمال خوشی کی
بات ہے کہ مہارانا صاحب کو عارضہ لاحقہ سے جسمین ۱۹۔ ستمبر سے مبتلا تھے
شفا حاصل ہوئی اس سخت و پر اذیت بیماری مین کہ نہ فقط مرض کی تکلیف تھی
بلکہ متواتر عمل جراحی کا ناکامیاب ہونے سے مایوسی ہوتی تھی مہارانا صاحب
نے جو ہمت و جرأت دکھلائی تعریف کے لایق ہے ۔ بیماری اور عمل جراحی کے
تحمل اور مدت تک بستر پہ پڑے رہنے کے ضبط اور بردباری اور اس پر
بھی ہمیشہ خوش طبع رہنے سے اونکا کمال استقلال طبیعت اور خوش مزاجی ظاہر
ہوئی ہین کہ یہہ اوصاف اونکے عظیم الشان رتبہ کے ازبس شایان ہے ۔
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے عدالتون کی کارروائی کیواسطے قواعد

मिस्टर इंगलिस साहब تجویز کیئے اونکا مسٹر انگلس صاحب نے ہندی ترجمہ کیا مگر اونکے اجرا کی ہنوز
تجویز درپیش ہے ۔ اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے اجراء قواعد مین کوشش
کیجاتی ہے مگر ہندوستانی ریاست مین باوجودیکہ حاکم نیک صلاح پر عمل
کرنے کے واسطے مستعد ہو تاہم اجراے قوانین جدید مین وقت اور صبر
درکار ہے ۔

سنہ ۱۸۷۰ء مین اس خبر سے کہ لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل
کشور ہند اجمیر مین آنیوالے ہین اور مہارانا صاحب کو طلب کیا گیا ہے اودیپور
مین شور ہو گیا اور آپس مین سازش و سرگوشی کرنے لگے اکثر مجتہد پوراسے

سرداروں نے اس طلبی سے کہ اقبال مین خلل پیدا کیا اور بہت ہارج ہوئے اونھون
نے حجت کی کہ ۱۸۳۲ء مین لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے خانگی ملاقات ہوئی تھی
اور یہہ دربار باضابطہ ہوگا اب تک اودے پور کے کسی مہارانا نے آداب
دربار کی بجا آوری نہین کی ہے اسواسطے اگر مہارانا صاحب اجمیر کو جاوین
تو یہہ شرط ہو جاوے کہ رسمیات مروجہ ملحوظ ہین اور صرف خانگی ملاقات ہو
سنہ ۱۸۳۲ء کے کل کاغذات پیش ہوئے نظایر سابقہ کا حوالہ دیا گیا مہارانا صاحب
سے تبدل تعلقات فیما بین نواب ویسراے صاحب ہند اور روسا راجپوتانہ
کا حال دربار مین اور بطور خانگی مفصل کہا گیا اور فہمایش ہوئی کہ جسطرح خوشی
سے بلایا ہے اوسی طرح جانیکا اقبال کرین اونھون نے کسیقدر پس وپیش
سے اقبال کیا اور عذرات موقوف ہوئے جب اجمیر مین گئے تو لارڈ میو صاحب
بہادر نے ملاقات خانگی اور دربار مین ایسی تعظیم وخاطرداری کی کہ مہارانا صاحب
خوش ہو گئے خود بہت سنجیدہ طبیعت عالی حوصلہ ذی رتبہ اور متواضع ہین اس
سے اونھون نے قایم مقام ملکہ معظمہ کے عمدہ طرز وطریقہ کو بخوبی سمجھکر پسند کیا
اور مابعد کی گفتگو اور متواتر ذکر کرنے سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اس
ملاقات سے از بس محفوظ ہوئے ہین اور اونکی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی
زیادہ اور مستحکم تر ہوئی۔

اجمیر مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ کو راج رانا صاحب والی جہالاواڑ کے
استقبال کیواسطے بھیجا گیا تھا اثناے راستہ مین راج رانا صاحب نے صاحب
سے درخواست کی کہ مہارانا صاحب سے ہماری ملاقات کرا دیجیے بعد ازان

لارڈ ویلیم
बेन्टिक

कपतान म्यूर साहब

چند مرتبہ پیغام بہیجا اور کپتان میور صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی بہی ساعی ہوئے
چنانچہ اس باب مین صاحب نے گفتگو کی تو بڑے سرداران نے اس ملاقات
مین اعتراض کیا مہارانا صاحب کی روانگی کے روز یہہ معاملہ پھر پیش ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ نے سمجہایا کہ چند سال پیشتر سرکار انگریزی نے راج رانا صاحب
جہالاواڑ کے بزرگ ظالم سنگہ کو راجہ کیا تہا مگر ابتک راجپوتانہ کے کسی رئیس نے
اونکو راجہ تسلیم نہین کیا ہے اور ہر ایک رئیس کو اونکو اپنی برابر سمجہنے اور گدی
پر برابر بیٹہانے مین عذر ہے پس جسکو سرکار انگریزی نے راجہ کیا ہے اوسکو راجہ
قبول کرنے اور کل راجپوتانہ مین نظیر پیدا کرنے کی امید رئیس اودےپور سے سوا
اور کس سے کیجاوے جب اسطرح کہا گیا تو مہارانا صاحب نے قبول کیا او
نصیرآباد مین ملاقات کی راج رانا صاحب کو راجون کی سی تعظیم و تکریم کرکے گدی
پہ برابر بٹہایا اس ملاقات سے پیشتر کپتان میور صاحب اور سرداران جہالاواڑ
چاہتے تہے کہ ملاقات مین صاحب ایجنٹ بہی شریک ہون مگر اونہون نے بالکل
انکار کیا اس خیال سے کہ انگریزی افسر کی موجودگی سے ملاقات کا لطف جاتا رہیگا
اور رسمی سمجہی جاویگی اسواسطے بالکل آزادی طور پر کرائی گئی میواڑ کے اکثر سرداروں
نے مہارانا صاحب اور راج رانا صاحب جہالاواڑ کی برابرانہ ملاقات ہونے
مین اس غرض سے اعتراض کیا کہ اون کا رتبہ ہم سے بڑا نہو جاوے مگر کچہہ
پیش نہ گیا جاگیر باگور کی ضبطی کا مقدمہ کہ مدت دراز سے زیر تجویز تہا — बागोर
سنہ ۱۹۲۴ و ۱۸۶۷ عیسوی مین فیصل ہوا مہاراج سنگہ نے بمنظوری مہارانا سروپ سنگہ صاحب
سمین سنگہ کو گود لیکر اپنا وارث بنایا تہا اسواسطے وہ مستحق ہے سکت سنگہ

جو بجاے سمر تہہ سنگہ جانشین ہونیکا دعویدار ہے کچھہ استحقاق نہین رکہتا کیونکہ بحیات
مہارانا سروپ سنگہ صاحب یہہ معاملہ ازروے دہرم شاستر ورواج ملک طے
ہوگیا تہا اسواسطے سمر تہہ سنگہ کا خلف تبنی سوہن سنگہ کسیطرح بیدخل نہین ہوسکتا
ہے مگر سکت سنگہ کی معاش کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو باگور کی جاگیر بارہ ہزار
روپیہ کی جمع کی دیہات علیحدہ کردیے جاوین یا پانچہزار کے دیہات پہلے سے
اوسکے قبضہ مین ہین سات ہزار کے اور دیے جاوین دوسرے سال مہاراج
سکت سنگہ نے ارادہ فساد کیا کہ دربار کو اوسطرف فوج بہیجنی پڑے اوسکو
قید کرلائے اور یقین ہوا کہ تاوقتیکہ وہ نیک چلنی آیندہ کی ضمانت نہ دیگا مہارانا
صاحب بہ پاس قرابت اوسکو ہرگز رہا نہ کرینگے۔

بتاریخ ۲ - دسمبر ۱۸۶۶ء کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے بڑے تکلف و تجمل کے دربار مین بموجودگی صاحبان انگریز مقامات گرد
نواح و سرداران راج مہارانا صاحب بہادر کو تمغاے ستارہ ہند درجہ اول
دیا اور مہارانا صاحب نے بہت خوش ہوکر شکریہ ادا کیا چونکہ اس دربار
مین سرداران ریاست بہت خوشی سے شریک ہوئے اور مہارانا صاحب
کے بحصول تمغا ممتاز ہونے پر سب نے خوشی مانی اس سے ثابت ہوا کہ
مہارانا صاحب اور سردارون کے درمیان اتفاق ہے سب سردارون کو اون
سے دلی محبت ہے اور مہارانا صاحب اپنی خوش اخلاقی اور شفقت سے
روز بروز اپنے سردارون کی نظرون مین عزت و اعتبار حاصل کیے جاتے
ہین اور فی الجملہ میواڑ کا حال مہارانا صاحب سابق کے زمانہ سے بالکل مختلف ہے

اس سال مین کوٹہیاری کیسری سنگہ سابق وزیر ریاست و خال افسر شرۂ مال کا انتقال ہوا دربار کو بہت افسوس ہوا کہ وہ اس ملک مین سب سے زیادہ لیق تہا اوسکی وفات سے راج میواڑ کا بڑا نقصان ہوا۔

بھنو بھورا
بھرپور

مینون کا گروہ جو رہ میر پور کے راؤ کے علاقہ مین پناہ پذیر ہوا اوسکو مہارانا صاحب نے نکلوا دیا اس سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہت خوش و محظوظ ہوئے۔ فروری ۱۸۴۲ء مین کسی سے صلاح لیے بغیر خلاف سردار بہنڈور کو دربار مین سردار گہانے راؤ علاقہ جودہ پور کی نشست عطا کی کہ وہ عرصہ سے غیر حاضر ہے اور سالہا سال سے اپنی نشست کہو بیٹہا تہا۔ بہنڈور کی اس ترقی پر بجولیہ ۔ دیوگڈہ ۔ بیگون ۔ دلواڑہ ۔ امیٹ ۔ گوگوندا ۔ کانوڑ کے سردارون کو رنج ہوا اونہون نے بالاتفاق عہد کیا کہ نہ دربار مین جاوین اور نہ بہنڈور والے سے نیچے بیٹہین مگر دسہرہ پر بہنڈور والے سے کہدیا گیا کہ نہ آوے جب سب حاضر ہوئے۔

भिंडर
घानेराव
बिजोलिया
देवगढ़
बेगूं
देलवाड़ा
आमेट
गोगूंदा
कानोड़

جون ۱۸۴۳ء مین مہارانا صاحب نے ایسا مقدمہ فیصل کیا کہ ۱۸۲۶ء سے زیر تجویز تہا۔ اور موضع تسوآریہ بطور خون بہا ٹہاکر لاسہ کو دیکر فیصلہ مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم کو بحال رکہا۔ لاسہ اور روپاہیلی کے سردارون مین سرحد کا تنازعہ تہا روپاہیلی والے نے یکایک حملہ کرکے سردار لاسہ کے بیٹے اور دو بہائی اور ایک ٹہاکر اجمیر کو مار ڈالا اور چار پانچ آدمیون کو مجروح کیا جنرل لارنس صاحب نے کہ اوس زمانہ مین پولیٹکل ایجنٹ تہے تسواریہ موقع واردات کو ضبط کیا اور مہارانا صاحب مرحوم نے لاسہ کو دیے جانے کا حکم دیا

निसबाहेड़ा
लावा
रूपाहेली

اس حکم کی تعمیل کیواسطے مارچ سنہ ۱۸۶۲ء مین ایک اہلکار مع فوج دربار بہیجا گیا
تہا مگر دریافت ہوا کہ ملازمان ٹہاکر مقابلہ پر آمادہ ہین اسپر کمک بہیجی گئی اور کل
سرداران گرد و پیش کو ہدایت ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت سے حکم دربار کی تعمیل کرین
چنانچہ سب ٹہاکرون نے تعمیل کی مگر سرداران دیوگڈہ و آسیند نے واجبیت
حکم دربار پر اعتراض کرکے تعمیل نہ کی آخر کار رو پاہیلی والون نے کہ ٹہاکر
صغیر سن اور دوم درجہ کا سردار ہے تسوار یہ خالی کر دیا مگر ٹہاکر لامہ بلا اعانت
اوسپر قبضہ نکر سکا اسواسطے دربار نے خالصہ مین رکہا ہے۔ یقین ہے کہ یہہ
سردار اپنے فرایض بجانب آقا نعمت کو بالکل فراموش نکرینگے مگر سرداران
میواڑ کا عام قاعدہ ہے کہ بجاے امداد و اعانت اپنے ملک کے اوسکا مقابلہ
کرنے کے واسطے متفق ہوجاتے ہین اور یہہ امر ہمیشہ انتظام و اصلاح ملک
مین خلل انداز رہیگا سرداروں کو سزاے سرکشی دینے کی دربار کو قوت نہین
ہے اس علم سے اون کے غرور و تمرد و لاپروائی مین اضافہ ہوتا ہے۔
کوٹہیاری کیسری سنگہ متوفی ہوا جب سے عہدہ وزارت خالی رہا اور
کاروبار ریاست محکمہ خاص مین ہونے لگا اس محکمہ کا منشی مہتا پنالعل کوٹہیاری
کیسری سنگہ کا رشتہ دار ہوا اگرچہ مہارانا صاحب ہر کام پر خود متوجہ تہے
لیکن منشی مذکور ہر امر کو اونکی خدمت مین پیش کرکے حکم جاری کرتا تہا اور ہمیشہ اونکے
ساتھہ رہتا تہا منشی محکمہ خاص کے اہتمام سے کام کا ہونا لایق اطمینان نہ تہا
کیونکہ اگرچہ احکام اوسی کی تجویز سے صادر ہوتے تہے مگر اون کے حسن و قبح
کی جوابدہی سے بری تہا جو کچہہ وہ لکہدیتا تہا رئیس کو اپنا حکم قبول کرنا پڑتا تہا

مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کے عہد حکومت کے اخیر برسون کی رپورٹون مین
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے اونکی تعریف مین ایسا لکھا ہے کہ مہارانا صاحب اودیپور
سرکار انگریزی کے خیر اندیش رفیق ہین مگر اونکے ساتھہ ایسی پرتعصب قیدین
لگی ہوئی ہین کہ اگرچہ عوام کی نظر مین کیسی ہی خفیف و لاحاصل ہون مگر راجگان
ہنود کے سرپرست اور بموجب اعتقاد مذہبی بمنزلہ اوتار متصور ہونے کی وجہہ بतार
سے مہارانا صاحب اون سے یکبارگی گریز نہین کرسکتے ہین وے بہت ہوشیار
اور دانشمند ہین اور جسقدر عمر پاتے جاوینگے امید ہے کہ اپنے ملک کا عمدہ تر
انتظام کرینگے اگرچہ اب بہی اونکو بہت فکر ہے مگر بپابندی دستور قدیم اور حریص
وخودغرض اہلکارون کی بددیانتی سے بہت سستی سے ترقی ہوتی ہے —
دوسرے یہہ کہ مہارانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اور ہمیشہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ
سے صلاح لیتے ہین اس سبب سے اونکا انتظام بہت اچھا ہے ہر روزہ صاحب
سے ملاقات کرتے ہین اور توجہہ سے گفتگو کرتے ہین اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر
بخوبی عمل کرتے ہین اونکو عجب ہوشیاری وتمیز حاصل ہے خصوص بلحاظ اسکے
کہ جس شخص نے عیش وآرام مین پرورش پائی اور اودے پور سے باہر کبھی جانیکی
ضرورت نہ پڑی وہ ایسے عمدہ اوصاف اور علم اور دانشوری سے بہرہ مند ہو
ازبس تعجب انگیز ہے اونکے ہر ایک فعل مین خیرخواہی ہے اور ریاست کے بالکل
حسب خواہش سرکار حکومت کرتے ہین اور اونکو دیگر ممالک مین جاکر وہان کی
ترقی حالات کے دیکھنے کا اتفاق ہو تو اونکے علم کو بڑی ترقی ہو اور سوائے اسکے ہر
انواع اصلاح جاری ہون مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کو اصلاح و ترقی مین کچھہ

پس وپیش نہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ کیونکر ہونی چاہیئے اس سے البتہ
ہرج ہے۔

مگر افسوس ہے کہ ایسے عمدہ رئیس کی عمر نے وفا نکی بتاریخ ۷۔ اکتوبر ۱۸۷۴ع
مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے بعمر ستائیس سال تین مہینے تک بیمار رہ کر انتقال
کیا اونہون نے ہر شخص سے جسکو اون سے ملنے کا اتفاق ہوا محبت اور تعریف
حاصل کی تہی اونکی رعایا اونکو دل وجان سے چاہتی تہی اونکی حکومت نہایت
عمدہ اور کل ملک کیواسطے نہایت مفید تہی اونہون نے سرداران ریاست
کو رضامند کرلیا تہا اور مدت کے نزاع وفساد رفع کردیئے تہے رعایا کی ضرورت
اور شکایتون سے وقوف حاصل کرکے اونکا رفع کرنا شروع کردیا تہا اونکے انتقال
سے کل باشندگان ملک کو نہایت غم والم ہوا۔

रसमीयात सज्जनसिंह — رسمیات تجہیز وتکفین بہت اچہی طرح ہوئین اور سجن سنگہ خلف مہاراج سکت سنگہ
جنکو مہارانی صاحبہ اور کل نامی سردارون نے بالاتفاق مہارانا میواڑ قبول
کیا مسندنشین ہوئے۔

کرنل رائٹ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اس نازک وامتحانی موقع پر کمال چستی و (करनलरैट साहब)
ہوشیاری سے کام کیا کہ کوئی تکرار وفساد ظہور مین نہ آیا زنانہ ڈیوڑہی سے
چار عورتون نے مہارانا صاحب مغفور کے ساتہہ تلف جان کرنا چاہا تہا مگر کوشش
تمام اونکو باز رکہا گیا اور اسطرح میواڑ مین ستی کا بیرحم رواج مطلق موقوف ہوا (सती)
کرنل رائٹ صاحب نے لکہا ہے کہ بخت سنگہ راؤ بیدلہ نے اس موقع پر بہت (रावबेदला)
امداد واعانت کی اور اس نازک ودقیق وقت مین اوسکا طریقہ لایق تحسین ہے۔

آخرین رہا۔

مہتا پنالال منشی محکمہ خاص کہ منتظم راج تہا مہارانا صاحب کے انتقال سے تہوڑے دنون پیشتر ملزم سازش و رشوت ستانی ہوکر عہدہ سے معزول ہوا تہا اور بجائے اوسکے دو شخص مہتا گوکل چند وزیر سابق اور ارجن سنگہ سیج والہ عرف ساہی والہ جو منتظم راج مقرر ہوئے۔ کہتے ہین کہ مہتا پنالال محنتی و خیر خواہ ولیق وزیر تہا اوس نے مواخذہ سے صفائی حاصل کرلی تہی مگر اوسکے دشمنون نے لوگون کو اوس سے رنجیدہ کردیا تہا اوسکی ہلاکت کا اقدام ہوا اور مرتکب جرم بلا سزا دہی چہوڑ دیا گیا کہ ایک سردار کے علاقہ مین علانیہ رہتا ہے اس صورت مین مناسب متصور ہوا کہ مہتا پنالال کچہہ عرصہ کے واسطے اودے پور سے چلا جاوے اسواسطے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہ اجمیر کو گیا اور عرصہ تک وہان رہا۔

اس عرصہ مین انتظام ریاست باہتمام مہتا گوکل چند و ارجن سنگہ ساہی والہ باہداد چار سرداران پنچایت کہ سرداران ریاست سے ہین بہ تحت نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہوتا رہا اجتماع پنچایت کیواسطے براے نام ہفتہ مین ایک روز مقرر ہوا مگر ہفتہ مین تین چار روز جمع ہوتے تہے اور کل بڑے مقدمات یا جنمین سردار لوگ متعلق تہے پیش ہوتے رہے۔

جولائی ۱۸۷۵ء مین ارجن سنگہ ساہی والہ نے اپنے عہدہ محکمہ خاص کو استعفا دیا چند روز کو ٹہیاری چہگنلعل افسر سررشتہ مال نے کہ عمدہ شخص ہے اوسکا کام کیا مگر سررشتہ مال کا کام بہی مقدم و ضروری ہے اسواسطے اوسکے ذمہ زیادہ کام کرنا مناسب نہ سمجہا گیا اور مہتا پنالال کو کہ اودے پور کو واپس آنیکی بہت خواہش

رکہتا تہا بماہ ستمبر واپس آنیکی اجازت ہوئی وہ پہونچتے ہی محکمہ خاص مین مقرر ہوا جب سے وہ مقرر ہوا ہے کام بہت اچہی طرح ہوتا ہے۔

پنچ سردارون مین سے پارسول والہ راؤ نے ایام گرما و بارش مین اپنے وطن کو جانے کی رخصت لی اوسکی غیر حاضری مین راج دلواڑہ نے کہ بہت ہوشیار اور خوش رویہ آدمی ہے بجاے اوسکے کام کیا۔ سرداران پنچایت کو بہ نسبت سابق معاملات مین بحث کرنے اور تجویزون کا اظہار کرنیکی بہت عادت ہو گئی ہے۔ دوسرے سردار مہاراج گج سنگہ اول بنارس وغیرہ کی جاترا کو گئے اور پہر اونکے گہر مین کچہہ حادثہ ہو گیا اسواسطے بجاے اونکے منوہر سنگہ ٹہاکر لاوہ کہ ہوشیار و خوش رویہ ہے مقرر ہوا۔ بعد ازان پارسول والہ راو معالجہ کیواسطے ڈاکٹر مور صاحب کے پاس آبو کو گئے تب بجاے اونکے راج دلواڑہ پہر مقرر ہوئے۔ राव पारसोल राजदलवाड़ा

فروری ۱۸۶۵ء مین دیوان جانی بہاری لال صاحب سردار و وکیل راج بہرتپور صغیر سن مہارانا صاحب کی تعلیم کیواسطے مقرر ہوئے ان سے بہتر آدمی اس کام کیواسطے ملنا دشوار تہا وے محل مین رہتے تہے اور بڑی کوشش سے تعلیم و تادیب اخلاق کرتے تہے مہارانا صاحب ہر روزہ چہار گھنٹہ انگریزی و اردو و ہندی سیکہتے تہے چنانچہ ہندی مین تو اونہون نے کمال حاصل کر لیا اور جولائی تک اونکی کل مصروفیت تو تحصیل انہین مین رہی مگر بعد ازان اونکی شادی قرار پائی کہ مہاراجہ صاحب ایڈر کی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے وہان کو گئے اس سفر مین میجر گننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی ساتہہ گئے تہے गनिंगसाहब

اول تو اوسوقت مین شغل نوشتخوانده چهوٹ گیا اور پہر چند ماه بعد جناب شہزاده
پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بمبئی جانیکا اتفاق
ہوا اس عرصه مین بہی تحصیل علم مین ہرج رہا مگر تجربه بہت حاصل ہوا اکتوبر سنه ۱۸۷۵ع
مین مہاراجه صاحب بہادر والی بہرت پور نے بدر پیشی ضرورت شدید دیوان
جانی بہاری لال صاحب کو طلب کرلیا اور عہده اتالیقی مہارانا صاحب پر
مسٹر فراجی بہکاجی دوم اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے که اپنے دقیق
و دشوار کام کو بڑی مستقل مزاجی اور باتمیزی سے کرتے ہین مہارانا صاحب
نے باوجودیکه ابہی اونکی عمر کم ہے اور بمقتضاے رتبۂ عالی اکثر ضروریات مانع
نوشتخوانده ہوتی ہین بہت ترقی کی ہے که سرداران ریاست بہی اس امر کو تسلیم
کرتے ہین اور واقعی اونکی ثقاہت اور نوازش فرمائی و دانائی لایق تعریف کے
ہین که اونکے اخلاق کے سبب سے سب لوگ اون سے محبت کرتے ہین اور
اونکے حسن انتظام سے بہبودی ریاست کی امید رکہتے ہین ۔

मिस्तरफरामजी भीकाजी

موضع تسواریه منضبطه سابقه کی بابت پہر بحث ہوئی ٹہاکر باگہ سنگه لاسه والے نے
حسب منشاء حکم سابق ملنے دیہه مذکور کے درخواست کی اور ٹہاکر روپاہیلی نے
بامداد تعداد کثیر سرداران اعتراض کیا سرداروں کی یہه راے ہے که مہارانا صاحب
مرحوم کا فیصله خلاف رواج ملک تہا اوس سے نظیر ناجایز پیدا ہوکر فریقین مین
نزاع و خونریزی ہوگی اسواسطے مناسب ہے که تاوقتیکه مہارانا صاحب اختیار
ریاست حاصل کرکے خود فیصله کرنے کے لایق ہون قرقی موضع تسواریه بدستور
رہی ۔

مہاراج سوہن سنگہ جسپر سابق مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مہربانی تہی اور سنہ ۱۸۶۹ء مین اپنے بہائی سمرتہہ سنگہ کے انتقال پر باگور کی جاگیر حاصل کی تہی ایام اخیر بیماری مہارانا صاحب مین مورد عتاب ہوکر ایک مقام پر شہر سے دور چلا گیا تہا اور انتقال مہارانا صاحب سے چند روز بعد تک وہان رہا بنظر انتظام لازم آیا کہ وہ اودے پور سے اپنی جاگیر کو چلا جاوے چنانچہ بمشکل تمام اوسکو بہیجا گیا وہ باگور کا مالک ہوجانے کی وجہہ سے اپنے تئین اودے پور کی گدی کا مستحق سمجہتا تہا اور اپنے حق کو اپنے بہتیجے مہارانا سجن سنگہ صاحب خلف سکت سنگہ کے حق سے کہ سکت سنگہ کے انتقال پر سوہن سنگہ کے باگور مین مسندنشین ہونے سے اونکی حق تلفی ہوئی تہی فایق جانتا تہا باوجودیکہ گورنمنٹ سے صاف حکم ہوگیا کہ تمہارا دعوی واجب نہین تاہم کوشش کرتا رہا اور باوصف متواتر ہدایت کے مہارانا سجن سنگہ صاحب کی اطاعت اور دربار کے احکام کی تعمیل نہین کی تب مجبور لازم آیا کہ بہ تعیناتی فوج اوسکو گرفتار کرکے باگور سے علیحدہ کردیا جاوے اور اوسکی جاگیر ضبط ہو اسواسطے فوج جسمین پیادہ - ۵۷۹ - سوار ۳۴۷ - توپ - ۶ - راج کے پیادہ - ۱۰۶ - سوار - ۱۰۹ - سردارون کے اور ۳۷۴ سپاہی میواڑ بہیل کورپس کے بتحت حکومت و نگرانی میجر گننگ صاحب کمانڈنٹ بہیل کورپس اول اسسٹنٹ پولیس ایجنٹ و پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ قطعات کوہی بتاریخ ۱۸ ستمبر ۱۸۷۵ء اودے پور سے روانہ ہوئے اگرچہ بسبب کثرت بارش و طغیانی پانی کی روانگی مین توقف ہوا مگر میجر گننگ صاحب نے اپنا کام بلاخونریزی انجام دیا اور مہاراج سوہن سنگہ کو گدی سے اوتار کر اور گرفتار

کرکے بتاریخ ۸- اکتوبر اودے پور مین سے آئے اون کے کامدار اور
دیگر متوسلین جیلخانہ مین بہیجے گئے اور جاگیر ضبط ہوکر دربار کیطرف سے ایک
شخص انتظام کیواسطے سپرد ہوئے-

بمبئی مین جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کرکے مہارانا صاحب
مع اہالیان دربار بجلدی تمام اودے پور کو واپس آئے کہ جناب نواب لارڈ
نورتہہ بروک صاحب ویسراے وگورنر جنرل بہادر کشور ہند کی اودے پور مین
تشریف آوری پر اونکا استقبال ومہمانداری کرین نواب ویسراے صاحب
کی رونق افروزی سے مہارانا صاحب واہالیان دربار کو کمال خوشی حاصل
ہوئی اور شفقت وعنایات کے بہت مشکور ہوئے اس سبب سے کہ بہت تہوڑے
دنون پیشتر اطلاع ہوئی تہی سامان مہمانداری اور تواضع کی بہم رسانی مین بہت
تردد اور محنت کرنی پڑی کہ مہتا پنالال نے محنت وروپیہ سے کسیطرح تو تیاری
کی اپنالال مہتمم سرشتہ عمارت نے تیاری سڑک مین نہایت تندہی وجانفشانی
کی ستمبر مین بارش بکثرت ہونے سے یہہ سڑک بہت مرمت طلب بلکہ بعض مقامات
سے بالکل شکست ہوگئی تہی اور اس سبب سے اوسکی مرمت کیواسطے بہت قلیل
وقت ملا-

سندر ناتہہ دوارہ کے گسائین نے سرداروں کا طریقہ اختیار کرکے دربار
سے سرکشی کی ۱۸۷۶ع مین اوسپر فوج بہیجی گئی مگر راج کی حکومت قایم کئے بغیر
برخاست ہوگئی مگر گسائین کے دیہات علاقہ میواڑ عرصہ تک قرق رہے تاہم شرارت
سے باز نہین آیا پہر یہہ حکم ہوا کہ گسائین کا وکیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس

نہ رہنے پاوے اس سے امید تہی کہ وہ اطاعت پذیر ہوکر اپنے ظلم و تعدی
کے طریقہ کو چہوڑ دے مگر دریافت ہوا کہ زنانہ ڈیوڑہی سے اوسکی رعایت
ہوتی ہے اس سبب سے وہ بدستور خودسری و عدم تعمیل کئے جاتا ہے اور
اوسکو دیکہکر دیگر سرداران خراج گذار ریاست کو حوصلہ شرارت و سرکشی ہوتا ہے
آخرکار ۱۸۵۸ع مین تحقیق ہوا کہ جبتک گنشائین حال کو بیدخل و خارج کرکے اوسکے
بیٹے کو مسندنشین نکیا جاوے رفع نزاع نہوگا دسمبر ۱۸۵۸ع مین اوسکی تنبیہ
کیواسطے فوج تیار ہوئی تب اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو لکہا کہ معاملات
ملکی مین راج کا ماتحت رہکر احکام کی تعمیل کرونگا جیلخانہ کے قیدیون کو چہوڑدونگا
دیہات متعلقہ سندر مین رعایا کو تکلیف نہ دونگا راج سے مقدمات فوجداری و
دیوانی کی مثلین طلب ہونگی سو بہیجتا رہونگا اور جو پردیسی آدمی نوکر ہین اونکو
موقوف کردونگا چنانچہ اوس نے اکثر پردیسی آدمی موقوف کردئے اور قیدی
بہی بہت رہا کئے مگر اشلہ مطلوبہ نہین بہیجا اور اختیارات فوجداری و دیوانی مین
راج کی مداخلت نہونے دی اور اطاعت کرنے سے صاف انکار کردیا تب بتاریخ
۸ مئی ۱۸۶۰ع پنچ سرداران راج ناتہہ دوارہ کو گئے اور گنشائین کو گرفتار کرکے
اودےپور کو بہیجدیا اور اوسکے بیٹے کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا سندر کی
حفاظت کیواسطے راج کی فوج براے دوام متعین ہوئے اور تاوقتیکہ گنشائین
جدید سن تمیز کو پہونچکر اپنا کام سنہالے کل کام فوجداری و دیوانی و مال متعلقہ سندر کا انتظام
ایک شخص کو راج سے مقرر کرکے مفوض ہوا گنشائین مخروج کو اجازت ہوئی کہ
حسب الحکم سرکار انگریزی حدود راج میواڑ سے باہر کسی مقام پر جسکی نسبت

کچھ اعتراض نہو رہا کرے —
راج اودے پور کے سردار سرکشی و خود اختیاری و نا اتفاقی مین مشہور ہین اور
اس سے راج مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین بعض ٹھاکر سارقون کو
پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ مین حصہ لیتے ہین اکثر یہہ حرکات بحیلہ اوس استحقاق
پناہ دہی کے وقوع مین آتی ہین جو بموجب قولنامہ ۱۸۵۴ع منظور ہوا ہے —
ہر ایک سردار اپنے علاقہ کا حاکم مطلق ہے اور فوجداری و دیوانی مین اختیارات
کلی کا استعمال کرتا ہے اس صورت مین اگر بدنظمی ہو تو مہارانا صاحب بیچارہ کا
کیا قصور ہے جب کسی سردار سے انتظام کی تاکید کیجاتی ہے تو وہ قدیم دستور
کا حیلہ کرتا ہے اسطرح قولنامہ نے اودے پور مین بڑی ابتری پیدا کی ہے
وہ منسوخ ہو کر مہارانا صاحب کو اختیار مطلق ہونا چاہیئے اسکے سوای سردارون
کا مقروض ہونا بھی بڑی خرابی کا باعث ہے کہ عدم اداے قرضہ سے بڑے
فتور پیدا ہوتے ہین —
مہارانا صاحب اور سردارون کی باہمی نزاع مین گورنمنٹ کا طریقہ عدم مداخلت
رہا ہے اسی سبب سے اوسکا کبھی خاتمہ نہین ہوا مگر دربنولا خود گورنمنٹ نے
قبول کیا ہے کہ رئیسون اور اونکی جاگیردارون کے درمیان مداخلت ہونا لازم
بلکہ ضرور ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل خود فیصلہ تنازعات کر کے
بدنظمی و ظلم کا انسداد کیا کرین —
دربار کو یہہ بھی شکایت ہے کہ سردار لوگ جو بہت سے زیادہ تر زمین پر قابض
ہین راج کی ضروریات و مصارف مین شریک نہین ہوتے براے نام چھٹوند دیتے

ہین مگر اصل مین اونکی آمدنی پر فی روپیہ ایک آنہ بھی نہین پڑتا ہے دربار سے
ہمیشہ سرداروں سے خراج وصول کرنے مین کوشش ہوتی ہے مگر وے ادا
نہین کرتے اور جب تاکید ہوتی ہے برسر مقابلہ ہوجاتے ہین یہہ خراج ۱۸۲۲ع
مین جب ریاست مین بدنظمی و تکلیف تھی کرنل ٹوڈ صاحب نے مقرر کیا تھا اوس
زمانہ سے پچپن برس بہت امن و آسایش سے گذرے ہین اور میواڑ کے سردارون
کو بہت فائدہ حاصل ہوا ہے تحقیق ہے کہ ان سردارون کی آمدنی اوسوقت سے
اب چار چند ہوگئی ہے دربار سے سردارون کی آمدنی حال پر خراج لینے کا دعوی
ہوتا رہا ہے اور دربار کے کل مصارف سڑک و مدرسہ جات و شفاخانجات و ترقی
و اصلاح ملک پر لحاظ کرنے سے سرکار انگریزی کو لازم آتا ہے کہ جمعبندی خراج
از سر نو کرنے مین راج کی مدد کرے کیونکہ ہندوستانی ریاستون کا قوی کرنا
سرکار انگریزی پر فرض ہے یہہ ریاستین ممالک انگریزی کے ناراض لوگون کے
واسطے جاے پناہ ہین جو لوگ عملداری انگریزی سے ناخوش ہین وہان جاکر
رہتے ہین اور ہندوستانی ریاستون مین باہم ایسا اتفاق نہین ہے کہ کیطرح
سرکار کیواسطے پر خطر ہوسکین بلکہ کئی طرح سے ممد و معاون ہین ایسے بڑے معاملہ
پر کم توجہی بیجا ہے سردارون مین اکثر مشورہ ہوا کرتا ہے کہ محکمہ ایجنسی کو دار الحکومت
سے برخاست کرادین تاکہ وے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی سے بچین مگر یہہ
امر مہارانا صاحب کے حق مین مضر ہے اسواسطے اونکو پسند نہین ہے —

فہرست سرداران درجہ اول راج میواڑ معروف سولہ و ...

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	[illegible]	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۱	بڑی سادڑی	راج کیرت سنگھ	۶۳	[illegible]	[illegible]	۰	बड़ीसादड़ी कीरतसिंह
۲	بیدلہ	راو بخت سنگھ	۵۰	[illegible]	[illegible]	۰	बेदला रावबखत सिंह
۳	کوٹھاریہ	راوت جودھ سنگھ	۵۷	[illegible]	[illegible]	۰	कोठारया रावतजोध सिंह
۴	سلومبر	راوت جودھ سنگھ	۹۶	[illegible]	۰	بعوض چھٹوند سالانہ نوکری کرتا ہے	सलूमर रावतजोध सिंह
۵	بجولیہ	راو سوائی گوبند داس	۷۱	[illegible]	[illegible]	۰	विजेगलिया राव सवाईगोविंद दास
۶	دیوگڈھ	راوت کشن سنگھ	۷۶	[illegible]	[illegible]	۰	देवगढ़ रावतकिशन सिंह
۷	بیگون	راوت سوائی میگھ سنگھ	۱۳۶	[illegible]	[illegible]	۰	बेगून रावत सवाई मेघसिंह
۸	دلواڑہ	راج فتح سنگھ	۸۰	[illegible]	[illegible]	۰	देलवाड़ा राज फतहसिंह
۹	امیت	راوت شیو ناتھ سنگھ	۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	आमेट रावतश्योनाथ सिंह
۱۰	گگونده	راج مان سنگھ	۲۶	[illegible]	[illegible]	۰	गगोंदा राजमानसिंह
۱۱	کانور	راوت امید سنگھ	۴۱	[illegible]	[illegible]	۰	कानोर रावतउमेद सिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد بھائیاں	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۱۲	بہیندر	مہاراج ہمیر سنگہ	۶۲	[illegible]	[illegible]	•	भींडर महाराज हमीरसिंह
۱۳	بدنور	راٹھور پرتاپ سنگہ	۶۰	[illegible]	[illegible]	•	बदनोर राठोड़ प्रतापसिंह
۱۴	بانسی	راوت مان سنگہ	۵۸	[illegible]	[illegible]	•	बांसी रावत मानसिंह
۱۵	بہنسرورگڑہ	راوت امر سنگہ	۱۱۰	[illegible]	[illegible]	•	भैंसरूगढ़ रावत अमरसिंह
۱۶	پارسولی	راو لچھمن سنگہ	۴۰	[illegible]	[illegible]	•	पारसोली रावत लक्ष्मणसिंह
۱۷	کورابر	راو رتن سنگہ	۴۶	[illegible]	•	نوکری سال تمام کرتا ہے چھٹوند معاف ہے	कोराबड़ राव रतनसिंह
۱۸	اسیند	راوت ارجن سنگہ	۳۲	[illegible]	[illegible]	کہمان سنگہ سمبت [illegible] میں فوت ہو گیا	आसींद रावत अर्जुनसिंह
۱۹	باگور	مہاراج سوہن سنگہ	۲۸	[illegible]	[illegible]	مہارانا صاحب کو [illegible] برابر [illegible] بیٹھتے ہیں	बागोर महाराज सोहनसिंह
۲۰	کرجالی	مہاراج صورت سنگہ	۱۰	[illegible]	[illegible]	ایضاً	करजाली महाराज सूरतसिंह
۲۱	سیورتی	مہاراج گج سنگہ	۲۰	[illegible]	•	ایضاً	सेवोरली महाराज गजसिंह
۲۲	آساہولی	کاکا سوہن سنگہ	۲	[illegible]	•	ایضاً	आसाहोली काका सोहनसिंह
۲۳	بنیرہ	راج گوبند سنگہ	۶۶	[illegible]	[illegible]	•	बनेड़ा राज गोविंदसिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۲۴	شکورہ	دہراج لچھمن سنگھ	۶۳	[illegible]	[illegible]	۰	आकोरा धिराज लछमन सिंह
میزان	۰	۰	۱۳۱۲	[illegible] معہ لاکھ	[illegible]	۰	

فہرست سرداران دوم درجہ راج میواڑ مشہور بہ بتیس ۳۲ سردار

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۱	ہمیر گڑھ	راوت ناہر سنگھ	۱۱	[illegible]	[illegible]	۰	हमीर गढ़ रावत नाहर सिंह
۲	چاونڈ	راوت سوبہاگ سنگھ	۱۱	[illegible]	[illegible]	۰	चावंड रावत सोभाग सिंह
۳	بہدیسر	راوت بہوپال سنگھ	۳۹	[illegible]	[illegible]	۰	भदेसर रावत भोपाल सिंह
۴	بوہیرہ	راوت اودے سنگھ	۲	[illegible]	[illegible]	۰	बोहेरा रावत उदयसिंह
۵	بہوناواس	راوت باگھ سنگھ	۰	۰	۰	۰	भूनावास रावत बाघसिंह
۶	پیپلیہ	راوت کشن سنگھ	۱۶	[illegible]	[illegible]	۰	पीपल्या रावत किशन सिंह
۷	بیمالی	راوت ظالم سنگھ	۱	[illegible]	[illegible]	۰	बेमाली रावत ज़ालिम सिंह
۸	لاوہ	دودیہ منوہر سنگھ	۱۳	[illegible]	[illegible]	۰	लावा [illegible] मनोहर सिंह

کیفیت	تعداد چھٹوند	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد دیہات	نام سردار	نام جاگیر	نمبر	
۰	[illegible]	[illegible]	۲	راٹھوڑ سنگرام سنگھ	رام پورہ	۹	रामपुरा राठौड़ संग्राम सिंह
۰	[illegible]	[illegible]	۴	مہاراج جودھ سنگھ	خیرآباد	۱۰	खैराबाद महाराज जोध सिंह
۰	[illegible]	[illegible]	۵	مہاراج گیان سنگھ	مہوہ	۱۱	महुवा महाराज ज्ञान सिंह
۰	[illegible]	[illegible]	۵	راوت اجیت سنگھ	لوندہ	۱۲	लूंदा रावत अजीत सिंह
سالتمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے	۰	[illegible]	۵	راوت گمبھیر سنگھ	تھانہ	۱۳	थाना रावत गंभीर सिंह
ایضاً	۰	[illegible]	۱	مہاراج جسونت سنگھ	کیلوہ	۱۴	केलवा महाराज जसवंत सिंह
۰	[illegible]	[illegible]	۱۷	راج دیوی سنگھ	تانہ	۱۵	ताना राज देवी सिंह
۰	[illegible]	[illegible]	۲۲	راٹھوڑ انار سنگھ	کیلوہ	۱۶	केलवा राठौड़ अनार सिंह
۰	[illegible]	[illegible]	۱۱	راٹھوڑ بلونت سنگھ	روپاہیلی کلاں	۱۷	रूपाहेली बड़ी राठौड़ बलवंत सिंह
سالتمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے	۰	[illegible]	۳	راوت شیودان سنگھ	بھگوان پورہ	۱۸	भगवानपुरा रावत शिवदान सिंह
ایضاً	۰	[illegible]	۱	مہاراج سمندر سنگھ	نتاول	۱۹	नतावल महाराज समंदर सिंह
۰	[illegible]	[illegible]	۷	راٹھوڑ دولہ سنگھ	نیمبہیڑہ	۲۰	नीम्बहेड़ा राठौड़ दूल्हा सिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۲۱	بمبوری	پوار جے سنگھ	۲	سہ صماسہ	سماصہ	۰	बम्बूरी महाराज जयसिंघ
۲۲	سموار	مہاراج لچھمن سنگھ	۴	معہ صماسہ	الـ ماـ	۰	समवार महाराज लछमसिंघ
۲۳	کراوہ	راجہ بہادر بھوانی سنگھ	۷	لہ للہ	الـ		करावा राजा बहादुर भवानी सिंह
۲۴	امرگڈھ	راوت جوان سنگھ	۳	معہ ماسہ	ماصہ	۰	अमरगढ़ रावत जवानसिंघ
۲۵	لسانی	چونڈاوت جسونت سنگھ	۹	سہ للہ	الـ ماـ	۰	लसानी चौंडावत जसवन्त सिंघ
۲۶	اٹھانہ	راوت دولہ سنگھ	۰	۰	۰	ماتحت مہاراجہ سیندر	अठाना रावत दूलह सिंघ
۲۷	سنگرام گڈھ	راوت گلاب سنگھ	۸	معہ	ماصہ	۰	संग्रामगढ़ रावत गुलाबसिंघ
۲۸	دہریاود	راوت کیسری سنگھ	۱۱۹	ــ ماسہ	الـ	۰	धरयावद रावत केसरीसिंह
۲۹	پہولیچہ	چوہان بختاور سنگھ	۴	الـ ماسہ	مار	۰	फुलीचा चौहान बखतावर सिंह
۳۰	بجے پور	سکتاوت مادھو سنگھ	۷۴	صہ للہ معہ	للعہ	۰	विजयपुर सक्तावत माधोसिंघ
۳۱	بمبورہ	راوت پرتاب سنگھ	۱۴	معہ لا	الـ سار	۰	बम्बूरा रावतप्रतापसिंघ
۳۲	روپ نگر	سولنکی بیری سال	۳	عہ ارسہ	الـ سار	۰	रूपनगर सोलंकी बेरी साल

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہٹوند	کیفیت
۳۲۹	چہوٹے جاگیردار		۷۱۵	[illegible] لاکہہ	[illegible]	۰
	میزان	۰	۱۲۰۴	[illegible] لاکہہ ۵	[illegible]	۰
میزان ہر دو درجہ سرداران			۲۵۱۶	[illegible] لاکہہ ۹	ایک لاکہہ [illegible]	۰

اضلاع کوہی

میواڑ کا وہ حصہ جو بنام نہاد اضلاع کوہی مشہور ہے اور اوسکا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ
کہیٹرواڑہ کو مفوض ہے اودے پور سے جنوب مین سرحد ماہی کانٹہ تک اور माहीकांठा
مشرق مین سرحد ڈونگرپور سے سروہی تک قریب ستر میل شمال و جنوب اور اسی میل
مشرق و مغرب ہے یہہ ملک چہوٹی جاگیرون مین جنکے سردار راجپوت ہین منقسم
ہے سرداران مذکور مہارانا صاحب اودے پور کے خراج گذار ہین سرکار انگریزی
کو کچہہ خراج نہین دیتے ہین ان سردارون کے دو فریق ہین —

اول فریق مین سلومبر کا راؤ — اور گگوندہ کا راج ہین —

دوم فریق مین کوراور کا راؤ — جہاڑول کا راج — چامنڈ کا راؤ — تہانہ کا ٹہاکر कोराबर कोरेल
جاواس کا راو — پاڑہ کا ٹہاکر — چانی کا ٹہاکر — پاڑہ تہانہ کا ٹہاکر — مادری کا راو चामंड मादरा
اوگہنہ کا راو — پنرڑوہ کا رانہ — جوڑہ کا راؤ — जावास पाड ओघना चानी जूरा पानरवा

سابقاً اس ملک مین بہیلون کی آبادی تہی جب راجپوتون نے فتح کیا اونہون نے
عمدہ زرخیز قطعات اراضی اون سے چہین لئے اور بہیل پہاڑون کے قرب جوار

کے جنگل مین رہنے لگے اب اس ملک مین بھیل راجپوت اور گراسیون کی آبادی ہے مگر خانہ شماری نہونے سے باشندون کی تعداد معلوم نہین ہے ۔ زرخیز حصہ جات ملک سے بیدخل ہونے کی وجہہ سے بھیل لوگ جسقدر نوع دیگر ہوتے اوس سے زیادہ وحشی صفت و بدپیشہ ہو گئے ہین موسم بارشر مین بقدر مصارف سالتمام باجرہ وغیرہ غلہ کاشت کر لیتے ہین اسکے سواے سن ۔ کوری ۔ تل ۔ اڑد ۔ مال ۔ چاول ۔ اور کہین کہین ہلدی اور ادرک بھی کاشت کرتے ہین ۔ راجپوت اور کسی قدر حصہ سے بھیل بھی ربیع مین گیہون جو ۔ نخود ۔ سرسون ۔ نیشکر کاشت کرتے ہین اور بہت اچھی فصل پیدا ہوتی ہے ۔

ان اضلاع مین زیادہ تر پہاڑ اور پہاڑی زمین ہین اون مین کچھہ زراعت نہین ہوسکتی ہے اور کل ملک کے ایک ثلث بلکہ چہارم پر بھی کبھی زراعت نہین ہوئی ہے اور رقبہ کثیر بن اور جہاڑی سے بھرا ہے کہ بحسب ضرورت باشندگان ملک مزروعہ ہوسکتا ہے ۔

लोहे तांबे का नोरी ان اضلاع مین چھوٹی ندیون کی دہارون مین لوہے اور تانبے کی بوری ملتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان اضلاع مین کسی قسم کی معدنی پیداوار ہوسکتی ہے اور کہین کہین سونا بھی ملتا ہے مگر یہہ امر مشتبہ ہے کہ اوس سے محنت و خرچ

जावर کا معاوضہ کافی ہوسکے یا نہین بالفعل صرف ایک کان جاور مین ہے کہ سابق مین آباد تھا اب ویران ہے اور اودےپور سے بجانب سڑک کھیرواڑہ پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے کسی زمانہ مین یہہ کانین مشہور تھین اور فرمانروایان میواڑکو

اون سے آمدنی کثیر ہوتی تہی اون مین جست اور چاندی و دیگر دہاتون کے
کارخانے ۱۲۱۲ و ۱۳۱۵ء کی قحط سالی تک بکثرت جاری تہے اوسوقت سے رعیت
تباہ ہوکر دیہات ویران ہوگئے اور جاور بہی اون مین سے ہے -
سرداران مندرجہ صدر سے بعض سردار بہومیہ جاگیردار اور تحت خاص صاحب
سپرنٹنڈنٹ اضلاع کو بہی مقیم کہیرواڑہ ہین اونکی یہہ تفصیل ہے -

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار بہومیہ	مقبوضہ دیہات	دیہات جاگیر	دیہات انعام	جمع تخمینا	ٹانکہ یعنی خراج	سواران نوکری	کیفیت	
۱	پاڑہ	راوت ناہر سنگہ	۱۷	۹	۳	لعہ ؎	لما ر	۴۰		पाड़ा रावत नाहरसिंघ
۲	جاواس	راوت بہیرو سنگہ	۳۴	۱۸	۶	بہ ؎	الصما ؎	۶۰		जावास रावत भैरवसिंघ
۳	ماوری	راوت رگہناتہ سنگہ	۱۲	۰	۰	بہ ؎	صما ر	۴۰		मादड़ी रावत रघुनाथसिं
۴	چانی	ٹہاکر کہمان سنگہ	۵	۱	۰	الہ ؎	صما ر	۱۰		चानी ठाकुर रुघमान सिंघ
۵	تہانہ	ٹہاکر پرتاب سنگہ	۳	۰	۱	الصما ؎	ما ؎	۱۰		थाना ठाकुर प्रतापसिंघ
۶	پاٹیہ	ٹہاکر گلاب سنگہ	۲	۲	۰	الہ ؎	ما ر	۱۰		पाटिया ठाकुर गुलाबसिंघ

خانپور کا ٹہاکر ایک گانوکی بابت پاڑہ کی راوت کو چالیس روپیہ ٹانکہ دیتا ہے
اور کتوبی کا ٹہاکر اٹہارہ روپیہ دیتا ہے - بابلواڑہ کا ٹہاکر جاواس کے راوت
کو چار گانوکی بابت دوسو روپیہ دیتا ہے - اور بیری کا ٹہاکر ایک گانو کے

खानपुर राका
कतवी रावलवाड़ा
बैरी

ایک سو تیس ۱۳۰ روپیہ دیتا ہے باقی ماندہ ٹہاکر فی روپیہ چھہ آنہ دیتے ہین برہمن
فی گہر ڈیڑہ روپیہ پٹیل کاشتکار چہارم پیداوار اور سوا روپیہ فی قلبہ دیتے
ہین بہیل غیر معینہ جمع دیتے ہین کہیرواڑہ کے بہوسیان کچہہ محصول نہین لیتے
ہین اس ملک مین قریب چہ لاکہہ بہیل ہین میواڑ ڈونگرپور اور بانسواڑہ کے علاقہ
مین بہیلون کی کل سولہ پالین ہین بموجب تفصیل ذیل۔

نمبر	نام پال	نمبر	نام پال	نمبر	نام پال
۱	ابورہ अबोरा	۲	دہارپوتی धारपोती	۳	دامور दामोर
۴	ماہیرہ माहेरा	۵	نینامو नैनाम्ह	۶	دوداوت दूदावत
۷	بہناوت बहनावत	۸	اہاری अहारी	۹	کالہاہور कालहाहूर
۱۰	مچار मचार	۱۱	تجور तिजोर	۱۲	گوداداموڑ गोदादामोर
۱۳	کراری करारी	۱۴	پارگی पारगी	۱۵	دامہ दामा
۱۶	بابریہ बाबरया				

بہیل لوگ قدیم سے بدپیشہ مشہور ہین کہ چوری و غارتگری بےخوف و خطر و کمال
بیرحمی سے کرتے تہے مگر جب سے کہیرواڑہ اور کوٹڑہ مین چہاونیان ہوئی ہین
علی العموم کل بہیلون نے اور علی الخصوص بہوسیہ جاگیرون کے بہیلون نے عادات

غارتگری کو چھوڑ کر نیک چلنی اور شایستگی اختیار کی ہے انسداد غارتگری کی غرض سے پیپلیہ اور پرشاد کے درمیان پہاڑی کٹ گئی ہے اور اودے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر گجرات سے رکھب دیوجی و اکلنگ جی و ناتہہ دوارہ و کانکرولی کے جاتریون کی آمدرفت بکثرت جاری ہے۔ पीपलया परशाद रखबदेवजी इकलिङ्गजी नाथद्वार कांकरौली

ان اضلاع مین انتظام عدالت کا اختیار مہارانا صاحب والی میواڑ کو ہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے نگران حال ہین مگر وہ حاکم کل مقدمات فوجداری مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کرتا ہے مگر تحقیقات و تجویز اونکے راج کے اختیار مین ہے اس دوہرہ حکومت کیوجہ سے ہمیشہ ابتری و نزاع رہتی ہین یعنی راج سے بہیلون پر ظلم و تشدد ہوتا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکو پناہ دیتے ہین۔

بہیلون کی شرارت کی نسبت کرنل میکنزی صاحب نے لکھا ہے کہ نالایق و ناکردہ کار حاکم اور بے ایمان و رشوت خوار کامدار مقرر ہوتے ہے اونکے ایمان اور منصفی کا بالکل اعتبار جاتا رہا ہے اور دربار کی حکومت اسقدر ضعیف ہوگئی ہے کہ بہیل لوگ جبر اور تعدی کے بغیر اوسکو مطلق خیال مین نہین لاتے اور جو مراتب بلا رو رعایت و عادلانہ سماعت سے بآسانی فیصل ہوجاوین اونکے واسطے سرکشی و فساد کرتے ہین۔

ان اضلاع کی جمع مع آمدنی جاگیرات خرچ گذاران چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ کی ہے مگر راج مین صرف ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کے ہوتے ہی اور انتظام کیواسطے ۱۸۰ سوار اور ۴۴۵ پیادون کی جمعیت متعین ہے

اگرچہ چالیس سواروں کے جو کرنل ایڈن صاحب نے پولیس کیواسطے بہرتی
کئے تہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ کے پاس متعین رہ کر کہیرواڑہ او دیپور
کی سڑک پر گشت کیا کرتے ہین کل دیگر سواران راج نہایت محتاج و شکستہ حال
اور گہوڑے بالکل خراب و ناکارہ ہین اونمین زیادہ تر سندہی اور میواڑ کے
مسلمان ہین اور سہ بندی پیادگان بے قواعد و بد اسلحہ ہے ۔
تحت حکومت حاکم دربار کے سواران کی تنخواہ پندرہ سولہ روپیہ سکہ اودےپور
کی ہے اسمین وے گہوڑہ و ہتیار رکہتے ہین اور اسی مین خورد و نوش و پوشش
کا بندوبست کرتے ہین اور اسیطرح سپاہی اودےپوری چہہ روپیہ ماہوار
دفع الوقتی کرتے ہین ۔

فہرست تہانجات و تقسیم عملہ و فوج

نمبر	نام تہانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت	
۱	صدر مین حاکم کے پاس	یک	یک	۰	یک	۵۰	۴۰۵		
۲	سرارہ	للعہ	یک	۲	۰	۲۵	۷۵		सिरारा
۳	کہیرواڑہ و بلیچہ	۵	یک	۰	۰	۲۰	۳۵		खेरवाड़ा बलीचा
۴	کلیان پورہ	یک	یک	۰	۰	۳۵	۳۵		कलियानपुरा
۵	رتورہ	یک	۰	۰	۰	۱۵	۱۴		रतोरा

	نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
तलसेरा	۶	لسیرہ	یک	.	.	.	۱۵	۵۰	
कालीभीत	۷	کالی بہنت	.	یک	.	.	.	۷	
परसोला	۸	پرسولہ	یک	یک	.	.	۵	۱۴	
सूमसीगरा	۹	سوم سیگری	یک	.	.	.	.	۷	
राघोगढ़	۱۰	راگھوگڑہ	یک	.	.	.	.	۳۹	
दईपुर	۱۱	دئی پور	.	.	.	.	۵	.	
केवड़ेकानाल	۱۲	کیوڑہ کانل	یک	.	.	.	.	.	
चिनावड़ा	۱۳	چناوڑہ	یک	.	.	.	.	۴	
रखबनाथ	۱۴	رکھب ناتھ	یک	.	.	.	.	۷	
जावर	۱۵	جاور	یک	.	.	.	۱۰	۱۴	
सेलोरी	۱۶	سیلوری	یک	.	.	.	.	۱۴	
बसनया	۱۷	بھنیہ	یک	.	.	.	.	۱۴	

نمبر	نام تهانه	کامدار	فوطه دار	متصدی	منشی	سوار	پیاده	کیفیت
	بیڑان	لعہ	ے	دو	یک	۱۸۰	۶۴۴	

سنہ ۱۸۴۱ع مین بنظر انتظام و شایستگی ملک اور باشندون کو جو کوئی جایز پیشہ نہ رکھنے کی وجہہ سے مرتکب واردات چوری و غارتگری ہوئی ذریعہ معاش بہم پہونچانے کی غرض سے ایک فوج کہ بنام نہاد میواڑ بہیل کورپس مشہور ہے اس ملک کے بہیل وگراسیہ لوگون سے بہرتی ہوئی تہی اس فوج مین ۶۵۳ مسلح آدمی ہین اور قریب سوا لاکہہ روپیہ سالانہ کا خرچ ہے اسمین سے پچاس ہزار روپیہ مہارانا صاحب والی میواڑ سے لیا جاتا ہے اور باقیماندہ خزانہ عامرہ شاہی سے دیا جاتا ہے صدر چہاونی اس فوج کے کہیرواڑہ مین ہے اور کچہہ جمعیت کوٹڑہ مین رہتی ہے کل پہاڑیون مین اس فوج کی نوکری اب ایسی مرغوب العوام ہوگئی ہے کہ بہیلون کے لڑکے نوکر ہونے سے پیشتر از خود آکر ایک ایک برس تک قواعد سیکہتے ہین جب کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تیار سپاہی فوراً بہرتی ہوکر کام کرنے لگتا ہے اوسکی تیاری مین سرکار کو کچہہ خرچ کرنا نہین پڑتا - میواڑ کی پہاڑی قومین شراب خواری مین مشہور ہین مگر جو بہیل و گراسیہ فوج مین بہرتی ہوتا ہے فی الفور اس بد عادت کو چہوڑ دیتا ہے کہ فوج مین شراب خواری بالکل نہین ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنہون نے ہر قسم کے ہندوستانی لوگ دیکہے ہین براہ انصاف لکہتے ہین کہ بہیل کورپس سے زیادہ مطیع اور شایستہ سپاہ کسی ہندوستانی فوجمین نہین دیکہی -

سنہ ۱۸۶۹ع مین برگیڈیر جنرل منٹگمری صاحب نے میواڑ بہیل کور یس کا ملاحظہ بुबगाडियर
کرکے کرنل ہیکنزی صاحب کمانڈنٹ فوج مذکور کے نام مراسلہ ذیل تحریر کیا जनरल मंटगमरी
بہیل کوریس کو ملاحظہ کرکے اوسکی نسبت جو میری راے ہوئی اوس سے مین मेकंजी
آپکو بخوشی تمام اطلاع دیتا ہون کہ جو کچھہ میرے دیکھنے مین آیا اوسمین خوبیان
زیادہ اور نقص بہت کم ہین اس فوج مین قواعد اور پابندی ضابطہ ایسی ہے
کہ جیسے چاہئین اور کل سپاہ کی بشاشت اور فارغ البالی دلالت کرتی ہے کہ بڑا
سلوک ہے پیرڈ کے میدان مین اونکے حرکات بہت با استقلال ہین کسی طرح کا پैरड
تزلزل نہین ہے قدم بہت اچھا ہے اور ڈول مین میںنے اس سے بہتر چلتی ہوئی
کوئی رجمنٹ نہین دیکھی بہیلون کے حرکات مین ایسی چستی وچالاکی ہے کہ اونکو اوسکا
نازان ہونا چاہیئے بعد موجودات کے جو کہیل ہوئے وہ بہی نہایت دلچسپ تھے
اونکے اجرا مین تمہاری تدبیرات نہایت مستحسن ہین اور بہیل بہت خوشی سے
شامل ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ اونکو پسند ہین اون سے دل لگی کے
سواے اور بہی فائدہ ہوگا کیونکہ ایسے افسرون سے جو کہیل مین شریک ہون
لوگون کو زیادہ انس ہوتا ہے بہ تقرر انعام چاندماری کرانے سے اونکو بندوق
رانی کے فن مین کمال حاصل ہوگا اور دیگر کہیلون سے چستی وچالاکی پیدا ہوگی
کپتان بیٹی صاحب اور ڈاکٹر ملن صاحب کی رہنمائی سے یہہ عمدہ نتایج ضرور कपतान बेटी साह
حاصل ہونگے اس فوج کے بہرتی کرنے سے غرض خاص یہہ تھی کہ بہیلون डाकरमतन साहब
مین انسانیت پیدا ہوا ور تربیت جاری ہو اس حال کو دیکھنے سے یقین ہے
کہ امید پوری ہوگی اور بہیلون کو انگریزافسرون کے تحت مین نوکری کرنیکی

خواہش پیدا ہو گی۔

लफटंटकर्नल हचिन्सन साहिब व मेजर जनरल रसल साहिब

[illegible]ء مین میواڑ بہیل کوریس کو لفٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب اور میجر جنرل رسل صاحب نے ملاحظہ کیا اور ہر طرح عمدہ و کارگذار پایا سپاہیون کو کار تعمیر مین رکہا جاتا ہے اور وے خوشی سے کرتے ہین۔

نومبر [illegible]ء مین لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے و گورنر جنرل ہندوستان اودےپور مین تشریف لائے تب افسران و دستہ میواڑ بہیل کورپس اونکی اردلی مین رہے لارڈ صاحب موصوف فوج کا ملاحظہ کرکے ملازمان سپاہ اور اونکی قواعد دانی سے بہت خوش ہوئے بلکہ عمدہ فنون سپہ گری دیکہکر متعجب ہوئے صرف بسبب عدیم الفرصتی چاندماری نہ دیکہہ سکے سو اسباب مین اونہون نے مسٹر لیال صاحب اور کرنل ہربرٹ صاحب سے کہ ہر دو صاحبان نے نشانہ لگانا بخوبی دیکہا تہا کیفیت مفصل سنکر اطمینان کرلیا۔

मिस्तर ल्याल साहब व करनल हरबर्ट साहब

मेजर जनरल फोर्ब्स साहब

हरसोल

مارچ [illegible]ء مین میجر جنرل فوربس صاحب کمانڈنٹ قسمت شمالی فوج بمبئی بارادہ ملاحظہ اس رجمینٹ کے ہرسول تک آئے مگر راستہ مین یہہ حال سنکر کہ صدر مین جمعیت صرف اسقدر ہے کہ پہرہ بدلوانے کیواسطے بہی بمشکل کافی ہو اور افسرون مین سے صرف ایک صاحب ہین واپس چلے گئے۔

چہاونی مین سپاہیون کا چال چلن و رویہ ہر طرح نہایت عمدہ ہے اور ماہ ستمبر و اکتوبر باگور کے مشکل سفر مین یہہ بہی ثابت ہوگیا ہے کہ وے بلاشکایت اور بغیر کسی طرح کی عدول حکمی کے دو روز تک بہوک کے اور ایک ہفتہ تک کمجوری کے متحمل ہوسکتے ہین اس کل عرصہ مین اونکو کثرت بارش سے متواتر بہیگنے

اور تر زمین پر رہنے کا اتفاق ہوا کہ یہہ امر ہر کسی کو اور بخصوص ہندوستانی لوگون کو بہت مضرت ہے — اس مہم مین لڑائی کی تو نوبت نہین پہونچی مگر ایک دفعہ البتہ بہت مشکل وقت آگیا تہا مگر فوج کے لوگون نے بجز اسکے کہ پیش قدمی کرکے دشمن پر حملہ آور ہون اور کچہہ نہ چاہا —

سنہ ۱۸۶۰ء مین کرنل میکنزی صاحب نے چہاونی کہیرواڑہ مین شفاخانہ مقرر کیا تہا اوسکا کل خرچ بقدر چالیس روپیہ ماہوار راج اودے پور سے ملتا ہی ابتدا مین یہہ خیال تہا کہ شاید بہیل لوگ ادویات انگریزی سے پرہیز اور عمل جراحی سے خوف کرکے علاج نکراوین مگر اب اگرچہ ڈاکٹر صاحب اپنی طرف سے عمل جراحی مین باوصف ضرورت اصرار نہین کرتے بہیل معالجہ کیواسطے اسقدر آتے ہین کہ معالجون کو فرصت کم ہوتی ہے تا بحدیکہ عورتین بہی علاج کیواسطے بکثرت آتی ہین — سیوا بہیل کور پلٹن کے ڈاکٹر اس کام کو بلا تنخواہ کرتے ہین مگر کام کی اس کثرت پر اگرچہ خود اونہین کے خوش اخلاق اور حسن تدبیری سے ہوئی لازم ہے کہ اسکے عوض اونکو علیحدہ تنخواہ ملے —

سنہ ۱۸۷۳ء مین ان اضلاع مین گجراتی روگ بکثرت ہوا یہہ ایک مرض ہے کہ پہیپڑہ اور سینہ پر ورم اور آشوب ہوکر اکثر انجام مہلک ہوتا ہے انگریزی طب مین نہ اوسکا نام ہے اور نہ ڈاکٹر لوگ اوسکے علاج مین متفق الراے ہین اکثر اوقات موسم سرما مین ہوتا ہے دار الشفاء کہیرواڑہ سے یہہ ایک بڑا فائدہ ہوا ہے کہ بہیلون کا ڈاکٹرون سے اعتبار جاتا رہا ہے اور علم طب کے معتقد ہوکر علاج کرانے لگے ہین اور اوس سے بہت فائدہ اوٹہاتے ہین —

بھیل لوگ بے سبب ارتکاب جرائم کا ارادہ نہین کرتے اور بذاتہ نیت مین اچھے
सियाना भोपा ہین مگر جہل اور سریع الاعتقادی سے سیانہ و بھوپا کی باتون پر گمراہ ہو کر بالتہام
ڈاکن آدمیون کو اذیت پہونچانی اور ہلاک کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہین اور اکثر
جرائم اونکے باہمی فساد سے ظہور مین آتے ہین اکثر صورتون مین بسبب نزاع زمین
و عورت کے جھگڑون سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر شرابخواری کی حالت مین
قدیم عداوتون کو یاد کرکے باہم فساد کرتے ہین چنانچہ ڈاکن کا خوف تو شفاخانہ
کے علاج کے نتایج اور بعلت ڈاکن کشی مجرمان کو سزا سخت ہونے اور بھیل کورپس
کے شایستہ سپاہیون کی صحبت سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور تنازعہ زمین
یا عورت یا انتقام عداوت قدیم سے تاوقتیکہ کوئی کل پال دوسری پال پر حملہ آور
نہو ملک کی امن و عافیت مین چندان خلل واقع نہین ہوتا۔
اودے پور و کھیرواڑہ کی سڑک تیار کرنے مین مہارانا صاحب کی کمال دانشمندی
ظہور مین آئی ہے کہ علاوہ فائدہ از دیاد آمد رفت و تجارت کی اوس نے قرب و
पहोना جوار کے بھیلون کی خصوصاً پدونہ کو سرکشی و ارتکاب جرائم سے باز رکھا ہے خالصہ
بھیلون کی اکثر پالین صرف اس سبب سے کہ اونکے مسکنون تک کسی کی رسائی
نہین ازبس مفسد و سینہ زور ہین وہان بھی سڑکین بنوا دیجاوین تو اونکی شرارت
کا انسداد ہو جاوے اور بھیل لوگ باایمان و صلح شعار و محنتی ہو جاوین۔
बोलावा دستور بولاوہ کا یعنی بہ اخذ اجرت غارتگری سے محفوظ رکھنے کی کفالت کا کل
ملک مین جاری ہے ہر ایک گانو مسافر و بیوپاری وغیرہ کو اجرت پر چوکیدار دیتا
ہے اور جو کوئی یہہ اجرت نہ دیوے تو بشرطیکہ مسلح جمعیت سے اپنی حفاظت نکرے

ضرور ضرر و نقصان اوٹھاوے گا اور دے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر بھی بولاوہ لیاجاتا ہے اگرچہ اس سڑک پر سواران راج گشت و گرداوری کرتے ہین اس سبب سے وارداتین کم ہوتی ہین مگرجو مسافر جمع ہوکر جاتے ہین محفوظ رہتے ہین متفرق جانیوالے بولاوہ نہ لین توضرور لٹ جاتے ہین چونکہ اجرت بولاوہ بصورت وقوع غارتگری سند یافتگی معاوضہ ہوتی ہے ہر ایک گروہ مسافران خواہ کم ہو یا زیادہ بھیل بولاوہ کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے —

सुरजे

سرحد میواڑ و گجرات پر سُرجی نامی بھیلون کا گرو چند سال سے اپنی قوم کی لوگون کو تلقین کرتا پھرتا ہے ایک خدا کی پرستش اور صلح پیشہ اور خیر طلبی کی ہدایت کرتا ہے اوسکے پیرو کل جرائم و گناہ شراب خواری و ہلاکت جاندار سے پرہیز کرنے کی قسم کھاتے ہین اور پیداوار زمین سے حیات بسر کرنی اور غسل کرکے کھانا کھانیکا عہد کرتے ہین سُرجی کے پیرو قریب ایک ہزار بھگت ہوگئے ہین اور تین کو اوس نے اپنا خلیفہ بناکر تلقین و تادیب کیواسطے بھیج رکھا ہے اوس نے صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سے ملکر شکایت کی کہ اوسکے ہمراہیون کو دیگر بھیل مسلمان و کافر قرار دیکر اذیت پہونچاتے ہین اونکا بندوبست ہوجاوے اوسکی نصیحت کا اثر کھیرواڑہ اور کوٹڑہ تک پھیل گیا ہے اوسکے پیرو کہتے ہین کہ جب سے گرو نے رہنمائی کی ہے ہم لوگ بہت خوش ہین اور واقع ہین وے قدیم بھیلون سے بہت بہتر معلوم ہوتے ہین —

ایسے موجبات سے بھیلون کی حالت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے مالوہ کے بھیلون سے ان اضلاع کے بھیل خوش اور فارغ البال ہین زیادہ تر کاشتکاری

مین مصروف رہتے ہین اونکی آبادی بہی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے - اجناس مصرف روزمرہ ارزان ہین مگر مہوہ پینے کا شوق جیسا ہمیشہ سے ہے بدستور جاری ہے -

شروع ۱۸۶۵ء مین خالصہ کے بہیل ایسے سرکش ہوگئے کہ وہان کے حاکم نے دربار کو لکہا کہ تاوقتیکہ ان مین سے دو ایک نہایت شریر و سرکش پالون کو سزا نہ دیجاوے اس ملک مین امن رکہنا اور تعمیل حکم کرنا غیر ممکن ہے اسپر دربار کو چند مفسد و سرکش پالون کی سرکوبی کرکے اپنی حکومت قایم کرنی لازم آئی مگر علاج کمزور ہوگیا تہا بجاے اسکے کہ فی الفور سزا دیجاتی سامان نہونے کے سبب سے فوج کی تیاری اور روانگی مین توقف ہوا بہیلون نے حکام کی یہہ سستی اور غفلت دیکہکر اور بہی وارداتین کین اور کل مجموعہ اعمال کی پاداش مین ایک دفعہ سزا پانے کی امید سے سرکشی مین اضافہ کیا - ستمبر مین اونکی شورش انتہا درجہ کو پہونچی مہارانا صاحب کو صلاح دی گئی کہ پہاڑی اضلاع مین مناسب مقامات پر فوجین متعین کرکے سزادہی کا بندوبست کرین مگر قبل عمل درآمد اس تجویز کے سرغنہ پالون کو طلب کرکے ہدایت کی کہ مجرمون کو فوراً گرفتار کرادو اور مال مسروقہ مسترد کرادو ورنہ بصورت خلاف ورزی سزا سخت دیجاوے گی مگر چونکہ یہہ ہدایت بلا سزا تھی اوسپر کچھہ عمل نہوا - مہارانا صاحب کو اس سرکش قوم کی سزادہی و تربیت و انسداد فساد کا بہت فکر ہوا اور چاہا کہ ایک دفعہ حکومت قایم کرکے اس ضلع کو تحت انتظام خاص مین رکہین مگر یہہ امر مشکل معلوم ہوا کیونکہ ان مفسدون کو ضبط مین لانے کیواسطے جو تحمل و چستی و دیانت و لیاقت چاہیے

راج کی حکومت مین کہان تہی اہالیان راج علی العموم یہہ سمجہتے ہین کہ بہیلون مین
عقل وتمیز و دیگر قوائے انسانی نہین ہین اور اس سبب سے اونکو صرف ظلم وتشدد
کے ذریعہ سے مغلوب رکہا چاہتے ہین مگر اس اعتقاد کا بطلان اور مظلوموں کی
کیفیت میواڑ بہیل کورپس کی دانائی اور صداقت اور بہومیہ جاگیرون مین
بہیلون کے آسودہ وصلح شعار ہوجانے سے بخوبی ثابت ہے اس وجہہ سے
کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جاگیرون اور اونکی رعایا کے باب مین اہلکاران
دربار کی مداخلت نہین ہونے دیتے اور اونکے استغاثہ وشکایتون پر فی الفور
متوجہہ ہوکر شفقت وانصاف سے پیش آتے ہین بہیلون نے نہ فقط شرارت
وبدمعاشی سے پرہیزگاری اختیار کی ہے بلکہ اپنے فرایض کو تحقیق کرکے اطاعت
حکام مین بدل ساعی وسرگرم رہتے ہین اور ہر معاملہ مین باطمینان وصفائی طبیعت
دادخواہ وجوابدہ ہوتے ہین اس سے صاف عیان ہے کہ خالصہ کے بہیلون
کی سرکشی وبغاوت جسکے اہالیان دربار شاکی ہین خود اونہین کی بے انصافی اور
بدتدبیری کا نتیجہ ہے۔

چونکہ اس معاملہ مین بہت طوالت سے تحریر ہوئی تہی امید ہوئی کہ ایک دفعہ
سرکوبی مفسدان کرکے مہارانا صاحب اون کے ساتہہ زیادہ حلم اور
رضاجو تدبیرون سے پیش آوین گے اور چند سال مین اس تدبیر کی
خوبی بمقابلہ تشددون کے جنسے ہمیشہ دربار اور رعایا کے درمیان عداوت
رہتی ہے اور دونون کے حق مین مضر ہے ثابت ہوجاوے گی۔

راج کی رپورٹ مورخہ یکم مئی ۱۸۶۸ع مین لکہا ہے کہ کہیرواڑہ کی طرف بہیلون نے

پہاڑ مین سرکشی کی اور تاخت و تاراج شروع کیا اسپر حسب صلاح کرنل میکنزی جنا
اونکی تنبیہہ کے واسطے فوج متعین ہوئی جس مقام پر مقابلہ کیا بخوبی سرکوبی کر
ملک مین امن کیا گیا سابقاً ان اضلاع مین فوجداری دیوانی کی عدالتین ایک
شخص کے اہتمام مین تہین بندوبست جدید کے بعد دو شخصون کو مفوض ہوئے
مین جن دیہات نے مفسدہ کیا تہا اونمین تہانجات مقرر کئے گئے اور ایک
اہلکار مع فوج گرداوری تہانجات کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ہے —
مارچ ۱۸۶۹ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو خبر ہوئی کہ حاکم اضلاع کوہی نے صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو لکہا ہے کہ خالصہ کے پالون کے نتہارا - سرارہ - بہورائی -
کربر - دہنک واڑہ - بہیلون نے مفسدہ کیا ہے جسمے اوسکا انتظام
وانسداد مطلق نہین ہوسکتا اسواسطے ایک دو نہایت زبردست پالونکی سزا دہی
ضرور ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس اعتبار سے کہ دربار کے اقتدار سرکوبی
مفسدان کی ظہور پذیر ہونے سے اوس فساد کا جو سستی انتظام سے وقوع
مین آیا تہا انسداد ہوجاویگا اور اگر زیادہ سختی و تشدد کی ضرورت ہو تو بدترین
پال مثل نتہارا پر حملہ قرار واقعی سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا اس تجویز کو مناسب سمجہا
اسمین یہہ غرض تہی کہ جب مفسد اقوام کو سزا واجب اعمال ہو کر دربار کی سیاست
قایم ہوجاوے تب اہلکاران حال سے زیادہ معتمد اہلکارون کی معرفت اونکے
ساتہہ رحم و رضاجوئی سے پیش آوین چنانچہ مہارانا صاحب اور اونکے وزیر
نے ایسا ہی کیا کہ دربار کا تسلط قایم ہو کر بہیلون کو یقین ہوگیا کہ روز حساب جو
بہت دنون تک التوا مین رہا تہا قریب آگیا اور بفور ارتکاب جرم سزا ملے گی

निप्पारा
सिरारा
भोराई
कर बर
धनकवाड़ा

ہمدران حال اونکے دلون مین اپنے مالک کے عدل و انصاف کا بھی یقین پیدا
ہوا اس مرادسے دربار کی فوج اور جاگیرداروں کی جمعیت بہ تعداد دو ہزار
کس اودے پور مین جمع ہوکر ۱۹- اپریل ۱۸۶۹ء کو بسروری ظالم سنگہ پاٹلی والہ भामंली
پہاڑی اضلاع مین آئے اور نتہارا - سرارہ - کریرا اور بھورائی پالون پر
متواتر حملہ آور ہوئے طرفین سے کشت و خون بہت کم ہوا دربار کی فوج سے صرف
چار آدمی مارے گئے اور بارہ زخمی ہوئے اور بہیلون کیطرف سے ۱۲ مقتول
و ۹۹ مجروح ہوئے گرسب دستور بہیل پہاڑون مین بہاگ گئے مگر قحط و بیماری
کی وجہہ سے اونہون نے جلد اطاعت قبول کرلی اسکا نتیجہ بہت اچھا ہوا کیونکہ
سزادہی کے بعد فی الفور محکمہ جات فوجداری و دیوانی علیحدہ کئے گئے پنڈت
آنند راؤ حاکم دیوانی مقرر ہوا اور مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری ہوا دونون نے
اپنا کام اچھی طرح انجام دیا علاوہ اسکے مہارانا صاحب کی رحیم تدبیرات دفعیہ آفات
قحط و خشک سالی نے پہاڑیون کے اس مجمع پر کہ اکثر محنت مزدوری مین مصروف
ہوگئے اور جو ضعیف تر تہے خیرات خانون مین بسر اوقات کرنے لگے بڑا اثر پیدا
کیا اس سبب سے ارتکاب جرم مین بہت کمی ہوگئی ہے قحط سے جو تکلیفین ان
قومون کو ہوئی ہین اونکو دیکہتے ہوئے ایسے عمدہ نتیجہ کی امید نہ تھی دربار میواڑ
اور سرکار انگریزی کو اس سے نہایت خوشی ہوئی -
دستگیری قحط زدون کے واسطے تعمیرات مفصلہ ذیل منظوری دربار تیار ہوئے
ہین - مرمت کچہری کہیرواڑہ - جاودادواس کا کوٹھیار - تالاب سرارہ - जावरादवांस
مرمت قلعہ سرارہ - مرمت قلعہ کلیان پور - تالاب برگونگ - اسکا کل خرچ بہ تعداد बरगांग

دس ہزار روپیہ ہوا ان تعمیرات کے ساتھہ قلعہ چھپہ واقع سرحد میواڑ و گجرات بلیچا
کی مرمت ہونی چاہیئے تھی کہ یہہ قلعہ بعرصہ تیس سال تعمیر ہوا تھا اور سرحد
کے بندوبست مین بہت کار آمد ہوا اب مرمت طلب ہوگیا ہے اگر مرمت نکیجاوی
تو جلد برباد ہوجاوے گا۔

سنہ ۷۰-۱۸۶۹ع مین معلوم ہوا کہ مثل سابق ایک شخص کو ذمہ ور کرکے شکل انتظام
بدلی جاوے یعنی حاکم مگرہ کے تحت مین دو نائب مقرر ہون ایک فوجداری کا
کام کرے اور دوسرا دیوانی کا اور حاکم مگرہ دونون کی بابت جوابدہ رہے بہیلون
کے دیہات کی سزادہی کا نتیجہ زایل ہوگیا اور اونہون نے امن و عافیت خلایق
مین پہر خلل اندازی شروع کی سبب اسکا کسیقدر مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری
کی کاہلی تہی کہ وہ مقدمات کو کم فیصل کرتا تہا کہ بہت مقدمات زیر تجویز رہتے
اور جواب نہین آتا اور پنڈت آنند راؤ حاکم دیوانی حاکم مگرہ کے تحت مین
نہ تہا۔

سنہ ۷۲-۱۸۷۱ع مین اودے پور کے علاقہ کے خالصہ پال اور ڈونگر پور کے علاقہ
کے دو پال سرکش ہوئین آنند راؤ حاکم مگرہ نے کئی دفعہ بہت ضرورت سے
صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کیخدمت مین پالون کی سزادہی کی درخواست کی
مگر صاحب نے منظور نہین کی اس نظر سے کہ تاوقتیکہ دیگر تدبیرات انسداد فساد
و دفع شر عمل مین آکر ناکامیاب نہون سزا دینا مناسب نہین ہے بلکہ صاحب
موصوف کی راے یہہ ہوئی کہ بہیلون کی ناراضگی زیادہ تر خالصہ کے کامدارون
نے اپنے فائدہ کیواسطے پیدا کی ہے اور چندروزہ حملہ و سزادہی کیجاوے

تو اوس سے کچھہ نیک نتیجہ حاصل نہین ہوتا بلکہ حاکم محکوم کے درمیان نا اتفاقی
زیادہ ہوتی ہے بھیلون کو دربار کے کامدارون کا کچھہ اعتبار نہین ہے کیونکہ
جب تک کوئی شخص ضلع کو ہی مین حاکم رہتا ہے اوسکے ماتحت کامدار بااختیار
رہتے ہین بلکہ وے اوسی کے آدمی ہوتے ہین اور وہ اونکو روپیہ پیدا
کرنیکی غرض سے مقرر کرتا ہے اور اونکی یہہ خواہش رہتی ہے کہ جب تک
وہ حاکم رہے جسقدر ممکن ہو روپیہ پیدا کرلین اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے
کامدارون کی بدلی سے کچھہ فرق نہین ہوتا بھیلون کو برابر وہی تکلیف رہتی
ہے خالصہ پالون مین سزادہی کی مطلق ضرورت نہین کیونکہ پہاڑی ملک مین
جاگیرون اور بہومیہ سردارون کے علاقہ کے بھیلون کی مثل خالصہ کے
پالون کے ہر تیسرے یا چوتھے سال سزادہی نہین ہوتی ہے سبب اسکا یہہ
کہ ان جاگیرون مین منتظم و اہلکار نہین بدلتے ہین اور بھیلون کو اونکا اعتبار
ہے بلکہ اہلکاران مذکور انتظام آیندہ کی ذمہ وری سے خائف رہتے ہین اور
راج کے اہلکار و تھانہ دار انتظام آیندہ پر کچھہ نظر نہین رکھتے مناسب ہے
کہ کل تھانہ دار و کامدار و حاکم مگرہ و حکام فوجداری دیوانی پیشگاہ مہارانا صاحب
سے مقرر ہوا کرین اور حاکم مگرہ کسیکو اپنی طرف سے مقرر نکرے اس سے کامدار
لوگ حاکم کے مطیع اور خوشامدی کم رہین گے اور انصاف و انتظام بہتر ہوگا
مگر بخلاف راے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکھا کہ یہہ
فساد بھیلون کی باہمی نا اتفاقی سے پیدا ہوا ہے ان اضلاع کے انتظام سے
تعلق نہین رکھتا اول خون کے دعوی سے نزاع شروع ہوا اوسوقت اوسکا

देवल
दलान

بآسانی دفعیہ ہوسکتا تہا مگر رفتہ رفتہ کئی پالون مین فساد ہوگیا یعنی دیول اور
دلانہ کے پالون مین فساد ہوا تہا دیول والون نے دلانہ کا ایک آدمی مار ڈالا
تہا ہمارے نزدیک اگر صاحب سپرنٹنڈنٹ انند راو حاکم مگرہ کو مدد دین اور خود
بہی مفسدون کو سزا دین تو انسداد فساد ہوجاوے مگر جب اون کے نزدیک
مناسب نہین ہے تو مین دربار کو بہیلون کی سزادہی کی فہمایش نہین کرسکتا
اور کاردارون کی پیشگاہ مہارانا صاحب سے مقرر ہونے کی کئی دفعہ فہمایش
ہوچکی ہے مگر دربار اپنا قدیم دستور بدلنا نہین چاہتا ہے لیکن یقین ہے کہ مہارانا
صاحب شرح جدید کے فواید سے آگاہ ہوکر کچھہ تدبیر کرینگے۔

۷۷-۱۸۷۶ء مین بہیلون نے پہر شورش کی اور کئی وارداتون کے مرتکب ہوئے
دربار نے اونکے زیادہ مفسد پالون کی سزادہی کی اجازت چاہی مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی صلاح کے بغیر نہین دی گئی ان وحشیون کی سرکوبی کی تدبیرات جو راج سے
ہوتی ہین مناسب نہین ہین زبردست اور سرغنہ لوگون تک رسائی مشکل ہے
غریب مارے جاتے ہین مہارانا صاحب اپنی ریاست کے انتظام اور ان لوگون
کی ترقی بدل چاہتے ہین مگر اونکی یہہ حجت ہے کہ اس دوہرہ حکومت مین کوئی
حسب اطمینان نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا ہے یا تو صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کو
اونکا اختیار مطلق ہوجاوے اور اونکی حرکات کے ذمہ وار سمجھے جاوین یا اہلکاران
دربار کو اجازت ہو کہ بلا مداخلت صاحب موصوف احکام دربار کی بجا آوری کرین
زیادہ تر مناسب یہہ ہے کہ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کے اختیارات زیادہ ہوکر
اونکو دربار اور بہیلون کے درمیان ذریعہ مطلق بنادیا جاوے میواڑ بہیل کور کا

اثر ہونے کی وجہہ سے کہ یہہ فوج انہین لوگون کی تربیت کیواسطے بہرتی ہوئی تہی صاحب موصوف کو عجب اقتدار حاصل ہے بہیلون کا او نپر اعتبار ہے اون کے بلانے سے سرگروہ فوراً آجاتے ہین اہلکاران دربار کے بلانے سے ہرگز نہین آتے وے پلٹن مین سے مقامات مناسب پر چوکیان مقرر کرکے انسداد واردات کرسکتے ہین اور بہدران حال ملازمین پلٹن کی صحبت سے بہیلون کو شایستگی پہونچا سکتے ہین۔

سنہ ۱۸۴۲ و ۴۳ء مین راج کی فوج کا دہنک واڑہ پال کے بہیلون سے مقابلہ ہوا اگرچہ راج کی فوج قواعد و ہتہیار مین بہت ناقص ہے اور کسی غیر فوج کا مقابلہ کرنے کیواسطے بالکل کارآمد نہین ہے مگر بہیلون کی سزا دہی مین کہ اونکے پاس سواے تیر کمان اور پہاڑون کی پناہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بخوبی کارگر ہوئی۔ धनकवाड़ा

سواران گرد اور سٹرک اودے پور و کہیر واڑہ نے کہ بتحت حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ حفاظت مسافرین کیواسطے متعین ہین اس خوبی سے اپنا کام انجام دیا کہ اونکے علاقہ مین ایک واردات کی بہی شکایت نہوئی۔

مگر ہ کا حاکم خالصہ کے بہیلون کو باشندگان قرب وجوار پر غارتگری و فساد کرنے سے باز نہین رکہہ سکتا ہے جب اونکا فساد انتہا درجہ کو پہونچا تب بحکم صاحب سپرنٹنڈنٹ نے راج کی فوج سے دہنکواڑہ اور نتہواڑہ پالون کو سزا دینا منظور کیا تہا چنانچہ دہنک واڑہ پر حسب تذکرہ بالا حملہ ہوا تو بہیل لوگ اپنے بال بچون کو لیکر جنگل و پہاڑ مین بہاگ گئے تہے اب از سر نو آباد ہونے لگے ہین نथवाड़ा

اور نتھواڑہ مین دو ہزار آدمی کی فوج بہ افسری بہادر رائے سلیم متعین ہوئے کہ
اوس سے اونکی بخوبی سرکوبی کی ان پالون سے کے سزا پانے سے قرب وجوار کے
پالون کو عبرت ہوگئی اور امید ہوئی کہ ان تدبیرون سے بہیلون کی تمردی اور
سرکشی براے دوام موقوف ہوجاوے گی —

سڑک اودے پور و کہیرواڑہ پر چوری کی صرف ایک واردات ہوئی اوسمین خود
بولوہ شریک جرم تہا مجرمون مین سے تین گرفتار ہوئے اور مال مسروقہ برامد ہوا
مقدمہ سنگین تہا کیونکہ باوصف ہونے مقابلہ کے چوری کے ساتہہ تشدد بہی
ہوا تہا اسوجہہ سے کہ مدعی علاقہ ڈونگرپور کے تہے حاکم مگرہ نے واپسی مال یابی
سے زیادہ کچہہ کارروائی نکی آخر الامر مقدمہ پنچ کلار میواڑ کے محکمہ مین سپرد
ہوا اور وکلاء محکمہ کو تاکید ہوئی کہ جن مقدمات مین مختلف ریاستون کی رعایا
متعلق ہو بفور حصول شہادت کافی فیصلہ کیا کرین توقف نکرین اس مقدمہ مین
حاکم مگرہ سے بہت غفلت ولاپروائی ظہور مین آئی کہ بولاوہ کو باوصف ثبوت
اس امر کے کہ جس مسافر کی حفاظت کا کفیل ہوا تہا اوسیکو لوٹا اور مجروح کیا
کچہہ سزا ندی یہہ عین موقع تہا کہ اوسکو سزا قرار واقعی دیکر کل بولاؤن کے
واسطے عبرت پیدا کیجاتی ہے —

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین دہنک واڑہ اور نتھواڑہ کے پالین نیک چلن رہین بابت
معاوضہ جرائم وقوعی قبل سزادہی کے صاحب سپرنٹنڈنٹ اور پنا لال وزیر دربار
کے باہم گفتگو ہوئی تو صاحب نے وزیر کو فہمایش کی کہ اونکے حال کی نیک چلنی
اور اصلاح کے لحاظ سے لازم ہے کہ اونکے ساتہہ حلم اور رعایت کیجاوے —

جولائی سنہ ۱۸۶۸ء مین مہارانا صاحب شادی کرنے کے واسطے ایڈر کو گئے تب
صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہومیہ سرداروں کو اون کی خدمت مین پیش کیا
سرداروں نے نذرین دین اور دربار مین مہارانا صاحب کے روبرو بیٹھے
اور خلعت اور گھوڑے حسب دستور قدیم حاصل کئے۔

بہومیہ جاگیردار اپنے علاقہ کے بہیلون کو مغلوب رکھنے کیواسطے ولایتی اور مکرانہ
سپاہیون کو نوکر رکھا کرتے تھے مگر یہہ سپاہی ایسے شریر اور مفسد تھے کہ بجائے
اسکے کہ اپنے مالکون کی فرمان برداری کرین انواع حیلہ و بہانہ سے اونکو تنگ
کرتے تھے اسواسطے جہان موقع ہوا اونکو موقوف کیا گیا اور آیندہ کو اونکے نوکر
ہونیکی ممانعت ہوئی مگر وے سردارون کے ذمہ تنخواہ چڑہا کر یا روپیہ قرض
دیکر ایسی صورت پیدا کرتے ہین کہ سردارون کو اونکی علیحدگی مشکل ہوجاتی ہے
بہیل لوگ بدوضعی کے سبب سے اون سے متنفر ہین مگر اونکے پاس اچھے اچھے
ہتہیار رہین اس سے خوف بہی کرتے ہین۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین راج میواڑ اور پرتاب گڑہ کے درمیان ایک مقدمہ تہا اوسکی
تحقیقات کی ضرورت سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو دریاود مین جانیکا اتفاق ہوا दरयावद
اس ضلع مین مدت سے کوئی حاکم نہین گیا تہا اس سبب سے بدنظمی ہو رہی تہی
یہانتک کہ باشندون کو یہہ بہی معلوم نہ تہا کہ ہم میواڑ کے کوہی اضلاع مین
ہین ہر طرف کو جنگل و پہاڑ ہی ہے اور مالوہ و میواڑ کی سیراب سرزمین کے کنارہ
پر واقع ہے اگر کوئی ایک دفعہ مویشیون کو کسیطرف لیجاوے تو پہر پتہ لگنا مشکل
ہے جاگیر کے حاکم اور منتظم جو چاہتے ہین کرتے ہین غارتگرون سے مال مسروقہ

مین حصہ لیکر اونکی امداد و اعانت کرتے ہین تصفیہ مقدمات مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین صدق سے علی العموم کل کو پرہیز ہے
شکایتین بہت ہوئین مگر شاکی یعنی مستغیث لوگ آیندہ کے خوف سے لرزان
تھے کا مدار بدل جاہتا تھا کہ صاحب جلد چلے جاوین اس صورت مین دربار کو
لازم ہے کہ اس جاگیر پر زیادہ نگرانی کرنے کی ہدایت کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مناسب ہے کہ ہر سال دریاؤ کا دورہ کیا کرین ۔

مادری بھوپیہ جاگیرون مین سب سے بہتر مادری کی جاگیر کا انتظام
ہے وہان کا سردار رگھناتھ سنگہ کل سردارون مین سب سے زیادہ ہوشیار ہے
خود کام کرتا ہے اور کسی کے فریب مین نہین آتا اس جاگیر کا انتظام دیگر جاگیرون
سے پیشتر ہوا تھا یعنی ۱۸۲۶ و ۱۸۲۷ء مین کپتان بلیک صاحب نے کیا تھا اس وجہ
سے سب سے بہتر ہے موسم بارش ۱۸۷۰ء مین مقدمات چوری وکشت وخون
وغیرہ درمیانی مادری و جاواس پنچایت سے فیصل کئے تھے اور ڈکانکون اور
کنکنکون — तगवारा
تگوارہ کے مشہور پالون کے ذمہ اسقدر روپیہ بابت معاوضہ تجویز کیے گئے تھے مگر
اوسکے ادا ہونے کی صورت نہین ہوئی اس اثنا رمین پھر فساد ہوگیا یہہ پال نہایت
شریر و بدمعاش ہے اوسکے اور مادری کے درمیان اکثر نزاع رہتا ہے
مادری کی ... سالانہ کی آمدنی ہوگئی ہے اور اسیقدر خرچ ہے

چانی اس جاگیر کی ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی سے پانچسو روپیہ
خراج راج اودے پور کو دیا جاتا ہے کہ اوسکی حیثیت سے زیادہ ہے
ٹھاکر گمان سنگہ جاگیر کا کام اچھی طرح کرتا ہے مگر پانچ ہزار روپیہ کا قرضہ ہے

زیر بار ہے —

تہانہ یہان کا ٹہاکر پربت سنگہ کل معاملات مین خبردار اور ہوشیار ہے اوسکی ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہے اور آٹھہ سو روپیہ سال کا خرچ ہے اوسکے ذمہ بہی قرضہ ہے مگر اوسکی تفصیل و تعداد دریافت نہین ہوئی —

جیواس جسکو جاواس بہی لکہتے ہین بہومیون مین سب سے بڑی جاگیر ہے اوسکی آمدنی سولہ ہزار سے اٹھارہ ہزار تک سالانہ ہوتی ہے راؤ بہیرون سنگہ سردار سابق کہ ۱۸۶۱ع مین بعمر پچیس سال تہا از بس متلون طبع اور بد وضع تہا اپنا کل وقت اوباشی و بدچلنی مین صرف کرتا تہا کام پر بالکل متوجہ نہ تہا اوسکے ملازم لوٹتے تہے اس سبب سے قریب پچاس ہزار روپیہ کے مقروض ہوگیا تہا ۱۸۶۲ع مین کچہہ اسلوبی کار کی تجویز ہوئی راؤ اور اوسکے کامدار نے انصرام کار کیا اور اونہون نے چاہا کہ روپیہ قرض لیکر ولایتی اور مکرانون کی تنخواہ یکمشت ادا کردے مگر یہہ لوگ پنچایت سے راضی ہونے والے نہ تہے اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی مداخلت کی ضرورت ہوئی اور بجز اس کا مدار جو گمراہی کا باعث تہا موقوف ہوا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ سردار کے لڑکون مین سے کسی کو تحصیل علم کے واسطے احمد آباد کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مگر اس وجہہ سے کہ وے اپنے پہاڑون مین بہت خوش رہتے ہین امید نہتی کہ کوئی جانا قبول کرے —

کانکون اور سگواڑہ کے بہیل مدت سے غارتگری کرکے اس سردار کے خرچ اور تکلیف کے باعث ہوئے ہین چنانچہ مقدمات وقوعی سابقہ کا جو فیصلہ ہوا

जलफान
वावलवाड़ा

مادری کے ذکر مین لکھا گیا ان پالون کے بہیل بہت شریر و سرکش ہین ۔
مقدمہ ڈاکہ زنی جلفان مین راؤ جیواس اور امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ نے کہ
امر سنگہ رجیمنٹ مین بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار نوکر ہے اور عند الضرورت ضلع
مین نوکری کرتا ہے بہوپا کو گرفتار کرادیا کہ اوسکو اودے پور بہیجا گیا اور
بعد تحقیقات پانچ برس کی قید ہوئی اور دیگر دو کس ماخوذ مقدمہ مذکور جنکو
راؤ نے گرفتار کرکے ایک ایک برس کو قید کیا تہا پہرہ والونکی غفلت اور سازش
سے مفرور ہوگئے تا وقت گرفتاری اونکے امر سنگہ کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار
یکم اکتوبر ۱۸۸۴ع سے بند کر دے گئے چند روز بعد امر سنگہ راؤ جیواس ہوگیا
تب بہی اونکی گرفتاری مین مصروف رہا کہ اونمین سے ایک گرفتار ہوکر بپاداوی
میعاد قید سزایاب ہوا اور جس نے برسر موقع صاحب سپرنٹنڈنٹ پر تلوار
چلائی تہی وہ بہی قلعہ کہیرواڑہ مین بمیعاد ایک سال قید ہوا مگر مجرمان مفرور
و مرتکب جرم سے ایک ہاتہہ نہ آیا بدستور مطلق العنان و آزاد ہے ۔
دسمبر ۱۸۸۴ع مین راؤ بہیرون سنگہ لاولد مرگیا مرنے سے بیشتر اوس نے
اپنے چچا امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ کو کہ سابق مین منتظم جاگیر تہا اپنا بیٹا اور وارث
قرار دیا تہا راؤ پاڑہ نے بدصلاحی سے جیواس کا دعوی کیا اور یہہ عذر کیا
کہ امر سنگہ بہیرون سنگہ کا چچا ہے وہ متبنی نہین ہو سکتا ہے مین بہی اوس
خاندان مین ہون میرا حق ہے پہمن سنگہ راؤ پاڑہ نے اودے پور مین
اہالیان دربار سے سازش کرلی اس سبب سے مسندنشینی امر سنگہ مین بہت
دیر ہوئی مگر ہمدران حال کل رعایا جیواس سرداران بہومیہ اور مہنت مندر

رگھبر ناتھہ نے امر سنگہ کو راؤ قبول کرکے رسمیات مسند نشینی بہ عہدین آخر کا
دربار نے بہی بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۶۸ء منظور کیا قبل وفات بہیرون سنگہ
امر سنگہ نے کالکون اور سگواڑہ کے پالون مین ہوکر پادری کو طرفین سے
سوسوگز پہاڑی کٹواکر راستہ بنوایا تہا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے اجرا
راستہ کے جانیوالے تہے مگر اس عزل و نصب کے سبب سے ہرج واقع
ہوا اور دوسرے سال پر جانا موقوف رہا —
جون ۱۸۶۸ء مین میجر کننگ صاحب نے قرضخواہون کو جمع کرکے کل قرضہ کی
تعداد مقرر کی بقدر [illegible] لاکہ روپیہ سکہ اودے پور ہوا اس قرضہ کے عوض موضع
اوبری — ورلہ — ناگپور — بہودر — پادری
पादरी भूदर नागपुर वरला ओवरी
جمعی پانچہزار روپیہ سکہ اودے پور علیحدہ کردئے اس انتظام اور رام سنگہ
کی خوش انتظامی اور کفایت شعاری سے امید ہے کہ قرضہ سے جلد سبکدوشی
ہوجاوے —
پاڑہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پاڑہ کے راوت ناہر سنگہ کا انتقال ہوا
یہہ شخص ضعیف العمر تہا اور چند سال سے نابینا ہوگیا تہا اوسکے اندہے ہونے
سے لوگون نے جاگیر کے کام مین ابتری کردی تہی اور زیرباری بہت
ہوگئی تہی اوسکا پوتا لچھمن سنگہ بعمر چودہ سال بجائے اوسکے مسند نشین ہوا
حسب ایماے صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے سن بلوغ تک بہ تحت صاحب
موصوف ایک ہوشیار کامدار مقرر ہوا اور راوت کی والدہ کے متعدد کو اسر

کامدار کے شریک کیا گیا اس بندوبست سے نہایت عمدہ نتیجہ پیدا ہوا —
جاگیر کی آمدنی جو ایک سال مین دس ہزار تھی دوسرے مین پندرہ ہزار ہوگئی
پردیسی ملازم جنکا للعہ روپیہ چڑہا ہوا تھا موقوف کیے گئے اور اونکی تنخواہ باقیات
ادا کرنیکا بندوبست ہوا —

سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین صورت بندوبست بدستور رہی مگر قحط کے سبب سے جمع خرچ
بقدر للعہ سالانہ کمی ہوئی سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین نوجوان راوت کو اختیار دیا گیا اوس
نے جاگیر کا اچھا انتظام کیا اور میواڑ بہیل کورپس کے بگلچی کو اپنا کامدار مقرر
کیا مگر اوسکے با اختیار ہونے کے بعد آمدنی صرف چھہ سات ہزار روپیہ سالانہ
کی ہوتی ہے وہ کسی قدر مقروض ہے مگر بہت زیربار نہین ہے اوس نے
فروری سنہ ۱۸۷۶ء مین مادری کے سردار کی دختر سے شادی کی ہے —

کوٹڑہ

वाकेल साबरमती

کوٹڑہ بلند زمین پر جہان بکہیل اور سبرمتی ندیان ملی ہین چار میل عریض
کہاٹہ مین جسکے گرد دو ہزار سے چھتیس سو فیٹ تک کی بلندی کے پہاڑ بہمہ
جنوب اور مغرب کے ہر طرف ہین کہیرواڑہ سے ۵۶ میل شمال و مغرب مین
واقع ہے۔ جنوب اور مغرب کی طرفون سے پہاڑون کا احاطہ کشادہ ہے
اور سبرمتی اور ولواڑہ کے گہاٹہ سے ملا ہے —
صاحب جو کوٹڑہ مین رہتے ہین میواڑ بہیل کورپس کے دوم کمانڈنٹ اور صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے دوم اسسٹنٹ ہین یہہ ضلع اونکے تحت حکومت
مین ہے اور اضلاع کوہی کا ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے —

اس چھاونی مین میواڑ بھیل کورپس کی دو کمپنی رہتی ہین اون مین باستثنا چند آدمیون کے سب گراسیہ لوگ بھرتی ہین اور یہہ مقام اونکی رضاجوئی کیواسطے پسند کیا گیا ہے ۔

اس علاقہ مین تین جاگیر ہین جورہ آوگہنہ پنروہ

पनरवा ओघना जूरा

اونکے سردار راج میواڑ مین خراج مفصلہ ذیل دیتے ہین ۔

جورہ	آوگہنہ	پنروہ
سمار	امار	صمار

ان جاگیرون مین دربار کو کچھہ مداخلت نہین ہے بالکل صاحب پولٹیکل سپرنٹینڈنٹ اور صاحب اسسٹنٹ دوم کا اختیار ہے بجز بعض کے یہہ سردار اپنی جاگیرون کا اچھا بندوبست کرتے ہین اونکی بھیل رعایا نے عادات غارتگری کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور خالصہ کے پالون کی نسبت بہت شایستہ ہوگئے ہین پنروہ اور جورہ کے سردار دربار میواڑ کے بہت مقروض ہین اور جورہ کا سردار بہت کاہل اور غافل ہے اوسکی رعایا اوسکو خیال مین نہین لاتی ہے اور حدود جاگیر سے باہر وارداتین کرتے ہین ۔

ان جاگیرون کی بابت عجب دستور ہوگیا ہے کہ مالک میواڑ جو اونکے کاروبار مین دست اندازی نہین کرسکتا اوس سے اونکی وارداتون کی بابت معاوضہ دلایا جاتا ہے اونکے عوض دربار نے زر مندرجہ حاشیہ ادا کیا ہے

نام جاگیر	آمدنی سالانہ	مطالبہ راج	کہ اب اوسکا مطالبہ درپیش
پنڑوہ	[illegible]	[illegible]	ہے اہالیان دربار کہتے ہین
جوڑہ پیرپورہ	[illegible]	[illegible]	کہ ان بہومیہ سردارون کی رعایا
اوگہنہ	[illegible]	[illegible]	علاقہ غیر مین وارداتین کرتے

ہین اونکے عوض ہم کہانتک زرمعاوضہ دیے جاوینگے اسمین سردارون کا فایدہ ہے کہ اونکی حرکات ناشایستہ کی بابت راج معاوضہ دیتا ہے اور خود محفوظ رہتے ہین اسی سبب سے اونکو علاقہ غیر مین واردات کرنیکا حوصلہ ہوتا اگر بہومیون سے یہہ زرمعاوضہ وصول کیا جاوے یا بالعوض اوسکے اونکی جاگیرین ضبط ہوین تب وے اپنی بدپیشہ رعایا کو ان حرکات سے باز رکہین بڑی مشکل یہہ ہے کہ دربار نے یہہ روپیہ کئی سال سے چڑہا دیا ہے اب بلحاظ آمدنی جاگیرون کی یہہ رقم اس تعداد کثیر کو پہونچ گئی ہے کہ کسی مناسب مدت کے اندر اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے —

اس قرضہ کے ایصال مین صاحب اسسٹنٹ مدت سے مصروف ہین اور یہہ کام جو اونکے ذمہ ہے بہت ضروری سمجہا جاتا ہے اور راج براہ واجب عذر آور ہے کہ ان بہومیون کی رعایا کے جرائم کے عوض مین باوجودیکہ اون پر کچہہ اختیار نہین ہے غیر ریاستون کو زرمعاوضہ دیتے ہوے تنگ آگئے ہین اگرچہ دربار کا قرضہ پنڑوہ کے ذمہ بہی بہت ہے مگر بمقابلہ سردار جوڑہ کے اوسکی حالت غنیمت ہے اوسکی رعایا ضبط مین ہے اور انتظام جاگیر لایق تعریف کے ہے جب تک جاگیر اوسکے اہتمام مین ہے ادا ے قرضہ کچہہ

مشکل نہین ہے اور نہ زیادہ مقروض ہونیکا احتمال ہے او گہنہ کا قرضہ جورہ
اور سپنزوہ کے مقابلہ مین بہت خفیف ہے علاقہ کوٹڑہ کے سردار محصول
راہداری اپنے علاقہ کے مقامات مفصلہ ذیل پر اس شرح سے لیتے ہین -

شیر افیون فی بار پانچ سن	پارچہ نیشکر و ہلدی وغیرہ بار شتر گاؤ -	غلہ بار شتر گاو
صہر	۱۴ر	۲ر

علاقہ جورہ مین

علاقہ جورہ مین گوگرود مہدپور بکرنی

बिकरनी महदपुर गुगरोद

علاقہ اوگہنہ مین بمقام اوگہنہ خاص -

علاقہ پنزوہ مان پور मानपुर نوگام नोगाम

مالگذاری اوگہنہ اور سپنزوہ مین ایک چہارم پیداوار اور فی گھر ایک روپیہ
یا زیادہ حسب حیثیت مالک و مرضی سردار لیجاتی ہے - اور جورہ مین گراسیہ
اور بہیلون کی مالگذاری مین فرق ہے - گراسیون سے بصورت اچھی
پیداوار ہونی کی فی قلبہ ڈیڑہ من پختہ غلہ اور ایک روپیہ لیا جاتا ہے اور
نو عدیگر حسب مرضی سردار اور جن دیہات سے غلہ نہین لیا جاتا ہے اون
سے دو روپیہ فی گھر حسب حیثیت لیا جاتا ہے اور بہیل سوا روپیہ اور
بارہ سیر غلہ فی گھر حسب حیثیت دیتے ہین -
کوٹڑہ کی جمعیت بہیل کور پس کیواسطے قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ تا وقتیکہ لکھنا
پڑہنا نہ سیکہے اوسکی ترقی عہدہ نہو اس سبب سے سب لوگ نوشتخواند مین مصروف

رہتے ہین اور اونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ بنایا گیا ہے اوسکے مکان کی تعمیر
کیواسطے دربار میواڑ نے دوسو روپیہ نقد دیا ہے اور بیس روپیہ ماہوار
عملہ کا خرچ منظور کیا ہے کل سپاہیون کو دو برس پڑھنا پڑتا ہے اس قاعدہ
سے نوکری کے پسندیدہ ہونے مین کچھہ فرق نہین ہوا ہے امیدوار بکثرت
آتے ہین اور خالی عہدہ پر مقرر ہونے کی درخواست کرتے ہین —

اوگہنہ اوگہنہ کی جاگیر مین راوت کیسری سنگہ جاگیردار بہومیہ سردار
ہے اوسکے پاس ۳۲ دیہات ہین اور خود حاکم ہے — یہہ جاگیر اودے پور
سے قریب ہونے کے سبب سے جوڑہ اور پنڑوہ کی نسبت راج میواڑ کی
زیادہ محکوم ہے — چند پشت پہلے اول بطور استمرار ملی تہی مگر بہ تدریج اودے پور
سے زیادہ متعلق ہو کر پنڑوہ سے علیحدہ ہو گئی اس سردار کا لڑکا پنڑوہ کا
رانا ہے اگرچہ وہ مستحق نہین ہے مگر راج مین رشوت دیکر استحقاق حاصل
کیا ہے جوڑہ اور پنڑوہ کی نسبت اوگہنہ کی زمین زیادہ مزروعہ ہے رعایا
اچھی صلح پیشہ ہے اس سے محصول وغیرہ بآسانی وصول ہوتا ہے تحت مین
کوئی جاگیردار نہین ہے کل علاقہ خالصہ کا ہے سردار جوان اور بہت ہوشیار
ہے اور جاگیر کی خوش انتظامی اور رعایا کے آرام کی خواہش رکھتا ہے —
اوسکے والد کشن سنگہ کے انتقال پر جب وہ مسندنشین ہوا دربار نے
اوس سے بھی تلوار بندی کا دعوی کیا تہا مگر اوسنے بھی وہی عذر کیا
جو پنڑوہ کے راؤ نے کیا ہے — اس جاگیر کا علاقہ میواڑ کی مغربی سرحد کی نسبت
زیادہ کشادہ وہموار ہے یہان ہلدی اور شکر کی تجارت پنڑوہ اور جوڑہ

سے زیادہ ہے۔

پنڑوہ اودگہن کے سردار کا بیٹا رانا بہوانی سنگ جاگیر پنڑوہ کا سردار ہے اس علاقہ مین ۴۴ دیہات تین ٹہاکرون کے قبضہ مین ہین اور باقی ۴۸ رانا کے خالصہ مین ہین ۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۱	اودیواس	ٹہاکر بدن سنگہ	۱۰	۰	۰	उदेवास
۲	اورہ	ٹہاکر اجیت سنگہ	۱۱	ماعہ	۰	ओरा
۳	اومریہ	ٹہاکر دولہ سنگہ	۲۳	سار	۰	उमरया
۴	خالصہ	رانا بہوانی سنگہ	۴۸	مارلعہ سمہ	۰	
میزان	۰	۰	۹۲	لماصہ سمہ		

اومریہ کے ٹہاکر کو دیہات کی نصف جمع ملتی ہے اور علاقہ کا بندوبست پنڑوہ کا سردار کرتا ہے ۔

سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ع مین اس علاقہ کے اوس حصہ مین جو بہاندر کرکے مشہور ہے کثرت بارش سے فصل خراب ہوگئی اوسی سال مین خراج واجب الادا سے آدہی پور بتعداد پانچ سو روپیہ سالانہ قرار پایا اور بقایا خراج کی قسطین تین سو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئین گیارہ ہزار روپیہ بقایے خراج اور چہہ ہزار روپیہ نذرانہ भांदर

مسند نشینی جملہ سترہ ہزار روپیہ واجب الادا تھا رانا اور اوسکے ولیعہد کے
درمیان نا اتفاقی ہے رانا نے اپنے اقرار کا ایفا نہین کیا ہے اور بدن سنگہ
ٹھاکر اوسے واسطے صرف اسیوجہہ سے خراج ادا نہین کیا ہے کہ جس حالت
مین اوسکو بیتروہ کی گدی دی ہے تو کچہہ معاش بہی ملنی چاہیئے —

پانچ سو روپیہ خراج اور تین سو روپیہ بقایا خراج حسب قرارداد سال بسال
ادا ہوتا ہے مگر رانا کو اوسے مبلغ چہہ ہزار روپیہ مین جو دربار سے بابت
تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی طلب ہے محض انکار ہے اسوجہہ سے کہ
یہہ مطالبہ دستور قدیم سے بالکل خلاف ہے —

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین شدت بارش سے خریف کی پیداوار خراب ہوگئی صرف بقدر چہارم
مال حاصل ہوا ندیون کے کنارہ کے کہیت بالکل بہ گئے اور مالکون کا بڑا نقصان
ہوا مگر ربیع کی پیداوار نہایت عمدہ ہوئی —

جورہ جورہ کی جاگیر مین ۱۱۸ دیہات ہین اور راوت زورآور سنگہ وہانکا
بہومیہ سردار ہے ان دیہات مین سے ۶۲ دیہات سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء تک ساتہہ ٹھاکران
مفصلہ ذیل کے قبضہ مین تہے —

تفصیل ٹھاکران

نمبر	نام دیہہ	نام ٹھاکر	تعداد دیہات	خراج سالانہ	کیفیت	
۱	سمبیچہ	ٹھاکر بھوانی سنگھ	۱۲	۱۱ر		सम्बेड़ा
۲	موہم دلائی	ٹھاکر دولت سنگھ	۲	عہ		मोमदलाई
۳	مادرہ	ٹھاکر انار سنگھ	۴	للعہ		माद्रा
۴	نرسنگپورہ	ٹھاکر بہار سنگھ	۱	صعہ		नरसिंहपुरा
۵	باس	ٹھاکر بہیرون سنگھ	۱	صعہ		बास
۶	پارولی کلان	ٹھاکر دو سنگھ	۴	لعہ		पारोलीबड़ी
۷	پارولی خورد	ٹھاکر چندن سنگھ	۲	عہ		पारोली छोटी

سنہ [illegible]۸۷۶۹ع مین جورہ کے سردار نے اپنے بھائی بھتیجون کو جایداد تقسیم کی
راوت زورا ور سنگھ سردار جورہ کی والد گمان سنگھ کے وقت انتقال سے اوسکے
چھوٹے حقیقی بھائی بہیم سنگھ اور دیوی سنگھ اور سوتیلے بھائی رتن سنگھ اور سौतेले भाई
دولت سنگھ کی پرورش اوسی کے ذمہ تہی اور جب اوسکا چچا جودہ سنگھ مرا تو

بختاورسنگہ ومان سنگہ وکیسری سنگہ پسران جودہ سنگہ کی پرورش بہی اوسی کے
ذمہ عاید ہوئی صغیر سنی مین یہہ سب اوسکی سرپرستی مین رہے جب ہوشیار
ہوگئے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے صلاح دی کہ اونکی جاگیرین علیحدہ کردیجاوین
چنانچہ کپتان بیٹی صاحب نے بندوبست مندرجہ ذیل کیا۔

तिन्नोई पावटी — اول ٹہاکر بہیم سنگہ برادر دوم سردار کو تلوئی اور پاوٹی دو گانو دئے
اور دس روپیہ سالانہ اوسکے ذمہ خراج مقرر کیا اسکے علاوہ بڑے بہائی کے
ذمہ بعض مصارف رہے جس سے وہ بخوبی گذارہ کرسکے۔

सुवाव ?जनी बीकानिया — دوم ٹہاکر دیوی سنگہ برادر سیوم سردار کو سوباو۔ اجنی اور بیکانیہ ملے اور
اوسکے ذمہ دس روپیہ سالانہ خراج قرار پایا یہہ معاش کافی ہے۔

चौहानकासरा कोदरमल गोरखा — سیوم رتن سنگہ ودولت سنگہ سوتیلے بہائیون کو چوہان کا سیرہ۔ کودرمل
اور گورکہ تین گانو ملے اور اونکے ذمہ [illegible] روپیہ خراج قرار پایا ہے۔
یہہ معاش اونکے گذارہ کے واسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر جودہ سے اونکو
کچہہ مدد نہ ملے گی سابقا رتن سنگہ کی آمدنی قریب ہزار روپیہ سالانہ کی تہی
اب سو روپیہ نقد اور سو روپیہ کی جنس کل دو سو روپیہ کی ہے علاوہ اسکے
شاید وہ بہیم سنگہ سے بڑا ہے اگر واقع مین ہے تو اوسکو بہیم سنگہ سے زیادہ
معاش ملنی چاہیے کیونکہ اگر سردار کی اولاد نہوئی تو وہ مستحق مسند نشینی ہوگا۔

खाम गारो फ़रोद — چہارم ٹہاکران بختاور سنگہ مان سنگہ وکیسری سنگہ پسران جوان سنگہ کو کہام
گارو۔ فورود تین گانو ملے ہین اور سالانہ خراج آٹہہ روپیہ ہے یہہ معاش
اگرچہ سردار کے سوتیلے بہائیون کی معاش سے بہتر ہے مگر اونکے گذارہ

کیواسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر سے کچھہ نہ ملیگا اونکا باپ بہت زبردست تہا بہیلون سے گجرات کی غارتگری کا مال نکلوایا کرتا تہا وہ مال اونکو ہاتہہ آیا ہے اوس سے گذارہ کرتے ہین اسطرح جورہ کے ٹہاکر جو ایک سال پیشتر سات تہے سنہ ۱۸۶۹ع مین گیارہ ہوگئے اسکے بعد دوسری تقسیم ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ رپورٹ سنہ ۱۸۷۷ع مین نقشہ ذیل درج ہوا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۱	سمیڑہ	بہوانی سنگہ	۱۱	مالعہ		समेड़ा
۲	مادرہ	ناہر سنگہ	۴	لعہ		मादरा
۳	نرسنگپورہ	بہارتہہ سنگہ	۱	صعہ		नरसिंहपुरा
۴	باس	بہیرون سنگہ	۱	صعہ		बास
۵	سوم ولائی یا سوراولی	دولت سنگہ	۲	معہ		सोमदलाई या सोरावली
۶	پارولی خورد	چندن سنگہ	۲	معہ		पारोली छोटी
۷	پارولی کلان	دولہ سنگہ	۹	لہ		पारोली बड़ी
۸	اوکہلانہ	روپ سنگہ	۳	عہ		ओखलाना

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۹	مادری	دہول سنگہ	۱	[illegible]		माद्री
۱۰	تہاسیہ	کہان سنگہ	۲	[illegible]		थसया
۱۱	ملاٹہ کا باس	چیندن سنگہ	۲	[illegible]		मुलाटेका-बास
۱۲	مانتہ والہ	ڈولہ سنگہ	۲	[illegible]		मान्नावाला
۱۳	تلوئی	بہیم سنگہ	۲	[illegible]		तिलोई
۱۴	کہام	بختاور سنگہ	۳	[illegible]		खाम
۱۵	چوہان کا سیرہ	رتن سنگہ	۴	[illegible]		चौहानकासेरा
۱۶	سولام	دیوی سنگہ	۳	[illegible]		सुलाम
۱۷	سوہولہ	خوشحال سنگہ	۱	[illegible]		सोहूला
۱۸	خالصہ	•	۶۶	[illegible]		
میزان	•	•	۱۱۹	[illegible]		

ستمبر ۱۸۶۱ء مین بدریافت اس امر کے کہ باغی مینون کا گروہ رعایا سے
علاقہ گوڈوار سرحد جورہ کے پہاڑون مین آکر پناہ پذیر ہوا اوسکی سزادہی
کیواسطے فوج کا بہیجنا ضرور پڑا اوسمین کہیڑواڑہ اور کوٹڑہ کی مختلف جمعیتین
اودے پور سے راج کی فوج اور راؤ جورہ کے ملازم شامل ہوئے راؤ کے
بہائی ٹہاکر بہیم سنگہ نے ایک گروہ کو اونکی جائے پناہ مین جاکر لڑائی مین
اونکو شکست دی اور اوسکے سرگروہ تیجلا کو مار ڈالا اور دیگر چارون کو
زخمی کیا مگر کثرت درختان سے کل گروہ بہاگ گیا کوئی گرفتار نہوا۔

سیمہ

اس فوج کشی اور ٹہاکر بہیم سنگہ کی مقابلہ آرائی سے گوڈوار اور سروہی کے
مینہ اور بہیلون نے فی الفور سیواڑ کے پہاڑون کو چہوڑدیا۔ جنوری وفروری
۱۸۶۲ء مین صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ سروہی کے پاس سے اطلاع آئی
کہ مینہ لوگ علاقہ جورہ مین پہر پناہ پذیر ہوتے ہین مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع
کوہی نے یقین نہ کیا آخرکار ۴ - مارچ کو وکیل سیواڑ نے اطلاع دی کہ پوشیدہ
مقام پر ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جورہ کے راؤ کو لکہا گیا ہے کہ جسقدر فوج ممکن
ہو فی الفور بہیجے اور کوٹڑہ سے انگریزی فوج طلب ہوکر بہ تعاقب و تلاش
مجرمان روانہ ہوئی دسوین مارچ کو ٹہاکر بہیم سنگہ سے مقابلہ ہوکر ایک سرغنہ
اور ایک اور آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے ان دو معرکون مین
بہیم سنگہ نے کمال بہادری کی ہے۔ چونکہ جورہ کا راؤ سست اور کاہل وجود
ہے اور اوسکا بہائی جیبسنگہ اور ہوشیار ہے دیہات واقع سرحد سروہی کا
راؤ سے انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب ہے کہ دیہات مذکورہ کا

انتظام بہیم سنگہ کو سپرد کیا جاوے اس تجویز سے عمدہ نتایج حاصل ہون گے اور کچہہ نقصان نہوگا کیونکہ کل دیہات خالصہ کے ہین جاگیردار کا کوئی گانو نہین ہے —

سرحد متنازعہ ماہی کانٹہ کا بمرور چند سال فیصلہ ہوگیا تہا مگر بینارہ بندی نہوئی اس سبب سے کل باشندگان قرب وجوار کو اوس سے تکلیف تہی

मेजर लिजट साहब

صاحب اسسٹنٹ سپرنٹینڈنٹ اور ریجر کیجٹ صاحب نے اوسکی بینارہ بندی کرادی —

۱۸۴۳ء مین راؤ چند مہینے سرحد ملحقہ مارواڑ کے فیصلہ مین مصروف رہا جس تدبیر سے واسطے استحکام حکومت دربار کے تہانہ جات مقرر کرنے لازم ہوین باشندگان ملک کو ناگوار ہوگی اسواسطے بہت ہوشیاری سے کرنی چاہیئے - ایسی تدبیر کے اجرا مین دربار کو ۱۸۳۸ء کی مصیبت یاد رکہنی چاہیی کہ بہیلون نے شورش کرکے ایک رات مین راج کے سترہ تہانون کو مار کر اوٹہا دیا —

कोनोली साहब

मंडवा बरेवल

جولائی ۱۸۷۵ء مین کپتان کونولی صاحب قایم مقام دوم اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ منڈوہ اور بکہیل مین ڈاکہ کشی کے دو مقدمات شروع سال مین وقوع مین آئے ہین اور منڈوہ مین نوبت بہ ہلاکت پہونچ گئی اور اونہون نے یہہ بہی لکہا کہ ان دیہات مین بالکل غدر ہو رہا ہے اور راؤ جورہ کو اوسکے انسداد کی بالکل قابلیت نہین ہے اور باشندگان قرب وجوار اس فساد سے بہت خائف ومتردد ہین اس

صورت مین اونکی سرکوبی کیواسطے دربار کی فوج جانی چاہیے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی نے اس حال کی تصدیق کرکے درخواست مدد دہی کی اور خود بہی بہت کوشش سے مدد دی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اطلاع پاکر فوج بہیجنے کی تیاری کی اگر یہہ فوج فی الفور روانہ ہوجاتی تو یقین تہا کہ فوج کے پہونچتے ہی یا حملہ شروع ہوتے ہی بہیل اطاعت پذیر ہوجاتے مگر نحوست اتفاق سے اوسی زمانہ مین باگور پر فوج کشی ہوگئی اور یہہ کام التوا مین رہا جب وہ مہم ختم ہوئی تو صدر مین اتنا جلد دوسری طرف فوج کشی کرنے کی نسبت بحث ہوئی اس سے توقف ہوا آخرکار میواڑ بہیل کور پس اور راج کی متفق فوج بتحت میجر گننگ صاحب ۱۷ مارچ کو اودے پور سے روانہ ہوئی درمیانی عرصہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ نے یہہ بہی تجویز کی تہی کہ دونون دیہات کے درمیان تہانہ مقرر کردیا جاوے مگر سابقا کوہی اضلاع مین راج کے تہانجات کی ایسی ذلت ہوئی تہی کہ یہہ تجویز پسند نہوئی۔

اس توقف سے بہیلون کو مستعد مقابلہ ہونے کی فرصت ملگئی کہ لڑائی کیواسطے تیار ہوگئے اور اپنے مویشی و مال قرب وجوار کے پالون مین دوست و آشناؤن کے پاس بہیجدیے اور پہاڑون مین چہپنے کی غرض سے غلہ جمع کرلیا تاہم فوج کشی کا نتیجہ اچہا ہوا یعنی دونون سرگروہ مع اونکے بڑے آدمیون کے گرفتار ہوئے صدہا مویشی اور غلہ ناتیار پر راج کا قبضہ ہوگیا اور بہیلون کو بخوبی ثابت ہوگیا کہ بندوقین خواہ کیسی ہی ناقص ہون اونکے تیر وکمان سے ہر طرح بہتر ہین آخرکار ایک مضبوط تہانہ متعین کرکے راج کی فوج واپس آئی اور بہیلون

کو بعد اقرار نیک چلنی آیندہ کے آباد ہونے کی ہدایت ہوئی یقین ہے کہ اس سزا یابی کو اگر ہمیشہ نہیں تو سالہا سال تک یاد رکھکر اپنے اقرار کا ایفا کرینگے جورہ کی جاگیر مین مدت سے بدنظمی ہو رہی ہے اسواسطے تین آدمیون کی کمیٹی مقرر ہوکر انتظام اوسکو مفوض ہوا اور اوسنے بہی اس انتظام کو پسند کیا امید ہے کہ بندوبست خاطرخواہ ہوکر راج کا اور دیگر قرضخواہون کا قرضہ جلد ادا ہو جاوے گا۔

شترمال

شترمال بہت سادہ اور ابتدائی حالت مین ہے زمیندار اگرچہ حق مالکانہ رکہتے ہین مگر اونکو کاشت اراضی کیواسطے ہرسال پٹہ جات دئے جاتے ہین اور مالگذاری کی بابت ضمانت لیجاتی ہے اور فی بیگہہ محصول حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے۔

افیون مے سے عہ تک۔ نیشکر صہ سے سے تک۔ محلوج للعہ سے صہ تک۔ میوہ جات عمعہ سے سے تک۔ غلہ پر محصول نقد لیا جاتا ہے مگر مختلف پرگنات مین نصف سے چہارم تک جنس لیجاتی ہین اس شرح مین کئی نقص ہین مگر رعایا ملک کے موافق ہے راج مین محصول زیادہ آتا ہے اور کاشتکار اس سبب سے رضامند ہین کہ تیاری فصل سے پیشتر اجناس خرچ کرنے لگتے ہین۔ دوسرے جب پیداوار اچہا ہوتا ہے کل محصول لیا جاتا ہے اور جب کم ہو جاتا ہے بقدر کمی معافی ہو جاتی ہے۔ تیسرے باشندگان دیہات خفیف معاملات مین خود اپنا انتظام کرلیتے ہین اور مقدم و نمبرداران دیہات معاملات

ہین باختیار اور وقوع جرائم کی بابت ذمہ وار ہین اور جو مقدمات رسم و رواج
ملک پر مبنی ہین اون کی تجویز پارے سے فیصل ہوتے ہین اس وجہ سے
میواڑ کی زراعت پیشہ رعایا خوش اور آسودہ حال ہے بے انصافی کم ہوتی
ہے اور ہوتی ہے تو دادخواہ اپنے انصاف کو جلد پہونچ جاتا ہے سرشتہ مروجہ
اضلاع انگریزی کی نسبت یہہ سرشتہ پسندیدہ تر ہے دلیل یہہ ہے کہ یہان دعوی
کاشت اراضی کے مقدمات بہت کم ہوتے ہین اور وہان عدالتین مستغیثون
سے بہری رہتی ہین علی العموم کل ملک کی آمدنی بہ تعداد اڑتالیس لاکہہ اس تفصیل
سے سمجہی جاتی ہے۔

خالصہ	جاگیرداران	پن ارتہد	میزان
[illegible] لکہہ	[illegible] لکہہ	[illegible] لکہہ	[illegible] لکہہ

اور آمدنی کے مدات مال - سایر - متفرقات چہٹوند یعنی خراج سرداران ہین
مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین سرشتہ مال کی اصلاح شروع ہوئی
تہی اور زمینداران سے بندوبست کیا گیا تہا مگر یہہ بندوبست اہلکاران راج
کی معرفت ہوا اس سبب سے چہہ لاکہہ روپیہ جمع مین باقی رہگیا پٹہ جات منسوخ
ہوئے اور بندوبست از سرنو خام ہوا۔
پہر پانچ پرگنون مین زمیندارون سے [illegible] سالہ بندوبست کیا گیا اس تجویز
اگرچہ مہارانا صاحب رضامند تہے مگر اہالیان راج کو ناگوار ہوئی اور حسب قول
اون کے زمیندارون کو بہی پسند نہین ہے اسواسطے انقضاء میعاد کے
بعد پہر نکما گیا۔

بااختیار ہونے پر مہارانا صاحب نے بندوبست باقواعد کے فوائد سے آگاہ ہوکر بنظر رفع ابتری شرح مال و تعین حد مالگذاری زمینداران و انسداد و تغلب و زیادہ ستانی اہلکاران اوسط جمع دہ سالہ گذشتہ لیکر دس سال آیندہ کیواسطے پٹہ جات اس شرط سے جاری کئے کہ ٹھیکہ دار کاشتکارون کو اراضی مقبوضہ پر بشرح لگان مستمرہ قدیم قابض رکھکر اپنے تعہد کا ایفا بخوبی کرینگے تو ٹھیکہ دار اور اونکے وارث انقضاے میعاد ٹھیکہ پر آیندہ ٹھیکہ پانیکے مستحق سمجھے جاوینگے۔

مہارانا صاحب کو یقین تھا کہ اس تدبیر سے پیداوار ملک مین بہت اضافہ ہوگا اور ہماری رعایا کو وہی فارغ البالی حاصل ہوگی جو نرم جمع کے سبب سے رعایا مہاراجہ سیندھیا اور ٹونک کو حاصل ہے مگر یہہ اندیشہ تھا کہ اہلکاران راج جو قدیم شرح کو پسند کرتے ہین اور اوسمین زراعت غلہ پر نقد لگان نہین لیجاتی مگر ایک ثلث سے نصف تک حصہ پیداوار لیا جاتا ہے مہارانا صاحب کی تدبیر مین خلل انداز ہونگے اور دوسرے مشکل یہہ تہی کہ تشخیص جمع اور بندوبست مالگذاری کے واسطے مشاق و تجربہ کار اہلکار کمیاب تھے چنانچہ مہارانا صاحب و کرنل ہچینسن صاحب کو جو مشکلات نظر آتی تہین واقعی ظہور مین آئین اسواسطے مجبور رعیت کو پٹہ جات نرم جمع بدر بہ تقرر نقد بجاے جنس دہ سالہ میعاد کیواسطے دئے گئے مگر آخر کار شرح جدید ناکوار گذری رعایا نے اوسکو بالکل منظور نکیا اور ۱۸۶۵ع مین کثرت بارش سے پیداوار خریف کم ہوئی تو اوس فصل کی جمع مین سنہائی کرنی پڑی اور

آیندہ کو جنس لینے کا طریقہ ازسرنو جاری کیا گیا۔

جاور مین شیشہ اور جست کی کانین مدت سے بند پڑی تہین اونکے جاری کرنے کی غرض سے سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع مین پروفیسر بوشل صاحب کو بہ اجازت گورنمنٹ نوکر رکھکر کانون کو دیکھنے کیواسطے بہیجا گیا اونہون نے کام شروع کیا مگر کلون کے بغیر کان مین سے پانی نہ نکل سکا اور مہارانا صاحب نے کلون کا خرچ گوارا نکیا اور دہات کو صاف کرنے سے تحقیق ہوا کہ تیس من شیشہ مین [illegible] تولہ ۲ ماشہ ا رتی چاندی نکلتی ہے اس سبب سے صورت فائدہ بہی معلوم نہوئی مجبور بتاریخ ۳۱- جنوری سنہ ۱۸۷۴ع مسٹر بوشل صاحب کو تنخواہ دیکر برخاست کیا گیا اور کارخانہ بند ہوا اس کارخانہ مین پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا تہا۔

जावर

प्रोफेसर बुशल साहब

جمع وخرچ

سنین حال مین راج میواڑ کا جمع خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے۔

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۲	سنہ ۱۸۶۵و۶۶ع	[illegible] لکہہ	[illegible] لکہہ	۰	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع	[illegible] لکہہ ۶ر۱ پائی	[illegible] لکہہ ۱ر۹ پائی	[illegible] لکہہ ۴ر۴ پائی	۰
سمت ۱۹۲۶	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	[illegible] لکہہ ۳ پائی	[illegible] لکہہ ۳ر۷ پائی	۰	[illegible] لکہہ ۷ر

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۷	سنہ ۷۰ و ۷۱ ۱۸ء	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۲ر ۹ پائی	۰	[illegible] ۸ر ۳ پائی
سمت ۱۹۲۸	سنہ ۷۱ و ۷۲ ۱۸ء	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۵ر ۴ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر	یک لکھہ [illegible] ۷ر ۴ پائی	۰
سمت ۱۹۲۹	سنہ ۷۲ و ۷۳ ۱۸ء	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر	[illegible] لکھہ [illegible]	۰

اس جمع وخرچ کی تفصیل اگرچہ ہر ایک سال کی معلوم نہیں مگر سمت ۱۹۲۶ کی لکھی جاتی ہے کہ دیگر برسون مین بھی قریب قریب اسیقدر ہوتی ہے —

جمع

[illegible] لکھہ [illegible]
۳ پائی

مال [illegible] لکھہ [illegible] ۱۳ر ۶ پائی	سایر [illegible] لکھہ [illegible] ۷ر ۳ پائی	چھٹوند یک لکھہ [illegible] ۱۵ر ۶ پائی	نذرانہ مسند نشینی [illegible] ۹ر

عدالت دیوانی و فوجداری [illegible] ۱۴ر	نذرانہ [illegible] ۵ر ۹ پائی	پٹہ فوطہ داری [illegible] ۴ر ۳ پائی	جرمانہ [illegible] ۹ر ۳ پائی

منافع دوکاکین راج [illegible]	سوائی پرگنات سہ [illegible]	آمدنی شہر [illegible] ۱۰ر ۹ پائی	متفرقات [illegible] ۸ر ۶ پائی

خرچ

لکھہ [illegible]

۳ر۷ پائی

کچہریات [illegible]	عملہ دیوانی و فوجداری [illegible] ۱۱ر۳ پائی	تحصیلات لکھہ [illegible] ۱۰ر۶ پائی	کوٹھیار غلہ لکھہ [illegible] ۱۴ر۹ پائی
کارخانہ [illegible] ۸ر۹ پائی	پارچہ خرچ [illegible] ۵ر۶ پائی	جواہرات [illegible] ۱ر۶ پائی	فیلخانہ وطویلہ [illegible] ۷ر
شترخانہ وگاؤخانہ [illegible] ۱۴ر۶ پائی	تعمیرات مفید عام یک لکھہ [illegible] ۱۲ر۳ پائی	تہوار خرچ [illegible] ۶ر۹ پائی	موجبات [illegible] ۱۵ر۳ پائی
فوج بے لکھہ [illegible] ۶ر	اصراف زنانہ یک لکھہ [illegible] ۳ر۹ پائی	خیرات مذہبی لکھہ [illegible] ۱۴ر	خراج سرکار انگریزی لکھہ [illegible]
معاوضہ مقدرات فوجداری [illegible] ۵ر۹ پائی	تنخواہ بعوض زمین [illegible] ۳ر۹ پائی	بخشش یک لکھہ [illegible]	خرچ مسافران و مہمانان [illegible]

میزان	متفرقات	ایجنسی افیون	مصارف تعیناتی ولازمہ پرگنات
	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۵ر۶ پائی	۹ر	۱ر

میواڑ کی فوج

۱۸۷۰و۶۹ء مین اودے پور کی فوج کا جدید بندوبست ہوا جن سوارون
کو چودہ روپیہ ماہواری ملتی تہی اور محض ناکارہ آمد تہی موقوف ہوئی اور
باقی ماندہ کی بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگئی اور پیادون کی پلٹون کو
قواعد وردی اور ہتہیار سے اصلاح دی گئی کل فوج کی تعداد یہہ ہے
سوار   پیادہ   اور سے لکہہ [illegible] سال کا خرچ ہے
۱۱۵۲   ۳۶۹۴

افیون

میواڑ اور اوسکے گرد نواح کے علاقجات مین افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے
سابقًا یہہ افیون سرکار انگریزی کی ایجنسی افیون واقع اندور واوجین مین جاکر
وزن ہونے اور محصول ادا کرنے کی بعد بمبئی کو روانہ ہوتی تہی اسمین تاجرون
کو دو طرح کا نقصان تہا اول مقام پیدائش سے اوجین یا اندور اور وہان
سے بمبئی کو جانے مین بسبب بعد مسافت کرایہ کا خرچ بکثرت ہوتا تہا دوسرے
وسط ہند کی چہوٹی چہوٹی ریاستون مین علیحدہ محصول دینے کی زیرباری
زیادہ ہوتی تہی اسواسطے جون ۱۸۶۹ء مین بمقام اودے پور وزن اور ایصال
محصول کیواسطے ایجنسی مقرر ہوئی اوسی سے تاجرون کو دونون صورتون سے

فائدہ ہوا احمدآباد کی ریل کا سٹیشن اودے پور سے ڈیڑہ سو میل ہے اس
فاصلہ کا کرایہ بمقابلہ راستہ سابقہ کے بہت کم ہے دوسرے اودے پور سے
انگریزی علاقہ کو جاتے ہوئے راستہ مین صرف ڈونگرپور اور ایڈر کی دو
ریاستین آتی ہین اس سبب سے اداے محصول مین بہی بہت کفایت ہوتی ہے
اودے پور مین شرح محصول کی افیون پیداوار ملک میواڑ بیس فی صندوق
بیس روپیہ اور علاقہ غیر کی افیون پر کہ جہالراپاٹن بوندی کوٹہ اور ٹونک
کے علاقون سے آتی ہے بلحاظ اوس مسافت کے جو سوداگرون کو اودے پور
مین پہونچنے سے پیشتر طے کرنی ہوتی ہے صرف دس روپیہ فی صندوق ہے
غیر ملک کو بہرتی ہونے سے پیشتر افیون کارخانہ مین صاف ہوتی ہے اور
اوسکی صفائی مین کارخانہ والون کو بہت فایدہ ہوتا ہے یہان افیون
کا کارخانہ جاری ہونے سے اوجین و اندور کے کارخانون مین کمی اور وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا اس سبب سے تاجران مذکور نے بتفق ہوکر
کچہہ عرصہ تک افیون کو کارخانہ اندور و اوجین و اودے پور یعنی کسی کارخانہ
مین نہ آنے دیا چونکہ مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر تاجران کو روپیہ
دیتے ہین اور خفیہ شریک تجارت ہین اسوجہہ سے سرکار انگریزی کی آمدنی
افیون مین خلل انداز ہوئی ۔

کسیقدر افیون مارواڑ و کاٹہیاواڑ کی ریاستون اور انگریزی علاقہ سندہ
مین جانے کے واسطے ابتک اودے پور مین تیار ہوتی ہے اوس مین
سے کسیقدر بمبئی مین بہی پہونچ جاتی ہے مگر تہوڑی افیون کا بہی محصول داخل

ہونے سے سرکار کا نقصان کثیر ہوتا ہے کیونکہ فی صندوق چھہ سو روپیہ
محصول لیا جاتا ہے اسواسطے ڈونگرپور و بانسواڑہ مین ہوکر میواڑ و مارواڑ
سے گجرات مین جاتی تھی اوسکے محصول کی چوری کا انسداد کرنے کی غرض سے
صاحب اسسٹنٹ بانسواڑہ کو ہدایت ہوئی کہ اوس ملک مین افیون جانے
کا جو حال معلوم ہو اوسکی بابت حکام گجرات کو تحریر کرین۔
جو افیون بمبئی کو جاتی ہے اوسکی تیاری مین بمقابلہ افیون روانگی مغربی
و شمالی حصص راجپوتانہ کے بہت فرق ہے اوسمین آمیزش کم ہوتی
ہے اور دوسری شکل کی بنائی جاتی ہے بمبئی کیواسطے گولی بناتے ہین اور
راجپوتانہ کیواسطے بشکل ٹکیہ تیار کرتے ہین۔
اس بلا محصول جانے والی افیون کی نسبت اگرچہ کرنل کیٹنگ صاحب نے اپنے
مراسلہ ۱۳- اپریل سنہ ۱۸ء مین لکھا کہ میری راے مین کرنل نکسن صاحب
کا یہہ خیال غلط ہے کہ راجپوتانہ سے جانے والی کل افیون پہ سرکار انگریزی
کا محصول واجب ہے اونکو یاد نہین رہا کہ مارواڑ سندہ اور کاٹھیاواڑ
کے دیسی خرچ کیواسطے مقدار کثیر مطلوب ہوتی ہے اوسپر کبھی محصول نہین
لیا گیا ہے مگر کرنل نکسن صاحب کی پھر بھی یہی راے ہوئی کہ مارواڑ مین
ہوکر بہت افیون بلا ادائے محصول سندہ تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے
مہارانا صاحب سے تحریک کرکے بلا ادائے محصول افیون کے میواڑ سے
باہر نہ جانے کا بندوبست کرایا چنانچہ حد جنوبی پر تو جانا بالکل بند ہوگیا
مگر شرقی و شمالی حد پر نیا نگر و اجمیر کے ساہوکارون کی معرفت جو علانیہ

ممالک انگریزی اور ملحق ریاستون کیواسطے خرید و فروخت کرتے ہین بدستور
بحال رہی اوسکے واسطے پالی مین ایجنسی مقرر ہونا تجویز ہوا اور جنوب اور
مغربی حد پر پہاڑ ہین اون مین ہوکر بلا ادا ے محصول لیجانا محال ہے
اسلیے لکہا گیا کہ کسیقدر نگرانی ہونے سے غیر ممکن ہوجاوے گا ۔
کرنل بروک صاحب نے بمطابقت راے کرنل نکسن صاحب لکہا کہ میواڑ
کی افیون صفائی و تیاری کیواسطے پالی کوجاتی ہے پالی سے بمبئی کو سابقًا
پہاٹن پو ہوکر جاتی تہی اب احمد آباد ہوکر جاتی ہے اسمین شبہہ نہین کہ ہنڈی
سے بلا محصول نکلجاتی ہے ۔ مسٹرس نوٹن و کمپنی سوداگران کراچی نے چاہا مسٹر نوٹن
تہا کہ کراچی سے افیون بہرتی کیا کرین اس سے پالی مین افیون کا تک
جاری ہوا ہے مگر مسٹرس نوٹن و کمپنی کی امید برآری اور پالی کی تک کا
مفید ہونا مشتبہہ ہے ۔
وزن افیون کا سررشتہ حسب الحکم صاحب ڈپٹی ایجنٹ متعینہ اندور اسطرح ہے
کہ دس صندوقون مین سے ایک وزن کرکے اوسط نکالا جاتا ہے فاضل
افیون مالک کو واپس ملجاتی ہے اور فاضل لانے کیواسطے کچہہ سزا نہین
ہے اس سبب سے ہر ایک صندوق مین فاضل ہوتی ہے بمبئی مین صندوق
بند وزن ہوتا ہے مگر اس سے کچہہ انسداد نہین کیونکہ اوسمین علاوہ افیون
برگ درختان بہی ہوتے ہین کہ اونمین لپٹی ہوتی ہے ۔
اودے پور مین افیون کا بیوپار کرنے والے ساہوکار روز بروز زیادہ
اور دولت مند ہوتے جاتے ہین اونکی خواہش ہے کہ اودے پور سے

روانہ جات نلیجا یا کرین کیونکہ ایجنسی افیون تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند سے ملتے ہین اور بہت توقف اور تکلیف ہوتی ہے اور یہہ بہی چاہتے ہین کہ محصول بہی اودے پور کی ایجنسی افیون مین داخل ہوکر ہنیک بمبئی مین بہیجا جاوے اندور کی ہنڈویان دیتے ہین اونکو خسارہ رہتا ہے چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے ایسی تجویز کی کہ جس تکلیف کی اونکو شکایت ہے رفع ہوجاوے گی۔

اے ۱۸۷۲ء مین دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب سیندہیہ نے اپنے علاقہ کی افیون کے اودے پور مین لیجانے کی ممانعت کرکے جبرًا اوجین کی تک پہونچائی اگر ایسا نہوتا تو اودے پور کی ایجنسی مین افیون زیادہ آتی اور جاودہ و نیمچ وغیرہ کے ساہوکار مصارف کرایہ اور ریاستون کی محصول کی کفایت سے محروم نرہتے۔

اودے پور سے سٹیشن ریل احمد آباد تک کا راستہ میواڑ اور ڈونگرپور کے بہیلون کی مفسد و بدمعاش آبادی سے ہمیشہ دشوار گذار اور پرخطر سمجہا گیا ہے مگر جب سے افیون کی بہرتی اس راستہ سے جاری ہوئی ہے عجب تبدل واقع ہوا ہے کہ بہیلون کے حقوق ملحوظ ہونے سے وارداتون کا انسداد اور مال کے صحیح و سالم پہونچنے کی کفالت ہوگئی ہے وے کل مال کی بخوشی تمام حفاظت کرتے ہین ۱۸۶۵ء مین یہہ سڑک جاری ہوئی تہی اوسوقت سے ابتک ایک ہی غارتگری نہونے سے انتظام راج اودے پور اور وحشی بہیلون کی خوش عہدی لایق تحسین و آفرین

مگر کفایت خرچ اور امنیت راستہ کی غرض سے افیون کی آمد رفت زیادہ ہوئی تو میواڑ کے سردار اور ٹھاکر بھی اپنی اپنی جاگیرون کے علاقہ مین محصول ناجایز لینے لگے کہ اوس سے کسیقدر کوٹہ بوندی جہالاواڑ ٹونک کی آمد مین کمی واقع ہوئی مہارانا صاحب کو اسکے امتناع کی فہمایش ہوئی اور انہون نے بندوبست بھی کیا مگر سرداران راج میواڑ بہت سرکش ہین اگر بالکل باز نہ آئے تو بنظر فائدہ سرکار انگریزی اونکے ساتھ سختی کرنی لازم آوے گی ۔

سنہ ۶۲ و ۱۸۶۳ع مین دربار کے ذریعہ سے دریافت ہوا کہ اضلاع میواڑہ کی افیون بقدر تین سو صندوق ابتدائی حالت مین یعنی بلا صفائی مارواڑ کو چلی جاتی ہے اگرچہ اسکی مقدار کی صحت کا اعتبار نہین لیکن اگر اسقدر جاتی ہے توصریح ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ سالانہ محصول سرکار انگریزی کا نقصان ہے ۔

سنہ ۶۴ و ۱۸۶۵ع مین افیون کی پیداوار بہت افراط سے ہوئی اور والیان دربار نے بھی چوری محصول کا بندوبست کیا اس سے افیون بکثرت آئی مگر صاحب ایجنٹ افیون نے لکہا کہ بہل پہوڑیہ قسم کا پوست کم کاشت کیا جاوے تو بہتر भलफोड़या ہے کیونکہ اگرچہ اوس سے افیون زیادہ نکلتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے ۔

سنہ ۶۷ و ۱۸۶۸ع مین بمبئی کے بازار مین افیون بہت ارزان ہوگئی اس سبب سے بہرتی کم ہوئی مگر سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ع مین پہر بکثرت گئی اور اگر بمبئی مین نرخ گران ہوتا تو اوس سے زیادہ جاتی ۔

مسٹر انگلس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ افیون بہت ہوشیار اور محنتی ہین اونہون نے اپنی خوش اطواری اور حسن معاملگی سے ساہوکارون مین بڑا اعتبار حاصل کیا ہے اور دربار مین سفارش کرکے اونکے واسطے کئی طرح کی رعایت کرائی ہے۔

ایجنسی افیون اودے پور کا خرچ بقدر [illegible] راج میواڑ سے لیا جاتا ہے مگر یہہ امر خلاف دستور اور انصاف سے بعید ہے کیونکہ تقرر اوسکا بغرض ایصال محصول سرکار انگریزی ہوا ہے پس واجب ہے کہ خرچ بھی سرکار انگریزی سے دیا جاوے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع تک اس ایجنسی سے ۳۹۰۰۸ صندوق افیون حسب تفصیل ذیل وزن ہوکر روانہ ہوئے ہین اور دو کروڑ چونتیس لاکھ چار ہزار آٹھہ سو روپیہ سرکار انگریزی کو حاصل ہوا ہے۔

تفصیل افیون وزن شدہ ایجنسی اودے پور۔

۳۹۰۰۸ — [illegible] کروڑ [illegible] لکھہ [illegible]

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع	۴۴۴	[illegible] لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع	۵۴۶۰	[illegible] لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع	۴۴۸۸	[illegible] لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع	۸۰۶۸	[illegible] لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع	۴۸۸۱	[illegible] لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع	۵۷۹۴	[illegible] لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع	۹۸۷۳	[illegible] لکھہ [illegible]			

سڑک

سیواڑ مین سڑکین مفصلۂ ذیل ہین۔

۱ سڑک اودے پور و کھیر واڑہ۔

۲ سڑک نیمچ و نصیر آباد۔

۳ سڑک اودے پور و نیمچ کہ سڑک نیمچ و نصیر آباد مین شامل ہوئی ہے۔

۴ سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر۔

۵ سڑک اودے پور و کھیر واڑہ۔ سیواڑ کے علاقہ کی روئی و افیون وغیرہ اجناس بمبئی کو جاتی ہین اور احمد آباد و بمبئی کے درمیان سڑک ریل تیار ہوگئی اسواسطے لازم آیا کہ احمد آباد کیطرف اودے پور و کھیر واڑہ کے درمیان سڑک تعمیر کیجاوے کہ اس راستہ سے احمد آباد اودے پور سے صرف ڈیڑہ سو میل ہے اور نیمچ و اندور ہوکر بمبئی کو جانے مین بہت پھیر پڑتا تھا اسواسطے سنہ ۱۸۶۹ء مین اس سڑک کی تعمیر شروع ہوکر آٹھ میل تیار ہوئی پہلا راستہ چوبیس میل پہاڑون مین ہوکر گذرتا تھا یہہ سڑک ہموار و کشادہ زمین پر تجویز ہوئی اور راستہ کی نسبت سیدہی بہی ہے سنہ ۱۸۷۱ء مین ایک بند کے ٹوٹنے سے پل شکست ہوگیا اور ایک عمیق نالہ پر پل تیار کرنے مین توقف ہوا اس سے سڑک کی تیاری مین کسیقدر ہرج ہوا اور زمین پہاڑی ہونے کے سبب سے بہی کام سستی سے ہوا۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین دس پل تیار ہوئے اور تین کی تعمیر شروع ہوئی اور مقامات
परशाद् बारहपाल پرساد و بارہ پال پر ڈاک بنگلہ تیار ہوئے سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین اودسے پور
و کہیرواڑہ کے درمیان کل سڑک قابل گذر گاڑیون کے تیار ہوگیی مگر پلون
کی تعمیر باقی رہی راج سے پانچ ہزار روپیہ ماہوار ملتے تہے مگر ایک مندر کا
تاریخ سعیدہ پر تیار ہونا ضرور تہا اور پچیس ہزار روپیہ سڑک نیمچ و نصیرآباد کے
خرچ کیواسطے دیا گیا اس سے بلکی تین ہزار روپیہ ماہوار کے دو ہزار روپیہ
کا خرچ رہا سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین اگرچہ سڑک بہمہ جہت تیار ہوگیی مگر چند پل تعمیر سے
باقی رہ گئے - سڑک اول درجہ کی کہلاتی ہے لیکن واقع مین اوسمین بہت
نقص ہین نالون اور پہاڑون وغیرہ سے نیچے یا اونکو رفع کرنے کی کچھ
सीमनदी تدبیر نہوئی اور نہ نشیب و فراز ہموار کیے گئے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین صرف ایک سوم ندی
کا پل باقی رہا اگرچہ امید تہی کہ یہہ پل بہی جلد تیار ہوجاتا مگر کثرت بارش سے
راج کا اسقدر نقصان ہوا کہ غالباً کیی سال تک اس پل کی تیاری کیواسطے
روپیہ بہم نہ پہونچ سکے اور جب تک روپیہ کا بندوبست ہو شاید نیمچ تک
سڑک ریل تیار ہوکر اوسپر آمدرفت جاری ہوجاوے اور اس پل کی چندان
ضرورت نرہی اس سڑک کی تعمیر کا اہتمام نہایت محنتی اور مستقل مزاج شخص
विलियम مسٹر ولیم صاحب کو تہا اونہون نے اپنی حسن اخلاق سے وحشی باشندگان
ملک کو رضامند کرلیا بہیل لوگ جمع ہوکر سڑک پر مزدوری کرنے آتے تہے
اور مثل سابق اوسمین خلل انداز نہین ہوتے تہے سنہ ۱۸۷۴ء مین مسٹر
ولیم صاحب بحصول رخصت دو سال تحصیل علم انجنیری کیواسطے انگلستان کو

گئے سہتے بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۶ء گلاسگو کی یونی ورسٹی سے سارٹیفکیٹ سول क्लासगो
انجنیری حاصل کر کے واپس آئے اور بمشاہرہ مبلغ چارسو روپیہ اپنے सिवलइंजिनयरी
کام پر مقرر ہوئے۔

سڑک نیمچ ونصیر آباد - یہہ سڑک چیتوڑ وبہیمرگڈہ وبہیلواڑہ وغیرہ वनेरे
ہوکر گذری ہے اور میواڑ کے علاقہ مین چواسی میل ہین اوسکی لاگت کا
ایک لاکھہ اسی ہزار روپیہ بذمہ راج اودے پور قرار پایا تہا کہ ایک لاکھہ
تیس ہزار سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء تک اور باقیماندہ پچاس سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء مین وصول
ہوگیا اہالیان دربار نے بہت عذر کیا تہا کہ نیمچ ونصیر آباد کی سڑک صرف
دونون چہاونیون کی فوج کے کام آوے گی اوس سے میواڑ کی تجارت
کو کچہہ فایدہ نہین ہے کہ وہ کسی طرف کنارہ سے نہین ملی ہے اور
اودے پور کے خالصہ کے علاقہ مین صرف تہوڑی دور گذری ہے
زیادہ تر جاگیرداروں کے علاقہ مین ہے وے براے نام خراج دیتے
ہین پس سڑک سے اگر کسیقدر فایدہ ہو تو وہ بہی راج کو نہوگا مگر مہارانا
صاحب کو فہمایش کی گئی تو پہر کچہہ عذر نہوا مگر اس سبب سے کہ اثنار راستہ
اوسپر دیہات واقع نہین مسافرون کو بہی پسند نہین ہے اور آمدرفت
کم ہے سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین یہہ سڑک بہیلواڑہ تک تیار ہوکر جاری ہوئی
اور سالہاے آیندہ مین کل تیار ہوگئی۔

سڑک اودے پور ونیمچ - یہہ سڑک اودے پور سے بمقام نیماہیڑہ نیمچ و
نصیر آباد کی سڑک مین شامل ہوئی ہے اور ایجنسی افیون اودے پور

کیواسطے نہایت مفید ہے کہ ہاڑوتی و نماڑہ کی کل افیون اودےپور مین
اسی راستہ سے آتی ہے اب یہہ سڑک تمام وکمال تیار ہے صرف وقتاً فوقتاً
بحسب ضرورت مرمت ہوتی ہے ۔

سڑک اودےپور و دیسوری براستہ راج نگر۔ چونکہ بیاور سے کہیرواڑہ
تک دو سو میل کے فاصلہ مین کوہ ارابلی کے درمیان کوئی گاڑی کا راستہ
نہ تہا اور راجپوتانہ سے وسط ہند کو نمک بہت جاتا ہے اور آمدرفت مسافرون
کی بہی بہت ہے ۔ سنہ ۱۸۶۶ع مین اودےپور سے راج نگر ہوکر دیسوری
کو تجویز ہوئی تہی مگر روپیہ کا بندوبست نہونے سے صرف خام تیار
ہوئی سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ع مین اوسکی مرمت ہوئی اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بشرط
گنجایش روپیہ کے اوسکو پختہ تیار کرایا جاوے گا ۔

ان سڑکون کے سواے کرنل گوردن صاحب نے سڑک اودےپور و
सामेरा کہیرواڑہ کا سومیرہ کو کہ بفاصلہ ۲۶ میل سرحد گجرات پر ہے اور وہان سے
हरसोल सेव ہرسول کو تیار ہونا تجویز کیا ہے ہرسول سے سیو کو سڑک تیار ہے اوسکے
شامل ہوجانے پر گجرات و راجپوتانہ کے درمیان بہت عمدہ راستہ تیار ہوجاویگا
کا راج میواڑ نے اپنے علاقہ مین تیاری کا بندوبست کر دیا ہے پہر ۱۴ میل
बेचीवाड़ा بیچی واڑہ تک ڈونگرپور کے علاقہ مین ہے اور بعد ازان گجرات مین ہے

عدالت و پولیس

عدالت دیوانی مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نے باجراے احکام عام

اور بذریعہ کیفیت مورخہ ۳۰ - مارچ سنہ ۱۸۷۰ع صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دیکر محکمہ عدالت مقرر کیا تھا اوسکا حال بیشتر درج ہو چکا ہے -

سنہ ۷۰-۱۸۶۹ع مین حاکم دیوانی ارجن سنگہ تھا اوسکی کارروائی بہت بیضابطہ تھی مگر رعایا شکایت کم کرتی تھی سنہ ۷۳-۱۸۷۲ع مین دو نقص اور پائے گئے اول سردارون کا محکوم عدالت نہونا - دوسرے فریقین مقدمہ سے زر رسوم کا لیا جانا - جولائی سنہ ۱۸۷۳ع مین بجائے نقد رسوم لینے کے کاغذ سٹامپ جاری ہوا اوس سے راج مین بہت فائدہ ہوا سابق مین دس روپیہ فیصدی مدعی سے اور پانچ روپیہ فیصدی مدعا علیہ سے لیا جاتا تھا اب عرضی دعوی پر صرف پانچ روپیہ فیصدی کاغذ سٹامپ لیا جاتا ہے اور محکمہ رجسٹری وثیقہ جات مقرر ہوا اوس مین بہی خوب کام ہونے لگا -

سنہ ۷۵-۱۸۷۴ع مین اس رشتہ کا حاکم متہرا داس ہوا اوسکی کارروائی کی کچھہ تعریف یا شکایت دریافت نہین ہوئی ہے -

نقشہ کارگذاری عدالت دیوانی بہ تعداد مقدمات

نام سال	قرضہ: تعداد مقدمات	قرضہ: تعداد زر دعوی	شادی	حقیت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۷۰-۱۸۶۹ع	۲۱۹	۰	۱۷	۶۶	۴	۵	۴	۱۹۵	۰
سنہ ۷۱-۱۸۷۰ع	۱۲۳۳	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نام سال	قرضہ: تعداد مقدمات	قرضہ: تعداد زر دعوی	شادی	حقیقت اراضی	تبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء	۸۵۶	ایک لاکھ بارہ ہزار [illegible]	۵۰	۰	۲۰	۱۲	۰	۱۳۵۵	۰
سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء	۳۵۰	ایک لاکھ آٹھ ہزار [illegible] ۳۰ ر	۱۱	۰	۷	۱۰	۰	۲۰۲	۵۸۰
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء	۲۵۱	ایک لاکھ [illegible] ۱۰ ر	۴۰	۰	۲	۱۰	۰	۲۵۰	۰
سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء	۱۱۸	۰	۵	۸۸	۳	۱	۳	۶	۲۲۴

عدالت فوجداری انتظام فوجداری اور حفاظت رعایا کے واسطے راج مین تہانجات تو پیشتر سے تھے مگر سنہ ۷۱ء مین اونکی اصلاح ہوکر شہر و مفصلات کیواسطے ایک عدالت مقرر ہوئی اور منشی قاسم علیخان کو کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی تھا اوسکا اہتمام مفوض ہوا اوسکو ایک برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار دیا گیا اور کل تہانجات و افسران نگران حال اوسکے تحت مین کیئے گئے ۔

اس عدالت سے سردار لوگ بہت ناراض و رنجیدہ ہوئے اس خوف سے کہ ہماری رعایا تحت حکومت عدالت مین ہوجاوے گی بوقت تقرر عدالت کوٹھیاری کیسری سنگھ وزیر نے بحیلہ بیماری استعفا دیا مگر دربار کی رپورٹ مین صاف لکھا ہے کہ وہ دستور جدید جاری ہونے سے مستعفی ہوا ہے ریاست کے دیرینہ اہلکار رسم قدیم کے بہت پابند ہین اور ہر ایک

تبدل مین خفیہ و علانیہ خلل انداز ہوتے ہین کہ اس سے بعض اوقات صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو بہت رنج ہوتا ہے۔

تاہم تقرر عدالت غنیمت متصور ہو کر امید ہوئی کہ جو مجرم اوسوقت تک بے عقوبت رہتے تھے یا صرف جرمانہ دیکر رہا ہو جاتے تھے گرفتار ہو کر سزاے اعمال کو پہونچین گے۔

اوسوقت تک ریاست مین مقدمات فوجداری و دیوانی بطور نزاع خانگی سمجھے جاتے تھے اور اہلکاران و حاضرین دربار اونمین مداخلت کرتے تھے اسواسطے انتشار عدالت و قانون سقط ہوتا جاتا تھا تقرر عدالت سے یہہ بھی امید ہوئی کہ آیندہ ایسی دست اندازی نہوگی تقرر عدالت کے ساتھہ مختصر مجموعہ قانون بھی جاری ہوا اوسمین بپاداش جرایم زیادہ تر سزاے قید رکھی گئی مگر انتظام پولیس کی کچھہ اصلاح نہوئی پرگنات خالصہ دربار مین تو پولیس کسیقدر اچھی تھی مگر جاگیرون مین نہایت خراب تھی بلکہ جاگیردار سارق و ڈکیتون کو پناہ دیتے ہین۔

۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع مین منشی ثنا حسن علیخان کے بیمار ہو جانے سے کام مین ابتری واقع ہوئی اسپر اوسکی برخاستگی عمل مین آئی۔ مگر دوسرے سال ڈکیتی و غارتگری و خودکشی بذریعہ زنجیر قیدگی و افیون خوری بکثرت وقوع مین آنے سے مہارانا صاحب کو انتظام فوجداری و پولیس کا فکر ہوا منشی ثنا حسن علی خان کو از سر نو نوکر رکھکر اوسی عہدہ پر مقرر کیا اور ملک میواڑ کو سات حلقون مین منقسم کرکے پانچ حلقون مین ایک ایک مجسٹریٹ پولیس بمشاہرہ ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ

مقرر کئے اور جمعیت پولیس مین اضافہ کرکے تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ کے تہانہ دار متعین کئے اور مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضوابط فوجداری مروج علاقہ انگریزی بطور قانون ملک جاری ہوئے صرف دو حلقون یعنی جہازپور اور اضلاع کوہی مین بندوبست جدید نہوا اسوجہہ سے کہ جہازپور صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کے تحت انتظام مین ہے اور اضلاع کوہی کا بندوبست صاحب سپرنٹنڈنٹ کو مفوض ہے۔

مگر یہہ سب انتظام صرف خالصہ کے ملک مین ہوا ہے۔ جاگیرون کا کل کام خود سردار کرتے ہین اور ایسے خود اختیار ہین کہ راج مین واردات کی اطلاع نہین کرتے اور عندالوقوع واردات سنگین مثل ڈکیتی وغیرہ جواب طلب ہوتا ہے تو جواب بہی توقف و تساہل سے بہیجتے ہین وہان بدستور وہی حال رہا جو سابق مین تہا۔

منشی تامن علیخان کی برخاستگی کا یہہ بہی سبب تہا کہ یہہ شخص زمانہ نابالغی رئیس مین بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوا تہا اسوجہہ سے ایجنسی کا آدمی سمجہا جاتا تہا اور ریاست کے لوگ اوس سے حسد و تعصب و بغض رکہتے ہین اور اکثر اوقات کاروبار پولیس و عدالت مین اس سببسے ہرج واقع ہوتا تہا۔

سنہ ۱۸۷۶ء مین ڈکیتی و غارتگری کی وارداتین کم ہوئین مگر چوریان زیادہ ہوئین خالصہ کے علاقہ مین ارتکاب جرم فی الجملہ کم ہوا اور جو وارداتین

ہوئین اون مین سے سنگین جرمون کا مرتکب مہاراج سکت سنگہ تہا جب وہ باغی ہوا تمام زمانہ کے بدمعاشون نے اوسکے ساتہہ ہوکر ملک مین ہنگامہ برپا کردیا تہا۔

بتاریخ ۱۲۔ مئی سنہ ۱۸۷۶ء منشی تاسن چانخان حاکم عدالت فوجداری کہ مدت سے بعارضہ شل بیمار تہا مرگیا وہ نہایت عمدہ اہلکار تہا اوسکے انتقال سے راج کا بڑا نقصان ہوا ہے

نقشہ مقدمات فوجداری وقوعی راج میواڑ

۱	۲		۳		۴		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
سنہ	ڈکیتی		رہزنی		چوری		قتل	مجروحی	آتش زنی	رشوت ستانی	بردہ فروشی	اسقاط حمل	بنگاہ پرداز بچہ	ڈاکہ کشتی
	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت								
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع	۸۷	[illegible]	۸۹	[illegible]	۴۴۴	[illegible]	۴۰	۱۷	۷	۲۰	۳۷	۱۲	۳۸	۵
سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع	۵۱	[illegible]	۷۶	[illegible]	۱۸۶	[illegible]	۴۳	۱۸	۷	۱۱	۱۲	۱۷	۳۳	۸
سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع	۳۱	[illegible]	۴۱	[illegible]	۹۶	[illegible]	۲۲	۹	۴	۲	۶	۶	۱۵	۳
سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع	۲۱	[illegible]	۵۲	[illegible]	۱۵۶	[illegible]	۳۲	۷	۷	۲	۵	۱۳	۱۱	۵

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
زنا	قطع اعضا	خودکشی	خلاف مذہبی	مفروری قیدیان	اقدام سختی	سمّی	جعل	جرائم خفیفه	میزان
۰	۲	۰	۰	۰	۲	۱	۰	۰	۰
۶	۲	۹۱	۱	۴	۰	۰	۳۰	۰	۱۲۳۶
۰	۳	۱۰۹	۱۱	۴	۰	۰	۰	۵۴۵	۱۱۲۵
۰	۲	۵۶	۰	۳	۰	۰	۰	۵۶	۶۰۱
۰	۰	۹۶	۰	۰	۰	۰	۰	۴۹۶	۱۱۰۰

اوسے پہلے مین جیلخانہ کا مکان اگرچہ اس کام کے لایق نہین ہے مگر صفائی
رہتا ہے قیدیون کے خورد و نوش کی خبرگیری اچہی ہوتی ہے اور بیمار و ن
کا معالجہ ہسپتال ڈاکٹر کرتا ہے سابق مین ہر قسم کے قیدی شامل حال رہتے تہو
تا بحدیکہ زیر تجویز اور محبوس دوام مجرم قتل کو ایک ہی کوٹہری مین رکہا جاتا
تہا سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین مہارانا صاحب کو اسکے نقص سے آگاہ کیا گیا تو اونہون
نے فوراً علیحدہ کروا دیئے قیدیون سے سڑک پر مشقت لیجاتی ہے قالین
بنانے اور دیگر اندرونی مشقت کی بہی تجویز ہوئی مگر اوسکے واسطے مکان
کافی نہین ہے سالہاے گذشتہ مین محبس مین قیدی بحساب اوسط
حسب تفصیل ذیل رہے ہین ۔

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع
۱۲۱	۱۸۹	۱۸۶	۱۱۴	۶۶

عدالت اپیل مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کے انتقال سے
پیشتر محکمہ عدالت اپیل بہ اہتمام مولوی عبد الرحمن خان مقرر ہوا تہا وقت
تقرر سے اس محکمہ کا کام بہت عمدگی سے ہوتا ہے فیصلہ جات بہت واجب
اور انصاف سے ہوتے ہین اور سب لوگ رضامند رہتے ہین کل کچہریون
مین سب سے عمدہ اس عدالت کا کام ہے کوئی فیصلہ منسوخ نہین ہوتا
ہے ۔

نیما ہیڑہ و جاوود و نیمچ و اقوام جرایم پیشہ

اگرچہ زمانہ انتظام ایجنسی مین جب تک مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نابالغ تہے

سرقت پیشہ لوگون کا حوصلہ پست رہا مگر جب سے نماہیڑہ ریاست ٹونک کو
اور جاود و نیمچ مہاراجہ سیندہیہ صاحب کو دیئے گئے ہین ڈکیتی متواتر ہوتی
ہین اسمین سرکار انگریزی کا قصور ہے اور دربار میواڑ براہ واجب معذور
ہے میواڑ کے عین وسط مین سنہ ۱۸۵۶ء سے دو غیر ریاستون کا علاقہ پیدا ہوئے
سے بجز بدنظمی اور کیا نتیجہ ہوسکتا تہا دونون علاقجات دارالریاستون سے
بہت دور ہین ہر ایک حاکم جو مقرر ہوا کرتا ہے خوب روپیہ پیدا کرتا ہے او
سرکار مین بہی جرمانہ لیتا ہے اور مجرم اودے پور کے علاقہ مین وارداتین
کرکے ادا کرتے ہین —

سنہ ۱۸۵۷ء مین بخشی غلام محی الدین خان ملازم ٹونک حاکم نماہیڑہ سرکار انگریزی
سے علانیہ باغی ہوگیا اور ولایتی میواتی و مکرانہ سپاہ لیکر نیمچ کی چہاونی
پر حملہ آور ہوا اور مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی میواڑ خیرخواہی سرکار
مین ایسے ثابت قدم رہے کہ ایک صاحب نے جو چہاونی نیمچ سے بہاگ کر
اودے پور مین پناہ پذیر ہوئے لکہا تہا کہ اس ہنگامہ مین دربار اودے پور
کا طریقہ ایسا عمدہ رہا ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی ہے رانا صاحب
دل وجان سے ہماری طرف ہین اگر اس زمانہ مین وے سرکار انگریزی
کے خیرخواہ اور حکام کے مددگار نہوتے تو معلوم نہین راجپوتانہ کی کیا
کیفیت ہوتی —

بظہور ان صورتون کے نماہیڑہ کا پرگنہ ٹونک سے قرق ہوکر بطور عارضی
راج میواڑ کو سپرد کیا تہا سنہ ۱۸۶۰ء مین بعد رفع مفسدہ گورنمنٹ نے نماہیڑہ

ٹونک کو واپس کردیا بلکہ اوسکی آمدنی کا ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ راج
اودے پور سے ٹونک کے نوابصاحب کو دلوایا۔

اسیطرح کسی زمانہ مین راجپوتانہ سے مرہٹون کو بمشکل تمام بیدخل کیا تھا اوس
نیمچ اس ملک کی کل مہمات کیواسطے عمدہ ہے حکام راجپوتانہ کی صلاح ومشورہ
کے بغیر نیماہیڑہ ٹونک کو واپس کرنا او نیمچ مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو دینا
لارڈ کننگ صاحب کے عہد حکومت کی بڑی غلطی ہوئی ہے اور تینون پاسیون
کا علاقہ مخلوط ہونے سے بڑی ابتری پیدا ہوگئی۔

ان پرگنات مین زیادہ تر آبادی سوگہیون کی ہے کہ کاشت اراضی مطلق
نہین کرتے اور نہ کوئی اور وجہ معاش رکھتے ہین اونکی بسر اوقات چوری
وغارتگری پر منحصر ہے عموماً مارچ واپریل ومئی مین جب افیون کی فصل
تیار کرکے زمیندار اپنے گہر کو لیجاتا ہے مرتکب غارتگری ہوتی ہین بوقت
شب خفیہ جمع ہوکر یکایک اس چستی وچالاکی سے واردات کرتے ہین
کہ جس گانو کو لوٹین اوسکے باشندون کو مطلق اوسان نہین لینے دیتے
زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ چوکیدار دیہہ سے اونکی سازش
ہوتی ہے دربار میواڑ نے سوگہیہ و نیز نایک و باوریہ وغیرہ جملہ اقوام
سرقت پیشہ کو علاقہ سے نکال دینے مین بڑی کوشش کی مگر اونکو علاقہ نیماہیڑہ
وجاود و نیمچ و علاقہ ہلکر مین فوراً پناہ ملتی ہے اور وہان مسکن گزین
ہوکر بطور انتقام علاقہ میواڑ مین وارداتین کرتے ہین پیشہ ور اور شاطر
چور رہین دن کے وقت اپنے مسکن سے غیر حاضر رہتے ہین اور رات کو

جمع ہوکر دور دور تک واردات کرتے ہین ایک دفع اون سے ہتھیار
لینے کی بہی تجویز ہوئی تہی مگر ہندوستانی ریاستون مین کسی کام پر پیشوا تہ
کوشش نہین ہوتی ہے۔

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ غارتگری ڈاک و
ورہزنی وڈاکہ کی وارداتین بکثرت ہوتی ہین مگر ظاہرا اسمین راج کا
کچھہ قصور نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ یہان بہی پولیس کا بندوبست
نہایت عمدہ نہین ہے مگران وارداتون کے مرتکب بیشتر میرہ علاقہ ٹونک اور
جاوو و نیمچ علاقہ گوالیار کے غارتگر ہوتے ہین کرنل نکسن صاحب نے
بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۱- فروری سنہ ۱۸۶۷ء حال مفصل لکھا تھا مگر ہنوز کچھہ
بندوبست نہین ہوا ہے - مہارانا صاحب کو حفاظت تاجران ومسافران
کیواسطے جو صلاح دی گئی اوس پر اونہون نے بخوبی عمل کیا وے کل
معاملات مین ہوشیار اور صحیح الخیال ہین ہمیشہ دانشوری سے کام کرتے
ہین اور کاروبار ریاست کولایق تحسین وآفرین وحسب اطمینان سرکار انگریزی
انجام دیتے ہین مگر اونکو بہت مشکلات ہین اونمین مقدم تر یہہ ہے کہ اونکے
پاس کوئی ایماندار اور لیق مشیر نہین ہے۔

میواڑ وگوالیار وٹونک کے جو پرگنات بہ تحت ایجنسی میواڑ ہین اونمین
باوریہ ومو گہیہ پیشہ ور ڈکیت رہتے ہین اون کے پاس تیز رو اونٹ
اور عمدہ ہتھیار ہین اور اس عمدگی سے وارداتون کی تجویز کرتے ہین
کہ کبہی ناکامیاب نہین ہوتے اس سے اونکا ڈکیتی وغارتگری مین نام

ہوگیا ہے اور ریاستین اون سے خوف کہا کر فکر انسداد مین رہتی ہین
کچہہ قانون بنا لیئے گئے ہین کہ میواڑا ور ٹونک نے منظور کر لیئے ہین
مہاراجہ صاحب سیندہیہ کی منظوری کا انتظار ہے اوسکے حاصل ہونے
پر جاری ہون گے - ان قوانین کے بموجب حکام موقع کو موگہیون کا
رجسٹر رکہنا ہوگا اور اونکو کاشتکاری پر آمادہ کرنا ہوگا بلا اجازت کسی
حیلہ سے کہین نہ جانے دینگے اون کے اونٹ لیکر عوض مین آلات
کشاورزی دیئے جاوین گے اور ہتہیار لیکر اونکی قیمت دیجاوے گی
ان قواعد مین خلاف ورزی کی سزا بہی لکہی ہے اور تعزیرات ہند کی دفعہ
۳۹۰ لغایت ۴۰۲ ڈکیتی و رہزنی پر مبنی ہین -
سنہ ۶۹و۱۸۷۰ع مین میواڑا ور ٹونک کے درمیان سلوک رہا اور جاوود و
نیمچ سے بہی بہ نسبت سابق میواڑ پر کم زیادتی ہوئی مگر اہالیان راج
گوالیار رعایا میواڑ کو گرفتار کر کے سزا ر دیتے ہین عہدنامہ کے بموجب مجلکہ
پنچو کلا ایجنسی میواڑ مین نہین بہیجے -
موضع دولت پورہ پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ع بہت
سنگین واردات ہوئی دولت پورہ کے موگہیون نے ایک مینہ ساکن موضع
بہانپہ پرگنہ کانور علاقہ میواڑ کو مار ڈالا اسپر مینہ ہا سے میواڑ و نیماہیڑہ
نے جمع ہوکر دولت پورہ پر حملہ کیا گاؤن جلا دیا اور دو آدمیون کو مار ڈالا
صاحب ایجنٹ نے ملاحظہ کیا تو گاؤن جسمین چوبیس گہر تہے بالکل برباد ہوگیا
تہا اس اطراف کے مینے صلح و زراعت پیشہ اور نیک چلن ہین اور وارداتیہ

भानपा
कानोर

نہین کرتے ہین حکام نیما ہیٹرہ نے جو چار مینون کو باختیار خود مارڈالا
ازبس قابل بازپرس ہین —
پرگنہ نیما ہیٹرہ کہ سوگہیہ ڈکیتون کا جاے قیام ہے اور وہین اونکو غارتگری
اور چوری کے بعد پناہ ملتی ہے میواڑ کی بدنظمی کا باعث ہے اوسکا اہالیان
میواڑ کو ہمیشہ تردد رہتا ہے اس باب مین صاحب سپرنٹینڈنٹ جنرل
استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کو چٹہی لکہی گئی اوسکی نقل ذیل مین درج ہے
مراسلہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بجدمت صاحب سپرنٹینڈنٹ
جنرل استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۲ء
آپکی چٹہی نمبری ۲۰۷ مورخہ ۲۳ فروری سنہ حال اسلئے کہ سوگہیہ ڈاکوؤن کی
غارتگری موقوف نہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اہالیان پولیس اون کا
انسداد نہین کرسکتے بدین ایما وصول ہوئی کہ انتظام کامل کی تدبیر کرو
اور سوگہیون مین سے مخبر پیدا کرو اوسکے جواب مین لکہتا ہون کہ سوگہیون
کی غارتگری کا مجہکو بہی مدت سے تردد ہے اور سال گذشتہ مین مین نے
کچہہ قواعد اون کے انسداد کے واسطے جاری کئے تہے اور تینون دربار
یعنی میواڑ ٹونک اور گوالیار نے منظور کرلئے مگر اونپر عمل نہوا سوگہیہ قوم
کے آدمی آپکے پاس پہنچونگا مگر مشکل یہہ ہے کہ ایسے آدمی جنکی نسبت جرم
ثابت ہو ملنے مشکل ہین واردات کرکے بلا شناخت نکلجاتے ہین اور اونکا
جرم شاذ و نادر دریافت ہوتا ہے —
دربار میواڑ ہمیشہ تیار ہے کہ جسوقت آپ اپنے گارڈ کی معرفت کسی سوگہیہ کی

نشاندہی کرین فوراً گرفتار کرادین بلکہ کل قوم موگھیہ کو علاقہ میواڑ سے جلاوطن کردینے کیواسطے مستعد ہے مگر یہہ تجویز کسی طرح جایز نہین اگرچہ ظاہر ہے کہ موگھیہ لوگ بجز غارتگری کوئی وجہہ معاش نہین رکھتے ہین تاہم ایجنسی کے دباؤ سے اس بدپیشہ قوم کے واسطے جو کچھہ مناسب ہوا وسکے کرنے کو دربار ہمہ تن تیار ہے مدت سے دربار میواڑ نے ان لوگون کی سزادہی مین کوشش کی ہے اہالیان پولیس میواڑ اون کی گرفتاری کے واسطے اطراف مین پہرتے ہین۔

میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ آپ کے مخبیون کی ایک جمعیت بہ تحت ایک معتمد اور باتمیز ہندوستانی افسر کی نیماہیڑہ مین متعین کیجاوے کہ اس قوم کی حرکات پر نگرانی رکھے۔ یہہ لوگ اکثر مارچ و اپریل و مئی کو جس زمانہ مین افیون کی فصل تیار ہوتی ہے غارتگری کیواسطے پسند کرتے ہین اسواسطے تجویز کی ہے کہ اون ایام مین اونکی نگرانی کیواسطے مین خود اوس نواح مین مقیم رہونگا۔

مختلف دیہات مین موگھیہ بکثرت ہین اور کچھہ وجہہ معاش نہین رکھتے اور اچھی طرح مسلح اور دلیر ہین دن کے وقت تلاش کیاجاوے تو نہین ملتے رات کے وقت سب جمع ہوجاتے ہین سنا ہے کہ اکثر موگھیہ لاکھہ لاکھہ روپیہ رکھتے ہین کثرت سے رشوت دیتے ہین اس سے اون پر جرم ثابت نہین ہوتا آپ کا ایک آدمی اسمعیل خان مدت سے نیماہیڑہ مین ہے مگر نہین معلوم اوس نے کیا کیا اوسکی کارروائی دریافت کرنے کیواسطے مین نے اوسکو

طلب کیا ہے۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین علاقہ جاودو نیمچ مین بہت فساد ہوا تو مہاراجہ سیند ہیہ صاحب
نے پربہو دیال نائب سرصوبہ اوجین کو انتظام کیواسطے بہیجا اوس نے उज्जैन
کسی قدر ڈکیتی کا انسداد کیا اور رپیا نامی ڈاکو کو جو کیل گوالیار متعینہ بجنبی पन्ना
میواڑ کے پاس سے مفرور ہوگیا تہا گرفتار کیا یہہ امر عنایت اللہ خان
نائب صوبہ کی عمدہ کارگذاری کا نتیجہ ہے۔

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین باوریہ اور موگھیہ کی سزادہی مین بہت کوشش ہوئی
اکثر سے ہتہیار اور اونٹ لئے گئے اور ضمانت طلب ہے بصورت ندینے
ضمانت کے قید کیے جاتے ہین سرکار ٹونک نے ان لوگون کو علاقہ نمباہیڑہ
سے نیچ و بنباڑہ سے نکالدیا ہے ان بے رحم و بداطوار ڈاکوؤن سے اوسیطرح
پیش آنا چاہیئے جسطرح زمانہ سلف مین ٹہگون کو قید رکہکر باد یانت و
پیداوار کے پیشون کی مشقت کرائی گئی تہی اور اوسکی مدفی سے اونکی اور اونکے
عیال واطفال کی پرورش کی گئی تہی خارج کرنے سے اونکا صرف نقل
مکان ہوتا ہے عادات نہین چہوٹتے ہین اب میواڑ و ٹونک سے نکل کر
دوسری کسی کمزور ریاست مین چلے جاوینگے کہ مقابلہ کی طاقت نرکہکر
مجبوراً اونکو پناہ دیگی۔

پولیس حفاظت ڈاک انگریزی

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین انگریزی ڈاک کی حفاظت کا اہتمام منشی سمیع علی خان گرداور

کو سفوض ہوا اوسکی محنت اور کوشش سے اوس سال مین غارتگری
ڈاک کی کوئی واردات نہوئی اوسکے تحت مین عملہ پولیس حسب تفصیل ہے

مـــــــــــــہ

خودگرداور	نایب	عملہ	سواران	پیادگان
سا ماہانہ	صہ ما صہ		۲۵۵	
سمـــــا سہ	ا ساعـــہ	سہ ماصـــہ	ا مالـــہ	۱۸ للعہ

یہہ عملہ پولیس ۱۳۸ میل سڑک نیچ نصیرآباد ۹۳ اودے پور نیچ ۴۵ -
کی حفاظت کرتا ہے اور مبلغ سما للعـــہ ۱۲ فی میل خرچ ہوتا ہے -
اوسی سال اس پولیس کے علاقہ مین دو مقدمات ہوئے اول دیوانسگہ
نامی سوار نے ایک بقال کو جسکی حفاظت کیواسطے گیا تہا قتل کرکے اوس کا
چہہ سو روپیہ کا مال لوٹ لیا اوسکی گرفتاری کی تجویز صاحب رزیڈنٹ
حیدرآباد کی معرفت ہوئی - دوم - جمعدار نبی بخش دیوانسگہ کی گرفتاری
کے واسطے گیا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اس جرم مین اوسکو نو برس
کی قید ہوئی -

اس سڑک پر غارتگری مسافران کی بہت شکایت ہے اس دلیری سے
واردات کرتے ہین کہ انگریزی فوج کے لشکر کو بہی جسکی اونہین کے پہرہ والے
وچوکیدار حفاظت کرتے ہین نہین بخشتے معاوضہ کا دعوی ہوتا ہے تو اوالیان

دربار اعتراض کرتے ہین کہ مسافر چوکیدار کو بلاتے ہین مگر اوسکا
زر چوکیدارہ نہین دیتے مگراس سے دربار کی ذمہ وری حفاظت مسافرین
مین کسیطرح کمی عاید نہین ہوتی ہے چوکیدار بالکل ناکارہ و بدمعاش ہین
اور سبب اسکا اہلکاران دربار کی کاہلی و لاپروائی ہے اگر غفلت و شرارت
کی چوکیدارون کو سزا ہوا کرے تو چوریان بالکل موقوف ہوجاوین۔

جہازپور

راج اودے پور کا پرگنہ جہازپور ملک کہیڑار مین واقع ہے وہان مینون کی
آبادی ہے اور سابق مین بہت بدنظمی رہتی تھی مگر کوٹہ کنٹنجنٹ فوج مقرر کنٹنجنٹ
ہوئی تب سے وقوع جرایم مین تخفیف ہوگئی ہے سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین
کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے اوسکے بعد دیولی مین چہاونی مقرر ہوکر فوج دیولی
اررگیولر فورس بہرتی ہوئی اوس مین مینہ لوگ بہرتی ہوگئے ہین ایک رسالہ
سکہہ سوارون کا رہتا ہے اور دو رسالے دوم رجمنٹ سواران بنگالہ کے
اس علاقہ کا انتظام صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کو مفوض ہے۔

شقہ تعلیم

مدرسہ مردانہ اول سنہ ۱۸۶۷ع مین پادری روبسن صاحب مشن رोबसन मिशन
اجمیر نے اودے پور کے مدرسہ کا امتحان لیا تہا اور بہت تعریف لکہی
تہی۔

इंगलिस سنہ ۱۸۵۹ء مین مسٹر انگلس صاحب کو کہ ڈپٹی ایجنٹ افیون ہین اور سالہا
हाईस्कूल सीहोर سال تک ہائی سکول سیہور کے ہیڈ ماسٹر رہے ہین مدرسہ کا اہتمام مفوض
ہوا اونکی تعلیم سے بہت ترقی ہوئی مگر کوئی دوسرا مستعد انگریزی کا مدرس
نہونیکے سبب سے طالب علم کم ہو گئے۔
سنہ ۱۸۶۲ء مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے کہ تحصیل علم انگریزی سکے
बेर्ड साहब خود بہی شایق تہے مسٹر جارج بیرڈ صاحب کو بمشاہرہ مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ
भीलवाड़ा चीतोड़ ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور بہیلواڑہ و چیتوڑ مین بہی بصرف چہ سو اسّی
روپیہ سالانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے اور مسٹر انگلس صاحب کل شعبہ تعلیم
کے افسر رہے۔ اسی سال مین مہارانا صاحب نے منو کالج مین طلبا کالج
बोर्डिंग हौस کیواسطے بورڈنگ ہوس تیار ہونیکی غرض سے چہتیس ۳۶ ہزار روپیہ
دیا سنہ ۱۸۶۴ء مین جارج بیرڈ صاحب ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ باضافہ مبلغ پچاس
روپیہ دو سو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور اوپر والے جماعتون کو پڑہانے
کیواسطے دوم مدرس مقرر ہوا مسٹر انگلس صاحب انسپکٹر نے بہت تعریف
لکہی کہ طالب علمون کا مخرج الفاظ بہت صحیح ہے اور ترجمہ انگریزی کا دیسی
زبان مین اور دیسی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین اس سے ثابت
ہے کہ جو پڑہا ہے اوسکو بخوبی سمجہتے ہین ہندی مین چہ جماعتین اور چہ
اوستاد ہین۔ پنڈت کہیمراج مدرس اول سنسکرت کے مرنے سے مدرسہ
विनायक शास्त्री کا بہت نقصان ہوا جاسکے اوسکے بنایک شاستری مدرسہ بنارس سے آکر
مقرر ہوا اوسکی علم سنسکرت مین بہت تعریف ہے اسکے سوا اور بہی لیاقت

رکھتا ہے اسلئے اوسکو علاوہ انتظام مدرسہ ہندی کے سنسکرت جماعت
سپرد ہوئی ہے سپرنٹنڈنٹ کی راے مین بوجہ افزونی طلبا سنسکرت ایک
مددگار پنڈت کی اور ضرورت ہے فارسی جماعتون کا اہتمام مولوی عبدالرحمن
کو مفوض ہے یہہ شخص نہایت عالم اور محبوب العوام ہے اوسکے دو نایب ہین
بھیلواڑہ کا مدرسہ بہت رونق پر بسبب کثرت طالبعلمون کے ہے مہارانا صاحب
نے مکان فراخ تعمیر کرنیکا حکم دیا کل سررشتہ تعلیم کا خرچ سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء مین
ہوا اور سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین للعہ اودے پور کے مدرسہ مین سنین ماضیہ
مین تعداد طلبا اس تفصیل سے رہی ہے۔

سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء	سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء	سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء	سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء	سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء
۵۱۳	۵۸۳	۴۴۵	۳۳۷	۳۰۹

انگریزی	فارسی	ہندی
۳۰		۵۵۳

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء	سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء	سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء
۳۴۶	۴۳۹	۴۶۵	۵۳۸

فارسی	ہندی	انگریزی	فارسی	ہندی	انگریزی
۸۵	۲۴۶	۹۴	۶۵	۳۶۲	۱۱۱

سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین — مدرسہ بھیلواڑہ — مدرسہ چیتوڑ — طالب علم تھے

مدرسہ بھیلواڑہ	مدرسہ چیتوڑ
۱۹۷	۱۳۸

مدرسہ زنانہ اودے پور مین زنانہ مدرسہ مدت دراز سے ہے مگر

मिस्तसी सोनेार سابق مین ڈوکم استعداد معلمہ تہین سنہ ۱۸۶۵و۶۶ء مین مسٹرس لونورکن صاحبہ
معلمہ مقرر ہوئین اور لڑکیون کو نوشتخواند اور سوئی کا کام سکہاتی ہین

شعبہ حفظان صحت

गेलोरी साहब سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء مین ڈاکٹر ملن صاحب وگیلوری صاحب نے علاوہ اپنی
خاص خدمت معالجہ مریضان کے خیرات خانجات محتاجان قحط کا کام بہت
کوشش ومحنت سے انجام دیا سنہ ۱۸۷۱ء مین میواڑ مین اول مرتبہ ایک
حاملہ عورت کے رحم سے مردہ بچہ نکالنے کا عمل جراحی ہوا کہ اوسکی جان
بچ گئی لوگون کے تعصب سے سیتلا کا ٹیکا لگانیکا عمل جاری نہو سکا -
برہمن جتی اور مسلمان وپکسیبنڑون سے علانیہ برسرمقابلہ ہوجاتے ہین
اور دیگر اقوام بہی پسند نہین کرتی ہین راج سے بذریعہ چپراسی وپروانہ
مدد لیتے ہین ظلم وزیادتی ہونے لگی اس سے مجبور چہوڑ دیا گیا صرف
شہر ودیہات گردنواح جاے قیام ڈاکٹر صاحبان مین کسی قدر بچون کے
ٹیکے لگا دیئے گئے -
شہر اودے پور بہت گندہ ہے اور صفائی کی بہت ضرورت ہے دربار
سے بغرض صفائی شہر محصول چنگی لگانے کی تجویز ہوئی مگر اہالیان دربار نے
اوسکی تعمیل مین مطلق کوشش نہ کی بڑا بازار گو نہ صاف ہے مگر کوچون مین
صفائی نہین خصوص بوہرون کا محلہ نہایت گندہ رہتا ہے -
سنہ ۱۸۷۱و۷۲ء مین حسن انتظام حفظان صحت کے ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی

اوس پر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ - جولائی ۱۸۷۱ء اپنی خوشنودی ظاہر کی کہ مہارانا صاحب کو اوس سے مطلع کیا گیا - اس باب مین قواعد مقرر ہوئے تھے اون پر بسبب خلاف ورزی اکثر باشندگان شہر کے خاطر خواہ عمل نہوسکا اون کا اس بات پر اعتبار نہین ہے کہ گندگی شعاع آفتاب مین رہنے سے تندرستی کو ضرر پہونچاتی ہے اور چونکہ ہر ایک تدبیر ترقی مین کسیقدر محصول جاری ہوتا ہے اسوجہ سے ناگوار ہے مسلمانون کے محلہ مین صفائی نہونے کے سبب سے زیادہ شکایت رہتی ہے باوجود اس کوتاہی کے بھی اودے پور مین کسی مرض کا زور نہوا دربار کی اس باب مین بڑی کوشش ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جاری کئے ہین -

خلاصہ قواعد حفظان صحت

۱ پرانے غیر آباد مکانات صاف رکھے جاوین بصورت عدم صفائی مالکون سے جرمانہ لیا جاوے اور مکانات فروخت کئے جاوین -

۲ مقامات متنازعہ کے اخراج پانیکا انتظام کیا جاوے اور اوسکا خرچ مالکون سے لیا جاوے -

۳ مکانات اور چھتون کی بدرو مین خلل واقع نہو -

۴ گلی کوچون مین مویشیون کیواسطے چارہ نہ ڈالا جاوے اور آوارہ پھرتے ہوئے مویشی آٹھ روز کے بعد نیلام کئے جاوین -

۵ حسب حیثیت کل مکانات و دوکانات کے باشندون سے محصول

لیا جاوے۔

۶ ہر محلہ مین جائے ضرور بنوائے جاوین۔

۷ بیوہ عورتون سے محصول نہ لیا جاوے۔

۸ نگرانی حفظان صحت کیواسطے شہر کے شریف آدمیون کی پنچایت ہوکر صفائی شہر کی نگرانی رکھے اور محصول وصول کرے۔

۹ محصول وصول کرنے والے ذمہ ور رہون کہ کل آمدنی انتظام حفظان صحت مین خرچ ہو جو محصول اس خرچ سے پس انداز ہوگا تعمیر سڑک مین خرچ کیا جاوے گا۔

۱۰ ایک سپرنٹینڈنٹ اور چار چپراسی بہ تحت کوتوال شہر نگرانی حفظان صحت کیواسطے مقرر ہون۔

۱۱ ایک اعلے اہلکار مختلف علاقجات کی نگرانی کیواسطے مقرر ہو۔

۱۲ کوتوال اور اوسکے سپاہی سپرنٹینڈنٹ کے کام کی نگرانی رکھین اور اوسکی نسبت رپورٹ کیا کرین۔

۱۳ کمیٹی حفظان صحت صفائی کیواسطے حلال خورون کو مقرر کرے۔

۱۴ گاڑیان اور بھینسے بہم پہونچائے جاوین۔

۱۵ کوڑہ جمع ہونیکا مقام شہر سے باہر تجویز ہو۔

۱۶ جو کوڑہ جمع ہو کہات کیواسطے فروخت کیا جاوے۔

۱۷ گہرون کا کوڑہ جمع کیا جاوے راستون مین نہ پہنکا جاوے۔

۱۸ جائے ضرور رات کے وقت صاف کئے جاوین اور بازار علی الصباح

صاف ہوجایا کرین —

۱۹ کوئی شخص جو بے محل رفع حاجت کرے یا تو عدیگر باعث ناپاکی ہو اوس سے چار آنہ تک جرمانہ لیا جاوے —

۲۰ منصرم کوچہ ہاے شہر کی صفائی کا ذمہ وار ہو —

۲۱ اگر حلال خور اپنا کام اچھی طرح نکرین تو منصرم اون سے ایک مہینے تک کی تنخواہ کا جرمانہ لے —

بعد اجراے ان قواعد کے بھی باشندگان شہر خلاف ورزی کرتے ہے یہہ خلاف ورزی غریبون کی طرف سے نہین ہوئی اونکی یہہ مجال نہین ہے مگر دولتمند و زبردست آدمی جنہون نے سنہ ۱۸۷۱ء مین خانہ شماری نہین ہونے دی تہی قواعد مرتبہ کی تعمیل مین مخل ہوتے ہین زیادہ تاکید ہوتی ہے تو بازاریون کو اغوا کرکے ہڑتال کرا دیتے ہین تاہم تاکید مین غفلت و کوتاہی نہوئی بلکہ مہارانا صاحب نے ایک اہلکار کو ریاست جاورہ کو بہیجا کہ وہان کی تدبیرات صفائی کو دیکہکر ویسی ہی یہان بہی جاری کرے —

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین شہر اودے پور مین مرض ہیضہ کا بہت زور رہا ۳۳۱۱ آدمی اس مرض سے مرے ملازمان دار الشفا نے معالجہ مین بہت کوشش کی تو مہارانا صاحب نے بجلدوے اس حسن خدمت کے تین تین مہینے کی تنخواہ اونکو بطور انعام عطا کی سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء مین کنہیالال نیٹو ڈاکٹر کی غفلت سے شفاخانہ کے کام مین ابتری ہوئی مریض کم آنے لگے تو

اوسکو برخاست کیا گیا۔
قواعد حفظان صحت پر باوصف خلاف ورزی باشندگان بدستور عمل ہوتا رہا اور ادائے مصارف سڑک کے واسطے خفیف محصول جاری ہوا ہے۔

نقشہ کارگزاری و مصارف شفاخانجات

نام سال	تعداد مریضان	تعداد عمل ٹیکہ	تعداد مصارف سالتمام	کیفیت
سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ع	۵۴۵۴	۰	[illegible] ۱۵ ر ۴ پائی	
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ع	۴۸۹۵	۰	[illegible]	
سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ع	۴۸۹۳	۰	[illegible] ۴ ر ۷ پائی	
سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ع	۶۲۸۶	۰	[illegible] ۱۱ ر ۸ پائی	
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ع	۵۲۴۱	۱۸۱۲	[illegible] ۱۱ ر ۴ پائی	
سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ع	۵۲۶۳	۲۲۲۳	[illegible] ۳ ر ۴ پائی	

شہر اودے پور کی غربی فصیل کے نیچے تالاب ہے معمولی برسون مین اوسمین پانی بافراط رہتا ہے مگر گذشتہ ۱۸ع مین بباعث کمی بارش اوس مین پانی نہ آیا تو خوف ہوا کہ بالکل خشک ہوجاوے گا اور بیماری پیدا

ہو گئی سنہ ۱۸۶۸ء مین ملک میواڑ کے کل تالابون مین پانی بہت کم رہ گیا
اور اکثر چاہات بالکل خشک ہو گئے اور پانی کی بہت قلت ہوئی تو تالاب
بڑی سے کہ شہر سے ایک میل ہے اور ایک اور تالاب سے کہ بفاصلہ پانچ बड़ी
میل ہے پانی لانے کی تجویز ہوئی مگر دریافت ہوا کہ صاحب علم و مشاق انجنیر
کے بغیر اس کام کا اہتمام مشکل ہے چنانچہ مہارانا صاحب نے ارادہ پختہ کیا
کہ کچھ عرصہ کیواسطے ایک انگریز انجنیر کو رکھکر قرب و جوار کے پہاڑون کی
پیمایش کرا کے شہر مین پانی پہونچانیکی معقول تجویز کرین مگر پھر اسپر کچھ
عمل نہوا سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء مین زیادہ تر ضرورت پیش آئی کہ پچھولہ تالاب مین पिछोला
جس سے کل شہر پانی لیتا ہے کشش بارش سے صرف تین فیٹ پانی آیا
کہ بہت جلد خرچ ہو کر نیچے کا گدلا اور ناقص پانی رہ گیا اور اوسکے استعمال
سے بیماری پیدا ہونے کا خوف ہوا ڈاکٹر صاحب نے اوسکا امتحان کیا تو
اوسمین مادہ حیوانی و نباتی بہت مخلوط پایا سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء کی برسات مین ۳۴
انچ پانی برسا پچھولہ تالاب کہ کئی سال سے خشک رہا تھا لبالب بھر گیا بلکہ فاضل
پانی اوسمین ہو کر نکل گیا اور کہاٹہ اودے پور کے کل تالاب اور کنوئے
سیراب ہو گئے پھر سنہ ۱۸۷۵ء کی ستمبر مین کثرت بارش سے پانی کا طوفان آیا
کہ کل زراعت غرقی سے خراب ہو گئی اور تالاب اودے پور کے اوس حصہ
پر سے جو سروپ ساگر کہلاتا ہے پانی روان ہو گیا اور خوف ہوا کہ اگر اس सरूपसागर
تالاب کا پشتہ شکست ہو گا تو شہر اودے پور کا جزو اعظم اور کل پست زمین
غرق آب ہو کر جان و مال کا بہت نقصان ہو گا چنانچہ پہاڑی سے پختہ

دیوار اور اوسکا پشتہ دونون ٹوٹ گئے مگر مقابل کی دیوار بچ گئی پہاڑ یان
کاٹ کر پانی کو راستہ دیا گیا اور خلقت کی خوش نصیبی سے اوسی عرصہ مین
بارش بند ہو گئی اور مصیبت رفع ہوئی ۔

نیمچ وادے پور کی سڑک پر اسی پانی کے زور سے ایک عمدہ پل تین
محرابون کا شکست ہو گیا کہ اوسکی مدت تک مرمت نہوئی اور مسافرون کو
بڑی تکلیف رہی ۔

ढेबर जैसमंद

اوسی زمانہ مین خوف ہوا کہ شاید ڈہیبر کا تالاب جسے جے سمند کہتے ہین
شکست ہو جاوے بلکہ گجرات کے لوگون نے تو احمد آباد مین یہہ انتہا
درجہ کی طغیانی دیکہکر یہی خیال کیا تہا کہ تالاب ڈہیبر ٹوٹ گیا ہے اسواسطے
بنظر دور اندیشی اس تالاب کی مرمت ضرور متصور ہو کر جنوری ۱۸۷۶ع
مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خود جا کر کار تعمیر شروع کر دیا کیونکہ ۱۸۶۹ع
کی رپورٹ سالانہ کے احکام گورنمنٹ ہندوستان کی دفعہ ۷ کا یہہ مضمون
ہے کہ سنگین تعمیرات مندرجہ دفعہ ۷۴ رپورٹ کرنل ہچنسن صاحب کی مرمت کو
واسطے مہارانا صاحب کو تاکید ہونی چاہیئے ۔

नुकसान

اس بند کی مرمت کا خرچ غالباً ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سے کم نہوگا اسواسطے
یہہ تجویز ہے کہ جو زمین اس سے سیراب ہوتی ہے اوسپر نرم محصول لگاکر
یہہ روپیہ وصول کیا جاوے ۔

ڈاک خانہ جات

علاقہ میواڑ میں ڈاکخانجات مفصلہ ذیل ہیں۔
اودے پور۔ کہیرواڑہ۔ کوٹڑہ۔ چیتوڑ۔ بہیلواڑہ۔ شاہپورہ۔
ان میں سے اول تین پوسٹماسٹر جنرل بمبئی کے تحت میں ہیں اور باقیماندہ
ممالک مغربی و شمالی میں ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء میں ایک ڈاک خانہ بمقام سگوارہ
اور مقرر ہوا ہے

ڈاک بنگلہ جات

میواڑ میں مسافروں کے آرام و آسایش کے واسطے مقامات مفصلہ
ذیل پر ڈاک بنگلے ہیں۔
چیتوڑ۔ ہمیرگڈہ۔ بنیرہ۔ ڈابلہ۔ منگلواس۔ میرتہ۔ کہیواڑہ
मेरता मंगलवास बनेरा हमीरगढ

دوسری فصل

ڈونگرپور

ریاست ڈونگرپور کے مشرق مین راج سیواڑ جنوب مشرق مین بانسواڑہ اور جنوب و جنوب مغرب مین اضلاع ماہی کانٹہ ہین۔

اس ریاست کا طول مشرق و مغرب مین ۴۰ میل اور عرض شمال و جنوب مین ۳۵ میل ہے اور قریب ایک ہزار مربع میل کے رقبہ ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے لاکھہ آدمیون کی آبادی اور تخمیناً ایک لاکھہ چھتیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے رئیس کی فوج مین پچاس سوار تین سو پیادے اور پانچ توپین ہین۔

دارالریاست ڈونگرپور کہ بڑا شہر اور قلعہ ہے دامن کوہ پر چھاونی کھیرواڑہ سے ۱۴ میل جنوب مشرق مین اشنا راستہ نیچ و ڈیسہ نیچ سے ۱۳۶ میل جنوب مغرب مین اور ۱۲۱ میل جنوب شرق ڈیسہ سے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے

یہہ ریاست چھہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہے۔

چاسٹ۔ تر پود۔ کٹارہ۔ چوراسی۔ بارہ۔ باریل اور انتظام فوجداری کیواسطے ریاست مین ۹ مقامات ذیل پر تھانہ جات ہین۔

دمبورہ۔ سگواڑہ۔ آسپورہ۔ پردلہ۔ سابلہ۔ آنتری۔ ہاول۔

चा...
निरयोद
कटारा
चौरासी
बारा
बारील

हावल आन्तरी सावला परदला आसपुर सगवाड़ा दम्बोर

कुनवा डामरी

کنٹبہ - ڈامری - رئیس ڈونگرپور جس کا لقب راول ہے رئیس اودیپور کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے ہے اکبرشاہ کے وقت سے اوسکے بزرگ مغلیہ سلطنت کے مطیع و ماتحت ہوئے تھے جب اورنگ زیب کی وفات کے بعد اوس سلطنت مین زوال آیا یہہ ریاست مرہٹون کی مغلوب ہوئی کہ اونھون نے رئیس کا ناک مین دم کردیا اور مبلغ پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کیا کہ اول سیندھیہ و ہلکر اور دہار مین باہم تقسیم ہونا ٹھہرا تھا مگر اخیر مین صرف دہار کے حصہ مین بلا شرکت غیرے رہا -

धार

سنہ ۱۸۱۸ع مین اس ریاست نے بہ انضباط عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم عہدنامجات ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ع سرکار انگریزی کی حفاظت مین آکر اور مبلغ پینتیس ہزار روپیہ بحساب فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی کل ریاست بہ بابت خراج سالانہ دینا قبول کرکے مرہٹون کے پنجہ سے رہائی پائی - ریاست کے ذمہ مرہٹون کا اوسوقت تک خراج بتعداد کثیر باقی تھا اوسکے عوض بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل صرف پینتیس ۳۵ روپیہ ادا ہونا قرار پایا اور تین سال کے خراج مین تخفیف ہوکر آیندہ کیواسطے معہ بیاج کے روپیہ سکہ انگریزی کہ پینتیس ۳۵ ہزار سکہ عالم شاہی کے برابر ہے خراج سالانہ مقرر ہوا -

عہدنامہ

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراول سری جسونت سنگھ صاحب

راول ڈونگرپور — ازآنجا کہ آٹھوین قلم عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی
ومہاراول سری جسونت سنگہ صاحب راول ڈونگرپور سمورخہ اگہن بدی
۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۱ — دسمبر ۱۸۱۸ء مین راول صاحب نے کل بقایاء
خراج واجب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک
باقساط سالانہ مقررہ سرکار انگریزی سرکار موصوف کو ادا کرنے کا اقرار
کیا تہا اور سرکار انگریزی نے بلحاظ مفلسی ریاست اور کمی آمدنی مہاراول
صاحب کی بجاے کل بقایا خراج محولہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ
عالمشاہی کہ بحالت ترقی ریاست بابت خراج ایک سال کے دیگر ریاستون
کو دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے مہاراول صاحب اب منظور کرتے ہین کہ
زر مذکورہ بموجب اقساط ذیل سرکار مین داخل کرینگے —

صہ

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء — بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق
الصمار — الصمار

۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۲۰ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء
اصمار

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۲۱ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء
اصمار — سمہ

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۲ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۳ء
سمصمار — سمہ

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق اپریل ۱۸۲۳ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق جنوری ۱۸۲۴ء

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق اپریل ۱۸۲۴ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق جنوری ۱۸۲۵ء

[illegible] [illegible]

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ مطابق اپریل ۱۸۲۵ء

[illegible]

ازانجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہارا ول صاحب نے بالعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست فی روپیہ چھ آنہ آمدنی ریاست پر سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ مہارا ول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو سنہ ۱۸۱۹ء وسنہ ۱۸۲۰ء وسنہ ۱۸۲۱ء کا خراج حسب تفصیل ذیل تجویز کیا ہے مہارا ول صاحب منظور کرتے ہیں کہ بموجب تجویز سرکار کے ادا کرینگے۔

سنہ ۱۸۱۹ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۱ء [illegible]	
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ جنوری ۱۸۲۰ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل ۱۸۲۰ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری ۱۸۲۱ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل ۱۸۲۱ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری ۱۸۲۲ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل ۱۸۲۲ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کے واسطے ہے بعد انقضاء اس میعاد کے بموجب شرط قلم نمبر ۹ عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی ایسا بندوبست

سومواڑہ
میکڈونلڈ
صاحب
سرجان مالکم
صاحب

کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہاراول صاحب کے ملک کی ترقی اور دونون سرکارون کی فوائد کی رُو سے مناسب ہوگا یہہ عہدنامہ بمقام سوموارہ کپتان اے میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم جنرل سرجان مالکم صاحب منجانب سرکار انگریزی اور تکھنہ گاموا سے وزیر ڈونگرپور منجانب مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ع مطابق ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ مرتب کیا۔

دستخط میکڈونلڈ صاحب اول اسسٹنٹ   دستخط و مہر

سرجان مالکم صاحب   راول جسونت سنگہ صاحب

وقت انضباط اس عہدنامہ کے دریافت ہوا تہا کہ ملک کی آمدنی مین بہت کمی ہوگئی ہے اور امید تہی کہ پہر اصلی حالت مین آجاوے مگر یہہ امید حاصل نہوئی۔

سنہ ۱۸۲۴ع مین رئیس نے بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل علاوہ خراج کے مبلغ آٹہہ ہزار چارسو روپیہ سالانہ بابت مصارف فوج کے ادا کرنا قبول کیا مگر اس اقرارنامہ پہ کبہی عمل نہوا کہ آخرکار منسوخ ہوا۔

اقرارنامہ

اقرارنامہ مقبولہ مہاراول جسونت سنگہ صاحب والی ڈونگرپور۔ کپتان الکزینڈر میکڈونلڈ صاحب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے مبلغ سات سو روپیہ ماہوار یعنی آٹہہ ہزار چارسو روپیہ سالانہ بابت تنخواہ سوار و پیادہ

جو میرے پاس مقیم رہین گے کہ جنوری ۱۸۲۴ء سے باقساط معینہ وقت معمولی پر سرکار انگریزی کو بلا عذر ادا کرتا رہون گا اس سے ہرگز انحراف نہوگا اور مین اس اقرارنامہ کو اپنی رضا و رغبت سے لکہتا ہون —
تاریخ ۱۳ - جنوری ۱۸۲۴ء مطابق پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۰ -

۱۸۲۴ء مین سرکش سردارون کے اغوا سے بہیلون نے فساد کیا اور مہار اول صاحب سے برسرمقابلہ ہوگئے کہ سرکار انگریزی سے مدد لینے کی ضرورت ہوئی سرکار نے فوج بہیجی مگر لڑائی و مقابلہ کی نوبت نہین پہونچی ٹہاکرون نے اطاعت اختیار کی اور بہیلون کو مغلوب کرکے اون سے اقرارنامجات حسب مضمون ذیل لکہائے گئے اور فوج چہاونی کو واپس گئی -

اقرارنامہ بہیلان - لیمبار واڑہ بخدمت سرکار اونرایبل کمپنی معرفت کپتان سیلڈونلڈ صاحب منجانب میجر ہاٹن صاحب مورخہ ۲ - مئی ۱۸۲۵ء - लेम्बारवाड़ा मेजर हेमलटन साहब

۱ - ہم اپنے تیر و کمان اور کل ہتیار دیدینگے -
۲ - مفسدہ گذشتہ مین جو کچہہ لوٹا ہے اوسکا عوض دینگے -
۳ - آیندہ کو ہم شہر و دیہات اور سڑکون پر غارتگری نہ کرینگے -
۴ - کسی سارق و غارتگر اسپہ یا ٹہاکر یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو خواہ ہمارے ملک کا ہو یا پردیسی اپنے گانوئین پناہ نہین دینگے -
۵ - سرکار کمپنی کے احکام کی تعمیل کرین گے اور عند الضرورت حاضر ہون گے -

۶ - علاوہ اپنے جایز اور قدیمی حقوق کے ہم راول صاحب او ٹہاکرون کے دیہات سے کچھہ نہین لینگے -

۷ - راول صاحب والی ڈونگرپور کو خراج سالانہ دینے مین کبھی انکار نکرینگے

۸ - اگر کوئی رعایا سرکار کمپنی کی ہمارے گانوین ٹہیریگا تو اوسکی حفاظت کرینگے -

۹ - اگر ہم حسب اقرار اپنے عمل نکرین تو سرکار انگریزی کے مجرم متصور ہونگے -

دستخط باتیم صورت - اسی مضمون کے اقرارنامجات

[illegible]

آمرجی	امرناتہا	سلادامیر	منا	کورجی
आमरजी	अमरनाथा	सलादामेर	मन्ना	कोरजी
سادجی	بینا	ناتہو	کوٹیر	لالو
सादजी	मेना	नाथू	कोटेर	लालू
راجیا	لکہیا	لالجی	بجینیا	سنیا
राजया	लखया	लालजी	बजनया	मुनया
بہنادامر	لالو	بیتہو	بہیندو	تاجو
भनादामर	लालू	जीतू	भींदू	ताजू
تہانو کوٹیر				
थानू कोटेड				

اور ایسے ہی اقرارنامجات پر -

سروارہ . دیول اور ناندوکی بہیلون کے دستخط کرائے گئے

पर्वतोला	देवल	नांदोकी

تہاجا کانجی گڈرا سالجی دہرما منگا سرنگا

सरंगा मंगा धरमा सालजी गडरा काञ्जी थाजा

یہہ فساد زیادہ تر خود راول جسونت سنگہ کی بداطواری سے ظہور مین آیا تہا کہ وہ نہایت ذلیل اور ہر حضرت عیبون کا عادی ہوگیا تہا اور حکومت کے لایق مطلق نہ تہا اس بدانتظامی اور نالایقی کے سبب سے وہ ۱۸۲۵ء مین بذریعہ اقرار نامہ مندرجہ ذیل سند سے اوتارا گیا اور اوسکا متبنی بیٹا دلیپ سنگہ کہ ساونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا نبیرہ تہا منتظم ریاست مقرر ہوا۔

اقرار نامہ

مقبولہ راول جسونت سنگہ والی ڈونگرپور بجناب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب مورخہ دوم مئی ۱۸۲۵ء بمقام نیمچ

قلم اول جس شخص کو سرکار انگریز مختار ریاست کرے اوسی کو مین بہی منظور کرونگا انتظام امور ریاست اوسکو مفوض کرونگا اور کسیطرح دست اندازی نہ کرونگا۔

قلم دوم جو کچہہ سرکار انگریزی میرے مصارف کیواسطے مقرر کرے بدل منظور کرونگا اور ملک ڈونگرپور کے اندر جو مقام میری سکونت کے واسطے مقرر ہوگا وہان رہونگا۔

قلم سیوم شریر آدمیون کی صلاح سے میرے ملک مین چند مرتبہ

فساد ہوا ہے اسواسطے مین لکہدیتا ہون کہ مین کیسکی صلاح پر توجہ نکرونگا اور نہ کچہہ فساد کرون گا اور اگر کرون تو جو کچہہ سزا سرکار انگریزی تجویز کرے مین تسلیم کرون گا۔

اس رئیس کے انتظام سے آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی اور وہ ٹہاکرون کو قابو مین نہ لا سکا اس صورت مین اوس نے سنہ ۱۸۳۱ع مین سرکار انگریزی سے مدد کی درخواست کی تاکہ مفسد ٹہاکرون کی سرکشی رفع کرکے اونکو راول کی اطاعت مین لاوین اسکے جواب مین اوسکو آگاہ کیا گیا کہ سرکار انگریزی ہر ایک رئیس کو اپنی حکومت قایم رکہنے اور امن و عافیت ملک محفوظ رکہنے کا ذمہ ور سمجہتی ہے تاہم بہیل اور غارتگرون کا انسداد کرنے میں افواج انگریزی سے اکثر مدد ہوتی رہی۔

سنہ ۱۸۴۴ع مین بسبب انتقال اپنے دادا رئیس پرتاب گڈہ کے دلیپ سنگہ اوس ریاست کا وارث ہوا و بحث پیدا ہوئی کہ اگر دونون ریاستون کو اوسکے تحت حکومت مین شامل کردیا جاوے تو کیا ہرج ہوگا اگرچہ ڈونگر پور مین متبنی و مسندنشین ہونے سے دہرم شاستر کے بموجب دلیپ سنگہ کا استحقاق وراثت راج پرتاب گڈہ زایل ہوا تہا۔ مگر ڈونگر پور کے ٹہاکرون نے بہت عذر و اعتراض کیا اسواسطے بنظر رفع تکرار اوس تجویز سے درگذر ہوکر یہہ قرار پایا کہ دلیپ سنگہ متبنی بیٹا لیکر اوسکو ڈونگر پور مین مسندنشین کرے اور خود پرتاب گڈہ کی مسند پر رہے اوس نے ٹہاکر سابلی کے لڑکے کو گود لیکر مسند ڈونگر پور پر بٹہایا مگر وہ صغیر سن تہا

اسواسطے دلیپ سنگہ کو اجازت ہوئی کہ پرتاب گڈہ کا راجہ ہوکر کار و بار
ریاست ڈونگرپور کو بطور منتظم انجام دیتا رہے -
یہہ تجویز جسونت سنگہ راول سابق کو ناپسند ہوئی اوس نے کوشش کی
کہ از سر نو حکمران ہو کہ ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر سنگلا کو متبنی لے مگر اوسکی تدبیر ठंगराला
کارگر نہوئی بلکہ بطور سزا سرتابی وہ بتقرر بارہ سو روپیہ ماہوار متہرا مین
رہنے کیواسطے بہیجا گیا -
ڈونگرپور و پرتاب گڈہ کی حکومت ایک جا مجتمع ہونے سے اجراے کار مین
خلل واقع ہوا کیونکہ جب حاکم ڈونگرپور مین رہتا تہا تب بہی انتظام اچہا نہتا
اوسکے پرتاب گڈہ مین چلے جانے پر اور بہی خرابی و ابتری پیدا ہوئی -
آٹہہ برس تک یہہ بدنظمی جاری رہی انجام مین جب تحقیق ہوا کہ مطلق کام
نہین چلسکتا تو سنہ ۱۸۵۲ء مین دلیپ سنگہ کو ڈونگرپور کے کام سے بیدخل
کیا گیا اور سرکار انگریزی کیطرف سے ایک منتظم مقرر ہوا چند سال بعد مہاراول
اودے سنگہ صاحب جوان اور ہوشیار ہوگئے اور اپنا کام خود کرنے
لگے بسبب قربت چہاونی کہیرواڑہ اونکو ابتدا سے صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی کی صحبت رہی اور وقتاً فوقتاً بدرپیش ضرورت صاحب موصوف
سے مدد ملتی رہی اس صحبت اور اعانت کے ذریعہ سے اونہون نے انتظام
ریاست مین بڑی لیاقت و نیکنامی حاصل کی -
سنہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۷ء کی رپوٹ مین کرنل نکسن صاحب نے ثبت کیا ہے کہ باوجودیکہ
باشندگان ملک گرد نواح کے بہیلون کی حملہ آوری و زیادتی سے خوف و خطر

مین رہتے ہین عرصہ چودہ برس مین جسکے بعد مین نے اس ملک کو پہر دیکہا ہو
بہت ترقی ہوئی ہے کاشت اراضی روز بروز زیادہ ہوتی ہے جس سرزمین
پر سابق جنگل و جہاڑی کے سوا کچہہ نہ تہا مزروعہ ہوگئی ہے جہاراول
او دے سنگہ صاحب کہ عمر ۳۱ سال اور از بس لئیق و ہوشیار ہین بڑے
ضبط ولیاقت سے اپنے راج کا بندوبست کرتے ہین اسیطرح سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ع
کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراول صاحب بہت خوش رو صحیح المزاج کشادہ
دل تیز فہم اور فراخ حوصلہ ہین سنہ ۱۸۶۴ع مین بمقام بمبئی سر بارٹل فریر صاحب
گورنر نے اونکی بہت خاطر و تواضع کی اوسوقت سے مہاراول صاحب انتظام
ریاست مین زیادہ دلدہی و توجہ کرتے ہین اس غرض سے لیاقت و خوش
انتظامی کی گورنر صاحب نے جو تعریف کی ہے مستقل اور روز افزون
رہی ‑

سرबार्टलफ्रेयर साहब

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ع کے قحط مین مہاراول صاحب نے بہرتی غلہ کی ممانعت موقوف
کردی اور کہیرواڑہ و میواڑ کی آمدرفت غلہ پر محصول معاف کردیا اور بنظر
پرورش محتاجان قحط زدہ پچیس دیہات مین تالاب کہدواے اور محل
اور شہر پناہ اور شہر کے چار دروازونکی مرمت کرائی اور ایک باولی چاہ تعمیر کرائے جو لوگ محنت
نکرسکتے تہے اونکو خیرات خانون سے غلہ و کہانا تقسیم کرایا کہ اسطرح دو برس
کے عرصہ مین ‑
تالاب باولی و چاہ مین محل و فصیل و دروازہ ہا شہر بصیغہ خیرات پرورش قحط زدگان مرمت

للعہ   صعہ   عہ

کل نوہ ہزار روپیہ خرچ ہوا باوصف اسکے کہ ریاست کی آمدنی قلیل ہے اور اس غیر معمولی خرچ کی بدشواری کارروائی ہوئی - مہاراول صاحب کی خوش انتظامی اور حسن تدبیری سے ریاست بالکل مقروض نہوئی الغرض بجز کرنل ہیکسن صاحب کے کہ اون کی رپورٹ کا مضمون انتظام فوجداری مین درج ہوگا صاحبان سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ و پولٹیکل ایجنٹ میواڑ مہاراول آوونگہ صاحب کی عمدہ تدبیرات نظم ونسق امور ریاست اور رونق وبہبودی وغیرہ کی تعریف لکہتے رہے ہین دیوان نہال چند کہ بہت عمر رسیدہ وتجربہ کار اور ریاست کا خیرخواہ تہا مدت دراز سے انصرام کار ریاست کرتا تہا بماہ فروری سنہ ۱۸۷۴ع مر گیا باوجودیکہ وہ عرصہ سے بیمار اور ضعیف تہا اور بجز صلاح دینے کے محنت کرنے کے لایق نرہا تہا اوسکے مرنے سے راج کا بڑا نقصان ہوا بعد انتقال نہال چند مدت تک مہاراول صاحب نے بامداد تین چار اہلکارون کے خود کام کیا اون کے کام کرنے سے انتظام ریاست مین بہت چستی اور رفع شکایت ہوئی اور اسوجہہ سے کہ اپنے صاحبزادہ کو انصرام کار کیوقت روبرو بٹہاکر اوس سے کام کراتے تہے اور مثل اپنے ہوشیار ومستعد کیا چاہتے تہے امید تہی کہ ہمیشہ خود کام کرینگے مگر فروری سنہ ۱۸۷۶ع مین اونہون نے گنڈی شیولال کو عہدہ دیوانی راج پر مقرر کیا اوسکی لیاقت وکارگذاری کا حال ابہی کچھہ تحقیق نہین ہوا ہے -

سنہ ۱۸۷۵ع مین مہاراول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادیکی شادیونکی بہت بحث تہی اول دختر کی شادی راج جودہپور کے ولیعہد سے بہ تقرر لاکہہ روپیہ

جہیز قرار پائی تھی مگر موقوف رہی آخر کار مہاراول صاحب جیسلمیر کے ساتھہ
ٹہیری کہتے ہین کہ شیولال گندہی سے جو اس کام کیواسطے جیسلمیر گیا تہا
ڈہائی لاکھہ روپیہ دینا قبول کیا تہا سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین اس شادی کی غرض
سے سامان کثیر بصرف مبلغ پینتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا۔ دسمبر
سنہ ۱۸۷۳ع مین والی جیسلمیر ڈونگرپور مین آئے اور باحسن الوجوہ شادی
ہوگئی اس شادی مین اگرچہ زر کثیر خرچ ہوا مگر اوسیقدر بابت بہوج کے
جو ملازمان اور رعایاء ریاست سے لیا جاتا ہے اور بابت تیاگ کے جو
رئیس جیسلمیر کو دیا آمدنی بہی ہوئی کنور کہان سنگہ کہ بعمر تخمیناً بیس سال
ہین عرصہ تک بیمار رہے اس سبب سے اونکی شادی ملتوی رہی تہی
اونکی نسبت دختر مہاراجہ صاحب رتلام سے ہوئی اور فروری سنہ ۱۸۷۵ع
مین شادی ہوئی برات مین کل جاگیردار و ٹہاکر اور اکثر اہلکاران ریاست
گئے تہے رسمیات شادی اور سفر مین بہت روپیہ خرچ ہوا اور اسوجہہ
کہ ایک سال پیشتر شادی دختر پر بہوج وصول ہوگیا تہا اس شادی مین
کسی سے کچھہ نہین لیا گیا۔

سنوات گذشتہ مین ریاست ڈونگرپور کا جمع وخرچ اس تفصیل سے رہا ہے ۔

نام سال	تعداد جمع	تعداد خرچ	باقی	فاضل	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	۰	[illegible]	
سمت ۱۹۲۴	یک لکھ [illegible] ۱۵/	یک لکھ [illegible] ۱/۸ پائی	۰	[illegible] ۲/۸ پائی	
سمت ۱۹۲۵	یک لکھ [illegible]	[illegible] ۱۵/۹ پائی	۰	[illegible] ۱۲/۹ پائی	
سمت ۱۹۲۶	یک لکھ [illegible] ۳/۹ پائی	یک لکھ [illegible] ۲/۳ پائی	۰	[illegible] ۱۳/	
سمت ۱۹۲۷	یک لکھ [illegible] ۱/۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۳/۸ پائی	۰	[illegible] ۲/۵ پائی	
سمت ۱۹۲۸	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	۰	[illegible]	
سمت ۱۹۲۹	یک لکھ [illegible] ۴/۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۴/۷ پائی	۰	[illegible] ۴ پائی	
سمت ۱۹۳۰	[illegible] لکھ [illegible] ۲/۳ پائی	[illegible] لکھ [illegible] ۸/۴ پائی	۰	[illegible] ۵/۱ پائی	
سمت ۱۹۳۱	یک لکھ [illegible] ۱۳/۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۲/۱ پائی	۰	[illegible] ۴/۱۰ پائی	

اس جمع وخرچ کی تفصیل جن سمتون کی دریافت ہوئی ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے ۔

تفصیل جمع

نام سال	مال	[illegible]	[illegible]	آبکاری	متفرقات	سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	.	.	.	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible] ۱۲/	[illegible]	[illegible] ۲/	[illegible] ۱۳/	[illegible]	[illegible]	.	.	.	یک لکھ [illegible] ۱۵/	
سمت ۱۹۲۷	[illegible] ۱۴/۳ پائی	[illegible] ۱۲/	[illegible]	[illegible] ۲/	[illegible] ۵/	[illegible]	[illegible]	.	.	.	یک لکھ [illegible] ۱/۳ پائی	
سمت ۱۹۲۹	[illegible] ۱/۳ پائی	[illegible] ۱۲/	[illegible]	[illegible] ۲/	[illegible] ۵/	[illegible]	[illegible]	.	.	.	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۳۰	[illegible] ۳/۵ پائی	[illegible] ۲/	[illegible]	[illegible] ۲/	[illegible] ۱۴/	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	
سمت ۱۹۳۱	[illegible] ۳/۵ پائی	[illegible] ۱۲/	[illegible]	[illegible] ۲/	[illegible] ۱۰/	[illegible]	[illegible]	.	.	.	یک لکھ [illegible] ۱۳/۳ پائی	

تفصیل خرچ

نام سال	کوٹھیار خرچ	مصارف ... گر	متفرقات	مصارف انتظام	خراج کار...	پٹہ خراج	تنخواہ ...	...	شادی ...	...	میزان
سمت ۱۹۲۳	[illegible] ۱۲/	[illegible]	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible] ۱۴/	[illegible]	.	.	.	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۳/۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۳/	[illegible]	.	.	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۳/۳	[illegible]	[illegible]	.	[illegible] ۱۵/۲	[illegible]	.	.	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible] ۱۵	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۳/۹	[illegible] ۱۳/۱	[illegible]	.	[illegible] ۳/۹	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]

ہر سال خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے مگر ریاست مین قرضہ و زیرباری نہین اس سے عیان ہے کہ عوض اوسکا سود و نذرانہ و جرمانہ و محصول بیع مکانات و اراضی کی رقمون سے کہ خارج از حساب مین ہوجاتا ہے قلت آمدنی اور کثرت خرچ کے لحاظ سے سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء مین کرنیل نکسن صاحب نے لکہا تہا کہ ہمارا اول صاحب کہتے ہین کہ ہماری ریاست کی آمدنی پچپن ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی خراج کا بہت گران ہے واقعی آمدنی ریاست کو دیکہتے ہوئے کہ عہد انتظام انگریزی مین یک لکہہ بیاسی ہزار ہوئی تہی یہہ خراج بلاشبہہ گران ہے اور ریاست کو قرضہ سے بری رکہنے کیواسطے نہایت جزورسی اور خوش انتظامی کی ضرورت ہے اس نظر سے مین بلا تامل اوسکی تخفیف کیواسطے سفارش کرتا ہون کیونکہ سنگین خراج کا لابدی نتیجہ یہہ ہے کہ ریاست سے رعایا پر زیادہ ستانی ہوا وسکے انسداد کیواسطے آپکی راے مین کیا تدبیر مناسب ہے شاید ایک انگریز افسر کے بخصوصیتہا ڈونگرپور و پرتاب گڈہ و بانسواڑہ مین مقرر ہونے سے اونکی پیداوار مین ترقی ہوا اور تخفیف خراج کی ضرورت نرہی تہوڑے دنون مین اس ملک مین ہوکر پیچ کو ریل جاری ہوجاوے گی اور زیادہ نگرانی اور انسداد بدنظمی کی ضرورت پیدا ہوگی اور اوس ضرورت سے بہی ان ریاستون مین کسی افسر کا تقرر لازم آوے گا اور میری راے مین ان ریاستون کے خراج مین سے کہ بعوض حفاظت لیا جاتا ہے کسیقدر اوس افسر کی تنخواہ مین خرچ ہونا چاہیئے کہ اوسکی موجودگی سے اون کو فائدہ عظیم حاصل

ہوگا پرتاب گڈہ سے خراج مہاراجہ ہلکر کیطرف سے وصول کیا جاتا ہے
اوس مین سے اگر پچیس روپیہ فیصدی اوس افسر کی تنخواہ کیواسطے خرچ
کیا جاوے تو واجبی ہے ایسا کب تک ہوگا کہ ہم اس خراج کو وصول کرکے
دیتے رہین اور حق الخدمت کچھہ نہ لین اصل مین یہہ خراج بموجب قلم چہارم
عہدنامہ مندسور مورخہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۱۸ع کے سرکار انگریزی کا ہے مंदसोर
اور مہاراجہ صاحب ہلکر کو صرف بلحاظ تلافی نقصان اوس ملکی اقتدار
کے دیا جاتا ہے جسکے وے بموجب عہدنامہ مذکور متحمل ہوئے ہین -
پرتاب گڈہ - بانسواڑہ - اور ڈونگرپور کی سرحد پر تین افسر ماتحت ایجنسی
وسط ہند کے ہین -
۱- صاحب پولیٹکل ایجنٹ مالوہ مغربی -
۲- رتلام کے صاحب سپرنٹنڈنٹ ہندوستانی - रतलाम
۳- بہوپاور کے صاحب ایجنٹ بہیلان - اور بمبئی کی گورنمنٹ کیطرف سے भोपावर
صاحب ایجنٹ گورنمنٹ پنچ محال - صاحب پولیٹکل ایجنٹ ریواکانٹہ - صاحب पंचमहाल
پولیٹکل ایجنٹ ماہی کانٹہ اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ریواکانٹہ اور ماہی کانٹہ کے تحت مین
اسسٹنٹ ہین مگر میرے تحت مین ان تینون ریاستون مین کوئی اسسٹنٹ
نہین ہے -
پیجر سیکس صاحب قایمقام کمانڈنٹ میواڑ بہیل کور رزیڈنسی میواڑ کے ملکی معاملات
مین میرے اسسٹنٹ ہین جبکو جب ضرورت ہوتی ہے ڈونگرپور کا کام
اونہین سے لیتا ہون اور قربت کے سبب سے اونکو وہان کے معاملات

ہین واقفیت اور رسائی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچہہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان ہین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگاکر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس رشتہ مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اور
فوج کے دوم کمانڈنٹ ہیرے دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ماہوار
پاتے ہین مگر وے ایک گوشہ مین بمقام کوٹرہ کہیرواڑہ سے ۰۹ میل شرق
مین متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جاسکتے اس
صورت مین درباب تقرر ایک اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین واگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقاً ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نہ کیا جاوے گا —
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچہہ التفات نہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا — سنہ ۱۸۶۵و۶۶ء
کے بعد کئی دفعہ اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستانی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب و قرین قیاس پائی گئی کیونکہ سمت ۱۹۲۲ء
آمدنی مالگذاری ایک لکہہ معہ تعلقہ تہی اور لاگی کو ملاکر ڈونگرپور

اور تلاتہ گلیاکوٹ یعنی چونگی اور نذرانہ ریباریان یعنی راہداری بقدر چوبیس ہزار یعنی کل ملکر اوسیقدر ہوئی تھی جسقدر اب ہے اور خرچ صرف ایک لاکھہ آٹھہ سو بیالیس روپیہ کا تہا اب جو خرچ اوسوقت سے بہت زیادہ ہوگیا ہے تو ایسے مصارف کثیر کی کارروائی بغیر اسکے کہ جمع مین بیشی اضافہ ہوا ہو کیونکر ہوسکتی ہے — تलाता गल्याकोट

سنہ ۱۸۶۴ و ۶۳ء مین مہارا ول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی شادیون مین زر کثیر خرچ ہوا اوس سے بہی ریاست مین کچھہ قرضہ یا زیر باری نہوئی کسیقدر آمدنی بدہوہ سے کہ بقدر ایک لاکھہ سولہ ہزار تین سو چالیس روپیہ ملازمان و رعایا ریاست سے لیا گیا اور بیس ہزار آٹھہ سو تریسٹھہ روپیہ بارہ آنہ زر تیاگ سے جو مہارا ول صاحب جیسلمیر سے لیا گیا کارروائی ہوئی اور باقی ماندہ ایک لاکھہ دس ہزار تین سو چالیس روپیہ مہارا ول صاحب کی دوکانات تجارت خانگی واقع ڈونگرپور وسگوارہ سے آگیا کہ اسیطرح کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہوئی —

بندوبست سایر کا اس ریاست مین بطور ٹہیکہ کے ہے سابقاً بتعداد اٹھائیس ہزار روپیہ سالانہ تہا بعد ازان چند سال اڑتیس ہزار پانچ سو پر ہوا اور آخر مین چھتیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا محصول راہداری اجناس پر بحساب بار شترگاوان حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے —

محلوج	پارچہ	افیون	نمک
عہ ۹/	عصقا ۸/	سے ۱۴/	۲/

سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ء مین عدالت فوجداری کا کام نظام الدین نامی ایک شخص کرتا
عدالت مین کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی نہ تھی ہر امر مین مہاراول صاحب کا منشا
قانون ملک ہے —

سابق مین سرکار انگریزی سے ڈونگرپور سے بندوبست حفاظت راستہ اور
بھیلون کی وارداتون کا انسداد کرادیا تھا وہ موقوف ہوگیا اور بھیل از سر نو
سرکش و بد اطوار ہوگئے تا آنکہ خود مہاراول صاحب دورہ کیواسطے
گئے تب مدوپال کے بھیلون نے اونکا مال اسباب لوٹ لیا اور ظروف
نقرئی لیگئے اسیطرح صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے لشکر کا اسباب لے گئے
تھے — سنہ ۶۷ و ۱۸ء مین مدوپال نے باغی ہوکر کھیرواڑہ اور ڈونگرپور
کی سڑک پر ایسی شرارت کی کرتا وقتیکہ فوج میواڑ بھیل کور پس آ جمعیت
نے اونکی سرکوبی کی حرکات ناشایستہ سے باز نہ آئے الغرض اس
نواح کے بھیل کل ہندوستان مین نہایت سرکش و بدپیشہ لوگ ہین —
مہاراول صاحب اور اونکا دیوان نہال چند ہمیشہ سے انتظام ریاست
و امنیت خلایق مین ساعی تھے مگر اجراے تدبیرات اسلوبی رعایا و انسداد
واردات مین ٹھاکرون کی خلاف ورزی اور خلل اندازی سے بڑی
مشکل واقع ہوتی تھی کہ ٹھاکر لوگ اپنے اپنے علاقہ مین خود اختیاری سی
حکومت کرتے تھے خصوص ٹھاکران ابھی سنگھ و رگھناتھ گینجی والہ کہ سابقاً
کامدار تھے رئیس کی ریاست کیواسطے انتظام ریاست مین ہر طرح مانع
ہوتے تھے مہاراول صاحب نے کل علاقہ مین اپنے اختیار سے انتظام

मदुपाल

गेमजीवाडे

فوجداری کرنا چاہا اور کرنل نکسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور کرنل کیٹنگ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے اس نظر سے کہ ہر ایک چہوٹے چہوٹے ٹہاکر کے
خود اختیار و سرکش ہونے سے جو خرابی و ابتری کار واقع ہے رفع ہو
اور مہارا ول صاحب با اختیار مطلق ہو کر نیک و بد ریاست کے ذمہ ور
و جوابدہ سمجہے جاوین بحصول منظوری گورنمنٹ ہندوستان کل ریاست
مین اختیارات کامل فوجداری مستعمل کرنے کی اجازت دی اگرچہ یہہ امر
ٹہاکرون کو جو مدت سے با اختیار خود جیسا چاہتے تہے کرتے تہے نہایت ناگوار
ہوا مگر اس سے بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کل مفسد و جرایم پیشہ لوگون کا حوصلہ
پست ہو گیا وارداتین بند ہو گئین راستون پر مسافر و تاجر امن و عافیت
سے چلنے لگے الغرض کل کاروبار ریاست مین ترقی ہوئی اور ٹہاکران
گینجی نے بہی کہ سب سے زیادہ ناراض اور بر خلاف تہے مجرمون کو
عدالت راج مین سپرد کرنا منظور کر لیا شکل انتظام کی اوسی قاعدہ و عملدرآمد
پر مبنی ہوئی جو صفدر حسین نے ۱۸۸۵ء مین گورنمنٹ سے بعہدہ سپرنٹنڈنٹی
مقرر ہو کر جاری کیا تہا اور یہان کا انتظام ہر طرح سے بمقابلہ علاقہ راج
اودے پور کے انتظام سے بہتر ہو گیا ہو تا کہ مہارا ول صاحب نہایت
ہوشیار و عقیل ہین اور اپنے علاقہ کے کل معاملات سے واقفیت کامل
رکہتے ہین اور ہر امر کی نسبت معقول و پسندیدہ تجویز کرتے ہین اونکی
کارکردگی کو جملہ حکام نے پسند کیا ہے اور ہر ایک نے وقتاً فوقتاً موقع
مناسب پر تعریف لکہی ہے مگر کرنل بیکسن صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع

کو ہی کو یہہ تبدل انتظام اور اوسکے نتایج پسند نہوئے کہ اونہون نے
اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ع مین ایسا لکہا ہے -
عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون مین کام بدستور جاری رہے مگر
اونکی کارروائی حسب اطمینان نہین ہے اگر اچہی ہوتی تو رعایا شاکی نہوتی
مگر بخلاف اوسکے بہت شکایتین آتی ہین یہہ ابتری انتظام کا مدارونکی
سازش سے ہے اس سازش کا سرغنہ بلکہ اصل مین ریاست کا مالک
دیوان مہال چند ہے کیونکہ مہاراول صاحب کو نوشتخواند مین کچہہ استعداد
نہین ہے پس کل کاروبار ریاست کا مدارون کے اختیار مین ہین انصاف
کو صرف وہی شخص پہونچتا ہے جو اوسکی قیمت ادا کرے کل رعایا اس
مجمع سے خائف ہین جو استغاثہ کرتے ہین مثل بید لرزان ہین جناب
پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے -
سنہ ۱۸۶۸ع سے پیشتر اس ابتری کار عدالت پر ایک طرح کی روک تہی کہ
جاگیردار ٹہاکران کو بہی کسیقدر اختیار تہا کوئی بے انصافی ہوتی تہی تو
صاحب پولٹیکل سپرنٹینڈنٹ کی معرفت مہاراول صاحب کو تحریک ہوکر
اوسکا دفعیہ کرایا جاتا تہا کہ اونکو برابر کا اختیار مالکانہ حاصل تہا مگر انتظام
جدید کے انقلاب سے ٹہاکر لوگ برباد ہوگئے اور ریاست کا بڑا (؟) بدہ
ہوا - زرجرمانہ جو سابق مین ٹہاکر لیتے تہے اور وہ اون کا حق تہا
اب راج مین آتا ہے اور اونکو اوسکا کچہہ عوض ملا ہے اس سبب سے
کل ٹہاکر ناراض ہین اور زیادہ تر سبب ناراضگی یہہ ہے کہ یہہ بندوبست

صرف اسی ریاست مین ہوا ہے اگر کل راجپوتانہ مین ہوتا تو جابجا شکایت نہوتی ۔

افعال جایز کے حیلہ سے ٹہاکر و رعایا دونون پر ظلم ہوتا ہے تہانہ دار جو کامدارون کے مقرر کیے ہوئے ہین دیہات خالصہ مین رہکر جاگیردارون کے علاقہ مین مجرمون کو طلب کر لیتے ہین اور ڈونگرپور کو چالان کرتے ہین چونکہ راج مین قید بامشقت کی سزا کا دستور نہین ہے اون سے جرمانہ لیا جاتا ہے یہی عمل اگر دیانتداری سے کیا جاوے تو خوش انتظامی کا باعث ہو مگر کامدارون اور ٹہاکرون کی عداوت ہے اسوجہہ سے اونکی رعایا پر دوچند و سہ چند جرمانہ ہوتا ہے اور اس جرمانہ کیوجہہ سے ٹہاکرون کے ایصال مالگذاری مین ہرج واقع ہو کر اونکا بہت نقصان ہوتا ہے اور اکثر صورتون مین راج سے زر جرمانہ ذمی رعایا ٹہاکرون سے طلب ہوتا ہے کہ از بس خلاف انصاف ہے بہیل لوگ بہت قلیل البضاعت ہوتے ہین اونپر جرمانہ حسب حیثیت جرم ہونا چاہیئے نہ کہ بمقدار اوس عداوت کے جو اون کے ٹہاکرون سے ہو ۔

سابق مین ڈونگرپور کی ریاست ٹہاکرون کی بے انصافی کے انتظام کے واسطے صرف بطور عدالت اپیل تہی اب بجز کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کو بہی کوئی اپیل کی جگہ نہین ہے یہہ امر بہی کامدارون کو ناگوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صرف بے انصافی کا دفعیہ کرتے ہین کہ اسکی ڈونگرپور

مین بہت ضرورت ہے اہالیان ڈونگرپور سمجھتے ہین کہ ہمکو فوجداری و
و دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور جو چاہینگے کرینگے کوئی باز
پرس کرنے والا نہین ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی مقدمہ مین انصاف
کیواسطے لکہین تو اوسپر کچہہ لحاظ نہین ہوتا ہے اور کام مین بڑی طوالت
ہوتی ہے سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ع مین جب تک یہہ سررشتہ جاری نہوا تہا صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی تحریر پر بہت عمل ہوتا تہا اب ریاست کی زیادتی اس درجہ کو پہونچی ہے
کہ ایک بقال کو جو حقیقت مین سچا تہا صاحب کے پاس استغاثہ کرنے کی
علت مین سزا دی اب بہی بہت مقدمات سپرنٹنڈنٹی مین زیر تجویز ہین
واجب یہہ ہے کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مہارارول صاحب کی
حکومت کی امداد و دستگیری کرتی ہے اور کوئی ٹہاکر مثل زمانہ سابق
بغرض حقرسی سرکشی کرے اوسمین مداخلت کرتی ہے تو راج کو بہی اونپر
کچہہ ظلم و تعدی نہ کرنے دی اور جو وے شکایت واجب کرین اوسکی
سماعت کرے۔

مگر بخلاف اسکے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ انتظام فوجداری جسکی تہا حقیر
کرنل میکسن صاحب نے لکہے ہین حسب درخواست کرنل کیٹنگ صاحب
بمنظوری گورنمنٹ ہوا ہے میرے نزدیک بجاے اسکے کہ ہر ایک ٹہاکر اپنے
اپنے شعور کے موافق انتظام عدالت کرے مہارارول صاحب کو کل اختیار
کا ہونا اسلوبی انتظام کیواسطے بہت مفید ہے اب ڈونگرپور کو دیکہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور دیہات مین آبادی کسقدر زیادہ ہوگئی ہے

اور زراعت مین کسقدر افزونی ہوئی ہے افسوس ہے کہ کرنل ہیکس صاحب کا رابطہ مہاراول صاحب سے اچھا نہین ہے مہاراول صاحب لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے ہین اور بہت ہوشیار و عقیل ہین اگر ایسے نہون تو سرکار انگریزی کی بدنامی ہے کیونکہ ایام نابالغی مین سرکار کے اہتمام سے تربیت پائی ہے پس اونکی نسبت جو گمان کرنل ہیکس صاحب کو ہے غلط ہے —

سنوات گذشتہ مین ریاست کی فوج اس تفصیل سے رہی ہے —

سال	ولایتی و مکرانہ	دیسی	بہیل وغیرہ	میزان	کیفیت
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ ع	۲۷۵	۲۹۱	۰	۵۶۶	
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ ع	۱۳۳	۲۷۰	۴۹	۴۵۲	
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ ع	۱۳۳	۲۸۸	۴۹	۴۷۰	

مکرانہ اور ولایتی سپاہی بہت شریر ہوتے ہین رعایا کو تنگ کرتے ہین اور بعض اوقات رئیسون کو بھی باعث تکلیف ہوتے ہین اس سبب سے حکام انگریزی و رئیسون کی کوشش اسمین رہی ہے کہ یہہ لوگ فوج میں سے کم کیے جاوین چنانچہ ڈونگرپور سے ۱۸۶۹ و ۷۰ ع مین ۱۵۳ اور ۱۸۷۰ و ۷۱ ع مین ۲۰ ولایتی و مکرانہ موقوف ہوئے اور اگرچہ اب بھی یہہ لوگ فوج مین

بہت ہین مگر اون سے کچہہ تکلیف نہین ہے اور عنقریب کل چہار اول
صاحب کے قدیمی ملازم ہین -

ڈونگرپور مین کوئی شفاخانہ نہین ہے صرف ایک حکیم ادویات تقسیم کیا
کرتا ہے اس نواح مین گجراتی روگ اکثر ہوتا ہے اور اس سبب سے
کہ آب نوشیدنی ناقص رہتا ہے اور بارش کے پانی کے اخراج کی
کوئی صورت نہین ہے مگر گرد و پیش کے ملک کی نسبت خاص ڈونگرپور
مین بخار کا بہت زور ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۹ء مین ہیضہ اور گجراتی روگ
سے دو ہزار آدمی مرے اور سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین صرف گجراتی روگ سے
پانچ سو آدمی فوت ہوئے سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین بخار کے مریضون کو چہار اول
صاحب نے کونین بہت تقسیم کی سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین بارش کی طغیانی سے   कोनेन
سب تالاب بہر گئے بلکہ پانی کی کثرت سے اکثر تالاب خراب ہو گئے -

اس ریاست مین صرف ہندی کا ایک مدرسہ ہے کہ اوسمین سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء
مین ساٹہہ طالب علم تہے -

جہان **سوم** اور **مہی ندیان** ملی ہین بنیشر مہادیو کا مندر   सोम मही बेनेश्वर
ہے اس مقام کی بابت ڈونگرپور اور بانسواڑہ کی ریاستون مین
باہم سولہ برس تک سخت تنازعہ رہا اس سبب سے میلہ بند ہو گیا تہا
تاہم بنیشر مہادیو اور موجی بہگت کی زیارت کیواسطے ماہ سدی ۱۵ -   मोतीभक्त
پر جاتری بکثرت آتے تہے سنہ ۱۸۶۴ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
صاحب اسسٹنٹ کو فیصلہ کیواسطے متعین کیا اونہون نے بجوئی

تحقیقات کرکے وہ زمین ڈونگرپورکو دی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
فیصلہ کو منظور کیا اور واقعی یہہ فیصلہ ایسا واجب ہوا ہے کہ دربار ڈونگرپور
نے بہی اوسکی واجبیت کو تسلیم کیا اس فیصلہ کے بعد مہارا ول صاحب نے
پانچ برس کے واسطے کل محاصل اجناس تجارت معاف کرکے اجراے
میلہ کا اشتہار جاری کیا اول میلہ مین مہاراول صاحب اور صاحب اسسٹنٹ
گئے اور منظر انسداد فساد فوج بہی لیگئی مگر کچہہ فساد نہوا اول سال مین
میلہ کم ہوا مگر بعد ازان زیادہ ہونے لگا یہہ میلہ دو ہفتہ رہتا ہے اور
قریب بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین مہاراول صاحب بندوبست
اچہا کرتے ہین بمزید احتیاط او نہون نے ایام میلہ مین انتظام میلہ کے
واسطے میواڑ بہیل کورپس کی کمپنی متعین ہونیکی درخواست کی چونکہ فوج
انگریزی سے انتظام اچہا ہوتا ہے اور اونکی درخواست واجب
تہی منظور ہوئی اور ہر سال میواڑ بہیل کورپس کی کمپنی بندوبست کیواسطے
جایا کرتی ہے مہاراول صاحب ہر سال خود جاکر میلہ کا بندوبست کیا
کرتے ہین اور جس سال فرصت ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ
بہی جاتے ہین مگر چند سال بے پیشی ضروریات اونکا جانا نہین ہوسکتا
سنہ ۷۶ و ۱۸۷۷ء کے میلہ مین ریاست بانسواڑہ مخل انداز ہوئی جو مال
اوس علاقہ مین ہوکر آیا اوس پر روپیہ فی نگ محصول لیا مگر صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو تحریک ہوکر آئندہ کیواسطے یہہ محصول موقوف کرایا گیا۔

سالہائے گذشتہ بین میلہ کی تجارت بموجب نقشہ ہوئی ہے۔

نام سمت	پارچہ ہا ہر قسم	دیگر اجناس	میزان کل	فروخت	باقی
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	یک لکھ [illegible]	[illegible]	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible] لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	دو لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible] لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	یک لکھ [illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۲	یک لکھ [illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]

تفصیل اجناس قسم پارچہ

نام سمت	بمبئی و گجرات	پالی و رتلام	ڈونگر پور	جاورہ جیپور	پرتاب گڈھ	برہان پور	پوٹا کھیڑی	میزان
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	·	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	·	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	·	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	·	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	[illegible]	·	·	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	·	[illegible]	[illegible]	·	[illegible]
سمت ۱۹۳۲	[illegible]	·	[illegible]	·	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل دیگر اجناس

نام سمت	[illegible]	[illegible]	عطر	افیون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست جاگیرداران راج ڈونگرپور

درجہ اول تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱	بنکورہ	چوہان کیسری سنگھ	[illegible]	خراج سابق [illegible] "	वनकोरा चौहान
۲	بیچواڑہ	چوہان بخت سنگھ	[illegible]	.	बेचवाड़
۳	پیٹھ	چوہان دیپ سنگھ	[illegible]	خراج سابق [illegible] "	पीठ
۴	کووہ	میڑتہ فتح سنگھ	[illegible]	.	कुवा मेडता
۵	سودووہ	چوہان ڈونگر سنگھ	[illegible]	.	मोदीवह
۶	چیتڑی	چوہان رتن سنگھ	[illegible]	یہہ ٹھاکر علاقہ بانسواڑہ میں بھی گیتڑی کا جاگیردار ہے	चीतड़ी
۷	ٹھاکردہ	چوہان گمبھیر سنگھ	[illegible]	علاقہ بانسواڑہ میں جاگیردار ہے خراج سابق [illegible]	ठाकरड़ा
۸	وسہ	چوہان بھوانی سنگھ	[illegible]	.	वमसा
۹	سولیج	چوندات محبت سنگھ	[illegible]	.	सोलीज चोंदावत

	کیفیت	مقدار خراج	نام جاگیردار	نام جاگیر	نمبر
मादा सोलंकी	٠	[illegible]	سولنکی خوشحال سنگه	ماده	١٠
साबली [illegible]	برادر بھاراول صاحب خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ سند نشینی دیتا ہے	٠	اده ابھی سنگه	سابلی	١١
नांदली	بشرح ایضاً	٠	اده امید سنگه	نانْدلی	١٢
रामगढ़	خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ سند نشینی دیتا ہے	٠	چونداوت پرتاب سنگه	رام گڈه	١٣
लोदावल	بشرح ایضاً	٠	چوہان کشور سنگه	لوداول	١٤

درجه دوم تعظیمی

	کیفیت	تعداد خراج	نام جاگیردار	نام جاگیر	نمبر
बगारी	٠	[illegible]	چوہان ہمونت سنگه	وگاری	١٥
बड़ीपादरी	٠	[illegible]	چوہان سورج مل	بڑی پادری	١٦
[illegible]रवाड़ी	٠	[illegible]	چوہان بہار تھ سنگه	سمرواڑه	١٧
सोवगढ़		[illegible]	سکتاوت چتر سنگه	سووگڈه	١٨

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۹	بور	بہومیہ ویہرست سنگہ	[illegible]	•	बोर भोमिया
۲۰	چوندواڑہ	بہومیہ دولت سنگہ	[illegible]	•	डूंडवाड़ा
۲۱	سیسود	ادہ درجن سنگہ	[illegible]	•	सीसोद [illegible]
۲۲	گامری	ادہ ہمت سنگہ	[illegible]	•	गामरी
۲۳	گرمالہ	چوہان اودے سنگہ	[illegible]	•	गरमाला
۲۴	اندور	سکتاوت بخت سنگہ	[illegible]	•	इंदोर
۲۵	پاڑہ تورکہ	چونداوت ارجن سنگہ	[illegible]	•	पाडातुवरका
۲۶	پادری خورد	چوہان مان سنگہ	[illegible]	•	पादरी कोटी
۲۷	رسانہ	راناوت ظالم سنگہ	[illegible]	•	[illegible] राजावत
۲۸	رامہ	چوہان ناہر سنگہ	[illegible]	•	रामा
۲۹	سکہانی	چونداوت روپ سنگہ	[illegible]	•	[illegible]रवानी

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۰	گڈہ	چونڈاوت کیسری سنگھ	للعہ ۱۲/	•	गढा
۳۱	کہیڑہ	کچھوایہ دولت سنگھ	ماللعہ ۴/	•	खेडा कछवाया
۳۲	گوداپلہ	چوہان بہوانی سنگھ	مااللعہ ۱۲/	•	गोदापला
۳۳	پاردہ	باجنیہ نول سنگھ	لعہ ۱۲/	•	पारधा बाजणया
۳۴	پہاوتہ	اودہ ارجن سنگھ	عہ ۲/	•	फावता

درجہ دوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۵	بیدسہ	چوہان کنک سنگھ	ساعہ ۲/	•	वेदसा चौहानकनकसिंह
۳۶	نتوورہ	راناوت پرتاب سنگھ	ااماعہ	•	ननोवा
۳۷	بنواسہ	چوہان بہاری جی	ماعہ ۴/	•	बनवासा
۳۸	ریچہ	چوہان ہندوسنگھ	مار	•	रीचा हिन्दूसिंह

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۹	کنوریہ	چوہان جیت سنگہ	ما ر عـــا ۱۲/	۰	कन्नोरया
۴۰	گامری	چوہان گمبہیر سنگہ	سا ہے ۸/	۰	गामरी गंभीरसिंह
۴۱	تمبوریہ	چوہان جینجی	ما ہے	۰	तमबोरया चौहानजी
۴۲	چکلی	چوہان رگہوداس	[illegible]	۰	चिकली
۴۳	جہوسادہ	چوہان دہیرجی	اا ـــ ۴/	۰	कसावा धीरजी
۴۴	سکودرہ	چوہان گمان سنگہ	اللہ ـــ ۱۲/	۰	सकोदरा
۴۵	کہمان پور	واجنیہ گلاب جی	ما للعہ ۹/	۰	खमानपुर वाजनया
۴۶	گڈہ	واجنیہ نول سنگہ	ـــ ۱۲/	۰	गुढा
۴۷	گامرہ	چوہان نربہی سنگہ	للعـــ	۰	गामरा निर्भयसिंह
۴۸	دالائی	چوہان بہوان سنگہ	۰	کچہہ خراج نہیں دیتا ہے	वालाई
۴۹	نوری واڑہ	چوہان رتن سنگہ	ـــ ۱۲/	۰	नूरीवाड़ा

درجہ سیوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۵۰	دابیروہ	چوہان پہادجی	۸ر	٠	वाजरदा चौहानपहाद जी
۵۱	باگدری	بیالہ ناہرسنگھ	۴ر	٠	बागदरी नाहरसिंह
۵۲	پیپلودہ	چوہان پرتھی سنگہ	۱۲ر	٠	पीपलोदा
۵۳	پادری	ادہ ناہرسنگہ	۴ر	٠	पादरी
۵۴	پنہ پورہ	چماریہ روپ سنگہ	۹ر	٠	पनापुर चमारया
۵۵	جھنجوہ	بھوسیہ جالوجی	[illegible]	٠	झिंझुवा जालीजी
۵۶	چالہ	چوہان پرتاب سنگہ	۱۳ر	٠	चाला
۵۷	دہاموہ	بھوسیہ کبیرسنگہ		٠	धामोद
۵۸	رینپورہ	بیولہ گلابجی		٠	रेनपुर बेहलागुला बजी
۵۹	رین واڑہ	چوہان سوہن جی	۴ر	٠	रेनवाड़ा
۶۰	سینچیہ	چوہان ہمیرسنگہ	۲ر	٠	संखिया
۶۱	چیتورہ	ادہ جوان سنگہ		٠	चेतोरा

کیفیت	مقدار خرچ	نام جاگیردار	نام جاگیر	نمبر	
۰	[illegible] ۸/	چمپارہ گلاب سنگھ	سندرپور	۶۲	सुंदरपुरा चम्पारा
۰	[illegible] ۱/	چوہان گلاب جی	کھیرواڑہ	۶۳	खेरवाड़ा
۰	[illegible]	چوہان سرتھ سنگھ	کھیرڈونگرہ	۶۴	खेरडूंगरा
۰	[illegible] ۴/	چوہان زورآور سنگھ	گڈھہ	۶۵	गुढ़ा
۰	[illegible]	سندون بھوانی سنگھ	لمان پورہ	۶۶	[illegible]पुरा संदोल
۰	[illegible] ۳/	ادہ مکن سنگھ	ماتوگڑہ	۶۷	मातूगढ़ा [illegible]
۰	[illegible] ۴/	چوہان خوشحال سنگھ	مینالی	۶۸	मेनाली
۰	[illegible] ۵/	[illegible] جی	[illegible]	۶۹	[illegible]
۰	[illegible] ۸/	چارسہ دولت سنگھ	دامری	۷۰	डामरी चमारडा
۰	[illegible] ۳/	چوہان شیو سنگھ	دیوریہ	۷۱	देवरया
۰	[illegible] ۶/	چندراوت گلاب جی	کراریہ	۷۲	करारया
۰	[illegible]	سکتاوت دولت سنگھ	کہاسواڑہ	۷۳	घासवाड़ा
۰	[illegible] ۱۲/	[illegible] جی	وسوندر	۷۴	वसुंदर [illegible]

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۷۵	ٹونک واسہ	چوہان کیسر سنگھ	[illegible]	•	टुंकवासा
۷۶	مکرہ انبہ	چونڈاوت کورسنگھ	[illegible]	•	कमरवाव[?] कुंवरसिंह
۷۷	کہودردہ	چوہان دولی سنگھ	[illegible]	•	खोदरदा दुलीसिंह
۷۸	کہوریہ	چوہان کانہ سنگھ	[illegible]	•	खरेरवा
۷۹	گڈہ	چونڈاوت پرتاب سنگھ	[illegible]	•	गुडा
۸۰	ایضاً	چوہان رتن سنگھ	[illegible]	•	
۸۱	ایضاً	چوہان دلیل سنگھ	[illegible]	•	
۸۲	ایضاً	چوہان کوبجی	[illegible]	•	सोनगजी[?]
۸۳	ایضاً	چوہان ورجاجی	[illegible]	•	[illegible]
۸۴	سوڈپور	چونڈاوت جوان سنگھ	[illegible]	•	मोदपुर
۸۵	جس پور	چوہان سالمجی	[illegible]	•	जसपुर सालमजी[?]
۸۶	بہوارٹہ	چوہان بہوپت سنگھ	[illegible]	•	भवाडा[?] भूपतसिंह
۸۷	ادیلی	[illegible] سنگھ	[illegible]	•	[illegible]

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت	
۸۸	بار	واجنیہ جوان سنگھ	[illegible]	۰	बार वाजनिया
۸۹	پرتلی	دسودہی لچھمن سنگھ	[illegible]	۰	परतली दसोधी
۹۰	پردلہ	چوہان دہیرجی	[illegible]	۰	परदला धीरजी
۹۱	جہورہ	واجنیہ رتن سنگھ	[illegible]	۰	झूरा
۹۲	رام سور	ہیڑتہ سردار سنگھ	[illegible]	۰	रामसोर
۹۳	راتریہ	ہیڑتہ محکم سنگھ	[illegible]	۰	रातिया
۹۴	نینس ولڈہ	چونڈاوت بھوان سنگھ	[illegible]	۰	नैसवाड़ा
۹۵	بارالی	چوہان رتن سنگھ	[illegible]	۰	वारामली
۹۶	بہیڈہ	سولنکی نول سنگھ	[illegible]	۰	भैंडा सोलंकी
۹۷	دہول درہ	چوہان کودر سنگھ	[illegible]	۰	धोलदरा कुदरसिंह
۹۸	کہوداڑہ	چوہان لالجی	[illegible]	۰	घुवाड़ा
۹۹	لیکھی	دامور واگھہ	[illegible]	۰	लेखी दामोरवाघ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت	
۱۰۰	بلوریہ	چوہان اجیت سنگہ	للعـــہ ۲/	۔	विनोरया अजीतसिंह
۱۰۱	ٹیکلہ	چوہان گمان سنگہ	صـــہ ۱۲/	۔	टेकला
۱۰۲	کہادن	چوہان بہارتیجی	صـــہ	۔	खादन
۱۰۳	لمباٹہہ	چوہان اجیت سنگہ	مـــہ ۸/	۔	लम्बाठा
۱۰۴	سیالہ	چوہان رگہناتہہ سنگہ	لعـــہ	۔	मेयाला
۱۰۵	استوواتی	ادہ اودسنگہ	عـــہ	۔	मतुबाती
۱۰۶	ڈہونڈہ واڑہ	چوہان بہوانی سنگہ	للعـــہ ۴/	۔	ढूंडावाड़ा
۱۰۷	گڈہ	چوہان سودہ جی	صـــہ	۔	गुढ़ा सोधजी
۱۰۸	پانتری	چونداوت دولت سنگہ	صـــہ	۔	पान्नरी
۱۰۹	انترسہ	چہپارہ ارجن سنگہ	صـــہ	۔	अंतरसभा चमारा

ڈاک خانہ

کہیرواڑہ سے بانسواڑہ کو ڈاک ڈونگرپور وسگواڑہ ہوکر جاتی ہے
اگرچہ ابہی آمدنی زیادہ نہیں ہے مگر باشندگان ملک خطوط وغیرہ بہیجکر

اوس سے بہت فائدہ اوٹھاتے ہین یقین ہے کہ آمدنی بہت ہوجاویگی
بھیلون کو ہر کار دن مین نوکر رکھا گیا ہے کہ وے بخوبی کام دیتے ہین
پیشتر اجرت بولاوہ یعنی حفاظت ڈاک کی ریاست کے ذمہ تھی اب مہاراو बोलावा
صاحب نے بنظر کفایت اس خرچ کے بذریعہ اقرار تحریری ڈاک کی
حفاظت اپنے ذمہ کر لی ہے

تیسری فصل

بانسواڑہ

ریاست بانسواڑہ کے شمال مین ڈونگرپورا اور اودے پور شمال شرق
اور مشرق مین پرتاب گڈہ جنوب مین ممالک ہلکر و جاورہ اور مغرب مین
ریوا کانٹہ واقع ملک گجرات ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ
۱۰ دقیقہ اور ۲۳ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۲ دقیقہ
اور ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ کے درمیان طول مین شمال سے جنوب کیطرف
۴۵ میل اور عرض مین مشرق سے مغرب کی جانب ۳۳ میل ہے اوسکا
رقبہ ۱۴۴۰ مربع میل آبادی ۱۴۴۰۰۰ باشندون کی اور اوسط
جمع سالانہ ۱۲۶۰۰۰ روپیہ ہے —
شہر بانسواڑہ مئو ڈلیسہ کی سڑک پر مئو سے ۱۲۳ میل شمال مغرب
مین اور ماہی ندی کے کنارہ چپ سے آٹھ میل مغرب مین واقع ہے
اوسکی بہت وسیع شہر پناہ ہے مگر اس احاطے کے اندر زیادہ تر قبہ پر باغات

ہین آبادی صرف ایک جزو پر ہے ـ

مہارا ول صاحب کا محل شہر سے بلندی پر مضبوط اور قلعہ کے ہمشکل عمارت ہے اوسکے قریب ایک تالاب ہے اوسپر سبزی و درختی سے بڑی رونق رہتی ہے اور تالاب کے پختہ گہاٹ بنے ہوئے ہین شہر مین ہنود کے چند عمدہ مندر ہین اور بازار بہت وسیع ہے زیادہ تر برہمنون کی آبادی ہے مگر مسلمان بہی بہت ہین یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ اور ۲۴ دقیقہ پر واقع ہے مگر قدیم شہر بانسواڑہ جسکو جگمل سنگہ نے بونگر نامی بہیل سے یہہ ملک فتح کر کے آباد کیا تہا اس دار الریاست حال سے کسیقدر فاصلہ پر ہے اس شہر مین سنہ ۱۸۶۸ء کی خانہ شماری کے بموجب ۱۶۴۸ گہر ہین اور ۵۸۲۵ آدمیون کی آبادی اس تفصیل سے ہے ـ

डूंगर

مرد ۱۶۳۹ عورت ۲۱۷۶ طفل ۱۳۳۵ دختر ۶۷۵

قلعہ کے نیچے ایک چہوٹی ندی بہتی ہے ـ

علاوہ بانسواڑہ کے اس ریاست مین خوشحال گڑہ و کلنجرہ و سنگواڑہ بڑے قصبات ہین ـ

نمبر	نام قصبه	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
۱	خوشحال گڑھ	۲۳	۱۰	۷۴	۲۷	بانسواڑہ سے ۲۲ میل جنوب مین	खुशालगढ़
۳	کلنجرہ	۲۳	۲۴	۷۴	۳۸	نیمچ و بڑودہ کے راستہ پر نیمچ سے ۹۹ میل جنوب و مغرب مین	कालिन्जरा
۳	سنگواڑہ	۲۳	۳۷	۷۴	۴۱	[illegible] کے راستہ مین [illegible] سے ۲۳ میل شمال و مغرب مین	संगवाड़ा

ان مین سے کلنجرہ جسے کنجرہ بھی کہتے ہین بہت پرانا قصبہ ہے وہان ایک کन्जरा
قدیم عمدہ مندر ہے کہ ویرانی متروک پڑا ہے بشپ ہیبر صاحب نے لکھا ہے
کہ یہہ عظیم الشان عمارت جینیون کا مندر ہے اوسمین گنبد و مینارین بہت
ہین کل عمارت چند حصون مین منقسم ہے چھتین سنگین ہین اور کل درودیوار
باریک و عمدہ نقش و نگار سے منقوش ہین سابقاً جینی لوگ بہت دولتمند जैनी
اور تجارت پیشہ تھے مگر مرہٹون کی ظلم و زیادتی سے سب چھوڑ کر چلے گئے
مہارادل صاحب والی بانسواڑہ اودے پور کے مہارانا صاحب کے
خاندان مین سے ہین اور ملک بانسواڑہ بھی کسی زمانہ مین راج اودے پور
مین داخل تھا یہان کے رئیس بانی ریاست ڈونگرپور کے چھوٹے بھائی
کی اولاد مین سے ہین اور اون کے توابعین جاگیردار بھی اوسی قوم
سے ہین۔ مثل ڈونگرپور کے بانسواڑہ کی ریاست کو بھی مغلون اور

مرہٹون کی ظلم وتعدی سے بہت تکلیف پہونچی ہے خصوص مرہٹون نے یہان
کے رئیس اور رعایا کو ایسا تنگ وتباہ کیا تہا کہ سرکار انگریزی کے فتح
ہونے پر رئیس بانسواڑہ نے صرف اس شرط پر کہ مرہٹون کو ملک سے
نکالدیا جاوے سرکار کا خراج گذار ہونیکی درخواست کی اور سیندہیہ
ہلکر اور دہار کی افواج کو خارج کرنے کی غرض سے ملک کی آمدنی مین سے
فی روپیہ چہہ آنہ خراج دینا منظور کیا۔ اس مراد سے سنہ ۱۸۱۲ع مین اپنے
وکیل کو مع مسودہ عہدنامہ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کیخدمت مین بہیجا
صاحب موصوف نے ہدایت کی کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی سے درخواست
کرین اسپر وکیل اون کے پاس گیا اور اگرچہ اوسوقت تعہد پختہ نہوا مگر
پانچ برس بعد وکیل نے اونہین کاغذات کے ذریعہ سے اور اونہین شرائط
پر بتاریخ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۱۸ع عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم منضبط کیا مگر رئیس نے
جسکا نام مہارادل امید سنگہ تہا شاید اس خیال سے کہ خوف کا وقت گذر گیا
یا شرائط کو جو خود اونہین کی درخواست کے بموجب تجویز ہوئین تہین بہت
سخت اور خلاف مطلب اپنے تصور کرکے عہدنامہ کو تصدیق نہ کیا اور اوسپر
عمل کرنے سے انکار کیا۔ اول تو سرکار انگریزی نے اوسی عہدنامہ کو
واجب التعمیل قرار دیکر اوسپر عملدرآمد رکھنے کی ہدایت کی تہی مگر اونہین ایام
مین ریاست دہار سے عہدنامہ منضبط ہوا اور اوسکے بموجب جو خراج
کہ ڈونگرپور بانسواڑہ سے اوس ریاست مین لیا جاتا تہا سرکار انگریزی
مین منتقل ہوا سرکار کو بہی ترمیم عہدنامہ مین کچہہ عذر نہوا ۲۵ دسمبر سنہ ۱۸۱۹ع

دوسرا عہدنامہ مندرجہ نقشہ منضبط ہوا اس عہدنامہ کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت انگریزی اور اقرار دستگیری اپنے اور اپنے جانشینون کے بمقابلہ سرکش رشتہ دار و توابعین کے سرکار انگریزی کو بقایا خراج واجب الطلب پہلے سرپرست سرکارون کا اور آیندہ کو سالانہ خراج جو مصارف حفاظت و امداد کیواسطے کافی ہو مگر آمدنی ملک کی فی روپیہ چھہ آنہ سے زیادہ نہو ادا کرنا قبول کیا بعد ازان بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بقایا خراج بقدر سینتیس ہزار روپیہ بذریعہ اقساط اور خراج تین سال بہ تخفیف ادا ہونا قرار پاکر آیندہ کیواسطے مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ کہ آمدنی حال کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے مقرر ہوا۔

عہدنامہ

درمیان سرکار انگریزی و مہاراول سری بھوانی سنگہ صاحب رئیس بانسواڑہ

ازانجاکہ عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہاراول سری بھوانی سنگہ صاحب راول بانسواڑہ مورخہ ۲۵ - دسمبر ۱۸۱۸ع مطابق ۱۳ - ماگھ سمت ۱۸۷۵ کی آٹھوین قلم مین مہاراول صاحب نے کل بقایا خراج واجب الطلب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک ایسی قسطون سے کہ بمقتضائے گنجایش آمدنی ریاست و حسب مرضی سرکار انگریزی واجب ہون داخل کرنے کا اقرار کیا ہے اور سرکار انگریزی بلحاظ کمی

آمدنی و مفلسی ریاست مہاراول صاحب بجاے کل بقایا خراج مندرجہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کہ اسقدر خراج ترقی ریاست کے زمانہ مین دیگر ریاستون کو ہر سال دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے —

مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ زر مذکور بموجب اقساط مندرجہ ذیل داخل کرینگے -

پہاگن سمت ۱۸۷۶ فروری ۱۸۲۰ء ال صمار	بیساکہ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل ۱۸۲۰ء ال صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری ۱۸۲۱ء ال صمار	بیساکہ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل ۱۸۲۱ء ال صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری ۱۸۲۲ء سہ صمار	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل ۱۸۲۲ء سہ صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ جنوری ۱۸۲۳ء سہ صمار	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ اپریل ۱۸۲۳ء سہ صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ جنوری ۱۸۲۴ء سہ صمار	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ اپریل ۱۸۲۴ء سہ صما
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ جنوری ۱۸۲۵ء سہ صمار	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل ۱۸۲۵ء سہ صما

از آنجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب سے بعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست [illegible]

چہہ آنہ تک سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ جہالاول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو خراج سنہ ۱۸۱۹ع و سنہ ۱۸۲۰ع و سنہ ۱۸۲۱ع کا حسب تفصیل ذیل بندوبست کیا ہے اور جہالاول صاحب اقرار کرتے ہین کہ اوسی کے بموجب ادا کرینگے۔

سنہ ۱۸۱۹ع [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ع [illegible]	
پہاگن سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸
فروری سنہ ۱۸۲۰ع	اپریل سنہ ۱۸۲۰ع	جنوری سنہ ۱۸۲۱ع	اپریل سنہ ۱۸۲۱ع
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۲۱ع [illegible]

ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹
جنوری سنہ ۱۸۲۲ع	اپریل سنہ ۱۸۲۲ع
[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کیواسطے کیا گیا ہے بعد انقضاء اس میعاد کے بموجب شرط نوین قلم عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی خراج کا ایسا بندوبست کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور جہالاول صاحب کے ملک کی ترقی اور دونون سرکارون کے فوائد کی روسے واجب و مناسب متصور ہوگا۔

اس عہدنامہ کو کپتان آئی میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم سر جان مالکم
صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراول سری بھوانی سنگھ صاحب نے
منجانب اپنے بتاریخ ۱۵ فروری سنہ ۱۸۲۰ء مطابق پھاگن سدی ۲ سمت ۱۸۷۶
و ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری بمقام بانسواڑہ مرتب کیا —
سنہ ۱۸۲۴ء میں ایک عہدنامہ بابت ادائے ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ
سالانہ مصارف فوج جیساڈونگرپور کی ریاست سے ہوا تھا منضبط
ہوا مگر اوسپر کبھی عملدرآمد نہوا اس سے وہ منسوخ سمجھا گیا سنہ ۱۸۲۴ء
تک بانسواڑہ مین بھیل و دیگر غارتگرون کی شرارت سے بہت فساد
رہا اوسکے انسداد اور مفسدون کو سزا دینے مین محنت و کوشش عمل مین
آئی اوسوقت سے اس ملک مین امن و امان ہوگیا رفع بدنظمی کے بعد
آمدنی ملک مین بہت اضافہ ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ لکھتے ہین کہ
کہ اگر مہاراول صاحب اور اونکا دیوان کہ دوست بھی تھا بدچلن اور
کاروبار ریاست سے غافل نہوجاتے تو اوس سے زیادہ اضافہ ہوتا
اونکی زیادتی کا نتیجہ روز بروز ظہور پذیر ہونے لگا جو روپیہ سرکاری خراج
مین دیا جاتا مہاراول بھوانی سنگھ اور اون کے مختار نے عیش و
عشرت مین خرچ کردیا عرصہ دراز کا خراج باقی رہگیا تب صاحب پولیٹکل
ایجنٹ کو جہد بلیغ کرنی پڑی آخرکار مہاراول صاحب نے بمشکل تمام دیوان
کو موقوف کرنا قبول کیا اور کسیقدر زرخراج واجب الطلب مین سے
بھی ادا کیا اور غارتگری کی وارداتین بکثرت ہونے لگین اون کے

انسداد کار ریاست پرتاپ گڈھ کی مدد سے بندوبست کرایا گیا۔
سنہ ۱۸۲۹ء مین کپتان سپیرس صاحب نے کہ ریاست کی اصلاح و انتظام کیواسطے گئے تھے بہ ثبوت جرم ایک پولیس کے اہلکار کو موقوف کیا اوس نے چندمرتبہ از سرنو اپنے عہدہ پر بحال ہونے کی درخواست کی مگر صاحب نے منظور کرنا مناسب نہ سمجھا جب اوسکو تحقیق ہوگیا کہ صاحب مقرر نکرینگے تو ایک مسلمان ملازم سے ساز کرکے اون کے قتل کا اقدام کیا مگر قبل اسکے کہ ارتکاب جرم وقوع مین آوے راز فاش ہوگیا تحقیقات سے ثبوت جرم مین کچھ شبہہ نہ رہا تاہم اس وجہہ سے کہ صرف قراین کی شہادت تھی مجرمون کو جلاوطنی بعبور دریاے شور کی سزادی گئی اس نرم سزا پر بھی مقدم مجرم اثناء راستہ بمبئی سے مفرور ہوگیا۔
دیوان کی موقوفی کے بعد مہاراول بھوانی سنگہ صرف تھوڑے عرصہ تک زندہ رہے اونکا کوئی وارث نہ تھا اسواسطے سرداروں نے باتفاق صاحب پولٹیکل ایجینٹ بہادر سنگہ نامی سردار کو کہ سب سے زیادہ مستحق تھا متبنی و مسندنشین کیا۔ اسیطرح جب بہادر سنگہ کا انتقال ہوا مہاراول لچھمن سنگہ صاحب رئیس حال کو متبنی لیا مگر اس مرتبہ مان سنگہ کھنڈو کے ٹہاکر نے اون کی مسندنشینی مین رخنہ انداز ہوکر دعوی کیا کہ میرا بیٹا زیادہ مستحق ہے وہ رئیس ہونا چاہیئے مگر جب اوس کے خراج واجب الادا سے ریاست مین سے تیرہ سو روپیہ سالانہ معاف کردیا تو وہ اپنے دعوی سے دست بردار ہوگیا۔

اوسوقت سے مہاراول لچھمن سنگھ صاحب ریاست مین حکمران ہین بعض
صاحبون نے اونکو بہت ہوشیار مستعد اور محنتی لکھا ہے مگر بدانتظامی
ریاست کی اکثر شکایت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کاروبار ریاست
پر متوجہ و دل نہاد نہین ہوے ہین تا بحدیکہ حکام انگریزی نے بھی اونکو
نصیحت کی تو کچھہ کارگر نہوئی چنانچہ سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء کی رپورٹ مین لکھا گیا ہے
کہ مہاراول صاحب خوش مزاج ہین اور ہر ایک صلاح کو بخوشی قبول کرتے
ہین مگر اوسکو یاد نہین رکھتے اور نہ اپنے اقرار کا ایفا کرتے ہین ریاست
مین جو ترقی ہوئی ہے تاکید استدعا سے کرائی گئی ہے مہاراول صاحب
کو مخملی دستانہ کے اندر فولادی پنجہ کہا جاوے تو بیجا ہے —

مہاراول صاحب کی نو رانیان ہین اون مین سے ساتوین رانی
رایبیری جی سے پوربدہ مین جاکر سنہ ۱۸۵۱ء مین شادی کی تھی اور دوسر
سال اوسی رانی کی بہتجی سے آٹھوین شادی کی اور اپریل سنہ ۱۸۶۲ء مین
موٹا گانو کے ٹھاکر جاگیردار ریاست کی ہمشیرہ سے نوین شادی کی ہے
آخر سنہ ۱۸۷۱ء تک مہاراول صاحب کے چھہ پسر اور ایک دختر ہوئی تھی
منجملہ اون کے چار پسر رانیون سے پیدا ہوے اور دو کنیزکون سے
لڑکون مین سے کنور جی سنگھ کا کہ سب سے بڑا تھا نومبر سنہ ۱۸۶۹ء مین اور
دوسرے کنور ساوول سنگھ کنیززادہ کا یکم جون سنہ ۱۸۷۰ء کو انتقال ہوگیا
باقی چار کنور حسب تفصیل ہین
اگر سنگھ عمر ۱۳ سال — سنگرام سنگھ عمر ۱۲ سال — سندر سنگھ عمر ۹ سال

रायबेरीजी चोरेदा

मोरागांव

جو ۱۴-اپریل سنہ ۱۸۵۵ء کو پیدا ہوا تھا-

مہاراول صاحب کو لڑکون کی تعلیم وتربیت کا بہت شوق ہے سنہ ۱۸۸۰ء مین اگرسنگ سنسکرت اور فارسی پڑہتا تہا اور سنگرام سنگہ نے ہندی شروع کی تہی یقین ہے اب اونہون نے اچہی استعداد حاصل کرلی ہوگی ستمبر سنہ ۱۸۸۳ء مین رانی چہوٹی رالیوری جی سے دختر پیدا ہوئی تہی کہ اگست سنہ ۱۸۸۴ء مین مرگئی -

اس ریاست کے وسط کی زمین ماہی ندی سے دارالحکومت تک سیراب اور آباد ان ہے مگر گرد نواح کے جنگلون مین بہیل بکثرت اور نہایت کثیر و بد پیشہ ہین مہاراول صاحب کا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکو بندوقین بہت ہاتہہ آگئی ہین جب سے از بس مقسد ہوگئے ہین مہاراجہ سیندہیہ کے علاقہ مالوہ کے زمیندار بانسواڑہ پرتاب گڈہ کے بہیلون کو چوتہہ یعنی چہارم پیداوار بطور حق حفاظت وامداد وقت ضرورت کے دیتی ہین مگر فی زمانہ ملک مین ترقی ہونے سے زمیندارن نے اداے زر چوتہہ مین انکار کیا اسپر بہیلون نے فساد کیا اور سنہ ۱۸۵۵ء مین بانسواڑہ کے بہیلون نے بافسری گنگا راول - موضع موکہیری پر حملہ کیا مگر اونکو شکست ہوئی اور گنگا راول کا بہائی جیجا راول مارا گیا اس سے خون کا جہگڑا پیدا ہوگیا کہ اب تک چلا جاتا ہے اور اسو جہہ سے کہ مہاراجگان ہلکر وسیندہیہ کے ممالک سے بہی بندوبست کامل نہوا اس فساد کے انسداد کی صورت ظہور مین نہ آئی علی العموم کل ہندوستانی ریاستین

माहीनदी

गंगा रावल
मोरखेरी
जीना रावल

عملہ پولیس بہت غیر مکتفی رکھتے ہین اور حکام انگریزی سے مدد کے امیدوار
رہتے ہین اونہین ایام مین ریاست سونتھہ تحت گورنمنٹ بمبئی کے بہیلون سے سुन्थ
لڑائی ہو رہی تھی اور پوسینہ واقع گجرات ماتحت ایجنسی ماہی کانٹہ پासेना
مین فساد تھا اور علاقہ سروہی کے بھاکر بھیل باغی ہو رہے تھے اسلئے भाखरमीना
بنظر انسداد فساد بہیلون کے دربار بانسواڑہ سے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
مغربی مالوہ کی خدمت مین وکیل متعین کرایا گیا اور سرداران حال کو ٹھاکر
کیسری سنگہ دیوان بانسواڑہ سے کہ قوم سے اہلکار اور نہایت لائق
و ہوشیار اور بہادر شخص ہے بہیلون کو ارتکاب واردات سے باز رکھا
مگر یہہ بندوبست بطور عارضی کارآمد ہوا کوئی تدبیر کہ ہمیشہ کو فساد رفع کرنے
کے واسطے کافی ہو عمل مین نہ آئی —
بانسواڑہ کے بہیل ہندو ہین مسلمانون کا کہانا کہانے سے پرہیز کرتے
ہین برہمنون کو بزرگ سمجہتے ہین مگر بقول راول صاحب اونکو مارتے ہین
کثرت سے شراب خوار اور افیونی ہین اور مہوہ کی شراب پیتے ہین اون
کی شادی و غمی اور ولادت کی رسمیات وہی ہین جو ہنود مین جاری ہین
مگر جو لوگ مرض ہیضہ سے مرین اونکو داغ نہین دیتے دفن کرتے ہین
سنہ ۱۸۶۶ء مین کرنل میکسن صاحب و میجر ہوارڈ صاحب و میجر مکنزی صاحب ...ई साहब
کی رپورٹون سے دربار بانسواڑہ کی خرابی و ابتری کی مفصل کیفیت
معلوم ہوئی کہ تحت ایجنسی میواڑ مین اس ریاست کا حال کل دیگر ریاستون
سے بدتر ہے راو کوشل گڈہ اور اس ریاست کے درمیان نزاع ہے

اور اس انتہائی درجہ کو پہونچ گیا ہے کہ اوسکے فیصلہ کیواسطے سرکار انگریزی
کو مداخلت کرنی لازم آوے اوس نے یہانتک سرکشی و عدول حکمی کی
کہ عبد الطلب صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے صاف جواب دیا کہ میری ریاست
بانسواڑہ سے بالکل علیحدہ ہے اگر بانسواڑہ کی معرفت مجھکو تحریر آویگی
ہرگز جواب ندونگا ہر چند فہمایش ہوئی کہ سرکار کا عہدنامہ بانسواڑہ
سنہ ہے تم سے نہین ہے تم بانسواڑہ کے ماتحت ہو مگر مطلق اثر پذیر
نہوئی راو کوشل گڈہ کی جاگیر رتلام کے علاقہ مین بھی ۵۶ گانو ہین
اور راجہ رتلام کا ہمقدم و ماتحت ہونے سے اوسکو بانسواڑہ سے
دعوی ہمسری کی یہانتک جرأت ہوئی کہ عبد الطلب صاحب پولٹیکل
ایجنٹ بانسواڑہ مین آیا مگر مہارا ول صاحب سے ملاقات کرنیکے
واسطے نہ گیا تحقیقات سے اوسکا دعوی خودسری محض بے اصل ثابت
ہوا اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ سنہ ۱۸۵۵ع مین راو کشل گڈہ اور راجہ
رتلام کے نزاع کی تحقیقات ہوئی تب فیصلہ ہوچکا ہے کہ راو کشل گڈہ
ریاست بانسواڑہ کا ماتحت ہے رتلام سے تعلق نہین رکھتا مگر مشکل یہہ
نظر آئی کہ اس مختصر ریاست کے رئیس سے بلا امداد سرکار انگریزی اپنے
ماتحت سردار کو ضبط و اختیار مین رکھنے کی امید نہین اور چونکہ مواخذ
ذگی راو مذکور کی تحقیقات مین اسناد مدخلہ بانسواڑہ مصنوعی ثابت
ہوئین ایسے بے ایمان رئیس کو مدد دینا بھی ناواجب اور خلاف
مصلحت معلوم ہوا۔

۱۸۶۸ و ۶۹ء میں ریاست کی بدنظمی اور اوسکے انسداد کی تدبیروں کی
پھر مفصل رپورٹ ہوئی اور رئیس نے اپنے ماتحت پر ریاست نامہ داخل کیا
تھا اور گورنمنٹ سے دہوکہ کہا کر چند مہینے تک اوسکی جاگیر قرق رکہی تہی
اسکے ثابت ہونے پر رئیس پر گورنمنٹ کا بہت عتاب ہوا آخر الامر مسٹر اچی
بھیکاجی صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ بانسواڑہ میں مقرر ہوکے اور
اونہوں نے بتاریخ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۹ء اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور
اول رپورٹ میں لکہا ہے کہ اس ریاست کا حال ابتر ہے تہوڑا سا
ملک خالصہ میں ہے باقی سب جاگیرداران اور سرداروں میں منقسم
ہو رہا ہے اونہوں نے مدت سے ریاست کی اطاعت نہیں کی ہے اور
نہ اب کرتے ہیں اگرچہ ہر ایک ٹہاکر کے ذمہ فرض ہے کہ بقدر جمعیت
کے راج کی نوکری کرے مگر یہ امر کہ فلاں ٹہاکر کو کسقدر جمعیت نوکری میں
رکہنی چاہیے راج کے کسی کاغذ سے تحقیق نہیں ہوتا دیگر ریاستوں میں
چند سردار سرکش ہوتے ہیں یہاں صرف چند سرکشی سے مستثنیٰ ہیں باقی
سب سرکش ہیں کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل تشریف لائے تہے اونکو پیشی میں
طلب کیا تہا صرف چند سردار آئے اگر اسکا انتظام نہوا تو احتمال ہے کہ فساد
ہو جاوے انتظام ریاست برائے نام ایک شخص کم حیثیت کو مہیاری
چمن جی کو سپرد ہے مگر اصل میں مہارا اول صاحب کہ ہوشیار ہیں خود
کرتے ہیں

कांगड़ा کانگڑہ کے متعلق میں رکہا اوتہا اوسنے پست ہمت ہو رہے ہیں اور

بعض خودغرض اہلکارون کے شاکی ہین کہ اونہون نے اسمقدمہ
مین بے وجہہ اونکا نام شامل کرکے بدنام کردیا ہے اونکا بیان ہے
کہ جس جرم مین مجہکو سزا ہوئی ہے اوسکا بانی کوٹہیاری کیسری سنگہ
تہا گورنمنٹ نے اوسکو بےقصور سمجہا ہے اوس نے اہلکاران دربار
کو اس معاملہ مین ضد کرنے پر خفیہ و بغیر معلوم طور پر آمادہ کیا تہا اور
گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اوس نے اس دغابازی مین شامل نہونے کی
غرض سے اپنے عہدہ کا نقصان اوٹہایا ہے اقبال تحریری صرف بنظر
ترحم اہلکارون کو عتاب گورنمنٹ سے بچانے کے واسطے کیا تہا اور
اس مین بہی کوٹہیاری کیسری سنگہ نے دبایا تہا کہ اگر نہ کروگے تو
ریاست ضبط ہوجاویگی چنانچہ مہاراول صاحب کی یہہ تقریر راست معلوم
ہوتی ہے مدت تک کوٹہیاری کیسری سنگہ سے بہت ناراض رہے اور
حکم دیا کہ وہ کسی سے ملنے نہ پاوے مئی سنہ ۱۸۷۳ء مین اس الزام سے
کہ ایام ہولی مین وہ اپنے رشتہ دارون سے ملا تہا اوسکو ریاست
سے خارج کردیا علی العموم ٹہاکر لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ریاست صرف
خراج کی مستحق ہے جاگیرون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرنے کی
مجاز نہین ہے اگرچہ وے زبانی اقرار کرتے ہین کہ ہم ہر معاملہ مین راج
کے مطیع ہین مگر مجرمون کے سپرد کرنے مین پس وپیش کرتے ہین
اسوجہہ سے مجرمون کو پناہ دینے سے اور اون سے خفیہ جرمانہ لینے
سے اونکو بڑا فائدہ ہے اور ارتکاب جرم زیادہ ہوتا ہے۔ اسکے سوا

اونکو یہہ بہی شکایت تہی کہ ہم سے خراج کے علاوہ اونسے جاگیرین سے
فی روپیہ دو آنہ وچار آنہ اور لیا جاتا ہے اور ہمارے منصب کے موافق
تعظیم وتکریم نہین ہوتی ہے۔

مگر صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کی فہمایش سے مہاراول صاحب
سردارون کی حسب رتبہ تعظیم وتکریم کرنے لگے اور خراج کے باب مین
اول تو اونہون نے عذر کیا تہا کہ اسکے بغیر مصارف کا بندوبست ممکن
نہین ہے مگر جب زیر باری رفع ہو گئی تو اوسمین بہی تخفیف کردی کہ
اسطرح بجز چند سرداران کوشل گڈہ وگڈہی وغیرہ کے کل سردارون
کی شکایت رفع ہوگئی اور اون کے اور رئیس کے درمیان یگانگت اور
محبت کا رابطہ قایم ہوگیا۔

کاروبار ریاست کا اہتمام کوٹہیاری چمن لال کہ ایک کم حیثیت اور سادہ لوح
شخص ہے کرتا رہا ہے وہ ایسا بزدلہ ہے کہ اوسکو متصدی ڈراتے
رہتے ہین وہ گنپت لال نامی ایک شخص سے جسپر مہاراول صاحب کی بہت
مہربانی ہے ازبس خوف کہاتا ہے یہہ گنپت لال وسی انجہب لال کا بہائی
ہے جسکو گورنمنٹ نے رئیس کو گمراہ کرنے کی علت مین ریاست سے نکالا
تہا دستور قدیم سے انحراف کرتے ہین خواہ وہ دستور کیسا ہی خراب ہو
کوٹہیاری چمن لال کامدار کو بہت مخالفت ہے وہ صاحب اسسٹنٹ
سے ہر ایک امر مخفی رکہتا ہے بلکہ اسی لفظ سے کہ اظہار حال کرنا پڑے اوسے
نہین ملتا ہے۔

بماہ ستمبر سنہ ۷۴ء موضع پوری پچھری میں پرتاپ گڈھ اور بانسواڑہ کی
ریاستوں میں باہم ملکیت دیہہ مذکور کی بابت تنازعہ اور سخت مقابلہ
ہوا اور سہین پرتاپ گڈھ کے ۲۹ - آدمی مقتول اور ۴۲ مجروح ہوئے اور
بانسواڑہ کے دو آدمی مقتول اور چار مجروح ہوئے اور پرتاپ گڈھ
کا [illegible] کا مال و اسباب غارت ہوا اس مقدمہ کی تحقیقات ہو کر
کوٹھیاری چمن لال کامدار بانسواڑہ بہ ثبوت جرم حسب الحکم گورنمنٹ ہند
دس برس کیواسطے ملک سے جلاوطن ہوا اور اوس سے ہزار روپیہ
جرمانہ لیا گیا - اور پانچ دیگر اہلکار جو واردات مذکور میں شریک تھے
پانچ پانچ برس کیواسطے قید ہو کر بانسواڑہ اور اودے پور کے جیلخانوں
میں بھیجے گئے - اور میجر گننگ صاحب دوم کمانڈنٹ بھیل کور میں نے
مع جمعیت فوج مذکور موقع پر جا کر بعد فیصلہ سرحد تنازعہ کے مینارہ ہای
سرحدی تعمیر کرائے -

کوشل گڈھ کے راو نے جب اوس پر بہت تاکید ہوئی ۱۹ - اپریل سنہ ۷۶ء
کو اپنا وکیل محکمہ اسسٹنٹی میں متعین کیا مگر خود اختیاری کا دعوی اور
ریاست سے سرکشی و عدول حکمی مدت تک نہ چھوڑی بلکہ جب سے کانگڑہ
کے مقدمہ میں حکم اخیر ہوا اوس نے اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ سمجھ
لیا باوجودیکہ بہ اتباع حکم گورنمنٹ مندرجہ چٹھی مسٹر سیٹن کار صاحب
سیکرٹری محکومہ ۲۲ - جولائی سنہ ۷۳ء اوسکو متواتر ہدایت و تاکید ہوئی
کہ ریاست بانسواڑہ میں خراج ادا کرے اور رئیس کی اطاعت کرے

مگر عرصہ تک تعمیل نکی آخرکار جنوری سنہ ۱۸۵۳ء مین خراج داخل کیا مگر غرور
وخودسری سے باز نہ آیا انتظام جاگیر کیواسطے صلاح دی گئی اوسپر مطلق
عمل نہوا اور راو سکے علاقہ مین کنجر غارتگرون سے ۴.۴ تہان گلو پارچہ کی
بازیافت ہوئے تہے اونکو باوجودیکہ پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
سے کئی دفعہ احکام جاری ہوئے واپس نہ کیا اوسکی جاگیر کا کل کار و بار
قادر بوہرہ کے اختیار مین تہا اور یہہ شخص نہایت رشوت خوار تہا اوسکے
ظلم سے رعایا نالان تہی سنہ ۱۸۵۵ء مین مطالبہ تلوار بندی یعنی نذرانہ
مسند نشینی جسکی بابت ریاست سے متواتر تاکید تہی اور راو کو اوسکے
ادا کرنے مین مطلق انکار تہا حسب سفارش صاحب پولیٹکل ایجنٹ بحکم گورنمنٹ
معاف ہوگیا۔

مئی سنہ ۱۸۵۰ء مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خبر پہونچی کہ کوشل گڈہ مین مسماۃ
چندو بہیلنی عمر ہشتاد سالہ کو بحکم کامدار راو ڈاکن ہونے کی علت مین
لٹکا کر مار ڈالا ہے اسکی نسبت بحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ تحقیقات
ہوئی جرم ثابت ہوکر بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل قادر بوہرہ کامدار
کوشل گڈہ اور وستہ بہوپا ڈاکن پکڑنے والے کو سزائے قید پانچ
پانچ سال اور علی کوتوال کوشل گڈہ کو قید ایک سال ہوکر مجلس اجمیر مین
بہیجے گئے اور راو کوشل گڈہ پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کہ منجملہ اوسکے
ایک ہزار روپیہ مسماۃ چندو متوفیہ کے دو پسران کو بطور خون بہا دلوایا
گیا اس ملک کے لوگون خصوصاً سکناء بانسواڑہ وکوشل گڈہ کا ڈاکن پر

بہت اعتقاد ہے اس مقدمہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ڈاکنون کا لٹکانا
اور مارنا مروج عوام تہا صرف زمانہ حال مین کم ہوگیا ہے اس مقدمہ مین سزا
ہونے سے کل بہیلون کو عبرت ہوگئی —

کوشل گڈہ مین قریب ۱۲۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور راو کی آمدنی
بہتر ہزار روپیہ سالانہ کی ہے ملک آبادان اور سیراب ہے بنام نہاد شفاخانہ
ایک حکیم سات روپیہ تنخواہ کا نوکر ہے اور ایسا ہی ایک مکتب ہے جسمین
چند لڑکے پڑہتے ہین اوسکا بہی خرچ راو اپنی رعایا سے وصول کرتا ہے
کہ اوسکو ممانعت کی گئی ہے مسافران گجرات و مالوہ کی آسایش کیواسطے
سڑک اعظم پر جو کوشل گڈہ ہو کر گذری ہے بصرف مبلغ [illegible] کی سرا
تعمیر ہوئی اوسمین ایک ہزار روپیہ جرمانہ منجملہ ڈاکن کشی فوگی راو سے
دیا گیا ہے اور باقی خرچ راو نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے —

ستمبر ۱۸۷۵ء مین صاحب اسسٹنٹ نے سرحد بانسواڑہ و کوشل گڈہ
پر ۱۵۰ مقدمات فیصل کئے اور سال تمام مین صرف ایک جدید مقدمہ پیدا
ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اب اون کی خصومت رفع ہوگئی ہے —

موضع چیٹا تہلہ و مینڈہی کہیڑہ پرگنہ چلکاری علاقہ بانسواڑہ اور موضع बराथला मेडी खेडा चिलकारी
ظالم پور علاقہ کوشل گڈہ کے درمیان مدت سے فساد تہا اور طرفین
سے چند آدمی مارے گئے تہے صاحب نے جانبین کے سرگروہون
کو جمع کرکے تلوار کی قسم لے لی اور آیندہ کو رفع شر کر دیا —

۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء مین گڈہی کے ٹہاکر رتن سنگہ نے بہی ریاست سے سرکشی

اختیار کی اوسکی دختر مہاراناصاحب میواڑ سے منسوب ہوئی ہے مہارانا
صاحب نے اوسکو راؤ کا خطاب دیا اسپر دربار بانسواڑہ کو خصوص
اسوجہہ سے کہ خطاب لینے سے پیشتر اجازت کیون نہین لی رشک وحسد
ہوا دوسرے رتن سنگہ نے بلا استمزاج دربار بیٹا تبنی لیا تیسری
عندالطلب حکام انگریزی مجرمان مرتکب واردات کو سپرد نہین کیا
مہارا ول صاحب نے اوسکے باغ واقع بانسواڑہ کا ایک حصہ سڑک
بنانے کے حیلہ سے لے لیا دوسرے اوسکے علاقہ مین محصول راہداری
کہ حسب بیان اوسکے ہمیشہ معاف رہا ہے وصول کرنا شروع کیا عرصہ
تک طرفین سے بہت شکایت رہی مگر چونکہ یہہ سردار یہان کے معزز
وزبردست ٹھاکرون مین سے ہے اور بخلاف راؤ کوشل گڈہ کے
وہ مغرور وناسعقول ہے صاف طبیعت اور راست باز ہے اور ہر ایک
کی صلاح پر عمل کرتا ہے اور ریاست کے سب آدمی اوسکی عزت واوقیر کرتے
ہین لوگون نے متوسط ہوکر صلح کرادی کہ مہارا ول صاحب نے خطاب
راؤ عطیہ مہارانا صاحب میواڑ کو قبول کرلیا اور باغ کے عوض اور
زمین دیدی اور محصول راہداری کی نسبت بھی مناسب تجویز کردی اور
جب کو مہیاری چمن لال بوہری ریچھیری کے مقدمہ مین ماخوذ ہوکر ریاست
سے خارج کیا گیا راؤ رتن سنگہ عہدہ دیوانی راج پر مقرر ہوا۔
سنہ ۱۸۶۷ء مین ہمت سنگہ نامی ٹھاکر گڈہ کا جاگیردار باغی ہوگیا اور حدود
بانسواڑہ مین انواع فساد کئے مدت تک راج کی فوج اوسکو گرفتار نکرسکی

وقت تعاقب میواڑ و ڈونگرپور کے علاقہ مین چلاجاتا تہا اور وہان اوسکو
پناہ ملتی تہی — ۱۷ مئی ۱۸۹۸ء کو اوسکا راج کے سپاہیون سے مقابلہ
ہوا اور وہ اون کے ہاتہہ سے مارا گیا —

ٹہاکر اونکار سنگہ اوریوے واڑہ والہ کہ اول درجہ کا تعظیمی سردار تہا ओरेवाडा
نومبر ۱۸۹۸ء مین مرگیا اوسکی بیوہ نے پربت سنگہ نامی بہتیجے کو گود لیا
اور ریاست کے ٹہاکرون نے بہی منظور کرلیا تہا مگر اس وجہہ سے
کہ اونکار سنگہ کی مسندنشینی بہی حسب قاعدہ نہین ہوئی تہی اور بنظر یکہ
ٹہاکر سابق کا رشتہ دار دولت سنگہ بہتر استحقاق رکہتا تہا دربار
نے پربت سنگہ کو فریب سے بانسواڑہ مین بلاکر قید کر دیا اور خلاف
مرضی بیوہ اونکار سنگہ کے دولت سنگہ کو اوریواڑہ کی جاگیر پر مقرر
کر دیا ٹہاکرون نے یہہ سمجہکر کہ وارث باستحقاق کو محروم کرکے غیر مستحق
شخص مقرر کیا گیا ہے دولت سنگہ کو خارج از برادری کیا اس برادرانہ
اتفاق کی وجہہ سے جب ٹہاکر کوانیہ کے بہائی کی برسی کی تقریب ہوئی कवानया
اوس نے دولت سنگہ کو نہ بلایا یہہ امر مہارااول صاحب کو ناگوار ہوا
اونہون نے ٹہاکر کوانیہ کے باپ کو قید کر دیا اس سے کل ٹہاکر ناراض
ہوگئے راور تن سنگہ گڑہی والہ نے صاحب اسسٹنٹ سے شکایت
کی اسپر حسب اجازت صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکی رہائی ہوئی اس وجہہ
سے کہ معاملات برادری مین مہارااول صاحب کو مداخلت کرنے کا اختیار
نہین ہے —

سنہ ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ء میں ٹھاکران امجہ وگلکیہ کا انتقال ہوا دونوں کے بھتیجے جانشین ہوئے ہیں۔

اس ریاست میں چودہ سردار اول درجہ اور اٹھارہ سردار دوم درجہ کے حسب تفصیل ذیل ہیں۔

فہرست جاگیرداران راج بانسواڑہ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت	
۱	موٹا گانو	چوہان سرداسنگہ	۷	[illegible]	[illegible]	اول درجہ تعظیمی	[illegible]
۲	میتوالہ	چوہان بلونت سنگہ	۷	[illegible]	[illegible]	ایضاً	मेतवाला
۳	ارتھونہ	چوہان بھگونت سنگہ	۲۴	[illegible]	[illegible]	ایضاً	अरथूना
۴	گڈہی	چوہان رتن سنگہ	۱۵۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	गढ़ी
۵	سورپور	بہائی مادہو سنگہ	۵	[illegible]	[illegible]	برادر راول صاحب ایضاً	सूरपुर
۶	کہادو	بہائی فتح سنگہ	۴۰	[illegible]	[illegible]	رشتہ دار ایضاً	खाद
۷	گنورا	چوہان خوشحال سنگہ	۱۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	गनोरा
۸	کوشل گڈہ	راٹہور زوراور سنگہ	۱۶۹	[illegible]	[illegible]	ایضاً	कुशलगढ़
۹	تلواڑہ	میر سید بختاور سنگہ	۷	[illegible]	[illegible]	ایضاً	तलवाड़ा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت	
۱۰	اوریواڑہ	سیر تیدو و بشن سنگھ جانشین فتح سنگھ	۱	السہ	ماصعہ ۶ر	ایضاً	जोरेवाडा
۱۱	خوشحال گڈھ	سکتاوت بلونت سنگھ	۱۶	للعہ	۰	شرح ایضاً مگر خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ سند نشینی دیتا ہے	खुशालगढ़
۱۲	نواگانو	چوہان ڈونگر سنگھ	۱	السہ	اما بسہ ۲ر	ایضاً	नवागांव
۱۳	سور	چوہان کیسری سنگھ	۵	العہ	لماالعہ ۸ر	ایضاً	मोर
۱۴	کھیڑہ روہینہ	چوہان گمبھیر سنگھ	۲	السہ	معہ	ایضاً	खेडारोहेना
۱۵	امجہ	بھائی لچھمن سنگھ	۵	سعہ	لاصعہ	دوم درجہ	अमजा
۱۶	بسئی	چوہان زور آور سنگھ	۳	سعہ	صمامعہ ۴ر	ایضاً	बसई
۱۷	چھاج	چوہان نول سنگھ	۸	سعہ	سماللعہ ۶ر	ایضاً	छाज
۱۸	بھوکھیہ	چوہان گمان سنگھ	۱۹	للعہ	لماالمعہ	ایضاً	भोरवा
۱۹	بھیم سور	ادہ ہندو سنگھ	۵	سعہ صما	ماسہ ۹ر	ایضاً	भीमसोर
۲۰	گلکیہ	چونڈاوت دولہ سنگھ	۴	سعہ صما	مالہ سہ ۱۲ر	ایضاً	गलकिया

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد اخراج	کیفیت
उमारा	۲۱	اومارا	چوہان گلاب سنگھ	۱	الـ	۱۱/	ایضاً
बेचवाड़ा	۲۲	بیچواڑہ	چوہان پرتھی سنگھ	۴	[illegible]	[illegible]	ایضاً
भवासा	۲۳	بہواسہ	چوہان سورج مل	۳	[illegible]	۱۰/	ایضاً
मोड्वासा	۲۴	موتی واسہ	چوہان رنمل	۱	الـ	[illegible]	ایضاً
कुमानया	۲۵	کمانیہ	اودہ دیپ سنگھ	۳	[illegible]	۱۳/	ایضاً
देवसा	۲۶	دیووہ	اودہ بخت سنگھ	۱	[illegible]	۰۲/	ایضاً
देलवाड़ा	۲۷	دیلواڑہ	چوہان ہمیر سنگھ	۲	الـ	[illegible]	ایضاً
नरमाला	۲۸	نرمالی	سکتاوت گلاب سنگھ	۵	[illegible]	۱۰/	ایضاً
कोंदला	۲۹	کوندلہ	کوہہاو سوراوت سنگھ	۸	[illegible]	[illegible]	ایضاً
समलया	۳۰	سملیہ	سکتاوت بخت سنگھ	۴	[illegible]	•	صرف نذرانہ سنتھی دیتا
तोलयाबेल	۳۱	تولیہ بیل	راٹھوڑ لچھمن سنگھ	۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً

नयेसरा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی	تعداد خراج	کیفیت
۲۲	تمیسرہ	میر تیغ بخت بیگ	۲۰	[illegible]	۰	راؤ کوشل گڈھ کا رشتہ دار ہے
میزان	۰	۰	۵۴۳	[illegible]	[illegible]	۰

بانسواڑہ کا ملک بہت سیراب ہے اور قدیم تالاب وغیرہ ذریعہ ہاے آب پاشی بہت ہین دیہات علاقہ حسب تفصیل منقسم ہین ۔

۸۸ اا دیہات [illegible]

قصبہ جات و دیہات خالصہ		انعام		بہن اسہتھہ		چارنون کو نوکری		متصدیان	
۴۸۸	[illegible]	۳۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۸	[illegible]	۶	[illegible]
خاصگی یعنی مصارف خاص رئیس		بہیل سرداران		راجپوت جاگیرداران		زنانہ ڈیوڑھی		۰	
۲۴	[illegible]	۴۰	[illegible]	۵۴۳	[illegible]	۲۱	[illegible]	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

اس تفصیل ہین سے دیہات خاصگی اور زنانہ ڈیوڑہی کی جمع باوجودیکہ راج ہین خرچ ہوتی ہے جمع وخرچ ریاست ہین نہین لکہی جاتی ہے پیشتر بقالون اور اہلکارون کو دیہات ٹہیکہ دینے کا دستور بہت جاری تہا اور ٹہیکہ دار لوگ اپنی طرف سے تہانہ دار مقرر کیا کرتے تہے اس سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا تہا اور رئیس کو اونکی خبر گیری اور فریاد رسی کا

موقع نہین مل سکتا تھا چنانچہ یہہ دستور تو موقوف ہوگیا اور اہلکار جمع
وصول کیے ہین مگر زمیندارون سے بندوبست نہین ہوا ہے تو مہاراول
صاحب کا ارادہ ہے کہ پیمایش کرا کے بندوبست پختہ کرا دین -

دوسرا دستور علاوہ جمع کے رقم سواے غیر معمولی وصول کرنیکا بھی بہت
مشہور ہے اوسکی نسبت مہاراول صاحب کہتے ہین کہ بوجہہ زیرباری بعالم
مجبوری لیا جاتا ہے یقین ہے کہ زیرباری رفع ہوسکنے پر یہہ بھی موقوف
ہوجاوے گا -

قحط سنہ ۶۹ و ۱۸۶۸ء مین رئیس کو معافی محصول غلہ و رفع امتناع بھرتی غلہ کی
ہدایت ہوئی تھی چنانچہ ممانعت بھرتی تو موقوف کر دی مگر محصول غلہ بہت
پس و پیش سے معاف کیا عرصہ تک سوا دو آنہ من کا محصول وصول ہوتا
رہا اور معاف کرنے کے بعد بیس ہزار روپیہ نقصان معافی محصول
مذکور کی بارہا شکایت کی البتہ تعمیر محل جاری رہی اوسمین قریب سات سو
غریب لوگون کی پرورش ہوئی ہے -

علاوہ شکایت نقصان بیس ہزار روپیہ محصول غلہ کے اضافہ پندرہ ہزار
روپیہ سالانہ خراج جو بجرم استغاثہ باطل مقدمہ کا لنگڑہ کی ہوا ہے -
مہاراول صاحب کو بہت گران گذرا ہے اس اضافہ خراج کی نسبت گورنمنٹ
کا حکم ہے کہ بعد منہائی مصارف محکمہ استثنائی تعمیرات مفید عام ملک بانسواڑہ
مین خرچ ہوا کرے کامدارون نے ہرچند چاہا کہ اس روپیہ کو اپنے
طور پر خرچ کرین مگر تعمیل حکم گورنمنٹ مقدم ہے - مہاراول صاحب کو

تخفیف مصارف ریاست کیواسطے متواتر فہمایش ہوئی تو اونہون نے
سنہ ۱۸۸۱ء مین للعہ/۱۱ سالانہ خرچ کی تخفیف کی اگرچہ اس سے زیادہ
تخفیف ممکن ہے مگر کامداروں کو بہت ناگوار ہے اس سے مشکل نظر آتی
ہے۔ مگر اوسی سال مین مہارادل صاحب بوریدہ واقع گجرات کو شادی
کرنے کے واسطے گئے اور صاحب اسسٹنٹ کیواسطے مکان تعمیر کرایا
ان مصارف مین عہ/۴/۲ پائی زیادہ خرچ ہوگیا انہین برسون مین تیرہ
چاہات جدید دیہات مین تعمیر ہوئے ہین اور پرانے تالابون کی مرمت
ہوئی ہے۔

جمع

سمت	مالگذاری	خرچ مہاکران جاگیرداران	محصول سائر	آبکاری	نذرانہ	جرمانہ	رسوم عدالت دیوانی	جرمانہ عدالت فوجداری	متفرقات	بقایا سال گذشتہ	قرضہ ساہوکاران	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]

خرچ

سمت	خزانہ سرکار انگریزی	بٹہ خراج	خیرات	تنخواہ فوج	کوٹھیا خرچ	متفرقات	تعمیرات	معافی [illegible]	معاوضہ [illegible]	ادائے قرضہ	[illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹ ر	[illegible] ۶/۳	[illegible] ۱۳/۹	[illegible] ۴ ر ۹	[illegible] ۴ ر	[illegible] ۹ ر	۰	۰	[illegible] ۷ ر ۳	[illegible] ۴ ر ۳
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۲ ر ۳	[illegible]	[illegible] ۱۰ ر ۶	[illegible] ۲ ر ۳	[illegible] ۵ ر	[illegible] ۶/۸	۰	۰	[illegible]	[illegible] ۱۱ ر ۶
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۶ ر	[illegible] ۶/۹	[illegible] ۶/۹	[illegible] ۶	[illegible] ۱۰ ر ۶	[illegible] ۴ ر	۰	[illegible] ۷ ر ۶	۰	[illegible] ۱۰ ر
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۵ ر	[illegible] ۹ ر	[illegible] ۶/۵	[illegible] ۹ ر ۳	[illegible]	[illegible] ۶/۳	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible] ۹ ر

بنظر توضیح حال درآمد و برآمد مال تجارت راج بانسواڑہ حساب محاصل سایر
و راہداری سمت ۱۹۲۵ کا لکھا جاتا ہے -

حساب محصول اموال تجارت راج بانسواڑہ بابت سمت ۱۹۲۵
۸/۱۰۲۱۴ اعرابہ فی عرابہ تین سن انگریزی [illegible]

غلہ [illegible] [illegible]

روغن زرد [illegible] [illegible]

باگڑ سے مالوہ کو [illegible]

باگڑ سے گجرات کو [illegible]

ڈونگرپور سے مالوہ کو [illegible]

کریانہ یعنی کرانہ مصالحہ و میوہ جات تنباکو وغیرہ [illegible]

مہوہ [illegible]

باگڑ سے مالوہ کو [illegible]

باگڑ سے مالوہ کو [illegible]

گجرات سے مالوہ کو [illegible]

باگڑ سے گجرات [illegible]

نمک گجرات سے مالوہ کو

[illegible]

پارچہ

[illegible]

مالوہ سے گجرات

[illegible]

گجرات سے باگر

[illegible]

ظروف مسی وبرنجی

[illegible]

محلوج مالوہ سے گجرات کو

[illegible]

شکر مالوہ سے گجرات کو

[illegible]

افیون مالوہ پرتاب گڈہ سے گجرات کو

[illegible]

آل مالوہ سے گجرات کو

[illegible]

نیل گجرات سے مالوہ کو

[illegible]

چوب عمارتی باگر سے مالوہ کو

[illegible]

اور اوسی سال مین کل ملک مین چودہ لاکھہ دس ہزار من غلہ حسب تفصیل پیدا ہوا تہا۔

مکہ	رودیرہ	گندم	چاول	نخود	اور اڑد مونگ وغیرہ
۲ لاکھہ من	۳ لاکھہ من	یک لکھہ [illegible] من	یک لکھہ [illegible] من	[illegible] من	یک لکھہ [illegible]

ڈونگرپور بانسواڑہ اور پرتاب گڈہ کی ریاستون مین ولایتی اور مکرانہ بہت نوکر ہین یہہ امر خلاف عہدنامہ اور قابل بازپرس ہے اون سے

पोसीना اکثر فساد ہوتا ہے چنانچہ پوسینہ واقع گجرات کا کامدار باغی ہوا تب بہتیرے سکے ٹہاکر کے ولایتی جاکر شریک فساد ہوئے ایام فساد مین سپاہیونکو اجرت زیادہ ملتی ہے اس طمع اور لوٹنے کی غرض سے یہہ لوگ ہر جگہہ جاکر فساد مین شریک ہو جاتے ہین اکثر ٹہاکر ولایتیون کے مقروض ہو جاتے ہین پہر اونکو موقوف نہین کر سکتے۔

سنہ ۷۰-۱۸۶۹ء مین بانسواڑہ مین فوج اس تفصیل سے تھی۔

میزان کل	دیسی	ولایتی	مکرانہ	سوار
۴۸۰	۲۷۷	۱۳۲	۳۱	۴۰

بہت تاکید ہوئی تو مہارا ول صاحب نے سنہ ۷۱-۱۸۷۰ء مین ۳۴ ولایتی موقوف کئے مگر دوسرے سال چھبیس پہر نوکر رکھہ لئے اسکا سبب دریافت کیا گیا تو کامدار نے بیان کیا کہ دیسی آدمی نوکری کیواسطے نہین مل سکتے تھے اسواسطے رکھے گئے ہین۔

عدالتون کا کام لائق آدمی نہونے کے سبب سے خراب ہے سنہ ۷۰-۱۸۶۹ء مین حاکم فوجداری شنکرلال ناگر برہمن اور حاکم دیوانی گوردہن لال اقبال سکنا بانسواڑہ تھے بعض مقدمات دیوانی ذی عزت مہاجنون کی پنچایت سے طے ہوتے ہین مگر مقدمات کی ترتیب اچھی نہین ہے مسٹر فورلانجی صاحب نے کاٹھیاواڑ کے قوانین دیوانی و فوجداری کو گجراتی مین ترجمہ کیا تھا

کہ یہہ زبان یہان کی زبان سے بہت ملتی ہوئی ہے - مہاراول صاحب
نے ایک مستعد و ہوشیار شخص کو فوجداری کے کام پر مقرر کیا تہا اور تہوڑے
عرصہ تک حسب قاعدہ کام کیا مہاراول صاحب کا ارادہ تہا کہ خود کام
کریں یہہ امر مہاکردن کو ناگوار ہوا اپنی حق تلفی سمجہہ کر وے خفیہ خلل انداز
ہوئے کہ اسطرح کام نہ چل سکا اور پہر وہی ابتری و خرابی جو سابق میں
تہی ہوگئی مجرم جرمانہ دیکر بری ہونے لگے اور مظلوم حق رسی سے محروم
رہنے لگے پولیس کا انتظام بہی اچہا نہیں ہے مگر تعجب ہے کہ وارداتیں
نہیں ہوتی ہیں رعایا مکان کا دروازہ کہولکر سوتی ہے اور چوری کم
ہوتی ہے تاہم مضبوطی عملہ پولیس کے خصوص مفصلات میں بہت ضرور
ہے - تلواڑہ کا گہاٹ بہت خطرناک مقام ہے - پرگنہ شیرگڈہ علاقہ तलवाड़ा
جاگیر وارگڈہی سے بہیل سارق بکثرت آتے ہیں - یہہ علاقہ گڈہی
کے راو اور مہاراول صاحب کی ایک رانی کے تحت میں ہے قتل وغیرہ جرائم
کی وارداتیں اکثر وقوع میں آتی ہیں اور راو کچہہ انتظام نہیں کرتا -
اسواسطے ایک جمعدار اور چند سپاہی کا تہانہ مقرر کیا ہے -
اس ریاست میں کوئی جیلخانہ نہیں ہے سابق میں قیدیون کو محل کے
قریب رکہتے تہے میعادی قید کی سزا نہیں دیجاتی ہے صرف تخویف اور
استحصال روپیہ کیواسطے قید کرتے ہیں میں دنون فوجداری کا بندوبست
ہوا تہا چند قیدیون کو میعادی قید کی سزا ہوئی تہی اونہیں دنون سے
قیدیون کی بود و باش کیواسطے دروازہ شہر کے پاس ایک مکان تجویز

ہوا ہے اور جیلخانہ کا علیحدہ مکان بنانے کے واسطے رئیس کو چند مرتبہ
فہمایش ہوئی ہے —

سنہ ۶۴-۱۸۶۳ء مین سعادت خان نامی ریذیڈنسی اندور کے باغیون
کا مشہور سرگروہ جو مدت سے گرفتار نہین ہوتا تہا بموجودگی صاحب اسسٹنٹ
کرنل ہچنسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بماہ نومبر بانسواڑہ مین گرفتار ہوا اور
جنوری مین اندور کو بہیجا گیا اس شخص نے اپنا نام اکبر خان رکہہ چہوڑا
تہا اور دس برس سے بانسواڑہ مین بعہدہ جمعداری نوکر تہا صاحب
कमिश्नर — जानपुरा
کمشنر سرحد مالوہ کا چپراسی کہ جان پورہ جان پالیہ کی سرحد پر متعین تہا
जानपालया
اپنے ڈیرہ واقع موضع سرون متعلقہ رتلام مین کسی نے مار ڈالا امیر خان
نامی ولایتی جمعدار ملازم بانسواڑہ اس جرم مین ماخوذ ہوا اور تحقیقات
کے واسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ رتلام کے پاس بہیجا گیا مگر وہان سے
برضمانت رہا ہوگیا —

چند سال سے اس ملک مین ایک عجب دستور دریافت ہوا ہے کہ غریب
لوگ علی الخصوص بہیلون مین سے جو مقروض ہین یا شادی کرنا چاہتے
ہین مگر شادی کا قرض ادا نہین کرسکتے یا تو دوام کیواسطے یا تا وقت
सागरी
ادائے قرضہ دولتمندون کے غلام ہوجاتے ہین اور ساگری کہلاتے
ہین قرضہ پر سود سخت ہوتا ہے کہ بہت کم ادا ہوتا ہے ایک غلام مرجاوے
تو اوسکی جورو و بچے وغیرہ کو غلام ہونا پڑتا ہے بلکہ کئی پشتون تک یہی سلسلہ
جاری رہتا ہے اگر غلامون کے بچون مین سے کوئی مفرور ہوجاوے تو

وہ پتہ لگا کر گرفتار کیا جاتا ہے اگر وہ روپیہ ادا کرے تو رہا ہوجاتا ہے
اس دستور کو قدیمی بتلاتے ہین بلکہ کامدار کہتا ہے کہ اس زمانہ مین کم
ہوگیا ہے اب گورنمنٹ مین اطلاع کرکے اوسکے انسداد کی تجویز کی گئی
بھیل لوگ اگرچہ مشہور چوری پیشہ وغارتگر ہین مگر حسن انتظامی سے تربیت
پذیر ہوسکتے ہین - فروری سنہ ۱۸۸۱ء مین چندور کے بھیلون نے کہ بانسواڑہ چندور
سے دس میل پر ہے ایک عورت کو بالزام ڈاکن ہونے اور ایک لڑکے
کو بیمار کرنے کے گرفتار کیا راج کی فوج بھیجکر بھیل اور عورت کو طلب کیا
عورت نے اپنے فعل سے اقبال کیا - لوگون کا اعتقاد ہے کہ ڈاکن عورت
کو جھولانے سے سحر رفع ہوجاتا ہے مگر اس عورت کو صرف قید رکھا گیا طفل
کو آرام ہوگیا - اور بھد یا وغیرہ جنہون نے عورت کو اذیت پہونچائی
تھی سزایاب ہوئے -
چلکاری واقع شیر گڈھ کے بھیل نہایت سرکش ہین اضلاع داہود اور چिलकारी शेरगढ़
سونتھ واقع پانچ محال اور ریواکانٹھ سے اونکی زیادتی کی متواتر شکایت दाहोद सोन्थ
آتی ہے وہان کے صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل اور پولٹیکل ایجنٹ
اونکی طلبی کرتے ہین مگر گڈھی کا راوٴ اونکی گرفتاری اور سپردگی مین حیلہ
کرتا ہے اس سبب سے اونکو سزا نہین ہوسکتی ہے -
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین سوٹل پور کا راوت کہ بھیلون کا زبردست سोदलपुर दल्ला
سردار ہے ایصال بقایا خراج پر دربار سے نااتفاقی ہوگئی راج سے
دو ہزار روپیہ خراج طلب ہوتا تھا اور راوٴت کہتا تھا کہ اصلی خراج نو سو ترے

ہے راج نے وقتاً فوقتاً بڑھا کر دو ہزار کر لیا ہے - پیشتر بھیل غارتگری
کرتے تھے اوسمین سے دیا جاتا تھا مگر اب اتنا روپیہ دینے کی گنجایش
نہین ہے کہ امن وامان کا زمانہ ہے اور بھیلون نے غارتگری چھوڑ
دی ہے اوس راج سے دھولس جاری ہوئی اور وہ گانو چھوڑ کر
علاقہ پرتاب گڈہ کو بھاگ گیا وہ زبردست اور سرگروہ ہے اور سات
آٹھ ہزار آدمی جمع کر سکتا ہے اس سے احتمال ہوا کہ شاید فساد ہو جاوے
اور راج کو فہمایش کی گئی کہ داؤ کو رضامند کرکے آباد کرین چنانچہ وہ
بعد تصفیہ کے آباد ہو گیا مگر سنا گیا کہ آباد ہونیکے بعد اوس نے پرتابگڈہ
کے علاقہ مین وارداتین کین -

سنہ ۱۸۸۱ء مین بانسواڑہ و کوشل گڈہ کے بھیلون نے سرکشی کرکے سلانہ सिलाना
واقع مغربی مالوہ اور سرحد جہابوہ ایجنسی بھوپاور مین چند وارداتین झाबवा
کین اسواسطے بھوپاور کے صاحب ایجنٹ نے مالوہ بھیل کور کی भोपावर
جمعیت اوس سرحد کے انتظام کیواسطے متعین کی اور حسب ہدایت صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ بانسواڑہ اور کوشل گڈہ کو بھی بھیلون کے انتظام
کی ہدایت ہوئی کہ سلانہ اور جہابوہ مین نجانے دین اور میجر کنکیڈ صاحب मेजर कनकेड
کی اعانت کرین بانسواڑہ سے ایک افسر اہتمام گیرائی کیواسطے متعین साहब
ہوا - سبب اسکا کسیقدر یہ تھا کہ پیداوار غلہ کم ہوا تھا اور کسیقدر
بورسے تحصیری کے مقدمہ سے بانسواڑہ کے بھیلون کا حوصلہ بڑھ
گیا تھا مگر اس تدبیر سے بھی انسداد فساد نہوا تب فروری سنہ ۸۲ء

صاحب ایجنٹ بہیلان کوشل گڈہ آئے اور راؤ کو تاکید و تنبیہہ کر کے بند و بست کرایا۔

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین سالہاے گذشتہ کی نسبت بہیل بہت صلح رہو گئے بہویا
کی ایجنسی سے ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کی کوئی شکایت نہ آئی اور صرف ایک
مرتبہ جب موری کہیڑہ کے بہیلون کی پالون اور پیپل کہونٹ علاقہ بانسواڑہ मोरी खेड़ा पीपलखूंट
کے درمیان فساد ہوا ملک مین شورش ہوئی یہہ فساد اصل مین اسطرح
شروع ہوا تہا کہ پیپل کہونٹ کے لوگون نے موری کہیڑہ والون کی पीपलखूंट
ڈکیتی کی مخبری کی تہی پہر اوسکے سبب سے تین چار سال مین متواتر وارداتین
ہوتی رہین۔ جون سنہ ۱۸۶۰ء مین موری کہیڑہ والون نے بہ افسری اونکا
راوت پیپل کہونٹ والون پر حملہ کیا اوسمین دو آدمی مارے گئے ایک کی
ناک کاٹلی اور گانو کو لوٹ کر جلا دیا اہلکاران راج اوسکا فیصلہ نکر سکے مگر
صاحب اسسٹنٹ نے موری کہیڑہ مین جاکر فریقین کے سرگروہونکو جمع
کیا اور اونکا آپسمین راضی نامہ کرا کے بعد اداے رسم اتفاق و تعہد کے
جسمین فریقین نے ایک دوسرے کے ہاتہہ سے افیون کا گہولیا نوش کیا
اور پتہر دفن کیا رفع شر کر دیا ایک غار کہودا اور ہر ایک شخص نے اوسمین
ایک ایک پتہر ڈالا اور غار کو بہر دیا اس سے یہہ سمجہا گیا کہ پتہرون کے
ساتہہ نزاع ہمیشہ کیواسطے دفن ہو گیا ہے موضع موری کہیڑہ ایک بڑے
جنگلی قطعہ کے درمیان واقع ہے وہان دربار کے اہلکار بہی کم پہونچتے
ہین صاحب اسسٹنٹ کے پہونچنے سے باشندگان دیہہ مفرور ہو گئے

کہ گانو خالی پڑا پایا جب صاحب کی اردلی کا بہیل حوالدار مسمی واله سنے
فہمایش کی تو دو عمر رسیده سردار مسمیان دیوجی و اونکاریہ راوت
مع اپنے ہمراہیان و پسران کے پہاڑ سے اوتر آئے اونکاریہ راوت
شب و روز صاحب کے پاس رہا مگر دیگر لوگ رات کیوقت پہاڑ مین
چلے جاتے تہے اور ہمیشہ خایف رہتے تہے کہ شاید صاحب فوج منگاکر
اون پر حملہ نکرین —

صاحب نے سوڈل پور کے دلا راوت سے بہی ملاقات کی کہ بانسواڑه کے
علاقہ مین وه سب سے بڑا بہیل سردار ہے اور گونہ شایستہ بہی ہے صاحب
سے دوستانہ طور سے ملا اوس نے بیان کیا کہ اس گانو مین اول
سرجان مالکم صاحب آئے تہے اور دوسرے آپ آئے ہین — سنا ہے
کہ دلا راوت کا باپ اسیر گڈه کے قلعہ مین بحالت قید مرا تہا اوس سے دریافت
کیا گیا کہ وه گرفتار کیونکر ہوا تہا تو اوس نے بیان کیا کہ اوسپر کئی دفعہ
دوڑ آئی مگر گرفتار نہوا آخرکار خوشحال پوره کا ٹہاکر جو غالباً غارتگری
مین اوسکا شریک تہا گرفتار و قید ہوگیا اسپر وه بشرط رہائی ٹہاکر اور
اوسکے قبایل کے کپتان میکڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ سرجان مالکم
صاحب کے پاس جاکر از خود گرفتار و قید ہوگیا —

चेटाथला चिसकारी

بماه دسمبر ۱۸۷۴ع موضع چیتا تہلہ واقع چکاری مین ایک سردار کی وفات
کی دعوت تہی اوسمین بہیلون کے باہم فساد ہوا کہ ایک بہیل چیتا تہلہ کا

झालोद

اور ایک جہالود علاقہ پانچ محال سرکار انگریزی کا دو آدمی مارے گئے —

اس ریاست مین گرد و پیش ملحق الحد ریاستون سے تنازعات سرحدی
بہت ہوتے ہین - سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع مین کپتان بیرڈ صاحب کمشنر سرحدات
وسط ہند نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان چار مقدمات سرحدی
فیصل کیے - اول لانبی صدر علاقہ بانسواڑہ مدعی بنام چہپیان مقبوضہ
سروان علاقہ رتلام مدعاعلیہ - دوم موضع بیرڈہ علاقہ رتلام و فیقر علاقہ
بانسواڑہ - سیوم - گلبیلی علاقہ رتلام و پنیا کھیڑی علاقہ بانسواڑہ بنظر
تحفظ فواید ریاست بانسواڑہ اور اطمینان رعایا ریاست مذکور کے کہ
تفصیل مقدمات سرحدی سے واقف نہین ہین ونیز واسطے امداد و اعانت
ضروری کے حسب الحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہواڑ سپرنٹنڈنٹ بانسواڑہ
۳۰ - مارچ سنہ ۱۸۷۲ع و ۹ مئی سنہ مذکور تک کپتان بیرڈ صاحب کے ساتھ
رہے - ان مقدمات مین سے صرف ایک نمبر اول کا رتلام والون نے اپیل
کیا باقی فیصلون سے فریقین رضامند ہوگئے - ایک سنگین مقدمہ جاپالیہ
اور جان پورہ کا درمیان بانسواڑہ اور سروان علاقہ رتلام کے اس
سال مین غیر منفصل رہگیا تہا کہ سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین فیصل ہوا اور اوسکے ساتھ
سات مقدمات درمیان کوشل گڈہ و رتلام اور ایک مقدمہ کوشل گڈہ
و سلانہ کا طے ہوئے -

موضع اجندہ واقع پرتاب گڈہ کا مقدمہ کہ سنہ ۱۸۶۰ع مین ریاست بانسواڑہ
نے بہ زبردستی چہین لیا تہا سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین فیصل ہوا اور دیہہ مذکور پرتابگڈہ
کو دیا گیا اس مقدمہ مین بہی کاغذات پیش کردہ دربار بانسواڑہ جعلی ثابت

लांबीसहर छ्यान
बेरद फकर
गलबेली पुनया खेड़ी
जानपालया
जान पुरा सरवन
अजंदा

ہوئے اور دربار کی بہت بے اعتباری ہوئی پرتاب گڈہ مین شامل
ہونے کے بعد مضبوط مینارہ ہاے سرحد پر تعمیر کرا دئے گئے۔

مسٹر فرامجی بھیکاجی صاحب کہ مدت تک اس ریاست مین بہت نیکنامی سے
بعہدہ اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ رہے مہارانا صاحب والی میواڑ کے
येट اتالیق مقرر ہوکر اودے پور کو گئے اور لفٹنٹ چارلس ٹیٹ صاحب کی
بجاے اونکے مقرر ہوکر یکم جولائی ۱۸۷۵ء سے کام شروع کیا لفٹنٹ
ٹیٹ صاحب نے پرتاب گڈہ و بانسواڑہ کے کل مقدمات سرحدی کا
कान्हगढ़ فیصلہ کر دیا صرف ایک مقدمہ جسمین ٹھاکر کانہہ گڈہ علاقہ پرتاب گڈہ کو
कैरवानया मकनपुर موضع کیروانیہ و مکن پور واقع علاقہ بانسواڑہ کا دعوی ہے بسبب
عدم موجودگی ٹھاکر مذکور کے کہ تیرتہہ کرنے گیا تہا بانتظار واپسی اوسکے
باقی رہ گیا۔

दांतयार ریاست بانسواڑہ کا موضع دانتیار پر دعوی تہا اوسمین ریاست پرتاب گڈہ
सोबपाना نے فتح پائی اور درمیان موضع دانتیار اور سوبپانہ علاقہ بانسواڑہ
कोमारी اور کوماری علاقہ میواڑ کے کہ یہان تینون ریاستون کا سرحدہ ہے
سرحد قایم ہوئی اور ہر سہ ریاستون نے منظور کر لی۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین مہارا ول صاحب نے ایک حکیم نوکر رکھ کر دار الشفا
مقرر کیا تہا اور نیٹو ڈاکٹر کیواسطے سرکار مین درخواست کی چنانچہ اگست
سنہ ۱۸۷۰ء مین رام لال نیٹو ڈاکٹر کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی ہے
مقرر ہوا اوس نے شفاخانہ کے کام کو بہت رونق دی علاج کیواسطے

بہت مریض آنے لگے اور ٹیکا لگانے کا عمل بہی بہت جاری ہوا مگر پہر رئیس
و ملازمان ریاست کی حاضر باشی اور معالجہ مین اوسکا اسقدر وقت صرف
ہونے لگا کہ شفاخانہ کے کام کی فرصت نرہی سنہ ۱۸۸۱ع مین وہ حسب درخواست
خود بیکانیر کو تبدیل ہوگیا دربار کا ارادہ ہے کہ اوسکو پہر بلا دین۔
باوجود خلاف ورزی رعایا بخصوص ناگر برہمنون کے کہ ہر ایک جدید امر
کو ناپسند کرتے ہین اس ریاست مین تدبیرات حفظان صحت پر اچھی طرح
عمل ہوتا ہے۔
سررشتہ تعلیم کا کچھہ بندوبست نہین ہے مہاراول صاحب کو مطلق توجہ نہین
ہے صرف ایک برہمن پونے نو روپیہ ماہوار تنخواہ کا لڑکون کو ہندی پڑہاتا
سنہ ۷۳-۱۸۷۲ع مین ننو لڑکے پڑہتے تہے۔
دسمبر سنہ ۱۸۷۰ع مین مہاراول صاحب نے دارالضرب جاری کرنا چاہا تہا اور
بطور نمونہ کچھہ روپیہ بہی تیار کرایا تہا مگر حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان
محکومہ ۔ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع کو کوئی رئیس جدید دارالضرب جاری نکرسکے
ممانعت ہوگئی
مالوہ و گجرات کی تجارت کیواسطے مہاراول صاحب ڈونگرپور کیطرف سڑک
بنانا چاہتے ہین چند میل کی داغ بیل ہوگئی اور کسیقدر سڑک تیار ہوگئی
ہے ۔ کہیرواڑہ سے رتلام کی سڑک جو ڈونگرپور و بانسواڑہ ہوکر گذری
ہے نہ پختہ ہے نہ باقاعدہ تیار ہوئی ہے مگر اوس پر گاڑیان اچھی طرح
چل سکتی ہین۔

بانسواڑہ مین سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکخانہ مقرر ہوا تہا مگر آمدنی کم ہونے کے
سبب سے مارچ سنہ ۱۸۷۱ء مین برخاست ہوگیا پہر متواتر ضرورت پیش
ہوتی رہی اسواسطے ۱۴- دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء سے مستقل ڈاکخانہ ازسرنو
مقرر ہوا اور آمدرفت ڈاک کی لائن کہیرواڑہ سے شامل کی گئی ہے
پانچ سال گذشتہ سے بانسواڑہ مین مکان ایجنسی اور کونسل باغ
رامیشور مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور
रामेश्वर
महादेव
کے درمیان جہان مہارا ول صاحب بیشتر اوقات رہتے ہین رامیشر
مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور
پندرہ روز رہتا ہے محصول معاف ہورہا ہے اس سے جاورہ
رتلام و مندسور کے سوداگر بکثرت آتے ہین -

چوتھی فصل

پرتاب گڈھ

ریاست پرتاب گڈھ کہ دیولیہ پرتاب گڈھ کے نام سے مشہور ہے شمال مغرب مین اودے پور سے مشرق مین مندسور جاورہ اور رتلام سے اور جنوب مشرق مین بانسواڑہ سے محدود ہے اوسکا موقع خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۱۴ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۱۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و ۷۵ درجہ کے درمیان ہے - اوسکا طول پچاس میل اور عرض کہین سے بیس میل اور کہین سے تیس میل ہے -

मंदसोर
जावरा

ضلع معروف باگر کا ایک حصہ اور کل ضلع جو کانٹل نام سے مشہور ہے اس ریاست مین داخل ہین سرزمین کوہستانی اور کم مزروعہ ہے بلندی کی وجہہ سے پالا بہت پڑتا ہے وہ زمین جسکو کانٹل کہتے ہین پست ہے اوسمین زراعت کم ہوتی ہے بھیلون کی آبادی زیادہ ہے اور بن مین عمارتی درخت بہت عمدہ اور بکثرت ہوتے ہین ان درختون کی لکڑی بہت موٹی اور بڑی نہین ہوتی ہے مگر مضبوطی مین ڈونگرپور و بانسواڑہ کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے -

बागर
कांटल

شہر پرتاب گڈھ مالوہ کی بلند زمین پر جو باگر کہلاتی ہے اور سطح سمندر سے ۱۶۵۸ فیٹ بلند ہے اتنا ر راستہ نیمچ و برودہ نیمچ سے ۲۳ میل جنوب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۸ دقیقہ

پر واقع ہے کل ریاست کا رقبہ ۱۴۵۷ مربع میل اور آبادی ۱۴۵۰۰۰
باشندون کی اور ریاست کی آمدنی سالانہ ۲۵۰۰۰۰ روپیہ ہی
مگر اسی ملک مین سے قریب دو لاکھہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک جاگیردار
ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے۔ پرتاب گڑہ کے رئیس کہ مہاراوت
لقب سے معروف ہین خاندان مہارانا صاحب اودے پور کی ادنی
شاخ مین سے ہین اون کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے امرا مین سے
تہے چنانچہ سالم سنگہ پر محمد شاہ کی ایسی مہربانی تہی کہ اوسکو اپنے نام کی
سکہ جاری کرنے کی اجازت دی اوسوقت سے وہان دار الضرب مین
سالم شاہی روپیہ اب تک بنتا ہے زمانہ حال کے رئیسون مین سے بعض
نے دار الضرب مین غیر خالص وکم وزن روپیہ تیار کراکے کاسد بازاری
کی کہ اسپر سرکار انگریزی کو تاکید وتنبیہہ کرنی پڑی۔

سلطنت مغلیہ کی شکست پر راوت ساونت سنگہ خلف سالم سنگہ ہلکر کا خراج گذار
ہوگیا اور جبتک وسط ہند و مالوہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ہلکر
کے تحت مین انواع تکلیفین اوٹہائین کہ اس سبب سے اوس نے سنہ ۱۸۰۴ء
مین اوس قید سے رہا ہونے مین کوشش کی اور اس غرض سے
بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ اول حمایت انگریزی مین آکر جو خراج
ہلکر کو دیتا تہا سرکار انگریزی کو منتقل کیا مگر لارڈ کورنولس صاحب کی تجویز
سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوگیا اور چودہ برس اور بہی ریاست پرتابگڈہ
کو مرہٹون کے ظلم وتعدی کا مبتلا رہنا پڑا۔

سنہ ۱۸۱۸ع مین سرکار انگریزی کی وہ تدبیر بدل گئی اور عہدنامہ مندرجہ سو
کی چوتھی قلم کے بموجب پرتابگڈہ کا خراج واجب الطلب مہاراجہ ہلکر
سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اقتدار و اختیارات ملکی کے نقصان کے
عوض مین کہ ہلکر کو عہدنامہ مندسور سے ہوا تہا آمدنی خراج جو بقدر
بہتر ہزار سات سو روپیہ سکہ سالم شاہی سالانہ تہی - سال بسال خزانہ
سرکار انگریزی سے مہاراجہ ہلکر کو ادا ہونی قرار پائی اور بشمول
راجپوتانہ کے دیگر ریاستون کی ریاست پرتاب گڈہ بہی بذریعہ عہدنامہ
مورخہ ۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ع مندرجہ نقشہ دوم ظل حمایت سرکار انگریزی
مین لی گئی اور مبلغ لاعہ ۱۲ سکہ چہرہ شاہی خراج سالانہ کہ مہاراجہ ہلکر
کو دیا جاتا ہے سرکار انگریزی مین وصول ہونا قرار پایا اوسی عہدنامہ
کی چوتھی قلم مین رئیس پرتاب گڈہ نے پچاس سوار اور دوسو پیادون
کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین رکہنے کا اقرار کیا تہا جب اوسکا
ایفا نہو سکا تو بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل بارہ ہزار روپیہ سالانہ
سنہ ۱۸۲۶ع تک اور بعد ازان چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنا قبول کیا مگر
اسپر کبہی عمل نہوا اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ع مین منسوخ ہو کر ابتدائی قلم چہارم
مندرجہ عہدنامہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ع واجب التعمیل سمجہی گئی -

اقرارنامہ

مقبولہ راوت ساونت سنگہ والی پرتاب گڈہ بخدمت کپتان
اے میکڈونلڈ صاحب منجانب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی

عہدنامہ مین دو سو پیادہ اور پچاس سوار درج ہین اون کے خرچ کی
واسطے ایک ہزار روپیہ ماہوار کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین
سرکار مین اداکرتا رہونگا اور سنہ ۱۸۱۰ء سے دو ہزار روپیہ ماہوار کہ چوبیس
ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین اداکرونگا اس سے بہی انحراف نہوگا
اور یہہ روپیہ سکہ سالم شاہی ہوگا — متی اگہن سدی ۷ سمت ۱۸۹۸ مطابق
۹ - دسمبر سنہ ۱۸۴۳ء سے سنہ ۱۸۵۲ء تک راجہ ساونت سنگہ صاحب اور اونکے
کنور دیپ سنگہ صاحب کی نا اتفاقی سے ریاست مین بہت فتور اور
بدنظمی پیدا ہوئی چند سال پیشتر خود راجہ صاحب نے نظم و نسق ریاست
کنور صاحب کو سپرد کردیا تہا اونہون نے چند لوگون کو جو اونکے کام
مین خلل انداز تہے ہلاک کرڈالا سرکار انگریزی نے اونکو ریاست سے
بیدخل کرکے ڈیولیہ مین رہنے کا حکم دیا —
کنور دیپ سنگہ ڈیولیہ کو بہت ناراض ہوکر گئے مگر وہان پہونچنے پر وہان
کی بود و باش جسقدر پیشتر سے معلوم ہوتی تہی اوس سے زیادہ ناگوار
ہوئی اس سبب سے چند ماہ رہ کر دار الحکومت کو واپس آگئے وہان
चरखारी اونہون نے ایسا فساد کیا کہ بامداد فوج انگریزی قید کرکے قلعہ کرنورہ
مین بہیجنا لازم آیا — ۲۱ - مئی سنہ ۱۸۲۶ء قلعہ کرنورہ مین دیپ سنگہ کا انتقال
ہوگیا اور راجہ ساونت سنگہ صاحب جنہون نے چند سال پیشتر کاروبار
ریاست ترک کردیا تہا از سر نو انصرام کار کرنے لگے کنور کے انتقال سے
پیشتر راجہ صاحب نے اونکا قصور معاف کردیا اور سرکار انگریزی کی

بہی اونکی رہائی کی درخواست کی تہی یقین ہے کہ منظور ہوجاتی مگر تاوقتیکہ
حکم منظوری صادر ہوا اونکی عمر نے وفا نکی۔

ضعف و پیری کے سبب سے راجہ صاحب کار ریاست مین جیسی چاہیے
توجہ نکرسکے اسوجہہ سے بدنظمی واقع ہوئی اور بہیل ٹہگ اور دیگر اقوام
غارتگر وجرایم پیشہ کی زیادتی سے اس ابتری کو اور بہی اضافہ ہوا مگر
سرکار انگریزی کی امداد سے اوسکا انسداد کامل ظہور مین آیا
راجہ ساونت سنگہ کا اکلوتا پوتا دلپت سنگہ پہلے ہی ۱۸۲۵ء مین ڈونگرپور
مین متبنی ہوچکا تہا پس ۱۸۴۴ء مین ساونت سنگہ کے انتقال پر دہرم شاستر
کے بموجب پرتاب گڈہ مین کوئی وارث نرہا لاچار جیساکہ ڈونگرپور کے
تذکرہ مین لکہا گیا ہے یہہ تدبیر عمل مین آئی کہ دلپت سنگہ پرتاب گڈہ مین
اپنے دادا کی جگہہ مسندنشین ہوا اور ایک لڑکا متبنی لیکر اوسکو ڈونگرپور
مین مسندنشین کرے اور اوسکی صغرسنی مین ڈونگرپور کا بہی کام
انجام دے آٹہہ سال بعد اس تجویز سے ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ دلپت سنگہ
کو پرتاب گڈہ مین رہنا پڑا۔

۱۸۶۴ء مین دلپت سنگہ کے انتقال پر مہاراوت اودے سنگہ اونکے
صاحبزادہ ریاست اودے پور مین مسندنشین ہوئے اگرچہ اوس
زمانہ مین بعمر ۱۷ سال اور اسوجہہ سے صغیرسن تہے تاہم اون کی
لیاقت وتیزفہمی اور نیک چلنی ایسی مشہور تہی کہ اونکو یکبارگی اختیار
ریاست دیا گیا یہہ اختیار خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پرتاب گڈہ

تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۷ - دسمبر ۱۸۶۵ء دیا تہا جہار اوت صاحب نے
جیسی اون سے امید تہی ویسی ہی لیاقت ظاہر کی سارق و غارتگرون
کو بکوشش تمام ارتکاب جرم سے باز رکہا ریاست کے کام کو خود انجام دیا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت پر عمل کیا فوجداری و دیوانی کی عدالتین
مقرر کین اور حسن سلوک سے رعایا کو ایسا خوش و محظوظ کیا کہ سب
اون کے خیر خواہ و ثنا خوان ہوئے نومبر ۱۸۶۶ء مین نواب ویسرا
و گورنر جنرل صاحب کا دربار آگرہ مین ہوا اوس مین شامل ہوئے
۱۸۶۵ و ۱۸۶۹ء مین دریافت ہوا کہ اونکی طبیعت کسیقدر عیش و آرام پر
مایل ہوگئی ہے اور اونہون نے نورالدین و نظام الدین نامی دو شخصون
کو ریاست مین بہت اختیار دیا ہے کہ اس سبب سے کام مین ابتری
و خرابی پیدا ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحریرون کے جوابات
پہونچنے مین بہت دیر ہونے لگی صاحب نے بہت تاکید سے وکیل کو
پرتاب گڈہ بہیجا کہ اس فہمایش و تاکید سے جہار اوت صاحب نے پہر
ریاست کی خبرگیری کی اور مسلمانون کو موقوف کرکے اونکا ریاس
اہلکار تلام کو خاص اسی کام کیواسطے طلب کرکے بجاے اونکے مقرر
کیا اور اون لوگون کو بابت غبن و فریب دہی قید کیا گیا فوری ۱۸۶۹ء
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دریافت کیا تب اونہون نے
جرم سے اقبال کیا نہ روپیہ ادا کرسکتے تہے اور نہ حساب دے سکتے
تہے اور کہتے تہے کہ ہوا خندہ سب صحیح ہے مگر بجز عفو و رحمت رئیس کے

मकारप्यास

کچھ چارہ نہین ہے اونکا ربیاس اگرچہ بہت ہوشیار نہین ہے
مگر ترلام مین کام کرنے کے سبب سے ہندوستانی ریاست کے
نظم ونسق کے طریقہ سے بخوبی واقف ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
ترلام نے نیک چلنی کی تعریف لکھی ہے ۔

سنہ ۶۹ء کے قحط مین مہاراوت صاحب نے غریب محتاجون کی
بہت پرورش کی اور معافی محصول غلہ وخبرگیری قحط زدون کیواسطے
اشتہار مندرجہ ذیل جاری کیا ۔

اشتہار

مجریہ دربار پرتاب گڈہ مورخہ ۱۳ ار دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع

بارش نہونے کے سبب سے مارواڑ ودیگر ممالک مین غلہ اور
گھاس پیدا نہین ہوا ہے اسواسطے وہان کے لوگ مع مویشیون
کے مالوہ مین بکثرت آئے ہین اور جسکو تین کال یعنی غلہ وچارہ وپانیکا
قحط لکھتے ہین وقوع مین آگیا ہے خدا اپنے خلایق پر رحم کرے قحط
شروع سال سے ہے اور سال آیندہ کی شروع فصل تک رہیگا
پس لازم ہے کہ اس ملک کیواسطے غلہ بہم پہونچانے کی تدبیر کیجاوے
اسواسطے حکم ہوتا ہے کہ کل جاگیردار ومتصدی وپٹیل وپٹواری احکام
مندرجہ ذیل کی تعمیل کرین تا خشکی اور گرانی نرخ سے باشندگان
ملک اور پردیسیون کو تکلیف نہ پہونچے ۔

اول - سانون سدی ۱۵ تک غلہ کا کل محصول درآمد و برآمد معاف کیا گیا ہے -

دوم - پردیسی لوگ جو محنت کر سکتے ہین تعمیرات مفید عام مثل کہودا ئے چاہات و تالاب مین رکھے جاوین تا کہ وقت مصیبت مین معاش پیدا کر سکین

سیوم - پرتاب گڈہ مین ایک راج کا اور چند ساہوکارون کے دوامی سدابرت ہین منتظمان سدابرت کو ہدایت ہوتی ہے کہ مارواڑی و دیگر لوگ جو خیرات مانگین اونکو خاطرخواہ دین کہ ہر ایک شخص کو سیر بھر آٹے سے کم نہ ملے -

چہارم - بہرتی برآمد غلہ کی اب ہی کچھ ممانعت نہین ہے تاہم اشتہار دیا جاتا ہے کہ تجارت غلہ پر کسی قسم کی کچھ قید نہوگی اس ملک کے کل سوداگران غلہ آزادانہ خرید فروخت کرین بلکہ اونکو سرکار سے مدد ملیگی اگر کوئی پردیسی سوداگر علاقہ پرتاب گڈہ مین غلہ لانا چاہے اور حفاظت کیواسطے پہرہ چاہے تو بشرطیکہ پیشتر سے راج مین اطلاع کر دے پہرہ ملیگا اگرچہ سڑکین غیر محفوظ نہین ہین مگر اس قحط اور خشکی کے زمانہ مین احتیاط و خبرداری ضرور ہے -

پنجم - جو مویشی مارواڑ و دیگر ممالک سے آئے ہین دامن کوہ پر درو شدہ گہاس کے بیڑ مین بلا محصول چرین اگر کوئی شکایت آویگی کہ کسی نے اون سے محصول طلب کیا ہے تو طلب کرنے والون کو بعد تحقیقات سزا دیجاوے گی -

ششم اہلکاران ریاست وجاگیردار ومتصدیان کو لازم ہی کہ اس باب
مین پیشگاہ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے اشتہار آیا
ہے اوس پر لحاظ کامل رکہین —

ایک دفعہ مشہور ہوا کہ اونکار بیاس نے تحصیلداران وتہانہ داران
کو موقوف کر دیا اور ریاست زیربار قرضہ ہوگئی اور اوس سے بندوبست
ریاست نہو سکا سوا اسکی کچہہ اصل نپائی گئی متواتر تحریرون سے ثابت
ہے کہ اونکار بیاس نے بندوبست اچہا کیا البتہ بسبب ضروریات ریاست
اور رئیس کے فضول خرچ ہونے سے ریاست پر قرضہ ہے مگر مہارادت
صاحب نے بہ تقرر اقساط سالانہ اوسکے ادا کا بندوبست کر دیا ہے صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے لکہا ہے کہ انتظام ریاست اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر
رعایا خوش ہے کوئی شاکی نہین ہے ٹہاکران وساہوکاران ودیگر شرفا
سے ملے مگر کسی نے کسیطرح کی شکایت خفیہ یا علانیہ نکی بلکہ اون کی
تقریر سے ثابت ہوا کہ سب مہارادت صاحب سے محبت رکہتے ہین اونکی
تعظیم وادب کرتے ہین اور اونکو اپنا محسن وشفیق سمجہتے ہین اور یہی
اونکی خوش انتظامی کی قوی دلیل ہے مہارادت صاحب کو شکار کا بہت شوق
ہے اور محکمہ پولیس کی نگرانی بذات خود کرتے ہین اکثر وقوع واردات
پر تعاقب مجرمان مین خود جاتے ہین اور بر سر موقع پہونچکر تحقیقات و
عدل گستری کرتے ہین اس سبب سے پرتاب گڈہ کا انتظام فوجداری
ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی میواڑ کے تحت کی ریاستون مین ویسا کسی کا نہین ہے

سیواڑ و نمبا ہیڑہ کے مخرج ہو گہیہ لوگون نے اس ریاست مین قیام کرنا چاہا تہا اور چند آدمی چوکیدارون مین نوکر ہو گئے تہے مگر مہاراوت صاحب کو اطلاع ہوئی تو اونہون نے کسیکو نہین ٹہیرنے دیا ۔ مہاراوت صاحب نے اپنی فوج کو آراستہ کیا ہے اور قواعد سکہاتے ہین گرد نواح کے ملک سے اس ریاست کی زمین بہت سیراب اور مزروعہ ہے کل عرض وطول مین غلہ اور پوست کاشت ہوتے ہین کہین خالی زمین نہین رہتی البتہ علاقہ بانسواڑہ کی سرحد پر ایک گانو بانسواڑہ کے بہیلون کی زیادتی سے ویران ہے ریاست کے ۶۶ دیہات کی آمدنی کا حال نقشہ جمع خرچ ریاست سے واضح ہوگا مگر چہتر ٹہاکرو جاگیرداران و سندرون کی جایداد کی وسعت و مقدار تحقیق نہین ہے مثل میواڑ کے جاگیردار اپنے اپنے علاقہ مین اختیارات فوجداری و دیوانی مستعمل کرنے کا دعوی کرتے ہین اور زبردست ٹہاکر نوکری و حاضر باشی سے پہلو تہی کرکے راج کی عدول حکمی کرتے ہین کل جاگیردار مقروض ہین اور اکثر کو قرضہ بکفالت رئیس ملتا ہے اوسکے وصول کرنے مین بہت جہد کرنا پڑتا ہے بلکہ بارہا سرکار انگریزی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے جون ۱۸۶۵ء مین اوفکار بیاس کامدار کو ایک سرکش سپاہی نے مجروح شدید کیا کہ اوسکے صدمہ سے چند روز مین مرگیا قاتل بہی بر سر موقع قتل کیا گیا اور دیگر سپاہی جو اوسکے شریک تہے گرفتار ہوکر مختلف میعادون کیواسطے قید ہوئے مہاراوت صاحب نے بجاے اوسکے کسیکو مقرر نکیا اگرچہ برانا م

اوسکا بیٹا کومل رام کام کرتا ہے مگر اصل مین خود کام کرتے ہین اور کام
کرنے کیواسطے معمولی وقت مقرر کر رکھا ہے۔
بہیلون کی اگرچہ شکایت ہے مگر اول تو بانسواڑہ کے بہیل دیہات علاقہ
پرتاب گڈہ سے چوتہہ یعنی آمدنی چہارم کا دعوی کرتے ہین دوسرے
سال گذشتہ مین گانگیا کے پال کے بہیلون نے کہ میواڑ کے دریاود | गांगिया दरयावद
کے ضلع مین رہتے ہین کپتان چارلس سٹراہن صاحب پر حملہ کیا تہا پہر | चारल्समस्टराह्न
اب مسٹر بولٹ صاحب کو سامان رسد ملنے مین اور خط کتابت کی آمدرفت | मिस्टरबोल्टसाहब
مین بہت دقت ہوئی اور شکایت پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مع کپتان
سٹراہن صاحب اون کے پاس گئے اور دیکہا کہ صاحب موصوف خوش
ہین اور اون کے اور بہیلون کے درمیان اچہی راہ و رسم ہے کپتان
سٹراہن صاحب اور بولٹ صاحب ٹوپوگرافیکل سروے چند سال سے اس
علاقہ مین پیمایش کرتے تہے اس سال مین کام ختم ہوگیا۔
اس سال مین کثرت بارش سے دیولیہ دارالریاست قدیم کے پرانے
محل بہت خراب ہوگئے مہارا وت صاحب دسہرہ پر وہان رہتے ہین
اور ہمیشہ پرتاب گڈہ سے نصف میل پر ایک بنگلہ مین رہتے ہین اس
سبب سے دیولیہ کے قدیم قصبہ کی آبادی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے
نومبر ۱۸۷۵ع مین مہاراوت صاحب نے نیمچ مین جاکر نواب گورنر جنرل صاحب
سے ملازمت حاصل کی اور پہر فروری مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے
ملاقات کرنیکے واسطے گئے۔

دسمبر ۱۸۶۵ء مین مہارادت صاحب نے مہاراجہ صاحب سکانہ کی دختر سے شادی کی -

मातुगीपाल

چندسال سے پرتابگڈہ مین شفاخانہ مقرر ہوا ہے ماتوگی پاٹہک نیٹو ڈاکٹر اچھی طرح کام کرتا ہے مریض بہت آتے ہین - تدبیرات حفظان صحت مین بڑی مشکل ہے کہ اگرچہ اس شہر مین ساہوکار و آسودہ حال لوگ بہت ہین مگر کسی مفید عام کام مین خرچ کرنا بالکل پسند نہین کرتے تاہم باوصف بے احتیاطی آب و ہوا ایسی عمدہ ہے کہ جس زمانہ مین کل ملک مین ہیضہ کا بہت زور تہا یہان کسیکو نہوا -

مدرسہ مین طالب علمون کی کثرت ہے مگر درس باقاعدہ نہین ہوتا ہے بجز ہندی حساب اور لکہائی کے کچہ نہین سکہایا جاتا ہے -

جمع و خرچ ریاست پرتابگڈھ دیولیہ

جمع

نام سمت	مالگزاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات	[illegible]	آبکاری	دارالضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
سمت ۱۸۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۸۲۶	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۸۲۸	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]
سمت ۱۸۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سمت	خراج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible] ۹ ر	[illegible]	[illegible] ۴ ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ ر	[illegible] ۶ ر	•	•	•	•	•	[illegible] ۱۱ر۹ پائی
سمت ۱۹۲۸	•	•	•	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	•	•	[illegible] ۲ر۳ پائی	[illegible] ۲ر۳ پائی	[illegible]	[illegible] ۸۰ ر	•	•	•	[illegible] ۶ر۹ پائی
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible] ۱۱ر۳ پائی	[illegible] ۴ ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۴ر۶ پائی	[illegible] ۶ ر	[illegible] ۷ر۹ پائی	[illegible] ۱۲ ر	[illegible] ۲ ر	[illegible] ۸ر۳ پائی	[illegible] ۱۵ر۶ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۵ ر

چوتھا باب

ایجنسی جیپور

اس ایجنسی سے جے پور اور کشن گڈہ کی خود اختیار ریاستین متعلق ہین اور لاوہ کی جاگیر بھی جب سے ریاست ٹونک سے علیحدہ ہوئی ہے اس ایجنسی کے تحت انتظام مین ہے صاحب پولٹیکل ایجنٹ لاوہ کے ٹھاکرون سے خراج وصول کرتے ہین اور وہی زر خراج ٹونک کے نواب صاحب کو دیا جاتا ہے۔

پہلی فصل

راج جیپور

کرنل برڈک صاحب کی تاریخ جے پور اور کرنل ٹوڈ صاحب کے واقعات راجستان اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی مفصل رپورٹون کے ذریعہ سے اس راج کی کیفیت بہت تشریح سے لکہی جاوے گی اسواسطے اوسکو چند حصون مین منقسم کیا گیا ہے تاکہ مضامین کی تحریر و ترتیب و فہمید مین آسانی ہو جاوے۔

حصہ اول

جغرافیہ

راج جے پور مع شیخاواٹی خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۰ دقیقہ و

نقشه ریاستهای متعلقه ایجنسی جیپور | باب چهارم وقایع راجپوتانه



۲۷ درجہ ۴۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۸ دقیقہ و ۷۷ درجہ
۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے۔ اوسکے شمال مین راج بیکانیر اور اضلاع
हसारफ़ीरोज़ा पटयाला नारनौल कानौड
انگریزی حصار فیروزہ و گورگانوہ و راج پٹیالہ کے پرگنات نارنول
و کانونڈ کی سرحد ملی ہے مشرق مین الور و بہرت پور ہین جنوب مین قرولی
گوالیار بوندی ٹونک میواڑ و اجمیر ہین اور مغرب مین کشن گڈہ اجمیر مارواڑ
و بیکانیر ہین یہ راج طول مین قریب ۱۵۰ میل اور عرض مین ۱۴۰ میل
ہے اور ۱۵۲۵۰ مربع میل کا رقبہ ہے۔

ملک کی ہیئت بہت مختلف ہے وسط مین زمین بلند ہے اوسکا ارتفاع
سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک ہے اس بلند زمین
کا اعلےٰ ترین حصہ کہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف یعنی جہیل سانبہر
खेतड़ी तोरावाटी टोंक
سے جہان کوہ اراولی مسلسل ہوا ہے کہیتڑی اور تورا واٹی کے کوہستان
تک واقع ہے اور میدان ریگ مین اکثر مقامات خصوص ٹونک پر دو ہزار
فیٹ بلند اور کہڑا ہوا ہے اس ملک کا تقاطع کرتا ہے یہی بلند دہار ملک
शेखावाटी बीकानेर
کی سیرابی کی باعث ہے اور شمال مغرب مین شیخاواٹی و بیکانیر وغیرہ کے
ریگستان اور جنوب مشرق مین علاقہ جیپور کی سیر حاصل سرزمین کے
درمیان قدرتی حد ہے اس حد سے جیپور کیطرف ہر مقام پر کنوون
مین پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر شیخاواٹی کیطرف اس دہار سے
جسقدر زیادہ فاصلہ ہوگا اوسیقدر کنوون مین پانی زیادہ عمق پر ملیگا
اور طرفہ یہ ہے کہ جسطرف پانی زیادہ عمق پر ملتا ہے اوسیطرف کی زمیں

نشیب کی ہے اس سے ثابت ہے کہ جتنا شمال و مغرب کیطرف بڑھتی ہین
زمین پر ریت زیادہ ہوتی جاتی ہے اس سلسلہ مین جہان جہان گھاٹے ہین
وہین موسم گرما کی تند ہوا سے کوسون تک ریت کے ٹیلے جمع ہین —
شہر جے پور کے قریب بھی بالو ریت کی یہی کیفیت ہے مگر اسکا سبب
اور ہے پہاڑون کے متقاطع سلسلون کیوجہ سے تین چار مربع میل
زمین پر اون سے مغرب مین ریت جمع ہو گیا ہے یہہ عجیب قطع ملک
ریگستان کا مختصر نمونہ ہے ریت کے ٹیلے ہوا کے زور سے ایک مقام سے
دوسرے مقام کو بدلجاتے ہین مگر بعض سے باہر نہین جاسکتے ہین —
سرحد راج الور مین پست پہاڑون کا سلسلہ شمال و جنوب مین واقع ہے
اور اوسکے انتہا پر شہر جے پور واقع ہے یہی پہاڑ کھیتڑی کے قریب بڑے
متقاطع سلسلے سے ملے ہین اور اون کے مقام تقاطع پر بڑی معدنی افراط
و تفریط پیدا ہوئی ہے ارابلی کے سنگ خارا اور ڈوڈہی کی دھارین
دیگر پہاڑون کی تہہ پھٹ اور سلیٹ مین ہوکر نکلی ہین اور سینکڑی تانبے
کی دہات اور سیسہ با افراط پیدا ہوتے ہین قلعہ کھیتڑی کا بلند پہاڑ نیچے
سے خارا اور دیگر ابتدائی پتھرون کا ہے اور اوپر سے پھر پھٹ کا اور
کوہ پر شہر ہے اوس سے ۱۲۰۰ فیٹ کی بلندی پر قلعہ طول مین نصف میل
اور عرض مین چہارم میل ہے اوسمین ۴۰۰ سو آدمیون کے خرچ
کے لایق پانی کافی ہے پھر پھٹ کی تہہ ۳۰ سے ۴۰۰ فیٹ تک ہے اور
پہاڑون کا کنارہ ہر طرف سے عمود وار کھڑا ہے صرف چند مقامات

پہیلا ہوا ہے —
زمین کا مثلث نما قطعہ جسکو اضلاع سلسلہ جات متقاطع اور سلسلہ چھوٹے ہین
اور اوسکا قاعدہ جو پورب سے مغرب کو گیا ہے ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ فیٹ
تک بلند ہے اس مثلث کے قاعدہ سے جنوب مشرق کی زمین واقع
اور بیاس ندیون کیطرف ڈھلوان اور بہت سیراب اور زرخیز ہے
یہہ زمین بجز شمال پست پہاڑیون کے کل ہموار میدان چکنی مٹی
کا ہے اوسمین افیون و نیشکر وغیرہ اعلے اجناس پیدا ہوتی ہین او
دیہات بہت آباد ہین اونمین سے بیشتر کٹہگار روت راجپوتون
کے قبضہ مین ہین کہ یہہ لوگ کچہوایون کی بارہ کوٹھری مین سے ہین
پہاڑیون کا سلسلہ واقع شمال و جنوب کہ جو پورب پر ختم ہوا ہے اور نہایت
رودار پتھر ریت کا ہے جو پورب سے چالیس میل لودہ کے قریب پھر
نمودار ہوا ہے اور راج محل واقع لب دریاے بیاس تک چلا گیا
ہے راج محل بدت سے فضا کا مقام مشہور ہے یہہ سلسلہ بیاس ندی
کے قریب آکر دو پہاڑون مین منقسم ہوا ہے ایک بشکل دیوار عمود وا
عرض مین صرف چند فیٹ مگر بلندی مین پانسو فیٹ زردی مائل مٹیالے
درخشان پتھر کا ہے اور دوسرا جو اوسیطرح کی دیوار ہے گلابی رودار
پتھر ریت کا ہے دونون کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے ندی
جو بڑے عمق سے پہاڑ کے موقع پر بطور عمود کے واقع ہے بوتنگ
گہاٹ مین ہو کر نکلی ہے پانی کے زور سے پہاڑ بہت عمق تک کٹ گیا ہے

اور اسطرح عمیق نیلگون دہار اور پانی کی شورش اور سبز جنگل کی
خوبصورتی مین طرفین کے بلند پہاڑون سے بہت اضافہ ہوا ہے اس
ندی کے جانبین پہاڑون پر پرانے قلعون کے کہنڈرات ہین اونکی
راہ بہت پیچیدہ ہین درمیان مین قدیم راجونکا تعمیر کیا ہوا محل کہ باوصف
انقضاء مدت مدید اب تک بنا ہوا ہے مع آبادان قصبہ کے لب دریا سے
دامن کوہ پر واقع ہے کہ بالاتفاق ان سب کی کیفیت لائق دید ہے ۔
راج محل سمندر کے سطح سے صرف ایک ہزار فیٹ بلند ہے کیونکہ جیپور ۱۵۱۲ राजमहल
فیٹ کی بلندی پر ہے ۔ ان دونون مقامات کے درمیانی خط
سے مشرق مین جو سرزمین ہے مثل مغربی زمین کے سیراب و زرخیز ہے
اور مشرق کیطرف کو بشکل زینہ پست ہوتی گئی ہے اوس مین ہو کر بناس
ندی پیچدار راستہ سے گذری ہے اور جسطرح راج محل پہونچنے سے
پیشتر شمال کیطرف روان ہے یہان سے جنوب کیطرف چلکر قرولی کے
جنوب مغربی سرحد کے قریب جہیل مین شامل ہوئی ہے جسقدر جہیل کے
قریب پہونچی ہے اوسیقدر زیادہ پہاڑی اور سر درخت زمین آتی
گئی ہے اس نواح مین ۔ رنتھمبور و کہنڈار کے قلعات کو زیادہ دشوار रणथम्भोर खंडार
گذار کرنے کے واسطے کاشت موقوف کر کے بن رکھا گیا ہے اور ان
دونون قلعون کو جاہل لوگ ناممکن الدخل سمجھتے ہین وہان پہاڑون پر
چبوترہ نما ہموار زمین ہے ۔
جیپور کے مشرقی حصہ مین چھوٹے چھوٹے بہت پہاڑ ہین اور سرحد قرولی کے

قریب اونمین بہت عمیق نالے ہین یہہ پہاڑ الور کے سلسلہ کی شاخین ہین
اور سب او نہین کی طرح شمال اور جنوب مین واقع ہین مٹی زرد اور
چکنی ہے آبپاشی کیواسطے تالاب بہت تعمیر ہوسکتے ہین اور بناس ندی
مین چند مقامات پر بند تیار ہونے سے فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔
हिन्डोन حد مشرقی کا ملک ہنڈون کے قریب ریتہ کا ہی مگر سیر حاصل ہے اس ملک مین
روئی اور افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور زمین نیشکر اور تمباکو کے لایق
कोल्हू ہے چونکہ اس نواح مین سنگین کولہو ہر گانو مین بہت ملتے ہین اون
سے ثابت ہے کہ سابق مین نیشکر بکثرت پیدا ہوتا تھا اور باشندگان ملک
خوشحال تھے۔

جیپور سے مشرق مین زمین پست ہے شہر سے آگرہ کیطرف پہاڑ سے
نکلتی ہے مسافر کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان سے زمین پر نزول کرتا ہے
اور دو میل مین تین سو چار سو فیٹ اوترنا ثابت ہوتا ہے۔ بان گنگا
ندی کے برابر چلکر بھرتپور کے علاقہ مین پہونچتا ہے کہ وہ سمندر سے صرف
سات سو فیٹ بلند ہے وہان کی زمین چکنی اور زرخیز ہے اور ریتہ بہت
کم مقامات پر ہے۔

جیپور کی آب و ہوا نہایت صحت بخش ہے ریتہ اور بلندی کے سبب سے
ایسے مقامات کم ہین جہان پانی ٹھیرتا ہو اس سے عفونت کا بخار بالکل نہین
ہوتا ہے موسم سرما مین خصوص شیخاواٹی مین سردی بہت سخت ہوتی
ہے بعض اوقات سفید پالہ جو رات کیوقت گرتا ہے دوپہر تک رہتا ہے

شمال مین تو بہت سخت چلتی ہے مگر ریتہ مین گرمی نہین رہتی اسس سبب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین اور صبح کو سردی ہوجاتی ہے بجز شیخاواٹی کے کل ملک مین بارش بافراط ہوتی ہے جےپور و شیخاواٹی کے متقاطع خط سے جنوب مشرق مین مثل دیگر اضلاع کے قحط کم ہوتا ہے زمین کی جنوب مغربی اور جنوب مشرقی دونون حرکات بارش آور کے کنارہ پر واقع ہونے سے دونون موسمون مین بارش ہوتی ہے اگر ایک موسم مین کمی رہی تو دوسرے کی بیشی سے اوسکا معاوضہ ہوجاتا ہے جیپور خاص کی بارش کا اوسط علی العموم ۲۲ - اینچ سے ۲۸ - انچ تک ہے -

زراعت کے باب مین علاقہ جےپور کی کوئی خاص پیداوار نہین ہے جنوب مشرقی حصہ مین تماکو افیون و نیشکر پیدا ہوتی ہین اور رقبہ کثیر پر - گیہون - جو - ارہر - تل - سرسون - مثانہ وغیرہ کاشت ہوتے ہین ایسے ملک مین جہان کوئی تحریری حساب نہین رہتا مزروعہ وغیر مزروعہ رقبہ کی تعداد دریافت ہونا غیر ممکن ہے اور بعض فصلین صرف موسم بارش مین ہوتی ہین کہ اونکے دیکھنے کا صاحبان انگریز کو اتفاق نہین ہوتا ہے اب سلسلہ متقاطع شیخاواٹی کے شمال مغرب کا حال دیکھنا چاہیے کہ اوسمین چار ہزار مربع میل کا رقبہ ہے اور اوسکا ڈھال شمال مغرب کی طرف ہے شمالی حصہ مین کاٹلی ندی ہے کہ اوسمین بلند پہاڑ کا پانی جاتا کातली
ہے یہہ ندی صرف کثرت بارش مین زور سے بہتی ہے اوسکا عرض

علی العموم ایک دو میل ہے اوسکے بہنے کی دہارون مین بہت لہرین پڑتی
ہین اور روش کی تیزی اور ریگ روان کیوجہ سے عبور کرنا مشکل ہوتا
ہے کل شیخاواٹی مین سے گذر کر جہان اوسکے بڑہنے کی امید ہووے
وہان جاکر کم ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی سرحد مین سانکہو کے قریب خاک سांखू
مین جذب ہوجاتی ہے —

شیخاواٹی زراعت کا ملک نہین ہے سالتمام مین ایک فصل ہوتی ہے اور
کبہی کبہی وہ بہی نہین ہوتی کل ملک ریت کے ٹیلون سے بہرا ہے اومین
صرف آک اور پہوک پیدا ہوتے ہین پہوک ایک بے برگ درخت ہوتا आक फोक
ہے اوسکے پہولون کو آدمی کہاتے ہین شاخون سے اونٹون کو عمدہ چارہ फलों कू
ملتا ہے اور اوسکی جڑ سے کہ زمین مین دور تک پہیلتی ہے جلاکر کوئلے
بناتے ہین کہ جلانے کے کام آتے ہین مقدم پیداوار جوار — باجرہ —
مونگ — اور موٹہہ کی ہے موٹہہ بجاے چنے کے دانہ کے کام آتی ہے
اور ضرورت کے وقت محتاج لوگ بہورٹ اور گوکہرو پیسکر کہاتے ہین सुर्ख गोखरू
ریت کے ٹیلون کو بڑے ہلون سے بذریعہ اونٹون کی کاشت کرتے ہین
اونٹ تیزرو ہوتے ہین دو دفعہ کے جوتنے سے زمین درست ہوجاتی
ہے اور تہوڑے عرصہ مین بہت زمین کاشت کرلیتے ہین باقیماندہ زمین
پر گہاس بہ افراط ہوتی ہے —

جس سال بارش کثرت سے ہوتی ہے اسقدر پیداوار ہوتا ہے کہ
زمیندار اچہی طرح خرچ کرلین تب بہی مویشیون کیواسطے بہت بچ رہتا

مگر کبھی بارش کم ہوتی ہے خفیف بارش زراعت کی بالیدگی اور ریتہ کو
اوڑنے سے باز رکھنے کیواسطے کافی نہین ہوتی اور بارش کثرت سے
ہوتی ہے تب ریتہ اوڑکر زراعت کو دبالیتا ہے - کاٹلی ندی مین خربوزہ
اور تربوز بہت پیدا ہوتے ہین ہر ایک گانوکے قریب ایک دو کنوٗون پر جو و
گیہون بھی ہوتے ہین مگر اکثر صرف ٹھاکرون کے گھوڑون کے سبز چارہ
کیواسطے کنوے بہت کم ہین اور پانی اتنے عمق پر ہے کہ اون سے آبپاشی
نہین ہو سکتی ہے تعمیر چاہ کا خرچ پانچہزار روپیہ سے آٹھ ہزار روپیہ تک
ہے کنوون کو بڑے عمق پر غرق کرنا پڑتا ہے اور چونکہ اون کے اندر پانی
سٗوت سے نہین نکلتا ہے مگر ریتہ مین سے چھنکر آتا ہے اسواسطے یہہ بھی
ضرور ہے کہ حوض نما ہونیکی غرض سے اونکا محیط وسیع تر ہو علاوہ اسکے ریتہ
نکلنے کا بھی خطرہ رہتا ہے جس کوئے مین ریتہ نکلتا ہے وہ چھوڑ دیا جاتا ہے
چنانچہ قصبون اور دیہات کے قریب اکثر کنوٗون کی کوٹھیان بشکل مینار ہو جو د
ہین جب کنوان بہمہ جہت تیار ہو جاتا ہے اوس سے فائدہ بھی بہت ہوتا ہے
گرد و پیش کے دیہات کے مویشی پانی پینے کو آتے ہین او نیز محصول
لیا جاتا ہے خشک موسمون مین مویشی اون کے قرب وجوار مین رکھے
جاتے ہین اور وہان کی چراگاہون کی بھی قدر زیادہ ہو جاتی ہے اس
سے ثابت ہے کہ شیخاوائی مین مویشی زیادہ نہین ہین -
جہان سوان ہوتا ہے وہان ہی آبادی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے
دیہات آپسمین بڑے فاصلہ پر ہین جہان زمین مین کنکر کی تہ نکلتی ہے وہان

گانو آباد ہوجاتا ہے شیخاواٹی مین کنکر متفرق نہین نکلتا ہے مگر زمین مین
سخت اور سفید کنکر کی تہ بہت تر نکلتی ہے اوس تہ مین سے کسر ٹکڑے
کاٹ لیتے ہین اور وہی پکا لیے جاتے ہین اس چونہ کی دیوار بہت مضبوط
اور سفید تیار ہوتی ہے اور آب و ہوا کی خشکی سے سفیدی مدت تک
قایم رہتی ہے اکثر دیوارون پر نقش کھینچے جاتے ہین وہ بھی عرصہ تک
خوبصورتی سے بنے رہتے ہین —
ایسے جنگل مین قصبون کے اندر جاکر اجنبی لوگون کو خوبصورت و بلند مکان
دیکھنے سے بہت تعجب ہوتا ہے مگر اونکی یہہ رونق انگریزی عملداری سے
ہوئی ہے کیونکہ مارواڑی ساہوکار جنہون نے بمبئی و کلکتہ مین تجارت
کرکے دولت حاصل کی ہے انہین قصبون کے رہنے والے ہین ان
قصبون کے کوچہ و بازار چوپڑ کیطرح باہم عمود وار متقاطع ہین جہان
بڑی حویلی تعمیر ہوتی ہے وہان سے غریب لوگ اوٹھکر شہر کے کنارہ
جا بستے ہین اسطرح ہر ایک قصبہ کا وسط بڑی عمارتون کے سبب سے
خوشنما ہے اور کنارون پر صرف جھونپڑیان نظر آتی ہین —
شیخاواٹی کے بڑے قصبون مین سے اول رامگڈھ ہے کہ پچاس برس
کے عرصہ مین اوسکی آبادی دوچند ہوگئی ہے اور ہندوستان کی
نہایت دولتمند پچاس ساہوکار اوسمین رہتے ہین اوسمین بیس ہزار
باشندے ہین اور دیگر قصبون کی آبادی اس تفصیل سے ہے

سیکر	فتح پور	بساؤ	منڈاوہ	نول گڈھ -
۱۵۰۰۰	۵۰۰۰	۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۲۰۰۰۰

جہونجہنون مین کہ شیخاواٹی کے سب ٹہاکرون کا مشترک دار الحکومت
ہے اور جے پور کا ناظم بہی وہان رہتا ہے بیس ہزار آدمیون کی آبادی
ہے باشندون کی یہہ تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر یاد رکہنا چاہیے
کہ کل آبادی مین سے فیصدی اسّی آدمی انہین قصبون مین ہین ان
مین باہم بیس میل کا فاصلہ ہے اور درمیان مین شاید کوئی ایسا گانو یا
ڈہانی آتا ہے جسے گانو کہہ سکتے ہین ۔

گانون کے گہرون کا حال قصبون کے مکانات سے بہت مختلف ہے مدوّر
گہاس کے خس پوش چہپر ہین اور اون کے گرد خاردار باڑ لگی ہوئی
ہے اور اوس سے مویشی اور بہیڑون کیواسطے احاطہ بنائے ہین کسیقدر
پرانی باڑ اوڑنے سے باز رکہنے کیواسطے کسیقدر گرد نواح کی ریت کو
نظر سے چہپانے کیواسطے یہہ باڑ ہر سال نئی لگائی جاتی ہے ۔

راج جے پور کے اکثر حصون مین شور پانی ہے اور شور پانی کے چند
قدرتی تالاب بہی ہین مگر اونمین سے کسی مین اسقدر نمک نہین نکلتا جسکے
جمع کرنے سے کچہہ فائدہ ہو ۔ البتہ سانبہر کی جہیل پر نمک کا اتنا بڑا کارخانہ
ہے کہ کل ممالک مغربی وشمالی اور بندیل کہنڈ وہان کا نمک کہاتا ہے ۔

سانبہر کا جہیل جے پور اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے برسات کے موسم
مین اوسکا طول ۲۴ میل اور عرض آٹہہ میل ہوجاتا ہے مگر ایسا پایاب
ہوتا ہے کہ آدمی ہر جگہہ پہر سکے اسکے جنوب مشرقی کنارہ پر قصبہ سانبہر آباد
ہے اوسکے سامنے گرمی کے موسم مین جہیل کا حصہ سیاہ گدلہ پانی کا دلدل

طویل اور ایک میل عریض عمیق ترین مقام ہوتا ہے ۔
یہہ جہیل مع ساٹھہ دیہات متعلقہ کے جے پور و جودہ پور کی مشترک ملکیت
تہا ہر ایک ریاست نے وقتاً فوقتاً انقلاب زمانہ سے موقع پاکر دیہات
علیحدہ کر لیئے کہ آخر کار علاوہ سانبہر کے صرف بارہ گانو مشترک رہگئے ان
دیہات مین نوحہ اور گڈہ واقع کنارہ جہیل پر جودہ پور والون نے قبضہ
کرلیا اور فروخت نمک کیواسطے علیحدہ کارخانجات جاری کردئے مگر غالباً
ان کارخانون مین نمک بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جب جہیل کا پانی خشک ہوتا
ہے صرف سانبہر کیطرف رہجاتا ہے مگر پانی سانبہر کیطرف جانے سے باز رکہنے
کیواسطے مارواڑی لوگ اوسکے اندر لکڑی اور تختون کا بند باندہ دیتے
ہین اوسمین کسی قدر پانی رہ کر کارخانہ جاری رہتا ہے نمک کیاریون
مین بنایا جاتا ہے جس مقام پر ڈیڑہ فیٹ پانی ہوتا ہے وہان استے
اونچی ڈولی بناتے ہین کہ کیچڑ خشک ہوکر جم جاوے یہہ ڈولی ہر طرف
سے تین سو گز ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر چار اینچ عریض بہاڑ اور
لکڑیون کا پشتہ لگایا جاتا ہے تاکہ ہوا اور لہرون سے پشتہ ٹوٹ کر روہ
جہنے مین خلل واقع نہو اس گل کے اندر کیاریان بیس فیٹ طول اور دس
فیٹ عرض کی بنائی جاتی ہین مگر انکی ڈولیان بڑے احاطہ کے پشتہ سے
پست ہوتی ہین درخت فراس کی شاخین کیاریون مین ڈالی جاتی ہین
جون جون پانی خشک ہوتا ہے عمدہ صاف روہ دار نمک ان شاخون پر
جمتا جاتا ہے اونکو صاف کرلیا جاتا ہے پہر جہیل مین سے تازہ پانی بہر دیا

جاتا ہے اور جب تک موسم وفا کرتا ہے اسیطرح ہوتا رہتا ہے ایک دفعہ
کے بنائے ہوئے احاطے اور کیاریان تین سال تک کام دیتے ہین پہر
مرمت طلب ہوجاتی ہین سانبہر مین نمک بنانے کے قریب سولہ احاطے
ہین غیر خالص نمک بہی جو زمین پر جم جاتا ہے فراہم کیا جاتا ہے مگر اوسکی قیمت نہین
ہوتی ہے سانبہر مین قریب نو لاکہہ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے تعجب ہے
کہ جہیل مین اسقدر نمک کہان سے آتا ہے کوئی شور ندی اوسمین
شامل نہین ہوتی ہے اور شمال مین نوجہ پر اور جنوب مین سانبہر پر
کنؤون مین بالکل شیرین پانی ہے نہ اوسکے گرد مین کوئی نمکین پہاڑ
ہے غالبًا یہہ مادہ جہیل کے کسی مختصر حصہ مین موجود ہے کہ نمکین چشمہ
کے سبب سے کبہی خشک نہین ہوتا ہے یا اوسی کے اندر نمکین پہاڑ
ہے کہ کسی اور مقام پر زمین سے نہین نکلا ہے دلدل مین غرق ہوجانے
کے خوف سے کسی نے اس جہیل کا امتحان نہین کیا ہے نمک کا حساب
بورون سے ہوتا ہے ہر ایک بورہ مین سینتیس ۳۷ من بہرتے ہین اسطرح
سالتمام مین چوبیس ۲۴ ہزار بورہ آٹہہ لاکہہ اٹہاسی ہزار من نمک کے پیدا
ہوتے ہین اور سولہ روپیہ بورہ کے حساب سے کہ فی من آٹہہ آنہ بورہ
سے بہی کم ہوا فروخت ہوتا ہے اس حساب سے چار لاکہہ روپیہ سالکی آمدنی
ہے نوجہ اور گدہہ مین جو نمک پیدا ہوتا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔
نمک کے سواے جے پور کے علاقہ مین کہیتڑی کیطرف تانبہ۔ پہٹکڑی
آہن اور سیتہ کی کانین بہت ہین تانبہ کی دہا   کثرت سے ہے مگر

اوسکے کمانے کی ترکیبین جاہلانہ اور ابتدائی ہین اور کانین پہاڑکے
اندر صرف بطور سوراخ بلالحاظ راستہ آمدرفت جہان سے اچھی دہا
نکلی ہے بنالی ہین چونکہ عمدہ دہا پانی کے اندر غرق رہتی ہے پانی نکالتے
ہین کہ سواے ہاتھہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بڑی دقت ہوتی
ہے ایک کان ہین کہ ساٹھہ درجہ کی ڈہال سے تین سو فیٹ کے نشیب
ہین ہے ستر آدمی صرف اسی کام ہین مصروف رہتے ہین اسکا یہہ نتیجہ ہے
کہ اکثر بہترین کانین چھوڑدی گئی ہین اور کان والے بے سرمایہ و محتاج
ہین اسواسطے جہان کچھہ پیشتر سے رہگیا ہے وہین کھودتے ہین بہترین دہا
ہین سے فیصدی بارہ جزو تانبہ نکلتا ہے مگر اوسط پیداوار فیصدی
نو سے زیادہ نہین ہوتا ہے کان والون کا بیان ہے کہ نیچے کی تہ مین
اسقدر دہا ہے کہ پانی نکالدیا جاوے تو فیصدی بیس بلکہ پچیس تک
تانبہ نکلسکتا ہے۔

کارخانہ ہین دہا اول کنکرون سے علیحدہ کرکے اور باریک پیسکر اوپلہ کے
ساتھہ پکائی جاتی ہے پھر گول بھٹون ہین گلائی جاتی ہے یہہ بھٹیان دو فیٹ
بلند اور ایک فیٹ کے قطر کی ہوتی ہین تین موس یعنی دھونکنی چلتی
हین اور بارہ گھنٹہ ہین گلجاتی ہے اور کل دہا بھٹی کی تہ مین جمجاتی ہے
اوسکو بزور کوٹ کر صاف کرلیتے ہین اور شلاخین بناکر ٹھکسال مین
ٹکے کاٹ لیتے ہین۔

اکثر کانون مین نیلہ تھوتھا اور پھٹکڑی کا پانی کہ پہاڑ کی تہ مین بکثرت ہین

मूस धोंकनी

टकसाल

टके

नीलाथोथा फिटकड़ी

بھرا رہتا ہے پانی جوش دینے سے نیلا تھوتھا علیحدہ ہو کر زرد دار
ڈلے بندھ جاتے ہین اور دوسری دفعہ جوش دینے سے بالکل
صاف ہوجاتا ہے اور پانی مین پھٹکڑی رہجاتی ہے اوسکو شورہ گر
بھٹی سے جلا لیتے ہین۔

باگور کے پہاڑ مین کہ کھیتڑی کے قریب اور قلعہ کھیتڑی سے بلندی پر واقع ہے تانبہ کی دہات مین سیسہ نکلتا ہے اوسکا مینا کاری مین بہت خرچ ہے کہ دہلی و جےپور و حیدرآباد کو بکثرت بھیجا جاتا ہے۔ قصبہ سنگھانہ کے پہاڑون مین بھی کہ اونکا سلسلہ کھیتڑی سے ملا ہوا ہے تانبہ بہت نکلتا ہے۔ वागोर सेना मीनाकारी सिंघाना

سرحد الور کے پہاڑون مین سنگ مرمر کی قسم کا سفید پتھر نکلتا ہے اور خوشنما تعمیرات مین بہت کام آتا ہے عمدہ سنگ مرمر جو آگرہ کے روضہ تاجگنج اور موتی مسجد وغیرہ مین خرچ ہوا ہے کان مکرانہ واقع مارواڑ کا ہے کہ سانبھر کی جھیل سے بیس میل مغرب مین ہے وہان سے جیپور مین آکر تراشا جاتا ہے اور عمدہ چیزین بنائی جاتی ہین مکرانہ کے پتھر پر سرد و گرم ہوا کم اثر کرتی ہے اور جیپور کے سفید پتھر سے جو کسیقدر مدت بعد ہوا کی تاثیر سے زرد ہوجاتا ہے اوسکے اجزا بہت باریک ہین موتی سیاہ پتھر کی ایک کان اب موضع بھیسلانہ پرگنہ کوٹ پوتلی علاقہ کھیتڑی مین نکلی ہے اوس سے بہت چیزین تیار ہوتی ہین۔ भैंसलाना कोटपूतली खेतड़ी

قرب و جوار راج محل مین لالڑی بہت نکلتی ہے مگر اوسکا رنگ سیاہ راजमहल लालड़ी

तोड़ा اور چمک کم ہوتی ہے اور پہاڑ کے شمالی کنارہ پر توڈہ کے پاس ہیلم
کی کان بتلاتے ہین مگر اب اوسکی صرف روایت باقی ہے جس زمین
مین ملتی تھی اب اوسکا کچھہ پتہ ونشان نہین ہے ـ

راج جیپور کی آبادی کا اندازہ صحیح نہین ہوسکتا ہے ٹوڈ صاحب نے
شیخاواٹی مین فی مربع میل اسّی باشندہ لکھے ہین اور قصبون کی آبادی
دیکھتے ہوئے یہہ زیادہ نہین ہے ـ اگر ہر قصبہ مین بیس میل کے فاصلہ
پر بیس ہزار آدمی خیال کیے جاوین تو علاوہ دیہات کے فی مربع میل
پچاس آدمی ہوتے ہین پس شیخاواٹی کیواسطے فی مربع میل پچاس کے
حساب سے دولاکھہ پچاس ہزار کی آبادی قریب بصحت ہے اور اگر
باقیماندہ ملک مین فی میل مربع ۵۰ اکس کہ بہت واجبی اندازہ ہے خیال
کرین تو پندرہ لاکھہ ہوتے ہین کہ اسطرح کل ملک کی آبادی ساڑھے سترہ
لاکھہ آدمیون کی ہوتی ہے ـ

جیپور کے آباد ان حصون کی آبادی راجپوتانہ کے دیگر ممالک سے
مختلف نہین ہے مگر شیخاواٹی کی خصوصیت لکھنے کے لایق ہے یہہ کل ملک
شیخاوت راجپوت ٹھاکرون کے قبضہ مین ہے شیخ جی اونکا مورث اعلے
جیپور کے بارہوین مہاراجہ صاحب اودے کرن کا پوتا تھا سابق مین
شیخاواٹی پر قایم خانی لوگ کہ چوہان راجپوتون سے مسلمان ہوئے ہین
قابض تھے مہاراجہ اودے کرن نے اونکو مغلوب کرکے شیخاواٹی کو
فتح کیا مگر اونکی بود وباش ملک مین رہی آئی آخرکار شیخاوت بھی اونسے

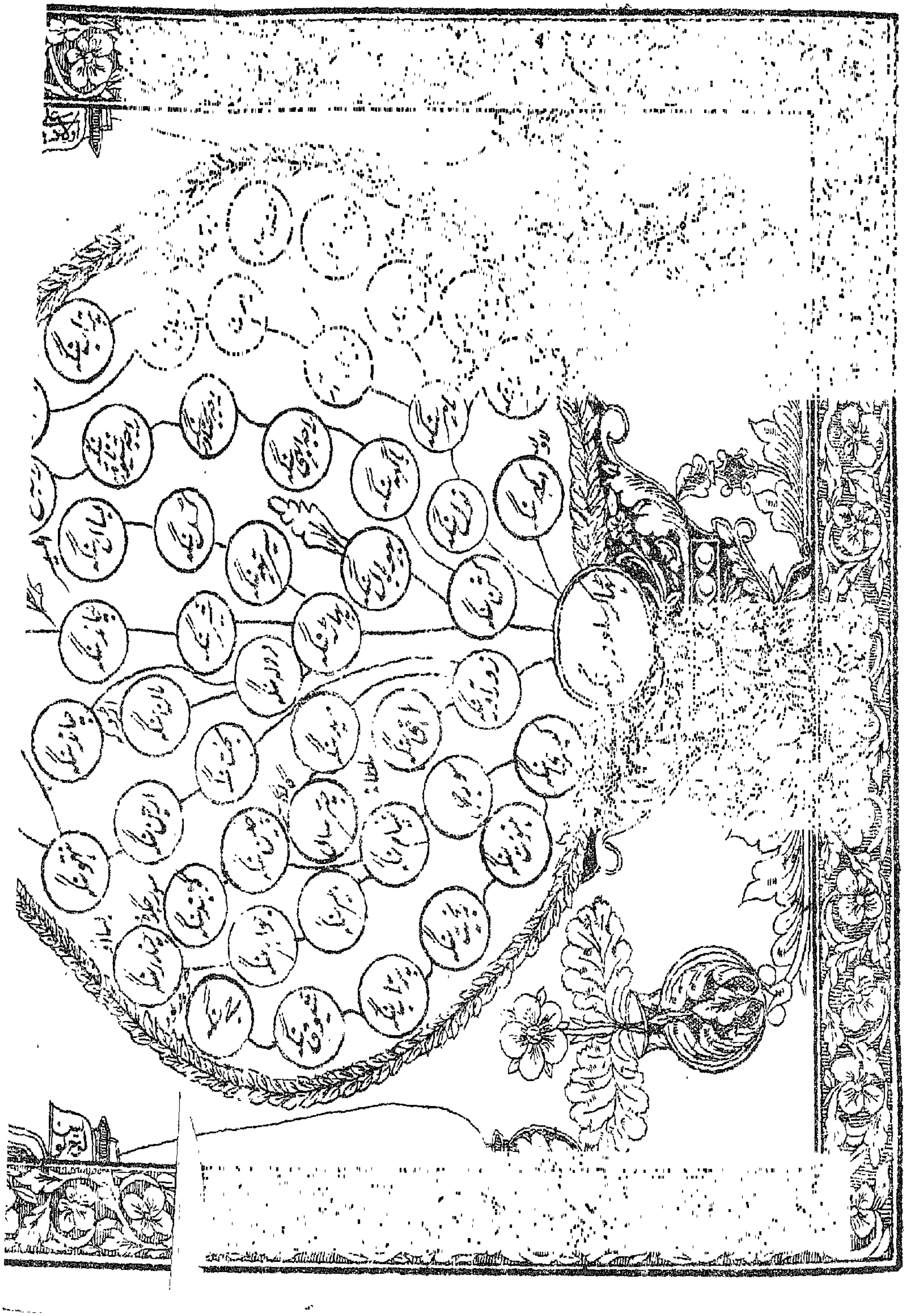
مانوس ہوگئے اور اکثر مسلمانی رسمیں اختیار کین کہ مثل ہندو دیوتون
کے مسلمان پیر و پیغمبرون کی پرستش کرتے ہین بچہ پیدا ہونے پر کلمہ پڑہا
جاتا ہے اور بکرہ ذبح کرکے بچہ کو اوسکے خون سے نہلاتے ہین اور
جنگلی سور کا گوشت جو دیگر راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے شیخاوتون مین
ممنوع ہے جب سے شیخاوت ملک کے مالک ہوئے ہین قایم خانی غارتگری
کرکے یا سوارون مین نوکری کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور ہمیشہ
بہادر وفادار اور بلاتعصب ثابت ہوئے ہین انکا مجمع کثیر سرکار انگریزی
کی فوج بنگالہ و بمبئی و کنٹنجنٹ نظام مین نوکر ہے اور پانچہزار آدمی سالار
جنگ صاحب وزیر حیدرآباد کے پاس نوکر ہین جس گانو مین قایم خانی
کی آبادی ہے اوسمین فوج سواران کے ہر درجہ کے ملازم تمغا پہنے ہوئے نظر
آتے ہین اور شیخاواٹی کے برابر سوارون کی بہرتی کیواسطے ہندوستان
مین کوئی سرزمین نہین ہے شیخ جی کے وقت سے ابتک شیخاوت بہت
بڑہ گئے ہین اونکی قوت کم کرنے کیواسطے بمرور عرصہ سو برس راج جیپور
نے اونکی خانگی نزاع کو موقع غنیمت سمجھکر یہہ دستور جاری کیا کہ جب
کوئی ٹہاکر مرتا ہے اوسکی اولاد جایداد کو برابر حصون مین منقسم کرلیتی
ہے صرف سیکر اور کہیتڑی کی ریاستین اس خلل انداز تقسیم سے بچ رہے
ہین سیکر مین جس چہوٹے بہائی نے دعوی کیا اوسکو مار ڈالا۔
اور کہیتڑی مین کسی راجہ کے ایک سے زیادہ لڑکا پیدا نہوا۔ اس
تقسیم مین ایک بڑا نقص یہہ ہے کہ ہر ایک قصبہ ہر ایک گانو ہر ایک گہر اور

ہر ایک کہیت برابر تقسیم ہوجاتا ہے سلطانہ و گانگیاسر و کہیالی و ٹائیلن
وغیرہ دیہات مین اتنے ٹہاکر ہین کہ ہر ایک کے حصہ مین صرف چند
بیگہہ اراضی ہے۔

شیخاوتون مین راجگان کہنڈیلہ اپنے مورث اعلے گردہر سنگہہ کے
نام سے گردہرجی کے کہلاتے ہین اگرچہ وہان پانہ یعنی حصص صرف
دو ہین اور ہر ایک مین علیحدہ راجہ ہے مگر اس خاندان مین جتنے آدمی
غریب یا امیر ہین سب ملقب راجہ معروف ہین تابحدیکہ جو افلاس وکم
استعدادی سے مزدوری کرتے ہین وہ بہی راجہ کہلاتے ہین اور
اس نواح مین ایک عام مقولہ ہے کہ گردہرجی کے سب راجہ۔

منوہرپور کے راؤصاحب قدیم سردار اور ذی رتبہ ہین مگر بخلاف کل
شیخاوتون کے کہ خراج گذار ہین راؤ منوہرپور جاگیردار ہین کہ اونکے
سواے راج مین نوکری کرتے ہین سیکر کے سردار ملقب راؤ راجہ
सीकर ہین اون کے علاقہ مین خاص سیکر اور رامگڈہ لچہمن گڈہ و فتح پور وغیرہ
रामगढ़
लछमनगढ़ قصبات دولتمند ساہوکارون کی آبادی کے ہین اور اونکے بہائی بٹہون
फतहपुर
बिठोद مین سے چند ٹہاکر بٹہوٹہہ و پاٹودہ و شیام گڈہ وغیرہ کے بہت زبردست
पाटोदा
श्यामगढ़ و سرکش ہین چنانچہ ڈونگر سنگہ ٹہاکر عرف ڈونگجی جس نے باروٹہیہ
बारोठिया یعنی باغی ہوکر چند سنگین وارداتون کا ارتکاب کیا تہا اور گرفتار ہوکر
محبس اگرہ مین قید ہوا اور اوسکا بہتیجا جواہر سنگہ جیلخانہ توڑکر اوسے
बिठोद فرار کرلایا موضع بٹہوٹہہ علاقہ سیکر کا رہنے والا تہا۔

مگر شیخاوتون مین سب سے بڑا گروہ جو شیخاواٹی کے جزو اعظم پر بتعداد
کثیر پھیلا ہوا ہے سادول سنگجی والون کا ہے اونکا مکاس قصبہ اودیپور
سے ہے - اون کے بزرگون نے قایم خانی نواب سے فتح کرکے جھنجھنون
پر قبضہ کیا تھا اس خاندان مین اول نامور شخص اور کل ٹھاکرونکا مورث اعلے
سادول سنگھ تھا اوسکے پانچ بیٹے ہوئے کشن سنگھ[1] - نول سنگھ[2] - زوراور سنگھ[3] सादूलसिंह
کیسری سنگھ[4] - اکھے سنگھ[5] انمین سے اکھے سنگھ لاولد رہا باقی چارون نے
اور اوسیطرح اون کی اولاد نے ملک موروثی کو مساوی حصون مین
تقسیم کیا کہ اسطرح اوقات مختلفہ پر بساؤ - سورجگڈہ - نولگڈہ - منڈاوہ बिसाउ सूरजगढ़ नवलगढ़ मंडावा
ڈونڈلود - السیسر - ملسیسر - منڈریلہ - اسمعیل پور - جکھوڑہ - پرسرامپورہ डूंडलोद अलसीसर मलसीसर मंडरेला ईसमईलपुर जखोड़ा परसरामपुरा
دیوراواس - چنڈانہ - ہیروہ - بدن گڈہ - ڈومرہ - گانگیاسر - ٹائین देवरा वास चंदाना हीरवा बदनगढ डूमरा गांग्यासर टांई
سلطانہ - بیسیون جایداد ہوگئین اور اون مین سے بہی اکثر مین چار सुलताना
اور بعض مین بیس[20] تیس[30] حصہ دار ہوگئے ہر ایک کی آمدنی مختلف ہے -
ڈونڈلود و سورجگڈہ - و نولگڈہ - منڈاوہ وغیرہ بیس[20] بیس تیس[30] تیس ہزار
اور نہایت درجہ بساؤ کے ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اس مین
سے ہر ایک حسب حصہ و حیثیت اپنے خراج دیتا ہے - باوجود اس تقسیم
اور ٹھاکرون کے مقامات مختلفہ پر مسکن گزین ہونیکے قصبہ جھنجھنون سب کا
مشترک دارالریاست رہا اتفاق حسنہ سے کشن سنگھ کے زیادہ اولاد نہوئی
اور بجز حق وارثان پہاڑ سنگھ کے اوسکا حصہ غیر منقسم رہا اور اوسکی اولاد
نے اپنی ہمت ولیاقت سے ملک اور رتبہ مین ترقی کرکے کل خاندان مین



فضیلت حاصل کی کہ اونکا حال بعد کہیتڑی لکھا جاویگا یہان صرف اولاد ٹہاکر ساد ول سنگہ کا شجرہ کرسی نامہ لکھا جاتا ہے - علاوہ صاحب جایداد شیخاوتون کے اونکی چند شاخ ایسی ہین کہ کچہہ آمدنی نہین رکہتے ہین صرف چند دیہات ہین بکثرت آباد ہین پیداوار دیہہ سے بسر اوقات نہین ہوتی بعض کسی ٹہاکر کی نوکری کرتے ہین اور بعض غارتگری و ڈاکہ زنی کرتے ہین انہین بڑا گروہ سلہدی والون کا ہے کہ اونکا اول بزرگ سلہدی سنگہ ٹہاکر ساد ول سنگہ کا بہائی تہا مگر اپنی کوتہ اندیشی اور تند مزاجی سے شریک جایداد نہو سکا اوسکی اولاد کہیروڑ - جاکہل - نگلی - موہن واڑی - کہڑب - دیوتہ - چہارڑہ وغیرہ چہہ سات دیہات مین رہتے ہین اور راج جیپور یا ٹہاکران ساد ول سنگہ جیکی نوکری کرکے وجہہ معیشت پیدا کرتے ہین -

सलहदी सिंह

खीरोड़
जाखल
नगली
मोहनवाड़ी
खड़ब
देवता
चारहड़ा

راجپوتون کے سواے شیخاواٹی مین اور بخصوص کہیتڑی و شمال مشرقی حصہ مین ایک اور قوم بہ تعداد کثیر مینون کی ہے راج جیپور مین قلعہ اور خزانہ کے محافظ ہونیکے سبب سے مینون کا بہت زور ہے اونکی شاخین کل ملک مین پہیلی ہوئی ہین البتہ یہہ لوگ ہمت و جوانمردی مین بوندی و میواڑ کے کہیراڑ کے مینون سے کمتر ہین مگر چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی و غارتگری کی مہمات و تدبیرون مین اون سے فایق ہین شیخاواٹی مین جہان راجپوت اور قایم خانی بکثرت ہین ایسے لوگون کیواسطے سردار ملنا دشوار نہین ہے ہر تجارت کے شہر مین مینون کے مخبر رہتے ہین اور روانگی مال اور نقد وغیرہ کی صحیح اطلاع دیتے ہین ہر مجمع مین راجپوت یا قایمخانی

افسر ہوجاتا ہے اور وقت اور مقام غارتگری مقرر ہوکر وہین سب جمع ہوجاتے ہین ساہوکار بھی مینہ مجبورون کو نوکر رکھتے ہین اور اونکی حملہ آوری سے آگاہ ہوکر ارسال مال مین بحسب ضرورت توقف یا سرعت عمل مین لاتے ہین ساہوکار اور غارتگرون کے درمیان یہہ کارروائی ہمیشہ رہتی ہے اور اسکے سبب سے زبردست راجپوت اور قایم خانیون کو مال بحفاظت پہونچانے مین اجرت ملتی ہے مگر چونکہ ان لوگون کی بھی کثرت ہے جسقدر اونکو ہندوستانی ریاستون مین ہوکر جانے مین محصول دینا پڑتا اوسکی نسبت اس اجرت مین کفایت رہتی ہے علی العموم غارتگری صرف اوسی حالتمین ہوتی ہے جب حفاظت مال کا پیشتر سے بندوبست نہین کیا گیا ہے ۔

علاقہ کھیتڑی مین شیخاوت اور قایم خانی غارتگر نہین ہین وہان کے مینہ باتفاق مینہ ہاے علاقہ الور وشاہجہان پور ضلع گوڑگانوہ دور دور جاکر وارداتین کرتے ہین زیادہ تر اونکی وارداتین اندور و بمبئی وحیدرآباد دکن کی سڑکون پر ہوتی ہین ۔

علی العموم جے پور کے ملک کی آمدنی کروڑ روپیہ سالانہ کی سمجھی جاتی ہے مگر خالصہ مین صرف پینتیس یا اڑتیس لاکھہ روپیہ کی آمدنی کا ملک ہے اور باقی جسمین بعض خوشتر ین حصص ہین کسیقدر سردارون کے قبضہ مین ہین اور کسیقدر بصیغہ حق ارتھہ مندر یا برہمنون کو دیا ہوا ہے عطیات کی چار قسمین ہین اول خراج گذار یعنی عطیات راج جنکے قابض صرف خراج دیتے ہین نوکری نہین کرتے ہین راجاوت راجپوت کہ خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین ہین

اسمین داخل ہین۔

دوم رؤساے اطاعت گزین جنکے بزرگ فتح کرکے یا استحقاق قبضہ قدیم مہاراجہ
صاحب کی فتح سے پیشتر قابض تہے اون کے ممالک مقبوضہ راج سے نہین ملے
ہین یا جنہون نے اپنی خوشی سے راج کی پناہ لی اونمین علی العموم شیخاوت
داخل ہین۔ ان مین سیکر بقدر چار لاکہہ کہیتڑی بقدر ڈہائی لاکہہ اونیارہ
ڈیڑہ لاکہہ داخل ہین۔

ان دو قسمون کی جایداد بالاجتماع پندرہ لاکہہ کی ہے اور جیساکہ نقشہ آمدنی
سے واضح ہوگا ساڑہے تین لاکہہ روپیہ خراج دیتے ہین۔

سیوم جاگیردار جو کچہہ خراج نہین دیتے مگر جاگیر کے عوض نوکری کرتے ہین
خود اونکی ہی تحریر سے اونکی آمدنی اٹہائیس لاکہہ روپیہ کی ہے مگر اصل مین
زیادہ بتلاتے ہین۔

چہارم انعام وپن ارتہہ شہر جیپور کی مشہور عبادت شعاری اور اوقات
مختلف مین مندرون کو عطیات کثیر ملنے کے سبب سے و نیز ملکی وجنگی خدمتون
کے معاوضہ اور خادمان وغیرہ کے انعام کیوجہہ سے اس قسم مین بہت ملک
داخل ہوگیا ہے یہہ عطیات اٹہائیس لاکہہ کے قریب ہین مگر اورون کی نسبت
یہہ اندازہ کم معتبر ہے کیونکہ اونکا بصحت حساب ہوا ہے اور انکا اندازہ کرنا دشوار
ہے۔ پس ملک کی کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے۔۔۔۔۔ ۱۰۷۰۰۰۰۰

خالصہ	خراج گذار واطاعت گزین	جاگیردار	پن ارتہہ
۳۶۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰

بہ تفصیل کرڑو رسے زیادہ ہے مگر جرمانہ و مال لاوارث ستردہ سارقان و
جرمانہ و نذرانہ مسند نشینی کی رقمین کہ اسمین داخل ہین ملک کی آمدنی سے علاوہ ہین
جیپور کے انتظام مین نرمی اور سستی کا نقص ہے باشندگان شہر و منتظمان
ملک آسایش پسند ہین اور جس کام مین تکلیف ہو اوس سے متنفر ہین سب
عیش و دل لگی مین مصروف رہتے ہین غبن اور رشوت ستانی کا بازار گرم
ہے کیونکہ سوجبات ترغیب بہت ہین اور سزا کا خوف بالکل نہین ہے اظہار
ہمت کیواسطے قوت کی کمی نہین ہے مگر سختی یا خود اختیار عمل کرنیکی کسیکو
خواہش نہین ہے اجراے کار مین طوالت بہت ہوتی ہے مگر انسانی عدل
کی خواہش موجود ہے فی الجملہ ہر امر پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ دانشمند
ہے اور انتظام ملک مین جیپور راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے فائق ہے
اب راج جیپور کے علاقہ کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے -

کل قصبات و دیہات راج ۔ الف

خالصہ کے الہ ٹہاکران و معاملت گذاران الہ انعام
و بخشش و خیرات الہ ہین -

جے پور دار الحکومت کہ بجز جنوب کے ہر طرف سے پہاڑون سے
محروس ہے مختصر میدان پر واقع ہے شمال مین شہر سے ملحق کئی سو فیٹ
کی بلندی کا پہاڑ اور اوسپر عالیشان محل ہین جنوب کیطرف اس پہاڑ
کی چڑہائی بہت کہڑی اور ناقابل گذار ہے مگر البتہ شمال کیطرف بتدریج
آمیر قدیم دار الریاست تک پست ہوتا گیا ہے شہر جے پور کا طول مشرق و

مغرب مین دو میل کے قریب ہے اور عرض شمال و جنوب مین تخمیناً ایک میل
ہے اوسکے ہر طرف پختہ شہر پناہ مع بلند برجون اور دروازون کے ہے
مگر اس شہر پناہ کا عرض اتنا کم ہے کہ میدانی توپخانہ کیواسطے کافی نہین ہے
اور بلندی بھی کم ہے کہ اس سبب سے ریتہ جو ہمیشہ اوڑتا رہتا ہے اکثر مقامات
پر فصیل سے ملحق کنگورون تک جمع ہو گیا ہے اور اگر کبھی اس فصیل کے گرد
خندق تھی تو اوسکا نشان مٹا دیا ہے فصیل شہر پناہ سے باہر دروازون
کے مقابل مین دیوارین ہین جنکو گھوگھس کہتے ہین اون مین توپون کے
واسطے دمدمے اور بندوقون کے مورچے بنے ہوئے ہین شہر کے سات
دروازے یکسان ساخت کے ہین ہنود کے آباد کیئے ہوئے جتنے شہر ہین
اون کے مقابل مین جیپور کی قطع نہایت باقاعدہ اور خوبصورت ہے
صدر بازار جو مشرق سے مغرب کیطرف دو میل کے طول مین واقع ہے چالیس
گز عریض ہے اور اسیقدر عرض کے چند بازار شمال و جنوب مین اوس سے
عمود وار متقاطع ہین اور ہر تقاطع کے چوک پر گذری جمع ہوتی ہے ان متقاطع
بازارون کے مقابل مین دوم درجہ کے بازار و کوچے بیس بیس گز کے عریض
باہم اوسیطرح عمود وار تقاطع کرتے ہین اور اسیطرح سیوم درجہ کے نو نو گز
عریض مگر بالکل راست اور قایمہ زاویہ پر ملتے ہوئے ہین ہر ایک مقام تقاطع
چوپڑ کے نام سے مشہور ہے اور کل شہر صحیح مربع قطعون مین منقسم ہو رہا ہے
بڑے بازارون مین سب دوکانین ہمشکل پختہ تعمیر کی ہین اور سب کے
آگے سائبان ہین اور اب بازارون کو مختلف رنگون سے رنگین کیا ہے

مہاراجہ صاحب کا محل و باغ بمع مکانات متعلقہ وسط کے مربع ہین کہ طول مین نصف میل ہے واقع ہے محل کا اول مکان کہ ہوا محل نام سے مشہور ہے بازار کے کنارہ پر سات آٹھہ منزل کی بلندی کا ہے اوسکے جانبین کو بلند برجین اور اون پر چھتریان ہین احاطہ کے اندر دو بہت وسیع اور چند چھوٹے چھوٹے دیوانخانے سنگین ستونون کے ہین اور باغ جسکے گرد بلند مورچہ دار فصیل ہے نہایت خوبصورت اور رونق کا مقام ہے اوسکی روشون پر فوارہ اور سرو و شمشاد کے درخت اور پھلوار اور جابجا آرایش کے چبوترے بکثرت ہین اور اگرچہ فرداً فرداً ہر ایک تختہ چندان خوبصورت و خوش قطع نہین مگر فی الجملہ کل باغ ازبس عمدہ و دلچسپ ہے۔ جیکومنٹ صاحب نے لکھا ہے کہ اس وسیع احاطہ کے اندر قریب بارہ محل ہین کہ ہر ایک سے دوسرے کو تال یا باغ مین ہوکر راستہ آمد رفت کا ہے سب سے عمدہ مکان دیوان خاص بشکل مستطیل بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور یہی پتھر کل مکانات مین بکثرت خرچ ہوا ہے بڑے بازار اور کوچون مین بھی مکانات اسی پتھر کے بہت خوبصورتی سے بنے ہین اور ایسی ہی عمدہ تعمیر و عظمت کے کثیر التعداد مندرون اور چند مسجدون سے شہر کی رونق و ترقی ہوئی ہے۔

توپخانہ مین توپین ڈہالنے اور سوراخ کرنے کی کلین ہین مگر در حقیقت وہان کوئی توپ تیار نہین ہوئی ہے البتہ بڑی بڑی جسامت کی چند پرانی توپین ہین کہ اون مین کمائے ہوئے لوہے کی سلاخین اوپرسے مرکب دہات کا غلاف لگاکر جمائی گئی ہین مگر وے بطور آلہ حرب کسی کام کی نہین ہین۔

مہاراجہ جے سنگہ صاحب کا عظیم الشان مناظرہ گاہ ابتک صحیح وسالم و درست ہے
مگر فی زمانہ یہان کا کوئی پنڈت اوسکا استعمال نہین کر سکتا ہے علاوہ بڑی بڑے
دوایر درجہ نما وارتفاع مجرف وسمت الراس وستون وغیرہ کے کہ پختہ مصالحہ سے
تعمیر ہوئے ہین پیتل کے بڑے اور بہت وزنی دایرے لگے ہوئے ہین اگر کوئی
سمجہنے والا ہو تو تحقیقات علم نجوم اور گردش اجسام فلکی کیواسطے نہایت کارآمد ہین
مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی آمیر وڈہونڈار نے اٹہارہوین صدی سنہ
عیسوی کے شروع مین اس شہر کو آباد کر کے اپنے نام سے نامزد کیا تہا اور
اپنی بود و باش اور کل راج کا کارخانہ قدیم شہر آمیر سے یہان کو منتقل کیا تہا کہ
جب سے روز بروز کم ہو کر اب آمیر ویران ہو گیا ہے ۱۸۵۸ء و ۱۸۶۱ء مین
جے پور کی مفصل مردم شماری ہوئی تہی اوسمین ہر ایک گہر کے مالک کا نام وپیشہ و
تعداد مردمان قبیلہ بہ تفصیل مرد عورت و ملازمان وغیرہ مفصل لکہے گئے ہین فصیل
شہر کے اندر چالیس ہزار گہر شمار مین آئے مگر اون مین سے ہزار گہر ٹہاکران و
برہمنان کی تفصیل نہین لکہی گئی گرد نواح کے محلہ جات مردم شماری مین داخل
نہ تہے اونکو تخمیناً دس ہزار تصور کیا جاوے تو کل پچاس ہزار گہر ہوتے ہین اور
شہر کے اندر و باہر کل آبادی قریب دو لاکہہ آدمیون کی ہے مگر جولائی ۱۸۷۰ء
مین باہتمام منشی رام نراین خانہ شماری ہوئی اوسمین گہر ۱-۲۷۶۸۶ اور ۱۳۷۸۸۷
آدمی درج ہوئے تہے اس اختلاف کا سبب تحقیق نہین ہوا ہے ۔

اندرون شہر ۲۲۳۵۶ گہر ۱۱۶۵۶۳ کس				بیرون فصیل شہر ۵۳۳۰ گہر ۲۱۳۲۴ کس			
مرد	عورت	طفل	دختر	مرد	عورت	طفل	دختر
۴۵۳۱۶	۴۴۰۳۱	۱۶۳۹۷	۱۰۸۱۹	۹۴۰۰	۶۵۸۹	۳۰۵۵	۲۲۸۰

شہر کے گرد ہر طرف کو کہین بلند پہاڑون پر اور کہین زمین کے سطح پر حملہ آور فوج کے مقابلہ کیواسطے قلعات بنے ہوئے ہین اون سبھی اکثر مین توپین اور سب مین جمعیت سپاہ رہتی ہے ۔ جے پور کا عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ ہے ۔

آمیر جے پور سے چار میل شمال مین پہاڑون کے اندر ایک مختصر تالاب کے کنارہ پر واقع ہے اوسکے مندر و مکانات اور گلیان پہاڑون کے نالون پر کہ تالاب سے ملے ہین متفرق ہین ان گلیون مین کہ بہت پیچدار اور درختان کثیر کے سایہ سے تاریک ہین اب بجز برہنہ خاک آلودہ لٹادہاری بیراگیون کے کہ ویران مکانات اور مندرون مین رہتے ہین کوئی بود و باش نہین کرتا ہے تالاب کے مغربی کنارے اور پہاڑ کے دامن پر آمیر کا عظیم الشان محل اور سلا دیبی کا مندر ہے اوسکی تعمیر بہت مضبوط اور بعض آثارون کی اوسکا تعمیر کی ابتدائی تعمیرات سے بہت مشابہ ہے جیکومنٹ صاحب اور ہیبر صاحب دونون نے لکہا ہے کہ ہم نے ایسا عجب پر خوشنما اور خوبصورت مقام اور کوئی نہین دیکھا ہے پہاڑ کی ڈہال کے اوپر اور اندرونی تاریک مقام مین گرجا پر بیٹون ...

आमेर

सलादेवी

जैकोमंट हीबर

محفوظ زنانہ محل ہے اور اوس سے برتر گنبد بذریعہ برجون اور دروازون کے
محل سے ملا ہوا بڑا قلعہ ہے اوسکے ہر طرف دمدمے اور مورچے بنے ہوئے ہین
اور سب سے بلندی پر ایک عمدہ خوشنما بنا ہے زمانہ جنگ وجدل مین بطور قلعہ
مستعمل ہونے کے سوا سے یہہ مقام بطور خزانہ اور جیلخانہ اندراج کے کار آمد ہے
کہتے ہین کہ سلا دیبی کے مندر مین ہنود کے زیادہ جاہلانہ اور بیرحم زمانہ مین
ہر روز آدمی مارا جاتا تہا اب بجاے اوسکے بکرا مارا جاتا ہے جیپور کے آباد
ہونے سے پیشتر آمیر دار الریاست تہا اوسکا موقع عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ
۵۹ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۸ دقیقہ ہے —

رنتھمبور راج جیپور کی جنوبی سرحد پر بوندی کیطرف عرض بلد شمالی رणथम्भोर
۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر ایک مضبوط قلعہ ہے
کہ ایک پہاڑ پر جسکے ہر طرف عمیق اور پیچدار نالے ہین اور صرف ایک تنگ راستہ
سے اوسکی بلندی پر پہونچ سکتے ہین اور ہر طرف سے بلند کہڑے ہوے پہاڑون
سے محروس ہے واقع ہے —

اوپر جاکر پہاڑ کی بلندی ایسی سیدہی ہوگئی ہے کہ صرف زینون سے اوس پر
چڑہتے ہین اور راستہ مین متواتر چار دروازے آتے ہین پہاڑ کی چوٹی
پر کہ قریب ایک میل طول مین اور اسیقدر عریض ہے بڑے آثار کی سنگین
فصیل بنی ہوئی ہے پہاڑ کی بلندی وپستی کے موافق بلند وپست ہوگئی ہے اور
بنظر استحکام وحفاظت جابجا برجین اور مورچے ہین احاطہ کے اندر حاکم یعنی قلعدار
کی سکونت کیواسطے محل ہے اور ایک مسلمان پیر کا مزار اور مسجد ہے اور قلعہ کی

سپاہ کیواسطے مکانات ہین برساتی چشمون اور تالابون سے کہ قلعہ کے اندر
ہین پانی آتا ہے قلعہ سے مشرق کیطرف بذریعۂ تنگ وسنگین زینہ کے ملا ہوا
قصبہ ہے یہہ قلعہ جیساکہ توپون کے ایجاد سے بیشتر ناممکن التسخیر سمجہا جاتا تہا
ویسا ہی زمانہ حال کے سامان جنگ کے مقابلہ مین اسوجہہ سے کہ ہر طرف بلند
پہاڑون کا لگاؤ ہے کچہہ کارآمد نہین ہوسکتا ٹفنتہلر صاحب نے لکہا ہے کہ   देफिन्थलर
اس قلعہ کو رانا ہمیر نامی راجپوت رئیس نے تعمیر کرایا تہا سنہ ۱۲۹۱ء مین دہلی کے
جلال الدین پٹہان بادشاہ نے اوسکا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہوسکا - اور اوسکے
جانشین علاؤالدین کے عہد مین اوسپر بہیم دیو راجہ قابض تہا کہ اوس نے   भीमदेव
سنہ ۱۲۹۷ء مین ایک امیر شاہی کو جو اپنے آقا کے غضب سے مفرور ہوکر آیا تہا
اس قلعہ مین پناہ دی تہی سنہ ۱۲۹۹ء مین علاؤالدین کے وزیر نصرت خان نے
اس قلعہ کا محاصرہ کیا مگر قلعہ والون نے کل کے ذریعہ سے ایسا پتہر مارا کہ نصرت خان
مرگیا اور راجہ نے قلعہ سے باہر نکلکر پٹہانون کی فوج کو بہت کشت وخون کے
ساتہہ شکست دی - تہوڑے عرصہ بعد علاؤالدین نے بذات خود آکر لڑائی
پہر شروع کی اور گرد ونواح کے ایک بلند مقام سے کل اندازی کرکے فصیل کے
اوپر تک پشتہ بنالیا اور یکبارگی حملہ کرکے راجہ کو مع اہل قبیلہ اور سپاہ قلعہ کے
قتل کیا اور قابض ہوگیا کچہہ عرصہ بعد غالباً چودہوین صدی کے اخیر مین جب
تیمور لنگ کے حملہ سے ہندوستان مین شورش ہوئی یہہ قلعہ بہی پٹہانون کے
قبضہ سے جاتا رہا اور لکہا ہے کہ سنہ ۱۵۱۶ء مین شاہ مالوہ کے قبضہ مین تہا سنہ ۱۵۲۸ء
مین راجہ بکرماجیت راجہ نے شاہنشاہ بابر کو خالی کردیا اور بالعوض اوسکے شاہنشاہ

سے شمس آباد مع ملک متعلقہ لیا ۱۵۵۳ء مین ہمایون سے نے دہلی کے پٹھان بادشاہ محمد شاہ سور عدلی کو خارج کیا قلعہ دار نے یہہ قلعہ بوندی کے راجہ کو خالی کر دیا اوس نے تہوڑے عرصہ بعد اکبر کو دیدیا اور عوض مین بہت ملک اور عزت حاصل کی انجام کار غالباً سنہ ۱۷۶۱ء مین جب احمد شاہ درّانی کی حملہ آوری سے سلطنت مغلیہ تباہ ہوئی مہاراجہ صاحب جے پور کے قبضہ مین آیا اب اوسپر مہاراجہ صاحب اور چند ٹہاکران مطیع ریاست کا بشراکت قبضہ ہے اور ہر فریق کے ذمہ کسیقدر فصیل اور دروازون کی حکومت منقسم ہو رہی ہے یہہ قلعہ جے پور سے ۵ میل جنوب مین ہے —

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
۱	بامنواس	۲۶	۳۴	۷۶	۳۷	بڑا قصبہ آگرہ نصیرآباد کی سڑک پر ۱۰۲ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ہے	बामनवास
۲	بگرو	۲۶	۴۹	۷۵	۳۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے ہے	बगरू
۳	بسوہ	۲۷	۷	۷۶	۴۰	جے پور سے ۵۰ میل شمال مشرق مین بڑا قصبہ ہے اوسکی خام فصیل شہر پناہ ہے	बसवा
۴	بیراٹھہ	۲۷	۲۷	۷۶	۱۴	یہہ بہت قدیم قصبہ ہے جے پور سے ۱۴ میل شمال مشرق مین ہے	बैराठ

نمبر	نام قصبہ وشہر	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۵	چاکسو چاٹسو	۲۶	۳۶	۷۶	۰	یہہ بہی قدیم قصبہ راستہ آگرہ و نصیرآباد پہ ۱۴۴ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ہے ؛	चाकसू चाटसू
۶	چومون	۲۷	۱۲	۷۵	۵۰	قدیم قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط شہرپناہ اور اندر پختہ قلعہ اور خوشنما بازار ہے زمین سیراب اور باغات و سردرختی کی بہت رونق ہے ناتھاوت ٹھاکرون کی یہان بود و باش ہے ٹھاکر کی آمدنی یک لکھ [illegible] ہزار سالانہ ہے ؛	चोमूं नाथावत
۷	ڈگی	۲۶	۲۴	۷۵	۲۶	راستہ نصیرآباد و گوالیار پہ نصیرآباد سے ۴۸ میل مشرق مین بڑا قصبہ ہے یہان کا ٹھاکر کنہگاروت راجپوتون مین سرگروہ ہے ملک سیراب اور زرخیز شہر مین کلیانجی ٹھاکر کا مندر ہے اوسکی پرستش کیواسطے ہندو لوگ دور سے آتے ہین ؛	डिग्गी कलियानजी
۸	ملارنہ ڈونگر	۲۶	۱۶	۷۶	۴۱	جےپور سے ۶۶ میل جنوب مشرق مین ہے ؛	मलारनाडूंगर
۹	دونی	۲۵	۵۳	۷۵	۴۷	بہت آبادان قصبہ اور اوسکے گرد خام شہرپناہ ہے اگرچہ اوسپر توپین نہین	दूनी

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						ہین، مگر سنہ ۱۸۰۹ع مین دولت راؤ سیندھیہ نے حملہ کیا تب اوسکا خوب مقابلہ ہوا اور ہٹا دیا ॥
۱۰	ڈوڈو	۲۶	۴۰	۷۵	۱۸	اس قصبہ مین سات سو گہر اور سو دوکانین ہین آبادی کے گرد سخت کنکرون کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد عمیق خندق اور ریتی ہے ॥
۱۱	دوسہ	۲۶	۵۰	۷۶	۲۹	یہہ وسیع اور آبادان قصبہ ایک پہاڑ کے دامن پر واقع ہے یہہ پہاڑ اوپر سے چوڑا اور ہموار ہے اوسکا چار میل کا محیط ہے علاوہ اسکے کہ پہاڑ پر بہی ہر طرف سے چڑہنا محال ہے اوسکے کنارہ پر مورچہ دار دیوار بنی ہوئی ہے اور پہاڑ کے ایک سمت مین اوس سے ملحق دو برجین ہین فی زمانہ یہہ قلعہ بطور محبس کے مستعمل ہے قصبہ کی سنگین مگر شکستہ فصیل ہے اور اوسمین ایک

डूडू

दौसा

	نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
			درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
							عمدہ مندر اور چند چہوٹے مندر اور ایک مسجد ہین انکے سوا اور بہی اچہی اچہی عمارتین ہین ؛
गुढा	۱۲	گوڈہ	۲۷	۴۰	۷۶	۳۱	جے پور سے ۳۹ میل شمال مشرق مین بلند کہڑے ہوئے پہاڑ کے نیچے واقع ہی
हिन्डोन	۱۳	ہنڈون	۲۶	۴۱	۷۷	۱۰	راستہ آگرہ و متوبہ آگرہ سے ۷۱ میل جنوب مغرب مین ہے سابق مین یہہ بڑا قصبہ تہا مرہٹون کی ظلم و تعدی سے تباہ ہوگیا مگر اب بہی بہت آبادی ہے ؛
जीलो	۱۴	جیلو	۲۷	۵۰	۷۶	۰	ضلع توراواٹی مین بڑا قصبہ ہے جیپور سے ۴۳ میل شمال مین ؛
झिलाय	۱۵	جھلاے	۲۶	۸	۷۶	۱۰	راستہ نصیر آباد و گوالیار نصیر آباد سے ۸۲ میل مشرق مین قصبہ اور قلعہ ہے یہان کے راجاوت سردار مہاراجہ صاحب جے پور کے خاندان مین قریب ترین ہین
लालसोट	۱۶	لال سوٹ	۲۶	۳۲	۷۶	۲۹	جے پور سے ۴۳ میل جنوب مشرق مین ہے
माधोराजपुर	۱۷	مادہوراجپورہ	۲۶	۳۵	۷۵	۴۲	راستہ دہلی و متوبہ ۱۹ میل جنوب مغرب

	کیفیت	طول بلد مشرقی		عرض بلد شمالی		نام قصبہ و دیہہ	نمبر
		دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ		
	دہلی سے +						
मालपुरा	راستہ دہلی و نیمچ پر ۲۱۶ میل جنوب مغرب دہلی سے	۲۵	۷۵	۱۷	۲۶	مالپورہ	۱۸
मनोहरपुर	راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین +	۱	۷۶	۱۹	۲۷	منوہرپور	۱۹
माधोपुरा नयाशहर	۱۷۲ میل جے پور سے جنوب مشرق مین بڑا قصبہ سرحد بوندی پر واقع ہے برونس صاحب لکھتے ہین کہ اس نواح مین اس سے بڑا شہر جے پور کے سوا اور کوئی نہین ہے +	۳۳	۷۶	۵۵	۲۵	مادہوپورہ عرف نیا شہر	۲۰
उनयारा	یہہ قصبہ ریاست اونیارہ کا صدر ہے اور یہین راؤ راجہ کی سکونت کا پختہ قلعہ ہے شہر کے گرد فصیل اور خندق ہے +	۱۰	۷۶	۵۵	۲۵	اونیارہ	۲۱
पाटन बायलोसाहब	یہہ مقام تورا واٹی کی بستی کا صدر ہے جب ۱۸۳۵ء مین بائلو صاحب وہان گئے تہے یہان کا حاکم اور تور راجپوتون کا سرگروہ راؤ لچھمن سنگہ تہا اس نے اپنے باپ کو قتل کر کے سند حاصل کی تہی مگر بعد ارتکاب اس فعل کے اتنا پشیمان ہوا کہ جس محل مین	۹	۷۶	۴۷	۲۷	پاٹن	۲۲

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مرتکب جرم ہوا تہا وہان کی بود و باش چہوڑ دی اور علیحدہ مکان مین رہنے لگا لوگون کو یقین تہا کہ رئیس مقتول کی روح جس مکان مین حین حیات رہتا تہا رہتی ہے اور اوسکے استعمال کیواسطے فرش و گلاب وغیرہ اشیا مہیا رکہتے تہے ۔ اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور اونکے درمیان کی زمین بہت سیراب ہے یہان کا رئیس راجہ جیپور کا خراج گزار ہے مینون کی آبادی بہت ہے کہ چوری مویشی و غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین اور پیادہ اور تیز رو اونٹون پر سوار ہوکر دور تک واردات کرتے ہین اور پہر بعید از گذر مسکنون مین آکر مال مسروقہ کو تقسیم کرتے ہین ایک دفعہ فوج انگریزی نے اونکو کسیقدر سزا دی تہی کہ بعض نے پیشہ چہوڑ کر کاشتکاری اختیار کر لی ہے قصبہ پانڑ

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
						پہاڑ کے قلب مین دامن کوہ پر آباد ہے اور پہاڑ پر قلعہ ہے قلعہ اور آبادی کے درمیان وسط بلندی کوہ پر رئیس کا محل دہلی سے سو میل جنوب مغرب مین ہے	
۲۳	رامگڈہ والنۃ	۲۷	۱۵	۷۵	۲۱	۷۱ میل شمال مغرب جےپور سے ہے	रामगढ़
۲۴	ساموت	۲۷	۱۳	۷۵	۵۴	بڑا قصبہ راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۱۴۳ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر واقع ہے پہاڑ پر قلعہ ہے اور قصبہ کے گرد فصیل ہے یہان کے ٹھاکر ناتھاوت اور بلقب راو ملقب ہین	दान्ता सामोत
۲۵	سانگانیر	۲۶	۴۹	۷۵	۵۳	جےپور سے ۹ میل جنوب قصبہ ہے یہان کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے اور عمدہ چھینٹ اور رومال رنگے جاتے ہین	सांगानेर
۲۶	سینتھل گڈہ	۲۷	۵	۷۶	۲۳	راستہ دہلی و جیپور پر جےپور سے ۲۶ میل شمال مشرق مین خام فصیل کا قصبہ ہے	सैन्थलगढ़
۲۷	شاہ پورہ	۲۷	۲۵	۷۶	۱۲	راستہ دہلی و مئو پر بڑا قصبہ ہے اور اوسکے گرد فصیل ہے دہلی سے ۱۲۵ میل جنوب مغرب	शाहपुरा

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
						میں واقع ہے ۔	
۲۸	ٹوڑہ	۲۶	۴	۷۵	۳۹	جے پور سے ۶۳ میل جنوب مغرب میں ہے ۔	टोडा
۲۹	بجرو	۲۶	۲۵	۷۶	۲۷	جے پور سے جنوب مشرق پہاڑ پر قلعہ ہے ۔	वजरो
۳۰	لاسہ کلاں	۲۶	۲۰	۷۵	۱۴	راستہ نصیر آباد و گوالیار پر نصیر آباد سے ۲۹ میل مشرق میں شہر پناہ خام ہے ۔	लासा
۳۱	چوتھ کا بروارا	۲۶	۳	۷۶	۱۹	ٹونک سے ۲۲ میل جنوب مشرق میں ۔	चौथका बरवाड़ा
۳۲	ڈانگر تھل	۲۶	۲۳	۷۵	۵۶	جے پور سے ۳۶ میل جنوب میں ٹونک سے ۱۵ میل شمال میں ۔	डांगर थल
۳۳	دریبہ	۲۷	۳۹	۷۵	۵۹	جے پور سے ۵۰ میل شمال میں ۔	दरीबा
۳۴	ایشرودہ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	جے پور سے ۶۰ میل جنوب میں بناس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے بروٹن صاحب لکھتے ہیں کہ شہر کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد خندق ہے اندر ٹھاکر کا محل اور قلعہ ہے ۔	ईसरोदा टोरन
۳۵	گھاٹہ	۲۶	۳۸	۷۶	۳۵	جے پور سے ۵۴ میل جنوب مشرق میں	घाटा
۳۶	جوبنیر	۲۶	۵۶	۷۵	۲۸	راستہ دہلی و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۶۶ میل شمال مشرق میں ۔	जोबनेर

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
٣٧	کہیلہ	٢٦	٤١	٦	٥٥	راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ٨٢ میل جنوب مغرب آگرہ سے ؛	खेमला
٣٨	کہرنی	٢٦	١٢	٧٦	٢٣	راستہ آگرہ و بوندی پر بوندی سے ٧٠ میل شمال مشرق مین ؛	निवरनी
٣٩	خوشحال گڈھ	٢٦	٣٠	٧٦	٤٧	راستہ آگرہ و مئو پر آگرہ سے ٨٠ میل جنوب مغرب ہے دوہرہ فصیل کا خام قلعہ ہے اوسکے گرد عمیق خندق ہے اور مکانات پختہ و سنگین ہین ؛	खुशालगढ़
٤٠	ککوڑہ	٢٦	٢	٧٦	٤	اونیارہ کے علاقہ مین خوشنما قلعہ اور قصبہ پہاڑ کے جنوب مین واقع ہے کنارہ پر تالاب ہے بوندی سے ٤٠ میل شمال مشرق مین ؛	ककोड़ा
٤١	کانوتہ	٢٦	٥٠	٧٦	٣	جےپور سے ١١ میل مشرق مین ؛	कानोता
٤٢	کنواڑہ	٢٥	٤٦	٧٥	٥٠	١٨ میل جنوب مین جےپور سے ؛	कनवाड़ा
٤٣	لمبیہ	٢٧	١٩	٧٥	٢٢	جےپور سے ٣٥ میل شمال مغرب مین ؛	लम्बया
٤٤	لواین	٢٦	٤٦	٧٦	١٦	راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ١٢١ میل جنوب مغرب آگرہ سے ؛	लवायन

	نمبر	نام قصبہ ودیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
माधोपुरा	۴۵	مادہوپورہ	۲۷	۲۶	۷۵	۴۲	راستہ ہانسی ونصیرآباد پر ۱۰۰ میل نصیرآباد سے شمال مشرق مین ؛
माधोपुरा	۴۶	مادہوپورہ	۲۷	۲۸	۷۵	۳۳	۳۹ میل شمال مغرب جیپور سے ؛
माधोपुर	۴۷	مادہوپور	۲۵	۵۶	۷۶	۷۴	۷۹ میل جنوب مشرقی جے پور سے ؛
मानपुर	۴۸	مان پور	۲۶	۵۸	۷۶	۴۴	راستہ اجمیر وآگرہ پر آگرہ سے ۷۸ میل مغرب مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر سولہ فیٹ بلند خام فصیل ہے ۸۰۰ گہر ۴۰۰۰ آدمیونکی آبادی ہے ؛
मेनापाड़ा	۴۹	مینہ پاڑہ	۲۶	۴۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ ومئو پر ۱۰۷ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے بنہن ندی پر واقع ہے
मोहनपुरा	۵۰	موہن پورہ	۲۶	۵۲	۷۶	۱۰	راستہ آگرہ واجمیر پر ۱۲۸ میل آگرہ سے مغرب مین ؛
मौजमाबाद	۵۱	موضع آباد	۲۶	۴۰	۷۵	۴۵	راستہ آگرہ واجمیر پر اجمیر سے ۸۴ میل مشرق مین ؛
पीचवू	۵۲	پنچہہ	۲۷	۳۴	۷۴	۵۹	اجمیر سے ۶۰ میل شمال مشرق مین ؛
नसीराद	۵۳	نصیرودہ	۲۶	۰	۷۵	۳۰	۱۷ میل جنوب مغرب جے پور سے ؛
निवाई	۵۴	لوائی	۲۶	۲۱	۷۶	۳	جے پور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین

	نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
							یہان ۱۸۴۳ء مین بغرض فتح رام پورہ کے جنرل لیک صاحب کی فوج کا مقام ہوا تہا کہ اوسیمین سے کرنل ڈن صاحب کے دستہ نے رام پورہ پر حملہ کیا تہا ٭
पाली	۵۵	پالی	۲۵	۵۰	۷۴	۳۷	جہیل کے کنارہ چپ پر واقع ہے جیپور سے ۸۸ میل جنوب مشرق مین ٭
फागी	۵۶	پہاگی	۲۶	۳۴	۷۵	۳۸	راستہ دہلی ونیمچ پر نیمچ سے ۱۸۰ میل شمال و مشرق مین ٭
...ोदा	۵۷	پلوڈہ	۲۶	۳۷	۷۶	۵۳	آگرہ وکوٹہ کے راستہ پر آگرہ سے ۹۰ میل جنوب مغرب مین واس کو ہ پر سے ہزار گہر کی آبادی ہے ٭
पीपलाय	۵۸	پیپلاے	۲۶	۳۱	۷۶	۳۵	جے پور سے ۵۵ میل مشرق مین قصبہ کی شہر پناہ اور قلعہ ہے ٭
...ोबर	۵۹	پچیور	۲۶	۳۰	۷۵	۲۶	راستہ آگرہ ونصیرآباد پر نصیرآباد سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ٭
...जवाड	۶۰	پنواڑ	۲۵	۴۸	۷۵	۳۶	۸۱ میل جنوب مغرب جے پور سے ٭
रहीमगढ़	۶۱	رحیم گڈہ	۲۷	۴	۷۶	۵۸	راستہ آگرہ واجمیر پہ آگرہ سے ۱۰ میل

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت	
						مغرب مین اس گانوین دو ہرہ سورچون کی فصیل اور چہہ برجون کا قلعہ ہے ؛	
۶۲	ریوال	۲۶	۴۱	۷۵	۴۵	راستہ دہلی و مئو پر ۱۸۱ میل دہلی سے جنوب مغرب مین ؛	रेनवाल
۶۳	روپ گڈہ	۲۷	۲۱	۷۵	۲۲	جے پور سے ۵۴ میل شمال و مغرب مین	रूपगढ़
۶۴	سکون	۲۶	۴۲	۷۵	۱۱	جے پور سے ۹۴ میل جنوب مغرب مین	सकोन
۶۵	سرساپ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	پہاڑ پر قلعہ ہے آگرہ و نیمچ کے راستہ پر آگرہ سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب ؛	सरसाप
۶۶	ساور	۲۶	۸	۷۶	۹	آباد ان گانوا ور پہاڑ پر قلعہ ہے راستہ آگرہ و نیمچ پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے	सावर
۶۷	شیر گڈہ	۲۶	۲	۷۶	۳۵	جے پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق مین	शेरगढ़
۶۸	تہلی	۲۶	۳۵	۷۵	۵۷	جے پور سے ۲۴ میل جنوب مین ؛	थली
						شیخاواٹی	
۶۹	سیکر	۲۷	۳۶	۷۵	۲۰	ایک ریاست کا صدر ہے ٹوڈ صاحب نے راؤ راجہ صاحب سیکر کی آمدنی بقدر آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ کی لکھی ہے	सीकर

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
						مگر یہہ اندازہ اونکا صحیح نہین ہے رئیس کی آمدنی چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے اور چالیس ہزار روپیہ راج جیپور مین خراج دیتا ہے ۱۸۳۵ء مین انگریزی فوج گئی تب سیکر بلا مقابلہ خالی ہوگیا تہا
۷۰	رامگڈہ	۲۸	۲۹	۷۵	۵	مغربی سرحد شیخاوالی ملحق بیکانیر بہت آبادان اور دولتمند ساہوکارون کی بود و باش کا قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل ہے جیپور سے ۱۰۰ میل شمال مغرب مین ہ (रामगढ़)
۷۱	فتح پور	۲۷	۵۸	۷۵	۵۸	اس قصبہ کے گرد پست اور نا مضبوط سنگین دیوار ہے مگر قلعہ البتہ مضبوط اور بلند فصیلون کا ہے اوسکے گرد خندق اور ریتی ہے راو راجہ لچہمن سنگہ کے زمانہ مین یہہ قصبہ بہت آباد اور رونق پر تہا مگر اوسکے انتقال کے بعد ویران ہوگیا پانی کہاری ہے اور ۹۰ فیٹ عمق سے کہینچا جاتا ہے ہ (फतहपुर)

نمبر	نام قصبه وديهه	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
٧٢	لچهمن گڈه	٢٧	٤٨	٧٥	١١	خوبصورت قصبه شهر جےپور کی وضع پر باقاعده آباد ہے بلند پہاڑی پر قلعه ہے سنه ١٨٠٦ء مین راؤ لچهمن سنگه نے اس قصبه کو آباد کیا تہا ۔	लछमनगढ़
٧٣	جهونجهنون	٢٨	٥	٧٥	٣٢	خوشنما قصبه ہے کثرت درختان اور باغون کی بہت رونق ہے خصوص اسوجه سے که گرد نواح کا ملک خشک و بے برگ جنگل ہے یہه قصبه شیخاوت ٹہاکران اولاد ٹہاکر ساڈول سنگه کا مشترک دار الحکومت ہے ہرایک ٹہاکر کا علیحده مکان بنا ہوا ہے یہان مدت تک انگریزی فوج کی چہاونی رہی تہی اور اب راج جیپور کی نظامت ہے	झुंझुनू
٧٤	کہیتڑی	٢٨	٠	٧٥	٥٣	ایک ریاست کا صدر ہے که وہان کے راجه کے علاقه کہیتڑی اور پرگنه کوٹپوتلی عطیه لارڈ لیک صاحب کی چہه لاکہه روپیه سالانه کی آمدنی ہے ۔	खेतड़ी
٧٥	سنگہانه	٢٨	٦	٧٥	٥٧	الفنسٹن صاحب نے لکہا ہے که یہه خوشنما	सिंघाना

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						قصبہ سنگین عمارتون کا دامن کوہ پر جسکا ارتفاع ۴۰۰ فیٹ ہے واقع ہے یہان سے جنوب مغرب مین دو میل فاصلہ پر پہاڑ ہے اوسمین تانبہ کی دہا بکثرت ہے اور دو میل طول مین کانین کہودی جاتی ہین کہنوالون کا پیشہ کہ سب جگہہ وقت طلب ہے یہان بخصوصیت مشکل ہے مفلسی اور بے ہنری کے سبب سے اون کو محنت کا اجر کافی نہین ملتا ہے دہا بہت خفیف یعنی فیصدی دو سے سات مقدار تک نکلتی ہے اور کہنوالی علاوہ چودہ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقررہ کی پیداوار کا چہٹا حصہ کہیتڑی کے راجہ کو دیتے ہین کارخانون کے خنگرون کا کہ سالہا سال سے جمع ہوسے ہین ایک علیحدہ پہاڑ سیکڑون فیٹ طول مین اور تیس ۳۰ سے ساٹھ فیٹ

نمبر	نام قصبہ وبیہہ	عرض بلد شمالی		عرض بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						تک بن گیا ہی علیحدہ پہاڑیون پر چار برجین بنے ہوئے ہین ۔	
٧٦	کوٹ پوتلی	٢٧	٤٣	٧٦	١٦	یہہ قصبہ دراصل توراواٹی مین ہے مگر کہیتڑی سے متعلق ہونیکی وجہہ سے شیخاواٹی مین سمجہا جاتا ہے کوٹ یعنی قلعہ اور اوسکے قریب موضع پوتلی ہے دو لفظون سے کوٹ پوتلی مرکب ہوا ہے اونیسوین (19) صدی کے شروع مین یہہ قلعہ بہت مستحکم تہا اور مرہٹے قابض تہے لارڈ لیک صاحب نے اونکو بیدخل کرکے قلعہ مع پرگنہ کے راجہ کہیتڑی کو دیدیا ۔	कोटपूतली
٧٧	بساؤ	٢٨	١٤	٢٥	١١	جہنجہنون سے ٢٢ میل شمال مغرب مین	बसाऊ
٧٨	سورجگڈھ	٢٨	١٧	٧٥	٤٩	جے پور سے ٩٥ میل شمال مین ۔	सूरजगढ़
٧٩	نولگڈھ	٢٧	٥١	٧٥	٢٦	آباد ان قصبہ اور پختہ فصیل ہے ۔	नवलगढ़
٨٠	منڈاوہ	١٨	١	٧٥	١٨	جے پور سے ٧٤ میل شمال مغرب مین ۔	मंडावा
٨١	کہنڈیلہ	٢٧	٣٤	٧٥	٤٠	راجگان کہنڈیلہ راج جیپور مین سالانہ [illegible] روپیہ خراج دیتے ہین ۔	खंडेला

نمبر	نام قصبه و دیهه	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	(حاشیہ)
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
۸۲	بهالوٹ	۲۸	۱۰	۷۶	۶	۸۲ میل جنوب مغرب دہلی سے ؛	भालोट
۸۳	بگڑ	۲۸	۱۳	۷۵	۳۸	جهونجهنون سے ۱۰ میل شمال مشرق مین	बगड
۸۴	بلہرہ	۲۷	۵۳	۷۵	۱۵	پیشتر بڑا قصبہ تھا چھ گز بلند پختہ فصیلوں اور پختہ گھو گس کا قلعہ ہے اوسکے گرد تنگ و عمیق خندق ہے غارتگرون کا مسکن ہونے کے سبب سے ۱۸۳۵ع مین مسمار کیا گیا	बलहरा
۸۵	برائی	۲۷	۵۱	۷۵	۵۱	جهونجهنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	बराई
۸۶	بسئی	۲۷	۵۸	۷۶	۱	جهونجهنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	बसई
۸۷	گوہانہ	۲۷	۳۹	۷۵	۴۳	راستہ ہانسی و نصیر آباد پر قصبہ ہے ہانسی سے ۱۲۷ میل جنوب مین ؛	गुहाना
۸۸	گڈھہ	۲۷	۵۰	۷۵	۴۰	جے پور سے ۶۶ میل شمال و مغرب مین ؛	गुढ़ा
۸۹	لوہسل	۲۷	۲۳	۷۵	۲	اجمیر سے ۷۷ میل شمال مشرق مین ؛	लोहसल
۹۰	منڈائی	۲۸	۱۳	۷۶	۳	دہلی سے ۸۰ میل جنوب مشرق مین ؛	मंडाई
۹۱	مندریلہ	۲۸	۸	۷۵	۳۲	جهونجهنون سے ۱۳ میل شمال مین ؛	मंडरेला

حصہ دوم

تاریخ قدیم

کچھواہہ نسل کے راجپوتون کو دعوی ہے کہ ہم راجہ رام چندر والی اجودہیا کے دوسرے
پسر کشن کی اولاد مین سے ہین کش یا اوسکے بیٹے نے جو تومین سے کسی نے اپنی کुश
موروثی دارالریاست سے نقل وطن کرکے سون ندی کے کنارہ پر روہتاس सोन
کا مشہور قلعہ تعمیر کیا تہا اور چند پشتون کے بعد ایک نامور شخص راجہ نل نے سنہ ۲۹۵ء रोहतास नल
مین مغرب کیطرف چلکر نرور مین جسکو قدیم لوگ نیشدہ کہتے تہے قلعہ اور سلطنت नरवर नैषिध
بنائی بعض یہہ بہی روایت کرتے ہین کہ نرور پہونچنے سے پیشتر اونہون نے لاہر लाहर
واقع کچھواہاگار اور گوالیار بہی آباد کئے تہے مگر اسکی تصدیق اچھی طرح نہین कछवाहागार
ہوتی ہے اور زمانہ کے کل راجپوتون کیطرح راجہ نل کی اولاد کے نام بہی پال
پر ختم ہوتے رہے بتیسوین پشت مین سوراسنگہ ہوا اوسکے پسر ڈہولارائے نے موروثی सवरासिंघ
ریاست سے مخروج ہوکر سنہ ۹۶۷ء مین ڈہونڈار کا راج قایم کیا۔ ढोलाराय ढूंढार

کہتے ہین کہ جب سوراسنگہ رئیس نرور کا انتقال ہوا اوسکے بہائی نے راج بہتیجے صغیرسن
ڈہولارائے کو اوسکے موروثی حق سے محروم کیا اوسکی والدہ مفلسون کا لباس ढोलाराय
پہنکر اور لڑکے کو ٹوکرہ مین اپنے سر پر لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی اور قصبہ
کہوگنگ مین جو شہر جےپور کے موقع سے پانچ میل کے اندر تہا اور اوسمین مینون खोगंगा
کی آبادی تہی پہونچی راستہ کی تکان اور اشتہا سے لاچار ہوکر اوس نے
ٹوکرہ کو رکہدیا اور جنگلی بیر کہانے لگی یکایک ٹوکری پر نظر پڑی تو دیکھا کہ ایک

سانپ پہن چڑہائے ہوئے اوسپر کہڑا ہے خوف زدہ ہوکر شور وغل کرنے لگی
اوسکی آواز سنکر ایک شکونی برہمن آیا اوس نے تشفی کی کہ خوف کی بات نہین
ہے بلکہ اس مبارک فال پر خوش ہونیکا موقع ہے کہ یہہ لڑکا بہت صاحب نصیب
ہوگا اوس نے جواب دیا کہ اسوقت تو بہوک کے غلبہ سے جان نکلی جاتی ہے آیندہ
دیکہا چاہیئے کیا ہوگا برہمن کو اوسکے افلاس پر رحم آیا اور اوسکو کہوگنگ کا راستہ
بتلایا کہ وہان تیری حاجت رفع ہوجاویگی وہ لڑکہ اوٹہاکر پہاڑون کے اندر
اوس شہر مین گئی اور مینہ رئیس کی کسی کنیز سے ملکر روٹیون کے عوض مزدوری
کرنے کی التجا کی مینہ کی رانی نے اوسکو کنیزون مین نوکر رکہا ایک روز اوس نے
رालनसी کہانا پکایا اور مینہ رئیس نے جسکا نام رالنسی تہا کہایا تو اوسکو اپنے معمولی کہانے
سے ایسا خوشگوار معلوم ہوا کہ پکانے والی کو طلب کرکے اوسکی کل سرگذشت دریافت
کی اور جب اوسکو اس آفت زدہ عورت کے خاندان کی عظمت کا حال معلوم ہوا
تو اوسکو اپنی بہن اور ڈہولا رائے کو بہانجہ قرار دیکر بہت عزت و توقیر سے رکہا جب
یہہ لڑکا چودہ برس کا ہوگیا اوسکو کہوگنگ کا خراج ادا کرنے کیواسطے دہلی کو کہ وہان
تور بادشاہ حکمران تہے بہیجا وہان اوسکو پانچ برس رہنے کا اتفاق ہوا اور یہہ
خیال پیدا ہوا کہ مینہ رئیس کی ریاست کو لینا چاہیئے اس باب مین اوس نے مینون
کی ڈہولی سے مشورہ کیا اوس نے صلاح دی کہ دیوالی کے تہوار پر کل مینے
جمع ہوکر ایک تالاب مین غسل کرتے ہین اوسوقت یہہ عمل کرنا چاہیئے چنانچہ
اوس نے ایسا ہی کیا کہ دہلی سے اپنے ہمقوم راجپوتون کا گروہ ہمراہ لاکر جبکہ
تالاب مین مینے نہا رہے تہے اوسیکو اونکی نعشون سے بہر دیا اور اونکے ساتھ

نمک حرام ڈہولی کو بہی قتل کیا کیونکہ جس نے ایک آقا سے دغا کی اوسپر دوسرا
کیونکر اعتبار کر سکتا تہا کہوگنگ پر قبضہ کر کے وہ دوسہ کو گیا وہان بڈگوجر نسل دوسا बड़गूजर
کا راجپوت راجہ تہا اوسکی دختر کو اپنے ازدواج مین لانا چاہا اوس نے کہا
کہ یہہ امر کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم تم دونون سورج بنسی ہین اور ابتک سو پشت کا सूरजवंशी
تفاوت نہین ہوا ہے مگر جب یقین ہوا کہ بہ تعداد معینہ پشتین گذر گیی ہین شادی
کردی اس بڈگوجر راجہ کے اولاد نتہی اسلیے اوس نے اپنے داماد کو راج کا
اختیار دیا اسطرح اضافہ ملک سے زور پاکر سیرہ قوم کے مینون کو جنکا سردار सेरवा
راو نتہو ماچ کا رئیس تہا فتح کرنا چاہا کہ اسپر بہی کامیاب ہوا اور مقام مفتوحہ جدید रावनपु
کو اپنی بود و باش کیواسطے بہتر سمجہکر وہان دارالحکومت بنایا اور اپنے بزرگون
کے نام سے ماچ کا نام رامگڈہ رکہا۔ माच रामगढ़

بعد ازان ڈہولا نے مارونی دختر رئیس اجمیر سے شادی کی ایک دفعہ جمواے मारूनि जमवाय
دیبی کے مندر سے مع مارونی رانی واپس آتا تہا کہ اثناے راستہ مینون نے
بہ تعداد گیارہ ہزار فراہم ہوکر اوسپر حملہ کیا ڈہولا نے اون سے لڑائی کی اور
اکثر آدمیون کو مارکر خود بہی مارا گیا اور اوسکے ساتہی بہاگ گیے۔

مارونی رانی حاملہ تہی اوس سے بعد وفات ڈہولا راے کے کنکل پیدا ہوا اسنے कनकुल
ڈہونڈار کا ملک فتح کیا اور اوسکے بیٹے میدل راو نے سوساوت مینون سے मेदलराव सूसावन
شہر آمیر کہ اون کے سردار بہاتورا و کا دارالریاست تہا فتح کیا اسکا بعنی جگ ماتا
کے نام سے آمیر نام ہوا ہے اور ناندلہ مینون کو مغلوب کر کے گتور گہٹی کا जनमाल नांदला
ضلع اپنے ملک مین شامل کیا اور آمیر مین سکونت اختیار کی میدل راو کے بعد गतुरघटी

हूनदेव ہون دیو راجہ ہوا اور مثل اپنے متقدمون کے مینون سے لڑتا رہا اوسکے
कोन्तल بعد کونتل مسند نشین ہوا اسکی حکومت شہر کے گرد نواح کے کل پہاڑی قومون
भटवार پر پہیل گئی جسوقت وہ بہٹوار کے چوہان رئیس کی دختر سے شادی کرنیکے
واسطے چلنے لگا اوسکی رعایا مینون نے پہلی خونریزیون کو یاد کرکے اور ہرطرف
سے جمع ہوکر اوس سے کہا کہ اگر سرحد سے باہر جاتا ہے تو راج کے نقارہ ونشان
کو ہماری حفاظت مین چہوڑ جا اوس نے انکار کیا اسپر لڑائی ہولی مینون نے
شکست کہائی اور اوس کی حکومت ڈہونڈار مین اور بہی استقلال پکڑ گئی -
पज्जून چंद کونتل کے بعد پجون ہوا اوسکا نام بہادری مین مشہور ہے اور چند شاعر نے
पृथीराजरासा پرتہی راج راسہ مین اوسکی تعریف لکہکر زندہ دوام کردیا ہے عظمت خاندان
اور پجون کی ذاتی لیاقت سے اوسکی شادی پرتہی راج چوہان شاہنشاہ
دہلی کی ہمشیرہ سے ہوئی پرتہی راج نے ہندوستان کے ایک سو آٹہ راجگان
کو طلب کیا تہا اون مین پجون کو عمدہ مقام پر جگہہ دی اور اپنی فوج کے ایک گروہ
کا افسر مقرر کیا ایک دفعہ پجون نے جس زمانہ مین سرحد کا حاکم تہا شہاب الدین
غوری کو درہ خیبر پر شکست دی اور اوسکا غزنین تک تعاقب کیا اوس نے
महावा چندیلہ راجپوتون سے مہابہ فتح کیا اور وہان کا حاکم مقرر ہوا جو لنٹہہ رکیسوکن
پرتہی راج شاہ دہلی کو قنوج کے رانی کے اوڑا لیجانے مین مدد دی اونمین
پجون بہی تہا مگر اسی معرکہ مین وہ مارا گیا -
मालेसी پجون کے بعد مالیسی ریاست آمیر مین اپنے باپ کا جانشین ہوا اوس نے
...नाही بہی اکثر نمایان کام کئے اونمین رودترا ہی کی فتح تہی کہ منڈو کے رئیس پر

حاصل کی تہی۔

مالیسی کے بعد بجل۔ راج دیو۔ کیتن۔ کونتل۔ جونسی۔ پانچ راجہ ہوئے ونکے — बिजल / राजदेव / कीतुन / कान्तल / जुन्सी
عہد مین کوئی امر قابل تحریر وقوع مین نہ آیا۔ جونسی کے بعد اودے کرن ہوا
اوسکے پسر بالوجی نے باپ کا گہر چہوڑکر امرتسر کے شہر وضلع کو حاصل کیا شیخ جی — बालोजी / अम्रतसर / शेखजी
جسکی اولاد مین کل شیخاوت ہین اودے کرن کا پوتا تہا سیکر و کہیتڑی ولبا او
وغیرہ کے شیخاوتون کے سوا اور راو ر او نیارہ کے نروکہ بہی اوسی کی اولاد
مین شمار کیے جاتے ہین۔

درمیان مین نرسنگ۔ بن بیر۔ اودہارن۔ کہندرسین چار راجہ ہوئے جنکے — नृसिंह / वनवीर / उधारण / चंद्रसेन
زمانہ مین کوئی واقعہ تحریری ظہور پذیر نہوا۔

راجہ پرتہی راج اودے کرن سے پانچوین پشت مین تہا اوسکے سترہ بیٹے ہوئے
اونمین سے بارہ جوان ہوئے تب اوس نے ہرایک کو علیحدہ جاگیرین دین
کہ وہ جاگیرین بنام بارہ کوٹہری کچھواہون کے نامزد ہین اگرچہ اب کوٹہریان تعداد
مین زیادہ ہین بعض علیحدہ جاگیرین پہلے رئیسون کے وقت سے کوٹہری مشہور
ہوگئی ہین اور بعض کوٹہریان معدوم ہوگئی ہین خود پرتہی راج کا یہہ حال ہے کہ
وہ سندہ ندی کے دہانہ پر دیول کی زیارت کیواسطے گیا تہا اور اوسکو خود — देवल
اوسکے پسر بہیم نے جسکا جنون کا سا چہرہ تہا مار ڈالا تہا اس والدکشی کا خوب بدلا — भीम
ہوا آشکرن خلف بہیم نے بہائیون کے اغوا سے بہیم کو مار ڈالا اور بطور تپسیا — आशकरण
تیرتہہ جاترا کو چلا گیا پہر اسکرن نرور مین متبنی ہوگیا پرتہی راج کے بعد بہارمل — भारमल
راجہ ہوا آمیر کے رئیسون مین سے یہی شخص اول تہا جس نے مسلمان بادشاہونکی

اطاعت اختیار کی وہ بابر کا شریک رنج و راحت ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب
एलफिंसटन اور راجہ امیر کا خطاب حاصل کیا الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ ہندوستان
کی ۴۳۹ صفحہ مین لکہا ہے کہ بہارمل نے اپنی دختر کو اکبر سے منسوب کیا تہا مگر ٹوڈ
भगवानदास صاحب سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی ہے بہگوانداس خلف بہارمل نے سلطنت
مین اوس سے زیادہ رسوخ حاصل کیا اوس نے اکبر سے دوستی پیدا کی اور
سلیم عرف جہانگیر شہزادہ سے اپنی دختر کی شادی کی کہ اوس سے بدنصیب
خسرو پیدا ہوا تہا۔

मानसिंह مان سنگہ کہ بہگوانداس کا بہتیجا اور جانشین تہا اکبر کے دربار اور ہندوستان
کی جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا ہے اوس نے بادشاہ کیطرف سے کل اڑیسہ
فتح کیا اور اس حسن خدمت کے جلدوسے مین بنگالہ بہار اور دکن کا حاکم مقرر
ہوا اوس نے ملک آسام کو سلطنت کا خراج گذار کیا اور صوبہ کابل ہوکر وہان
کا انتظام کیا۔

راجہ مانسنگہ کے طریقہ سے ثابت ہوا کہ راجپوت رئیسون کو رفاقت مین رکہکر اکبر
نے اپنی سلطنت کو زبردست کرنا چاہا تہا یہ امر خالی از شر و خطر نہ تہا اس اختلاط
کیوجہہ سے اونکو کاروبار سلطنت مین ایسا اقتدار ہوگیا تہا کہ اکثر بادشاہ
کے منشاء سے خلاف ورزی کرتے تہے بخصوص مانسنگہ نے ایسی طاقت حاصل
کی تہی کہ عین عروج سلطنت کے زمانہ مین اکبر کو اوسکے مغلوب کرنیکے واسطے
بجز ناشایستہ تدبیر مروج ممالک ایشائی یعنی زہرخورانی کے اور کچہہ نسوجہا او
معجون تیار کرائی اوسمین سے کسیقدر مین زہر ملایا مگر مشہور ہے کہ جیادکن را

ہاوہ وریش جسوقت معجون تقسیم کی مانسنگہ کو خالص دیدی اور زہر آلودہ کو خود کہاکر
مرگیا۔ جس خوف سے عالی حوصلہ شخص مثل اکبر کو ایسی نامعقول حرکت پر آمادہ کیا
تہا یہہ تہا کہ اکبر کے انتقال پر بمقابلہ سلیم یعنی جہانگیر کے مان سنگہ خسرو خلف
جہانگیر اپنے بہانجہ کو تخت نشین کرنا چاہتا تہا چنانچہ اکبر کی حالت نزاع مین مانسنگہ
نے اپنی تجویز کا عملدرآمد شروع کیا بادشاہ نے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری
پر جانیکا حکم دیا اور خسرو کو قید کر دیا راجہ مان سنگہ اگرچہ ایسا زبردست تہا کہ
بادشاہ کو اوسکے مقابلہ کی ہمت نہوئی مگر وہ علانیہ بغاوت کرنا مقتضاے مصلحت
نہین سمجہتا تہا بتعمیل حکم بنگالہ کو چلا گیا مسلمان مورخ لکہتے ہین کہ راجہ مان سنگہ
سنہ ۱۶۱۵ء مین بنگالہ مین مرگیا اور راجپوتانہ کے ایک مورخ نے لکہا ہے کہ
وہ دو برس بعد خلزیون کے مقابلہ مین میدان جنگ پر مارا گیا تہا۔

مان سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا جگت سنگہ اور جگت سنگہ کے بعد مہا سنگہ سندنشین ہوئے جگت سنگہ کے دوسرے بیٹے جہونجہار سنگہ کو جہلاے السرودہ وغیرہ دیگر مقامات ملے جگت سنگہ اور مہا سنگہ کی کم حوصلگی سے دربار سلطنت مین روسار جودہ پور کا اقتدار زیادہ ہوگیا۔ मानसिंह जगतसिंह महासिंह कुमारसिंह

اب ایک مشہور جنگ آور اور نامور شخص یعنی مرزا راجہ جے سنگہ آمیر کا حکمران (मिरजाराजा जैसिंघ)
ہوا کہتے ہین کہ اسکی سندنشینی شاہنشاہ جہانگیر نے اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ (जोध बाई)
راے سنگہ والی بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تہی جسوقت راجہ محل سرا مین (रायसिंह)
بادشاہ کو سلام کرنیکواسطے گیا اور وہان جودہ بائی بہی موجود تہی بادشاہ
نے اوسسے جودہ بائی کو سلام کرنیکا حکم دیا کہ اوسی کے ذریعہ سے تمکو سند حاصل

ہوئی ہے تو اوس نے بلحاظ رشتہ داری راٹھوروں کے جواب دیا کہ ملک
کے محل سرا کی بیگمات میں سے جس کو آپ فرماوین سلام کرونگا مگر جودہ بائی کو نہیں
کرسکتا۔ اسپر جودہ بائی نے خوش طبعی سے ہنسکر کہا کچھہ مضایقہ نہیں میں نے تمام
آمیر کا راج دیدیا۔

جے سنگہ نے سلطنت کی بڑی خیر خواہی کی اور مرزا راجہ کا خطاب اور شش ہزاری
سیواجی منصب حاصل کیا اوس نے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کرکے دربار شاہی میں پہونچایا
تہا مگر جب دیکہا کہ میرے قول میں فرق آتا ہے اوس کی مفروری میں بہی
مددگار ہوا۔

مگر اس خوش عہدی سے زیادہ اوسکی بدنامی داراشکوہ کے ساتھہ دغا کرنے میں
ہوئی کہ اس سبب سے وہ مایوس ہوگیا اور اوسکا بیٹا سلیمان شکوہ مرگیا۔
جے سنگہ کے تحت حکومت میں بائیس ہزار راجپوت سوار تہے اور بائیس زبردست
سردار اوسکے محکوم تہے اس سے اوسکو کمال غرور تہا اوسکی عادت ہوگئی تہی
کہ اپنے سرداروں کو جمع کرکے اور دونوں ہاتہوں میں دو پیالہ لیکر کہتا کہ ایک
سितारा دہلی یعنی عالمگیر ہے اور دوسرا ستارہ یعنی سیواجی پہر ایک کو دست چپ سے پہنکر
کہتا کہ ستارہ تو یہہ جاتا ہے اور دہلی میرے دست راست میں جب چاہونگا اسی
طرح اوسکو بہی توڑ دونگا یہہ خبر اورنگ زیب کے کانوں تک بہی پہونچی اوس نے
اسکے غرور و سرکشی سے رنجیدہ ہوکر اوسکے مارنیکا قصد کیا مدت تک اس کام کا
कीरतसिंह انجام دینے والا کوئی آدمی نملا آخرکار اوسکے پسر خورد کیرت سنگہ سے یہہ اقرار
रामसिंघ کرکے کہ بجاے رام سنگہ پسر کلان کی تجہکو ریاست میں مسند نشین کیا جاویگا افیون

مین زہر دیکر مرواڈالا مگر ایسے نامعقول پدر کش سے خلق اللہ کا رضامند ہونا محال
تہا رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگہ کو قصبہ کامہ حال علاقہ راج بہرت پور مین بود و
باش کرنی پڑی کہ اس گناہ کی پاداش مین اوسکی اولاد ہمیشہ دوام استحقاق
مسندنشینی سے محروم ہوگئی ہے رام سنگہ جو مسندنشین ہوا بعطاے منصب چار ہزاری
ملک آسام کی فتح کیواسطے بہیجا گیا اوسکے مرنے پر بشن سنگہ کا منصب سہ ہزاری विशनसिंह
رہگیا اور تہوڑے دنون راجہ رہا سنہ ۱۶۹۹ع مین جے سنگہ دوم اورنگ زیب کے जैसिंह
عہد کے چوالیسوین سال مین اور اوسکے انتقال سے چہہ برس پیشتر مسندنشین ہوا
اوس نے دکن مین عمدہ خدمتین کین اور تختنشینی پر لڑائی ہوئی تب بیدار بخت
خلف اعظم شاہ کا جو اورنگ زیب کی وفات پر بادشاہ ہوگیا تہا رفیق و خیرخواہ رہا
اونکے ساتہہ ہوکر جون سنہ ۱۷۰۷ع مین بمقام دہولپور لڑائی کی کہ اوسکے انجام مین धौलपुर
وے مارے گئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تختنشین ہوا اس مقابلہ آرائی کی علت
مین آمیر ضبط ہوئی اوسپر قبضہ کرنے کیواسطے شاہی حاکم متعین ہوا مگر جے سنگہ
اپنے راج مین دست بقبضہ ہوکر داخل ہوا اور بادشاہی سپاہ کو نکالا اجیت سنگہ अजीतसिंह
والی مارواڑ سے بنظر حفاظت باہمی اتفاق پیدا کیا۔

اگرچہ اپنے چوالیس برس کے عہد مین جے سنگہ سلطنت کی ہر ایک عزل و نصب و
شورش و فساد مین کہ سلطنت تیموریہ کے زوال پر وقوع مین آئی دست اندازی
کرتا رہا مگر اوسکی سپاہیانہ لیاقت و جوانمردی ایسی نہ تہی جو صدہا سال تک شہرت
و ناموری کے باعث ہوتی بلکہ بخلاف اسکے اوسکو ہمت و جنگجوئی کا وہ جوش
نہ تہا جو راجپوت بہادر کیواسطے ضرور ہے البتہ علم انتظام و سیاست مدنی مین

وہ اپنے زمانہ کا افلاطون تہا اور انہین اوصاف سے اوسکا نام ایسا مشہور

ہوا ہے۔

کتاب کلپدرم اور جے سنگہ لوگن اور خود اوسکے مراسلات اسمی رؤسا ہمزمانہ कल्पद्रुम जैसिंघनवगुण
سے ثابت ہے کہ راجہ جے سنگہ نہایت مدبر و منتظم و صاحب علم فرمانروا تہا کہ
راجپوتانہ کا کوئی رئیس اوسکا ہمسر نہین ہوسکتا جے پور شہر کو اوس نے آباد
کیا ہے کہ اوسکے نام سے موسوم ہوکر ریاست کا دارالحکومت ہوا کل ہندوستان
مین صرف یہی ایک شہر باقاعدہ آباد ہوا ہے جسکے بازار اور کوچے راستا اور
باہم قایم الزاویہ ہین بدیا دہر نامی ایک شخص متوطن بنگالہ نے کہ جے سنگہ کے विद्याधर
دربار مین معزز اور علوم تاریخ و نجوم مین اوسکا مشیر باتدبیر تہا اس شہر کی تجویز
و تعمیر کی تہی اگرچہ راجپوتانہ کے کل رئیس نجوم سے کسیقدر واقفیت رکہتے تہے مگر
جے سنگہ نے ایسا کمال حاصل کیا تہا کہ محمد شاہ نے پترہ نجوم کی اصلاح کا کام اوسکو
مفوض کیا اوس نے اپنے ہی آلات کے ذریعہ سے دہلی و جیپور و اوجین و
بنارس و متہرا مین عمدہ مناظر گاہ بنائی اور اون سے ایسے نتایج حاصل ہوئے
کہ بڑے باعلم لوگون کو تعجب ہوا ابتدا مین اوس نے الغ بیگ ثمرقندی کے उलगबेग
آلات کا استعمال کیا تہا مگر اون سے اوسکی کاربراری نہوسکی مختلف مقامات کے
مناظرون سے سات برس مین اوس نے نجومی نقشہ تیار کیا جس زمانہ مین وہ
اس نقشہ کی تیاری مین مصروف تہا پرتگال کے پادری مینوول صاحب سے وہان پुर्तगाल मनुवल
کی ترقی علم نجوم کا حال سنکر اون کے ساتہ چند ہنرور شخصون کو ایمنوول بادشاہ इमेनुवल
کے دربار مین بہیجا شاہ پرتگال نے زیویر ڈسلیوہ صاحب کو بہیجا کہ اوس نے जेवियरडिसील्वा

डिलाहायर

ڈیلا ہائر صاحب کا نقشہ راجہ جے سنگہ کو دکہایا راجہ نے اوس نقشہ مین نصف
درجہ کی غلطی چاند کی گردش مین اور اوس سے کم دیگر سیارون کی حرکت
مین ثابت کی اور یہہ بہی کہ اوسکے بموجب گرہن پندرہ پل یعنی چوتہائی گہڑی
پہلے یا پیچہے نکلتا ہے اور جسطرح اوس نے ترکی منجم کے آلات کو ناقص سمجہا
تہا اسیطرح ان غلطیون کو بہی نقص آلات اور کم قطر کے دائرون سے منسوب کیا
اپنے مختلف مقامات کے مناظرون سے اوس نے نقشہ حرکات اجسام فلکی
مرتب کیا اور اوسکا زیچ محمد شاہی نام رکہا اوسکے ذریعہ سے ابتک نجوم کے کل
حساب اور ترتیب پترہ ہوتی ہے اور اوس نے تحریر اقلیدس و اصول مثلث

नेपियर

سطحی و کُرَی اور ڈون جان نیپیر صاحب کا لوگارتم ترجمہ کرایا تہا اور باینہمہ
وہ نہایت خدا پرست اور ایماندار تہا۔

علاوہ تعمیر مکانات و تیاری آلات استعمال علمی کے اوس نے اکثر ممالک مین مسافرون
کے آرام کیواسطے اپنا روپیہ خرچ کرکے کاروان سرائے تیار کرائی ہے۔ جب
خیال کیا جاتا ہے کہ متواتر جنگ وجدل اور نزاع و مناقشہ دربار ہی مین جسنگہ
نے اپنے پسندیدہ شغل کو نچہوڑا اور اون کے بد اخلاق ترغیب و تحریک سے گمراہ
نہوا اور جس زمانہ مین سلطنت مغلیہ روز بروز معرض زوال مین آتی جاتی تہی
اور مرہٹے زور پکڑتے جاتے تہے وہ نہ صرف اپنے طریقہ پر قایم و مستحکم رہا بلکہ
اوس نے آمیر کو کل ریاستون سے برتر و بہتر کردیا تو یقین ہوتا ہے کہ اوسکو
کمال دانائی اور بیدار مغزی حاصل تہی باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زایل ہونے
کے علامات اوسکو پیشتر سے نظر آگئے تہے اور اوسکے اجزا رباقیماندہ سے اپنی ریاست

फ़रूखसियर

کو فروغ دینے پر آمادہ تہا تاہم اپنے سرپرست و مربی کے ساتہہ بیوفا ہوا اور
جب وہ سازش ہوئی جسمین فرخ سیر کی سلطنت اور جان دونون جاتی رہین
وہ منجملہ اون چند رئیسون کے تہا جو اوسکے خیرخواہ رہے اور اگر اوسمین ذرہ
بہی نسل تیموریہ کی ہمت و جوانمردی ہوتی تو اوسکا ساتہہ دیتے۔
جب سیدونکو جنہون نے اپنے آقا فرخ سیر کو قتل کرکے اقتدار حاصل کیا اور
اونکو منظور نہوا کہ اپنے دشمنون کو بلاضرورت ترقی دین جے سنگ بدنصیب بادشاہ
کو اوسکی تقدیر پہ چہوڑ کر اپنے موروثی ممالک کو چلا گیا اور وہان مطالعہ تاریخ
و نجوم کے پسندیدہ شغل مین مصروف ہوا تین برس تک وہ امن و امان سے
اپنے گہر رہا اور جس نزاع کے اخیر مین سنہ ۱۷۲۱ع مین محمد شاہ نے اپنے رقیبونکو
شکست دی اور سید مارے گئے اوسمین مطلق شریک نہوا مگر انجام کار دسمبر سنہ ۱۷۲۰ع
مین طلب ہوکر ممالک آگرہ و مالوہ مین بادشاہ کیطرف سے نایب مقرر ہوا اور
اسی زمانہ مین جب اوسکو کسیقدر فرصت رہی اوس نے وہ نقشہ جات تصنیف
کیئے ہین جو تاریخ ہندوستان کی اوس جہل و تاریکی کے عہد مین رونق و فروغ
کے باعث ہین سہ ران حال وہ اپنے قوم کے فواید اور آمیر کی عزت کے حفظ
و ترقی مین بہی غافل نہ تہا اپنے عہدہ کے رسوخ اور قوت سے اوس نے محصول
جزیہ کو منسوخ کرایا اور جاٹون کی روزافزون طاقت کو جو خصوص آمیر کے
حق مین مضر تہی پست کیا مگر جب سنہ ۱۷۳۲ع مین پہر مالوہ کا حاکم ہو گیا اوس نے دیکہا
کہ مرہٹون کی حملہ آوری کو روکنا اور سلطنت کو تباہی سے باز رکہنا عبث و
لاحاصل ہے تو اپنی ریاست کے فائدہ و ترقی مین کوشش کرنا بعید از انصاف

و واجبیت متصور نہوا یہہ تو تحقیق نہین کہ اوسکے اور باجی راؤ کے درمیان کیا
کیا عہد وپیمان ہوئے مگر یہہ ظاہر ہے کہ جے سنگہ کی سفارش وکوشش سے وہ
سنہ ۱۷۳۴ع مین صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا اگرچہ مورخ کہتے ہین کہ اسکا باعث صرف
دونون کی ہم مذہبی تہی مگر غالبًا باعث ترغیب اسکے سوا کچہہ اور ہی ہوگا اس
فعل کی نسبت خود اوسی کے ہموطن کہتے ہین کہ جے سنگہ نے دکہنیون کو ہندوستان
کی کنجی سپرد کردی مگر مرہٹون کے ساتہہ سلوک ہونا اوسکے آقا کے حق مین بہی
مفید پڑا کیونکہ وے اوس ظلم وتعدی سے جو اخیر مین دار السلطنت تک پہونچ
گیا کچہہ عرصہ تک باز رہے چند سال بعد سنہ ۱۷۳۹ع مین نادرشاہ حملہ آور ہوا اور راجپوت
بنظر حفظ فواید خود ایسے معاملے سے جسمین کسی کی دانشوری کارآمد نہین ہوسکتی
تہی کنارہ کش رہے بادشاہ کی تعظیم وتکریم کرتے رہے مگر ضابطۂ حکومت نے ان
بہادر ارکان سلطنت کو مدت سے غیر اور بے تعلق کردیا تہا اب راجہ جے سنگہ کے
ایک سو نوگنون مین سے ایک جسمین اوسکی وفاداری کا امتحان ہوا بطور نظیر کے
لکہا جاتا ہے اور اوس سے یہہ بہی ثابت ہوگا کہ اخلاق اور ریاست داری
کی خرابیان جنہون نے راجپوتانہ کے شاہی خاندانون کو رنج پہونچایا ہے کم سے
کم نصف کثیر الازدواجی سے پیدا ہوئی ہین مہاراجہ بشن سنگہ کے دو بیٹے تہے —
اول جے سنگہ - دوم بجے سنگہ کی مان نے جان کا خطرہ سمجہکر بجے سنگہ کو اپنے
پیہر کہیچی واڑہ مین بہیجدیا تہا جب وہ جوان ہوا تو دربار مین بہیجا گیا بذریعہ پीहर
تحفہ تحایف خصوص زیور وجواہرات کے جو اوسکی مان نے دیئے تہے اوس نے खींचीवाला
قمر الدین وزیر سے موافقت پیدا کی اول تو اوس نے صرف پرگنہ بسوہ کہ बसवा

راج جیپور کے بہترین پرگنات مین سے ہے لینا چاہا تہا مگر جب بیہ اوسکے بہائی دآقا ر جے سنگہ نے دینا منظور کیا تو اپنی مان کی تحریک سے اوس نے اور بہی ہوس پہیلائی اور ریاست حاصل کرنے کی غرض سے پانچ کروڑ روپیہ اور پانچہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا بادشاہ نے ضمانت مانگی تو وزیر خود ضامن ہوگیا اوسکو آمیر ملنے اور جے سنگہ کے بیدخل ہونے کی سند تیار ہوتی تہی کہ خان دوران خان نے جو جے سنگہ کا پگڑی بدل بہائی تہا کرپارام وکیل جے پور حاضرباش دربار کو اس حال سے مطلع کیا اوس نے جے سنگہ کو مطلع کیا خط کے پہونچتے ہی جے پور مین شور ہوگیا اور ہر ایک کو جے سنگہ کی بیدخلی صریح نظر آنے لگی کیونکہ قمرالدین با اختیار مطلق تہا جے سنگہ نے خط معتمد ناظر کو حوالہ کیا اوس نے کہا اس معاملہ مین زور کر نہین سکتے دولت سے کاربراری غیر ممکن ہے پس فقط فریب سے کرنا لازم ہے اور دغا کا علاج صرف دغا سے ہی ہوسکتا ہے —

حسب صلاح ناظر سردارون سے مشورہ کیا موہن سنگہ ناتہاوت رئیس چومون کہ راج کے موروثی سپہ سالار اور آمیر کے پٹیل ہین اور دیپ سنگہ کہومبانی بانس کہوہ زور آور سنگہ شیو برن پوتہ ہمت سنگہ نروکہ کسل سنگہ جہلا روالہ بہوج راج موضع آباد کا اور فتح سنگہ ماولی کا یہہ سب سردار جمع ہوئے اون سے کہا کہ تم نے مجھکو آمیر کی گدی پر بٹہایا ہے میرے بہائی کو جو لبسوہ لینے پر رضامند ہے نواب قمرالدین وزیر بہ زبردستی آمیر دیتا ہے اونہون نے کہا آپ اطمینان رکہین بشرطیکہ آپ اپنے بہائی کو لبسوہ دیدین ہم اسکا بندوبست

मोहनसिंह नाथावत चोमू पटेल
दीपसिंघ खुम्बानी वासखोह
जोरावरसिंह श्योवरणपोता
हिम्मतसिंह नरूका
कुशालसिंह मिलाय
भोजराज मोजाबाद फतहसिंह मावली

کردینگے راجہ نے اوسیوقت بسوہ کا پٹہ لکھوا کر اور سب طرح مرتب کرکے سردارون
کو سپرد کیا اور اپنی طرف سے اونکو مختار کیا- آمیر کے پنچون یعنی سردارون نے
بجے سنگھ کے پاس اپنے وکیل بھیجے اوس نے جواب دیا کہ مجھکو بھائی کا اعتبار
نہین ہے اسپر اونہون نے اپنے اور کچھواہون کی بارہ کوٹھری کے سیتارامی सीतारामी
یعنی کفالت دی اور کہلا بھیجا کہ اگر بجے سنگھ اپنے قول پر ثابت قدم نہ رہیگا تو ہم
تمہاری طرف ہونگے اور خود تمکو آمیر کی گدی پر بٹھا دینگے -

اوس نے اونکی ثالثی اور بسوہ کا عطیہ منظور کیا مگر جب قمرالدین سے یہ حال
کہا گیا اوسکی تسلی نہوئی آخرالامر اوس نے خاندوران خان اور کرپارام کو تعین
کیا کہ اوسکو بسوہ پر قابض کرا آوین سردارون نے اس غرض سے کہ دونون
بھائیون مین سلوک ہوجاوے بجے سنگھ کو ملاقات پر آمادہ کیا مگر اوس نے
آمیر جانے سے انکار کیا اسواسطے ملاقات کیواسطے چہسون کا مقام مقرر
ہوا اور اخیر مین سانگانیر کہ جے پور سے چھہ میل جنوب مغرب مین ہے قرار پایا सांगानेर
بجے سنگھ نے وہان اپنا ڈیرہ کیا جب جے سنگھ بھائی سے ملاقات کرنیکیواسطے
چلنے لگا ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا کہ دونون لالجی کی ملاقات اور راضی نامہ
مین بھی اپنی آنکھ سے دیکھون تو کیا ہرج ہے راجہ نے سردارون سے پوچھا
اونہون نے کہا کچھہ ہرج نہین ہے -

ناظر نے زنانہ سواری کیواسطے بھاڈول اور تین سو رتھہ تیار کئے مگر بجاے
باجی کے سواری کے بھاڈول مین اوگرسین بھاٹی بیٹھا اور ایک ایک رتھہ उग्रसेन भाटी
مین دو دو مسلح پوش سوار ہوئے اس دغا سے راجہ اور ناظر کے سواے

کوئی آگاہ نتہا شہر سے سواری روانہ ہوئی راستہ مین جو لوگ ملے اونکو اس رفع نزاع کی خوشی مین فرضی باجی کیطرف سے زرکثیر بخشتے چلے گئے۔

سانگانیر مین سواری پہونچی دونون بہائی ملاقی ہوے جے سنگہ نے بسوہ کا پٹہ دیکر براہ محبت کہا کہ اگر تم کو آمیر لینی ہو تو مین اوسکو چہوڑ دونگا اور بسوہ پر قناعت کرون گا بجے سنگہ نے فرط شفقت سے مغلوب ہوکر جواب دیا کہ میری مراد پوری ہوئی اختتام ملاقات کیوقت ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا کہ اگر سردار علیحدہ ہوجاوین تو مین وہان آکر اپنے بچون کو دیکہون ورنہ وے دونون میرے پاس آجاوین جے سنگہ نے سردارون سے پوچہا کہ جیسا تم کہو ویسا کیا جاوے سردارون نے صلاح دی کہ آپ جاکر باجی سے ملین چنانچہ دونون ہاتہہ مین ہاتہہ ڈال کر محل کے اندر گئے۔ دروازہ پر پہونچکر جے سنگہ نے اپنی تلوار کمر سے کہولکر ناظر کو سپرد کردی اور کہا کہ یہان اسکی کیا ضرورت ہے بجے سنگہ نے بہی اس نظر سے کہ میری طرف سے اعتبار مین کوتاہی نہو اوسیطرح تلوار کہولکر دیدی ناظر نے دروازہ بند کیا اور اندر قدم رکہتے ہی بجے سنگہ بجاے باجی کے پر محبت آغوش کے بہاہٹی کے فولادی پنجہ مین گرفتار ہوگیا اوس نے فوراً ہاتہہ پانو باندہکر اور چہا ڈول مین رکہکر فرضی زنانہ سواری کو روانہ کیا ایک گہنٹہ بعد جے سنگہ کے پاس خبر پہونچی کہ قیدی بحفاظت تمام پہونچکر محل مین قید کردیا گیا ہے تب وہ اپنے سردارون کے پاس آیا اونہون نے دیکہا کہ صرف راجہ مع چند آدمیون کے آتا ہے ایک دوسرے کیطرف تکنے لگے اور پوچہا بجے سنگہ کیا ہوا راجہ نے جواب دیا ہمارے

پیٹ مین ہے ہم دونون بشن سنگہ کے بیٹے ہین اور مین بڑا ہون اگر تمہاری
یہہ خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجھکو مارڈالو اور اوسکو نکال لو مین نے تو
تمہارے واسطے اپنا ایمان کھویا ہے کیونکہ اگر بجے سنگ حسب ارادہ اپنے
ہمارے اور تمہارے دشمنون کو لے آتا تو تم ضرور مارے جاتے یہہ سنکر سردار
حیرت مین آگئے اور خاموش ہوکر محل سے نکل گئے چھہ ہزار سوار شاہی جو بجے سنگہ
کی حفاظت کیواسطے متعین ہوے تھے باہر کھڑے تھے اونہون نے پوچھا کہ
بجے سنگہ کہان ہے جے سنگہ نے جواب دیا تمہین کچھہ کام نہین ہے یا تو چلے جاؤ
ورنہ تمہارے گھوڑے مانگ لیے جاوینگے اونکو بجز اسکے کہ چلے جاوین کچھہ
چارہ نہوا مجبور چلے گئے اور اسطرح بجے سنگہ قید ہوگیا جے سنگہ کے اس کرن
کی نسبت کہ واقع مین اوگن تھا اہل اخلاق خواہ کچھہ کہین اسمین شک نہین کہ
نہایت عقلمندی سے کیا تھا اور اس حالت مین کہ وزیر سلطنت بجے سنگہ کا
حامی تھا اور وہ پس وپیش جے سنگہ کو خارج کرکے بجے سنگہ کو رئیس کرتا ایسے فریب
وچالاکی کیے بغیر چارہ نہ تھا مثل دارالریاست کے ریاست کی بہی ترقی جے سنگہ
کے ہی عہد مین ہوئی تھی اوس سے پیشتر بجز اوسکے جو رئیس کی ذاتی لیاقت
یا عنایات دربار شاہی سے وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی تھی ریاست کو کچھہ عظمت
وقوت حاصل نہ تھی اور باوجودیکہ راجگان آمیر کا بابر سے لیکر اورنگزیب
کے وقت تک خاندان شاہی سے بہت ربط وضبط رہا چنانچہ پچون کے بعد کہ
اخیر راجپوت بادشاہ دہلی کا ہم عصر تھا اوسکے موروثی ملک مین نہایت خفیف
اضافہ ہوا تھا اور جب تک انتقال اورنگزیب کے بعد سلطنت تباہ ہوکر

اطراف سے منقسم نہوئی آمیر کی ریاست راج کہلانے کے لایق نہوئے اس
انقلاب کے زمانہ مین جے سنگہ کے حاکم آگرہ ہونے سے کہ اوسی صوبہ مین
اوسکے ممالک موروثی داخل تہے وہ اختیار حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اوسنے
देवनी اپنی ریاست مین اضافہ کیا اور استحکام دیا جسطرح سے اوس نے دیونی
राजोर اور راجور کی ریاستون کو اپنے ملک مین شامل کیا علی العموم کل راجپوتون
اور خصوص جے سنگ کے طریقہ کی عمدہ نظیر ہے۔

راجہ جے سنگ کے مسندنشین ہونے پر آمیر کے راج مین صرف تین پرگنات
آمیر دیوسہ اور بسوہ تہے مغربی پرگنات ضبط ہوکر اجمیر کے بادشاہی ضلع مین
داخل ہوگئے تہے ٹہاکران شیخاواٹی اپنے مربی راج سے قوی تر اور خودسر
चाटसू ہوگئے تہے راج کی حدود یہہ تہین جنوب مین چاٹسو کا تہانہ مغرب مین سانبہر
हसनाना کا تہانہ شمال مغرب مین ہستنہ کا تہانہ اور مشرق مین دیوسہ اور بسوہ تہے
بارہ کوٹہری بندجاگیرون کے قبضہ مین بہت قلیل ملک تہا اور میواڑ کے
زبردست سردارون سے مغلوب ہو رہے تہے چنانچہ پیشوا سلوم کے سردار
کو ئیس جے پور کے برابر سمجہتا تہا۔

راجور دیوتی کی قلیل ریاست کا بہت قدیم دارالحکومت تہا وہان کے
حاکم بڈگوجر نسل کے راجپوت تہے کہ نسل کچہوایون کے رام چندر کے دوسرے
लव پسر لو کی اولاد مین تہے راجور کے بڈگوجرون نے بادشاہون کی خوشامدی
سے نفرت کرکے زمانہ حال کے راجپوتون مین بہت شہرت حاصل کی تہی اور
جس حالت مین کچہوایون نے بہ ذلت نظیر پیدا کرکے ترقی و اقتدار حاصل

کیا تہا بڈگوجرون نے حفظ عزت مین ساکہ کرکے دوامی ناموری حاصل کی
جس زمانہ مین راجہ سوائی جے سنگہ بطور صوبہ کے ملکون کی حکومت کرتا تہا بڈگوجر
اپنے مختصر ریاستی سے سلطنت کی نوکری کرتے تہے اور اوس زمانہ مین انوپشہر अनूपशहर
لب دریاے گنگ مین متعین تہے رئیس نوکری پر تہا اوس زمانہ مین اوس کا
چہوٹا بہائی ریاست کا کام کرتا تہا وہ ایک روز سور کے شکار کیواسطے تیار
ہوا اور کہانا جلد تیار ہونے کی تاکید کی اوسکی بہاوج نے طعنہ دیا کہ ایسی
جلدی کرتا ہے کیا راجہ جے سنگہ پر بہالہ ماریگا اس قول نے اوسپر نہایت
تیز اثر کیا کیونکہ نزدیک آنیکے بعد کچھوایون نے اول بڈگوجرون سے دیوتی
لیا تہا اور نہایت افروختہ ہوکر جواب دیا کہ ٹہاکر جی کی قسم پہلے جے سنگہ کے بہالا
مارونگا جب اکر تمہارے ہاتہ سے کہانا کہاؤنگا یہہ کہکر اور دس سوار لیکر
راجور سے چلا اور آمیر مین آکر دہولکوٹ کے نیچے ڈیرہ کردیا۔ धूलकोट
مدت گذر گیی مگر اوسکا قابو نہ لگا ایک ایک کرکے سب گہوڑے بیچ کہائے اور
سپاہیون کو رخصت کردیا تاہم جہد کرتا رہا اور بجز بہالہ کے سب ہتیار اور
کپڑے بہی فروخت کردئے آخرکار تیسرے فاقہ مین نصف پگڑی بیچکر کہانا کہایا
اوس روز راجہ جے سنگہ سکہاسن مین سوار ہوکر قلعہ سے موڑ کے راستہ सुखासन
سے نکلے اوس نے بہالا چلایا کہ سکہاسن مین لگا یکبارگی صدہا تلوارین
اوسکے قتل پر برہنہ ہوئین مگر راجہ نے حکم دیا کہ اسے زندہ گرفتار کرو اور
آمیر کو لیچلو وہان اوس سے پوچہا گیا تو کون ہے تو اوس نے بیباکانہ کہا کہ
مین دیوتی کا راجپوت ہون بہاوج کے طعنہ پر تمہاری ہلاکت کیواسطے بہالا

چلایا تہا اگر چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو بہالا ضرور کارگر ہوتا جے سنگہ
نے شاہانہ بردباری سے اوسکو رہا کیا اور گہوڑا اور خلعت دیکر اور پچاس
سوار ساتہہ دیکر راجور کو بہیجدیا جب اوس نے جاکر اپنی بہاوج سے سرگذشت
بیان کی اوس نے کہا غضب کیا زہری سانپ کو زخمی کردیا
اور راجور کی ریاست کو پانی دیدیا اوسکو معلوم تہا کہ جے سنگہ کو صرف حیلہ
چاہیے سو ہوگیا بڑے بوڑہون کی صلاح سے عورت بچون کو انوپ شہر بہیجا
اور دیوتی اور راجور کے قلعجات مقابلہ کیواسطے تیار ہوئی —
تیسرے روز جے سنگہ نے سردارون کا جلسہ کرکے دیوتی کے فتح کا بیڑہ رکہا
مگر موہن سنگہ چوہون کے سردار نے صلاح دی کہ اس ارادہ مین بڑا خطرہ
ہے کیونکہ بڈگوجر راجہ کی بادشاہی دربار مین بہت قدر و منزلت ہے اور
اسکے سوا سے وہ اپنی فوج سے نوکری کرتا ہے آمیر کے اول سردار کی اس
راے نے سب سردارونکو ڈرادیا اس مہم کے قبول کرنیکی کسیکو ہمت
نہوئی ایک مہینے بعد پہر حملۂ دیوتی کی تدبیر پیش ہوئی مگر کوئی بہی بندوبست سے
کسی کی تاب نہ تہی کہ اپنے سرگروہ کے خلاف عمل کرے آخرکار فتح سنگہ نمبیر پوتہ
نے کہ جو بیڑہ سونپا کہ ونکا افسر تہا بیڑہ اوٹہایا اور اوسکے تحت مین جانیکے
واسطے پانچہزار سوارونکی تیاری کا حکم ہوا یہہ خبر سنکر کہ بڈگوجر گنگو سنانی کیواسطے
راجور سے جاتا ہے وہ بہی روانہ ہوا اور قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ فتح سنگہ
نمبیر پوتہ نے سلام کہا ہے اور خود بہی آتا ہے نوجوان بڈگوجر نے کہ لڑائی
سے بالکل بے خبر اور تہوار کی خوشی مین مصروف تہا قاصد کو مروا ڈالا

नमबीरपोना

اور فوج کے پہونچتے ہی مر مار کر خود بہی قتل ہوا راجور کی رانی کہ چوہون کے
کچہوایہ سردار کی ہمشیرہ تہی اونہین ایام مین وضع حمل کرنیوالی تہی وہ فتح سنگ
سے مخاطب ہوکر کہنے لگی بہائی مجہکو میری کوکہہ کا دان دے یعنی جو شے میری کوتل
رحم مین ہے اوسکو بخش —

ہنوز اوس نے جواب ندیا تہا کہ رانی نے یاد کیا کہ یہہ سب فساد میری ہی
بدزبانی سے برپا ہوا ہے ایسی پر شر حیات کو طوالت دینا اور آیندہ کیواسطے
بائے نزاع پیدا کرنا عبث ہے یہہ کہکر اور اپنے ہاتہہ سے چہاتی مین خنجر مار کر
مر گئی فتح سنگ لوگ مقتول بڈگوجرون کے سرون کو رومال مین انکا بندہ سے باندہکر
واپس پہرے جے سنگہ نے اونمین سے اپنے قاتل کا سر روبرو طلب کیا
موہن سنگہ نے جسوقت اپنے رشتہ دار کا سر دیکہا اوسکی آنکہون سے آنسو
ٹپکنے لگے جے سنگہ نے اوسکی صلاح کو جس سے یہہ انتقال ایک مہینے موقوف
رہا تہا یاد کرکے اوس سے کہا کہ جس روز میرے قتل کے اقدام مین بہالا
چلا تہا تمہاری آنکہہ سے ایک ہی آنسو نہ نکلا یہہ کہکر جیسونتی ضبط کیا اور
اوسکو ڈہونڈار سے نکالدیا اوس نے رانا اودے پور کے پاس جاکر پناہ
لی اسطرح جے سنگہ نے دیوتی اور راجور سے بڈگوجرون کو بیدخل کیا
اور اونکے ملک پر قبضہ کیا کل ملک جواب الور کی ریاست مین داخل ہے اونہین
کے قبضہ مین تہا راجور بہت قدیم مقام اور بڈگوجرون کا دار الحکومت ہے
چند بہاٹ نے اوسکا حال بہت لکہا ہے اور یہہ بہی راج کی لڑائیون مین
بڈگوجرون کا بہت ذکر ہے —

جے سنگھ کے عیبون مین سے ایک شرابخواری تھی کہ اوسکے مورخ نے اکثر مقامات پر اوسکی ہوشیاری اور بیہوشی کی حالتون کا بیان کیا ہے اور ایک دفعہ نشہ کی حالت مین وکیل بیکانیر اور بخت سنگھ راجہ ناگور کی تحریک سے ابہی سنگھ والی مارواڑ سے نااتفاقی پیدا کرکے اور جودہ پور پر فوج کشی کرکے شکست فاش کہائی۔

تاہم باوصف کئی عیبون کے جے سنگھ کا نام ہمیشہ بڑی شہرت و ناموری سے یاد رہیگا۔

جے سنگھ کے وقت تک آمیر کا محل کہ مان سنگھ کا تعمیر کرایا ہوا اور جے پور کے اکثر باشندون کے مکانات سے کمتر ہے راجونکی بود و باش کا مکان تہا۔ مرزا راجہ نے چند مکانات کا اضافہ کیا تہا مگر وہ بہت خفیف تہا سوا جے سنگھ نے بود و باش کچھواہون کے مکان کو ایسا عمدہ تعمیر کرایا کہ اوسکی بلندی اور اودے پور کے محلون کی سی شہرت ہو گئی ۱۷۲۸ء مین اوس نے شہر جے پور کی آبادی شروع کی تہی اوس زمانہ مین راجہ مل مصاحب کرپارام وکیل دہلی بدہ سنگہ کہومبانی وکیل اردو یعنی لشکر دکن سب بہت ہوشیار او مستعد اہلکار تہے۔ انتظام مصارف شادی کے عمدہ قوانین جو بنظر انسداد جرایم دختر کشی وستی مہاراجہ سوائی جے سنگھ نے کل راجپوتانہ مین جاری کرنے کیواسطے ترتیب دئے تہے برآمد ہوکر از سر نو جاری کئے جاوین تو مناسب ہے کہ اونمین دہرم شاستر کے عمدہ قول مضمون توہین و امتناع ان جرایم قبیح کے منتخب کرکے جمع کئے گئے ہین کہ باشندگان ملک کے دلون پر بجاے صرف حکم سرکار کے

بوجہہ تعلق مذہبی زیادہ استحکام و تیزی سے اثر پذیر ہوسکتے ہین مثل دیگر ہنود کے جی سنگہ کو کچھہ مذہبی تعصب نہ تہا برہمن و مسلمان و جینیون پر اوسکی یکسان مہربانی تہی بلکہ فضیلت علمی کے سبب سے اوسکو جینیون سے بہت انس تہا اور اونکی تاریخ و عقائد مذہبی سے واقفیت کامل رکہتا تہا بدیا دہر جو تحققات نجوم مین اوسکا بڑا مشیر تہا اور جسکی تجویز سے شہر جے پور آباد ہوا ہے جین مذہب رکہتا تہا کہتے ہین کہ وہ ہیماچاریہ نہروالہ سدہ راج جے سنگہ کے وزیر اور گورو کے چیلون مین سے تہا۔ हेमाचार्य सिद्धराज

راجہ جے سنگہ کی بیہودگی یہہ تہی کہ باوجودیکہ اوسکو شاستر سے معلوم ہوگیا تہا کہ جنمیجے پانڈو کے وقت سے جے چند اخیر راجہ قنوج تک جس کسی نے ارادہ जन्मेजय کیا وہی مرگیا اوس نے اسومید جگ کرنا چاہا تہا یہہ گویا فرمانروائی عالم کا अश्वमेध यज्ञ دعوی تہا اگرچہ شاید اسوجہہ سے کہ اوسکو دہلی کے دربار مین رسوخ حاصل تہا دریاے گنگ کے کنارہ پر اوسکا گہوڑا پہرا کرتا کوئی مزاحم نہین ہوسکتا لیکن اگر جنگل کیطرف چلا جاتا تو راٹہوروں کے طویلہ مین باندہ دیا جاتا یا اگر جیراگاہ لب دریاے چمبل پر چلا جاتا تو باوصف خطرۂ جان اور گدی کے اوسکو ہاڑا پکڑ لیتے پس اوسکا یہہ ارادہ صریح خام خیالی تہی البتہ جگ شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا ہے کہ اوسکی چہت اور ستونون پر چاندی کے پترے لگے ہوئے تہے مگر اوسکے فضول خرچ و عیاش نبیرہ جگت سنگہ نے اونکو اوتار لیا اور بجاے اوسکے کچھہ کم قیمت آرایش بہی نکی تاہم یہہ مکان شہر کی عمدہ عمارتونمین سے ہے۔

راجہ جے سنگہ کو سلطنت سے سوائی کا خطاب ملا تہا کہ اون کے خاندان مین ابتک چلا آتا ہے لفظ سوائی کے معنی تو ظاہر ہین اور غرض اس سے یہہ ہے کہ اہل خطاب اپنے کل ہمعصرون مین سوایا ہے۔

چوالیس برس حکومت کرکے ۱۷۹۹ سنہ ۱۷۴۳ع مین سوائی جے سنگہ نے انتقال کیا اوسکے ساتہہ تین رانیان اور چند کنیزین ستی ہوئین اور علم بہی اوسکے جنازہ کے ساتہہ ہندوستان سے اوٹہہ گیا۔

اس زمانہ مین اودےپور وجےپور وجودہپور کی تینون ریاستون کے درمیان مسلمان بادشاہون کے خلاف اتفاق ہوا تہا جس حالت مین ابہے سنگہ نے گجرات کو مارواڑ مین داخل کیا پہلواون نے گردنواح کے ملک کو آمیر کے راج مین شامل کیا اور شیخاواٹی کے خودسر رئیسون کو مغلوب کرکے اپنا خراج گذار بنایا اور ہر طرح ریاست کو رونق و ترقی دی۔ جب ایشری سنگہ مسندنشین ہوا ریاست محدود اور وسیع تہی خزانہ مالامال تہا اہلکار و تمین بہت زیرک وسنجیدہ و دانا آدمی جمع تہے اور فوج آراستہ و زبردست تہی مگر فتنہ وفساد کی بنا رجو باعث خرابی راج اور تباہی رعایا ہوئی پیشتر سے قائم ہوچکی تہی یعنی راجپوتانہ کی تینون بڑی ریاستون کے درمیان مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے عہدنامہ ہوا تہا اوسمین اس غرض سے کہ بادشاہان اہل اسلام کے ساتہہ رشتہ داری کرنے سے روساء جےپور و جودہپور کے خاندان کی اودےپور سے رشتہ داری متروک ہوگئی تہی از سرنو جاری ہو باشتے نجانب روساء جےپور و جودہپور یہہ شرط بہی قرار پائی تہی کہ رئیس اودےپور

کی دختر سے جو لڑکا پیدا ہو باوصف موجودگی پسر کلان کسی اور رانی کے راج کا
وارث ہووے راجہ سوائی جے سنگھ نے اس عہدنامہ کے استحکام وعمل درآمد
کیواسطے رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی حالانکہ اوسکا بیٹا ایشری سنگھ
اس شادی سے پہلے جوان ہوگیا تہا مگر اس شادی کے بعد یا شاید اودیپور
والی رانی سے مادہو سنگھ پیدا ہونیکے بعد اوس نے اس تعہد کے خلاف انصاف
ومصلحت ہونے سے آگاہ اور اپنے فعل سے پشیمان ہوکر اوسکے نتایج بد کے
انسداد کی تدبیر کی یعنی ایشری سنگھ پسر کلان کی شادی دختر رئیس سلومر کے
ساتہہ کردی کہ وہ رئیس راج اودے پور کا زبردست سردار اور وہان کی
فوج کا موروثی سپہ سالار ہے اور بہدران حال مادہو سنگھ کو چار پرگنات ٹونک — टोंक
ورامپورہ وپہاگی ومالپورہ دیکر علیحدہ جائداد مقرر کردی بلکہ بالعوض پرگنات — रामपुरा / फागी
رام پورہ وبہان پورہ کہ اوسکو راج اودے پور سے ملے تہے جمعیت ایکہزار — मालपुरा / भानपुरा
سوار اور دوہزار پیادون کے اوس راج مین بطور جاگیردار نوکری کرنیکی
اجازت دی تہی ۔
غرض ایشری سنگھ کے مسندنشین ہونے پر حسب شرایط عہدنامہ مادہو سنگھ دعویدار
راج ہوا ایشری سنگھ نے اپنی مدد پر سیندہیہ کو بلایا اور مہارانا اودے پور
اپنے نواسہ کا مددگار ہوکر اوسکے ساتہہ بذات خود حملہ آور ہوا راج محل کے مقام
پر لڑائی ہوئی مگر اس سبب سے کہ اودے پور کی فوج راؤ سلومر کی محکوم تہی
اور وہ بخلاف خواہش اپنے آقا کے بپاس دامادی ایشری سنگھ کا خیرخواہ
تہا سیسودیون نے عمداً گریز کیا اور مہارانا صاحب شکست فاش کہا کر

مفرور ہوئے اس فتح سے ایشری سنگہ کا حوصلہ بڑہ گیا اور اوس نے باتفاق
سیندہیہ کے کوٹہ و بوندی کے ہاڑون پر جو اوسکے مخالف کے شریک حال تہے
حملہ کیا کوٹہ کا محاصرہ ہوا ہاڑون نے کمال تہوری سے مقابلہ کیا کہ اس لڑائی
مین آپاجی سیندہیہ کا ایک ہاتہ ٹوٹ گیا اور طرفین کا بہت نقصان ہوا مہارانا आपाजी
نے اپنے سردارون کے خلاف ورزی سے از حد ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر
کی فوج نوکر رکہی اور چہہ محالات مقبوضہ مادہو سنگہ اور چونسٹہہ لاکہہ روپیہ نقد
دینا کرکے اخراج ایشری سنگہ کیواسطے جےپور پر تعین کی ایشری سنگہ
آرام طلب اور ضعیف الطبع تہا ہلکر کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور ہتک آیندہ
سے بچنے کیواسطے زہر کہاکر مرگیا اسطرح تہوڑے سے زہر نے مادہو سنگہ کو
جےپور کی گدی اور ہلکر کو چونسٹہہ لاکہہ روپیہ اور عمدہ محالات دلوائے اور ہزارون
مخلوق خدا کی جانین بچادین -

مادہو سنگہ نے حکمران ہوکر کمال ہوشیاری ولیاقت ظاہر کی اور اگرچہ اپنے
تعہدات سے زرنقد و ممالک سے منحرف نہوا مگر مرہٹون کو اچہی طرح ثابت کردیا
کہ اس راج مین آیندہ کو مداخلت نکرنے پاوینگے اور اگر بہرتپور کے زبردست
مہاراجہ سے نااتفاقی ہوکر اوسکے راج مین خلل وضعف واقع نہوا ہوتا اور اوسکی
عمر نے بہی وفا کی ہوتی تو غالب ہے کہ وہ راٹہورون سے ملکر مرہٹون کو بالکل
مغلوب کرلیتا -

بہرتپور مین مادہو سنگہ کے ہمزمانہ مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب تہے اس راج
کی روزافزون ترقی سے جےپور کے رئیس اور سردارون کو گونہ حسد تہا مہاراجہ

جواہر سنگھ ۱۱۸۲ہجری مین مع لشکر عظیم جے پور کے علاقہ مین ہوکر پشکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان مہاراجہ بجے سنگھ والی مارواڑ سے بہ تبادلۂ دستار
رابطۂ اتفاق واتحاد مستحکم کیا یہہ امر بہ اشتعال کہ ہر سہائے وگور سہائے مشیران
ریاست مہاراجہ مادہو سنگھ والی جے پور کو ناگوار ہوا کہ اونکی صلاح سے اوسنے
ایک خط بامتناع معاودت براستہ واقع ریاست خود بھیجا اور بہدران حال مشیران
ریاست کو مقابلہ کیواسطے جمع کیا مہاراجہ جواہر سنگھ نے والی جے پور کی اس
تحریر پر کہ بیوجہہ اور بے معنی تہی لحاظ نکرکے اوسی راستہ سے مراجعت کی
اثنار راہ جے پور کی فوج سدراہ ہوئی اور بمقام ماتوڈہ دونون افواج مین مांवडा
سخت مجادلہ وخونریزی وقوع مین آئی مہاراجہ جواہر سنگھ باوصف نقصان
کثیر ملازمان وفادار کی صحت وسلامتی سے داخل بہرت پور ہوئے مگر راج جے پور
یہان عنقریب کل نامی سردارون کے مارے جانے سے تباہ و برباد ہوگیا
ماچہڑی یعنی الور کی علیحدہ ریاست ہونیکا باعث بہی یہی لڑائی تہی راؤ پرتاب سنگھ माचहड़ी अलवर
نروکہ والے ماچہڑی کو مادہو سنگھ نے کسی قصور پر ناراض ہوکر علیحدہ کردیا
تہا اوسنے جاکر بہرت پور مین مہاراجہ جواہر سنگھ کے پاس پناہ لی اور وہان
سے اوسکی جاگیر مقرر ہوگئی پرتاب سنگھ کے خانگی دیوان اور وکیل خوشحالی رام
اور نند رام تہے کہ اوسکی طرف سے دربار مین حاضر رہا کرتے تہے اوسکے
مخروج ہونے پر وہ بہی اوسکے ساتھ بہرت پور مین آکر پناہ پذیر ہوئے
جب مہاراجہ جواہر سنگھ کا ارادہ علاقہ جے پور مین ہوکر پشکر جانیکا ہوا پرتاب سنگھ
باوصف اس پناہ دہی اور مہمان نوازی کے باتو بغرض حصول رضامندی

اپنے آقا رکے یا صرف اپنی قوم کی حمایت اور طرفداری کے جوش سے بہرتپور
چھوڑکر آمیر کو چلا گیا اور بشمول دیگر کچھوایون کے بہرتپور والون سے برسر
مقابلہ ہوا اس خیر خواہی کے عوض مین مادہوسنگہ نے اوسکا قصور معاف کردیا
اور راجہ چہڑی کی جاگیر بدستور دیکر مورد عنایت کیا۔

اس لڑائی سے چار روز بعد سترہ برس راج کرکے مادہوسنگہ نے بعارضہ اسہال
انتقال کیا اگر وہ زندہ رہتا تو یقین ہے جو نقصان اوسکی مسندنشینی اور بہرتپور
کی لڑائی سے اس راج کو ہوا تہا اوسکا خاطرخواہ تلافی کرتا مگر اوسکے جانشین پسر
کی نابالغی اور اوسکے لابدی نتایج سے کچھوایون کی طاقت اور جے پور کی رونق
وبہبودی مین زوال آگیا مادہوسنگہ نے چند شہر آباد کئے تہے منجملہ اون کے
مادہوپورہ جو اوسی کے نام سے مشہور ہے اور پہاڑون کے قلب مین مضبوط
مقام پر قلعہ رنتھمبور کے قریب واقع ہے بڑی تجارت گاہ اور وسعت مین شہر
جے پور سے دوم درجہ پر ہے۔

مادہوسنگہ کے بعد پرتہی سنگہ دوم راجہ ہوا وہ صغیرسن تہا اسواسطے اوسکے
वृंदावनराम چہوٹے بہائی پرتاب سنگہ کی والدہ منتظم و محافظ ہوئی یہہ چونڈاوتنی رانی بہت
اولی العزم اور بلندہمت تہی مگر اوسکی فیروزنامی فیلبان پر بہت مہربانی تہی
اوسکو پنچایت سرداران راج مین مقرر کیا اس سبب سے سرداران راج ناراض
ہوکر اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے رانی نے بلا امداد سرداران اجراء کار ریاست
अम्बाजी کرنا چاہا اور اس غرض سے امباجی نامی پردیسی کے تحت مین فوج نوکر رکھکر
اوسکی معرفت ملک کی جمع وصول کی اس زمانہ مین آنندرام دیوان اور خوشحالی رام

आनन्दराम

بوہرہ مصاحب تہے اگرچہ یہہ دونون شخص بہت ہوشیار تہے مگر فیلبان بے رانی صاحبہ
کے مزاج پر ایسا حاوی تہا کہ اوسکے روبرو کسی کی پیش نہین جاتی تہی نو برس کے
عرصہ مین بہت ابتری رہی کہ آخر کار پرتہی سنگہ گہوڑے سے گر کر مر گیا اوسکے
انتقال پر یہہ بہی شبہ ہوا کہ رانی سے اپنے بیٹے پرتاب سنگہ کیواسطے گدی خالی
کرانے کی غرض سے اوسے زہر دلوا کر مارا ہے اوس روز کے غم آلودہ واقعات
رانی کی نیکنامی کے باعث نہین ہین اسوجہہ سے کہ پرتہی سنگہ کی وفات مین
اوسکی خاص غرض تہی باوصف پٹ رانی ہونیکے اوسکا مختار ریاست ہونا انصاف
ومصلحت کے خلاف تہا پرتہی سنگہ کی باوجودیکہ ہنوز سن تمیز کو نہین پہونچا
تہا اور راجی چونداوتنی جی کے پاس رہا کرتا تہا دو شادیان ہوگئین تہین ایک
بیکانیر مین دوسری کشنگڈہ مین کشنگڈہ والی رانی سے مان سنگہ لڑکا پیدا
ہوگیا تہا اوسکو بخوف ہلاکت اول کشنگڈہ لے گئے اور جب وہان بہی صورت
امن کی نظر نہ آئی تو گوالیار کے لشکر مین بہیجا گیا کہ مہاراجہ سیندہیہ کے ہان
پنشن پایا کیا دو تین مرتبہ اوسکی مسندنشینی کا موقع ہوا ایک دفعہ تو صاحب رزیڈنٹ
گوالیار نے بذریعہ مراسلہ ۲۷ - مارچ سنہ ۱۸۱۲ع گورنمنٹ مین سفارش کی تہی دوسری
دفعہ جب سنہ ۱۸۱ع مین سرداران جےپور جگت سنگہ کی بدوضعی سے ناراض ہوگئے
اور تیسری دفعہ سنہ ۱۸۲ع مین جگت سنگہ کے انتقال پر اخیر موقع تو واقع مین اوسکی
مسندنشینی کے واسطے مناسب تہا اور اوس زمانہ مین سرکار انگریزی حاکم ہوگئی
تہی مگر اوسکا حال یا تو کسی نے مفصل ظاہر نہین کیا یا سمجہہ مین نہ آیا پرتہی سنگہ
کے انتقال پر رانی چونداوت جی نے پرتاب سنگہ کو فوراً مسندنشین کردیا اور

خوشحالی رام خطاب راجہ سے ملقب ہوکر مصاحب ہوا اوس نے اپنے
مخالف فیروز فیلبان کو کمزور کرنا چاہا اور اس غرض سے جو تدبیرین کین اون
سے اوسکے آقاء سابق یعنی راؤ ماچہڑی کو خود اختیاری حاصل ہوئی پرتاپ سنگہ
کی مسند نشینی پیدہ سجے پور سے اپنے وطن کو چلا گیا تہا خوشحالی رام نے
فیروز کی بربادی کیواسطے ریاست مین ہرطرح بدنظمی پیدا کی یہانتک کہ
زمینداروں کو ادائے مالگذاری راج سے خفیہ منع کردیا لیکن اگر وہ
بقیہ طاقت سلطنت مغلیہ کو حصول مدعا مین حاصل و مستعمل نکرتا تو شاید یہہ
خفیف تدبیرین کارگر ہوتین اونہین ایام مین افواج شاہی کا سپہ سالار
نجف خان مرہٹون کی مدد سے بہرتپور والون کو آگرہ سے بیدخل کرنیکیواسطے
آیا تہا اور اوس نے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ کے بہرتپور پر بہی حملہ
کیا رئیس ماچہڑی شاہی فوج کی قریب الزوال طاقت سے متوقع حصول مراد
خود ہوکر مع اپنی فوج کے نجف خان کے شامل ہوگیا اس ضرورت کیوقت
شامل ہونے اور بہرتپور کے فتح ہوجانے سے اوسکو بادشاہی سے راؤ
راجہ کا خطاب اور ماچہڑی کی سند بلا تعارف جےپور حاصل ہوئی خوشحالی رام
جس نے یہہ طریقہ بتلایا تہا اپنے قدیم آقا کی کامیابی سے فیلبان کی بیخ کنی کا
خواہان ہوا جس خیرخواہی سے اوس نے راؤ ماچہڑی کو رہنمائی کی تہی اوسی
سے مع افواج امیر شاہی لشکر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا رانی صاحبہ نے خوشحالی رام
کی اس تجویز کو پسند کیا مگر بجائے اوسکے فیلبان کو بہیجکر اوسکی اور بہی ترقی
کرنی چاہی اسیطرح فیروز نے سپہ سالار فوج امیر ہوکر افسر فوج شاہی کے

لشکر مین راؤ راجہ بانچھڑی سے مساوی درجہ کی ملاقات کی اوس نے دلین
حسد مگر بظاہر دوستی کرکے اوسے زہر دیکر مار دیا باتفاق بوہرہ خوشحالی رام
کاروبار راج مین با اختیار ہوگیا اوسی اثنا مین ماجی کا بھی انتقال ہوگیا اور
راجہ پرتاب سنگہ ایسا ہوشیار نہین ہوا تہا کہ بلا اعانت انتظام راج کرسکتا راؤ
راجہ اور بوہرہ دونون حریص تھے اونمین بہت جلد نا اتفاقی پیدا ہوگئی خوشحالی رام
نے فوج شاہی کا ایک دستہ بہ افسری ہمدان خان طلب کیا اس پر وہ نزاع و
فساد پیدا ہوئی جنکے سبب سے مرہٹون کی مداخلت ہوئی ایک روز بادشاہی
فوج کو خارج کرنے کیواسطے تعہد ہوتا تہا دوسرے روز فسخ ہوجاتا تہا جبتک پاٹیل
سندہیہ کو پہونچا یہی چال جاری رہا اوس نے ہوشیار ہوتے ہی اس قید سے
رہا ہونے مین جہد کیا اور وہ اتفاق پیدا کیا جسکے انجام مین تونگا کی فتح حاصل تंगा
ہوئی اور جس سے کچہہ عرصہ کیواسطے کل دشمن یعنی بادشاہی اور مرہٹے پس پا کئے
گئے سنہ ۱۷۸۶ء مین اوس نے مہاراجہ بیجے سنگہ والی مارواڑ کے پاس وکیل بہیجکر
مرہٹون کو نکالنے مین مدد چاہی اوس نے جے پور کی کل شکایتون کو سہو کرکے
اپنی بہترین فوج بہ تحت سردار ریاہ کہ نہایت وفادار تہا سقین کی اور بیجا سنگہ रियाह
خود اپنی قوم کے ساتہہ جیتڑا بمقام تونگہ کہ لالسوٹ کے قریب ہے اونکا مرہٹون
سے مقابلہ ہوا راٹھور و کچھواہون کی متفق فوج مین اسمعیل بیگ و ہمدانی افسران
فوج شاہی بہی مع اپنے دستون کے شامل ہوئی - ریاہ کے راٹھور نے کمال
بہادری سے حملہ کیا اور سیندہیہ کی فوج کو جسمین ڈیبائنی صاحب کی قواعد دان
پلٹن بہی تہی شکست فاش دی سیندہیہ میدان جنگ سے بہاگ کر متہرا کو

گیا اور کئی سال تک اس شکست کے نقصان کی تلافی نہ کر سکا راجپوتون کو
فتح کامل حاصل ہوئی راٹہورون نے دیا بہائی کو بہجکر اجمیر پر قبضہ کرلیا اور
रल कोमटी ापनी — عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کردیا جنرل کومٹی ڈبائنی صاحب کو اس شکست
سے بڑی غیرت آئی اوس نے بامداد جوانمردی سیندہیہ کے ایسی قواعد دان
فوج تیار کی کہ اوسوقت تک کبہی دیکہنے مین نہ آئی تہی اور راجپوتانہ کو روانہ
ہوئی راٹہورون نے اپنے علاقہ تک پہونچنے اور حملہ کرنیکا انتظار نکرکے اور
पाटन — بمقام پاٹن واقع توراواٹی کہ جے پور سے شمال مین ہے کچہواہون کے شامل
ہوکر مرہٹون کی فوج محکوم افسران فرانس کا مقابلہ کیا اگر دونون ریاستون
کی فوج اوسی اتفاق واتحاد کے ساتہہ مقابلہ کرتی جیسا تونگہ کی لڑائی
مین رہا تہا تو ممکن نہ تہا کہ مرہٹے بآسانی فتح پاتے مگر ایک خفیف بات پر باہم نزاع
ہوگیا یعنی راٹہورون کے بہاٹ نے ایک کبت اس مضمون کا تصنیف کیا کہ اجمیر
کو مفتوح ہونے سے راٹہورون نے بچایا ہے اسکا کچہواہون کو رنج ہوا اونہون
نے اپنے ملک مین مداخلت نکرنے کی شرط پر مرہٹون سے خفیہ اقرار کرلیا کہ ہم
لڑائی سے علیحدہ رہینگے اپنی عادت معہودہ کے موافق راٹہورون نے ڈبائنی
کی توپون کی مہریون تک حملہ کیا اور جو مقابل مین آیا اوسکو تہ تیغ کیا مگر بغیر مدد
کے گراپ گولونکی بوچہار سے ہزارون طعمۂ اجل ہوکر مجبور میدان جنگ سے بہاگے
اور اونکو معلوم ہوا کہ اپنی اور پرائی زمین پر لڑنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہے
عندالفرار راستہ مین عورتون نے بہی گہوڑے چہین لئے جے پور کے بہاٹون
نے جواب مین اس مضمون کا کبت تصنیف کیا کہ پاٹن کے میدان مین راٹہور

گہوڑا جوڑا پگڑی موچہین اور تلوار چہوڑکر بہاگ گئے اسکے بعد راٹہورون نے
مقام میرٹہ پر بہی لڑائی کی مگر کامیاب نہوسے ان دونون لڑائیون کے بعد مرہٹون मेड़ता
نے جودہ پور سے ساٹہہ لاکہہ روپیہ لیا اور جسقدر روپیہ میسر نہ آیا اوسکے عوض مین
مال واسباب فروخت کرایا اور آدمی اول مین رکہے ۔

پرتاب سنگہ کے پچیس برس کے عہد مین اس ریاست پر بڑی آفتین آئین وہ
بہادر اور صاحب تمیز رئیس تہا مگر اندرونی نزاع اور اطراف کے غارتگر دشمنون
کے مقابلہ مین نہ اوسکی بہادری کام آسکتی تہی اور نہ دانائی ریاست ماچہڑی
کے علیحدہ ہوجانے سے جے پور پر سخت صدمہ پہونچا اور غارتگرونکو متواتر روپیہ
دیا گیا اس سے خزانہ خالی ہوگیا مگر جے پور کے خزانہ مین اس کثرت سے روپیہ
تہا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے حصول ریاست کے واسطے زر کثیر برباد کیا اوس
ایام نابالغی پرتہی سنگہ و پرتاب سنگہ مین مصارف عظیم ہوتے رہے ۱۷۸۹ء
مین تونگہ کی فتح پر پرتاب سنگہ نے صرف خیرات مین چوبیس لاکہہ روپیہ تقسیم کیا۔
۱۷۹۱ء مین پاٹن کی لڑائی اور راٹہورون سے اتحاد فسخ ہونیکے بعد تکاجی ہلکر तुकोजी होलकर
نے جیپور پر حملہ کیا اور خراج سالانہ جو بعد ازان امیرخان کو اور پہر سرکار انگریزی
کو منتقل ہوا مقرر کیا وقت انتقال پرتاب سنگہ یعنی ۱۸۰۳ء سے سیندہیہ کی فوجین
بہ تحت ڈیبائنی صاحب و پیرن صاحب و دیگر غارتگرون کے لشکر اس ملک کو पेरन
متواتر تباہ کرتے رہے اور اکثر اوقات مال مغروقہ کی تقسیم پر آپسمین فساد کرتے
رہے ۱۸۰۳ء مین جگت سنگہ مسند نشین ہوا اور سترہ برس حکمران رہا وہ اپنی
قوم اور زمانہ مین سب سے زیادہ عیاش اور بدچلن رئیس ہوا ہے اگر اوسکے

عہد کے واقعات لکھنے کے قابل ہوتے تو اوسکی تاریخ کی ایک علیحدہ جلد ہوتی مگر
وہ ایسے لغو اور فحش ہین کہ اونکے لکھنے مین اپنے وقت کا ضایع کرنا اور ناظرین
کے دلون مین مطالعہ کتاب سے نفرت پیدا کرنا ہے مگر مختصر یہہ ہے کہ اوسکے
عہد مین غیر ریاستون کی حملہ آوری شہرون کا محاصرہ غارتگرون کے تاخت و
تاراج ملک کی خرابی رعایا کی تباہی متواتر جاری رہین رس کپور نامی ایک اونچی رसकपूर
کسبی نے وہ فروغ پایا کہ اوسکے مقابلہ مین عمدہ خاندان کی جودہی و جیسی و راٹھور
و بہٹیانی رانیان گرد ہوگئین اوسپر یہانتک عنایتین ہوئین کہ اوسکو راج کے
نصف ممالک کی رانی کردی اور راج کا کل سامان بلکہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ کا
کتب خانہ تک نصف اوسکو تقسیم کردیا جے مندر کا خزانہ جسکی حفاظت مین کالی کہوہ कालीखोह
کے سینے دل و جان تصدق کرتے تہے مفت فضول خرچی مین تلف کردیا
تجارت مین خلل واقع ہوا زراعت جلد موقوف ہوگئی کسی وزیر روڑا رام خیاط مختار ہوا دوسرے روز रोड़ाराम
کوئی اقبال ہوا تیسرے روز برہمن مقرر ہوا اور ہر ایک باری باری سے ناہرگڈہ کے جیلخانہ
مین بہیجا جاتا تہا رس کپور کے نام سے سکہ جاری ہوا راجہ کے ساتہ ہاتہی
پر سوار ہوکر نکلتی تہی سرداروں کو حکم تہا کہ مثل رانیون کے اوسکا ادب
اور تعظیم کرین اگرچہ مصر شیو نراین برہمن کہ مصاحب تہا اوسکو بائی جی یعنی
دختر کہکر بولتا تہا مگر چاند سنگہ سردار دونی نے ہر جلسہ مین جسمین وہ کسبی दूनी
موجود ہوتی شریک ہونے سے انکار کیا اس علت مین اوسپر دو لاکہہ روپیہ
کہ اوسکی چار سال کی آمدنی تہی جرمانہ ہوا سرداران ریاست راجہ اور
اوسکی حکومت سے ایسے تنگ ہوگئے تہے کہ ایک دفعہ اوسکو گدی سے اوتارنیکے

تجویز کی اور اگر رس کپور کو ناہر گڈہ مین قید نہ کر دیا جاتا تو یقین ہے اس تجویز نाहरगढ़
پر ضرور عمل کرتے آخر کار بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ نے اپنی منحوس
حیات کو اختتام کو پہونچایا اوسکی وفات پر کسیکو افسوس نہوا بلکہ کل راجپوتون نے
بالاتفاق کہا کہ آج بیکنٹہ کا دروازہ کہلا راجہ جگت سنگہ لاولد تہا مسند نشینی کے बैकुंठ
واسطے کسیکا گود لینا ضرور ہوا اور ریکجدیون مین کوئی ایسا نہ تہا جو بلا اعتراض
راجہ ہوسکے اسواسطے لوگون نے موہن سنگہ مخزوج رئیس نرور کو کہ سیندہیہ नरवर
نے نکالدیا تہا راجہ کرنا چاہا اس تجویز کے بانی مبانی موہن ناظر خواجہ سرا اور
میگہہ سنگہ کہنگاروت ٹہاکر ڈگی کے تہے مگر سرداران ریاست اور رانیونکو खंगारोत झिलाई
منظور نہوا کیونکہ موہن سنگہ اسکرن خلف بہیم کی اولاد مین سے کہ منجملہ کوٹہریون
کے ہے دور کا رشتہ دار تہا اوسکی مسند نشینی خلاف رواج راج اور باعث
حق تلفی رئیس جہلا اور دیگر قریب تر ریکجدیون کے تہی چنانچہ سردارون نے موہن سنگہ
کو خارج کرنے کیواسطے فوج کشی کی مگر اوسیوقت بہٹیانی جی نامی ایک رانی نے
آٹہہ مہینے کی حاملہ ہونا ظاہر کیا بڑے گہرون کی رانی اور ٹہکرانیون نے جمع
ہوکر حمل کی تصدیق کی اور ۲۵- اپریل ۱۸۱۹ء کو مدت معینہ گذر کر لڑکا پیدا
ہوا وہ راجہ ہوا اور نرور والہ مفقود الخبر ہوگیا اس راجہ کا نام جے سنگہ سیوم
تہا اوس نے بہی ساڑہے سترہ برس کی عمر مین ایک لڑکا مہاراجہ سوائی رام سنگہ
صاحب رئیس حال بعمر ۱۷ ماہ چہوڑ کر ۱۸۳۵ء مین انتقال کیا مہاراجہ کی ابتک
کوئی اولاد نہین ہوئی ہے اور نہ اونہون نے کسیکو متبنی لیا ہے —
راج جے پور کی مسند نشینی کا استحقاق راجاوت نسل مین ہے اگرچہ رئیس حال

قریب تر کوئی نہین ہے مگر راجاوتون کا خاندان بڑا ہے اور پسند کرنے کیواسطے
اشخاص بکثرت موجود ہین اگرچہ راجاوت کا لقب پرتہی راج کے خلف کلان کی اولاد
کو مخصوص ہے اور چہوٹے بیٹون کی اولاد کو ٹہڑی دار ہے مگر بعض اوقات یہہ
سبب راجاوت کہلاتے ہین راجپوتون مین یہہ رواج ہے کہ اگر چہوٹا لڑکا ایکدفعہ
بجاے بڑے کے قابض ریاست ہوجاوے تو گو ہمیشہ ایسا نہو مگر عمداً بڑے کی
اولاد ہمیشہ کو اوس سے محروم ہوجاتی ہے اور بڑی اولاد کو عمداً چہوٹا متبنی نہین
لے سکتا ہے بہگواندا س نے جو پرتہی راج سے تیسری پشت مین تہا اپنی حیات
مین سب سے چہوٹے بہائی جگت سنگہ کے بیٹے کو گود لیا تہا اور جگت سنگہ سے
بڑے بہائی سورسنگہ اور رما دہو سنگہ کی اولاد مین سے کسی کو نہین لیا کیونکہ خاندان
حکمران سے بڑے درجہ پر ہونیکی وجہہ سے اونکا استحقاق زائل متصور نہوا اس
سبب سے سورسنگہ اور رمادہو سنگہ کی اولاد راجہ مانسنگہ کی اولاد سے مختلف خاندان
سمجہی جاتی ہے اور مان سنگہ نے اپنی جنگی مہمات اور خوش چلنی سے اپنی نسل کو
मानसिंगोत اور بہی فوقیت دی ہے اس سبب سے مانسنگوت کہ اوسکی اولاد کے لوگ کہلاتے
ہین سندہے پوریا اورون سے زیادہ استحقاق رکہتے ہین اور کوئی دیگر ہمزمانہ
شاخ نہونے کی وجہہ سے یہہ استحقاق بدستور قایم رہا ہے -

راجہ مانسنگہ سے مہاراجہ رام سنگہ صاحب رئیس حال تک پندرہ پشتین گذری
ہین اور راجہ مان سنگہ یا اون کے بیٹے جگت سنگہ کے بعد بجز کیرت سنگہ کامہ والہ
کے جس نے اپنے باپ مرزا راجہ کو مارا تہا اور اسوجہہ سے اوسکی اولاد محروم الارث
ہے کوئی ہمدرجہ شاخ نہین ہے -

دہرم شاستر اور رواج راجپوتانہ کے بموجب جے پور کی سندنشینی کیواسطے متبنٰی ہونیکا حق اول جہلاء والون کو ہے کہ وے جگت سنگہ خلف مان سنگہ کی اولاد مین ہین دوم مانسنگہ کے مساوی الدرجہ سرداران کو ہے جنہین جہند لاے وہمت سنگوت ڈہولیہ و بہارمل داخل ہین تیسرے سورسنگہ و مادہوسنگہ کی اولاد بڑی کی اولاد سمجہی جاتی ہے اور پسران پرتہی راج کی اولاد اوس سے بہت دور سمجہی جاتی ہے

झिलाय
चंदलाय
हेम्मतसिंगोत
ढोलया
भारमल

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
ढोलाराय	۱	ڈہولارائے	۔
कनकुल	۲	کنکل	۔
हनूजी	۳	ہنوجی	
जानरदेव	۴	جانرديو	۔
पजून	۵	پجون	
मालेसी	۶	مالیسی	
बिजल	۷	بجل	

	نام برادران مہاراجہ	نام مہاراجہ	نمبر	نام مہاراجہ بخط ہندی
		راج دیو	٨	राजदेव
		کولن	٩	कोल्हन
		کونتل	١٠	कुन्तल
डूनी मूगावत	हमीरजी ہمیر جی جسکی اولاد ڈونی کے گوگاوت ہین लखोजी لکھو جی کی اولاد بانسری مین ہے ؛	جونسی	١١	जोनसी
बांसखोह	खम्बानी کھومبانی بانس کھوہ مین	اودے کرن	١٢	उदयकरण
भीदर	वीतलपोता بیتل پوتہ पातलपोता پتل پوتے प्योवरणपोता شیوبرن پوتہ شیندرسین ہین शेखावत شیخاوت नरूका نروکے	نرسنگہ	١٣	नरसिंघ
		بنبیر	١٤	बनबीर
बनवीरपोता	वरनजी برن جی जरोजी جروجی मलक ملک वेत بیت बरोजी بتروجی ان سب کی اولاد بنبیر پوتہ کہلاتی ہے	اودے کرن	١٥	उदयकरण

	نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
	चंद्रसेन	١٦	چندرسین	•
महार	पृथीराज	١٧	پرتھی راج	खुम्बावत کہومباوت مہار کی
नीमड़ी नरवर सूरोठ डिग्गी	वहारमल	١٨	بہارمل	پورنمل نمیڑی भीमजी بہیم جی पूर्णमल جسکا بیٹا آسکرن نرور مین ہتی ابلوا سچانے त بچانوت شترہاوت سورومہ सरथानोत مین کہنگاروت ڈگی مین खंगारोत ناتہاوت چومون وسامودمین नाथावत बलभद्रो त روپسنگوت راجاوت रूपसिंगोत بلبہدروت پرتاب جی परताप जी سائی داجی کلیانوت جترہوجوت चत्रभुजोत कल्यानोत
	भगवानदास	١٩	بہگوانداس	माधोसिंह مادہوسنگ सूरसिंघ سورسنگ जगतसिंह جگت سنگ
	मानसिंह	٢٠	مان سنگ خلف جگت سنگ	अभयराज ابہی راج
धूलेश्वर फारली	जगतसिंह	٢١	جگت سنگ	भीमसिंह بہیم سنگ अर्जुन सिंह ارجن سنگ भानसिंह سکت سنگ بہارلی कल्याण सिंह

نام برادران مہاراجہ	نام مہاراجہ	نمبر	نام مہاراجہ بخط ہندی
کلیان سنگہ چاندا हिम्मतसिंह ہمت سنگہ باجات			
भिलाय — جہوجہار سنگہ بہلاد जुझारसिंह	مہا سنگہ	۲۲	महांसिंह
•	جے سنگہ اول ملقب مرزا	۲۳	जयसिंघ
کیرت سنگہ کامہ والہ कीरतसिंह	رام سنگہ	۲۴	रामसिंह
•	کشن سنگہ	۲۵	किशनसिंह
•	بشن سنگہ	۲۶	विशनसिंह
•	جے سنگہ دوم ملقب سوائی	۲۷	जयसिंह
•	ایشری سنگہ خلف جے سنگہ	۲۸	ईश्वरीसिंह
•	مادہو سنگہ خلف دوم جے سنگہ	۲۹	माधोसिंह
•	پرتہی سنگہ خلف مادہو سنگہ	۳۰	पृथ्वीसिंह
•	پرتاپ سنگہ خلف دوم مادہو سنگہ	۳۱	परतापसिंह
•	جگت سنگہ دوم	۳۲	जगतसिंह

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
जयसिंह	٣٣	جے سنگھ سوم	٠
महाराजसवाई रामसिंहसाहब	٣٤	مہاراجہ سوائی رام سنگھ صاحب بہادر	٠

فہرست جاگیرداران راج جے پور

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھہ	تعداد اسامیان بموجب ریکھہ	معافی	باقی نوکری والے
नाथावत	١	ناتھاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राजावत	٢	راجاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
खुम्बानी	٣	کھومبانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कुम्भावत	٤	کومبھاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कछवाहा	٥	کچھواہہ	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]
कल्यानोत	٦	کلیانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سہ و یک
खंगारोत	٧	کہنگاروت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राठोड़	٨	راٹھوڑ	[illegible]	[illegible]	—	[illegible]

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھ	تعداد اسامیان بموجب ریکھ	معافی	باقی نوکری والے	
۹	سلطانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	सुलतानोत
۱۰	شیخاوت	یک لاکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	शेखावत
۱۱	شیوبرہم پوتہ	یک لاکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	शिवब्रह्मपोता
۱۲	سوبہاسر پوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	सोभासरपोता
۱۳	بڑگوجر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बड़गूजर
۱۴	بلبہدروت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बलभद्रोत
۱۵	گوڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	गोड़
۱۶	چتربہوجوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	चतुर्भुजोत
۱۷	چندراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	चंद्रावत
۱۸	جادون	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]	जादों
۱۹	پورنملوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पूरणमलोत
۲۰	دہیراوت	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]	धीरावत

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب یکہ	تعداد سپاہ بموجب یکہ	معافی	باقی نوکری واسطے	
۲۱	بانکاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बांकावत
۲۲	گوگاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	गोगावत
۲۳	پنوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पंवार
۲۴	راناوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	राणावत
۲۵	نروکہ	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	नरूका
۲۶	پچانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पिचानोत
۲۷	بنبیر پوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बनवीरपोता
۲۸	چوہان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	चौहान
۲۹	بالاپوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बालापोता
۳۰	سیکروال	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]	सीकरवाल
۳۱	راجگڑہ کا	[illegible]	یک	یک	۰	राजगढ़का
۳۲	ہمیر دیکا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	हमीरदेका

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھہ	تعداد اسپان بموجب ریکھہ	معافی	باقی نوکری والے	
۳۳	ہاڈہ	[illegible]	للعہ	للعہ	۰	हाड़ा
۳۴	اوگراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	उग्रावत
	میزان	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

مہاراجہ صاحب جے پور کے یکجدی سرداروں کی کوٹھریوں کے دو نقشہ ایک کرنل ٹوڈ صاحب کا اور دوسرا مسٹر اچنسن صاحب کا باب دوم مین لکھے گئے ہین اب تیسرا نقشہ مرتبہ کرنل بروک صاحب کہ اون نقشون کی نسبت زیادہ معتبر ہے لکھا جاتا ہے۔

نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	اوا سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تحت	کل سردارونکی آمدنی	
۱	پورنملوت	نیمڑی	[illegible]	یک	[illegible]	पूरणमलोत नीमड़ी
۲	بہیم پوتہ	معدوم	۰	۰	۰	भीमपोता
۳	ناتہاوت	چوموں	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	नाथावत चौमू
۴	پچانوت	لانبرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पिचानोत लांवरा

کل سرداروں کی آمدنی	تعداد سرداران تخت	اول سردار کی سالانہ آمدنی	نام کوٹھری	نام شاخ	نمبر	
[illegible]	۰	[illegible]	سورت	سلطانوت	۵	सुरतानोत सूरत
سے لکھہ	[illegible]	[illegible]	ڈگی	کھنگاروت	٦	खंगारोत डिग्गी
یک لکھہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	چندلائے	راجاوت	۷	राजावत चंदलाय
۰	۰	۰	معدوم	پرتاپجی	۸	परतापजी
یک لکھہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	اچرول	بلبہدروت	۹	बलभद्रोत अचरोल
۰	۰	۰	معدوم	شیوداسجی	۱۰	श्योदासजी
دو لکھہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	رتوار	کلیانوت	۱۱	कल्याणोत रतवार
یک لکھہ	[illegible]	[illegible]	بگرو	چتربہوجوت	۱۲	चतरभुजोत बगरू
یک لکھہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	دونی	گوگاوت	۱۳	गूगावत दूनी
[illegible]	[illegible]	[illegible]	بانسکھو	کھومبانی	۱۴	कुम्भानी बांसखोह
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مہار	کھمباوت	۱۵	कुम्पावत महार
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نیندر	شیوبرنپوت	۱٦	श्योबरणपोत। नींदर

نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تحت	کل سرداروں کی آمدنی	
۱۷	بنبیروتہ	پاٹکوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	वनबीरपोता पाटकोह्
۱۸	نروکہ	اونیارہ	[illegible] لکھہ	[illegible]	[illegible] لکھہ	नरूका उनयारा
۱۹	بانکاوت	لودان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	बांकावत लोवान

شیخاواٹی

اب شیخاوتون کے مجمع کا حال لکھا جاتا ہے جو اصل مین راج جے پور سے نکلکر بالقضاء مدت اور اتفاقات زمانہ سے راج مذکور کے برابر زبردست اور صاحب حشمت ہوگیا ہے اگرچہ اوسمین نہ کوئی قانون تحریری ہے اور نہ اتفاق واحدیت ہے اور نہ کوئی اوسکا افسر مقبول العوام ہے مگر صرف بسبب شراکت فواید اور یکسانی حالات ہر ایک جاگیر کے بنا ہوا ہے مگر یہہ بہی متصور نہین ہوسکتا کہ اس مجمع مین صلاح وتدبیرات کا کوئی سلسلہ نہین ہے کیونکہ جب کسی معاملہ متعلق ذات خاص یا فواید عام مین خلل واقع ہوتا ہے سرداران شیخاواٹی تدبیر مناسب کرنیکے واسطے اودیپور مین جمع ہوتے ہین ۔

راجہ اودے کرن سنہ ۱۳۸۹ع مین آمیر کا حاکم تہا اوسکے پسر سوم بالوجی کی اولاد شیخاوت ہین کل ملک جو اب شیخاواٹی کہلاتا ہے اوس زمانہ مین چوہان اور تنور راجپوتون مین منقسم تہا اوس سے پیشتر تو اون کے بزرگ دہلی کے بادشاہ تہے مگر اسوقت مین بہی اونہون نے جسقدر مسلمانون کے زور شمشیر سے لابد آئی اوس سے زیادہ کسی کی اطاعت نکی ۔ बालोजी

اگرچہ ابتدا مین علاقہ امرتسر کی جایداد بالوجی کو حاصل ہوئی تہی مگر نہ معلوم کس سبب سے اوسکے نبیرہ شیخ جی کی شہرت زیادہ ہوئی اوسکو کم جانتے ہین ۔ अमरतसर शेखजी

بالوجی کے تین بیٹے تہے ۔

موکلجی　　کہیمراج　　کہارد

मोकलजी

खारद　　खेमराज

انہین سے اول اپنے باپ کی جا پر امرتسر کا مالک ہوا دوسرے کی اولاد بالاپوتہ बालापोता
مشہور ہوئی کہ اونمین سے ایک کچھواہون کی بارہ کوٹہری مین داخل ہے تیسرے
کا بیٹا کومن تہا اوسکی اولاد کو مہاوت کہلاتی ہے اور اب بہت کم ہے ۔ कुमन
موکل جی کے ایک اہل اسلام صاحب کرشمہ فقیر کے معجزہ سے جسکی دعا نے اس
لاولد سردار کو اس گروہ عظیم کا کہ راجپوتانہ کے جز و اعظم پر قابض ہے مورث اعلیٰ
بنایا ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کا نام شیخ جی رکہا گیا اس فقیر کا نام شیخ برہان शेखबुरहान
تہا اور وہ اجمیر ول سے چہہ میل اور موکل جی کے مسکن سے چودہ میل پر मानचरोल
ایک مقام پر رہتا تہا چونکہ اوسی زمانہ مین تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا
تہا غالباً یہہ شخص ملّانہ تہا کہ جنگجو مگر غیر متعصب راجپوتون کو راہ اسلام پر لانے
کیواسطے یہان ٹہیر گیا تہا اس نظر سے کہ اگر یہہ لوگ اسلام قبول نکرینگے تو بہی
خاطر داری و مہمان نوازی تو ضرور کرینگے دورہ کرتا ہوا شیخ برہان امرتسر مین
بہی پہونچا اور موکل جی سے سوال کیا کہ کچہہ ہمارے واسطے بہی ہے اوس نے
جوابدیا باباجی جو آپ چاہین وہی ہے اوس نے صرف ایک پیالہ دودہ مانگا
موکل جی نے بخوشی دینا کیا شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ شیخ برہان نے خالی
بہینس کے تہنون سے بمقدار کثیر دودہ نکالا موکل جی کو یقین ہوا کہ وہ اور
بہی معجزہ کر سکتا ہے اور اوسکی التجا کی کہ آپ کے ذریعہ سے مین لاولد نہ ہون
تہوڑے دنون بعد اوسکے لڑکا ہوا فقیر کی ہدایت کے بموجب اوسکا شیخ جی نام
رکہا گیا اوس نے یہہ بہی نصیحت کی تہی کہ لڑکے کو بدہی یعنی ڈورہ پہنایا جاوے
جب وہ اوتارے درگاہ کے گنبد سے باندہا جاوے وہ نیلہ کو رنگ لونگی

پہنا نہ بے سُور کا گوشت نکہاوے اور ہر ایک گوشت سے جسمین خون رہے
یعنی جو شرعاً ذبح نکیا گیا ہو پرہیز کرے اور ہر ایک شیخاوت کے لڑکا پیدا ہونے پر بکرا
حلال کیا جاوے کلمہ پڑہا جاوے اور بکریکا خون بچہ پر چہڑکا جاوے اب
اگرچہ چار سو برس گذر گئے ہین مگر جو امور ہوکل جی نے قبول کئے تہے شیخاوتون
مین بار سو تر جاری ہین جنگلی سُور کو جو قدیم سے راجپوتون کی پسندیدہ غذا
ہے اور کم سے کم سال بہر مین ایک دفعہ کہانا فرض ہے شیخاوت شکار بہی نہین
کرتے ہین اور اگرچہ بدہی کا درگاہ مین لٹکانا چہوٹ گیا ہے مگر اون کے بچے بدہیان اور
نیلہ کورتہ ٹوپی پہنتے ہین علاوہ اسکے زرد نشان پر کہ شیخاوتون کا خاندانی جہنڈا
ہے نیلی جہنڈی اور لگتی ہے شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ جنہون نے غفلت
یا بدبسنا فت یا بے اعتقادی سے بدہی کے درگاہ مین رکہنے مین کوتاہی کی
ہے وہ پہلے پہولے نہین ہین اور سب سے زیادہ راجپوتون کی سریع الاعتقادی
اور بیوقوفی اس سے عیان ہے کہ باوجودیکہ امر تسریع دیہات متعلقہ آمیر مین
شیپلا ہو گیا ہے شیخ برہان کی درگاہ اینکسہ سرنا یعنی جاے پناہ گنہگاران بہی
جاتی ہے اور اوسکی اولاد کے سو قبیلون کو جو قصبہ تالہ مین رہتے ہین معافی ताला
مل رہی ہے۔

شیخ جی نے اپنی موروثی ریاست مین گرد نواح کا ملک فتح کرکے بہت اضافہ کیا
اور تین سو ساٹہہ دیہات کو قبضہ مین لیکر اپنی حکومت اور اقتدار کو مستحکم کیا اس
سے اوسکی سرپرستہ والی آمیر کو حسد ہوا وہان سے فوج متعین ہوئی مگر اوس
نے پٹہانون کی مدد سے اوسکا خوب مقابلہ کیا مگر اوسوقت تک والی آمیر کو اپنا पन्ने

آقا سمجھتے تھے اور ریاست مین جو جھگڑے پیدا ہوسکتے تھے بطور خراج دیتے
تھے اسپر نزاع پیدا ہوئی اور شیخاواٹی آمیر کے راج سے علیحدہ ہوگئی اور جبتک
راجہ سوائی جے سنگہ نے سلطنت کا صوبہ ہونیکی رسوخ سے اونکو مطیع و خراج گذار
کیا خود اختیار رہے شیخ کے بعد رائے مل اور رائے مل کے بعد سوجا ہوئے سوجا रायमल सूजा
کے تین بیٹے ہوئے لون کرن رائسل گوپال لون کرن موروثی ریاست امر لूनकरण रायसल गोपाल
اور اوسکے تین سو ساٹھہ دیہات کا مالک ہوا اور چھوٹے بہائیون کو لانبی اور लांबी
جہاڑلی جاگیر مین ملے رایسل سے شیخاوتون کی ایسی ترقی ہوئی کہ جیسے ذی شعور माड़री
و بہادر و صاحب نصیب راجپوتون کی ہونی چاہیے —
لون کرن کا دیبی داس نامی بقال کہ یہہ قوم محنتی ہوشیار اور ذکی ہوتی ہے
کا مدار تھا اتفاقاً ایک روز لون کرن اور دیبی داس کے درمیان بحث ہوگئی
دیبی داس کہتا تھا کہ خدا تعالے کی مقسوم تقسیم ہوشیاری و خوش نصیبی ہین اور देवीदास
صرف وراثت سے ہزار درجہ فائق ہین اور لون کرن اوسکے خلاف کہتا تھا یہانتک
طول کھینچا کہ لون کرن نے دیبی داس سے کہا کہ لانبی مین رایسل کے پاس جاکر
اپنی ہوشیاری اور خوش نصیبی کا امتحان کر دیبی داس اسطرح چپلتا موقوف
ہوکر اور اپنے مال و اسباب و اہل قبیلہ کو لیکر فوراً لانبی کو چلا گیا وہان رایسل
نے بڑی مہمانداری کی مگر اوسکی جاگیر مین اسکے گذارہ کی گنجایش کہان تھی اور
نہ وہان ممکن تہا کہ وہ اپنے قول کی تصدیق پہونچا دے اوسنے دار السلطنت
کے جانیکا ارادہ کیا اور رایسل کو بھی اپنے ساتھہ چلنے اور طالع آزمائی کرنے
کی صلاح دی رایسل بھی بہادر اور بلند ہمت تہا مگر پچیس سوار سے زیادہ جمع نکر سکا

اونہین کو لیکر دہلی پہونچا اوسی زمانہ مین دہلی پر کوئی پٹھان حملہ آور ہوا تہا او
بادشاہی فوج اوسکے مقابلہ کیواسطے تیار ہو رہی تہی یہہ بہی اوسمین شامل ہوا
لڑائی مین اوسکے ہاتہہ سے دشمن کی فوج کا ایک افسر مارا گیا اس پیچہے رستم کی
سبکو تلاش ہوئی مگر وہ عمداً اپنے ہموطنون کے لشکر سے علیحدہ فروکش ہوا تہا
اس بہادر کی تلاش کیواسطے فوج کے کل سردارون کی دعوت ہوئی اور
ہر ایک سردار سپہسالار کے روبرو ہو کر گذرا اوس نے رایسل کو شناخت کیا اور
شاہنشاہ اکبر کی خدمت مین پیش کیا اوس نے بعطاے خطاب رایسل درباری
و پرگنات ریواسہ و کانسلی کہ اوسوقت تک چندیلہ راجپوتون کے قبضہ مین تہے रेवासा कासली चंदेला
ممتاز کیا اوسکے بہائی لون کرن کو بہت حسد ہوا اور وہ اوسکے جانے پر بہت
ناراض ہوا مگر بادشاہی حکم کے مقابلہ مین اوسکی خفگی کیا پیش جاسکتی تہی یہہ
اوسکی ترقی کا آغاز تہا کیونکہ اوسکو ان پرگنات پر قابض ہوئے دیر نہوئی تہی
کہ بہٹنیر کی فوج کشی مین شریک ہونے کیواسطے اوسکو بلایا گیا اس لڑائی کے فتح ہونے भटनेर
پر اوسکی اور بہی عزت ہوئی کہنڈیلہ اور اودے پور کہ اوسوقت تک نربان खंडेला उदयपुर निरवान
راجپوتون کے قبضہ مین تہے اور سے اوس نے نربانون کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ
کرلیا۔

اسوقت سے کہنڈیلہ شیخاوتی کا صدر مقام ہونے لگا اور رایسل کی اولاد کہ
کل جنوبی شیخاواٹی مین ہین رایسلوت کہلانے لگی تہوڑے دنون بعد رایسل نے रायसलोत
اودے پور پر بہی قبضہ کیا یہان بہی نربان تہے اور شہر کا نام کسونبی تہا رانا कसूंबी
پرتاب والی میواڑ کے مقابلہ مین شاہی فوج کا افسر ماتحت ہو کر گیا تب اوس کے

ساتہہ رایمل بہی تہا اوسکے انتقال کا حال کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہے مگر اوسکی تاریخ سے راجپوتون کی بہادری اور دیبی داس کے قول کی راستی بخوبی تحقیق ہوتی ہے —

رایسل کے انتقال پر بہت آراستہ اور مالامال ریاست تہی اوس نے اپنے سات بیٹون کو جنکی اولاد مختلف نامون سے مشہور ہے حسب تفصیل تقسیم کردی تہی —

۱	گردہر	جسکی اولاد گردہر جسکی کہلاتی ہے		کہنڈیلہ اور ریواسہ	गिरधर
۲	لاڈخان	ایضاً	لاڈخانی ایضاً	کہاچریاداس	लाड़खां खाचरियांवास
۳	بہوجراج	"	بہوجانی "	اودے پور	भोजराज
۴	ترمل راؤ	"	"	کانسلی	निरमलराव
۵	پرسرام	"	پرسرام پوتہ	بائی	परसराम बाई
۶	ہررام	"	ہررام پوتہ	سوندری	हरराम सुंदरी
۷	تاج خان	"	تاج خانی	—	ताजखां

گردہرا اپنے باپ کی طاقت اور جوانمردی کا وارث ہوا اوس نے بادشاہ سے راجہ کہنڈیلہ کا خطاب حاصل کیا اُس زمانہ مین سلطنت مین بدنظمی ہوگئی تہی اور میوات کے باشندون نے بہت سرکشی کی تہی گردہر نے اپنی مختصر مگر جرّار فوج سے اونکو شکست دیکر پست کیا مگر اوسکا فروغ زیادہ نرہا ایک اتفاقیہ نزاع سے جمنا مین نہاتا ہوا قتل ہوا —

اس سردار کے ہمراہیون مین سے ایک شخص آہنگر کی دوکان پر تلوار صیقل کرانے گیا وہان سے کسی مسلمان نے اول اپنی زبان مین اوس سے مذاق کیا اور پہر

آگ کی چنگاری پگڑی مین رکہدی اول تو اوس نے ضبط سے تحمل کیا تا بعد یکہ پگڑی
سر پر جلگئی مگر جب اوسکی تلوار تیار ہوگئی ایک ضرب سے مسخرہ کا سر تن سے علیحدہ
کردیا وہ امرا سلطنت مین سے کسی کا آدمی تہا وہ مع اپنی کل جمعیت کے فوراً راجہ
کہنڈیلہ پر حملہ آور ہوا راجہ مع اپنے ہمراہیون کے جمنا مین نہانے کیواسطے گیا
تہا اور برہنہ تن و تہیدست غسل کر رہا تہا مسلمانون نے اوسی مقام پر کل ہمراہی
اور خود راجہ کو قتل کیا۔

گردہر کے چند لڑکے تہے اون مین سے دوارکاداس وارث ریاست ہوا مگر جلد द्वारिकादास
رئیس منوہرپور پر لاولد رمل کے حسد سے مارا گیا بادشاہ نے شکار مین بڑی کوشش मनोहर पुर
کرکے ایک شیر گرفتار کیا تہا رئیس منوہرپور نے کہا کہ میرا بہائی رایسلوت نرسنگجی کا नृसिंह
آشٹ رکہتا ہے وہ اس شیر سے لڑسکتا ہے دوارکاداس اوسکی چالاکی کو سمجہ گیا हुइ
مگر بجز منظور کیا اشنان پوجن سے فارغ ہوکر اور پوجن کا سامان لیکر وہ بیباکانہ
شیر کے پاس گیا اور اوسکے چندن کا تلک لگاکر اور مالا پہناکر حسب قاعدہ پرستش
اوسکو دنڈوت کی شیر آہستہ سے اوسکے پاس آیا اور زبان سے اوسکے جسم کو
چاٹ کر کہ حیوانات مین محبت کی علامت ہے اوسکو رخصت کردیا۔

بادشاہ نے اوسکے معجزہ پر نہایت متعجب ہوکر فرمایا کہ جو تیری خواہش ہو مانگ
اوس نے عرض کی مین تو آپکے اقبال سے بچ گیا ہون مگر اور کسی شخص کو ایسے
کام کا حکم نہوا کرے دوارکاداس اوس زمانہ کے نہایت دلاور شخص خانجہان
لودہی کے ہاتہ سے مارا گیا تہا اور شیخاوتون مین مشہور ہے کہ لودہی بہی اوسکے
ہاتہ سے مارا گیا دونون کے درمیان بڑی دوستی تہی ایکدفعہ خانجہان پر بادشاہ کا

ایسا سخت عتاب ہوا کہ اوس نے دوارکا داس کو اوسکے مارنیکا حکم دیا اوس نے
دوستی کے لحاظ سے اوسکو اطلاع دیکر بہاگ جانے کی فہمایش کی مگر وہ ہی بہاگنے
والا نہ تہا بادشاہ کے حکم سے دوارکا داس حملہ آور ہوا باہم مقابلہ ہوا اور ایک
वीर सिंह देव دوسرے کے ہاتہہ سے دونون مارے گئے بیرسنگہ دیو جو دکن کی مہم مین
परनाला مع اپنی فوج کے گیا تہا اور خود فتح کر کے پرنالہ کا حاکم مقرر ہوا دوارکا داس
کا بیٹا تہا کہنڈیلہ کا مورخ لکہتا ہے کہ یہہ شخص خود مختاری سے بادشاہ کی
نوکری کرتا تہا مگر اوس زمانہ مین مرزا راجہ جے سنگہ کل امراء سلطنت اور کل
راجپوتون مین سب سے زیادہ زبردست اور ممتاز تہا غالباً یہہ اوس کے
تحت مین تہا۔

بیرسنگہ دیو کے سات بیٹے تہے اونمین سے بہادر سنگہ ولیعہد ہوکر کہنڈیلہ مین
अमर सिंह श्याम सिंह رہا اور امر سنگہ۔ شیام سنگہ۔ جگدیو۔ بہوپال سنگہ۔ تہوکری سنگہ۔ اور پیم سنگہ
जगदेव भोपाल सिंह کو جاگیرین مل گئین جس زمانہ مین راجہ بیرسنگہ دیو دکن مین تہا اوسکو خبر پہونچی
मोकरी सिंह पेम सिंह کہ بہادر سنگہ نے راجگی کا خطاب اور اختیارات حاصل کر لئے ہین یہہ سنتے ہی
چار سوار لیکر کہنڈیلہ کو روانہ ہوا جب کہنڈیلہ دو کوس رہگیا وہ ایک جاٹنی کے
گہر ٹہرا اوسکے ہان کہانا کہا کر آرام کیا اور اوس سے اپنے گہوڑے کی حفاظت
کیواسطے کہا کہ کوئی چورا نہ لیجاوے جاٹنی نے تیزی سے جواب دیا کیا بہادر سنگہ
حاکم نہین ہے جو کوئی گہوڑا چورا لیجاوے تو چاہے شاہراہ مین سونا رکہکر سو جا
کوئی ہاتہہ نہ لگا سکیگا بیرسنگہ دیو کو اپنے سعادتمند بیٹے کی اداے فرایض حکمرانی
کی تعریف سنکر ایسی خوشی اور طمانیت ہوئی کہ وہان سے ہی دکن کو واپس چلا گیا

اور وہان ہی مرگیا ـ
بعد ازان بہادر سنگہ راجہ ہوا اور اورنگ زیب کے ساتہہ دکن کی مہم مین فوج
لیکر شامل ہوا اپنے ہمنام کسی مسلمان سردار سے اوسکا نزاع ہوگیا اور بادشاہ
نے انصاف نکیا اسواسطے چہوڑ کر چلا گیا اوسکا منصب دارون مین سے نام
کٹ گیا ـ ـ اوسی زمانہ مین ظالم نے ہندو پر محصول جزیہ لگایا تہا اور اون کے
مندرون کی مسماری کا حکم دیا تہا اوسکے دشمن کو کہنڈیلہ کا محصول وصول کرنے
اور عظیم الشان مندر کو منہدم کرنے کی خدمت مفوض ہوئی مگر بہادر سنگہ اپنے
نام کو بٹہ لگاکر بہاگ گیا کل ملک مین مشہور ہوا کہ بہادر سنگہ مفرور ہوا اور ترک
مندر شکست کرنے پر آمادہ ہے سجان سنگہ رئیس چاپولی کو کہ یہہ جو راج خلف सुजानसिंह
دوم رایسل کی اولاد مین سے تہا خبر پہونچی رایسل کیسی بہادری سے اوس نے चापोली
مندر کو بچانے اور اوسکی حفاظت مین جان دینے کا ارادہ کیا خبر پہونچنے کے
وقت وہ مارواڑ کی سرحد پر شادی کرنے کیواسطے گیا تہا اوسکے ہمراہیون نے
فہمایش کی کہ یہہ بہادر سنگہ کا کام تہا تمکو اس سے کیا غرض ہے اوس نے بالکل
نہ مانا اور جواب دیا کیا مین رایسل کی اولاد مین نہین ہون جو ٹہاکر کے مندر
کو ٹوٹنے دون اور اوسکے بچانے مین کوشش نکرون کیا یہہ راجپوتی ہے
اسطرح وہ ساٹہہ آدمی لیکر چلا راستہ مین بہادر سنگہ کے آدمی بہی اوس کے
شامل ہوئے اور کہنڈیلہ مین داخل ہوئے بادشاہی سپہ سالار نے اس غیر معلوم
مقابلہ کی خبر پاکر یا تو بخوف بہادری راجپوتون کے یا اس قلیل جمعیت کی ہمت مقابلہ
فوج کثیر پر خوش ہوکر اونمین سے دو آدمیون کو اپنے پاس طلب کیا اور اون سے

کہا کہ اگرچہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اس مندر کو زمین سے ہموار کردو لیکن اگر آپ تسلیم
کر لو تو مندر کے صرف طلائی کلسون کے توڑ لینے پر قناعت کیجا ویگی اونہون
نے اس ارادہ سے باز رہنے کی فہمایش کی جب وہ نمانا تو ایک نے مٹی کے
ڈلے اوٹھا کر کہا کہ کلس توڑنا تو مشکل ہے اس ڈلے کو نہ توڑ سکوگے اوسکی اس
ہمت پر دشمن بھی تعریف کرنے لگا اور دونون کو اپنے لشکر سے رخصت کر دیا
اوس زمانہ مین کہنڈیلہ مین قلعہ یا فصیل نہ تھی صرف اثنا راستہ محل واقع بالائی
کوہ ایک دروازہ تہا اور مندر اوس سے ملحق تہا اون مین سے ایک گردوہ تو
دروازہ پر بیٹہا اور خود سجان سنگہ مع باقیماندہ جمعیت مندر مین مستعد مقابلہ رہا
جب مسلمان حملہ آور ہوئے اول دروازہ والے اور بعد ازان سجان کی جمعیت
برہنہ شمشیرون سے دشمن پر پڑی اور صدہا آدمیون کو مار کر خود بہی طعمہ اجل
ہوئے فوج نے مندر مسمار کر دیا اور بت کو شکست کر ڈالا اور بجاے اوسکے
اوسی مصالحہ سے مسجد تعمیر کرائی راجپوتانہ مین شاید کوئی ایسی ریاست ہو جسمین
اورنگ زیب کی ظالمانہ مداخلت مذہبی کے خلاف اپنے مندرون کی حفاظت
مین دلیری و ہمت سے مرمارکنیکی روایت جاری نہین ہے اوسوقت سے
کہنڈیلہ مین بادشاہی فوج متعین ہوئی مگر فتح مندون نے قدیم اہلکاران
ملکی و مالی کو بدستور بحال رکہا —

بہادر سنگہ اوسی قرب و جوار کے ایک قصبہ مین رہنے لگا اور اپنے دیوان کی
معرفت پیداوار زراعت مین سے فی من اور مال تجارت پر فی روپیہ ایک پیسہ
محصول لیتا رہا کچہ مدت کے بعد اوسکے مکان سکونت اور باغ وا گذاشت ہوگئے

اور جب سلطنت مین سید با اختیار ہوئے وہ پہر ملک پر قابض ہو گیا مگر بادشاہی
فوج کو رکھہ لیا اور اوسکی تنخواہ ادا کرتا رہا اوسکے تین اولاد کیسری سنگہ فتح سنگہ केसरीसिंह फतहसिंह
اور اودے سنگہ ہوئے उदयसिंह

کیسری سنگہ نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کی نوکری کرکے جاگیر پر قابض رہنے केसरीसिंह
کی غرض سے اپنے متوسلون کو جمع کیا اور چہوٹے بہائی فتح سنگہ کو ساتھہ لیکر फतहसिंह
لشکر شاہی مین گیا سردار منوہرپور کہ بڑی شاخ مین ہے پہلے سے بادشاہی
لشکر مین موجود تہا اور کہنڈیلہ کے تنزل سے اوسکا بہت رسوخ ہو گیا تہا کیسری سنگہ
کے پہونچنے سے ناراض ہوا اوس نے فتح سنگہ کو اغوا کرکے اونکے گہر مین نزاع
کرا دیا اور کل جایداد کو مساوی حصون مین سے تقسیم کرانے پر آمادہ کیا دیوان
نے جب دیکہا کہ آپس مین فساد کرکے بگڑ جاوینگے اونکی والدہ گوڑجی کی معرفت गौड़जी
تقسیم جایداد کرائی کل زمین کی پیمایش اور باشندون کی خانہ شماری کل جایداد پانچ
حصون مین منقسم ہوئی اون مین سے دو فتح سنگہ کو ملے اور تین راجہ کیسری سنگہ کے
پاس رہے قصبہ بہی اسطرح منقسم ہو گیا دونون بہائیون مین آمد رفت و گفت و
شنود نرہی کیسری سنگہ نے کاوٹہ کی بود و باش اختیار کی اور جب وہ کہنڈیلہ مین कावटा
آتا فتح سنگہ چلا جاتا مدت تک یہی حال رہا آخر دیوان نے راجہ کو تحریک دی کہ
فتح سنگہ کو مار کر جس تعہد سے تنخواہون مین منوہرپور والون کا رسوخ ہو گیا ہے
اوسکو فتح کرنا چاہیے اور کاوٹہ مین دوستانہ ملاقات مقرر کرکے فتح سنگہ کو بلایا
اور مروا ڈالا مگر مفسد دیوان کو بہی وہان ہی سزا مل گئی وقت مقتولی فتح سنگہ
تلوار کا پہلہ اوسکی گردن مین لگا اور وہ مجروح ہو کر مر گیا۔

کیسری سنگہ کو اپنی کل حکومت اور گیا ہوا ملک وہاں از سر نو حاصل کرنے کے بعد
یہہ خیال پیدا ہوا کہ خراج شاہی جو ریواسہ کی بابت خزانہ اجمیر مین اور کہنڈیلہ
मारनोल بابت نارنول کے خزانہ مین دیا جاتا تہا بند کر دیا جاوے سید عبد اللہ وزیر
نے اوسکی سزا دہی کیواسطے فوج متعین کی رائیسل کی اولاد کے کل ٹہاکرون
نے متہرک کے مقابلہ کیواسطے فوج جمع کی بلکہ اونکے دشمن رئیس منوہرپور نے
بہی بحمایت قومیہ اپنی فوج بسروری ونا بہائی متعین کی اسطرح کیسری سنگہ نے
देवली بجمعیت کثیر قصبہ دیولی کے پاس بادشاہی فوج کا مقابلہ کیا جسوقت شیخاوتون
کی فتح ہونیوالی تہی منوہرپور والون کو از سر نو حسد و عداوت پیدا ہوئی اور
میدان جنگ مین سے علیحدہ ہو کر بہاگ گئے ہمدران حال کانسلی کا رئیس مارا
दान्ता گیا اور تکمیل تباہی کیواسطے دانتہ کا لاڈخانی سردار بنظر فوائد خود ریواسہ پر
قابض ہونے کی غرض سے لڑائی سے کنارہ کش ہوا کیسری سنگہ اس خرابی کے
عین وقت مین بہت نا امیدی سے پکارا افسوس اگر فتح سنگہ ہوتا تو وہ اسوقت
نچہوڑتا مگر پہر بہی رائیسلوتون کیطرح مرنے پر آمادہ ہو کر لڑتا رہا اودے سنگہ
نے برادر خورد کو میدان جنگ پر طلب کر کے گہر جانیکے واسطے کہا اوس نے
ایسے حکم کی کہ باعث ذلت تہا اطاعت کرنے سے انکار کیا بلکہ کیسری سنگہ کو جانے
کیواسطے کہا اوس نے کہا مجہکو اب زندگی نہین چاہئیے میرے نام پر دو داغ
تو پہلے ہی سے لگ رہے اول اپنے بہائی کا قتل کرنا اور بیکانیر کے چارنون کو
شادی کی خیرات ندینا اگر یہان سے بہاگونگا تو تیسرا داغ اور لگیگا آخر کار اوسکے
کہنے سے اودے سنگہ چلا گیا اور کیسری سنگہ نے ہرچند اپنے اور اپنے چچا

محکم سنگہ کا گوشت وخون تصدق کرکے دیوی کی پوجا کی مگر کچہہ کارآمد نہوئی شاہی
فوج غالب رہی کیسری سنگہ مارا گیا اودے سنگہ کو گرفتار کرکے اجمیر لیگئے وہان
تین سال قید رہا اسوقت اودے پور کانسلی کو سردارون سے کہنڈیلا کی فوج
کو قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر اس خیال سے کہ شاید یہہ امر اودے سنگہ کے حق مین مضر
پڑے قبل بجا آوری اپنے ارادہ کے صوبہ دار اجمیر کو مطلع کیا تاکہ اوسکا منشا
اودے سنگہ کی نسبت نہو بعد ازان کہنڈیلہ پہ حملہ کیا اور دیوناتہہ اور تین سو देवनाथ
ترکون کو قتل کرڈالا صوبہ دار نے اودے سنگہ سے صلاح لی اوس نے بشرط
رہائی پہر قابض کردینے کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ کو آول مین چہوڑکر رہا ہوا
اوس نے اپنے عہد کا وفاداری سے ایفا کیا صوبہ دار ایسا خوش ہوا کہ نذرانہ
لیکر کہنڈیلا اوسکو دیدیا۔

اودے سنگہ نے اول ہی اپنے بہائیون کو جمع کرکے بالعوض دغابازی کے
منوہرپور والکو سزا دینا چاہا دو بہائی جو شیر افسر فوج ہوکر آیا تہا پہر متعین ہوا
مگر اودے سنگہ کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بہاگ گیا منوہرپور کا محاصرہ ہوگیا
اونہون نے جب دیکہا کہ بغیر فریب کے اور کسیطرح چارہ نہین تو کہیجڑلی کے खेजड़ोली
دو ٹہاکر ان اولاد نوکرن کو جنکی دیپ سنگہ کانسلی والہ کا مدار راجہ کہنڈیلہ سے عداوت
تہی منوہرپور کے شامل کیا اور اون کے زبانی دیپ سنگہ سے کہلا بہیجا کہ منوہرپور
کے فتح ہوتے ہی اوسکو کانسلی سے بیدخل کیا جاویگا اس خوف سے جسوقت لڑائی
شروع ہوئی کانسلی کا سردار اپنی جاگیر کو بہاگ گیا اودے سنگہ فتح منوہرپور
کی قابلیت نہ دیکہکر دیپ سنگہ کا متعاقب ہوا دیپ سنگہ اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر

جے پور مین پناہ پذیر ہوا اور منوہرپور محفوظ رہ کر کانسلی مفرض زوال مین آئی آمیر مین اوس زمانہ مین سوائی جے سنگہ راجہ تہا اوس نے دیپ سنگہ کی بہت خاطر کی اور بشرط اطاعت و خراج گذاری دستگیری کا اقرار کیا دیپ سنگہ نے اقرار ادا سے چار ہزار روپیہ خراج سالانہ کر کے آمیر کی اطاعت اختیار کی۔ اسطرح مدت دراز کے بعد شیخاواتون کے مجمع پر آمیر کی مداخلت از سر نو شروع ہوئی اتفاقًا اوسی زمانہ مین راجہ آمیر بہ تقریب گرہن گنگا اشنان کیواسطے گیا اور اشنان کیوقت دان لینے والے برہمن و کبیشر و پروہتون کو طلب کر کے کہا کہ دان لینے والہ کون ہے سردار کانسلی نے دامن پہیلا کر کہا مین دان مانگتا ہون راجہ نے متعجب ہو کر پوچہا تہا کہ کیا چاہتے ہو اوس نے کہا آپکی مدد سے فتح سنگہ کے بیٹے کو کہنڈیلہ مین اوسکے باپ کا حصہ ملجاوے کہ یہہ درخواست منظور ہوئی۔

یہہ حال سنہ ۱۱۶۱ھ مین واقع ہوا کہ اونہین ایام مین بہرتپور کی طاقت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہتی اور چہوٹے چہوٹے راجہ مع اپنی فوجون کے بحت جے سنگہ اعظم بادشاہ کی نوکری کرتے تہے قرولی۔ بہداور۔ شیوپور وغیرہ کے ساتہہ کہنڈیلہ کا اودے سنگہ بہی وہان تہا تہون کے محاصرہ پر بعلت غفلت اودے سنگہ کو تاکید و تنبیہہ ہوئی مگر باوصف دوطرح کی افسری راجہ جے سنگہ کی یعنی بزرگی خاندان اور حکومت عطیہ شاہی کے وہ جے سنگہ کی سخت گفتگو کا متحمل نہو سکا اور فوج مین سے علیحدہ ہو کر چلا گیا اور عین اوسوقت مین کہ تہون فتح ہونے والی تہی چوڑامن والی تہون اور سید وزیر کی صلح

करौली
भदावर
श्योपुर
धून

चूरामन

کرادی جے سنگہ کو مدت دراز کی محنت رائگان جانے اور چوڑامن کو شکست
نہونیکا بہت افسوس ہوا اور اپنی بادشاہی فوج محکوم بازیدخان کو لیجا کر
اودے سنگہ کے قلعہ اودے گڈہ کو گہیر لیا اودے سنگہ نے ایک مہینے
مقابلہ کیا مگر آخرکار رنڑو واقع مارواڑ کو بہاگ گیا اور اوسکے خلف سوائی سنگہ نر
نے کلید قلعہ پیش کرکے فتحمند سے مغفرت چاہی راجہ نے اوسکی تشفی کی اور بشرط
خراج گذاری آمیر معاف کردیا اوس نے مثل سردار کے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ
خراج دینے کا اقرارنامہ لکہدیا اسمین سے ایک دفعہ پندرہ ہزار اور دوسری
دفعہ بیس ہزار معاف ہوکر پینسٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کہنڈیلہ کا خراج مقرر ہوا کہ جب
تک پٹہان اور مرہٹون کی حملہ آوری نے آمیر کو ضعیف اور کہنڈیلہ کو محتاج کرکے
اوسکی تعداد غیر معین کردی بدستور جاری رہا راجہ جے سنگہ نے اپنا اقرار لنگ
یاد کرکے وہی تقسیم جو فتح سنگہ کے قتل سے پیشتر ہوئی تہی بہربحال کردی یعنی تین
حصہ سوائی سنگہ کو دلواکر شیخاوتون کا سردار کیا اور دو حصص ہمیر سنگہ خلف سवाईसिंह
فتح سنگہ کو دلوائے اور دونون بہائی اپنی اپنی فوج سے آمیر مین نوکری
کرنے لگے اودے سنگہ نے اونکی عدم موجودگی کو موقع غنیمت سمجھکر بامداد
باغی لاڈہنانیون کے یکایک حملہ کرکے کہنڈیلہ پر قبضہ کیا مگر اوسکے بیٹے سوائی سنگہ
نے بامداد فوج جے پور سعادتمندی سے اوسکو نکالدیا کہ وہ پہر نروکو چلا گیا اور
تا حیات اپنے وہین اپنے بیٹے سے پانچ روپیہ روز لیکر بسر اوقات کرتا رہا
مگر وہ سوائی سنگہ کی وفات سے بعد تک نہ زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین بیٹے ہوئے
اون مین سے اول بندرابن کہنڈیلہ کا راجہ ہوا شمبہو سنگہ کو رانولی ملی اور کشن سنگہ विंद्रावन शम्भूसिंह

रानोली

پیپرولی مین رہا مسند نشینی آمیر کے نزاع مین بندرابن داس نے مادہوسنگہ کی پिपरोली
ایسی خیر خواہی کی کہ اوسکی درخواست کے بموجب مادہوسنگہ نے تقسیم حصص کہنڈیلہ
منسوخ کرکے بندرابن داس کے مالک کل کہنڈیلہ ہونیکا حکم دیا اور آندرسنگہ نبیرہ इंद्रसिंह
دیوسنگہ کو خارج کرنے کیواسطے پانچہزار فوج اوسکے ساتہہ متعین ہوئی جبتک देवसिंह
تک اندرسنگہ لڑتا رہا مگر انجام مین تنگ آکر پرسولی کو بہاگ گیا اور وہان بہی परसोली
لڑتا رہا عنقریب تہا کہ شکست کہاوے مگر بحیر مترقبہ حسن اتفاق سے تقدیر نے ایسا
زور مارا کہ صرف جلاوطنی سے ہی نہ بچا بلکہ اپنے حقوق پر قابض ہوگیا۔
فوج متعینہ کا کل خرچ بندرابن داس کے ذمہ تہا اوسکے بزرگون نے کوئی خزانہ
نہین چہوڑا تہا اسوجہہ سے وہ اپنی رعایا سے مصادرہ لیکر کارروائی کرتا تہا
اور اس مصادرہ سے برہمن وغیرہ مذہبی لوگون کو بہی نہ بخشا ہرچند دولتمند
برہمنون نے اپنی معافی کیواسطے اوس سے التجا کی مگر چونکہ اوسکا کل کام اسی
پر منحصر تہا اونکی معروضہ پر مطلق التفات نہوا مجبور ہو اونہون نے انتقام کا وہ طریقہ
اختیار کیا جسے راجپوتانہ مین چاندی کہتے ہین یعنی اپنے آپ کو قتل کرکے اپنے
خون سے راجہ کو افشان اور آخرین بددعا سے اوسکی حیات کو تمرہ و ملعون
کیا کہ اسطرح بندرابن داس بتہمت ہتیا مین گرفتار ہوا اور اوسکے دوستون اور قرابت‌داروں ब्रह्महत्या
نے بہی اوسکو خارج از برادری کردیا مادہوسنگہ نے یہہ حال سنکر بغرض علیحدگی
اپنی شرکت گناہ سے فوج برخاست کرلی اور اپنے شہر کے برہمنون کو بیس ہزار
روپیہ تقسیم کیا اس عرصہ مین اندرسنگہ کو فرصت مل گئی اوس نے اپنے متوسلون
کو جمع کیا اور جےپور کی فوج بہ تحت بوہرہ خوشحالی رام راؤ ماچہڑی پر جاتی تہی

اوسمین شامل ہوگیا اس معرکہ مین اوس نے بہت اچھا کام دیا اور پچاس ہزار روپیہ دیکر اپنا کہنڈیلہ کا حصہ بذریعہ پٹہ راج جے پور حاصل کیا مگر دونون سردارون مین کہ ہرایک علیحدہ محل اور قلعہ رکہتا تہا متواتر جنگ وجدل ہوتی رہی

بمقابلہ طاقت بندرابن داس کے اندر سنگہ محبوب العوام ہونے سے دعوی برابری کرتا تہا اوس نے اودے گڈہ پر حملہ کیا اور رگناتہہ سنگہ پسر خورد بندرابن اوسکا شریک ہوا اس لڑکے کو کوچری جاگیر مین ملی تہی اور تین گانو اوس نے اپنی جایداد مین اور شامل کئے تہے بندرابن نے اپنے مخالفون مین تفرقہ پیدا کرنے کے ارادہ سے کوچری پر حملہ کیا اوسکے مقابلہ کیواسطے رگناتہہ سنگہ مع اپنے بھتیجے بہتی سنگہ ٹہاکر راتولی اور اپنے متوسلون کے فتح گڈہ کا محاصرہ چہوڑکر گیا مگر اون کے پہونچنے سے پہلے ہی بندرابن کوچری سے پس پا ہوکر کہنڈیلہ کو جاتا تہا کہ اونہون نے اثناء راستہ اوس سے لڑائی شروع کردی شہر سے باہر لڑائی ہوئی اور شہر کے دروازے بند ہوکر فریقین کی آمدرفت موقوف ہوئی بہر حال فتح گڈہ کا محاصرہ بدستور جاری رہا قلعہ کے اندر سے بندرابن کا بڑا بیٹا گوبند سنگہ برسر مقابلہ تہا اور نراہر سنگہ چیرانہ والہ کہ قریب رشتہ دار تہا فوج حملہ آور کی افسری کرتا تہا چند روز تک ایسا ہنگامہ رہا کہ باپ بیٹے چچا بھتیجے بہائی ایک دوسرے کی خونریزی کرتا رہا آخر کار متخاصمین تنگ ولاچار ہوگئے اور صلح ہوکر اندر سنگہ نے اپنے حقوق کو حاصل کیا۔

اس زمانہ مین نجف قلی خان سپہ سالار نے مع راؤ راجہ ماچہڑی اور فوج شاہی شیخاواٹی مین آکر سردارون سے مطالبہ زر کیا اور نول سنگہ ٹہاکر نول گڈہ

کوچری

रानोली

चिरानना

नवलगढ़

खेनही बसाऊ साधानी

اور باگہہ سنگہ ٹہاکر کہیتڑی اور سورجمل ٹہاکر بسائو وغیرہ سرداران سادہانی کو جو روپیہ نذر سے سکے گرفتار کر کے لے گیا اور اون سے کئی لاکہہ روپیہ لیکر رہا کیا اونہون نے یہہ روپیہ زمینداروں اور ساہوکاروں سے وصول کیا۔

بندرابن نے حسب ہدایت برہمنان بطور کفارہ قتل برادران و عزیزان کے قطعات اراضی اور زر کثیر برہمنون کو خیرات کیا اوسکے ولیعہد گوبند سنگہ نے اعتراض کیا اسکا انجام یہہ ہوا کہ بندرابن اپنی معاش کیواسطے پانچ گانو اور محصول راہداری کہنڈیلہ لیکر ریاست سے دست بردار ہوا اور اوسکے بیٹے گوبند سنگہ کہنڈیلہ مین اور رگناتہہ سنگہ کوچری مین مالک رہے گوبند سنگہ زیادہ عرصہ تک حکمران نرہا جس سال مین مسندنشین ہوا اوسی مین قلت پیدا رکی شکایت سنکر حسب درخواست ٹہاکر رانولی بغرض تخفیف جمع زراعت کو دیکہنے گیا تہا اثنا راستہ مین ایک ملازم سے جو کہیجر ولی کا راجپوت تہا کوئی بیش قیمتی چیز گم ہو گئی اوس نے اوسکو چوری کا ملزم کر کے زجر و توبیخ کی ہر چند اوس نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا مگر یقین نہوا مجبور جب دیکہا کہ گہر پہونچکر سزا سے سخت دیگا تو بوقت شب وہان ہی اوسکو قتل کر ڈالا گوبند سنگہ کے پانچ پسر تہے نرسنگ داس سورجمل ٹہاکر دودیہ

होदया

باگہہ سنگہ جوان سنگہ رنجیت سنگہ نرسنگہ داس مالک ریاست ہوا باوصف نااتفاقی باہمی و تاکید و تنبیہہ و مطالبہ زر افواج شاہی و راج آمیر کے مجمع شیخاوتون کے ملک اور آبادی کی روز بروز افزونی ہوتی رہی سلطنت

مغلیہ صرف براے نام رہگئی تھی اور راج جے پور سواے اداے خراج و
اطاعت کے اون کی خوداختیاری مین خلل انداز نہین ہوا تھا مگر اب ایک
اور گروہ دشمنون کا پیدا ہوا کہ باوصف ہندو ہونیکے مسلمانون سے زیادہ
ضرر رسان تہا میرٹھ کی مہلک لڑائی کے بعد خونخوار مرہٹے ملک شیخاواٹی مین
غارتگری وکشت وخون کرنے لگے اور بمراد حصول زر سرداران اور اونکے
بچون کو گرفتار کرکے لیجانے لگے جب کوئی اپنا مال واسباب بیچکر اون کے عوض
زر کثیر ادا کرتا یا مدت تک قید رکہنے سے شب وروز کے کوچ ومقام مین انکے
ہی قیدیون کا رکہنا گران ہوجاتا تب اونکو رہا کرتے تہے۔
جنگ میرٹھ کے بعد اونہون نے شیخاواٹی مین داخل ہوکر باڑی پر حملہ کیا باشندگان باڑی
قصبہ اون کے خوف سے مال واسباب لیکر گردنواح کے دیہات کو بہاگ گئے
انہی راجپوتون کی جمعیت قلعہ مین تہی سو برسر مقابلہ ہوئے راجپوت ایک
ایک کرکے مرگئے اور قلعہ شکست کرکے قصبہ کو لوٹ لیا وہان سے کہنڈیلہ کو
روانہ ہوئے جب دو کوس کا فاصلہ رہا ہوگا تو گنگ پر ٹھہر گئے اور ایک گنگ
پنڈت کو راو اندر سنگہ کے پاس بہیجا کہ اوس نے بیس ہزار روپیہ مصادرہ
اور تین ہزار روپیہ گہوس یعنی رشوت اپنی مقرر کی نول سنگہ اور دلیل سنگہ دو
سردار جنہون نے راجگان کہنڈیلہ کیطرف سے معاملہ کیا پنڈت کے ساتہ
مرہٹون کے لشکر کو گئے چونکہ اونکو اسقدر روپیہ کے دینے کا اختیار نہین تہا
اون کے ساتہ دو اہلکار مال بہی بطور اول کے آئے مگر کہنیون نے اون کو
قبول نکرکے سردارون کو اول مین رکہنا چاہا اسپر اوتمین تکرار ہوئی نول سنگہ

نے تلوار نکالی مگر اوسکا استعمال نکر سکا ایک مرہٹہ نے گولی ماری کہ وہ مرگیا دلیل سنگہ
کے ساتھیون نے اوسکا انتقام لینا چاہا مگر وے بہی سب مارے گئے عین اوس
وقت مین کہ یہہ سب لوگ قتل ہو رہے تہے اندر سنگہ بہی پہونچ گیا اوسکو
لوگون نے فہمایش کی کہ چلا جا اوس نے کہا یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اپنے
رشتہ دارون کے قتل کا بدلا لئے بغیر جاکر ذلت اوٹہاؤن اور اپنے گہوڑون
کو چہوڑ کر سب یکبارگی حملہ آور ہوئے اور وہین کام آئے صرف دلیل سنگہ
چند زخم کہا کر جانبر ہوا —

پرتاب سنگہ جو اپنے باپ کے حصہ کا وارث ہوا اپنی والدہ کے ساتھہ بمقام
सिकराय سکرائے کہنڈیلہ سے دس میل کے فاصلہ پہ تہا ٹہرا اور صغیر سن سردار کو بچانے
کیواسطے اہالیان ریاست نے غلہ کی گہاس فروخت کی اور زر معاملہ ادا
کیا تب مرہٹے سادہانیون کے ملک کو روانہ ہوئے اول حملہ کرکے اودیپور کو
قتل کیا اور خزانہ کی تلاش مین مکانات کو مسمار کیا چار روز تک تباہ و ویران
کرکے جہونجہنون سنگہانہ اور کہیتڑی کو کوچ کیا اونکی روانگی کے بعد پرتاب سنگہ
اور نرسنگ نے کہنڈیلہ مین بود و باش شروع کی مگر وکہینون کی ظلم و تعدی سے
ہنوز سبکدوش نہوئے تہے کہ راج آمیر نے خراج کا مطالبہ شروع کیا پرتاب سنگہ
نے اپنی ریاست کی چہارم آمدنی دیکر صلح کر لی مگر نرسنگ واس نے
सीकर اس ناواجب مطالبہ سے محض انکار کیا اسی زمانہ مین دیبی سنگہ سردار سیکر
खेतड़ी लोहागीर کہ راو ترل کا نسلی والد کی اولاد مین تہا کہوہ ولوہاکر وغیرہ چہین محالات کو چہین
کر اپنی ریاست کو وسعت دی اوس نے اہالیان دربار سے سازش کرکے اہم

موقع کو ریواسہ پر حملہ کرنے کے واسطے مناسب سمجھا تھا مگر اوسکے انتقال سے رेवासा
ارادہ فسخ ہوگیا اوسکے اولاد نہ تھی اسواسطے لچھمن سنگھ خلف ٹھاکر شاہپورہ शाहपुरा
کو متبنّی لیا مگر دربار جے پور نے جسطرح کہ رئیس سیکر کو کمال بے انصافی سے
ضعیف برادرون پر ظلم کرنے مین مدد دی تھی اوسیطرح نندرام ہلدیہ برادر हलदिया
دولت رام ہلدیہ وزیر راج کو تحصیل خراج شیخاواٹی پر مقرر کرکے سیکر پر حملہ
کرنیکے واسطے متعین کیا دربار کا یہہ حکم مشتہر ہوتے ہی بارہ و چھہ لوگ اپنی
اپنی جاگیرون کے واگذاشت کیواسطے کہ سیکر مین ضبط ہوگئی تھین راج کی
فوج مین شامل ہوے علاوہ خود رئیس کھنڈیلہ کے سرداران کا نسلی بلارہ विलारा
و دیگر سرداران خاندان ترمل بھی شریک ہوئے بلکہ سادہانی بھی جنہون نے तिरमल
ابتک رایسلوتون کے معاملون مین بہت کم مداخلت کی تھی روز افزون ریاست
سیکر کے پست کرنے کی غرض سے اپنا اپنا خراج اور جمعیت لیکر راج کی فوج
مین آملی اسطرح عنقریب کل شیخاواٹی کے لوگ سیکر کے مقابلہ مین مجتمع ہوگئے مگر دیبی سنگھ
جس نے کل ملک کو ناراض کیا تھا اوسکے نتایج سے غافل تھا اور جو ملک حاصل
کیا تھا اوسپر قابض رہنے کی مراد سے دربار کے اکثر لوگون سے دوستی کی
تھی خصوص وزیر سے اوسکی کمال راہ و رسم تھی کہ اب کار آمد ہوئی ایک چونڈاوت चूंडावत
سردار اور سیکر کا دیوان اور دہابھائی ملکر ہلدیہ کے پاس گئے اور رئیس
متوفی کیطرف سے اوسکی التجا کی کہ اوسکے نابالغ بچہ کو ہاتھ سے خراب نہ کرائے
اوس نے کہا صرف ایک صورت ہے جس سے مجھکو بجا آوری حکم دربار مین
تامل ہو جاوے کہ تم سیکر مین فوج کثیر جمع کرلو تاکہ میری نسبت گمان سازش

ہووی چونکہ دیبی سنگہ کا خزانہ فتح پور کے قایم خانیون کی لوٹ سے مالا مال تہا
ہلدیہ کی صلاح پر بہ آسانی عمل ہوگیا اوسکے پہونچنے سے پیشتر سیکر مین دس ہزار
آدمی موجود ہوگئے برائے نام شہر کا محاصرہ اور بمقدار کثیر بارود و گولہ خراب
کرکے اوس نے بذریعہ اپنے بہائی وزیر دربار کو لکہا کہ بغیر اسکے کہ روپیہ
آدمی اور وقت کا نقصان عظیم اوٹہایا جاوے سیکر کا فتح کرنا ممکن نہین
اسواسطے مناسب ہے کہ شرایط اطاعت کو منظور کرلیا جاوے اور بلا انتظار
جواب اس تحریر کے اوس نے دو لاکہہ روپیہ بابت نذرانہ راج اور ایک لاکہہ
روپیہ اپنا لیکر فوج برخاست کرلی اور سیکر کو بدستور ملک گیری کرنیکی اجازت
دی اور اوسمین وقتاً فوقتاً کہنڈیلے سے بہی مدد ہوتی رہی پرتاب سنگہ نے
نرسنگ داس کی ذلت کو جو راج کی عدول حکمی سے ہوئی تہی موقع مناسب
سمجہکر چاہا کہ بزرگون کے وقت کا نزاع طے کرکے دونون حصون کو اپنے
قبضہ مین لاوے اور اس مراد سے کل ریاست کی خراج گذاری اور اپنی
فوج سے نوکری کرنا اور علاوہ اوسکے نذرانہ کثیر ادا کرنا منظور کیا قریب
تہا کہ ہلدیہ بہی اس درخواست کو منظور کرے مگر راول اندر سنگہ والی سامود
سردار نامدار تہا و تان نے نرسنگ داس کیطرف سے مداخلت کی اور اپنی باتہہ
یعنی قول سے طلب کرکے اوسکو کل حال سے آگاہ کیا کہ تمہارے دشمن کے نام
پٹہ ہوتا ہے اور اوسکو کہنڈیلہ دیا جاتا ہے لیکن اگر اب بہی تم راج کے حکم
کی تعمیل کرو تو مین ملتوی کرا سکتا ہون مگر نرسنگ داس نے مطلق منظور نہ کیا
کہ آخرکار راول نے اوسکو امن سے اپنے لشکر سے باہر جانے کی اجازت دی

इन्द्रसिंह
सामोद
वाल्ह

کیونکہ اگر اوسکو ٹھیراتا تو اوسکی حمایت مین جہد کافی کرنا پڑتا اور اپنے اوپر بھی
آفت لاتا اسواسطے ساٹھہ آدمی ساتھہ دیکر اوسکو سرشام نول گڈہ پہونچادیا
اور وہان سے صبح کیوقت وہ اپنے گوبند گڈہ کے قلعہ مین پہونچ گیا دربار سے
سردار چوہون پر تاکید ہوئی کہ نرسنگ داس کو کیون جانے دیا اوس نے جواب دیا
مین نے راجپوتی کا کام کیا ہے جو ہوگا سو دیکھہ لونگا۔

چوہون اور سامودنا تہا دونون کی مقدم جاگیرین ہین بڑے خاندان کو راول
کا لقب ہے اور وہی گروہ کیثر ناتہا وتون کا سرپرست ہے مگر دونون خاندانون
مین مدت تک نزاع رہا ہے جب نرسنگ داس کو بہجدینے پر اندرسنگہ پر عتاب
ہوا چوہون والہ دربار مین حاضر ہوا اور بڑے خاندان کے حقوق اور منصب
حاصل کرنے کے عوض نذرانہ پیش کیا روپیہ کی طمع اور انتقام خلاف ورزی
کی نظر سے اندرسنگہ کے نام کہ ابتک تحصیلدار خراج کے ساتھہ نوکری پر تھا
حکمنامہ ضبطی سامود جاری ہوا مثل اطاعت گزین محکومون کے اوس نے حکمنامہ
کو سر پر رکھا اور سامود جا کر مع اپنے قبایل اور مال و اسباب کے مارواڑ کو
چلا گیا کسیقدر عرصہ بعد اوسکی رانی کو پیپلیہ جاگیر مین ملا اندرسنگہ نے جب دیکھا پीपलया
کہ موت کے دن قریب آگئے ہین تو اس مراد سے کہ کچھواہون کی زمین مین مرے
وہان آکر اپنی بقیہ عمر بسر کی اس لئے اپنے سوامی دہرم پر عمل کیا کیونکہ اگر ایسے स्वामधर्म
ناواجب حکم کی تعمیل نکرکے برسر مقابلہ ہوجاتا تو بیجا نہ تہا۔

اسطرح پرتاپ سنگہ نے کل کہنڈیلہ حاصل کرکے اوس دروازہ کو جہان سے
اوسکے مخالف نے اوسکے قلعہ پر حملہ کیا تہا مسمار کیا اور کہنڈیلہ مین بخوبی عمل

و دخل کرکے ریواسہ پر چڑہا اوسکو فتح کرکے با مداد ہلدیہ گوبند گڈہ کا محاصرہ کیا
وہان سے دو کوس کے فاصلہ پر بمقام گوڈہ فوجکش تہا کہ رانولی کے سرا — युद्ध रानोली
نے جو اب تک اپنے قریب رشتہ دار نرسنگ داس کی مدد پر تہا اپنے کامدار
کو ہلدیہ کے پاس بہیجا اور خراج ذگی نرسنگ داس ادا کرنیکا اقرار کرکے
حقوق قدیمی پر قابض کرنیکے عوض مین نذرانہ دینا منظور کیا۔

وہ کہنڈیلہ گیا اور نرسنگ داس کے محل مین مضبوط جمعیت رکہکر اشارہ کردیا
کہ گوبند گڈہ سے نرسنگ داس کے آدمی آکر اوسکو نکالدین چنانچہ سورجمل
و باگہ سنگہ برادران نرسنگ داس ڈیڑہ سو آدمی لیکر رات کیوقت پہونچے
اور ہلدیہ کی فوج سے برائے نام لڑائی کرکے اپنے قدیم مکان پر قابض
و متصرف ہوگئے اس سے پرتاب سنگہ بہت رنجیدہ ہوا اور اوس نے محل
سے اوپر ایک مقام پر قبضہ کرلیا اب نرسنگ داس کی فوج بکثرت آگئی اور
وہان ہی اوسپر حملہ کیا اوس نے کل تالاب و کنوون کا بندوبست کرکے اونکا
پانی بند کردیا اس سبب سے سخت مجادلہ ہوا طرفین سے بہت آدمی مارے گئے
جب دغا باز ہلدیہ نے راج کا پچرنگ جہنڈہ درمیان مین ڈال کر لڑائی موقوف
کرائی اسی اثنا مین نرسنگ داس بہی اپنے آدمیون مین آکر شامل ہوگیا
اور باہم صلح ہوکر ریواسہ بقبضہ پرتاب سنگہ رہا اور نرسنگ داس اپنے
کہنڈیلہ کے حصہ پر قابض ہوگیا۔

راجپوتون کی باہمی نزاع و فساد سے راج جے پور کی مداخلت زیادہ ہوتی
گئی اور سادہانیون یعنی سرداران شمالی حصہ شیخاواٹی کو بہی اوسکے بدنتایج

تکلیف دینے لگے اونہون نے اس وقت تک راج جیپور کو صرف بطور بزرگ
کے قابل ادب و تعظیم سمجھہ رکھا تہا مگر خراج گذاری قبول نہین کی تہی اب فوجون
کے متواتر آنے سے اونکو فکر ہوا اور اپنے بچاؤ کی کچھہ تدبیرین کین قصبات
تہوئی و نوالگڈہ اون سے چہینے گئے اور پرتاب سنگہ کے تابعین کیواسطے رانولی थोई
لی گئی اس رنج سے کل سادہانیون نے اپنی باہمی شکایت اور نااتفاقی کو
رفع کرکے اودے پورمین پنچایت کی اوسمین اکثر رائیسلوت بہی شامل ہوئے
اور بنظر استحکام احدیت و اتفاق اور رفع احتمال انحراف و خلاف ورزی کے
رسم نون ڈاب گلانے کی کہ دلیل عہد واثق ہے ادا کی اور یہہ قرار پایا کہ اتبک नोनडाब
آپسمین جس کسیکو دوسرے سے رنج ہے اوسے سہو اور رفع کردین اور آیندہ کو
کسی کو شکایت پیدا ہو اوسکا تصفیہ پنچایت برادری جمع کرکے بمقام اودے پور
کرلیا کرین راج جے پورمین کوئی استغاثہ نکرے مگر اس جلسہ مین سرداران کہنڈیلہ
کہ اون کے درمیان حال مین ہے کشت و خون ہوچکا تہا شریک نہوے -
چونکہ شیخاوتون مین یہہ صورت مقابلہ آرائی افسر فوج راج کی کثرت تشدد سے
پیدا ہوئی تہی دربار مین اوسکی کارروائی ناپسند ہوکر بجاے اوسکے روڑارام
مقرر ہوا اور اوسکو یہہ بہی حکم ہوا کہ بلدیہ کو گرفتار کرے وہ تو مفرور ہوکر قید
سے بچ گیا مگر اوسکے بہائی وزیر کی جاگیر مع کل جایداد ضبط ہوگئی کیونکہ جے پورمین
معزول وزیر بمنزلہ دشمن متصور ہوتا ہے اور واقعی احتمال تہا کہ اگر اوس کو
قید نہ کیا جاوے تو راج سے مقابلہ آرائی پر مستعد ہوگا اسواسطے روڑارام کو
کہ قوم خیاط تہا ہدایت ہوئی کہ جسطرح ممکن ہو اوسکو گرفتار کرے اوس نے

شہزادوں کے اجتماع کو غنیمت سمجھکر اون سے ہلدیہ کو گرفتار کرانا چاہا مگر اونکو تجربہ سے بہت عقل ہوگئی تھی اس موقع پر اونھون نے بہت مفید شرطین منظور کرالین اور راون کے ذریعہ سے صرف اسی خدمت کا اجر کافی نہین لیا بلکہ اپنے اور دربار کے درمیان روابط آیندہ کی بابت اطمینان کرلیا۔

شرط اول یہہ تھی کہ قصبات تھوئی وگوہاکہ وغیرہ جو ہلدیہ سے ضبط کئے تھے فوراً واگذاشت کردئے جاوین۔

دوسرے یہہ کہ بجز اوس خراج کے جو اونھون نے بخوشی قبول کیا تھا اور دارالحکومت مین داخل کرتے رہینگے دربار دیگر خراج کے مطالبہ سے دستبردار ہوجاوے۔

تیسرے یہہ کہ کھنڈیلہ مین راج کی فوج کے جانے سے بڑی مصیبت نازل ہوئی اسواسطے آیندہ کو راج کی فوج شیخاواٹی مین نہ بھیجی جاوے گی۔

چوتھے یہہ کہ شیخاواٹی سے نوکری کیواسطے فوج دربار مین رہے گی اور راج سے اوسکی تنخواہ ملے گی۔

یہہ عہدنامہ منضبط کرکے اور دس ہزار روپیہ بطور پیشگی تنخواہ لیکر شیخاوت اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ تعمیل حکم ہلدیون کی گرفتاری مین مصروف ہوئے مگر جلد دریافت ہوا کہ دربار کا قول وفعل یکسان نہین ہے اور ہلدیون کی فوج برخاست ہوجانے سے بجز اسکے کہ بجائے اوسکے روڑا رام متعین ہوا اور کچھہ نتیجہ نہ نکلا مجبوراً اونھون نے بزور بازو انصاف حاصل کرنا چاہا یعنی جن مقامات پر فوج تھی حملہ کرکے فوج کو نکالدیا اور اپنے اپنے

قصبون پر دخل کرلیا۔

اسی اثنار مین نرسنگ داس سے بقایا زرخراج کا تقاضا ہوا اوس نے براہ
نادانی اہلکار راج کو کہ وزیر کا بہائی تہا پتہرون سے مارا اوس نے فوراً چیپو
جاکر راجہ کے پیرون پر پگڑی ڈالی وہان سے ضبطی کہنڈیلہ اور گرفتاری
نرسنگ داس کا حکم ہوا اوس نے قلعہ گوبندگڈہ مین بیٹہہ کر مقابلہ شروع کیا
مگر پرتاپ سنگہ جس نے کوئی امر ناواجب نہین کیا تہا بدستور کہنڈیلہ مین رہا
راج کی فوج بحکوم آسارام نے کہنڈیلہ کو گہیر لیا اور دونون سردارون کو گرفتا
کرنا چاہا پرتاب سنگہ کو جو موجود تہا کچہہ تکلیف ندی اور نرسنگ داس کی گرفتاری
کیواسطے فریب پیدا کیا سردار منوہرپور کے بچن سے اوسکو بلوایا وہ بچن کے वचन
اطمینان پر بخوشی آگیا آسارام نے براہ فریب اداے خراج کا اقرار کردیا اور
وقت اداے مقرر کرکے وہان سے کوچ کیا اور نرسنگ داس کہنڈیلہ مین رہنے
لگا اسطرح اوسکو دہوکہ دیکر آسارام تیسرے روز اولٹا پہرا اور رات کیوقت
نرسنگ داس کا مکان گہیر کر اوسکے لیجانیکا حکم دیا اول تو اوس نے خودکشی کا
اقدام کیا مگر جب لوگون نے اوس سے باز رکہا تو مجبوراً آسارام کے پاس گیا
پرتاب سنگہ عندالطلب از خود آگیا نرسنگ داس سے رہائی کا پیغام ہورہا تہا
اور پرتاب سنگہ کو کچہہ بہتری کی امید تہی کہ اسطرح دونون کے متوسل
غافل ہوگئے ایک روز جسوقت کہانا کہا رہے تہے مسلح آدمیون نے گہیرلیا اور
بعد گرفتاری پردہ دار گاڑی مین سوار کرکے پانسو سپاہیون کی حراست
سے صدر کو چالان کیا وہان سے پہونچتے ہی آمیر کے محبس مین قید ہوگئے

رئیس اور مصاحب اس تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے کہنڈیلہ خالصہ
ہوگیا اور فوج مین سے پانچ سو آدمی کی جمعیت متعین ہوئی چہوٹے سردار
باقرار اداے خراج و عدم مداخلت خالصہ کہنڈیلہ اپنی اپنی جاگیرون پر قابض
رہے

दीनाराम
یہہ واقعات سنہ ۱۷۹۸ء کے ہین جس زمانہ مین دینارام بوہرہ جے پور کا وزیر
تہا بفور استماع خبر فتح آسارام کے وہ بہی اوسطرف روانہ ہوا اور اودیپور
مین اوسکے شامل ہوکر دونون ساہونون نے خراج وصول کرنے کی غرض
سے کوچ کرکے پرسرام پورہ مین پہونچے اور بطور تاکید کل ٹہاکرون پر دہونس
جاری کی ساہونون نے از حد ناراض ہوکر دینارام کو لکہا کہ فوج برخاست
کرلے اور جہونجہنون کو چلا جاوے زر خراج کہ دس ہزار روپیہ سر دست ہوچکا
ہے کل جمع کرکے داخل کیا جاویگا اور ایسا نکرے گا تو بہتر ہوگا یہہ امر سب نے
منظور کرلیا تہا مگر باگہہ سنگہ برادر سردار کہنڈیلہ کہ با وصف خیر خواہی راج کے
بد عہدی ہونے پر بہت افروختہ تہا بزور سلاح مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا پانچسو
آدمی کہیڑی کے اوسکے شامل ہوگئے اونہون نے سنگہانہ اور فتح پور سے روپیہ
जार्ज तामस
جمع کرکے جارج تامس صاحب کو ان ریاستون مین تلاش معاش پہرتا تہا
نوکر رکہا اس موقع پر جے پور کی کل نقدی اور جاگیر کی فوج جمع ہوگئی تہی مگر
باوجودیکہ وہ شیخاوتون سے تعداد مین زیادہ تہے تامس صاحب اور اونکی
قواعد دان فوج کے ذریعہ سے شیخاوتون کے کہے کا معاوضہ ہوگیا تہا لڑائی
شروع ہوتے ہی فوج جے پور محکوم روڑارام تاب مقابلہ نہ لاسکی جبتک تو پہ

بہاگ گئے اس سپہ سالار کی بزدلی اور بدچلنی سے جو نقصان ہوا اوسکا تلافی
کرنیکے واسطے سردار چومون نے غول بنایا اور اوسے لیکر خود تاسن صاحب
کے دستہ پر اونکی توپون تک حملہ آور ہوا طرفین سے بڑا کشت وخون ہوا اور
اوسکا مطلب یعنی راج کی توپون کا واپس لینا حاصل ہوگیا خود سردار چومون
جسکا نام رنجیت سنگہ تہا مجروح شدید ہوا اور بہادر سنگہ و پہاڑ سنگہ کہنگاروت
مع دیگر سرداران گراپ کے گولون سے مارے گئے توپین لے لے کر تاسن صاحب
اور اون کے ہمراہی فتح سے محروم ہوکر انجام مین مفرور ہوئے کہنڈیلہ کے
قیدی سردارون نے اس فساد اور اپنے وطن دارون کی احدیت کو اپنی
رہائی کیواسطے موقع مناسب سمجہکر اونکو اس باب مین لکہا اور بعد ران حال
روڑا رام سے امداد چاہی اوس نے اس شرط سے کہ رایسلوتون کی جمعیت
کثیر اوسکے شامل ہوکر اونکی درخواست کے موافق کام کرے مدد دینے کا اقرار
کیا سنے باگہہ سنگہ کو پسند کیا کیونکہ فریقین اوسکو معزز سمجہتے تہے منتظم کہنڈیلہ
سنے ہی کہ راج سے مقرر ہوا تہا بضرورت انتظام مالگذاری اوسکو رکہنا ضرور
سمجہکر بجمعیت قلیل برادران قلعہ کہنڈیلہ مین رہنے دیا تہا مگر جب وہ بتحت
سپہ سالار راج افسر فوج شیخاواٹی مقرر ہوا کہنڈیلہ مین اوس نے اپنی طرف سے
اپنے چہوٹے بہائی لچہمن سنگہ کو چہوڑا ۔

हनवंतसिंह सलहदीवाल

جس وقت یہہ خبر ہنونت سنگہ سلہدی وال خلاف پرتاب سنگہ محبوس کے پاس پہونچی کہ باگہہ سنگہ
فوج مین شامل ہوگیا اوس نے فوراً قلعہ مین دخل کرنیکا قصد کیا رات ہوتے
ہی کمند ڈالکر اندر داخل ہوا اور قلعہ کی سپاہ کو قتل کر ڈالا جب باگہہ سنگہ نے

بمقام رانولی یہہ حال سُنا وہ وہان سے واپس آیا اور قلعہ پر حملہ کیا شہر کے لوگ بہی جو جوان سردار کی ہلاکت پر بہت ناراض ہوئے تہے اوسکے شامل ہوئے گرمی شدت سے پڑتی تہی اور قابضان قلعہ جنکو اپنے سردار کی معافی کی امید نہ تہی ہمہ تن لڑائی مین مصروف تہے حملہ آورون کو سامان رسد خاطر خواہ پہونچتا تہا اور کسیکو کچہہ خوف نہ تہا تا بحدیکہ عورتین بہی اون کے پاس بخطر جاتی تہین اور جسوقت کہ زینہ لگا یا گیا سبار کباد گاتی تہین انجام قلعہ مین سے چادر پہری اور دروازہ کہلا مگر قاتل گرفتار نہو سکا مفرور ہو گیا ـ

मानजीहमा جے پور مین دینا رام کی جا پر مانجی داس مصاحب ہوا اور رور ودہارام باوصف شکست اور ذلت کے شیخاواٹی مین تحصیل خراج کرتا رہا اوس نے کہنڈیلہ کی مالگذاری ایک برہمن کو بیس ہزار روپیہ سال مین ٹہیکہ دی اوس برہمن نے بشراکت ایک اور شخص کے جے پور کے ماپ و راہداری کا ٹہیکہ لیا ان دونون ٹہیکون سے بہت

माप राहदारी فایدہ اوٹہا کر اونہون نے کہنڈیلہ کے اراضی منضبط کا ٹہیکہ لیا اول سال مین منافع ہوا اسپر دو سال آیندہ کا ٹہیکہ لیا اوسکے ساتہہ سلح پوشون کی جمعیت تہی اوس کی مدد سے اوس نے باشندگان علاقہ کو جا و بیجا مطالبہ سے تنگ کر دیا اور جس نے عذر و انکار کیا اوسکو زد و کوب کیا تا بحدیکہ بعض سردارون کے قلعات مین دخل کر لیا اس تشدد و زیادتی سے رالسلوتون کا ضبط ہاتہہ سے جاتا رہا اور اوسی اثنا مین محبوس سردارون کے پاس سے اپنی رہائی سے مایوس ہونیکا پیغام آیا کہ اسپر وے علانیہ باغی ہو گئے اور یکبارگی کہنڈیلہ پر حملہ کر کے باوجود مقابلہ سات ہزار داودپنتہیون کے پروہت کو نکال دیا اور سپاہ کو قتل کیا بعد ازان

दादू पान्थियों

علاقہ جے پور مین جاکر تاخت وتاراج شروع کیا راج سے اور فوج متعین ہوئی کہ
اوسکے زور سے اونکی جمعیت منتشر ہوئی رانولی وغیرہ کے چند سرداروں نے صلح
کرلی مگر چہوٹے سرداروں نے یہان سے مفرور ہوکر ملک مارواڑ و بیکانیر مین
پناہ لی سنگرام سنگہ سوجاوا س کا کہ پرتاپ سنگہ کا چچازاد بہائی تہا مارواڑ مین
گیا اور باگہہ سنگہ وسورج سنگہ کو رئیس بیکانیر نے زمین دی مدت تک بامید انصاف
ودستگیری راج کے بسر اوقات کرتے رہے مگر جب اوس سے مایوس ہوئے تب
شہر جے پور کے دروازہ تک شورش وفساد برپا کیا -

سنگرام سنگہ نے سرگروہ بارہٹہیہ یعنی باغیان ہوکر ڈہونڈار کو تباہ وویران کیا
اکثر مقامات پر رکہوالی مقرر کی اور جہان کہین راج کا تہانہ ملا قتل کرڈالا جے پور
سے چند میل پر قصبہ کہوہ ہے اوسکو لوٹ کر قتل کیا اور شہر جے پور کی فصیلون کے
نیچے سے اپنی سواری کے واسطے گہوڑے لیگئے انجام کار باغیون کے کئی سوسوار
ہوگئے اور کل رعایا اونکی ظلم وتعدی سے نالان ودادخواہ ہوئی اسپر راج نے شیام سنگہ
سادہانی سردار لباوا کی معرفت بچن دیکر سنگرام سنگہ کو بلوایا جب وہ جے پور مین
آیا کل شہر والے اور خصوص سکہہ سوار ملازم راج اوسکے گرد جمع ہوئے اور سب نے
اپنے گہوڑے اونٹ وہتیار وغیرہ مال مفروقہ شناخت کئے مگر اوسکے خوف سے کسی
کی یہہ جرأت نہوئی کہ اونکے واپسی کا دعوی کرے مصاحب راج کا یہہ دعوی تہا
کہ خواہ شیام سنگہ کی بدنامی ہوجاوے سنگرام سنگہ کو گرفتار کرلینا چاہیے شیام
سنگہ نے اس حال سے مطلع ہوکر اوسکو بہی مطلع کردیا دن رات مین یہہ خبر پہونچی کہ
سنگرام سنگہ توراوالی مین پہونچ گیا اور تورا اور لاوہ سنگہانیون مین سے اوس نے

ہزار آدمی جمع کر لیئے ہین اوس نے قصبون کا لوٹنا اور ساہوکار و دیگر آسودہ حال باشندون
سے مصادرہ لینا شروع کیا جنہون نے اداے زر سے انکار کیا اون کو بطور اول
گرفتار کرکے لے گیا اور بعد ایصال زر رہا کیا قصبہ مادہوپور جاگیر رانی کا اوس نے
محاصرہ کیا تہا کہ عند المقابلہ اوسکے گولی لگی اوس کی لاش کو رانولی ہین لیجا کر داغ
دیا اور بشمول دیگر جہوجہار یعنی شہیدان جنگ کے اوسکی چہتری تعمیر ہوئی اوسکا بیٹا झुंझार
بہی مدت تک اوسیطرح غارتگری کرتا رہا آخرکار راج سے اوسکو قدیم جاگیر سوجاواس
واگذاشت ہوئی اور اوس نے وہان بود و باش اختیار کی۔

شیخاواٹی ہین یہہ شر و فساد ہو رہا تہا کہ اسی اثنا ہین تاریخ راجپوتانہ کا نہایت
مشہور واقعہ ظہور پذیر ہوا یعنی بطلا ہر اوسکا سبب دعوی مناکحت کشن کنور دختر راجستان
دختر رئیس اودے پور تہا مگر تمہید اوسکی شیخاواٹی خصوص مارواڑی سرداروںکی
طرف سے پیدا ہوئی تہی اور مقصود خاص یہہ تہا کہ راجہ مانسنگہ والی جودہ پور کو
بیدخل کرکے دہونکل سنگہ کو بجاے اوسکے مسند نشین کیا جاوے اوس زمانہ ہین
جے پور کا مصاحب راے چند تہا اوس نے اس غرض سے کہ اوسکے آقا کا دعوی
ازدواج کشن کنور پیش جاوے دہونکل سنگہ کی تائید و دستگیری کی۔

وزیر نے شیخاوتون سے مدد لینے کیواسطے اپنے بہائی کر پارام کو بہیجا اونہون نے
اپنی طرف سے کشن سنگہ کو ثالث مقرر کیا اور اودے پور کے گہاٹہ ہین کہیتر جمع खेड
کی اوسی مقام پر عہدنامہ جدید منضبط ہوا اوسکی مقدم شرط یہہ تہی کہ راجگان کہنڈیلہ
کو قید سے رہا کیا جاوے اور تاوقتیکہ خراج معینہ ادا ہوتا رہے معاملات شیخاواٹی
ہین راج سے مداخلت نہوا کرے بعد ازان دس ہزار شیخاوت جمع ہو کر اپنے مالک کے

ساتھ جہان اوسکا ارادہ ہوجانیکے واسطے تیار ہوئے اور صرف ایک بیٹیہ یعنی خوراک (पेटखा)
روزمرہ جب تک پردیس مین رہین لینا قرار پایا اس قرار داد کے بعد شیام سنگہ چانپاوت چांपावत
سردار پوکہرن کا بہتیجا اور کرپا رام ملکہ کہتیڑی کو گئے اور وہان سے دہونکل سنگہ کو पोखकरन
لشکر مین لائے اثنائے راستہ مین اونکو انندی کنور دختر راجہ پرتاب سنگہ مرحوم و आनन्दीकंवर
بیوہ راجہ بہیم سنگہ والی مارواڑ والدہ دہونکل سنگہ کو ملی اوس نے دہونکل سنگہ کو بطور
پسر متبنی اپنی گود مین لیا اور سب متفق ہوکر شہر جے پور مین جہان مارواڑ پر حملہ کرنے
کو فوج جمع ہوتی تہی پہونچے۔

فوج کا کوچ ہوکر بمقام کہاٹو کہ کہنڈیلہ سے دس میل ہے مقام ہوا وہان راجہ بیکانیر खाटू
و دیگر مددگارون کا انتظار تہا کہ شیخاوتون نے راجگان کہنڈیلہ کی رہائی کی تاکید
کی کہ ہم اپنے ہی سردارون کے تحت مین جو اس فوج متفق کی ہر ایک سردار سے
زیادہ نامور و مشہور ہین چلینگے اب اسمین عذر کرنا غیر ممکن تہا چندروز مین دونو
سردار بعزت و تکریم سے اونکے سپرد کئے گئے کہ اونہون نے شیخاوتون کی دریان
کہ رایسلوت - سادہانی - بہوجانی - لاڈخانی وغیرہ بلکہ پار و تہیہ بہی زرد جہنڈہ रायसलोत
کے گرد سب جمع تہے ڈیرہ کیا اور سب خوش ہوئے اس مہم کے حالات تاریخ साधानी भोजानी
مارواڑ مین جہان اونکا مناسب موقع ہے مفصل لکہے جاوینگے یہان اسیقدر लाडखानी
کافی ہے کہ اس لڑائی کی نیکنامی و بدنامی مین شیخاوت ہر طرح شریک رہے اور
وطن کو معاودت کرنے سے پیشتر راو نرسنگ اور اوسکے باپ دونون کو کہنڈیلہ
آبہی سنگہ خلف نرسنگ داس اپنے باپ کا جانشین ہوکر فوج مین شامل رہا اور جب
لڑائی ختم ہوئی کہنڈیلہ کو واپس آیا مگر دربار جے پور یہہ نہین چاہتا تہا کہ کہنڈیلہ

کو واگذاشت کرے اسواسطے راجگان کہنڈیلہ بضرورت معاش ڈیڑہ سو سوار لیکر
راجہ بختاور سنگہ والی الور کے پاس گئے مگر اوس نے کچہہ التفات نہ کیا کہ وے پندرہ
روز بعد وہان سے چلے گئے پرتاب سنگہ مع اپنے بیٹے کے باپو سیندہیہ مرہٹہ बापूसेंधया
کے پاس کہ دیوسہ مین مقیم تہا گیا اور سوہن سنگہ نے حسب رواج قدیم اپنے घोसा
خاندان کے گوبند گڈہ لینے کا ارادہ کیا اوس نے لباس بدلکر کل حال دریافت
کیا اور اپنے خاندان کے ساتہہ آدمی جمع کرکے ایک نالہ مین چہپا دئے شب کو
کمند ڈالکر قلعہ مین داخل ہوا قبل اسکے کہ خفتہ سپاہ بیدار ہو پہرہ والون کو قتل
کرڈالا قلعہ پر قبضہ کرلیا اور باقیماندہ سپاہ کو نکالدیا ایلوتون کا نقارہ سنکے
ہی لاڈخانی اور مینہ اور دیگر راجپوت قلعہ مین جمع ہوگئے اور چند ہفتوں مین ہنونت سنگہ
کے تحت مین بدعہد راج کے مقابلہ کیواسطے دو ہزار آدمی جمع ہوگئے کہنڈیلہ
اور گردنواح کے قصبے خالی ہوگئے فوجین بہاگ گئین اور خوشحالی داروغہ
اس ذلت وخرابی کی خبر لیکر جے پور کو گیا یہہ اوسی کی حرام خوری کا نتیجہ تہا کہ
راج سے سو آدمیون کی تنخواہ لیتا تہا اور صرف پینتیس آدمی رکہتا تہا جے پور
سے رتن چند مع دو پلٹن اور توپون کے متعین ہو کر خوشحالی کو حکم ہوا کہ اگر کہنڈیلہ
پر پہر قبضہ نہ کریگا تو سخت سزا پائیگا ہنونت سنگہ نے انتظار حملہ آوری نکرکے اور
شہر سے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک حملہ مین خوشحالی کو سفر در کردیا اور اگر اوسوقت وہ
مجروح نہوتا اور لاڈخانی پیچہے نہ رہجاتے تو فوج دربار کو شکست مطلق ہوجاتی
مجبور ہنونت سنگہ بہاگ کر شہر مین گیا اور دو حملون کا مقابلہ کیا ایک معرکہ مین تیرہ
سلح پوشون کو کہ راجہ کی خاص چوکی سکے از دم تیغ ہلاک کیا قلعہ مین صرف تانکہ کا हांका

پانی خرچ کیواسطے تہا اور اسوجہ سے وہ قلعہ خالی کرنیوالا تہا کہ اس اثنا مین بلاج نے اوسکو پانچ قصبات دینے کا اقرار کیا اوس نے منظور کرلیا اور لڑائی ختم ہوئی ۔

جے پور کی وزارت مین اور انقلاب پیدا ہوا خوشحالی رام بعمر چوراسی سال جیلخانہ سے رہا ہوا اور پہر بہی ایک دفعہ عہدہ انتظام ریاست پر مقرر ہوا وہ راجہ پرتاپ سنگہ کے عہد مین قید ہوا تہا اور وقت انتقال راجہ نے دو وصیتین کی تہین اول یہہ کہ اول تو بوہرہ کو رہا نہ کیا جاوے اور خدانخواستہ کوئی آیندہ کا راجہ اوسکو رہا کرے تو لازم ہے کہ با اختیار مطلق منتظم ریاست مقرر کیا جاوے دوسرے یہہ کہ فوجداری کا عہدہ بہوپ سنگہ گوگاوت کے خاندان مین رہے کہ مثل مارواڑ کے بہٹیون کے یہہ خاندان نہایت وفادار ہے ۔

اوسکے مقرر ہوتے ہی سرداران شیخاوالی کے وکیل اوسکے پاس آئے اور درخواست کی کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی موروثی زمین پر قابض ہوجاوین بمقتضاء طبیعت و مصلحت وقت بوہرہ ٹہاکرون سے ہمیشہ راہ و رسم رکہتا تہا اوس نے اون کے حق مین اپنے آقا سے سفارش کی کہ بہائی بیٹون کی خیرمندی سے راج کی مضبوطی ہے باوصف سرکش و عدول حکم ہونے کے یہی وہی جب ریاست پر آفت آتی ہے امداد کرتے ہین مثلاً جب مارواڑ پر فوج کشی کی ضرورت ہوئی تو دس ہزار شیخاوت شریک حال ہوئے تہے اور سرہٹون کی مداخلت صرف جب ہوئی ہے کہ ان لوگون مین باہم اتفاق پیدا ہوا ہے غرض اس سفارش پر بوہرہ کو حکم ہوا کہ جیسا مناسب سمجہے کرے اوس نے کل رایسلوتون کے ذمہ ساٹہہ ہزار

روپیہ سالانہ خراج مقرر کرکے اور چالیس ہزار روپیہ نذرانہ لیکر راجگان کہنڈیلا
اور ماتحت سرداروں کو پٹہ جات کر دئے مگر ریاستون مین اتنے لوگ با اختیار
ہوتے ہین کہ یہہ ضرور نہین ہے کہ حکم ہوتے ہی خواہ نخواہ اوسکی تعمیل ہو باوجودیکہ
رئیس اور مصاحب دونون کا حکم ہو گیا تہا ناگون نے جو قلعہ کہنڈیلہ مین متعین تہے
کچہہ تعمیل نکی ہنونت سنگ نے لوہرہ کیطرف سے اشتباہ بدعہدی کرکے راجگان کہنڈیلہ
کو بزور اسلاح لینے کی صلاح دی اور خود اوسکا مہتمم ہوا اون کے پاس پانچسو
آدمی تہے اونمین سے ہنونت سنگ نے بیس آدمی منتخب کئے اور اونکو لیکر بہ
تبدیل لباس اوسے گڈہ مین چلا گیا اوسکے پیچہے سے بیس آدمی اور داخل
ہو گئے اور باقیماندہ قلعہ سے باہر لگے رہے یہہ سب بندوبست ہو گیا تب ہنونت سنگ
نے اپنا اظہار کیا اور کہنڈیلہ کا پٹہ جدید دکہلایا ناگون نے اوسکی تعمیل مین پیش و پس
کیا تو وہ شمشیر برہنہ کرکے لڑائی پر مستعد ہوا تب مجبور ناگون نے قلعہ خالی کر دیا
اور ابھی سنگ و پرتاب سنگ اپنے ویران مکانات مین مسکن گزین ہوئے مصیبت
و ناتجربہ کاری کے سبب سے اونہون نے اپنے رشتہ دار کی نصیحت قبول کی
اور اوسکی مہربانی سے مالک موروثی پر قائم ہوئے اور قدیم نزاع جو اونکے
محل پہر سپہر پر لکہی ہوئی تہی ظاہرا رفع ہو گئی ۔
اون کی دخل یابی سے تہوڑے دنون بعد شیخاوتون کی فوج میر خان غارتگر کے
मोमगढ़ مقابلہ کیواسطے طلب ہوئی اوسکے سالار محمد شاہ خان پہر قلعہ ہتوم گڈہ قریب
ٹونک مین جے پور کی کل فوج نے بہ تحت راو چاند سنگہ دونی والہ کے حملہ کیا تہا
فتح ہونے والی تہی کہ اسی اثنا مین ایک واردات ہو گئی کہ اگرچہ اصل مین خفیف

تھی اوسکا نتیجہ نہایت پر مضرت ہوتا اس بیڈھنگی فوج مین سے کہ تحت امیر کے ہر قسم
کے لوگون سے مرکب تھی شیخاوتون کے گروہ نے ٹونک کے علاقہ کا ایک گانو
لوٹا وہان ایک گوگاوت راجپوت رہتا تھا اوسکا بھی سب مال لٹ گیا اوسکا لڑکا
فوج کے افسر چاند سنگہ کے پاس گیا اوسیکا ہمقوم تھا مستغیث ہوا چاند سنگہ نے
اوسکے ساتھہ سلیح پوش کر دئے کہ اوسکا مال واپس کرادین شیخاوتون نے انکار
کیا اور جمع ہوکر مستعد مقابلہ ہوئے چاند سنگہ نے بھی اور آدمی بھیجے راجگان
کھنڈیلہ بذات خود اور کل شیخاوت بجز راو راجہ سیکر موقع پر پہونچے ادہر سے
چاند سنگہ نے نہ فقط بطور سردار گوگاوتون کے بلکہ بحیثیت سپہ سالاری جے پور فوج
کا ایک ایک آدمی جو مل سکا بھیجدیا اسطرح اسباب کی جنبہ کا میدان پر جے پور
کی کل فوج جمع ہوکر آپسمین خونریزی پر مستعد ہوگئی تلوارین میان سے باہر
ہوگئی تھین کہ ایک کھنگاروت سردار نے درمیان مین آکر ثالثی کر دی کہ اول
گاڑیان سرداران کھنڈیلہ کے ڈیرہ پر جاوین اور وے اونکو اپنی خوشی سے
سپہ سالار فوج کے پاس بھیجدین شیخاوتون نے منظور کرلیا اور فساد موقوف ہوا
مگر چاند سنگہ کو رنج ہوا کہ اگرچہ بطور سپہ سالار فوج کے میری اطاعت ہوئی مگر گوگاوتون
کی سرداری کیوجہہ سے ہتکی ہوگئی۔

لچھمن سنگہ سردار سیکر جو شیخاوتون سے علیحدہ رہا اوسکی یہہ غرض تھی کہ اگر یہہ
لوگ مارے جاوین تو مجھکو حاکم کھنڈیلہ ہونیکا موقع ملجاوے شیخاوتون کی علیحدگی
سے بوجہ گڈہ کا محاصرہ موقوف ہوکر فوج کا کوچ ہوا تو جس حالت مین سب
جے پور کے راستہ سے پھر کر جاتے تھے سیکر والہ براہ راست اپنے وطن کو

सीसोह

اور وہان سب تکلیف نہ کرکے سیسوہ پر حملہ آور ہوا اور ٹہہا کرون کو جنسے ابھی لڑرہا تہا بعد صلح و مصالحت دو لاکہہ روپیہ دینا کرکے اون سے وہ دستہ فوج بہ تحت منو و مہتاب خان حاصل کی مہتاب خان نے چند روز پیشتر ہی ہنونت سنگہ منتظم جاگیر صغیر سن راجگان سے بالعوض عدم مداخلت و حفاظت جاگیر مذکور کے پچاس ہزار روپیہ لیا تہا مگر اسپر بہی بے ایمان ہوگیا۔

بہادر ہنونت سنگہ جس نے اپنی دلاوری سے ریاست بحال کی تہی مستعد مقابلہ ہوا اوس کے دشمن نے روپیہ کو کہ بے ایمانی سے جمع کیا تہا بہت فضولی سے خرچ کرنا شروع کیا اور رپواسہ وغیرہ چند سردار اوسکی طرف ہوگئے تین ہفتہ تک عنقریب مسمار قلعہ سے دشمن کا مقابلہ کرکے وہ دست بقبضہ ہوکہ باہر نکل آیا اور کوٹ فتح کرلیا وہان اوس نے اپنے خاندان کے وفادار لوگون کو جمع کیا اور کہنڈیلہ کیواسطے مرنے یا فتح کرنیکا قطعی ارادہ کرلیا دیگر سردارون نے صغیر سن راجگان پر اسطرح بلا اشتعال و صرف بطمع زیادتی کرنے کو بہت برا سمجہا اور نہ صرف بوجہہ بے انصافی بلکہ رایسلوت کے چہوٹے خاندان کی ناواجب حرص اور کل کے دشمن کو حامی بنانیکے سبب سے بہت رنجیدہ ہوئے اکثر اوسکے خلاف مستعد جنگ ہوئے اور بعض ملک کا حصہ بطور رشوت لینے کیواسطے اوسکے شریک ہوئے بعض جو ایسے ایماندار تہے کہ رشوت لینے پر رضامند نہوئے اپنے گہرونکو بچانیکی ضرورت سے بخوف فوج میر خان مطلوبہ سیکر علیحدہ ہوگئے دربار نے بسبب فنا و ہجوم گڑہ کے جسکو سب نے کہنڈیلہ والون کی شرارت سے منسوب کیا کچہہ مزاحمت نکی۔

صرف ہنونت سنگہ اور چند سو آدمی اوسکے خاندان کے رہ گئے تین مہینے تک وسے
قلعہ سے باہر ایک مقام سے لڑتے رہے آخر مین جب بہت قریب مورچے آگئے
لوگون نے اوسکو قلعہ مین جانیکی فہمایش کی اوس نے بہادری سے انکار کیا
کہ اگر ہم دیوار کے پیچہے جاکر پناہ لینگے تو کہنڈیلہ ہمیشہ کو جاتا رہیگا اور بہائیون کو
ہدایت کی کہ یا تو فوج کو پس پا کرو یا مر جاؤ انہون نے بزور شمشیر فوج کو توپون
سے ہٹا دیا اور مورچے خالی کرا لیئے وہ بہت خوش ہوا مگر دشمن نے پہر لڑائی کی
کہ صبح سے شام تک جاری رہی پہر حملہ ہوا اور دشمن کو ذلت سے ہٹا دیا مگر جسوقت
ہنونت سنگہ اپنی جمعیت سے دشمن کی توپون پر پہونچا اوسکے گولہ لگا فتح تو اونکی
ہی رہی مگر اونکا افسر مارا گیا اس سے ہراسان ہو گئے اور قلعہ کے اندر چلے گئے
یا تو پٹہان اور سیکر والے اور اونکے ہمراہی سب اوسکے جنازہ کے ساتہ گئے دو
روز مجروح و مقتولون کو اوٹہانے کے واسطے وقفہ ہوا تب پیغام صلح ہوا مگر
قلعہ والون نے انکار کیا سردار اودے پور کے پاس جو ابتدا سے حق بجانب
رہا تہا جسوقت انتقال ہنونت سنگہ کی خبر پہونچی اوس نے آدمی اور رسد بہیجکر
مدد کی اور کہیتڑی کا سردار بہی اپنے گہر پر ہوتا تو وہان سے بہی بہت مدد ہوتی
مگر وہ دربار مین تہا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کی تہی کہ جس طرح سردار بسائو کی صلاح
ہو ویسا کرے مگر وہ ملک مقبوضہ مین سے حصہ لینے کی طمع سے سیکر کا شریک ہو گیا
تہا تاہم قلعہ کی فوج باوصف ہر طرح کی تکلیف کے پانچ ہفتہ تک اور بہی لڑی
اور اونکی خورش خشک غلہ پر جو بنیے لاتے تہے منحصر رہگئی اسوقت مین دس گانو
کا اقرار ہو کر اونہون نے قلعہ خالی کر دیا پرتاب سنگہ نے تو اپنے حصہ کے دیہات

پر قبضہ کر لیا مگر ابہی سنگہ کو جسمین رایسل کی ہمت تہی گوارا نہوا کہ اپنے مجرم رشتہ دار
و بالحت کا احسانمند ہوا اگر پرتاپ سنگہ بہی ایسا کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ لچہمن سنگہ مالک
کہنڈیلہ کو ان سرداران کو اونکی موروثی زمین پر رہنے دینے کا بہت افسوس
تہا اور اونکو خارج کرنے مین وہ صرف اسیکا انتظار کرتا تہا کہ ملک مقبوضہ پر
بہ استقلال قابض ہوجاوے سنہ ۱۸۱۴ء مین دونون شریک یعنی ابہی سنگہ و پرتاپ سنگہ
جہونجہنون مین جاکر رہے اور ہر ایک سادہانیون کے مشترک خزانہ سے پانچ
روپیہ یومیہ پانے لگا اور اونکو پہر کہنڈیلہ ملنے کی کچہہ امید نہ رہی سنہ ۱۸۱۷ء مین
مہر شیوناراین صاحب جے پور کو روپیہ کی ضرورت شدید پیش آئی اور میرخان
کا مطالبہ ادا کرنے کیواسطے اوس نے چاہا کہ سردار سیکر سے جو مدت سے خواہان
تہا کہ میری تحصیلات ناجایز دربار سے منظور ہوجاوین کچہہ لیوے اسواسطے یہہ
قرار پایا کہ پانچ لاکہہ اپنے پاس سے اور چار لاکہہ بہ امداد حکومت جے پور سادہانیون
سے وصول کرکے کل نولاکہہ روپیہ داخل کرے اور کہنڈیلہ کا پٹہ حاصل کرے میرخان
وکیل طرفین اس زمانہ مین رانولی مین مقیم تہا لچہمن سنگہ نے اوس سے وہان
ملکر روپیہ داخل کیا اور اوسکی رسید راج مین داخل کرکے پٹہ لیا۔
لبعدازان لچہمن سنگہ دربار مین گیا اور ایک سال کا خراج کہ آیندہ کیواسطے ستاون
ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوگئی دیکر اپنے آقا راجہ جگت سنگہ سے خلعت مسند نشینی
حاصل کیا اسطرح سیکر والون کی طمع اور دربار کی تلون طبعی اور سادہانیون
کے حسد اور حرص سے وارثان رایسل کا حق موروثی تلف ہوگیا۔
لچہمن سنگہ نے بذریعہ لیاقت اور دولت کے دربار جے پور مین جلد رسوخ

حاصل کیا مگر اس سے پروہت مصاحب کو حسد پیدا ہوا اور لچھمن سنگھ کا بہت
نقصان ہوا اسکا سبب یہہ کہ ایک برہمن نے دیہات کھنڈیلہ کا ٹھیکہ لیا تھا اور بسبب
تشدد و زیادہ ستانی کے وہ وہان سے بذلت نکالا گیا مگر وہ اپنی بلند ہمتی
کی تدبیرین کرتا رہا اوس نے اپنے مربی مصر شیونراین کا اقتدار کم کیا کہ اوسکو
خودکشی کرنی پڑی اوسکے بیٹے کو بھی مایوس کر دیا اور فریب و دغا بازی سے
خود آمیر کی مصاحبت پر مقرر ہوا لچھمن سنگھ زبردست آدمی تھا اوس سے
ہر موقع پر صلاح لیجاتی تھی اوسکو یہہ امر ناگوار تھا اسواسطے اسکے بھی پست
کرنے کی تدبیر کی اور چاہا کہ وہ اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہو جاوے اس
غرض سے کھنڈیلہ پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ساد ہانی طمع اور حسد کے جوش مین آکر
اپنے اصلی فوائد کو بھول گئے اور راج کی فوج کے شامل ہو کے کھنڈیلہ کا
محاصرہ ہوا اس موقع پر لچھمن سنگھ نے بڑی دانائی سے کام کیا خود تو باطمینان
جے پور مین موجود رہا کہ اس سے پروہت کا کینہ رفع ہوا اور کھنڈیلہ کی حفاظت
کیواسطے جمشید خان نامی ایک شخص کو روپیہ دیکر اوسکی پلٹن بہ وہت پرچڑھوائی
اسطرح لچھمن سنگھ کی حسن تدبیری سے لاچار ہو کر برہمن نے محاصرہ چھوڑ دیا
اور جے پور کو چلا آیا وہان اوس نے سب پردہ اوٹھا کر اوسکو قید کرنے
کی تدبیر کی رئیس سیکر بمشکل تمام بچکر گیا پچاس سوار لیکر بھاگا دشمن متعاقب
ہوا اوسکی اور اوسکے شریک سردار ساموود کی جایداد ضبط ہوئی ساد ہانیون
نے بافسری سرداران کھیتڑی وبساؤ پروہت کے چلے جانے پر بھی حملہ کیا
اور ابھی سنگھ نے جسکو ایک دفعہ پھر بھی اوسکے زادبوم دکھلانے کیواسطے

لیگئے تہے پہر شکست کہائی ۔

اب لچھمن سنگہ کے خاندان کا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ شیخ جی کے بیٹون مین سے
اول رائیسل کے سات بیٹے تہے اونمین سے چہوتہا ترمل جسکو راو کا خطاب
ملگیا تہا پرگنہ کانسلی پر جسمین چوراسی دیہات ہین قابض تہا اوسکے پسر ہرینگہ
بسارا — نے فتح پور کے قایم خانیون سے پرگنہ بلارہ جسمین ایک سو پچیس گانو ہین فتح
کیا اور بعد ازان پچیس گانو ریواسہ کے حاصل کیئے شیو سنگہ خلف ہری سنگہ نے
قایم خانیون کے مسکن خاص فتح پور کو لیکر اپنا دارالریاست بنایا اوسکے بیٹے
چاند سنگہ نے سیکر آباد کیا اور اوسکی اولاد خاص مین سے دیبی سنگہ نے اپنے
بلکیدی ٹہاکر شاہپورہ سے لچھمن سنگہ کو متبنی لیا لچھمن سنگہ مسندنشین ہوا تب
ہی سیکر کی ریاست رونق پر تہی اوس نے اور بہی ترقی دی اور کہنڈیلہ لینے
سے مدت پیشتر اوس نے اپنے بہائی بیٹون کے کل قلعات کو توڑ دیا تہا تاکہ
बिलारा — شاہپورہ کو بہی جہان خود پیدا ہوا تہا نہ بخشا اور نہ بلارہ و بہوٹہ و کانسلی
बिरोठ कासली — کے قریب ترین بہائیون پر رحم کیا بلکہ خاندان سیکر مین شامل ہوکر اپنے اصلی
خاندان شاہپورہ سے استقدر مغایرت پیدا کی کہ اوسکا باپ اوسکے تحت حکومت
مین رہنا گوارا نکرکے جے پور کو چلا گیا لچھمن سنگہ کے قبضہ مین پانچ سو آباد ان
دیہات تہے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تہی اپنا نام قایم رکہنے کی
غرض سے اوس نے لچھمن گڑہ کا قلعہ تعمیر کرایا اور چیدہ قلعون کی مرمت
کرائی اوسکی فوج مین آٹہہ پلٹنین بنام نہاد علی غول تہین اور ہر ایک پلٹن مین
توپخانہ تہا اور ہزار استقدر سوار جنمین نصف بارگیر دار تہے ایسی زبردست فوج

سکے ذریعہ سے اور باتفاق راج جے پور غالب ہے کہ اگر سرکار انگریزی اور
جے پور کے درمیان عہدنامہ ہوکر جنگ وجدل و ملک گیری کا انسداد نہو جاتا تو
لچھمن سنگہ کل شیخاواٹی کا مالک ہوجاتا ۔

بعد اختتام حالات کہنڈیلہ کے شیخاوتون کے دوسرے فریق معروف سادہانیون
کی کیفیت لکہی جاتی ہے کہ وے رایسل کے خلف سوم بہوجراج کی اولاد مین
ہین جب اوسکے سات بیٹون مین ملک تقسیم ہوا تہا اودے پور اوسکے حصہ مین
آیا بہوجراج کی اولاد کہ بہوجانی کہلاتی ہے بکثرت تہی اونہون نے بہی اپنے
وقت مین بہت عظمت حاصل کی اور نہ معلوم کسوجہہ سے اونکا دار الحکومت
اودے پور کل شیخاوتون کی پنچایتون کے واسطے مقام اجتماع ہوگیا ۔

بہوجراج سے چند پشت بعد جگرام اودے پور کا مالک ہوا اوسکے چند لڑکے جगराम
تہے اونمین سے بڑا ساد ہو دسہرہ پیدا اپنے باپ سے لڑکر نکل گیا اس زمانہ साधु
مین سادہانیون کا کل ملک قایم خانی نواب جہونجہنون فتح پور ما تحت سلطنت کی
قبضہ مین تہا سادہو نواب کے پاس گیا اوس نے پرورش کی اپنی ہمت و
لیاقت سے ترقی پاکر منتظم ریاست ہوگیا اوسکی ترقی آیندہ کی دو روایتیں
ہین شاید دونون صحیح ہون ایک تو یہہ کہ قایم خانی نواب لاولد تہا اوس نے
سادہو کو مثل بچہ کے پرورش کیا اور اوسکو پرگنہ جہونجہنون جس مین چوراسی
گانو ہین دیدیا دوسری روایت یہہ ہے کہ جب سادہو بحیثیت عہدہ منتظمی ریاست
پر بخوبی متسلط ہوگیا اوس نے نواب کو بود و باش کیواسطے علیحدہ گانو بتلادیا
اور اوسکی پنشن مقرر کردی اور قایم خانیون کو پیشتر سے ایسا برباد کردیا تہا

کہ وہ اس ناشکری شیخاوت کے اخراج کیواسطے آدمی جمع نہ کرسکا مجبور
وہ جہونجہنون سے بہاگ کر فتح پور گیا یہہ مقام یا تو اوسی کے علاقہ مین تہا
یا اوسکے کسی رشتہ دار کے قبضہ مین تہا اور وہان سے اوسکے نکالنے کی
साधु تدبیر کی اس ضرورت پر سادہو نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ برادری
کے لوگ جمع کرکے وہان پہونچے اوس نے اوسکی ملک گیری کی لحاظ سے اوسکا
قصور معاف کرکے اپنے دوسرے بیٹے کو جو مرزا راجہ جے سنگ کے ساتہہ بادشاہی
فوج مین نوکری پر تہا مدد دینے کیواسطے لکہا اوس نے سادہو کی کمک پر
فوج و توپخانے بہیجے کہ اوسکے زور سے سادہو نہ صرف جہونجہنون پر بدستور
قابض رہا بلکہ فتح پور بہی اوسکے قبضہ مین آگیا سادہو نے فتح پور مع اوسقدر
دیہات کے جتنے جہونجہنون مین ہین اس مدد کے عوض مین اپنے بہائی کو دئے
اور حسب شرایط سابقہ دونون نے راجہ جے پور کو خراج سالانہ اور لاولد
مرے پر نذرانہ دینا قبول کیا چند روز بعد سادہو نے دوسرے قایم خانی سے
सिंघाना سنگہانہ مع ایک سو چپیس دیہات کے چہین لیا اور اونہین ایام مین گوڑ
सुलताना راجپوتون سے سلطانہ مع چوراسی دیہات کے اور تور راجپوتون سے کہیتڑی
खेतड़ी مع متعلقات کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا اسطرح تہوڑے سے عرصہ مین
ایک ہزار قصبات و دیہات کا ملک اوسکے قبضہ مین آگیا اپنی وفات سے تہوڑے
دنون پیشتر اوس نے یہہ ملک اپنے پانچ بیٹون کو جنکی اولاد اوسکے نام سے
سادہانی کہلاتی ہے تقسیم کردیا - زورآور سنگہ - کشن سنگہ - نول سنگہ -
کیشری سنگہ - پہاڑ سنگہ - علاوہ معمولی حصہ کے زورآور سنگہ کو بوجہہ بزرگی

چوکڑی مع بارہ دیہات متعلقہ ملی اور ہاتھی پالکی وغیرہ لوازمہ ریاست داری
بہی اوسکو حاصل ہوئے اگرچہ انقلاب زمانہ سے رئیس کہیتڑی اولاد خلف دوم
یعنی کشن سنگہ کو عظمت حاصل ہوگئی مگر ولادت کا امتیاز تقدیری الٹ پہیر پر ہمیشہ
فایق سمجہا جاتا ہے اسواسطے چوکڑی کا ٹہاکر جسکے علاقہ مین چہوٹے چہوٹے بارہ
گانو ہین عزت مین کہیتڑی کی ابہی سنگہ سے جو پانچ سو گانو کا مالک تہا برتر سمجہا
جاتا تہا باقی چار پسران سادہول سنگہ کی اولاد مین سرداران مفصلہ ذیل تہے۔
ابہی سنگہ والی کہیتڑی۔ شیام سنگہ بساؤ۔ گیان سنگہ نولگڈہ۔ شیر سنگہ سلطانہ۔
علاوہ جایداد موروثی تقسیم شدہ کے پرگنات سنگہانہ وجہونجہنون وسورج گڈہ سورج گڈہ सूरजगढ़
معروف اور کچہ چہوٹے لڑکون کی اولاد مین شرکت رہے چنانچہ سنگہانہ پر مع ایک سو गोरीचा
پچیس دیہات کے ابہی سنگہ نے قبضہ کرلیا تہا مگر اوسکے اور بہائی بہی اپنے زور اور
دعوی وراثت سے اوسمین شریک رہے آئے سادہانیون مین سے ابہی سنگہ
نے وہی عظمت حاصل کی جو رایسلوتون مین سے لچہمن سنگہ نے کی تہی سیکروالے نے
کہنڈیلہ والون کو جو اون کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے تہے محروم الارث
کردیا تہا مگر کہیتڑی والے نے صرف بڑی شاخ کو ہی محروم الارث کرنے پر قناعت
نکی بلکہ پانچوین مین سے چہوٹی شاخ کو بھی بیدخل کیا جس معاملہ کے انجام مین شیر سنگہ
کی اولاد سلطانہ سے خارج ہوئی ایسا پر تشدد ہے کہ بنظر تشریح اس امر کے کہ زمین
حاصل کرنے کے واسطے راجپوت کیا کیا ظلم و بے ایمانی کرسکتے ہین اوسکا لکہنا
ضرور ہے۔
پہاڑ سنگہ کے صرف ایک لڑکا بہوپال سنگہ تہا کہ بمقام نوہارڈ ایک لڑائی مین مارا گیا पहाडसिंह

वाघसिंह اوس نے اپنے بہتیجے باگہہ سنگہ والی کہیتڑی کے چہوٹے بیٹے کو تبنی لیا پہاڑ سنگہ
کے انتقال پر وہ لڑکا ایسا صغیر سن تہا کہ اپنی جائداد سلطانہ کے انتظام کی قابلیت
نہین رکہتا تہا اسواسطے وہ اپنے اصلی باپ کے پاس رہا آیا اب غور کرنا چاہیئے
کہ انتقال حقوق ملکی نے محبت پدری کو کیسا کند بلکہ زایل کر دیا کہ اس بیرحم باپ
نے اپنے بیٹے کو ہلاک کیا اور جایداد سلطانہ کو کہیتڑی مین شامل کیا مگر پہر اوسکو
हत्यारा ایسا داغ لگا کہ کل برادری نے خارج از قوم وہتیارا کر دیا خود اوسکی عورت نے
بہی اوسکی شکل دیکہنی چہوڑ دی اور اپنے بڑے بیٹے ابہی سنگہ کی جایداد کا
بندوبست کرتی رہی اوس پر یہہ گناہ ایسا غالب آیا کہ وہ اپنی حیات کے
باقیماندہ بارہ سال مین اپنے مکان واقع قلعہ کہیتڑی سے باہر نہ نکلا —
علاوہ رائیسلوت و ساد بانیون کے شیخاوتون مین لاڈخانی اور تاج خانی و شاخین
اور ہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اون کے نام کے ساتہہ لفظ خان کیونکر لگا ہے شاید
مثل شیخ جی کے کسی مسلمان فقیر کی دعا سے پیدا ہوئے ہون لاڈخان نے اپنی
रामगढ़ جایداد دانتہ رامگڈہ کو کہ سرحد مارواڑ علاقہ سانبہر مین ہے فتح کیا عجب نہین ہے اگر یہہ
جایداد اوسکو اپنے باپ کے دربار مین صاحب رسوخ ہونے سے ملی ہو اس علاقہ کے
लोहसल سواے لاڈخانیون کے قبضہ مین لوہسل کا پٹہ اور ہے اور راجگان مارواڑ
وبیکانیر نے بہی اپنے علاقون مین واردات نکرنے کی مراد سے اونکو چند دیہات
पिंडारा دے رکہے ہین لاڈخانی مشہور غارتگر ہین مثل پنڈارہ و قزاقون کے اون کے
نام سے خلایق ترسان و لرزان رہتی تہی پانچ سو سوار تک جمع ہو جاتے تہے اور
ملک مین تہلکہ ڈالدیتے تہے اونکی تہیدستی اور رامگڈہ کے مضبوط مقام ہونے سے

راج جے پور سنے اون سے بہت کم خراج لیا ہے امیر خان نے البتہ بیس ہزار روپیہ وصول کیا تہا۔

شیخاواٹی کی آمدنی کرنل ٹوڈ صاحب کے زمانہ مین حسب تفصیل ذیل تہی اور امید تہی کہ ملک مین امن و امان ہوجانے پر زیادہ ہوگی عنقریب نصف ملک سرداران سیکر و کہیتڑی کے قبضہ مین تہا۔

۲	۱
ابہی سنگہ کہیتڑی والہ مع کوٹ پوتلی عطیہ لارڈ لیک	لچہمن سنگہ سیکر والہ مع کہنڈیلہ
لکہہ	لکہہ
۴	**۳**
گیان سنگہ منڈاوہ و نول گڑہ	شام سنگہ بسا او والہ مع چالیس ہزار حصہ برادر رنجیت سنگہ جسکو اوس نے مارا تہا۔
۶	**۵**
تا ئین ۲ دیہات مقبوضہ ۲۷ نبیرہ ہاڑ و ر آو ر نگہ	لچہمن سنگہ جنہنسر والہ بکہیری نول سنگہ
یک لکہہ	
۸	**۷**
سنو ہر پور	اودے پور والی
	یک لکہہ
۱۰	**۹**
ہر رام جس کی	لاڈ خانی
	یک لکہہ

۱۲	۱۱
جاگیرات خفیفہ	گردہر پوبہ
۷ لکھہ	للعہ سۃ

خراج مقررہ راج جیپور

ے لکھہ صہ سۃ

کانسلی	اودے پور وبابائی	فتح پور	کہنڈیلہ	سادانی
للعہ سۃ	عہ سۃ	للعہ سۃ	ـــہ سۃ	۵ لکھہ

बबाई

حصہ سوم تاریخ زمانہ حال

راج جے پور کی تاریخ تعلقات سرکار انگریزی شروع ہونے کے بعد دیگر ریاستون کے اوسی زمانہ کی تاریخ سے زیادہ دلچسپ اور عبرت انگیز ہے ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی اس راج سے بہت قریب ہین اور ہر ایک کو جے پور کی کثرت فوج کا مبالغہ سے گمان رہا ہے اور انضباط عہدنامہ کے وقت سے مدت تک یہان کے فرمانروا نابالغ اور اون کی ماجی مختار و منتظم امور ریاست رہی ہین ان متفق موجبات سے سرکار انگریزی کو اس راج کے اندرونی انتظام کی ترقی و بہبودی مین زیادہ کوشش اور توجہ کرنی پڑی ہے اور منتظمان وقت کو ثابت ہوا ہے کہ اس انتظام مین جو سرکار سے مداخلت کی گئی ہے باوجود حسن نیت اور صدق ارادت کے مقتضا مصلحت نہ تھی سبب اسکا یہی تھا کہ اوس ابتدائی زمانہ مین اونکو راجپوتون کی ریاست کے متعلقین کے باہمی روابط کا علم صحیح نہ تھا روابط مذکور ابتدائی زمانہ کی برادرانہ حکومت کے درجہ سے انتظام حاکمانہ کے درجہ کو پہونچ گئے تھے یا پہونچنے والے تھے ان ابتدائی تجربون مین سرکار انگریزی اور راج جے پور کے تعلقات کا اہتمام ہندوستان کے عمدہ ترین افسران مثل سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب و لارڈ مٹکاف صاحب و سر جان لو صاحب و سر جارج کلارک صاحب کے اختیار مین رہا ہے کہ اونکی پچھلی کارگذاری بہت تحسین و آفرین کے لائق ہے انہین لوگون کی عمدہ لیاقت اور خوش تمیزی سے تدبیرونکا ناکامیاب ہونا زیادہ صراحت و رسوائی سے ظہور مین نہ آسکا نتایج واقعات کی پیش بینی کرکے اونہون نے

सर डेविड अक्टर लोनी
लार्ड मेटकाफ
सर जन लो
सर जार्ज क्लार्क

اپنی ذوفنونی اور صاحب تمیزی سے اون خرابیون کو جو نوعدیگر بیرروئے کار
آتین ظہور پذیر ہونے سے باز رکہا۔

लाईलेक راج جے پور کا تعلق سرکار انگریزی سے اول سنہ ۱۸۰۳ع مین شروع ہوا جب لارڈ لیک
صاحب نے عہد نامہ منضبط کیا تہا اس عہدنامہ کا اول نتیجہ یہہ ہوا کہ ریاست جیپور
نے نواب وزیر علی کو جو علاقہ سرکار انگریزی مین ارتکاب جرم قتل وخونریزی
شरणा کرکے جے پور مین پناہ پذیر ہوا تہا گرفتار کرا دیا از انجا کہ استحقاق سزا یعنی مظلوم
و مجرمون کی پناہ دہی کل ہنود اور بخصوص راجپوتون مین نہایت متروک
سمجہی جاتی ہے اوسکی گرفتاری سے راج جے پور کی بہت بدنامی ہوئی
تابحدیکہ وکیل مہاراجہ ہلکر نے وقت مباحثہ خراج جے پور و بوندی کے سرجان
مالکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے علانیہ کہا تہا کہ رئیس جے پور ضرور سرکار انگریزی
کا دوست اور مورد عنایت رہیگا کیونکہ اوس نے صاحبان انگریز کے
خوش کرنے کیواسطے وزیر علی کو جس نے اونکے انتقام کے خوف سے اوسکے پاس
پناہ لی تہی گرفتار کراکر ذلت اور بدنامی حاصل کی ہے صاحب نے اس گستاخانہ کلام
پر وکیل کو زجر و توبیخ کی کہ سرکار انگریزی کے دوست کی نسبت جس نے قاتل
کو کہ اوسکی پناہ دہی مین بدنامی ہوئی گرفتار کر دیا ہے بیہودہ بکنا نہ چاہیئے
اگرچہ اس گرفتاری سے ہندوستانیون مین بدنامی ہوئی مگر وہی ثبوت کامل
ہے کہ ریاست جے پور اپنے عہد و پیمان پر بہت ثابت قدم ہے اور ابتدا سے
سرکار انگریزی کی رفاقت مین تہ دل سے سرگرم ہے نحوست وقت سے اور
زمانہ کے مدبرون نے اس وفاداری کا احسان نہ مانا اس سے جیپور

کی عافیت اور سرکار انگریزی کی نیکنامی مین خلل واقع ہوا یعنی ۱۸۰۵ء مین
بعہد حکومت لارڈ کورنولس صاحب جنکو ریاستون سے عہد و پیمان کرنا
قرین مصلحت معلوم نہوا عہدنامہ فسخ ہو کر جےپور کو بے مدد چہوڑ گیا کہ مرہٹون
نے سرکار انگریزی کا رفیق ہونے کی وجہہ سے زیادہ تر بے باکانہ تاخت و
تاراج کیا تاہم مہاراجہ صاحب نے بشمول لارڈ لیک صاحب بلکہ بیسے بدل و جان
مقابلہ کرکے اپنی طرف سے تعہد کو قایم رکہا اور صاحب موصوف نے سرکار انگریزی
کی حفاظت بدستور جاری رکہنے کا اقرار کیا مگر سر جارج بارلو صاحب کو بہی اپنے
متقدم لارڈ کورنولس صاحب کی راے پسند ہوئی اور لارڈ لیک صاحب کے
عذرات پر مطلق التفات نکیا اسی موقع پر جےپور کے وکیل نے لارڈ لیک
صاحب سے عرض کیا تہا کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری ہونیکے وقت
سے صرف اسی مرتبہ سرکار انگریزی نے اپنے ایمان کو آسایش پر موقوف رکھا
ہے اس عہدشکنی پر حکام انگلستان نے بہت اعتراض کیا اور ۱۸۱۳ء مین
حکم صادر ہوا کہ جب موقع ہو جےپور کو از سر نو حفاظت انگریزی مین لیا جاوے
مگر بسبب درپیشی جنگ نیپال بہتر متصور ہوا کہ جب تک بشمول تدبیر عام استیصال
پنڈارون کے پیش نظر نہو اس حکم کی تعمیل ملتوی رہے۔

اسی سبب سے جب ۱۸۱۷ء مین مارکویس آف ہسٹنگس صاحب نے راجپوتانہ
کی ریاستون کو بالاشتراک سرکار انگریزی کے عقد اتحاد و یگانگت مین منعقد
کرنا چاہا تو عرصہ تک راج جےپور نے ایسی سرکار کے ساتہہ جس نے تہوڑے
دنون پیشتر اوسکو بے تکلف چہوڑ دیا تہا اتفاق کرنے سے کنارہ کیا۔

लार्डकोर्नवालिस
सरजार्जबारलो
नेपाल
मारकेसआफ हास्टिंगस

کچھہ عرصہ مین راج کی ضرورتین زیادہ ہوئین قرب وجوار کی ریاستون سے عہد
و پیمان ہوئے سرکار انگریزی کی حفاظت سے خارج ہونیکا خوف ہوا امیرخان کی
فوج جسکو اجازت تہی کہ جب تک جے پور تدبیر عام استیصال پنڈارہ مین شریک
نہو اوس ملک مین رہے متواتر تاخت وتاراج کرتے تہے اور جے پور کے
تحت کی چہوٹی ریاستون سے تعہد سرکار انگریزی کا اس سے راج جے پور
بہت زیادہ سہتا تہا شروع ہوا ان متفرق موجبات سے آخرکار انکار رفع ہوا
اور تاریخ ۲ - اپریل ۱۸۱۸ء کو درمیان سرچارلس مٹکاف صاحب اور ٹہاکر
راول بیری سال جی کے وکیلون کا عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم منضبط ہوا -
اس عہدنامہ کی شرایط یہہ ہین راج جے پور اپنی حیثیت کے موافق اپنی فوج
سے سرکار انگریزی کی مدد کرے سرکار کو اپنا سرپرست سمجہے اور اطاعت کرے
خراج سالانہ کہ اس تعہد سے چہٹے برس مین بتدریج آٹھہ لاکہہ ہوجاوے اور
جب تک آمدنی ملک چالیس لاکہہ سے تجاوز نکرے اسیقدر رہے اور اوس سے
زیادہ آمدنی ہو تو اضافہ مین سے پانچ چہٹا حصہ علاوہ آٹھہ لاکہہ کے ہو داخل
کیا کرے سرکار انگریزی نے اپنی طرف سے دوامی دوستی واسطے اتحاد اور
غیر دشمنون سے محفوظ رکہنا کاروبار اندرونی کی مداخلت سے پرہیز کرنا اور
ریاست جے پور کی بہبودی وفایدہ کا مدنظر رکہنا منظور کیا -
وقت انضباط اس عہدنامہ کے جے پور کے راجہ جگت سنگہ عیاش وبدچلن تہے
کہ اونکی اوباشی وبدتدبیری سے ریاست معرض زوال مین آئی شبانہ روزی
زنانہ مین اور خوشامدی لوگون کی صحبت مین رہنے سے کاروبار ریاست بالکل

خواجہ سرایان اور بدمعاش درباریون کے اختیار مین ہوگئے تہے اسواسطے
بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء اون کے انتقال پر ناظر موہن رام افسر خواجہ سرایان
نے کہ لئیق و حریص آدمی تہا کل انتظام راج اپنے قبضہ مین لیکر اعلان کیا
کہ اپنی وفات سے پہلے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب نے موہن سنگہ خلف راجہ مخروج
نرور کو کہ اوس ابتدائی نسل مین سے ہے جسمین سے بمرور آٹہہ سو برس
مہاراجگان جے پور نکلے ہین متبنی لیا تہا باشندگان محل کی مدد سے جنکا ناظر
کے با اختیار رہنے مین بڑا فائدہ تہا موہن سنگہ مسند نشین ہوا اور سرداران
راج کو نذر دینے کیواسطے بلایا مگر باستثناء ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ کے کہ ہنگارت
راجپوتون مین اول تو ہین مگر بڑی ریاست رکہتا ہے اور ناظر کی بے ایمانی مین
شریک ہوا تہا کل سردار اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے سب نے مخالفانہ جواب
بہیجے اور ٹہاکر جہلا کے جو بجز کامہ کے مخروج خاندان کے مہاراجہ مرحوم کا قریب
ترین وارث تہا شامل ہوگئے۔
مہاراجہ جگت سنگہ کے انتقال کی خبر سنتے ہی سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب نے نگرانی
واقعات کیواسطے اپنے معتمد منشی کو جے پور مین متعین کیا ناظر نے منشی کو باسانی
ملا لیا اور صاحب رزیڈنٹ نے اونکی تحریرون پر کلی اعتبار کرکے گورنمنٹ
مین نرور والہ کی منظوری کی درخواست کردی گورنمنٹ نے مبارکبادی
کا خریطہ لکہہ بہیجا اور موہن سنگہ بلقب مانسنگہ موسوم ہوکر مسند نشین ہوا-
مگر حسب خواہش ایک ناظر کے یہہ جبریہ مسند نشینی ہونے سے رانیان علی الخصوص
راٹہور جی ہمشیرہ مہاراجہ مارواڑ و علی العموم کل باشندگان ملک بخوف ذلت

آئندہ ازحد ناراض ہوئے سرداران راج آمادہ بغاوت ہوگئے اور متوسلان
ناظر کے ظلم و تعدی سے تنگ آکر باشندہ گان شہر نے بہی سرکشی اختیار کی ۔
भटयानी اسوقت مین رانیون مین سے مہاراجہ جگت سنگہ مرحوم کی رانی بہٹیانی جی نے
ظاہر کیا کہ مجہکو آٹہہ مہینے کا حمل ہے اس سے ہر فرقہ خلایق کو کمال خوشی ہوئی
کیونکہ ناظر کی مفسدانہ تدبیرین فسخ ہوگئین اور باہمی نزاع و فساد رفع ہوگیا
اور سب سے زیادہ یہہ کہ باشندہ گان جےپور کو جو خوف تہا کہ رفع فساد کے
حیلہ سے سرکار انگریزی مداخلت کرکے ملک ضبط کریگی وہ بہی جاتا رہا مگر اکثر
لوگ اب بہی ناظر کے شریک رہے اور اکثر نے اس وجہہ سے کہ عرصہ دراز تک
اعلان نہوا تہا رانی بہٹیانی جی کے حاملہ ہونیکا یقین نکیا اسواسطے بہ سروری
راول بیری سال راج کے بڑے سردار دربار کے محل مین جمع ہوئے اور
یہہ قرار پایا کہ رئیس مرحوم کی دیگر رانیان اور ٹہکرانیان حاملہ رانی کو دیکہکر
حمل کی تصدیق کرین اور اس تصدیق پر عمل کرنیکا سب نے اقرار کیا چنانچہ
کل عورتون نے دیکہکر بالاتفاق شہادت دی کہ رانی حاملہ ہے اور سب نے
اقرار نامہ پر دستخط کئے کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اوسکو اپنا مالک سمجہین گے۔
۲۵ - اپریل سنہ ۱۸۱۹ء کو مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم نے جنکی ولادت کے سب
منتظر تہے جنم لیا اور موہن سنگہ باوصف سازش و فریب ناظر متروک ہوکر تہوڑے
دنون بعد مرگیا راول نے باتفاق ٹہاکر بہادر سنگہ والی جہلار و کشن سنگہ والی
چومون صاحب رزیڈنٹ کو اس درخواست سے خط لکہا کہ بہٹیانی جی کے لڑکے
کو بطور وارث تخت کہوایہ اور اولاد صلبی مہاراجہ جگت سنگہ صاحب کے سرکار

انگریزی سے منظور کیا جاوے سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے فی الفور منظور کیا اور بڑے سرداروں اور رانیوں کی درخواست کی سرکار سے منظور ہوئی ہے کل ملک میں امن ہوگیا –

اسوقت راج نے سرکار انگریزی سے یہہ درخواست کی کہ جو دیہات امرا ریاست نے چھین لیئے ہین اون سے واپس دلائے جاوین اور جو درجہ و مراتب اونکا قدیم سے ہے اوسپر قایم کیئے جاوین چنانچہ بوساطت سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب ملازمان و سرداران راج کیطرف سے عرائض بطور قولنامہ لکھی گئین اونکے ذریعہ سے اونہون نے دیانت و خیرخواہی سے راج کی نوکری کرنیکا اقرار کیا اور راج سے اونکے قدیم حقوق و مراتب مکفول ہوئے –

عرضی

بخط ہندی و دستخطی ٹھاکران و ملازمان راج بخدمت بائی بھٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۷ – مئی سنہ ۱۸۱۹ء جسکی نقل جنرل اکٹرلونی صاحب کے پاس راہی جوالا ناتھ اور دیوان امرچند کی معرفت پہونچی ٹھاکران و متصدیان کیطرف سے نائی جی (؟) کو واضح ہو کہ جیسا کہ مہاراجہ سری سوائی جے سنگھ صاحب سن تمیز کو پہونچین ہم مین سے کوئی دیہات خالصہ کو اپنے تصرف مین نہ لاویگا اور بخوبی اپنی اپنی نوکری راج مین کرتے رہین گے –

دستخط

راول بیری سال – باگھ سنگھ چتر بہوجوت – کشن سنگھ – بہادر سنگھ راجاوت

قایم سنگہ بلبہدر وت - لچھمن سنگہ چہوٹھنون والہ - اودے سنگہ کہنگاروت -
راجا ابہی سنگہ کہیتڑی والہ - راو چتر بہوج - مان سنگہ کہنگاروت - سروپ سنگہ بنیرہ
بخشی سری نارایں - بہارتہہ سنگہ چانپاوت - امان سنگہ چپانوت - سلیح سنگہ
چپانوت - سار دول سنگہ نروکہ - کرپا رام وقایع نویس لچھمن سنگہ - کرپارام
جیت رام ساہ - منگل سنگہ کہوسیانی بانس کہوہ - سوائی سنگہ کاپانوت -
رائے جوالانا تہہ - دیوان امرچند - رائے امرچند پلی وال - سنگی ہنالال -
بالم سنگہ پاناوت - رام لال دیابہائی - آڑہت رام مدکی - راول بیری سال

عرضی ہندی

متصدیان راج بجہت بائی ہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۱۹ء سب متصدیان
کیطرف سے بائی جی صاحبہ کو معلوم ہو کہ جب تک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ
صاحب سن تمیز کو پہونچین گے دربار سے جو کام ہمارے سپرد ہے اوسکی انجام
دہی مین اور احکام نافذہ کی تعمیل مین شرایط ذیل سے کاربند ہونیکا اقرار
کرتے ہین اپنا کام دیانت داری سے انجام دینگے اور کسی سے رشوت نہین
لینگے فصل بفصل دیوان کی معرفت حساب داخل کرتے رہین گے بجز اون کے
جو قصور کرین کسی پر جرمانہ نکرین گے معاملات راج مین ہم آپسمین خفیہ وعلانیہ
نزاع نکرین گے -

دستخط

رائے جوالا ناتہہ - منشی دیاچند - دیوان امرچند - شوجی لال - کرپا رام -

جیت رام ساہ لچھمن - مدن چند - بوہرہ جی نارایَن - راے امرت رام -
روپ چند داروغہ - کرپا رام چارہوا - راول بیری سال - چتربہوج -
دیوان نوندہ رام - سنگی منالال - گہاسی رام - اڑہت رام - بخشی سری نارایَن
سنپت رام - جیون رام - رام لال دہابہائی - گیان چند - دیو رام داروغہ
منشی سری لال - اسوقت تک تعلقات فیمابین سرکار انگریزی وراج جیپور
کا اہتمام سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کرتے تہے اور اوس زمانہ مین چند ماہ تک
جے پور مین رہے اونکی موجودگی مین کل ابتری کا انسداد ہورہا تہا مگر اونکے
جاتے ہی فتور پیدا ہوگیا مہاراجہ صاحب کی ولادت سے بیشتر رانی راٹہورجی | राठोड़जी
پٹرانی تہین مگر جب بہٹیانی جی سے مہاراجہ صاحب پیدا ہوئے تو حسب رواج | पटरानी
ملک وے پٹرانی ہوئین اونہون نے ناقص طریقہ اختیار کیا کہ کل خلایق ناراض
ہوگئی اور انواع فساد برپا ہوئے راول بیری سال کو کہ ناتہاوت کوٹہری کا
دوم سردار تہا اور اوسکے بزرگون نے اپنی حسن لیاقت سے پٹیل یعنی ہوروٹی | पटेल
منتیر کی خدمت حاصل کی تہی اور اوسمین بہی بزرگون کی سی لیاقت اور
دانائی موجود تہی صاحب رزیڈنٹ کی فہمایش سے ماجی صاحبہ نے مصاحب
مقرر کیا برائے نام وزیر اعظم مقرر ہوا مگر اوسکا اختیار کچھہ نہ تہا اور اپنے
عہدہ کے لحاظ سے ماجی صاحبہ کے خام خیالات اور فاسد خواہشونکی مزاحمت
کرتا تہا اخیر سنہ ۱۸۲۰ع مین ماجی صاحبہ کی بدانتظامی سے شہر مین فساد برپا ہوا
فوجی رام اہلکار اور چند دیگر اشخاص محل مین مارے گئے اور کل راج مین شورش
وابتری ہوگئی -

گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل حکم دیا کہ ہر چند ہمکو خواہش مداخلت معاملات
راج سے اجتناب ہے مگر شہر مین امن وعافیت رکھنے اور خطرہ عظیم کا انسداد
کرنے اور مہاراجہ صاحب ورعایا کی بہبودی محفوظ رکھنے اور حالات واقعی
کی خبر گیری کرنے کیواسطے لازم ہے کہ ایک افسر دربار جے پور مین متعین کیا جاوے
سُپُردِ چنانچہ کپتان سٹوورٹ صاحب قایم مقام رزیڈنٹ گوالیار تعینات ہوئے مگر
جے پور کے کل نزاع وفساد کی مفصل کیفیت لکھنے سے پیشتر ضرور ہے کہ جس شخص
کے چیرہ دستی اقتدار نے چند سال تک اسقدر فساد برپا کیا اور آخر کار ریاست
کو تباہ کر دیا اوسکا بھی کچھہ تذکرہ کیا جاوے یہہ شخص سنگین جہوتہا رام تہا کہ
گوبند نامی سے اس راج کی تاریخ مین بہت مشہور ہے مگر خاندان مین کم رتبہ
آدمی تہا اور سابقًا فوجی رام متوفی کا نائب تہا اوسکے اور گناہون مین سے
ایک یہہ بھی تہا کہ بنظر حصول عہدہ فوجی رام کی ہلاکت کا باعث ہوا راجی صاحبہ
بالکل اس شخص اور دو باندیون یعنی کنیزکون کے اختیار مین تہین اور راون پر
کمال مہربانی تہی جہوتہا رام بے ایمان فضول گو اور فاسد تہا بیباکی اور بیحیائی
سے دغا و فریب کرتا تہا اور اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اوسکو کسی سختی اور
کمینگی مین پس وپیش نہ تہا اوسی کے شامل حال دو باندیان تہین اون مین سے
رُوپا بڈاارن خصوصًا نہایت شریر تہے — रूपावहारन
کپتان سٹوورٹ صاحب نے دیکہا کہ راجی صاحبہ اونکی تقرر سے ازحد راضی
ہین اور منسوخی حکم تقرر کیواسطے راولجی کو دہلی بہیجا ہی شہر مین صاحب کے دروازہ
پر پہرہ مقرر کر دیا تاکہ اونکے پاس کوئی آنے جانے نہ پاوے اہالیان دربار

اون کی تدبیرون مین سد راہ ہوئی اون کے اور راجی صاحبہ کے درمیان
جہوتہا رام اور باندیون کی وساطت سے گفتگو ہوا کرتی تہی تحقیق نہ تہا کہ ایک
کا صحیح منشا دوسرے پر ظاہر ہوتا ہے یا نہین چونکہ صاحب رزیڈنٹ کو معلوم
نہ تہا کہ یہہ گفتگو جو ہوتی ہے راجی صاحبہ کرتی ہین یا اوسکو کوئی راجی بہٹیانی جی
صاحبہ کرسب لوگ ریاست کے کلی مالک سمجہتے تہے اور اونہون نے کل کام کا
حصہ جہوتہا رام پر کہا تہا راول کو جو برائے نام صاحب راج تہا بدنظمی کی
شکایت تہی اوسکے دو برس کی مصاحبت مین ریاست کی آمدنی بہت کم ہوگئی
دونون فریق یکسان بددیانت تہے سب رشوت خوار تہے مگر البتہ جسقدر اور
کوئی ہوتا اوس سے راول کم تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ کے وقت تک جیپور
اور ٹونک جے پور مین شامل تہے ایک کرور کی آمدنی ہوتی تہی اور یہہ مین ام
ناظر کے تحت انتظام مین جو تیئس لاکہہ روپیہ بیٹہتے تہے مگر راول کے انتظام
مین صرف دو لاکہہ رہگئی اپنے متوسلون اور دیگر زبردست اہلکارون
کے رشتہ دارون کو پرگنات قریب نصف جمع پر ٹہیکہ دیا رہے اور دیگر
پرگنات کے پٹون مین بلا وجہ بطور سرسری جمع اسقدر کم کر دی کہ کبہی بندوبست
کے استقلال پر اعتبار نہ رہا۔

بدنظمی ریاست سے بموجب شرط تعین خراج مندرجہ عہدنامہ کے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو لازم تہا کہ بنظر حفظ فوائد سرکار جمع زاید از چالیس لاکہہ
پرجہہ مین سے پانچ جزو وصول کرنے کیواسطے مال کے حساب کی جانچ کرین
صاحب ایجنٹ نے درخواست کی کہ راج کے اہلکار میرے ساتہہ سالانہ

بندوبست کرین اور شرایط مندرجہ چٹھیجات کی سرکار انگریزی سے کفالت
ہوجاوے گورنمنٹ نے اس تجویز کو پسند کیا گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل تحریر فرمایا کہ جو حفاظت راج جے پور کی سرکار سے کیجاتی ہے وہ ریاست
کیواسطے فایدہ بے بدل ہے پس اگر اسوجہ سے کہ فریق ثانی ایسا مفلس ہے
کہ اس مصارف کا ایک جزو ادا کرنے کی بھی قابلیت نہین رکھتا اور حسب
شرایط مندرجہ عہدنامہ ہفت مین اعانت کرین تو براہ واجب خواستگار
ہوسکتے ہین کہ اس مدت سے جو فواید اونکو حاصل ہون اونکا بھی طرح
استعمال کیا جاوے —

اوسی مراسلہ اسمی اکٹرلونی صاحب مورخہ ۲۴ - جون ۱۸۱۸ء مین بعد اظہار
مراتب رہنمائی تدبیر گورنمنٹ کے لکھا ہے کہ نواب گورنر جنرل صاحب نے تعلقات
فیمابین سرکار انگریزی و راج جے پور اور رئیس کی نابالغی کے حالات پر نہایت
بہت توجہ سے غور کرکے اجازت دی ہے کہ جیسا آپ نے اور کپتان سٹورٹ
صاحب نے مراسلون مین بہت لیاقت سے شرح لکھا ہے انتظام ریاست
مین بطرز واجب مداخلت کیجاوے اور بہت امتیاز و سہولت سے کہ شایان
مصلحت وقت ہو عمل کیا جاوے ۔

الغرض بالفعل کہ سچ اور مداخلت کے بہتر نتایج گو اوسوقت بالکل معلوم
نہوئے مگر اثر بخوبی ظاہر ہو گئے ہین اوسوقت وہ مدت حکومت کا تجربہ بہت
کم ہوا تھا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اضافہ آمدنی راج کی بڑی توقع تھی یہہ
خیال کرتے تھے کہ اول سال مین چالیس لاکھ دوم مین پچاس لاکھ اور سوم

مین ساٹھہ لاکھہ ہوجاوے گی مگر جو لوگ تجربہ کار تھے اون کے اندازہ مین
چالیس لاکھہ سے زیادہ ہونا محال تھا اور واقع مین چونتیس ۳۴ لاکھہ سے زیادہ
اوسوقت تک کبھی نہین ہوئی تھی —
کپتان سٹوورٹ صاحب کو گمان تھا کہ جب تک جے پور مین مختلف فریقون کی
یہی کیفیت رہیگی تدبیرات ترقی پیداوار کارگر نہونگی اور راجی صاحبہ محافظ
ومنتظم راج کے حسد و رشک سے خلل واقع ہوتا رہیگا اسواسطے تاوقتیکہ راول
کو مختار مطلق کیا گیا اور اوس نے بالکل حسب ہدایت واحکام جناب پولیٹکل
ایجنٹ کام کرنا شروع نکیا تدبیرات مذکورہ کا عملدرآمد ملتوی رہا اپنے اختیا
کے احکام اور جھوتہارام کی بے اختیاری مطلق کیواسطے راول نے راجی
صاحبہ سے درخواست کی کہ نظم ونسق ریاست مین ترمیم اور اپنے خانگی کارو
بار مین اصلاح کرین راجی صاحبہ نے ناراض ہوکران درخواستون کو
نامنظور کیا مگر کمال ضبط کے ساتھہ اس ناراضگی کو عرصہ تک ظاہر نکیا اور راول
اور جھوتہارام کے درمیان صلح وصفائی کرانی چاہی مگر اوسی سال یعنی
سنہ ۱۸۲۱ء کے اگست مین راول نے اس شرط پر کہ خدمت مصاحبت کو
مستعدی ولیاقت ودیانت داری سے انجام دیکر انتظام کی اصلاح
کرے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے اپنے اختیار حکومت کے استقلال کی کفالت
حاصل کرلی اس کفالت کے ہوتے ہی راج کے کل حساب وکتاب وکاروبار
پیشگاہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ مین آگئے اور کل راج مین تین سال کیواسطے
پٹہ جات مالگذاری بکفالت صاحب ایجنٹ دیئے جانیکا اشتہار جاری ہوا

ہرچند جہوتہارام اور اوسکے نائب امرچند نے کہ سررشتہ مال کا افسر تہا اسمین بہت
اعتراض کیا مگر کچہہ سماعت نہوئی۔

صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی زبردست حمایت سے جہوتہارام راول کا ماتحت ہوگیا
مگر راجی صاحبہ کیطرف سے کہ اونکے مزاج پر جہوتہارام حاوی تہا اب بہی شک
رہا اسواسطے یہہ تجویز کی کہ اگر راجی صاحبہ مخالفان تدبیرات سرکار انگریزی کے
کہنے پر عمل کرین توجسطرح مہاراجہ پرتاب سنگہ کی راجی کو کیا تہا اوسیطرح
ٹہاکرون کو متفق کرکے اونکو بہی کاروبار راج سے بیدخل کیا جاوے۔ مگر
راول نے اس تجویز کو پسند نہ کیا اس نظر سے کہ ٹہاکرون کے اجتماع سے شور
ہوجاویگا اور کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ سرکار انگریزی صرف
راجی صاحبہ کے بدصلاح کارون یعنی دونون باندیون کو علیحدہ کردے کہ یہی کافی
ہوگا۔

بہرحال صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جو راول کے اختیارات کی کفالت دی
تہی اوسکی بذریعہ مراسلہ ۲۲ ستمبر ۱۸۲۱ء پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری آگئی اور
انتظام راج کا کل اختیار صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہوگیا اونہون نے راول کی
معرفت راج کے کل صیغہ جات مال و عدالت وغیرہ مین بمقتضاء فوائد راج
ضروری اصلاح دی اس بندوبست سے راجی صاحبہ بہت ناراض ہوئین اور
راول کے ساتہہ جہوتہارام کو شریک کرنے مین اصرار کیا اس پر راول نے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ راجی صاحبہ کے معتمد مشیرون یعنی
جہوتہارام و ہردو کنیزکان اور اونکے گرد سرجی جہنت اور چند دیگر

भीजी महंत

اشخاص کو نکالا جاوے اور اس کام کیواسطے فوج انگریزی کی امداد ضرور
سمجھی سرکار سے فوج دینے مین انکار ہوا تب اوس نے مجبور جھو تہارام کے
ساتہہ کام کرنا قبول کیا فروری ۱۸۲۳ء مین جب صاحب رزیڈنٹ جیپور
کا دورہ کرکے چلے گئے ماجی صاحبہ نے اپنی بے اختیاری سے تنگ آکر راول
کو دربار مین آنے سے منع کردیا اور سیگہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کو کہ سینہ زور اور
مفسد آدمی تہا صلاح کارون مین شامل کیا چونکہ راول بہ تحت حکومت وبکفالت
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مصاحبت کا کام کرتا تہا اور اوسکے ذمہ کوئی الزام
تہا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے جہو تہارام اور سیگہہ سنگہ کو موقوف کرنا چاہا ماجی صاحبہ نے انکار کیا مگر صاحب نے جہو تہارام
بلا اجازت انکا استعفا لیا اور سیگہہ سنگہ کو ماجی صاحبہ نے صاحب کے پاس بہیجا تہا
وہان سے بہی نکالدیا اور ماجی صاحبہ سے کہلا بہیجا کہ اوسکو پہر ایجنسی مین
نہ بہیجین اور یاد رکہین کہ جو لوگ کاروبار ریاست مین کہ بلا شراکت غیرے
راول بیری سال کو مفوض ہوا ہے اور اوس سے مختار ریاست سمجہکر معاملات
مین گفتگو کیجاتی ہے دست اندازی کرتے ہین اونکو ہم دشمن سمجہین گے۔
اسطرح صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے کلی اقتدار سے دبکر جہو تہارام نے استعفا
دیدیا مگر تاہم اپنی تدبیرین کرتا رہا ماجی صاحبہ صرف اوسکی تدبیرون پر عمل
کرتی تہین اور دو باندیون کی معرفت جنکی اوسکے پاس آمدورفت تہی صلاح
کیا کرتی تہین اس غرض سے کہ اونکی صلاح ومشورہ کا انسداد ہو ماجی صاحبہ
کے فریق کو ایک اور بہی زک پہونچی اور راول زیادہ تر مستقل ہوجاوے
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے آکرلونی صاحب کی خدمتین ٹہاکر سیگہہ سنگہ کے قلعہ

लांबा

وجاگیر لانبہ کی ضبطی کی درخواست کی۔
لانبہ پرگنات اجمیر سے ملحق ایک مختصر جاگیر ہے جب دیگر جاگیرداروں سے دیہات
خالصہ کہ اونہون نے مرہٹون کی حملہ آوری پر بلا اجازت لے لیئے تہے سترو
کرلئے گئے یہہ جاگیر کسی خاص وجہہ سے ضبطی سے رہ گئی تہی اگرچہ دیہات مذکورہ
کی ضبطی کو چار برس گذر گئے اور لانبہ کی بابت سیگہہ سنگہ سے کچہہ مزاحمت ہوئی
تہی مگر اب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ سیگہہ سنگہ راجی صاحب کے مزاج پر
بہت حاوی ہے اور راول سے عداوت رکہتا ہے اسواسطے راجی کے فریق
کی تضعیف کیواسطے لانبہ کا ضبط ہونا ضرور ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی اس
سختی و تشدد کے عوض مین اگر فریق ثانی نے بہی سرکشی سے مقابلہ کیا تو مقام

युगिद

تعجب نہین ہے لانبہ کے قلعہ پر نصیر آباد سے انگریزی فوج کا برگذ حملہ آور ہوا
قلعہ والون نے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا انگریزی فوج مین سے بہت
آدمی مقتول و مجروح ہوئے مگر قلعہ خالی ہو گیا۔
ہمدرسان حال راجی صاحبہ کے بے ایمان صلاح کارون نے راول کی حویلی
واقع شہر پر حملہ کیا کہ اوسکو اونکا مقابلہ کرنا پڑا راول کے بہائی ٹہاکر کشن سنگہ
نے ایجنسی کے پاس آکر ڈیرہ کیا جس کسیکو راجی کے فریق سے کچہہ شکایت ہوئی
وہی وہان جمع ہوتا گیا راجی صاحبہ نے چند ٹہاکرون کے دستخط سے راول
کی مجرمیت کا اشتہار جاری کیا اور صاحب نے راجی صاحب کے فریق کی نسبت
وہی عمل کیا مگر لانبہ کی فتح اور گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۰ - مارچ سنہ ۱۸۲۳ء سے
صورت حال بالکل بدل گیا اور مخالفان صاحب پولیٹکل ایجنٹ منتشر ہو گئے۔

نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل راول بیری سال کو بلا مداخلت
ماجی صاحبہ اور صرف بہ بحث و ذمہ وری بجانب سرکار انگریزی صغیر سن مہاراجہ
صاحب کے حقوق و فوائد کا محافظ اور راج کا مختار مقرر کیا اور ماجی صاحبہ
کو مطلع کیا کہ سرکار انگریزی نے راول بیری سال کو اہتمام نظم و نسق راج کا
مختار مطلق اور جہو تہارام اور اوسکے متوسلون کو کل کاروبار ریاست سے
بے تعلق کیا ہے ماجی صاحبہ امور انتظام راج مین مداخلت کرنے سے بالکل دست
بردار ہون اور صرف مہاراجہ صاحب کے ذاتی کام اور اندرون محل کی
نگرانی سے اپنا تعلق رکہین —
مگر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس حکم کی حد غایت تک تعمیل کرنا مناسب نہ سمجہکر ماجی
صاحبہ کو برائے نام مختار رکہا اور راول بیری سال سے راج کا کام کرایا
سیکہہ سنگہ اپنی جاگیر کو بمقام ڈگی چلا گیا جہو تہارام جاتر اکو گیا اور اوسکے فریق
کے اور لوگ متفرق ہوگئے ماجی صاحبہ نے بظاہر فرمان پذیر ہوکر راول کو
بعطاے خلعت ممتاز کیا —
۲۳ - اپریل سنہ ۱۸۲۴ء کو کپتان سٹوورٹ صاحب جےپور سے گئے اور میجر ریپر
صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے ماجی صاحبہ نے اس تبادلہ کو اپنے دیرینہ
خواہش اخراج راول کے حاصل کرنے کیواسطے موقع غنیمت سمجہا اس غرض
سے اونہون نے سرداران فوج راج سے سازش کی اور اکتوبر سنہ ۱۸۲۴ء
مین بحیلہ طلب تنخواہ اونکو جےپور مین جمع کیا اور ٹہاکران شیخاواٹی کو بہی اپنی
طرف کرکے بغرض اخراج ناتہاوتان کہ راول بیری سال ٹہاکر ساموداور

ٹہاکر کشن سنگہ جو سون والا سرگروہ ناٹہا وتان ہین طلب کیا اور سری جی مہنت
کو بہی بلا کر شورش و فساد پیدا کرنے مین کمال کوشش کی اون کے حکم سے
فوجین مع چہ بیس توپون کے سانگانیر دروازہ جمع ہوئین کپتان ریپر صاحب
نے اس موقع پر کمال ضبط و دانائی سے کام کیا بریگیڈیر صاحب نصیر آباد سے
فی الفور مدد کی درخواست کی اور جب ماجی صاحبہ نے اونکے خفیہ پیغام پر کہ
بہ امتناع فراہمی و برخاستگی فوج جمع شدہ بہیجا تہا کچہہ التفات نکیا تب خود
شہر سے علیحدہ ہو گئے شہر کی دوکانین بند ہو گئین اور تجارت موقوف ہو گئی
دو مہینے تک یہی حال رہا راول کو اپنی زندگی کا خوف ہوا شہر سے نکلکر صاحب
ایجنٹ کے پاس آ گیا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ نرمی و استقلال سے اپنی
سرکار کے حکم پر قایم و مستحکم رہے غالب ہے کہ اگر راول اور اوسکے شریک
ٹہاکر شہر سے نکل نہ جاتے تو شہر لٹ جاتا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوتا۔
یہہ خبر سنکر سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب رزیڈنٹ دہلی سے آئے اور شہر مین مقیم
ہوئے اونہون نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی کارروائی کی کہ شہر سے باہر تہے
کچہہ پروا نکی اور باوجودیکہ سابقاً خود لکہہ چکے تہے کہ انتظام ملک کیواسطے
سب سے بہتر راول ہے ماجی صاحبہ کے عذرات کو بخوبی سنکر راول کے
بذلت موقوف کرنے کی اجازت دی یہہ تو صریح ظاہر ہے کہ ماجی صاحبہ
کی مختاری کے ساتہہ راول کا اپنے عہدہ پر بدستور بحال رہنا ممکن نہ تہا مگر اسکی
بہی کوئی وجہہ نہ تہی کہ راول اپنے عہدہ سے دست بردار ہو کر ذلت
اوٹہاوے اب ماجی صاحبہ کی تجویز سے انتظام جدید ہوا او سمین بالکل

جہوتہارام کے فریق کے لوگ مقرر ہوئے سیکہ سنگہ ڈگی والہ سرپنچ ہوا حکم چند برادر جہوتہارام اوسکا نایب ہوا اور رامچند کو اہتمام سررشتہ مال مفوض ہوا لفٹنٹ کرنل رپپر صاحب نے کہا کہ اس انتظام مین خرابی کے سواے کسیطرح فائدہ کی صورت نہین ہے —

راول کل معاملات مین انصاف سے کام کرتا تہا مگر اوسکو ہمت نہ تہی اور نہ اپنی راے پر اعتبار تہا اوسکی برخاستگی کے باب مین گورنر جنرل صاحب نے بعد ملاحظہ کیفیت حال جے پور بذریعہ مراسلہ ۱۰۔ اپریل سنہ ۴۵ء حکم دیا کہ راول کی موروثی جاگیر بدستور بحال رہی اوس سے محاسبہ طلب نہو اور اوس کا وکیل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس حاضر رہا کرے اور انتظام جدید کو اس شرط سے منظور کیا کہ اگر کاروبار ریاست مین ہماری مداخلت کی کچھ ضرورت ہوگی تو ترمیم و اصلاح کیجاوے گی اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ انتظام راج مین مداخلت نکرین اور جہوتہارام کی نسبت ماجی صاحب کو صاف ہدایت ہوئی کہ ایسے بدمعاش و رشوت خوار شخص کے حق مین جلاوطنی کا حکم ہوا ہے وہ منسوخ نہین ہو سکتا۔

ماجی صاحبہ نے سمجہا کہ میری شورش اور حصول مسوخ صاحب رزیڈنٹ و سرکار انگریزی سے یہہ آزادی حاصل ہوئی ہے اور باوجود ارادہ کم امداد و اعانت راول کے یکبارگی اختیار راج ماجی صاحبہ کو ملجانے سے عوام الناس نے یہہ نہ سمجہا کہ سرکار انگریزی ہندوستان کے رئیسون کو اپنی ریاستون کا مختار مطلق سمجہکر براہ انصاف اونمین دست اندازی

نہین کرتی ہے بلکہ یہہ خیال کیا کہ جے پور سے خوف کہا کر دست اندازی
موقوف کردی ہے اس سے نہ فقط منتظمان و اہلکاران راج کو بلکہ سرکش
و بدبر باشندگان ملک کو بہت غرور اور حوصلہ پیدا ہو گیا۔

ماجی صاحبہ منتظم راج نے بالکل بے خوف و خطر ہو کر اپنے حریص اور بدشر
خواہشون کو جولانی دی اور اونکی باندی روپا کو راج ٹیکارن کا خطاب (राजवहास)
اور خلعت ملا گویا وہی نظم و نسق امور ملکی کی مختار مطلق ہوئی اپنی حکومت مستحکم
جمانے کیواسطے اوس نے اپنے مخالفون کو علانیہ قتل کیا اور اس نظر سے
کہ باشندگان ملک کو بہت ہو محل کا کچھہ ادب و لحاظ نکیا کمال فضول خرچی سے
اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور ضروری
مصارف کے اجرا کیواسطے سال آیندہ کی آمدنی رہن کردی سرکار انگریزی
کے خراج کی مطلق خبر نلی کہ آٹھہ لاکھہ روپیہ باقی رہگیا راول کے عہد انتظام
مین خراج بروقت ادا ہوتا رہتا تہا اور بعد ادائے مصارف اوس نے
لاکھہ روپیہ داخل خزانہ کیا تہا اب کل ملازمان راج تنخواہ کے واسطے شور
و غل کرنے لگے اور فوج نے اپنی تنخواہ کے واسطے محل پر توپین لگا دین
ماجی صاحبہ کو جہوتہارام کے بلانے کا کمال شوق تہا بلکہ ایک دفعہ طلب
کر لیا تہا اب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دہمکایا کہ اگر خلاف حکم گورنمنٹ
ایسا ہوگا تو ہم چلے جاوینگے مگر جے پور سے روانگی کیوقت اپنی رائے یہ
لکہا کہ اگرچہ انتظام راج مین بہتری کی امید نہین ہے لیکن اگر جہوتہارام
کے نہ آنے کی قید برخاست ہو جاوے تو مناسب ہے کیونکہ اراکین کلام

تو اب بہی اوسی کی صلاح سے ہوتا ہے اگر وہ یہان ہوگا تو کسیقدر جوابدہ تو سمجہا جائیگا۔

کپتان لو صاحب نے جواب بجاے لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب بتاریخ ۱۲- نومبر ۱۸۲۵ء پولٹیکل ایجنٹ ہوئے اول یہہ تقاضا کیا کہ مہاراجہ صاحب محل سے باہر آوین کرنل لو صاحب اور لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب دونون کو یہی خیال تہا گمان رہا کہ مہاراجہ صاحب پنج سالہ کے محل سے باہر آتے ہی بند وبست راج ماجی صاحبہ کے ہاتہہ سے نکلکر ٹہاکرون کے اختیار مین آجاویگا کپتان لو صاحب کو امید تہی کہ مہاراجہ صاحب کے باہر نہ لانے مین ماجی صاحبہ مع اپنے متوسلون کے جہد کامل کرینگی اسواسطے اونہون نے اسمین بہت کوشش کی ٹہاکر لوگ علی الخصوص راول کے ذیل دار بدل چاہتے تہے کہ خواہ کچہہ ہو جاوے ماجی صاحبہ کو بے اختیار کرنا چاہیئے اسواسطے اونہون نے لو صاحب کو صلاح دی کہ کل سرداران راج کو جمع کرکے اون سے درخواست کرانی چاہیئے کہ اسپر ماجی صاحبہ بجز بجا آوری اور کچہہ نکر سکینگی مہاراجہ پرتاب سنگہ کی ماجی صاحبہ کو بیدخل کرنے کیواسطے اور انہین ماجی صاحبہ کے حمل کی تصدیق کیواسطے جو دو دفعہ اجتماع ٹہاکران ہوا تہا اوس سے اب بہی یقین ہوا کہ یہہ اجتماع ہر طرح کی تدبیر ریاست مین خواہش عوام الناس کثرت راے ظاہر کرنیکے واسطے عمدہ و مستمرہ طریقہ ہے اور اسی خیال سے لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب اور کرنل لو صاحب گمراہ ہوئے ہر دو نظایر مندرجہ صدر مین کل فریقون کی راے بالاتفاق تہی اور سردارون نے صرف عوام الناس

کے منشار کا اظہار کردیا تہا وہ عمل مستثنی تہا اور جو کامیابی ہوئی واجبی تہی مگر
اس نزاع مین وہ صورت نہ تہی اکثر زبردست سردار خصوص شیخاواٹی کے ماجی
صاحبہ کیطرف تہے اور باوصف فضول خرچی وابتری کار وعدم ادائے خراج
سرکار انگریزی ماجیصاحبہ کو براہ واجب مختار جائز سمجہتے تہے کپتان لوصاحب
نے اسوجہہ سے کہ کل صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نہ فقط اوسکے زبردست اونہ
سرگروہ فریق اعظم ہونے سے بلکہ اوسکی ذاتی لیاقت اور خوش چلنی سے قدر
کرتے تہے اول کی صلاح پر عمل کیا ماجی صاحبہ کسی نہ کسی حیلہ سے سردارون
کے اجتماع اور مہاراجہ صاحب کے باہر نکلنے مین التوا کرتی تہین حسب تحریر
سر چارلس مٹکاف صاحب کہ اکٹرلونی صاحب کے بعد رزیڈنٹ ہوئے تہے —
سرداران راج دو فریق اندرونی اور بیرونی مین منقسم ہورہے تہے بیرونی
سردار کوٹہی ایجنسی پر مقیم تہے اور اندرونی یعنی ماجی صاحبہ کے طرفدار شہر
مین رہتے تہے جے پور مین پہر صاحب ایجنٹ کی بہت ہنسی ہوئی اگرچہ بہت
تجربہ کار افسر تہے مگر مخالفان حکام جائز کے شامل ہونے سے مایل بجانب داری
سمجہے جاتے تہے کیونکہ سردارون کو انتظام راج کرنیکا استحقاق کبہی حسب قاعدہ
حاصل نہوا تہا —
۱۲-۱۳- اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ع کو ہردو فریق کوٹہی ایجنسی مین متفق ہوئے بلکہ اونکی تعداد
تو فساد کی نوبت پہونچ گئی تہی یہہ تماشا واقع مین قابل دید تہا کہ طرفین کی پانچ
چہہ ہزار آدمی فراہم ہوگئے تہے اول تو یہہ بحث ہوئی کہ سردارون کو جمع
ہوکر کاروبار راج کی نسبت صلاح کرنیکا منصب ہے یا نہین کپتان لو صاحب کو

جلد ثابت ہوا کہ راجپوت سرداروں مین بوجہہ باہمی حسد و تعصب وطمع فوائد خاص دیانت و خیر خواہی وطن نہین ہے اور اس سبب سے اونمین باہم اتفاق ہونا غیر ممکن ہے بلکہ اپنے صحیح منشار کو ظاہر کرنے کی بہی ہمت اور خود اختیاری نہین رکہتے ہین خود غرضی اور آرام طلبی کے سبب سے سرداران راجپوتانہ تاوقتیکہ اونکی معاش وجایداد مین خلل واقع نہو اپنے آقا سے ہر طرح کی ذلت اوٹہانے کیواسطے موجود ہین اور معاش مین خلل آنیکا چندان خوف نہ تھا کیونکہ راج کو اوسکی طمع نہ تھی ماجی صاحبہ کے انتظام مین رعایا پر کسی طرح کا جبر نہوا اور بمقابلہ سرداران جودہپور جیپور کے سردارونکو دیکہنے سے اون پر کچہہ تشدد یا زیادہ ستانی ہونا پایا نہین جاتا ہے پس سرداروں کو ماجی صاحبہ سے ناراض ہونے اور اونکی بے اختیاری چاہنے کی کوئی وجہہ نہ تہی علاوہ اسکے بجائے اپنے ہم قوم خصوص ناتہاوت کے جو دیگر راجپوتوں سے لئیق وہوشیار تر ہونیکے سبب سے ہمیشہ مطمع حسد و تعصب رہے ہین متصدی اہل قلم کے منتظم کاروبار راج ہونے کو بہتر سمجھتے ہین —

اس جلسہ مین تین سوال پیش ہوئے اول مہاراجہ صاحب کا باہر آنا دوم ماجی صاحبہ کا استحقاق بابت اختیار نظم ونسق امور راج سوم تقرر مختار منتظم کاروبار مگر بیشتر سرداروں مین سے جو اوسوقت جمع تہے کسی نے کچہہ جواب ندیا آخرکار کپتان لو صاحب ہر ایک کو علیحدہ کمرہ مین لے گئے اور ہر ایک کا علیحدہ جواب لکہا اونمین سے زیادہ تر تعداد مین ماجی صاحبہ کے مخالف معلوم ہوئے مگر یہہ سب کم درجہ تہے اعلے درجہ کے سرداروں کے رسوخ و اقتدار پر لحاظ

کرنے سے اونکی راے پر عمل کرنا لازم نہ آیا اور خصوص اس خیال سے کہ ہر ایک
کو صاحبان انگریزی کی نسبت بپاس خاطر راول یہہ تدبیر کرنیکا گمان ہوگا۔
سر چارلس ہٹکاف صاحب کو جو اسوقت جے پور مین آئے تہے یقین ہوا کہ ٹہاکرون
کا جمع کرنا بیجا ہے اور راجی صاحبہ کو بے اختیار کرنے کیواسطے کوئی قانون یا
رواج راج موید نہین ہے اور یہہ بہی سوچا کہ راول کی صلاح پر زیادہ از حد
اعتبار کرکے براہ غلطی پنچایت جمع کی ہے اور یہہ امر کہ راجی صاحبہ کا اختیار
سے علی العموم کل سردار ناراض ہین دو مخالف فریقون کی موجودگی سے ہی
غلط ہوگیا ہے ہٹکاف صاحب نے سردارون کو پہر جمع کیا اور اپنی دست
اندازی کا گمان رفع کرنے کیواسطے ہر فریق سے دو دو سردار جمع کرکے راے
لکہوائی اس مرتبہ پچاس سردار تہے اونمین سے اٹہائیس سردارون نے راجی
صاحبہ کے موافق راے دی اور بائیس اون سے مخالف رہے راجی صاحبہ
با اختیار راج کے وزیرون کی موجودگی مین سردارون کی راے لینے سے
لازم آیا کہ جن سردارون نے اونکے خلاف راے دی تہی اونکو تکلیف و
نقصان نہ پہونچنے کی سرکار انگریزی سے کفالت دیجاوے اس کفالت سے
دربار جے پور کو بہت رنج ہوا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو بہی بہت تکلیف
ہوئی کیونکہ سرداران مذکور کو دربار کے خلاف دستور زیادتی و تشددی
بجانا پڑا اور سردارون نے دربار کے احکام واجب کی بہی تعمیل چہوڑدی
اور نا واجب امور مین صاحب ایجنٹ سے امداد و اعانت کے خواستگار
ہوئے راجی صاحبہ نے ابتداء سے ہی اس کفالت مین خلل اندازی شروع

کی تواں مین فوج بہیجکر ٹہاکر کے مسکن پر حملہ کردیا کہ اوسکے چند آدمی قتل ہوئے نवाब
اور ایک مکان کو جسمین چند آدمی پناہ پذیر ہوئے تہے لکڑی مع اپلے سے بہروا کر
سخت بے رحمی سے جلوا دیا کہ مردمان موجودہ جلکر خاکستر ہوگئے جہلار کے
ٹہاکر کا ایک بڑا گانو لوٹ لیا اوسکو راج سے معاوضہ دلایا گیا تب راج کی
زیادتیون کا انسداد ہوا۔

ماجی صاحبہ اور راول کی عداوت بدستور جاری رہی اور مہاراجہ صاحب
کے اول دربار مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے راول اور دیگر سرداران مخالف
ماجی صاحبہ کو طلب کیا تو یہہ عداوت اور بہی زیادہ ہوئی اور اس حد کو پہونچی
کہ صفائی غیر ممکن ہوگئی۔

حکم گورنمنٹ بمنظوری معاودت جہوتہارام صادر ہوئے اور کپتان لو صاحب کے
داخل جے پور ہونیکے بعد بہت جلد جہوتہارام جے پور مین آگیا مگر اوس نے
اوس وقت راج کے کام مین مداخلت نکی تہوڑے دنون بعد جب کام
کرنے لگا جو فساد اوسکی کارکردگی کے ساتہہ لگا ہوا تہا اوس مین بہی دیر
نہ لگی فوج پہر باغی ہوگئی اور شہر کو گہیر کر دروازہ دن پر توپین لگا دین
جہوتہارام پر مجمع خلایق کا خوف غالب ہوگیا اوس نے محل مین زنانہ ڈیوڑہی
پر پناہ لی عرصہ تک فوج نے سرکشی نہ چہوڑی جب اونکی تنخواہ تقسیم ہوگئی
اور کپتان لو صاحب نے بہت کچہہ سمجہایا تب محاصرہ موقوف کیا لو صاحب
کو علالت طبیعت کی وجہہ سے پہاڑ پر جانا ضرور ہوا اور بجائے اون کے
سر جارج کلارک صاحب مقرر ہوئے۔ सर जार्ज क्लार्क

جہوتہارام کی وزارت پر مقرر ہونیکا حکم جارج کلارک صاحب نے سنایا
اور محل مین بڑی شادمانی ہوئی شہر وراج مین مشہور ہوا کہ فساد اور بدنظمی
کے سبب سے سرکار انگریزی نے ملک ضبط کرنے کیواسطے جہوتہارام کو مقرر
कोलब्रुरुक
کیا ہے گورنر جنرل صاحب نے مراسلہ ۲۵ - اپریل ۱۸۳۵ء مین کولبروک صاحب
کو لکہا کہ تقرر وزراے حال سے جو متوسلان راجی صاحبہ کو خارج کرکے ہوا ہے
ملک خراب ہوتا ہے اور سرکاری خراج وصول کرنے مین بہی بڑی دقت
ہوتی ہے جہوتہارام کے لایق ہونے مین کچہہ شک نہین ہے اور یہہ بہی امید ہے
کہ وہ فوائد سرکار انگریزی اور بہبودی عوام پر اپنی لیاقت کو صرف کریگا
ظاہر ہے کہ باوصف ہماری ممانعت کے جہوتہارام راجی صاحبہ کے مزاج
پر بہت تسلط ہے اور اس حالت مین وہ اپنے اقتدار کو بجز خاص اپنے فوائد
کے اور کسی طرح مستعمل نہین کرسکتا ہے اصل مین اوسکو وزیر سے کچہہ
کم اختیار نہین ہے مگر اوس عہدہ کے ساتہہ جو عزت اور ذمہ واری ہوتی
लार्डविलियम वेन्टिंकस
ہے وہ نہین ہے لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب کے عہدۂ گورنری پر کلکتہ مین
پہونچنے پر یہہ انقلاب ظہور مین آیا تہا اگرچہ فی الجملہ یہہ تدبیر صحیح اور پسندیدہ
تہی مگر طریقہ مروجہ تدبیر سابقہ کے لحاظ سے ناگہانی تہی اور اوسکے اجرا مین
بلا لحاظ حالات موقع و ہر خاص مقدمہ اور حکام سابق کے معاہدون کی بہت
عجلت عمل مین آئی اور اوسکا اعلان بہی بہت شہرت سے کیا گیا -
گورنران سابق نے جو دربار جے پور پر جہوتہارام اور اوسکے متوسلون
کے باب مین تاکید و تنبیہہ کی تہی یکبارگی منسوخ ہوگئی اور مخالفت تدبیرات

اور خلاف ورزی معاہدات مستحکم سے سرکار انگریزی کے استقلال و قایم مزاجی
مین فرق ظاہر ہوکر سبکی ہوئی اور افسران متعینہ موقع کے اعتبار مین خلل آیا
راجپوت ٹہاکر علانیہ ناراض ہوگئے مسٹر کلارک صاحب نے لکہا کہ اپنے آقا
کیواسطے ایسا خلاف معدلت تربیت خانہ مقرر ہونیکو موجب بداخلاقی سمجہکر
سردار لوگ بہت رنجیدہ ہین اور اب اونکی ذلت جسپر کل ہندوستان طعن
کرتا ہے تکمیل کو پہونچ گئی ہے غالبًا راجپوتون کے آمادہ ہونیکا وقت قریب
آگیا ہے یہہ امر جہانتک صرف ہتک مقصود ہے وہانتک تو صحیح ہے مگر ذلت
سے اون کی جاگیر و معاش مین کچہہ خلل واقع نہوا جو تہارام رضا جوئی کی
تدبیرون مین بہی غافل نہ تہا اوس نے عنقریب کل ناراض سردارون کو
طلب کرلیا اور اکثر کو خدمتون پر متعین کیا تین برس کے عرصہ مین بجز
راول کے سب ٹہاکر رضامند ہوگئے بلکہ راول کو بہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا
کشن سنگہ ٹہاکر چوموں کا متبنیٰ ہوا پگڑی بہیجی گئی جہوتہارام نے سرکار انگریزی
کا خراج ادا کرنے مین بہی توقف نہ کیا آٹہہ لاکہہ روپیہ بقایا خراج جلد
ادا کردیا اور خراج آئندہ ادا کرتا رہا علاوہ اسکے دو لاکہہ روپیہ بابت
خراج کے کسی ساہوکار کا تہا وہ ادا کردیا چند سال سے مہاراجہ مان سنگہ
والی مارواڑ نے اپنے راج کے سردارون پر بہت تشدد و زیادہ ستانی
کی اس سے فساد پیدا ہوا اوسکے دفعیہ کیواسطے مارواڑ مین انگریزی
فوج کا جانا لازم آیا اکثر مخروج سردار اپنے رشتہ داران سکنا رجی پور
کے پاس پناہ پذیر ہوئے اور وہان مقیم ہوکر مارواڑ مین تاخت کرنے

لگے اوسی زمانہ مین دہونکل سنگہ نامی دعویدار مسند مارواڑ نے جے پور و
شیخاواٹی سے فوج کثیر بہرتی کی دربار جے پور نے اوسکے انسداد کی کچھہ تدبیر
نکی بلکہ برعکس اسکے اونکو علانیہ مدد دی اسپر سرکار انگریزی سے جے پور
کو بہت تاکید ہوئی اور صاف لکھا گیا کہ جسقدر دہونکل سنگہ مارواڑ مین
نقصان کریگا اوسکا عوض جے پور سے دلوایا جاویگا ۔

بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۲۹ء کپتان لو صاحب نے پہر کلارک صاحب سے لیکر ایجنسی
کا کام شروع کیا مگر اونہین ایام مین رزیڈنٹ گوالیار ہوکر چلے گئے اور ایجنسی
ره विल कोवेंडिश — جے پور کا کام آنریبل کونڈش صاحب سپرنٹنڈنٹ اجمیر کو سپرد ہوا چند
लोकट — مہینے کے بعد یہہ خدمت کرنل لوکٹ صاحب کو ملی اور ۱۸۳۲ء مین جب لارڈ
ولیم ہنٹنکس صاحب اجمیر مین تہے لاکٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مقرر ہوئے مسٹر کونڈش صاحب کی روانگی کے وقت سے ستمبر ۱۸۳۸ء
تک بباعث جلد جلد بدلنے حکام کے دفتر ایجنسی مین تحریرین بہت کم ہین ۔

بظہور بدنظمی و فساد کے شیخاواٹی مین نصیرآباد سے انگریزی فوج متعین
ہوئی تہی اوس نے سرکوبی مفسدان کر کے ملک مین امن کردیا جب رسالہ جات
जर फोसटर — میجر فوسٹر صاحب کی تشکیل بندہ گئی فوج انگریزی جو اوس ملک مین اور
تورواٹی مین کہ وہ بہی قزاق اور رہزنون کا مسکن ہے بہیل رہے تہے
بتدریج برخاست کی گئی فوج انگریزی کا خرچ بکثرت ہوا تہا اور انتظام
ملک کی جوابدہی جے پور کی تہی اسواسطے جن ریاستون کی بدنظمی کے سبب سے
فوج کی تعیناتی لازم آئی تہی اونہین کے ذمہ فوج خرچ لگایا گیا زر دگی

جے پور چودہ لاکھہ روپیہ ہوا اور اوسکے وصول ہونے کی صورت اطمینان نہین
تھی اسواسطے مناسب متصور ہوا۔
کہ سرکار انگریزی کچھہ کفالت مادی اپنے اختیار مین لے چنانچہ نصف تالاب
سانبھر ملو کہ جے پور بپرتا وقت ایصال زر فوج خرچ قبضہ کیا گیا اس سے جیپور
مین اور بہی زیر باری ہوئی اور ایصال فوج خرچ زیادہ متر شتبہ ہوا تالاب
سانبھر کے حصہ جے پور کی آمدنی بعد ادا سے مصارف قریب ڈیڑہ لاکھہ روپیہ
سالانہ کے تہی مارواڑ کا حصہ تالاب مذکور بہی اوسی ضرورت سے قرق ہوکر
کپتان مارٹین صاحب کل کے منتظم مقرر ہوئے۔ मारिसन
ستمبر ۱۸۳۱ء مین خراج سرکار انگریزی بارہ لاکھہ چڑہ گیا اور ملک مین بدنظمی و
خرابی ہوگئی اور اکثر لوگون کو یقین ہوا کہ سوا ے بربادی ملک کے اور کچھہ انجام
نہوگا بعض لوگون نے بانی فساد یعنی جہوتہا رام کو قتل کرنے کی تجویز کی چنانچہ
ایک سازش بہ تحت بیجے سنگہ بہاٹی و وکیل کہیتڑی و چہہ کس دیگر ثابت ہوکر انکو विजयसिंह भाटी
سزا ہوئی مہاراجہ صاحب جو اب جوان ہوگئے تھے اور اکثر باہر آیا
کرتے تھے ذیشعور و خوش مزاج تھے اونکی شادی بہی ہوگئی تہی کہ رانی
چندراوت جی صاحبہ سے مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب فرمان رواے चंद्रावत
حال اگست یا ستمبر ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوئے اور اونہین ایام مین ماجی بہٹیانی
جی صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔
مہاراجہ صاحب کی بہبودی آیندہ کی امید مبدل بہ مایوسی ہوئی وہی بدمعاش
جہوتہا رام جس نے راج پر انواع مصیبتین نازل کین اس مزاد سے

کہ راج مین پہر بہی صغیر سن رئیس ہوا اور رہیری حکومت بدستور جاری رہے اپنے جوان
آقا کی ہلاکت کا باعث ہوکر سواد الوجہہ فی الدارین ہوا اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی
گواہ رویت نہین ہے کیونکہ اندرون پردہ کے حالات تک کسی کی رسائی نہین
ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب کا یکایک مرنا اون کے جنازہ کو بعجلت تمام خفیہ
لیجانا اور مراسم تجہیز و تکفین کو نہایت جلدی سے انجام دینا اگرچہ حسب ضوابط
قانونی واسطے ثبوت اوس جرم کے جسکا جہوتہارام آج تک ملزم سمجہا جاتا ہی
شہادت کافی نہین ہے مگر عوام الناس کے دلون پر یقین کامل پیدا کرنے ہین
شروع ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم کا انتقال ہوا —
आलिस بفور استماع اس خبر کے کرنل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کہ
ٹہنڈا واٹی مین تہے جے پور کو آئے اور فی الفور اوس ملعون کو جسکے واسطے
واپسی جے پور کی اجازت نہوتی تو بہتر ہوتا شہر بدر کرنے کی تدبیر کی —
جہوتہارام۔ ہردو کنیزکین — دیوان امرچند۔ بخشی منالال۔ سری جی ہنت
میگہ سنگہ ڈگی والہ۔ چند شیخاوت مثل شیام سنگہ ٹہاکر بسا ؤ جس نے جاگیر
لینے کیواسطے اپنے چچا اور بہائی کو مارا تہا اور ہنونت سنگہ راؤ منوہرپور
सायवाड اور جیت سنگہ ٹہاکر سانبوا اور رفقاء جہوتہارام جو اشخاص سابق مین با اختیار
تہے وہی اس زمانہ مین تہے مہاراجہ جے سنگہ کے انتقال پر رانی چندراوت
جی صاحبہ ماجی مختار راج ہوئین اور جسقدر بہٹیانی جی تہین اوسیقدر راول
کے مخالف اور اس بدمعاش گروہ کی خیرخواہ ہوئین ایجنٹ گورنر جنرل صاحب
نے جہوتہارام کو موقوف کرکے دیوسہ کے قلعہ مین قید کیا اور روپا بڈارن

اور اوسکے متوسلون کو خارج کیا اور راول کو مختار مطلق کیا ملک کے انتظام
آیندہ کی تجویزین پیش ہوئین ۔

سرکار انگریزی کے متزلزل اور متحمل تدبیر کے نتایج بد جسقدر پہلے مخالفون کی
سرکشی سے پیدا ہوئے تہے اوس سے زیادہ شرارت کے ساتھ بشکل بلاک اسسٹنٹ
بلیک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور بحز و جی خود صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل کے پیدا ہونے والی تہی ظاہر ہے کہ جے پور مین ہر انقلاب سے پیشتر
فساد ہوا تہا اور ہر فساد کے بعد سرکار انگریزی کی تدبیر بدل گئی گویا ہر مرتبہ
تبدیلی تدبیر کا باعث فساد ہی تہا اس صورت مین عجب نہین ہے اگر فریق متعلق
زنانہ ڈیوڑہی نے براہ حماقت وشرارت امید کی ہو کہ صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل سے راول کو موقوف کرانیکا تحقیق ذریعہ شہر مین فساد کرانا ہے اور
یہہ خیال کیا ہو کہ جسطرح سابقاً بعہد اکٹرلونی صاحب ہوا تہا راول کی موقوفی
پہ راجی صاحبہ کو وزیر مقرر کرنیکا اختیار ہو جاوے اسکے علاوہ راول بیریسال
کا انتقال ہو گیا تہا اور اوسکا بیٹا شیو سنگہ جسکو ویسی لیاقت نہ تہی اور انگریز
بہی اوسکو کم جانتے تہے جانشین ہوا تہا متعلقین فریق راجی صاحبہ نے سوچا
کہ فساد مین راول مارا جاوے تو حکام کو یقین ہوگا کہ عوام الناس اوسکو اچہا
نہین سمجہتے ہین اور مفسدہ کی جوابدہی بہی اوسی کے ذمہ ہوگی اور یہہ
بہی اونکو بخوبی معلوم تہا کہ سرکار انگریزی کسی کو حاکمانہ زبردستی سے وزیر
نہین کرتی تہی اور سبب فساد کو بدمعاشون کی سرکشی سے نہین بلکہ جس
شخص کے خلاف کیا جاوے اوسکی کج خلقی اور بدمزاجی سے منسوب کرتی ہے

غرض راول کو بصراحت متروک العوام ثابت کرنے کیواسطے اس تجویز پر عمل کیا گیا علی العموم ہندوستان مین مشہور تہا کہ فلان روز فساد ہونیوالا ہے مگر مطلع فساد ظاہر نہین ہوا تہا اور نہ حکام انگریزی خبر پا کر انتظام کرسکے عوام کا دل فساد کیواسطے مستعد تہا چنانچہ خفیف اشتعالک سے کمال سخت اور مہلک نتایج کے ساتہہ برپا ہوا۔

تحقیقات مابعد اور مراسلات گرفتار شدہ سے تحقیق ہوا کہ اس سازش کا بانی سباقی جہوتہا رام تہا قرار پایا تہا کہ اوسکا رشتہ دار دیوان امرچند بدمعاش لوگون کو نوکر رکہکر اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پر حملہ کر کے آغاز فساد کرے جب شہر مین شورش ہوجاوے تب جواہر سنگہ خلف چمن سنگہ ٹہاکر ساہواڑ کہ راو شیو پور کا رشتہ دار ہے راؤ مذکور کی حویلی واقع جے پور سے مسلح جمعیت لیکر میدان محل مین آجاوے اور صبح کے وقت ماجی صاحبہ کے فریق کے اور لوگ راول کو مار ڈالین گورنمنٹ کا حکم راول شیو سنگہ کو انتظام ریاست سپرد کرنے کیواسطے صادر ہوا تہا اوس سے دربار کو مطلع کرنے کے واسطے بتاریخ ۴ - جون ۱۸۳۵ء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر بلیک صاحب اور دو دیگر صاحبون کے محل مین آئے جسوقت صاحب موصوف واپس چلے تب ایک شخص نے عقب سے برہنہ شمشیر سے اون پر حربہ کیا اور تین ضرب مار کر مجروح شدید کردیا مسٹر بلیک صاحب نے اس قاتل کو گرفتار کر لیا تلوار چہین کر اور مشکین باندہ کر چار پائی پر ڈالکر جیلخانہ کو بہیجدیا۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو بسواری پالکی ایجنسی کو روانہ کیا راستہ مین نہ کسی نے

روکا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کون جاتا ہے اور دیگر دو صاحب پہلے ہی گہوڑون
پر سوار ہوکر شہر سے نکل گئے تھے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب ہاتھی پر سوار ہوئے
قاتل کا شہرہ پہیل گیا ماجی صاحبہ کی طرف کے لوگ بافسری ہدایت اللہ خان دروازہ
پر جمع ہوکر فساد معلومہ کیواسطے تیار ہوئے جسوقت مسٹر بلیک صاحب خون آلودہ
برہنہ شمشیر ہاتھہ مین لیے ہوئے اور خون افشان کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلے
تب مشہور ہوا کہ اونہون نے صغیر سن مہاراجہ صاحب کو مار ڈالا ہے جو کچھہ
کسی کے ہاتھہ مین آیا وہی لیکر سب نے یکبارگی اون پر حملہ کیا اس ارادہ سے
کہ شہر سے باہر نکل جاوین اونہون نے ہاتھی کو دبایا مگر دروازہ بند پایا خواصی
مین چپراسی تہا وہ مارا گیا اور فیلبان زخمی ہوا مجبور ہو کے ہاتھی کو ایک مندر
کے برابر لگا کر اوسکے برآمدہ مین چڑہ گئے اور صحن کے اندر جا کر کواڑ بند کر لیئے اس
مندر کے دروازہ کے قریب میثون کا پہرہ رہتا تہا اونہون نے گو سبب فساد
کچھہ معلوم نہ تہا سب سے مار مار کا غل سنا اور دیوار اون پر ہوکر مندر مین جا کر
بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار مین ڈالدیا کہ وہان اوسکی اور بہی
ذلت ہوئی تین چپراسی اور ایک چہتری بردار اور ایک فیلبان مارے گئے
جسوقت یہان یہہ حال ہو رہا تہا جواہر سنگہ راؤ منوہر پور فوج لیکر محل پر پہونچا
وہان راول اور دیگر سردار جمع تہے اونہون نے دروازے بند کئے منوہر پور
والون نے کہولنے مین جہد کیا جب راول کے ہمراہیون نے مقابلہ کیا تب
باز رہے اور اسوجہہ سے کہ کوئی مارنے کو باقی نہین رہا اور نہ مفسدون
کا ارادہ شہر مین اچہی طرح مشہور ہوا تہا زیادہ فساد نہوا ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ فساد کی تجویز جہوتہارام اور اوسکے بہائی امرچند اور ہدایت اللہ خان اور چند متوسلان خاص کے سواے اور کسی کو ظاہر نہوئی تہی -

اسوقت راول نے بڑی مستعدی ظاہر کی ایجنسی کو جہان بلیک صاحب کی نعش پہونچ گئی تہی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے زخمون پر مرہم پٹی ہورہی تہی کسیطرح کا پیغام بہیجنے سے پہلے راول نے پہرہ والے مینہ ہای اصل قاتلون کو گرفتار کرکے مندر کے آگے پہانسی دیدی اور کل شرکاے مفسدہ کی گرفتاری مین سعی کامل کی -

سرکار انگریزی سے کل حالات کی تحقیقات اور مجرمون کی سزادہی کیواسطے کمیشن مقرر ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جہوتہارام اور حکم چند اوسکے بہائی نے راول کو متہم کرنے کیواسطے یہہ خونریزی کرائی تہی ساہ شیولال گماشتہ اور فتح لال خلف جہوتہارام کی نسبت بحالت عدم موجودگی جہوتہارام و حکم چند کہ قلعہ دیوسہ مین قید تہے سچے پورمین اہتمام فساد اور مفسدون کا اطمینان کرنا ثابت ہوا دیوان امرچند اور اوسکے نائب امرچند بہوسہ کی نسبت آغاز فساد کا بندوبست کرنا ثابت ہوا اور بخشی منالال کی نسبت فوج کو جو پہلے سے باجی صاحبہ کیطرف تہے متفق رکہنا پایا گیا -

कमिशन کمیشن نے عرصہ تک تحقیقات کی اور جہوتہارام - حکم چند جو قبل صدور حکم مرگیا - امرچند - ہدایت اللہ - ساہ شیولال - مانک چند بہوسہ کیواسطے سزاے پہانسی اور دیگر مجرمون کی نسبت مختلف میعادون کی قیدین تجویز کین مگر اخیر مین بحکم گورنمنٹ صرف دیوان امرچند اور ہدایت اللہ کو پہانسی

ہوئی اور جہوتہارام و حکم چند کیواسطے حبس دوام قلعہ چنار مین اور دیگر مجرمون کیواسطے مختلف میعادون کی قیدین تجویز ہوئین — चनार

سرکار انگریزی کے واجبی غضب سے کہ بہ پاداش ایسے جرم سنگین کے کہ خود گورنر جنرل صاحب کے قایم مقام صاحب ایجنٹ پر عین محل کے دروازہ مین بلا اشتعال کے اور کسی وجہہ کے حملہ ہوا ضرور انتقام واجب تہا ماجی صاحب اور راول دونون کو بڑا خوف ہوا اور احتمال ہوا کہ شاید راج ضبط ہوجاوے قلعہ کا خزانہ کہولدیا اور رفع ناراضگی کیواسطے چہبیس لاکہہ روپیہ بقایا خراج یکمشت ادا کردیا بعد ازان اس مقدمہ مین کچہہ کارروائی نہین ہوئی اور نہ کاغذات موجودہ ایجنسی سے کچہہ ثابت ہے —

چہبیس لاکہہ روپیہ یکمشت بصیغہ خراج خزانہ سے نکلنے پر ریاست مین تنگی ہوگئی علاوہ آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کے اوس زمانہ مین جے پور سے ساڑہے چار لاکہہ روپیہ سالانہ برگڈ شیخاواٹی کا خرچ لیا جاتا تہا اور جہوتہارام کے انتظام مین ملک مفلس اور ریاست زیربار ہوگئی تہی اب سبکدوشی مشکل نظر آئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے نزدیک انسداد فضول خرچی کیواسطے جے پور مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا مگر چونکہ سابقًا ایجنٹ کی تعیناتی سے انواع دقت و خرابیان پیدا ہوئین تہین گورنمنٹ کو اسمین شبہہ ہوا کرنل الویس صاحب نے لکہا تہا کہ بقایا خراج وصول کرنے اور ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کرنیکا صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ انتظام ریاست خود صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرین مگر گورنمنٹ نے بار ربعہ

مراسلہ ۱۷ - فروری ۱۸۳۰ء تحریر کیا کہ اگر خراج گران ہے اور ایک ثلث آمدنی راج سے بھی زیادہ ہے تو حسب منشا حکم اونرایبل کورٹ آف ڈایرکٹرز جب بلا تکلیف ریاست ایصال اوسکا غیر ممکن ہو جاوے کلی یا جزوی معاف کردیا جاوے -

ऑनरेबिल कोर्ट ऑफ डेरेक्टर्स

مگر ریاست کی آمدنی حال و قابلیت اضافہ و مصارف ضروری کے دریافت کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تہا اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب کو میجر الویس صاحب کی تجویز منظور کرنی پڑی اور جے پور کی آمدنی و خرچ کی تحقیقات کیواسطے ایک صاحب انگریز مسٹر روس صاحب متعین ہوئے حسب مراسلہ مورخہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۳۸ء نواب گورنر جنرل صاحب نے اونکو لکہا کہ ہمکو آپکی دانشوری سے امید ہے کہ آپ کاروبار راج مین دست اندازی کرنے سے کہ سابقًا بالکل بے فایدہ بلکہ پر ضرر ہوئی تہی پرہیز کرینگے اور یقین ہے کہ آپ کا تقرر جو بضرورت تخفیف خراج ہوا ہے مرغوب الدوام ہوگا بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۸۳۸ء میجر روس صاحب جے پور مین داخل ہوئے اور دیکہا کہ راج جے پور جسطرح سابق مین کئی فریقون مین منقسم ہو رہا تہا اوسیطرح اب بھی منقسم ہے راجی صاحبہ نوراول کے با اختیار ہونے سے ارحدنار اض تہین اور اوسکو بد خلل کرتے ہین وہی تدبیرات کر رہی تہین جو اوسکے باپ کی بد عملی مین کارگر ہوئین اون تدبیرون کے شروع مین شورش و نیچ کی بغاوت ہوئی تہی چنانچہ اب بھی وہی ہوا راگڈہ مین دو پلٹنون نے فساد کیا اور وہان ہی دو ہزار ناگے اون کے شامل ہو گئے اور اطاعت

मिस्तर रौस

حکم سے مطلق انکار کیا جب نصیرآباد کی فوج نے جاکر دبایا تب اونہون نے
اطاعت اختیار کی باجی صاحبہ نے راول کو مہر دینے سے انکار کیا اور
دسہرہ پر تلوار نہ لیجانے دی سرکار انگریزی کیطرف سے مقرر ہونیکی وجہ
سے لازم آیا کہ راول کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ مدد کرین مگر اس بات پر
بہی کمال لحاظ تہا کہ عوام کے نزدیک سرکار انگریزی کا منشا صرف بہتری
ریاست پایا جاوے نہ کہ طرفداری کسی خاص فریق کا —
درباب خراج و پیداوار راج جسکی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوئے صاحب
نے لکہا کہ منجملہ پانچ لاکہہ روپیہ کے جو حال مین وصول ہوا ہے ساڑہے تین
لاکہہ روپیہ سال آیندہ کی جمع پر بطور قرض لیا ہے بس راج کی آمدنی سے
صرف ڈیڑہ لاکہہ آیا ہے بقایا خراج بقدر بیس لاکہہ ہے اور ساہوکارونکا
قرضہ ساڑہے آٹہہ لاکہہ آمدنی سالانہ ساڑہے تیئیس لاکہہ ہے اور خرچ
سالانہ بتیس لاکہہ گذشتہ مین صرف بیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی تہی
اس صورت مین اگر حسب تجویز کرنل الویس صاحب خراج مین دو لاکہہ کی کمی
ہوکر آٹہہ لاکہہ سے صرف چہہ لاکہہ رکہا جاوے تو بہی بہت کم سبکدوشی
ہوگی ڈہائی لاکہہ کے خرچ مین کمی ہوسکتی ہے اور چار پانچ لاکہہ کی جایداد
ضبط ہوسکتی ہے اسواسطے راج کو زیرباری سے بچانے کیواسطے صرف
یہی تدبیر مناسب ہے کہ عمدہ انتظام اور خبرگیری سے آمدنی زیادہ کیجاوے
مگر یہہ امر حکام انگریزی کی دست اندازی کئی بغیر نہو سکے گا —
اب سرکار انگریزی کو معاملات جےپور مین بڑا انقلاب پیدا کرنا منظور

ہوا اور بجاے جزوی اور متامل نگرانی کے جو ابتک ہوئی تہی قوی تر داخلت
لेफ्टिनेन्ट कर्नल सदरलैन्ड
کرنا قرار پایا لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ گوالیار راجپوتانہ مین ایجنٹ
گورنر جنرل مقرر ہوئے اونکو اس باب مین اختیار کلی حاصل ہوا بذریعہ مراسلہ
یکم اپریل ۱۸۳۹ء گورنمنٹ نے لکہا کہ مستورات خواستگار استحقاق مداخلت کاروبار
راج جےپور کی حرص کو قبول کرنے کی تدبیر سے ہمکو تجربہ کامل ہوچکا ہے اور
اس باب مین تجویز قطعی کرنیکا وقت آگیا ہے کہ نظم ونسق راج مین چند سال تک
زمانہ اختیار کا مستقل ہونا موجب بہبودی ملک ہے یا نہین جےپور پہونچتے ہی
کرنل سدرلینڈ صاحب نے ایجنسی جےپور کے بالاستقلال جاری رہنے کی درخواست
کرکے راول سے کہا کہ باوصف امداد واعانت سرکار انگریزی ابتک راج مین
کچہہ ترقی نہین ہوئی اور تمہاری زیادہ تر امداد کی درخواست کرنے سے ثابت
ہے کہ تم سے سب لوگ ناراض ہین اب انتظام کی تین صورتین ہین یا تو سرکار
انگریزی بالکل علیحدہ ہوجاوے جب مثل سابق ابتری وخرابی انتہائی درجہ
नागपुर
کو پہونچے تب حکام انگریزی کے ازسرنو آنیکی ضرورت ہو یا مثل ناگپور اس راج
کا بہی اختیار کلی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ہو اور وے بطور منتظم خود کام کرین
कप्तान पोटिंजर
یا جسطرح ریاست کچہہ مین بہ تحت کرنل پوٹنجر صاحب بڑا فائدہ ہوا ہے صاحب
پولیٹیکل ایجنٹ بذریعہ پنچایت سرداران محدود اختیارات کا استعمال کرین مجہکو
تیسرا طریقہ کہ راجپوتون کی خواہش کے موافق ہے پسند ہے راول نے بہی
اسی طریقہ کو پسند کیا لازم آیا کہ ماجی صاحبہ کو بہی اوس انقلاب سے جو انتظام
ملک اور خود اون کے منصب مین ہونیوالا تہا آگاہ کیا جاوے بلا موجودگی

راول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے محل مین جاکر ملاقات کی ماجی صاحبہ نے جو
سابق مین بموجودگی راول مخاطب نہوئین تہین بذات خاص پردہ مین آکر کرنل
سدرلینڈ صاحب سے گفتگو کی جو حال راول سے کہا گیا تھا وہی اون سے کہا گیا اور علاوہ
اوسکے یہہ بھی کہ آیندہ آپکو انتظام راج مین مداخلت کرنیکا اختیار نرہیگا اسپر ہی از حد
ناراض ہوئین اور جیسا کہ پیشتر سے معلوم تہا ملاقات رنجش کے ساتھہ ختم ہوئی
اب سردارون کی پنچایت کا مقرر کرنا باقی رہا چنانچہ میجر روس صاحب نے راول
اور اوسکا بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ اور ٹہاکر جہلارکہ بروے وراثت حقدار مسند
ریاست ہے اور دو شخص دیگر کہ سب زبردست اور اعلی درجہ کے سردار تھے
تجویز کیئے میجر روس صاحب کی یہہ تجویز بہت صحیح تہی اس غرض سے کہ پنچایت مین
مقرر و با اختیار ہونے سے یہہ زبردست لوگ راجپوتانہ کے تجربہ جدید مین ہماری
طرف ہوجاوینگے اور چونکہ عظیم الشان راج کے انتظام کی کل ذمہ وری اور
جوابدہی صرف ایک صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے سرپہ ہوگی لازم ہے کہ شرکاء
کونسل کو اتنا زیادہ اختیار نہو کہ باہم نزاع اور فساد کرین اور انتظام مین خلل
واقع ہو مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کا یہہ منشاء ہوا کہ پنچایت کو زیادہ اختیارات
دیکر زبردست اور وسیع العمل کیا جاوے یہہ شکل البتہ پنچایت تجویزین قانون
کیواسطے بہتر ہوتی مگر انتظام عملی کیواسطے کہ زبردست و کارگر ہونیکی غرض سے
با اختیار مطلق ہونا چاہیئے ایسی تجویز کارآمد نہین ہے —
میجر روس صاحب نے اول ہی پنچایت کو اجازت دی کہ یہ اختیار خود کام کرین
مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کو اوسکے نقص معلوم ہوگئے کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی

نگرانی نہونے سے خود مختار ہوجاوینگے اونکی صلاح واجازت کے بغیر کام کرینگے
اور بلا منظوری اونکے احکام جاری کرینگے اسواسطے پنچایت کو ہدایت کی کہ
تمہارا یہہ کام ہے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے تحت مین کام کرو اور تدبیرات
مفید ریاست مین اونکو اپنا افسر سمجہو اور صاحب موصوف اپنی خدمت کی
انجام دہی مین صرف سرکار انگریزی کو جوابدہ رہین یہہ ہدایت ہونیکے بعد
اجراے کار ریاست مین کوئی مشکل پیش نہ آئی –

یہہ خیال مین نہین آسکتا تہا کہ ماجیصاحبہ جو بوجہہ والدہ فرمانروا آیندہ
ہونیکی با اختیار تہین اوس اختیار کو جد وجہد کئے بغیر چہوڑ دینگی اونہون نے
پنچایت سے علانیہ مخالفت کی اور ہر فرقہ کے لوگون کو پنچایت کی تحقیر اور عدم
تعمیلی پر آمادہ کیا پنچایت کو بے اختیار کرنے کیواسطے ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ
سے سازش کی کہ وہ پانچ ہزار آدمی کی فوج لیکر بچیلا لانے خریطہ اسمی میجر
روس صاحب کے جے پور کو آیا اوسکی یہہ حرکت صرف ماجیصاحبہ کی حمایت سے
تہی کہ وے اپنے فریق کے آدمیون کو پنچایت مین داخل کرنے اور اپنے حقوق
با اختیاری کو ثابت کرنے مین ساعی تہین –

زبردست فوج مثل برگیڈ شیخاواٹی کو بہ تحت حکومت پنج سرداران رکہنا ضرور
ہوا ٹہاکر لچہمن سنگہ فوج لیکر میگہہ سنگہ کے مقابلہ کیواسطے عازم ہوا وہ ڈوڈو
کو چلا گیا وہان برگیڈ شیخاواٹی نے برابر سے آکر اوس مجمع کو منتشر کردیا میجر
روس صاحب کو بوجہہ بیماری جے پور سے جانا پڑا اور میجر تہورسبی صاحب
نے مقرر ہوکر ۱۴- اگست سنہ ۱۸۳۹ع کو اہتمام کار شروع کیا تہورسبی صاحب

سابق مین بجاے لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب شیخاواٹی مین فوج کے ساتھ رہے
تھے اور تحقیقات واقعات قتل بلیک صاحب کی کمیشن مین شریک تھے اس
سے اونکو ہر فریق کے لوگون سے بخوبی واقفیت تھی علاوہ اسکے معاملات
مال مین اچھا سمجھتے تھے اور کاروبار نظم ونسق مین اونکو بڑا علم تھا اسوجہسے
وے پنچایت سرداران کے افسر ہونیکے ہر طرح لایق تھے ـ

میجر تہورسبی صاحب نے اول ہی کل سررشتہ جات راج کے ملازمون کی حاضری
لی اس غرض سے کہ جہانتک بمقتضاے اجراء کار ممکن ہو مصارف کم کرین
نجیبون کی پلٹنین پانچ مین سے دو کم کرکے تین رکھی گیئن اور ہر ایک پلٹن
مین بجاے پانچ کے دو دو توپ رہین اس سے چالیس ہزار روپیہ سال
کے خرچ کی تخفیف ہوئی ۴۱۹۵ سلح پوش تنخواہ دار دولاکھ کیا ہے روپیہ سالانہ
کی بھی تخفیف ہوئی سواران وپلٹن تلنگان وافواج متعینہ قلعات جنکی معاش
مین زمین تھی سب بیرد نہین کمی ہوئی مگر علاوہ بریگیڈ شیخاواٹی کے جسکا ذکر
شیخاواٹی کے حال مین ہوگا اس تخفیف سے صرف ساٹھہ ہزار سالانہ کا خرچ
کم ہوا دارالریاست مین دیوانی اور فوجداری کی عدالتین مقرر ہوئین
کہ اوسوقت سے ابتک حسب خواہش عوام وبہ اسلوبی تمام کام انجام دیکر
بہت فایدہ پہونچاتے ہین محاصل ساہر کی ترمیم ہوئی اور کوٹھیارہ کا خرچ جو
راجپوتانہ کی ریاستون مین بہت ہوتا ہے کم کیا گیا اول سال مین میجر تہورسبی
صاحب کو دستور ٹھیکہ پرگنات موقوف کرنے اور بندوبست مالگذاری کرنیکی
کی فرصت نہوئی اوس سمت مین جو ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع مین ختم ہوا املاک کی آمدنی

بقدر [illegible] لاکھہ [illegible] ہوئی اور مصارف [illegible] لاکھہ [illegible] ہوئے سال
آیندہ کے برآورد مین آمدنی بقدر [illegible] لاکھہ [illegible] اور خرچ بقدر [illegible] لاکھہ
[illegible] درج ہوا اسمین سے سانبہر کے نمک کی آمدنی منہا ہوئی اور مصارف
برگڈ شیخاواٹی خرچ مین کم ہوا ۲۳ - اپریل سنہ ۱۸۴۲ع تک بقایاے خراج بقدر
[illegible] لاکھہ [illegible] تھا میجر تھورسبی صاحب نے خیال کیا کہ دس برس آیندہ
مین زیادہ سے زیادہ آمدنی بحساب اوسط اٹھائیس لاکھہ روپیہ سالانہ ہوگی
اور چوبیس لاکھہ روپیہ سالانہ معمولی خرچ ہوگا اس صورت مین خراج سالانہ بقدر
آٹھہ لاکھہ روپیہ اس خیال سے کہ مرہٹے لیتے تھے بہت گران مقرر ہوا ہے حالانکہ
تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مرہٹے صرف دو لاکھہ چالیس ہزار روپیہ لیتے
تھے اور وہ بھی بہت بے ترتیبی سے دیا جاتا تھا اسواسطے اونہون نے
درخواست کی کہ یکم مئی سنہ ۱۸۴۲ع سے کل اونتالیس لاکھہ روپیہ معاف ہوکر
خراج آیندہ بتخفیف چار لاکھہ صرف چار لاکھہ مقرر کیا جاوے اور برگڈ
شیخاواٹی کا خرچ بقدر چار لاکھہ روپیہ خراج مین دیا جاوے ان تدبیرون سے
ریاست کو سبکدوشی ہوگی ۔

فروری سنہ ۱۸۴۴ع مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے جےپور کا دورہ کیا تو دیکھا
کہ ہر فرقہ رعایا اور منتظمان راج کے فرقون مین بہت تبدل پیدا ہوگیا ہے
سب لوگ خوش ہین راستون پر امن ہے اور بندوبست جدید کے نتایج سے ہر ایک
کا اطمینان ہے گورنر جنرل صاحب کو اگرچہ افسوس تھا کہ خرچ اب بھی آمدنی
سے کم نہین کیا گیا ہو مگر پنچ سردارون کی کارروائی سے سب لوگون کو مطمئن پاکر

بہت خوش ہوئے —

خراج کی نسبت بذریعہ مراسلہ یکم فروری ۱۸۴۳ء کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا کہ جے پور کی زیر باری صرف اسیوجہہ سے ہوئی ہے کہ ایفا تعہد مین کوشش کی تہی ہر ایک مصاحب سرکار انگریزی کی عنایت حاصل کرنے اور عتاب سے بچنے کیواسطے خراج بر وقت ادا کرنے مین کوشش کرتا رہا اس سبب سے قرضہ کثیر ہو گیا مرہٹون کا خراج اصل مین جسقدر اب ثابت ہوا ہے اوسیقدر تہا مگر اہتمام تقرر خراج ایک شخص کے ہاتہہ سے دوسرے کے ہاتہہ مین آیا اس سے آٹہہ لاکہہ ہو گیا جب ٹہاکر راول بیری سال دہلی مین سر چارلس مٹکاف صاحب سے عہدنامہ کرتا تہا صرف چار لاکہہ روپیہ مطالبہ واجب ذمگی جیپور سمجہا گیا تہا مگر دیگر اشخاص نے اجمیر مین سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب سے بیان کیا کہ آمدنی ریاست ساٹہہ ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہے تو اسکی خبر دہلی مین پہونچنے پر آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج اور بصورت اضافہ جمع چالیس لاکہہ سے اضافہ خراج بقدر متناسب مقرر ہوا راول بیری سال نے بمراد معاودت جے پور کہ بنظر حفظ منصب و عہدہ اوسکو وہان جانے کی بہت ضرورت تہی اس سنگین مطالبہ کو بلا عذر قبول کر لیا دوسرے مراسلہ ۲ - فروری ۱۸۴۱ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ امر دریافت کرنا تو عبث ہے کہ جے پور نے ایک کرور پچہتّر لاکہہ روپیہ کہان سے ادا کیا ہے اور راج کا خزانہ خالی ہوا ہے یا نہین مگر یہہ بات میری یاد سے ہرگز نجاویگی کہ جب مین بہیثیت نیچا سرداران مقرر کرنے کیواسطے گیا تہا راجی صاحب نے کہا کہ اگر زمانہ

نابالغی مین اختیار انتظام ریاست میرے ہاتھہ مین رہے تو کل بقایا خراج یکمشت ادا کردونگی اور آیندہ کیواسطے کفالت دونگی خراج سالانہ مع تین لاکہہ روپیہ مصارف برگیڈ شیخاواٹی اور ترقی پیداوار سانبہر تیرہ لاکہہ روپیہ سالانہ کا مطالبہ ہے اس صورت مین اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مدد ونرمی نہ کیجاوے تو سرکار سے اتفاق کرنے کی وجہہ سے یہہ راج ایسی تباہی و زیرباری مین آویگا کہ اوس سے سبکدوش ہونا مشکل ہوگا میجر تہوربی صاحب اور کرنل سدرلینڈ صاحب کی درخواست منظور ہونے سے پیشتر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲- مارچ سنہ ۱۸۴۱ء ضرور سمجہا تہا کہ اسقدر آمدنی کثیر کے نقصان اوٹہانے کی ضرورت شدید بوجہہ معقول لکہی جاوے اور یہہ بہی حکم دیا کہ پس انداز آمدنی کے حساب مین نہ فقط ضروریات ریاست پر بلکہ مصارف ترقی پر بہی جو عموماً وظاہراً لابدی سمجہے جاوین لحاظ رکہنا چاہیے اور ہمکو یہہ بہی منظور رہے کہ بندوبست جدید مین برگیڈ شیخاواٹی کے برقرار رکہنے کی جو تجویز کیجاوے گی اوسے بہی ہم خوشی سے منظور کرینگے —

کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بہی جمع خرچ جے پور کی نسبت وہی فراخ دلی مدنظر ہوئی اور حکم دیا کہ جس تاریخ سے مناسب ہو بقایا خراج ذمگی ریاست معاف کیا جاوے —

اسواسطے سال آیندہ مین گورنر جنرل صاحب نے بذریعہ مراسلہ ۸- جولائی سنہ ۱۸۴۲ء معافی بقایا خراج کی ضرورتون کو تسلیم کرکے اور میجر تہوربی صاحب کی درخواست مین جائے اعتراض نہ دیکہکر یکم نومبر سنہ ۱۸۳۰ء سے خراج سالانہ

بحساب چار لاکھہ روپیہ لینا منظور کیا بعد ازان حال سابق راج کو سپرد کر دیا اور
بھرگڑ شیخاواٹی کو فوج انگریزی متصور کر کے اوسکا خرچ اپنے ذمہ لیا اور خراج
مین سے اوسکا خرچ ادا کرنیکا حکم دیا اس سے فوج خرچ شیخاواٹی بھی کہ از
ناپسندیدہ تھا یکبارگی موقوف ہو گیا۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس تجویز کو منظور کر کے علاوہ اوسکے بذریعہ مراسلہ
یکم نومبر ۱۸۴۳ء یہہ بھی ہدایت کی کہ ریاست کو خفیف مصارف سے بچانے کے
واسطے مناسب ہے کہ خراج سرکاری باقی رکھکر قرضہ واجب الادا اوسکا ساہوکاران
یکبارگی ادا کر دیا جاوے کہ اسمین ہمکو سواے سود کے اور کچھہ نقصان
نہین ہے۔

اس فیاض حکم کے پہونچنے پر جے پور بلکہ کل راجپوتانہ بہت خوش و شکرگذار
ہوا اسکو سرکار انگریزی کی بیغرضی اور خیرخواہی ریاست کا یقین کامل ہو گیا
بقایا خراج جو بفور ثبوت گرانی وزیر باری راج دریادلی سے معاف کیا
گیا بہ تعداد [illegible] لکھہ [illegible] تھا اسپر بھی ماجی صاحبہ اور میگھہ سنگہ راول
کی بیخ کنی اور اپنے بااختیار ہونے کی تدبیرون سے باز نہ آئے شہر کے
مجرمون کی ترغیب سے ہنڈون مین ایک پلٹن باغی ہوئی اوسکے مقابلہ کے
واسطے فی الفور جے پور سے راج کی فوج جو بسبب بے اعتباری بخشی منالال
راول کے محکوم کی گئی تھی متعین ہوئے شہر کی پلٹنین وفاداری مین مستقل
رہین باغیون نے دیکھا کہ کوئی اور شریک نہین ہوتا مجبور ہتیار ڈالدئے
اور تنخواہ لیکر موقوف ہوئے چند روز بعد ماجی صاحبہ نے بہ اتفاق میگھہ سنگہ

कालक

قلعہ کالک پر کہ جےپور سے بیس میل مغرب مین واقع ہے اور راوس نواح کا مالک اور سانبہر کا جہیل اوس سے دبے ہوئے ہین قبضہ کرلیا وہان کا قلعہ دار ناتہاوت تہا اوس نے تین ہزار روپیہ نقد اور چند کہنگار وون کے دیہات کا غلہ لیکر کشن سنگہ و بشن سنگہ رشتہ داران میگہہ سنگہ کو قلعہ خالی کردیا جن لوگون نے یہہ سازش کی بمقام پشکر قریب اجمیر جمع ہوئے تہے اور چند ٹہاکران مارواڑ جن کی جےپور کے کہنگار وون سے قریب رشتہ داری تہی اور بحسب ضرورت فریقین ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اون کے شامل ہوئے تہے اس وجہہ سے کہ اگر جےپور مین کہنگاروت جمع ہوتے تو فوراً معلوم ہوجاتا اور نگرانی کامل رکہی جاتی بشن سنگہ کے ساتہہ کیواسطے مارواڑ کے لوگ فراہم ہوئے ۱۵- نومبر سنہ ۱۸۴۲ء کو قلعہ پر یکایک قبضہ کرلیا اور جمعیت قلعہ کی کمک کیواسطے سواران مارواڑ کا گروہ کثیر کالک سے مغرب مین مارواڑ اور کالک کے درمیان جمع ہوا۔

جتہر تہورسبی صاحب نے بفور استماع خبر مع کل فوج جےپور کی جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا اس قلعہ کا موقع ازبس عجیب و دشوار گذار معلوم ہوا مگر اوسکے استحکام و قابلیت کا حال فتح کیوقت تک صحیح معلوم نہوا میجر فوسٹر صاحب کا برگیڈ جہونجہنون سے آکر شامل ہوا موضع کالک جو قلعہ کے نیچے دامن کوہ پر واقع ہے فوراً لے لیا کہڑے پہاڑ پر واقع ہونے سے قلعہ کی فصیل کا توڑنا غیر ممکن تہا اسواسطے حملہ کرکے لینا چاہا مگر مضبوطی قلعہ اور بلندی موقع کی وجہہ سے پسپا ہوا خود میجر فوسٹر صاحب اور اون کے دونون بیٹے مجروح ہوئے اور تیرہ

آدمی دیگر مقتول و مجروح ہوئے جیپور کی فوج بہی ملازمان برگڈ سے بازی
بدکر خوب لڑے مگر اس شکست سے حملہ آورونکی ہمت مین کمی نہ آئی قلعہ کا لک
جیپور کے توپخانہ کے قابو کا نہین تہا اسواسطے تجویز ہوئی کہ نصیرآباد سے قلعہ
شکن توپین منگائی جاوین اور اون کے آنے تک جن مقامات کو لے لیا ہی
اونپر قابض رہین مگر نصیرآباد کا توپخانہ صرف دو یا تین منزل چلا تہا کہ کشن سنگہ
نے بلا شرط قلعہ خالی کردیا قرین قیاس تہا کہ ماجی صاحبہ اور اون کے متوسل
جو درپردہ مرتکب شور و فساد ہوتے تہے اپنی کوششون کی ناکامیابی سے
مایوس ہوکر آیندہ کوچہہ نکرینگے مگر ایسا نہوا ایک فتنہ کا انسداد ہوئے دیر
نہوئی تہی کہ دوسرا ویسا ہی بیہودہ اوربرپا ہوا اور ہرایک کا مقصد
راول کی بے اختیاری تہا جولائی ۱۸۴۳ء مین بحالت عدم موجودگی میجر
تہوریبی صاحب کہ کہیتڑی کو گئے تہے قریب سو کس سے زیادہ پردیسی افغانون
نے جو سرکاری فوج کے ساتہہ آئے تہے یکبارگی شورش کرکے بلا امتیاز
کل کو مارنا شروع کیا مقصود یہہ تہا کہ فساد کرکے حکومت مین انقلاب
پیدا کرین حسنات اتفاق سے ٹہاکر لچہمن سنگہ فی الفور موقع پر پہونچا
اور مفسدون پر حملہ کرکے بعض کو مارڈالا اور باقیماندہ کو گرفتار کرلیا
دو سرغنون کو توپ سے اوڑادیا اور ماجی صاحبہ کے بہائی کو جس نے اونکو
نوکر رکہا تہا آٹہہ برس کیواسطے جلاوطن کیا گیا یہہ فساد بہی ضعیف الطبع
اور ناخواندہ عورتون کی حکومت مین انتظام ریاست سپرد کرنے کی
بدتدبیری کی ایک نظیر ہے -

سنہ ۱۸۴۱ء مین میجر تہورسبی صاحب نے سہ سالہ بندوبست کیا چونکہ اونکو
بضرورت انصرام کاروبار عہدہ کے بیرونجات مین جانیکی فرصت نہوئی اور
اچھے آدمی تجربہ کار معاملات بندوبست و معتمد میسر نہ آئے اونکو ریاست کے
قواعد مستمرہ پر عمل کرنا پڑا دو طرح کے اقرارنامجات تحریر ہوئے اول اون
پرگنات سے جنکی پیداوار بالکل موسمی بارش پر موقوف نہین ہے اور جنمین
دونون فصلون کی پیداوار ہوتی ہے دوسرے وہ جنمین صرف ایک فصل
ہوتی ہے اور اس سبب سے وے بالکل بارش پر منحصر ہین اونکے پٹہ جات
شرطیہ ہوئے —
کسی پرگنہ مین ممکن نہوا کہ کاشتکار خود زمین کا پٹہ لیوین اور نہ یک فصلی
پرگنون مین ٹھیکہ داران نے چند سال کا ٹھیکہ منظور کیا اس صورت مین میجر
تہورسبی صاحب نے اس شرط سے ٹھیکہ جات مقرر کئے کہ پیداوار کم ہو
تو ٹھیکہ دار کو دس فیصدی کی منہائی مجرا ملی اور پیداوار اچھی ہو تو جو کچھ
ٹھیکہ دار شرائط مندرجہ پٹہ سے زیادہ وصول کرے اوسکی دس فیصدی
سے زیادہ مین سے نصف راج لیوے اس بندوبست سے سالہا آیندہ
کی آمدنی کا تکملہ علاوہ آمدنی نمک سانبہر کے کہ پچاس ہزار تہی اس تفصیل
سے ہوا —
اول سنہ لکہہ ...
دوم سنہ لکہہ ...
سوم سنہ لکہہ ...

مگر انقضاء مدت پر معلوم ہوا کہ واقعی آمدنی اس تخمینہ سے کم ہوئی۔
بوجہہ بیماری کرنل سدرلینڈ صاحب کو کیپ آف گوڈ ہوپ کو جانا پڑا میجر تہورسبی केपआफगुडहोप
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے اور میجر لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ लडलो
جے پور کو تبدیل ہوکر ۲۴ - جنوری سنہ ۱۸۴۳ء سے کام کرنے لگے۔

میجر لڈلو صاحب نے ابتداء ہی سے ایسی رسمیات و طریقے جو اگرچہ انگریزون کی
نظر مین ازبس بیرحم و ناپسندیدہ ہین مگر مدت کے رواج سے مراسم مذہبی مین
داخل ہوگئے ہین اور راجپوت لوگ بوجہہ اتفاق باہمی اون کو ترک نہین کرسکتے
تہے موقوف کرنے مین کوشش کی ستی و بردہ فروشی اور بہاٹ چارنون
کو شادی دختران پر تیاگ بطور خیرات زر کثیر دینا جس سے دخترکشی نے त्याग
رواج پایا رسمیات بطریق مذکورہ ہین میجر لڈلو صاحب نے پنج سرداران جیپور
سے ستی کے باب مین راے لی راجاوت بہوپت سنگہ ٹہاکر جہلاے نے کہ مسند
راج کا حقدار اول اور راج کا معزز سردار ہے رسم ستی کو فی الفور متروک کیا
اور چند دیگر ٹہاکرون کی بہی یہی راے تہی میجر تہورسبی صاحب نے سوچا تہا
کہ سرکار انگریزی کا کل غیر ریاستون سے جو طریقہ عام کارروائی کا جاری ہے
اوس سے خلاف ورزی نہ کیجاوے اور منشاء عہدناجات کے خلاف عمل
کرکے مدافعہ کی گنجایش پیدا کیجاوے چونکہ سرکار انگریزی کو ان ریاستون کی
بوجہہ مکفول کرنے اونکی خود اختیاری کے کوئی قانون انسداد جرایم جاری
کرنیکا منصب نہین ہے پس اگر کوئی علانیہ بحث کیجاوے تو اوسکے نتایج بُرے
ہونگے اور اونکے خلاف ورزی سے جن جرایم کا انسداد چاہیے ہین اونہین

اضافہ ہوگا مگر اگست سنہ ۱۸۴۴ء مین پنچ سرداران راج نے باتفاق راے کل علاقہ راج کے اندر ستی کو جرم لایق سزاے تعزیری قرار دیا اور اگرچہ یہہ امر احاطہ تحریر مین نہ آیا مگر اونہون نے ظاہر کیا کہ ہماری لڑکیان جو غیر مسلمونمین بیاہی جاوینگی ستی نہون گی ہر ایک شخص جو ارتکاب ستی مین مدد کرے یا اوسکے امتناع مین کوشش نکرے بطور معاون مجرم متصور ہوکر لایق سزا ہوگا راج جے پور مین پہلے سے ستی زیادہ نہین ہوتی تہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی راے کل وحشیانہ وظالمانہ حرکات کے خلاف تہی اور انسداد حاکمانہ کیواسطے صرف ایسے قانون کا جاری ہونا ضرور تہا وقت اجراء اس حکم سے مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونے تک پانچ برس کے عرصہ مین صرف ایک عورت اپنے بچہ کی نعش کے ساتہہ ستی ہوئی تہی پنچ سرداران نے فوراً اپنے حکم کی تائید کی کل متعلقہ گرفتار ہوئے مگر چونکہ مرتکبان جرم سکنا علاقہ مارواڑ تہے اور قوانین جے پور سے واقف نہ تہے سزا سخت نہ دیگئی اسواسطے صرف مختلف میعادونکی قید یعنی چہہ برس سے دس برس تک کی سزا دیگئی —

بردہ فروشی وتجارت غلام وکنیز جو اوسکے اصل معنی ہین اوسطرح کے راج جے پور مین نہین ہوتی تہی کہ قانون مجریہ سنہ ۱۸۳۹ء سے موقوف ہوچکے تہے البتہ ایسے لوگ تو اکثر ہین جو اپنے قرضخواہون کی نوکری بطور غلام اپنی خوشی سے کیلیتے ہین اور خانگی غلام بہی مثل دیگر اطراف ہندوستان کے ہین بردہ فروشی اور انسان کو مثل حیوانات خرید وفروخت کرنا راجپوتون کو ہمیشہ ناپسند آیا اب حسب ہدایت میجر لڈلو صاحب کمال تاکیدی احکام جاری ہوئے اور ملک

مین نام کو بہی غلام نر ہے ہندو ریاستون مین سب سے پہلے جے پور نے رسم
ستی کو موقوف کیا ہے اور ٹہاکر بہوپت سنگہ والی جہلار جس نے کل راجپوتون
سے ترک ستی مین پیش قدمی کی تعظیم و تکریم کے لایق ہے دیگر رئیس و امیرون
نے بہی طوعًا و کرہًا طریقہ جے پور کی پیروی کی بہاٹ و چارنون کو تیاگ دینے
کی ممانعت مین منتظمان راج زیادہ متفق الرا سے ہوئے جودہ پور کے ایک
رئیس نے تیاگ کا مطالبہ شدید موقوف کرنیکا دعوی کیا تہا مگر جے پور کی پنچایت
نے اسباب مین ایک اشتہار مجریہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب دکہلا کر تصدیق
پہونچائی کہ رئیس جودہ پور نے کہ جے سنگہ کے بعد ہوا ہے اسی اشتہار کے منشار
پہ عمل کیا تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی تجویز ایسی دانشوری اور
فراخ حوصلگی کی تہی کہ اوسکا نقل کرنا ضرور ہے ۔
مہاراجہ صاحب نے تریتیش کچھوایہ کی شاخون اور کل امرا و وکلاء ریاست
غیر اور پنڈتون کو جمع کرکے فرمایا کہ والدین اپنی دخترون کو مارتے ہین
یہہ نہایت سخت گناہ ہے آیندہ کو راج جے پور کی سرحد کے اندر کوئی راجپوت
دختر کو نہ مارے اور مہاراجہ صاحب نے وکلاء ریاست غیر کو بہی ہدایت کی
کہ اپنے اپنے آقا کو لکہکر یہی عمدہ قاعدہ وہان بہی جاری کرادین اور
حکم دیا کہ اگر کوئی کچھوایہ محتاج ہو اور دایجہ یعنی جہیز اور تیاگ ندے سکے تو
اپنی دختر کی شادی جے پور مین آکر کرے یہان اوسکو راج سے مدد ملیگی اور
بہاٹ و چارن تیاگ کا مطالبہ نکر سکے گی اور چارنون کو بہی حکم ہوا کہ شہر
مین شادی ہو تو تیاگ طلب نکرین کہ اونہون نے قبول کیا ۔

सायजा

جے پور مین ابتک یہہ رسم جاری ہے کہ فصیل شہر کے اندر شادی ہونے پر کوئی
بہاٹ یا چارن کچہہ نہین مانگ سکتا ہے مدت تک مہاراجہ جے سنگہ کے عمدہ قواعد
جاری رہے مگر مغرور لوگون نے شیخی سے اپنے ہان شادیون مین زر کثیر خرچ
کرکے فسخ کردیئے اور غریب لوگون کے واسطے خرابی پیدا ہوئی میجر لڈلو صاحب
نے ان قواعد کو از سر نو سرسبز کرنا چاہا نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل لکہا کہ یہہ تجویز نہایت پسندیدہ ہے مگر اسپر عمل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے
مگر بہر ان حال بطور کار روائی ریاست کے نہ بطور حکم سرکار انگریزی کی
منظور کیا بہاٹ و چارنون کی آمدرفت ٹہاکرون کے دیہی مسکنون پر محدود
رہی پہر ۱۸۶۴ء مین پنچسرداران نے ایک اور قانون جاری کیا کہ آمدنی جاگیر
کے آٹہوین حصہ سے زیادہ بہاٹ و چارنون کو کوئی نہ دیا کرے مگر قانون کے
واجب التعمیل ہونے کیواسطے جو امر ضرور تہا وہ نہوا یعنی قانون کی یہہ عبارت
ہے کہ جاگیرون کی آمدنی کے آٹہوین حصہ سے زیادہ مانگنے والے طلب نکر سکین
مگر جو زیادہ دیا چاہین اونکو اختیار ہے اسواسطے دولتمند سردار بہت فضولی
سے روپیہ خرچ کرتے ہین اور اون کے برادرون کو جو خاندان و برادری
مین اونکی برابر مگر تنگدست ہین اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسواسطے
ایسے قانون کی ضرورت تہی کہ دولتمند بہی حد معینہ سے زیادہ خرچ نہ کیا کرین
پنچسرداران نے اپنا کام غفلت و عدم تندہی سے کیا سرداران پنچایت مین
سے ایک مر گیا اور دونون ناتہاوت یعنی راول اور اوسکے بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ
نے زبردست ہوکر کل انتظام ریاست اپنے اختیار مین لیا علی الخصوص ٹہاکر

لچھمن سنگہ نے کہ فوج کا بہی افسر تہا اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے سبکو خایف
کر دیا راول البتہ معقول تہا مگر لچھمن سنگہ کے روبرو اوسکی کچہہ پیش نجاتی تہی
دیگر سردار ناراض ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے تن تنہا صاحب ایجنٹ رہگئے
اون سے خرابیون کا انسداد ہونا محال تہا کرنل سدرلینڈ صاحب نے کہ کیپ سے
واپس آگئے تہے جےپور کو اس حالت مین دیکہکر کہا کہ پنچایت مین ایک عہدہ
خالی رہنے سے دونون بہائیون کا اختیار بہت ہوگیا ہے اب دونون مین
سے کسی کو علیحدہ نہین کرسکتے اسواسطے ابتدا مین ہی دونون کو جو
اختیار دیا گیا ہے بڑی غلطی ہوئی ہے افسران مال وخزانہ نے شکایت کی
کہ دونون بہائی غبن کرتے ہین اور اپنے متوسلون کو جاگیرین دیتے ہین
کرنل صاحب موصوف کی رائے مین پنچایت کا از سرنو مقرر کرنا ضرور ہوا
اور سردارون کو طلب کرکے ٹہاکر لچھمن سنگہ کو بعد برخاستگی اوسکے گہر بہیجا اور بجائے
اوسکے اور ٹہاکر جھیور کے کہ مرگیا تہا دو سردار دیگر مقرر کئے میجر لڈلو صاحب نے
شکایت کی تہی کہ سردار کارکن نہین ہین اسپر ہر ایک سردار کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کے دفتر اور دیگر محکمہ جات مین جاکر اجراء کار کے واسطے بطور وکیل ایک ایک
متصدی رکہنے کی اجازت ہوئی روانگی کے وقت کرنل سدرلینڈ صاحب نے ناتہاوت
بہائیون کے غبن وتغلب کی تحقیقات کرنیکا پنچایت کو حکم دیا راول نے بہت جاگیرین
دی تہین مگر ساڑہے دس برس کی مدت یعنی تقرر پنچایت سے پہلے کی ہی
تحقیقات ہوئی ع ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیرین ضبط ہوئین ع بارہ لاکہہ کے
جمعی دیہات ناواجب دئے ہوئے ثابت ہوئے اور سے لکہہ ع سوا لاکہہ کا تغلب

برآمد ہوا کہ ۱۰ دیہین سے یک لکہہ بالائیہ واپس کردیا گیا مگر تعداد زر تغلب مستردہ
وجمع دیہات مستردہ غلط معلوم ہوتے ہین۔

عرصہ تک جیپور کے ملک کی آمدنی ترقی پاتی رہی اخیر سنہ ۱۸۴۴ع مین رو پابڈارن نے
اس غرض سے کہ پہر رسوخ حاصل کرے جہوتہارام کا رکہا ہوا زرامانت جو کسان
متعلق زنانہ ڈیوڈہی کے پاس تہا ظاہر کیا کہ لیکر خزانہ راج مین داخل کیا گیا اوسا لکہو
کے قرضہ مین دیا گیا اس سے قرضہ کہ بہ تعداد دس لکہہ تہا سے لکہہ
رہگیا اس خزانہ کے پانے سے پیشتر سبکدوشی راج کیواسطے سرداران پنچایت
نے اپنی تنخواہ بقدر ستر ہزار روپیہ سالانہ کم کردی تہی اور راجی صاحب نے پینتیس
ہزار روپیہ سالانہ جمع کے دیہات اور دیگر رانیون نے اس سے دو چند جمع کے
دیے قبول کیے تہے مگر جب خزانہ ملگیا تو اون سے مزاحمت نہ کیگئی اوسی سال
مین بارش بہی کم ہوئی اور ٹیڈیون نے زراعت کا نقصان کیا اس سبب سے
اور قرضہ ادا نہو سکا۔

میجر لڈلو صاحب کے زمانہ مین تعمیرات مفید عام بہت جاری رہین شہر کے قریب
پہاڑ کے درمیان راستہ ہے جسے گہاٹ کہتے ہین سڑک بنائی گئی اور طرفین کو
باغ لگائے گئے شہر مین شفاخانہ تعمیر ہوا اور مدرسہ جاری ہوا شہر مین صاف
پانی پہونچانے کیواسطے تجویز ہوئی کہ نالہ امانی شاہ پر کہ شہر سے ڈیڑہ میل کے
فاصلہ پر مغرب مین ہے بند باندہ کر بذریعہ نہر کے پانی پہونچایا جاوے اسکی تکمیل
کیواسطے لفٹنٹ ہورٹن صاحب انجنیر لڈلو صاحب کے پاس متعین ہوئے تہے
مگر قبل تیاری اوسکے سنہ ۱۸۴۹ع مین چلے گئے نالہ کے مغرب مین پشتہ اچہا تیا۔

نہین ہوا تہا اوسطرف نشیب کی زمین تہی اسواسطے جب ۱۸۵۵ء مین دروازہ شہر تک پانی پہونچا اوسیوقت بند ٹوٹ گیا اور محنت و زر ضایع گیا زیادہ تر افسوس کی بات یہہ تہی کہ اسکی تعمیر مین رعایا سے بطور محصول روپیہ وصول کر کے لگایا گیا تہا اس سبب سے فن انجینری صاحبان انگریز کا اعتبار جاتا رہا۔

میجر لڈلو صاحب نے اپنی رپورٹ مین مہاراجہ صاحب کے رحم اور فراخ حوصلگی کی بہت تعریف لکہی گیارہوین برس تک بجز فنون سپہ گری اونکی تربیت کی کچہہ تدبیر نہوئی ۱۸۴۸ء مین پنڈت شیودین طالب علم آگرہ کالج عہدہ اتالیقی پر مقرر ہوا اگرچہ تہوڑی دیر پڑہتے تہے مگر بہت ترقی کی جب سے راجہ صاحب کو ثابت ہو گیا کہ صاحبان انگریز کو فائدہ راج کے سوا اور کچہہ غرض نہین ہے اونہون نے کاروبار راج مین بالکل دست اندازی نکی اونکو مہاراجہ صاحب کی شادی کا بہت فکر تہا اور ریوان کی ریاست مین پیغام بہی ہو گیا تہا۔ रीवां

کرنل سدرلینڈ صاحب نے عزل و نصب کیا اسپر بہی پنچایت نے کام اچہا نکیا تہا کہ لچہمن سنگہ کی برخاستگی کے بعد راول اپنے گہر کو چلا گیا اور ڈہائی برس وہان رہا جہلای کا ٹہاکر روپ سنگہ بیمار تہا جب آرام ہوتا تہا کام کرتا تہا مگر بہت کم سیکہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کے بیٹے کو پنچایت مین مقرر کیا تہا اوس سے بہی کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ اوسمین اپنے باپ کے سب اوصاف موجود تہے اخیر مین ثابت ہوا کہ اوس نے ڈونگر سنگہ عرف ڈونگ جی مشہور غارتگر کے ہمراہیون کو پناہ دی اس جرم مین علاوہ ضبطی چہارم حصہ جاگیر کی پنچایت سے موقوف ہوا دسمبر ۱۸۴۷ء مین میجر لڈلو صاحب بجے پور سے گئے مگر ایسی نیکنامی سے کہ ابتک سب لوگ اونکو احسانمندی سے یاد کرتے ہین۔

रिकार्डस

اونکی جگہ کپتان رکارڈس صاحب مقرر ہوئے اور اوسی زمانہ مین بجاے کرنل
سدرلینڈ صاحب کرنل لو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے پولٹیکل ایجنٹ جدید
کے تقرر پر راول جی یورپ مین پہر آیا اور پنچایت مین داخل ہوا کرنل لو صاحب نے
کہا کہ اگرچہ سابق مین ناتہاوتون کے غلبہ سے خرابی ہوئی تہی مگر اب اون کے ہونے
کے سبب سے اجراے کار روزمرہ مین زیادہ ابتری ہے اور در واقع مین یہہ حال تہا
کہ پنچایت کی کارروائی سے خود مہاراجہ صاحب بہی شاکی تہے اور ہر شخص کو شکایت
تہی اور سرداران پنچایت ہر ایک کام کے انصرام مین دانستہ خلل انداز ہوتے تہے
اور جب تک اون کے ساتہہ مین سے کوئی بحصول فائدہ ذاتی رضامند نہوجاتا
کسی کام کو جاری نکرتے اس سستی اور رشوت ستانی کو رفع کرنے کیواسطے دیگر سرداران
کی نسبت راول کو زیادہ اختیار دئے گئے اور وہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو جوابدہ
متصور ہوا اس تبدل کا یہہ نتیجہ ہوا کہ دیگر سرداروں نے کام کرنا چہوڑ دیا اور
راول باختیار خود کل کام کرنے لگا کام بہت جلد اور آسانی سے ہونے لگا اور
کار مرجوعہ کے اجراء کیواسطے سردار کارکن کو بلا وساطت لکہنے کا طریقہ جاری ہوا
مگر بجاے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و پنچسرداران منتظم راج صرف صاحب موصوف و
راول رہے۔

اس زمانہ مین ملک کی آمدنی اٹہائیس لاکہہ سے تیس [۳۰] لاکہہ تک ہوئی اور خرچ پچیس [۲۵]
چہبیس لاکہہ رہا سنہ ۱۸۶۷ع مین میجر لڈلو صاحب نے رپورٹ کی تہی کہ قرضہ ادا ہوگیا
ہے مگر اونکو جیب خاص کا قرضہ تعدادی ساڑہے تین لاکہہ اور دیگر قرضہ تعمیرات
مفید عام یاد نرہا کہ صرف ایک بند کی تعمیر پر تین برس کے عرصہ مین چہہ لاکہہ روپیہ

خرچ ہوگیا تہا —

دوسرے سال مین ہی زیادہ تر سنہ ۱۸۶۸ء کے قحط کے سبب سے کہ نرخ اجناس گران ہوگیا تہا خزانہ مین ۵ لاکہہ روپیہ کی کمی واقع ہوئی اسوقت تک قرضہ پر چوبیس فیصدی کا سود دیا جاتا تہا اب حسب استرضاے ساہوان نو روپیہ فیصدی مقرر ہوا التعمیرات کا خرچ بند کیا گیا بعض جاگیرین و پنشن قرق ہوئین اور خرچ کی تخفیف کی گئی —

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی اور لاکہہ روپیہ کا خراج ہوا اور نیز رفع کمی کیواسطے لاکہہ روپیہ قرض لینا پڑا اخیر رپورٹ مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو راج سپرد کرنا تجویز کیا تہا مگر اونکی عمر پندرہ سال کی تہی اور انتظام راج کرنے کے لایق نہ تہے علاوہ بران کرنل لو صاحب اور رکارڈس صاحب کی یہہ راے ہوئی کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست اوس حالت مین سپرد کرنی چاہیے کہ قرضہ سے سبکدوش ہو بلکہ خزانہ مین کسیقدر روپیہ پس انداز ہو یہہ حال اہلکاران راج کو بہی معلوم تہا ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء مین ختم ہونیوالے سمت کی آمدنی اونہون نے بہ تعداد لاکہہ روپیہ یعنی خرچ سے نو لاکہہ روپیہ سوا دکہلائی اس حساب کے نسبت کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب کے حصول اختیارات مین خلل واقع نہونے کی غرض سے مصنوعی بنایا گیا تہا ریاست کی اس فارغ البالی کو دیکہکر صاحب ایجنٹ تعجب مین آگئے مگر اونکو کچہہ شبہہ نہوا اونہون نے لکہا کہ سب روپیہ جمع ہوجاویگا تو بعد اداے قرضہ کے بہی ڈہائی لاکہہ روپیہ بچ رہیگا کپتان رکارڈس صاحب نے لکہا کہ گذشتہ سال مین حسن کارگذاری

سے دو لاکہہ ستتر ہزار روپیہ بقایا راج بابت تعمیر چاہات و تقاوی زمینداران وصول کیا گیا ہے خرچ صرف ۱ لکہہ ۷۱ ہزار کا بتلاتے ہین سے لکہہ ساہوکارون کو ادا کیا گیا اور ڈہائی لاکہہ روپیہ بیس اندازہ ہوا یکم جون تک کی تنخواہ کل ملازمین اور فوج کی ادا کی گئی یہہ کل حساب مشتبہ تہا مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکا امتحان بہی نہین کرسکتے تہے واقع مین اسوقت دس لاکہہ روپیہ کا قرضہ تہا اور بجاے اسکے کہ بلا وجہہ معقول ایک سال مین نو لاکہہ روپیہ جمع مین زیادہ ہوگیا ہو قرضہ کا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے -

انجام یہہ ہوا کہ کرنل لد صاحب نے ریاست کی ترقی سے گورنمنٹ کو مطلع کرکے بلا تامل لکہہ دیا کہ مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت ہوکر پنچایت سے نگرانی اوٹہالیجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خلعت بلا مواخذہ قیمت کہ گورنمنٹ سے منظور ہوچکا تہا اونکو دیا گیا قبل اختتام اس مضمون کے ضرور ہے کہ پنچایت سرداران کا حال جسکی نسبت مختلف راے ہین تحریر کیا جاوے -

سنہ ۱۸۳۱ع مین میجر تہوریسبی صاحب نے ناکارگز ہونے کی وجہہ سے برخاستگی کی تجویز کی تہی اون کے نزدیک مناسب تہا کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے پولٹیکل ایجنٹ اور ایک ہندوستانی مصاحب مستعدی سے کام کرین اونہون نے کہا کہ پنچایت امتحاناً مقرر کی گئی تہی جب وہ کارگر نہوئی تو بنظر فائدہ عام لازم ہے کہ برخاست کیجاوے تقرر اوسکا لابدی نہین ہے کیونکہ زمانہ سلف مین جاگیرداران کی صلاح صرف صلح و جنگ کے معاملات مین لیجاتی تہی انتظام اندرونی کی نسبت نہین لیجاتی تہی فی الجملہ وے سب لوگ حکومت کے لایق نہین ہین اور نہ اہل

اور کام کرنے کے عادی ہین تہا کہ ان جے پور مخصوصیت کار و بار ملکی کے انجام ہی
کے لایق نہین ہین خود سر ہین اور اپنے ہمسرون کی راے کو نہین مانتے ہین
بخلاف اسکے کرنل صدر لینڈ صاحب نے کہا کہ ابتدا مین یہہ ارادہ تہا کہ ہر فریق
کو پنچایت مین داخل کیا جاوے اور امید تہی کہ اوسط درجہ کے لوگ بہی کام کیہ
جاسکتے بہرحال یہہ مجمع محبوب العوام تہا اونکو اوسکی برخاستگی منظور نہوئی منترکا رجلسہ
مین سے بہوبت سنگہ حقدار مسند نشینی بہی تہا اوسکو علیحدہ کرنا چاہا تہا نا تہا ونکا
اختیار کم کرنے کیواسطے پنچایت مقرر کی گئی تہی تاہم اونمین سے دو شخص جنکو باوا
مدد دینے کے سبب سے سب لوگ انگریزون سے ناراض ہوگئے رکہے گئے تہے
وقت تقرر پنچایت یہہ تجویز پسند ہوئی اور نظم ونسق راج جے پور مین ابتک جاری
رہے سردارون کی پنچایت خواہ انجام دہی کار مین کارگر نہو راجپوتانہ مین مجمع
قانونی سمجہا جاتا ہے سرداران پنچایت کی لیاقت کی نسبت کرنل صدر لینڈ صاحب
نے لکہا کہ سرداران راجپوتانہ لیاقت انتظام سے بے بہرہ نہین ہین راج کے
انتظام سے اونکی جاگیر کا انتظام بہتر ہوتا ہے اونکی رعایا علاقہ انگریزی کی رعایا
سے خوشتر اور فارغ البال ہوتی ہے اور اسوجہہ سے کہ اونکی جاگیرون مین سردار
تک ہر ایک شخص کی رسائی ہے اور وے رعایا کے نقصان و فائدہ کو اپنا نقصان
و فائدہ سمجہتے ہین رعایا پر زیادہ توجہہ و التفات کرتے ہین البتہ یہہ امر صحیح ہے
کہ سرداران کو اونکے مالک کے خفیف کامون پر ملتفت کرنا مشکل ہے کیونکہ وے
بدرجہ غایت تنگ چشم اور خود غرض ہین اور مدت دراز کی بدنظمی سے باہم حسد
و نفرت کرتے ہین تاہم تحقیقات سے پایا گیا کہ باوصف ناتربیت یافتگی اونمین

تجربہ کار لوگ بھی ہین اسوجہہ سے حکام انگریزی بضرورت صلاح و مشورہ نہ بطور
کارکن اونکو اپنے شامل رکھکر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ ہندوستان
کی بھی راے کرنل سدرلینڈ صاحب سے متفق ہوئی اور حکم دیاکہ اگرچہ پنچایت مین بعض
سردار ناکردہ کار ہین تو بھی چند ذی رتبہ اور صاحب اقتدار لوگون کو شریک جلسہ
رکھنا ایک شخص کو راج کی کل حکومت کا اختیار دینے سے بہتر ہے میجر لڈلو صاحب
اور پنچایت کے درمیان جو کسیقدر اتفاق رہا ہے اوسکا ذکر بیشتر ہوچکا ہے
ناتھاوتون سے جو رنج اونکو تھا اوسکو کبھی مخفی نہین رکھتے تھے اونکا قول جیپور
مین بجنبہٖ مشہور رہے کہ جسطرح جودہ پور سے ناتھون کو نکالا تھا جے پور سے ناتھاوتون
کو نکالونگا اور بیل کی ناک مین بھی ناتھہ نہ چھوڑونگا ایک ناتھاوت کو اسطرح سے
نکالا کہ دوسرا بھی جو اپنی جاگیر مین تھا ناخوش ہوگیا اور پنچایت مین خالی عہدون
پر اون کے مخالفون کو مقرر کیا اونہین چند ایسے شخص تھے کہ جنکے سبب سے پنچایت
مین نااتفاقی ہوگئی اور کچھہ عرصہ بعد اونہین کے زمانہ مین پنچایت براے نام
رہگئی —

کپتان رکارڈس صاحب نے کہ ازبس ذکی و متین تھے حسب الارشاد کرنل لو صاحب
پنچایت کی نسبت اپنی راے لکھی ہے اوس سے طریقہ کارروائی صاف صاف عیان
ہوتا ہے اور ناکامیابی پنچایت کے سبب صریح ظاہر ہین حسب ارشاد آپ کی
پنچ سرداران راج اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے بشراکت کام کرنے سے مہاراجہ
صاحب کی ریاست اور رعایا و ملک کو جو نقصان یا فائدے پہونچے ہین اونکی
نسبت مین اپنی راے واشگاف لکھتا ہون کہ واقع مین پنچ سردار اور صاحب

پولیٹکل ایجنٹ کسی طرح ہم صلاح و شریک جلسہ نہین ہوئے ہین اصل مین کرنل لینڈ
صاحب کی یہہ تجویز تھی کہ چہہ صاحب ایک مقام پر جمع ہو کر معاملات راج کی
نسبت صلاح کیا کرین یہان شروع سے ہی تجویز و تعمیل مین اختلاف واقع ہوا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہر روز دیوانخانہ مین نہین جا سکتے تھے اور نہ پانچون
سردار کوٹھی ایجنسی مین آنے کیواسطے اپنے غرور و تمکنت کو چہوڑ سکتے تھے اگر
ایک دو دفع صاحب ایجنٹ گئے تو اونکی موجودگی سے سب ناخوش ہوئے پہر
صاحب ایجنٹ کی مستعدی اور صاف گوئی اور سرداروں کی کاہلی اور مکاری
مین زمین و آسمان کا فرق تہا اونکو عادت تہی کہ اوروں کے اتفاق سے کام
کرین اور سردار طریقۂ انصرام کاروبار سے محض ناواقف تہے صاحب اپنی
راے علانیہ ظاہر کرتے تھے سرداروں کو اگر کوئی آمادگی و تحریک نہ دیتا تو
کسی راے پر قایم نہین ہو سکتے تھے اور قایم ہوتے تو اوسکے اظہار مین پس و
پیش کرتے غرض انگریزی اور ہندوستانی طریقہ کے جو اختلاف ہین یہان
سب جمع تھے اور باہمی رضامندی یا ضرورت سے یہہ جلسہ اختتام کو پہونچا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ حاکم مطلق ہو گئے نہ راے دیتے تھے اور نہ بحث و صلاح
مین شریک ہوتے تھے صرف سردار اونکی تجویز کو بنظر ثانی دیکہکر منظور یا نامنظور کر دیتے
تھے پس جس فیصلہ کو اونہون نے منظور کیا ملک کیواسطے قانون ہو گیا اور جسکو
نامنظور کیا وہ منسوخ ہو گیا —
کپتان رکارڈس صاحب کی راے مین تقرر پنچایت کارآمد نہوا اونکو بہتر نظر
آیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ صرف ایک ہندوستانی صاحب کے ساتہہ ہم جلسہ

ہوں کہ اونہوں نے انتظام جےپور کا اسیطرح کیا اونہوں نے قبول کیا کہ اصل
مین اختیار علی ہندوستانی صاحب یعنی راول کو حاصل ہے اور سب مجھکو اوسپر
نگرانی کرنیکا اختیار نہین ہے پس اون کے ہی اقبال سے اونکی بھی تجویز ویسی
ہی ناکار آمد تھی جیسی وہ جسکو اونہوں نے ناپسند کیا تھا کرنل لو صاحب کی راے
بھی اون سے متفق ہوئی اور راول کے نزدیک بھی پنچایت ویسی ہی فضول
اور ناکار آمد متصور ہوئی اور ترقی ریاست جو ہوئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
کی لیاقت و دیانت وتندہی سے سمجھی گئی نہ کہ پنچایت کی خوبی سے اس سے عیاں
ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ سرداروں سے صلاح نہین لیتے تھے سرداروں
سے زیادہ تر تعمیل احکام کا کام کراتے تھے اور بجاے مشیروں کے اونکو عامل راج
سمجھتے تھے کہ وے اوسی کے لایق تھے اوس زمانہ مین سڑک نہ تھی رہنے کے سبب
شہر مین پہونچنا محال تھا مگر سردار ہفتہ مین ایک دو گہنٹہ تدبیرات انتظام کی صلاح
کرنیکواسطے جمع ہو سکتے تھے اور واسطے اجراے کار تعمیل کے ایک سردار
کو جسکے ذمہ کا وہ کام ہوتا چھوڑ سکتے تھے اس صورت مین کل کام بجلسہ مشترکہ
سرداران وصاحب ایجنٹ ہو سکتا تھا نہ کہ اور کسیطرح کار روزمرہ کی کثرت
سے بچانیکواسطے صاحب ایجنٹ کے پاس ایک نائب بصرف راج مقرر کیا
جاتا کہ اسطرح اونکو معاملات عظیم پر غور کرنیکی فرصت ملتی سررشتہ جات مال
وخزانہ اون کے تحت خاص مین رہتے کہ اس سے اونکا اختیار مطلق ہوتا
اور راصل مین منتظم راج ہو جاتے —
اگرچہ حسب تجویز مرکوزہ کام ہو سکا مگر پنچایت کی نسبت جو لکھا ہے اوس مین

بہی مبالغہ معلوم ہوتا ہے اوسکے فوائد پر خیال کرنے مین جے پور کی حالت بدنظمی پر بہی جو ابتدا مین تہی غور کرنا چاہیئے مخالف فریقون کی نزاع اور راجہ صاحب کی مداخلت کے نقص اور ایک زبردست فریق کی موجودگی یہہ سب امور قابل لحاظ ہین معرفت راول کے بامداد صاحب پولیٹکل ایجنٹ انتظام راج کرانے کی تجویز پیشتر ناکارآمد ثابت ہوچکی تہی بعد ازان اوسیطرح کی دوسری تجویز ہونی ممکن نہ تہی اور نہ کوئی خیال مین آئی تہی مگر تقرر پنچایت سے کل سردار جو بشکل دیگر مخالف رہتے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی طرف ہوگئے -

یہہ بہی خیال کرنا چاہیئے کہ اتنی مفید و عمدہ تدبیرات جو تہوڑے عرصہ مین راج جے پور مین بذریعہ پنچایت سرداران عمل مین آئین ہندوستان کی اور کسی ریاست مین نہین ہوئی ہین اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق ایک ہندوستانی مصاحب کے کام کرلیتے تو کبہی ظہور مین نہ آتین اگر پنچایت سے صرف ایک انسداد ستی کا قانون جاری ہوا ہوتا تو وہ بہی اونکے انتظام کی عمدہ کارگذاری کی دلیل ہوتا انسداد ستی کی بابت بشمول جے پور دربار لاہور و دیگر دربارون کے گورنمنٹ گزٹ مین تعریف لکہی گئی ہے مگر دربار جے پور بلکہ پنچایت سرداران و بخصوصیت ٹہاکر بہوپت سنگہ جہلائ والہ جنہون نے اول اپنی نسل کے عقاید کو منسوخ کیا زیادہ تعریف کے مستحق ہین میجر لڈلو صاحب بہی جنہون نے ان تدبیرون مین اونکی رہنمائی کی تہی اپنے انعام سے محروم رہے ہین کل اقوام یورپ کے خلاف سرکار انگریزی مین یہہ بڑا نقص ہے کہ جو خدمتین متعلق بہ فوج نہین ہین اونکا انعام کم ملتا ہے جس حالت مین اکثر لوگون کے جنکے اعمال

ہم جنسون کے حق مین بالکل مفید نہین ہین بڑی عزت وتوقیر ہوتی ہے جس افسر نے بے رحم اعتقاد کو بیخ وبن سے رفع کرنے مین سب سے سبقت کی اور جسکو بطور عادل ومستعد حاکم کی ریاست مین ابتک یاد کرتے ہین وہ بلا اجر وقدردانی انگلستان مین پڑا ہے ۔

پنچایت سرداران ماتحت میجر لڈلو صاحب نے صرف انسداد ستی کا ہی قانون جاری نہین کیا ہے بلکہ دخترکشی وبردہ فروشی ومطالبہ شدید بہاٹ وچارنون کے امتناع کیواسطے مہاراجہ صاحب کی نابالغی مین قانون جاری کرائے ہین ۔

مہاراجہ صاحب کو انتظام راج سپرد ہونیکے بعد بہی راول عہدۂ وزارت پر رہا آیا چونکہ وہ بذات خود بہت فضول خرچ اور نہایت غافل تہا آمدنی ریاست خود اوسی کے غیر ضروری مصارف مین ضایع ہوتی تہی خود راول نے منصب حیثیت کے نام پر قناعت کر لی تہی محنت وذمہ وری اوسکے متوسلون مین سے جسنے چاہا لے لی افواج وسررشتہ جات کی تنخواہ مدت کی چڑہ گیی اور خرچ زیادہ ہوتا گیا اراضیات جو کپتان رکارڈس صاحب نے ضبط کی تہین واگذاشت ہوگیئن علاوہ اسکے ملک مین قحط ہوگیا کہ اس سے بہی آمدنی مین کمی ہوئی اور ساہوکارون کو جو پرگنات بالعوض قرضہ دیئے تہے علیحدہ ہوجانے سے راج کا اعتبار جاتا رہا سنہ ۱۸۵۴ع مین مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونے سے تین سال بعد سترہ لاکہہ روپیہ کا قرض ہوگیا ۔

مہاراجہ صاحب کی ہنوز ایسی عمر نہ تہی کہ ریاست کا کام سنبہال لیتے نرم مزاج اور گوشہ گزین ہونے سے ذی اقتدار راول کے مغلوب ہوگئے تہے اس حالت مین

اونہون نے کرنل سر ہنری لارنس صاحب سے جو بجاے لو صاحب ایجنٹ گورنر सरहेनरीलारेंस
جنرل مقرر ہوئے تہے صلاح لی اونہون نے بڑی شفقت و صفائی سے صلاح
دی مہاراجہ صاحب نے اوسپر بلا فرو گذاشت عمل کیا۔ راول عہدہ سے موقوف
ہوا اوسکا بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ کہ زیادہ لیق اور خبردار تہا بجاے اوسکے مقرر
ہوا اور اوسکے مقابلہ مین پنڈت شیودین کہ ابتک اتالیق تہا حاکم مال مقرر ہوا
اور فوج کی افسری پر ایک اور خود اختیار شخص کا تقرر عمل مین آیا بقول لارنس
صاحب کے جے پور کے راج مین سب کیواسطے گنجایش تہی اس بند وبست سے
ٹہاکر لچہمن سنگہ کی لیاقت و ستعدی بدستور انتظام راج مین مستعمل رہی اور
ناتہا وتون کا اختیار کم ہوکر ریاست اونکی قید و دباؤ سے نکل گئی۔
جب مہاراجہ صاحب ہوشیار ہوئے اونہون نے اپنے راج کی بہبودی مین ایسی
توجہ کی کہ جو امید اون سے اوایل مین تہی اوس سے بہی زیادہ خوبیان ظہور
پذیر ہوئین ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا تب اونہون نے شہر کی حفاظت کیواسطے صرف
سات سو سپاہی اور اٹہارہ سو ناگہہ رکہکر چہہ سات ہزار سپاہ صاحب پولٹیکل
ایجنٹ کے ساتھ بہیجے کہ ریواڑی و گورگانوہ ہوکر پلول داخل ہوئے وہان سے रिवाड़ी गुरगांवा पलवल
مجمع کثیر صاحبان انگریز کو کہ غدر کی آفتون سے متفرق و منتشر ہو رہے تہے بحفاظت
تمام آگرہ کے قلعہ مین پہونچایا اور سبواقی نمک حرامون کے چند دیہات کو سزا دی
آخرکار فوج مین ہیضہ کا مرض پہیل گیا بعض لوگ بہاگنے لگے اور زمانہ کو دیکہکر
سپاہیون کے دل برگشتہ ہونے لگے افسران فوج نے جے پور کو واپس آنا مناسب
سمجہا میجر آیڈن صاحب نے کہ بجاے رکارڈیس صاحب ۱۸۵۷ء مین مقرر ہوئے ईडिन

تہی افسرونکی رای کو منظور کیا اور جلیپو کو واپس آئے جےپور کی فوج مین جن اقسام کے لوگ ہین
اونکو دیکہتے ہوئے اوسکے باغی نہونے سے افسرونکی کمال لیاقت و خیر اندیشی
ثابت ہے اسمین شبہہ نہین کہ یہہ اقسام وہی ہین جنکے لوگ انگریزی فوج مین
تہے اور موجبات بغاوت جو وہان تہے یہان بہی موجود تہے احتمال قوی تہا کہ
فساد ہوجاوے مگر مہاراجہ صاحب کے حسن نیت و متواتر خبرگیری او منتظمان
راج خصوص پنڈت شیودین کی خوش تدبیری سے ہرطرح خیریت رہی کسیطرح
کا فساد نہونے پایا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے قبایل کو اپنے
محل مین پناہ دی اور باوجودیکہ فوج باغی چہاونی نصیرآباد و نیمچ نے کمال گستاخی
سے اونکی سپردگی کی درخواست کی مگر مہاراجہ صاحب نے اوسپر مطلق التفات
نکیا اور اپنے مہمانون کی عافیت مین کسی طرح خلل واقع نہونے دیا بظہور ان
वायसराय خیرخواہیون کے نواب وایسراے و گورنر جنرل صاحب نے مہاراجہ صاحب
कोटकासम کی بڑی عزت و توقیر کی اور پرگنہ کوٹ قاسم کہ شاہ مخروج دہلی سے ضبط ہوا
تہا مہاراجہ صاحب کو عطا کیا۔

فروری سنہ ۱۸۶۴ع مین مہاراجہ صاحب نے جودہپور تشریف لیجا کر دو
बुरुक شادیان کین مارچ سنہ مذکور مین کرنل بروک صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے
बैनन رخصت ولایت کو گئے اور میجر بینن صاحب نے ۱۴- مارچ سنہ ۱۸۶۴ع کو بجاے
اون کے کام کرنا شروع کیا مہاراجہ صاحب جودہپور سے واپس آئے
تب اونکو گورنمنٹ ملکہ عالیہ فرمان رواے انگلستان سے تمغا و خطاب ستارۂ ہند
درجہ اول حاصل ہوا۔

اس زمانہ مین انتظام ریاست براے نام ٹھاکر لچھمن سنگہ ناتہا وت چومون وال
کو سپرد تہا مگر اصل مین کل کام پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب کا وزیر خاص و
مشیر کرتا تہا اوسکو اختیار کلی حاصل تہا یہہ شخص علاقہ انگریزی کا رہنے والہ برہمن
تہا اوس نے گورنمنٹ کالج اگرہ مین تربیت پاکر اعلے ترین درجہ کی علمیت حاصل
کی تہی ۱۸۳۵ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اوسکو مہاراجہ صاحب کا وستاد
مقرر کیا تہا —

شیودین نے خوش اخلاق و دیانت و محنت و لیاقت و نیز فریب وچالاکی سے
اپنے شاگرد کا اعتبار کلی حاصل کیا تہا اور اسی سبب سے مئی ۱۸۶۲ع مین ٹھاکر
لچھمن سنگہ کے انتقال پیراج کا اعلے ترین عہدہ یعنی مصاحبت اوسکو حاصل ہوا
کارکردگی پنڈت شیودین کے زمانہ مین کار ریاست دانشوری و خوش تمیزی
سے ہوتا تہا اور علی العموم اوس سے سب لوگ خوش تہے اسوقت مین جو تدبیرات
اصلاح و ترقی انتظام و اجراے کار عدالت ظہور مین آئین اوس مین اوسکی کارگذاری
نہایت تحسین و آفرین کے لایق تہی سررشتہ مال کو اوسکے زمانہ مین ایسی ترقی ہوئی
کہ چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور جب سے شیودین کو اختیار حاصل
ہوا آمدنی مین اور بہی اضافہ ہوا کہ اخیر مین تینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی
ہوگئی —

میجر بیٹن صاحب کے جے پور مین پہونچنے پر پنڈت شیودین سخت بیمار تہا اگرچہ
بیماری مہلک نہین معلوم ہوتی تہی مگر اسقدر ضعیف ہوگیا تہا کہ جانبر نہو سکا ۱۴
جون کو اوسکا انتقال ہوا اور سبکو کمال غم و افسوس ہوا پنڈت شیودین اٹہ درجہ

سے اعلےٰ ترین عہدہ ریاست پر پہونچا تہا پس عجب نہین کہ عوام الناس خصوصاً تہا تہا
ٹہاکر جو اوسکو پردیسی سمجہتے تہے اور جنکو اوس نے اونکی پشتینی وموروثی عہدہ سے
بیدخل کیا تہا اوسکے مخالف ہوگئے اوسکے دشمن اوسپر اتہام رکہتے تہے کہ وہ
طامع اور کینہ ورہے اور رکہتے تہے کہ اوس نے کل عہدون پر اپنے دوست
ورشتہ دارون کو مقرر کر دیا تہا کار سرکار مین کسی افسر سررشتہ کو اپنی تجویز
پر عمل نہین کرنے دیتا تہا اور مخالفون کو خزانہ راج سے روپیہ دیکر خاموش
رکہتا تہا اسمین شاید کسیقدر صحیح ہو کیونکہ پنڈت شیودین عیب سے خالی نہ تہا
مگر یہ شکایت زیادہ تر براہ عداوت مبالغہ سے تہی اور جسقدر صحیح تہی محتاج
ثبوت نہین ہے —
اسمین شک نہین کہ اوسکو ہر فریق کے رضامند کرنے کی قابلیت حاصل تہی
اور مخالف سردارون مین ہمہ گر اتفاق کرانے مین ساعی رہتا تہا ہر مفید عام
تدبیر مین دل وجان سے کوشش کرتا تہا ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکو
باعث سے ہے —
شیودین کے انتقال سے مہاراجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا خصوص اسوجہ
سے کہ کل راج مین ایسا لایق اور معتبر شخص کوئی نہین نظر آتا تہا جو مصاحبت کی
عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہونے کے لایق سمجہا جاوے ابتدا مین مہاراجہ صاحب
نے چاہا تہا کہ بنظر قدامت وحسن خدمت پنڈت شیودین کے خلف بشمبر دین کو
بجاے اوسکے مقرر کرین مگر بیست سالہ طفل کو ایسا مشکل ودقیق کام سپرد کرنا
مناسب نظر نہ آیا اسواسطے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزرا مقرر کرکے کل انتظام

کو دو حصو نمین منقسم کیا اول مصاحبت جسمین بخشی فیض علیخان سپہ سالار اور پنڈت
بشمبھر دین خلف شیو دین تہے دوم دیوانی یعنی انتظام مال مین منشی کشن سروپ
اور پروہت ہر پرشاد مقرر ہوئے اور مہاراجہ صاحب بطور میر مجلس ہفتہ
کے ایام معینہ پر کام کرنے لگے انمین سے صرف ایک شخص بخشی نواب فیض علیخان
ہوشیاری ولیاقت ومستعدی سے ہر طرح اس کام کے لایق تہا اوس نے
کار مفوضہ کو بکوشش وتندہی انجام دیا بشمبھر دین وکشن سروپ کام نکر سکے
اور مہاراجہ صاحب کو اونکا اعتبار نرہا پروہت رام پرشاد محض ناخواندہ
ہے کہ دستخط بہی نہین کر سکتا مگر دیانت دار اور راج کا دلی خیر خواہ ہے اس جلسہ
کو بجز خفیف مقدمات کے کچہ اختیار نہ تہا ہر معاملہ مین مہاراجہ صاحب سے
عرض کرنے کی ضرورت ہوتی تہی اور جو مقدمات اونکی تجویز سے فیصل ہوتے
تہے وہ بہی حسب مرضی مہاراجہ صاحب بدل جاتے تہے کہ اسطرح اجرا کار نہوسکا
تو ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء مین مہاراجہ صاحب نے اوسی جلسہ مین چار شریک اور مقرر
کرکے اوسکا نام روآئل کونسل رکہا اور تبدل انتظام کو عظمت دینے کیواسطے رायेल कौन्सिल
اس محکمہ کو رسمیات شوکت وتجمل سے جاری کیا ممبران کونسل سے بدیانت
ومعدلت کام کرنے کیواسطے حلف لیا گیا خود مہاراجہ صاحب کونسل کے پریزیڈنٹ प्रेसिडेंट
ہوئے انتظام کار تحریر کیواسطے ایک سیکرٹری مقرر ہوا اور انعقاد جلسہ ہر सेक्रेटरी
سلامی شاہی سر ہوئی قدیم اہلکاران ریاست وعموما رعایا کو تقرر کونسل ناپسند
ہوا سب نے اوسکو خلاف دستور مروجہ قدیم اور ناپائدار ظاہر کیا اس اصلاح
کی بابت کہ خود اپنی ہی عاقلانہ تجویز سے اہلکاران وموروثی سرداران کو

انصرام کار ریاست مین شریک کرنے اور اون سے صلاح لینے کیواسطے کی ہے مہاراجہ صاحب تحسین و آفرین کے لایق ہین۔

سابقاً بحیات پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب بذات خود کار ریاست پر کم توجہ تھے مگر شیودین کے انتقال کے وقت سے جب اونکی نظر مین کوئی ایسا معتبر شخص نہ رہا جسکے اعتبار پر کام چھوڑین کل کام خود اونہین کے ذمہ آپڑا تب اونکو کام کی کثرت اور اختیارات کی وسعت کا صحیح حال معلوم ہوا اوس حالت مین کہ جب کوئی مددگار نہ تھا اونہون نے کمال استقلال اور محنت سے کام شروع کیا تھوڑے عرصہ مین ایسی مہارت اور واقفیت حاصل کی کہ انتظام ریاست مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہا اور کوئی کام ایسا نہ رہا جو اونکی توجہ و تحقیقات سے بچا ہوا ہے تقرر وائل کونسل صرف اس نظر سے کیا کہ انتظام کا فراخ تر سر رشتہ جسمین راج کے سردارون اور ٹھاکرون کو مشورہ اور انصرام کار ریاست مین شریک کیا جاوے جاری ہوا اور بہ سر ان حال مثل پنڈت شیودین کسی ایک شخص کو اختیار مطلق نہ دو کیونکہ ایسے شخص کو جو اوسکی سی دیانت اور وفاداری نہین رکھتا وہ اختیار دینا صریح پر ضرر تھا۔

چونکہ کار ریاست اس کثرت سے ہے کہ مہاراجہ صاحب اگر چاہتے تو بھی تن تنہا اون سے اس کام کا اہتمام غیر ممکن تہا محکمہ کونسل سے اونکو بہت مدد ملتی ہے کہ بغیر اسکے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کلی ہو جملہ ممبران کونسل کے اہتمام سے کل مقدمات کی ترتیب و تحقیقات و صفائی ہوکر حکم اخیر کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش ہوتے ہین اور علاوہ سہولیت کار کے ممبران کونسل کو وقتاً آیندہ مین

جب مناسب ہو تجربہ سے اختیارات کثیر الوسعت کا استعمال کرنے کی قابلیت ہوتی
ہے اور اون عاقلانہ و پر سخاوت تدبیرات سے جو مہاراجہ صاحب کی خوش انتظامی
من مت کی کارروائی سے ظہور پذیر ہین واقفیت ہوتی ہے ٹہاکران و اہلکاران
قدیم کو کہ رواج مستمرہ کے پابند ہین اس کونسل کا تقرر پسند ہوا اون سے امید
تہی کہ اوس مین ہارج و خلل انداز ہون گے باوصف اس اختلاف کے مہاراجہ
صاحب کی مستقل مزاجی مستحکم ہو گئی اور اچھی طرح کام کرنے لگے بطور مجمع مشیران کونسل
کی کارروائی بہت عمدہ ہوئی کہ سررشتہ جات انتظام کی اصلاح و ترقی مین اوس
سے مہاراجہ صاحب کو بہت مدد ملی اور بطور مجمع منتظمان بہی اونکی کارروائی کچہ
کم نہوئی اجراء کار مین بہت چستی و سہولیت ہو گئی کہ مقدمات علاقہ غیر کی کارروائی
اور تحریرات سرکار انگریزی کی تعمیل و تحریر جواب جلد ہونے لگی تاہم یہہ مجمع
جیسا مفید ہونا چاہیے ویسا نہین ہے سبب یہہ کہ اوسکے ممبر و متین لیق و
کارکن جو اپنی ہی مستعدی و کارگذاری سے فوائد راج کو درجہ کمال کو پہونچاوین
اور اسلوبی امور و آراستگی کار سے راج کو رونق و ترقی دین نہین ہین وے
خود اختیاری سے کام نہین کرتے اور اسی سبب سے سررشتہ جات ماتحت کے
لوگ چستی و ہوشیاری سے کام نہین کرتے ہین افسوس ہے کہ راج کے کسی محکمہ
و سررشتہ کی کارروائی آزادی و خود اختیاری سے نہین ہوتی مقدم سبب
اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کام مین زاید از حد واجب مداخلت کرتے ہین
اس سے اہلکاروں کو اپنے عمل پر اور آپسمین کسی دوسرے شخص پر اعتبار نہین
ہے ممبران کونسل جو اختیارات اونکو حاصل ہین اونکا بہی کامل استعمال نہین

کرتے ہین اور کاروبار روزمرہ اور خفیف مقدمات کے سواے کسی بڑی
معاملہ کے مواخذہ مین پڑنا نہین چاہتے ہین تاوقتیکہ اونکو وہ اختیارات جو
ابتدا مین تجویز ہوئے تہے ندئے جاوین مہاراجہ صاحب اور کونسل کو تقرر کونسل
سے خاطر خواہ فائدہ نہ پہونچے گا سنہ ۱۸۷۱ء مین مقدمات سنگین مین کونسل بے
اختیار تہی اول ایسے مقدمات مصاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکہے جاتے تہے وہ
یا تو خود طے کرتا تہا یا مہاراجہ صاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکہدیتا تہا اور جب
اونکو فرصت ہوتی تب پیش ہوتے تہے۔

مہاراجہ صاحب کو اس نقص سے متواتر آگاہ کیا گیا اور فہمایش ہوئی کہ ہندوستان
کی ترقی روز افزون کہ علاقہ انگریزی مین اور اوسکے پرتو سے ہندوستانی
ریاستون مین ہوتی ہے مقتضی اسکی ہے کہ جو قواعد سرکار انگریزی مین جاری
ہین وہی ریاستون مین بہی ہوتے جاوین اور محکمہ جات با اختیار اپنا کام
بہ اختیارات خود کیا کرین تو مہاراجہ صاحب نے جوابدیا کہ یہہ سب صحیح
ہے مگر جسقدر ترقی جے پور مین ابتک ہوئی ہے خلاف دستور قدیم و رواج
ستمرہ ہونے سے لوگون کو بہت ناگوار ہے اور عوام اوسکے بہت خلاف ہین
اسواسطے ہم اپنے اختیار سے کام کرنا مصلحت سمجھتے ہین کہ کوئی خلل انداز
نہو سکے۔

مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی سے ان ایام مین مصاحبت کی عہدہ
پر نواب محمد فیض علیخان بہادر تہا جس نے مدت کی کارگذاری سے نہ فقط مہاراجہ
صاحب کا اعتبار اور قدر حاصل کی بلکہ اونکو اوسکے منتظم ولیق و وفادار

ہونیکا یقین کلی ہوگیا نواب فیض علیخان کی تعریف مین صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے
متواتر رپورٹون مین جو لکھا ہے اوسکی بجنسہ نقل کیجاتی ہے سنہ ۱۸۶۷و۶۸ء مہاراجہ
صاحب آٹھ ممبران کونسل کی مدد سے ریاست کا کام کرتے ہین اونمین نہایت
معتمد ولیئق ترین و نہایت دانشور نواب فیض علیخان ہے کہ مہاراجہ صاحب کو
راج کی اصلاح و ترقیون مین بہت مدد دیتا ہے —

سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء نواب فیض علیخان بہادر سرگروہ کونسل اور مہاراجہ صاحب کے مشیر
دست راست کی حسن خدمت کا اظہار کئے بغیر مین اس رپورٹ کو ختم نہین کرسکتا
ہون مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر اور وزیر اعظم کا ذمہ ور عہدہ حاصل
کرکے ایسے اہلکار کا ضبط و اقتدار اعلیٰ درجہ کا ہونا چاہئے اور ہین بہت خوشی
سے شہادت کامل دینے کے قابل ہون کہ اوس نے اپنے فرائض کو بڑی مستحسن
و پسندیدہ طریقہ سے ادا کیا ہے بڑے تجربہ اور وسیع و عاقلانہ خیالات اور
پُرخیر و صاف رویہ سے متمتع ہوکر نواب سے راج کو بے حساب فائدہ پہونچا ہے
اور اون عاقلانہ تدبیرات کے اجراء و بجاآوری مین جنکا اس رپورٹ مین مفصل حال
لکھا گیا ہے اور جن سے راج کی بڑی نیکنامی ہے مہاراجہ صاحب کو بڑی امداد
و اعانت ملی ہے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو نواب سا خیرخواہ
ولیئق وزیر ملا ہے اوسکے حسن خدمات کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے —

سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء ممتاز الدولہ نواب فیض علیخان بہادر وزیر کی حسن خدمات پیشگاہ جناب
ملکہ عالیہ انگلستان مین معلوم ہوکر اونکو افتخار و خطاب ستارہ ہند درجہ سوم
عطا ہوا ہے اونکی نسبت سال گذشتہ مین جو کچھ میجر بیڈن صاحب نے لکھا ہو اوسکو

ग्रेडफोर्ड
میری یعنی میجر بریڈ فورڈ صاحب کی راے سے متفق ہے —

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء اگرچہ سابقاً نواب محمد فیض علیخان بہادر کی تعریف ہو چکی ہے مگر
اوسکی خوش چلنی و عمدہ خدمات کی یہان بہی تعریف لکہنی ضرور ہے یہہ مہاراجہ
صاحب اور راج کی خوش نصیبی ہے کہ عہدہ وزارت پر ایسا لئیق شخص ہے
اور سرکار انگریزی کو بہی بڑا فائدہ ہے کہ جس حالت مین وہ اپنے آقا کا
وفادار اور دیانت دار ہے سرکار انگریزی کا بہی صادق خیرخواہ اور مددگار
ہے اور تصدیق اسکی یہہ ہے کہ اکثر دقیق و پیچدار معاملات جو متواتر پیش آئے
ہین اوسکی کوشش سے بآسانی طے ہوئے ہین بجلدوے حسن خدمات گورنمنٹ
نے اوسکو خطاب نواب ممتاز الدولہ اور تمغا ستارہ ہند درجہ سوم عطا
ग्रेंडकमांडर
کیا ہے رسم عطاء تمغا کہ خود مہاراجہ صاحب نے گرینڈ کمینڈر ستارہ ہند
ہونے کی وجہ سے ادا کی تہی بہت دلچسپ ہوئی اور خاص کر ایسے ذریعہ سے
کہ امراء ریاست کو جو بدگمانی سرکار انگریزی سے یہہ عزت ملنے پر پیدا ہوئی
۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ء وزیر اعظم راج جے پور ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علیخان بہادر
سی ایس آئی جیسا کہ بیشتر لکہا گیا ہے نہایت تحسین و آفرین کے لائق ہین
اس لئیق و تجربہ کار اہلکار کی خدمات بجانب آقا خود کے جسقدر تعریف کیجاوے
تہوڑی ہے اور بہہ بات محال ہے کہ نواب کے برابر سرکار انگریزی کا ممد و معاون و
خیرخواہ و رفیق صادق ہونا محال ہے ایسا وفادار و متدین و معتبر وزیر ہونے
سے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ وہ ہر طرح سے اس عظیم الشان
عہدہ کے لائق ہے —

با وصف کوتاہیون کے جو روائل کونسل کی نسبت لکھی گئی ہین راج جے پور کا انتظام فی الجملہ بہت اچھا ہے بلکہ چند سال گذشتہ مین ایسی بے نظیر و عاقلانہ تدبیر کہ ہر ایک ریاست مین نہین ہوتی ہین عمل مین آئی ہین اگرچہ اب بھی اصلاح و آراستگی کیواسطے بہت گنجایش ہے مگر جو کچھہ ابتک ہوا ہے انقضا رمدت اور مہاراجہ صاحب کی فرصت کو دیکھتے ہوئے بہت ہے ہندوستانی ریاست کے رسم و رواج اور خرابیون مین اختراع و اصلاح کرنے کیواسطے جو مدت اور توجہ چاہئے وہ ابتک نہین ہوئی ہے مگر اس عمدہ آغاز سے امید قوی ہے کہ انجام بہت اچھا ہوگا مہاراجہ صاحب کی تدبیر علی العموم استقلال اور فراخ دلی سے ہے اور اوس کی دلیل کافی یہہ ہے کہ ملک فارغ البال اور رعایا خوشحال ہے اور ہندوستانی ریاستون مین جے پور بہت آراستہ اور تربیت یافتہ سمجھا جاتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا بہت اعتبار ہے ہمیشہ اون سے صلاح لیتے ہین اور اوسپر عمل کرلیتے ہین مگر مثل دیگر رئیسون کے ایسے نہین ہین کہ خود کچھہ نہ سمجھتے ہون یا تجویز مناسب نکر سکتے ہون یا اپنی تجویز کو بمقابلہ تجویز مشیران راج بلکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ ظاہر نکر سکتے ہون برعکس اسکے وے ہر خفیف و سنگین معاملہ مین رائے صائب سے تجویز کرلیتے ہین اور جو اونکی رائے مین ہوتا ہے اوسکے وجوہات معقول اور دلائل شافی پیش کرتے ہین اور گورنمنٹ کی خواہش پر ہمیشہ بہت خوشی و مستعدی سے عمل کرتے ہین۔

طبیعت سے مہاراجہ صاحب بہت بامروت و متحمل ہین ہر معاملہ کو بہت جلدی و صفائی سے سمجھتے ہین اپنے ملک کے بدل خیرخواہ ہین اور مثل دانشور حکام کے

اوسمین ترقی و اصلاح کرنا چاہتے ہین کل ریاست کا کام خود کرتے ہین اور
حتی الامکان کشادہ دلی سے کیا چاہتے ہین مگران تدبیرون کے عمل درآمد مین
دیانت دار اہلکار کے محتاج ہین اون کے عادات اور طریقے بہت سادہ ہین
مثل دیگر رئیسون کے زیور و زرق برق کی پوشاک نہین پہنتے مصارف ذاتی
مین بہت کفایت شعار ہین اور مفید عام کامون مین نہایت فیاض ہین اون کے
مزاج مین صرف یہہ نقص ہے کہ نرمی و بردباری زیادہ ہے اور جہان سختی کرنا
چاہیئے معاف کر دیتے ہین اور اپنے احکام کی تاکید سے تعمیل نہین کراتے ہین
سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ ہین اور ہر ایک تدبیر مجوزہ حکام انگریزی پر
بہت کوشش سے عمل کرتے ہین خواہ وہ اونکی تجویز کے خلاف ہو یا اوسمین کچھقدر
اونکا نقصان ہو چند سال سے اونہون نے انگریزون کے ساتھہ تکلف کم کر دیا
ہے سابق مین ایجنسی مین صرف دو مرتبہ ایک تقرر صاحب ایجنٹ جدید پر اور تہوار
روز کلان کو آیا کرتے تہے اور کل مراتب رسمیہ طے ہوتے تہے اب صاحب ایجنٹ کی
پاس اکثر خانگی ملاقات کیواسطے چلے جاتے ہین اور کسی رسم و قاعدہ کے پابند
نہین ہین انگریزون کی دعوت مین سابقاً کہانا ختم ہوجانے کے بعد ملتے تہے
اب وقت تناول طعام بہی مہمانون کے پاس موجود رہتے ہین -
سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب نے کئی مرتبہ محل کے اندر شہر کے مندرون کے
مہنتون وغیرہ سے مذہبی بحث کی مہاراجہ صاحب کا اعتقاد و قول ہے کہ بشنوی वैषनवी
پوجا جو جاری ہے شاسترون کے خلاف ہے اکثر مندر والون کی راے اس سے
خلاف تہی اونکو اور اونکے پیرون کو بدریافت اس حال کے کہ جو لوگ مہاراجہ

صاحب سے خلاف مذہب ہین شہر سے خارج کئے جاوینگے نہایت رنج وتردد ہوا
مگر مہاراجہ نے اونکو ہرطرح باور کرایا کہ اگرچہ ہمارا اعتقاد تمسے خلاف ہے مگر
تمکو اختیار ہے کہ چاہو جس طریقہ پر چلو باوصف اس تشفی و دلاسا کے افواہ زیادہ
ہوتا گیا اور جولائی مین گوکل چند رمان کے مندر کا مہنت بیج تمان کو لیکر سرباز
شہر سے نکل گیا اور اوسکے ساتھہ ہزارون آدمی شور وغل کرتے اور شہر
جیپور کی مصیبت زدگی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے ایک ہفتہ تک مہنت شہر سے
دو میل پر مقیم رہا اور اکثر لوگ اوسکے پاس جاکر واپسی کیواسطے کہتے رہے
اور یقین ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کیطرفسے کسیقدر تحریک ہوتی تو ضرور
آجاتا مگر مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ اپنی خوشی سے گیا ہے اوسے
اختیار ہے کہ اوسیطرح آجاوے کوئی اوس سے مزاحم نہین ہوتا ہے چند
دیگر مہنت جے پور کے بیشنو مندرون کے اسی تعصب کے خوف سے نکل کر
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے یہ اظہار واجبیت اس کاروائی کے ایک کتاب
تصنیف کرا کر چھپوائی اور شایع کی ہے بنارس و متھرا کے پنڈتون نے بھی اسباب
مین بہت بحث کی ہے اور اکثر اخبارون مین حال لکھا گیا ہے اگرچہ یہہ امر بہت
مشہور ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بیشنوون کے ساتھہ بہت سختی و تشدد سے
پیش آئے ہین اور اس ظلم سے مجبور مہنت و دو دیگر بیشنو نکل گئے ہین مگر مہاراجہ
صاحب اور معتبر لوگون کے بیان سے دریافت ہوا ہے کہ یہہ امر محض غلط ہے
مہاراجہ صاحب بہت تحمل سے کاربند ہوئے ہین اور اگرچہ کہتے ہین کہ مہاراجہ
صاحب کی وفات کیواسطے جادو پھر لوگ کئے گئے تھے مگر اونہون نے مندرون

جاگیر وغیرہ حقوق مین کچھہ دست اندازی نہین کی جو لوگ گئے ہین اپنی خوشی سے
گئے ہین اور اختیار ہے کہ اگر چاہین واپس آجاوین راج سے کچھہ تشدد و مواخذہ
نہین ہے —

سنہ ۱۸۶۳ء مین مہاراجہ صاحب والی الور نے اختیار ریاست حاصل کیا وقتیکہ
سے ہٹاکر لکھدہیر سنگھ سردار ریاست مذکور مہاراؤ راجہ صاحب کے سخت عداوت
سے ناراض ہوکر جے پور مین مسکن گزین ہوگیا تھا حکام انگریزی نے اون کو
باہم رضامند کرنے مین کوشش کی مگر سودمند نہوئی عندالفہایش حکام کے
مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو واپس بلانے سے انکار کیا بلکہ یہہ بہی کہا کہ اوسکو
ہرگز نہ آنے دونگا اپریل سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ راجہ صاحب نے افواہا ارادہ حملہ آوری
لکھدہیر سنگھ اور اوسکو جے پور سے مدد ملنے کا حال سنکر درخواست انسداد
کی دربار جے پور نے مدد دہی سے مطلق انکار کرکے لکھدہیر سنگھ کا پرستش گاہ
लालपुरा واقع شیخاواٹی کو جانا لکھا اخیر اپریل مین آغاز فساد اور لکھدہیر سنگھ کے قلعہ لال پورہ
کو چھین لینے کی شکایت آئی اور دربار جے پور کو بالکل علیحدہ رہنے اور اپنے علاقہ
مین فساد نہونے دینے کی ہدایت ہوئی دربار الور نے استغاثہ کیا کہ راج جے پور
سے لکھدہیر سنگھ کو حملہ آوری کیواسطے زرنقد ملا ہے اور جاگیرداران و دیگر
ٹھاکران محکوم راج کے نام اوسکی امداد کیواسطے احکام جاری ہوئے ہین اور
دربار جے پور نے اپنے علاقہ مین بہی وقوع فساد و خونریزی کی شکایت
کی آخرکار فساد اس حد کو پہونچا کہ لکھدہیر سنگھ نے لال پورہ پر قبضہ کرنیکے
नारायनपुर बांदरोल بعد قصبہ نارائن پور کو تاخت و تاراج کیا باندرول کے گہاٹہ اور چند دیگر

مقامات پر الور کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور جے پور و الور کی سرحد پر بالکل
غدر ہو گیا راستے بند ہو گئے تجارت موقوف ہوئی اور طرفین سے حفاظت و
انتظام اس کی تدبیر کرنی لازم آئی مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی رعایا کو امتناع
شراکت لکھدہیر سنگہ کا اشتہار دیا اور اوسکی تعمیل کیواسطے فوج متعین کی تصور
خواہ کسی طرف کا ہو اصل اس ہنگامہ کی یہہ تھی کہ لکھدہیر سنگہ اپنی جاگیر منضبطہ
کے لینے کیواسطے الور پر حملہ آور ہوا تھا اور جے پور سے اعانت ہوئی اور شیخاواٹی
سے فوج بھرتی کرنے سے دربار جے پور کو صاف انکار ہے البتہ یہہ کہتے ہین
کہ اگر جے پور کے مفسد بارو ٹہیہ بغرض غارتگری و طمع لوٹ اوسکے شامل ہو گئے | बारोठया
ہون تو عجب نہین ہے جے پور سے لکھدہیر سنگہ صرف پرستش گاہ کی زیارت کیواسطے
گیا تھا جولائی مین پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور نے مہاراؤ راجہ صاحب اور
لکھدہیر سنگہ کے درمیان صلح کرانے مین کوشش کی مگر کارگر نہوئی دسمبر مین
لکھدہیر سنگہ پہر جے پور کو آیا اور اوسکو صدر سے حکم ہوا کہ علاوہ الور و جیپور
کے جہان چاہے رہے اس فساد سے جے پور و الور دونون ریاستون کا
نقصان ہوا اوسکے دعوی کی کپتان روبرٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر | रोबर्ट
جنرل نے تحقیقات کی اور سے لکھہ روپیہ ۱۵، ۲، ۲ پائی کا دعوی ہوا اور جے پور سے
دو لاکھہ روپیہ کا بابت اوس نقصان کے جو راج الور کی فوج کے نوہ دیہات
راج جے پور پر ایک سو گیارہ دفعہ حملہ کرنے سے ہوا ماہ نومبر مین حسب درخواست
دونون ریاستون کے تحقیقات بند ہوئی کہ مقدمات مرتبہ مین ملاحظہ شہادات
و تجویز کرین اس خیال سے کہ بحث بہت طوالت پکڑ گئی تھی اور آپسمین نزاع و

خصوص سرحدات پر جہان واقع مین تازہ فساد کی صورت بندہ گئی تہی زیادہ
ہوتا تہا ایسے موقع پر اگر برضامندی فیصلہ ہوسکے تو بہی انسداد آیندہ کرنا ضرور
ہوتا ہے اسواسطے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وصاحب پولٹیکل ایجنٹ
کپتان روبرٹ صاحب نے تحقیقات ملتوی کی اسطرح مقدمات متدعویہ الورکا
تصفیہ ہوکر کچھہ عرصہ بعد مقدمات متدعویہ جے پور کی تحقیقات کی ضرورت نرہی کہ
مہاراجہ صاحب نے بشرط آیندہ کو اس دیہہ پا مخصہ سے محفوظ رہنے کے اپنے
دعوی نسبتی ریاست الور سے دست بردار ہونا قبول کیا اسوجہہ سے و نیز
دعوی الور کے غیر مکمل ہونے اور اصل مجرم لکھہ ہیرسنگ کے معاف ہوجانے سے
دربار الور کو معاوضہ نملا اور تحقیقات ختم ہوئی کہ بذریعہ چٹھی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مورخہ یکم فروری ۱۸۶۷ء منظور ہوکر ہر دو ریاستون کو اطلاع دیگئی۔
تازہ نزاع و فساد جنکا مذکور ہوا ہے خفیف تہے اور صرف ایک دو مرتبہ وقوع
مین آئے اسواسطے محکمہ پنچ وکلاء راجستان مین فیصلہ کیواسطے سپرد ہوئے
اور راج جے پور کو تاکید ہوئی کہ امن وعافیت قایم رکہین اور سرحد پر کسیطرح
کا نزاع وتکرار پیدا نہونے دین اور رابطۂ دوستانہ وموافقت پیدا کرین اور
یہی الور کو ہدایت ہوئی کہ طرفین سے فساد موقوف ہوگیا۔

قحط سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء

رعایا کی خوش نصیبی سے جے پور کے علاقہ کے کنوئین دیگر ریاستون کی نسبت پانی
زیادہ رہتا ہے اون کے ذریعہ سے چاہی زمین پر کاشت اچہی ہوگئی اگرچہ نہوتی

اور جو تدبیرین مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کین ظہور مین نہ آتین
تو معلوم نہین کہ لوگون پر کیا سخت مصیبت نازل ہوتی بجز خفیف بارش جون وجولائی
کی کل برسات مین مطلق بارش نہوئی یہہ قحط صرف اسی ریاست مین نہین ہوا ہے
بلکہ ضلع اجمیر و دیگر ریاستون مین بہی ہوا ہے بہترین اضلاع مین بہی جہان آبپاشی
کا عمدہ سامان ہے پیداوار معمولی صورتون کی نسبت صرف بقدر چہارم ہوا اور
بارانی زمین پر اور خشک اضلاع مثل شیخاواٹی مین مطلق نہوا سب سے زیادہ پانی
کی قلت تہی یہانتک کہ راج کو اوسکا دیگر ریاستون مین جانا بند کرنا لازم آیا شروع
اگست سے جب آثار قحط نمودار ہوئے تخفیفہٴ آفات مین بڑی کوشش کی اول
بتاریخ ۱۲- ستمبر حکم معافی محصول غلہ جاری کرکے تجارت غلہ کی مطلق آزادی کردی
ایسے حکم کا جسمین ریاست کا نقصان کثیر ہوا اور انتظام مین انقلاب عظیم پیدا ہوا
ایسی بڑی ریاست مین عمل مین آنا آسان نہ تہا علاوہ فائدہ خاص رعایا راج
کے اس حکم سے یہہ بڑا فائدہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو دیکہکر دیگر ریاستون
کو بہی وہی عاقلانہ تدبیر کرنیپر آمادگی ہوئی خصوص رعایا راجمیر و نصیرآباد
کے حق مین کہ وہان زیادہ تر اجناس جے پور ہوکر جاتی ہین یہہ آزادی تجارت
از حد مفید پڑی ہے جے پور مین اگرچہ ایکدفعہ زیادہ گرانی ہوگئی تہی مگر نرخ غلہ
کا آٹھہ سیر سے کم نہوا اور پہر تیرہ سیر تک رہا مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا
کیواسطے تعمیرات جاری کین اوسکا مفصل حال تعمیرات مین درج ہے اون سے
محتاجون کو بہت فائدہ پہونچا ہے جو لوگ محنت کرنے کے لایق نہ تہے اون کیواسطے
دہرم سالہ مقرر ہوئین راج کی سخاوت کو دیکہکر ریاست کے سردارون اور

شہرکے دولتمندون نے بہی بہت خیرات کی گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کی
تدبیرات پرورش غربا و دستگیری قحط زدگان کی قدردانی کرکے اونکی سلامی
ستره توپ سے باضافه دو سکے اونیس توپون کی کردی اسباب مین میجر بینن
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بتاریخ ۱۹ - سمبر ۱۸۶۸ء کو کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ کीटिंग
گورنر جنرل راجپوتانہ کی خدمت مین رپورٹ کی اوسکی نقل کیجاتی ہے —
رپورٹ سابقاً مراسلہ نمبری ۱۵۹ مورخہ ۲۲ - ماہ حال مشعر کشش بارش دیابر
پیداوار زراعت اس علاقہ کے ابلاغ کیا تہا اب پہر اوسی باب مین آپ کی
خدمت مین لکہتا ہون —
اگرچہ افسوس ہے کہ پیداوار فصل کی نا امیدی ابتک بدستور ہے مگر مہاراجہ صاحب
اور اون کے راج کا الوالعزم اور مستحسن میلان دربارہ تخفیف صعوبت اوس
آفت کے کہ اونکی رعایا پر زور و شور سے آنے والی ہے دیکہکر اطمینان اور
خوشی حاصل ہوئی ہے باوصف اس مصیبت زدگی کے جے پور کو اپنی خوش نصیبی
پر نازان ہونا چاہیئے کہ اوسکو ایسے حاکم کے جو ہر حوادث موقع کے ضروریات
کو بخوبی جانتا ہے اور جہان اوسکی رعایا کی عافیت و بہبودی مضمر ہے ایسی
کوشش و جانفشانی کرنیکو ہردم تیار ہے جس سے راج کی رونق اور اوسکی
قدر و نیکنامی ہوئی ہے بلحاظ و دردمندی حاصل ہے مہاراجہ صاحب کی نیکنامی
کا باعث صرف یہی ایک کام نہین ہے جو مین اس مراسلہ کے ذریعہ سے آپکی خدمت
مین لکہتا ہون بلکہ آپ کے دفتر کے کاغذات اور میرے متقدمین کی متواتر
رپورٹون سے بلاشبہ آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اون کا عہد ایسے ہی اکثر کامون

سے ممتاز و مشہور ہوا ہے اور سرکار انگریزی سے بالاستحقاق انعام و تحسین و آفرین
پائے ہین آپکو یاد ہوگا کہ اون کی فیاضی سے صرف اصلاح و ترقی عام کی تدبیرات
ہی جاری نہوئی ہین بلکہ تعلیم و سخاوت و ترقی علوم و فنون کو کل ملک مین بڑی
استعانت و تحریک ہوئی ہے اور اون کے اعمال سابقہ مین منشاء سرکار اعلا کی
بجا آوری اور خواہش حصول خوشنودی و رضاجوئی با وصف انقطاع اپنے فوائد
کی نظیرین بکثرت موجود ہین —

مگر جس تدبیر کو مین بخصوصیت لکہتا ہون وہ باعتبار رحم و ترک فوائد ذاتی کل پہ
فایق ہے کاغذ معطوفہ اوس اشتہار کی نقل ہے جو مہاراجہ صاحب نے کل محاصل
راہداری اور رواج کی لاگ آمد رفت غلہ اپنے علاقہ کے بالکل و بلا شرط معاف
کر کے جاری کیا ہے اس تجویز کا مقصود یہہ ہے کہ اونکی رعایا کی تکلیفات مین تخفیف
ہو اور انگریزی و دیگر علاقہ جات مین جو علاقہ جےپور مین ہو کر رسد پہونچنے
کے محتاج ہین غلہ پہونچنے کی آسانی ہو اونکا یہہ عمل تحسین و آفرین کے لایق ہے
اگر دیگر ثبوت جو بکثرت موجود ہین نہوتین تو بہی اس ایک غیر مطلوبہ و بالارادہ
رعایت اور ترک فواید سے اونکی صدق دلی اور راسخ الاعتقادی اور صفائی
خواہش ترقی و بہبودی رعایا مین مقام شک و اشتباہ کا نرہتا تجارت غلہ
کی قیود رفع کرنے کی تدبیر اگرچہ ضروریات وقت سے ابہی ظہور پذیر ہوئی ہے
مدت سے بلحوظ خاطر دربار تہی بمرور زاید از ایک سال مہاراجہ صاحب نے اس
باب مین مجہہ سے مشورہ کیا تہا اور معافی محصول بلکہ اپنے علاقہ کے سایر کے سر رشتہ
مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق کرنے کی تجویز سے اطلاع دی تہی اور مجہکو ہر طرح

یقین ہے کہ یہہ اول قدم بجانب راستی ہے اور آیندہ اونکی اس شاخ انتظام
مین زیادہ وسیع اور شایستہ تدبیرات عمل مین آوینگی ان معاملات مین مہاراجہ
صاحب نے مجھسے ہمیشہ صاف صاف تقریر کی ہے اور جہانتک ممکن ہوا اور باعتبار
میرے عہدہ کے واجب متصور ہوا اونکے حصول مقصد کیواسطے مین نے مناسب صلاح
دی اور مجھکو کمال خوشی ہے کہ ہمیشہ وے ان سب تدبیرات مین میری صلاح
کی قدردانی کے لایق پائی گئی بلکہ میری صلاحون کو اپنے فوائد راج کے باعث
سمجھکر اون پر عمل کرنیکواسطے خواہشمند و مستعد ہوئے —

اسباب مین مہاراجہ صاحب کے خلوص ارادت اور اونکی خواہش خبرگیری رعایا
اور ملک کی حکومت ایسی طرز سے جو گورنمنٹ اعلے کو پسندیدہ اور قابل اعتبار ہو
کرنیکی تمنا پر یقین کامل ہوا ہے تب مین نے اس معاملہ مین اس طوالت سے لکھا ہے اسواسطے
متصدعہ ہون کہ اون کی کارروائی آپکو اور نواب گورنر جنرل صاحب کو پسند ہو
اور یقین ہے کہ آپ ایسی ثنا خوانی کے ساتھہ اس معاملہ کو ظاہر کرینگے کہ مہاراجہ
صاحب کو کوئی تازہ سند خوشنودی و قدردانی گورنمنٹ کی حاصل ہو اور ایسی
مستحسن مہمات پر زیادہ کوشش سے آمادہ ہونے کی تحریک ہو —

قحط اگرچہ کل راجپوتانہ مین تہا مگر جےپور اور علی الخصوص شیخاوائی مین بہت سختی سے
تہا اگست مین جب قحط کی سختی نمودار ہونے لگی مہاراجہ صاحب نے سبکو جمع کرکے
چندہ فراہم کیا کہ سات سو روپیہ ماہوار فراہم ہوگیا اس روپیہ کے خرچ کیواسطے کمیٹی مقرر
ہوئی اور میر جیون علی ولالہ سندر لال نے بہ تحت کپتان جیکب صاحب خرچ روپیہ
کا اہتمام کیا علاوہ اس کے سڑک و تالابون و دیگر تعمیرات پر غریبون کو خاطر خواہ

जेकव

مزدوری دی گئی بذریعہ چٹھی سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۲۱۔
جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سرکار کیطرف سے مہاراجہ صاحب اور کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا
۱۳۱۶۵۲ - آدمیون کو کہانا تقسیم ہوا مارچ مین پردیسی لوگ اپنے گہر کو جانے لگے
اونکو زاد راہ دیا گیا اور ۲۲- مارچ کو کام بالکل ختم ہوگیا قحط زدون مین سب سے
زیادہ مارواڑی تہے -

بارش دیر سے تو سب جگہہ ہوئی مگر بہا گی - مالپورہ - چاٹسو - سوائی - مادہوپور (फागी, मालपुरा)
ملارنہ - واقع جنوب مین بہت قلت سے ہوئی تالابون مین مطلق پانی نرہا اور (चाटसू, सवाई माधोपुर)
چاہات مین اتنا نہ تہا کہ زراعت کے کام آسکے ان اضلاع مین ہردو فصلون (मलारना)
کی پیداوار آٹہوین حصہ کی ہوئی ہے اور اضلاع گنگاپور و ٹوڈہ بہیر ون و (गंगापुर, टोडाभीम)
ہنڈون مین اوسط مقدار سے چہارم پیداوار ہوئی پرگنات شمال و مشرق - (हिन्डोन)
لال سوٹ - بسوہ - بیراٹہہ و دوسہ وخاص جے پور مین پیداوار چہارم سے (लालसोट, बसवा)
بہی کم ہوئی شیخاواٹی مین صرف ایک فصل پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس سال مین باجرہ (बैराठ, दौसा)
بافراط ہوا توراواٹی اور پرگنہ رامگڈہ مین پیداوار اچہی ہوئی دربار نے بقایا (तोरावाटी)
جمع بقدر ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ ملتوی کردیا اور اسیقدر نذرانہ مسند نشینی
موقوف رکہا تعمیرات مفصلہ ذیل پرورش غربا کیواسطے جاری ہوئین -

माधोराजपुरा	बावडी	महवा		
مرمت قلعہ مادہوراج پورہ	مرمت قلعہ باوڑی	مرمت قلعہ مہوہ	مرمت قلعہ رنتھنبور	रणथम्भोर
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
مرمت قلعجات شاہ گڈہ و سودرشن گڈہ و انبا گڈہ و گنیش گڈہ			مرمت قلعہ نصیردہ	नसीरदा
[illegible]		शाहगढ	[illegible]	

गणेशगढ, अम्बागढ, सुदरशनगढ

وقلعہ و محل آمیر

فہرست مفروری رعایا بوجہ قحط

نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	(हाशिया)
مادھو پورہ	۳۶۰۰	۸۰۰	۲۸۰۰	تعلقہ وزیرپورہ	۱۰۰	۴۰	۶۰	माधोपुरा वजीरपुरा
بھگونت گڈھ	۲۸۰	۲۰	۲۶۰	مال پورہ	۳۵۰۰	۶۵۰	۲۹۵۰	भगवंतगढ़ मालपुरा
کھنڈار	۷۵۰	۱۰۵	۶۴۵	ٹوڈہ رائسنگھ	۳۵۰۰	۵۰۰	۳۰۰۰	खंडार टोडारायसिंह
ملارنہ ڈونگر	۱۶۰۰	۲۰۰	۱۴۰۰	جمبہ	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	मलारनाडूंगर जम्बा
پرگنہ بونلی	۳۲۰۰	۲۰۰	۳۰۰۰	تعلقہ پنوہ	۳۵۰	۰	۳۵۰	बोली पनवा
ملارنہ چوڑ	۱۰۰	۰	۱۰۰	پھاگی	۲۵۰۰	۷۲۵	۱۷۷۵	मलारनचौड़ फागी
منڈاوری	۱۰۰	۰	۱۰۰	پرگنہ موزآباد	۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰۰	मंडावरी मौजमाबाद
تعلقہ کھرنی	۱۵۰	۰	۱۵۰	پرگنہ نرائنہ	۱۲۰۰	۲۲۵	۹۷۵	खिरनी नरायना
ضلع گنگاپور	۸۰۰	۲۰۰	۶۰۰	پرگنہ چاٹسو	۲۵۰۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰	गंगापुर चाटसू
تعلقہ ماندولی	۲۰۰	۰	۲۰۰	پرگنہ نوائی	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	मांडोली निवाई
ضلع ہنڈون	۱۶۰۰	۴۰۰	۱۲۰۰	مادھو راج پورہ	۴۲۵	۴۵۰	۱۷۵	हिंडौन माधोराजपुरा

مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگرس المختصر سوسائٹی مقرر ہوا اوسکی کیفیت اول اخبار دہلی گزٹ مین اور بعدازان رپورٹ ایجنسی مین لکہی گئی اوسکی نقل یہان درج کیجاتی ہے — सोशियल साइंस कोंग्रेस सोसैटी

مہاراجہ صاحب جےپورنے اپنی دارالریاست مین خود اپنی سرپرستی سے جلسہ ترقی علوم دنیوی جس سے اونکی رعایاکو فائدہ کثیر حاصل ہوگا منعقد کیا ہے یہہ اونکی علوحوصلگی وخواہش ترقی وبہبودی رعایاء ملک کی قوی دلیل ہے —

اس جلسہ کے انعقاد کی رسم بتاریخ ۲۶ - مارچ بموجودگی کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ادا ہوئی اور صاحب موصوف اس جلسہ کے مربی ودستگیر ہوئے اس جلسہ کیواسطے میڈیکل ہال کامکان کہ یہہ بہی مہاراجہ صاحب کے مقرر ہوئے جدید مفید عام سررشتہ جات مین سے ہے تجویز ہوا تہا اوسمین मेडिकल हाल مہاراجہ صاحب مع امراء وسرداران واہلکاران راج وکرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ومیجر بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ واکثر صاحبان انگریزومعزز باشندگان شہر جمع ہوئے —

ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جنکے مشورہ وتجویز سے مثل دیگر مفید تجویزون کے یہہ मजलिस بہی مقرر ہوئی ہے اور وے اس مجلس کے وائس پریزیڈنٹ ہین حسب اجازت مہاراجہ صاحب مقصود اجتماع کا اظہار کرنے کیواسطے کہڑے ہوکر کرنل کیٹنگ صاحب سے اسطرح مخاطب ہوئے — डाक्टर वैलंटैन वैस प्रेज़िडंट

حسب خواہش صاحبان مجوز راجپوتانہ سوشیل سائنس کونگرس عرض کرتا ہون کہ آپنے اس تجویز پر توجہہ فرمائی ہے اس سے وے آپ کے بہت شکرگذار

ہین با وصف کثرت کار علی الخصوص قحط کے کہ بمقتضاء مرضی خدا وندکریم اس
ملک مین واقع ہوا ہے اور اوس کے سبب سے آپ کو نہایت عدیم الفرصتی ہے
آپ نے اس مجلس کا مربی و سرپرست ہونا اور اپنی صلاح و نصیحت سے دستگیری
کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بہت احسانمند ہین سوسائٹی کی کاروائی صرف اوسی
تجویز پر مبنی ہوگی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے بلکہ وہ فقط نمونہ ہے اور جو امور
زیادہ تر پیش نظر ہین اوس مین درج ہین اور جو امور آیندہ کو اوسکی کارروائی
سے برآمد ہونگے یا ایسے موجبات سے پیدا ہونگے جنکا حال اب معلوم نہین ہے
وقتاً فوقتاً برروے کار آتے رہینگے ۔

کونگریس اگرچہ اول جے پور مین مقرر ہوئی ہے اور اسوجہہ سے معاملات متعلقہ
ریاست مذکور پر زیادہ تر متوجہ ہے مگر راج سے کچھہ تعلق نہین رکھتی ہے اور
مقصد اوسکا یہہ ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون اور اضلاع اجمیر و میرواڑہ
کو واسطے علمی عملی و دنیوی ترقی کے رابطہ احدیت و اتفاق برادرانہ مین منسلک کرے
اسوجہہ سے مجوزین نے اوسکو بہت خبرداری سے راج سے غیر متعلق رکہا ہے اور
اس اعتبار سے کہ ہندوستان مین ہر طرح کی ترقی کا کام رعایا رکیطرف سے
ہونے پر کارگر ہوگا اور سرکار سے صرف اوسیقدر مدد جو نہایت ضرور ہو عند الضرورت
لیگی اس ریاست کے معاملات کی حالت پر لحاظ کرنیکا عمدہ موقع پاکر اونہون نے
یہہ تجویز کی تہی قریب بیس برس سے مہاراجہ صاحب نے ریاست کے کل اضلاع
مین سڑک تالاب وچاہات تعمیر کرائے ہین اور مدارس و دیگر کارخانہ جات رفاہ
خلائق جاری کئے ہین تاہم بجز ملک خالصہ کے کسی اور مقام پر کوئی مدرسہ شفاخانہ

یا سٹرک نام کیواسطے نہین ہین یہی دستور رہا ہے کہ ہرایک کام مین رعایا راج سی امید وار رہتی ہے اس مجلس کا مطلب یہہ ہے کہ ایسے کامون کو اپنے ذمہ لے مہاراجہ صاحب نے جس حالت مین کہ بطور حاکم و فرمانروا سے ریاست امداد و اعانت کرتے رہینگے فی الحال پانچہزار روپیہ چندہ مین دیا ہے اور چھہ سو روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا ہے اور اس سوسائٹی سے اخبار جاری ہوگا اوسکے چالیس نمبر اہلکاران و سررشتہ جات مین تقسیم کرنے کیواسطے خرید کئے ہین حکیم محمد سلیم خان نے اپنا مطبع اسی مجلس کو دیدیا ہے۔

ہرایک صاحب شریک مجلس کی صداقت و تندہی اور آپ کی امداد و دستگیری اور خدا تعالے کے فضل و کرم پر اعتبار کرکے اہالیان جلسہ اوسی روز کے متوقع ہین جب اون مہمات کو کہ خیر خواہان راجپوتانہ کی تمنا دلی ہین حاصل کرینگے اس مجلس کے مقاصد خاص یہہ ہین۔

فوائد عام مثل صفائی و حفظان صحت و تدبیرات انسداد امراض وبائی کل اطراف ریاست مین رعایا و زراعت پیشہ کی آسودگی و بہبودی مین بذریعہ تعمیر چاہات و تالاب وغیرہ ذریعہ آبپاشی و اجراء عمدہ تر آلات کشتاورزی اور اظہار علوم و تکسیب فنون کے کہ موجب ازدیاد دولت و پیداوار ملک مین کوشش و پیروی کرنا۔

مدارس تعلیم المعلمین اور دیہاتی مکتب زیادہ کرکے عوام الناس مین تحصیل علم کا رواج دینا علم روحانی و علم اخلاق کی تربیت کیواسطے جماعتین مقرر کرنا۔

تا وقت تیاری مکان جدید میڈیکل ہال مین ہر پانزدہ روزہ پر جمع ہوکر بذریعہ لیکچر یعنی تقریر کی علم و آگہی کی ترقی اور تدبیرات مذکورہ کی تعمیل کرنا۔ लेकचर

ایسی ہی دیگر مجلسون سے خط وکتابت کرکے اور اون کے تجربہ سے بذریعہ پورٹون
کے فائدہ حاصل کرکے اپنے راجپوتانہ کی کارروائی سے اونکو آگاہ کرنا۔
اجراے اخبار سوسائٹی جسمین جلسون کی تقریرین مضامین علوم وفنون ومطالب
पेटरन مفید عام درج ہون سوسائٹی مین پیٹرن وایس پیٹرن پریزیڈنٹ دو وایس
वैसपेटरन پریزیڈنٹ دو سیکرٹری اور اونریری اور معمولی ممبر مقرر ہونگے۔
प्रेज़िडंट
वैसप्रेज़िडंट ہرایک صاحب خواستگار داخلہ مجلس کو کوئی ممبر پیش کرے دوسرے جلسہ مین
ओनरेरी
मिम्बर مقرر کیا جاوے گا اور جب تک دس روپیہ سالانہ چندہ دیتا رہے بدستور
ممبر رہیگا۔
کرنل کیتنگ صاحب نے مہاراجہ صاحب اور ڈاکٹر ویلٹین صاحب اور کل حاضرین
جلسہ کا مربی وسرپرست بنانیکے عوض مین شکریہ ادا کیا اور بشرط حسن تعمیلی اس
مجلس سے جو فواید حاصل ہونیوالے ہین اونکا بالاختصار بیان کیا کہ اس مجلس کا
مقصود اعظم یہہ ہے کہ ہرطرح کے علوم کو رواج دے مہاراجہ صاحب نے خلایق
کی تعلیم وتربیت مین بہت سعی کی ہے مگر لڑکون کو پڑہنا لکہنا حساب ودیگر ابتدائے
علوم سکہانا کچہہ اور ہے اور لوگون کو علوم کے تعجب انگیز راز وحقایق اور اونکی
کاروبار دنیوی مین مستعمل ہونے کے طرز وطریقہ سے آگاہ کرنا بالکل علیحدہ ہے
اس مجلس کے ممبرون نے اس کام کو اختیار کیا ہے اور ہرایک شخص پر جو کچہہ لیاقت
رکہتا ہے فرض ہے کہ اس پسندیدہ اور دشوار کام مین ہرطرح اعانت کرین
یہہ تجویز ایسی جدید ہے کہ شاید کل حاضرین جلسہ کی سمجہہ مین اوسکا مطلب نہ آیا ہو
مگر جس تدبیر کو مہاراجہ صاحب نے شروع کیا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے

تائید کی اوسپر لوگون کا اسقدر اعتبار ہوا کہ یکبارگی بیس ہزار روپیہ چندہ کا جمع ہوگیا اس امداد و اعانت سے سوسائٹی سے ریاست جے پور کو کہ اگرچہ اب بھی بہت تربیت یافتہ ہے عمدہ ترین ہندوستانی ریاستون سے اگر فوقیت نہین تو برابری ضرور حاصل ہوجاویگی ۔

عمدہ تدبیرون مین ہمیشہ امداد کامل کرنے کی وجہہ سے مہاراجہ صاحب کی سخاوت وعلوحوصلگی کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے اور اوسیطرح نواب محمد فیض علیخان بہادر وزیر اعظم ریاست کی ذیشعوری وخیر سگالی وحسن نیتی لایق تحسین ہے

رامی صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر

اگرچہ مجھکو یقین ہے کہ کونگریس جس کام کی اوس سے توقع ہے اوسکو بالکل انجام دے سکیگی مگر سرداران ریاست سے مہاراجہ صاحب کو بجا آوری تدبیرات مفید خلایق مین بخوشی خاطر وہ امداد ملی ہے جسکے بغیر انواع مشکلات پیش آتین اور رہبران حال سرداران کو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ صرف بذات خاص مصروف ہوکر اور باہمی امداد کرکے اپنے مجمع مین وے اصلاح وآراستگی کے متوقع ہوسکتے ہین ۔

گو اتبک تربیت یافتگی کے کل ترکیبون و فواید سے محروم رہ کر سرداران وٹھاکران نے اس امر اہم کے انصرام مین کچھہ نہین کیا ہے ۔

اسواسطے اونکا فواید تربیت کی قدردانی کی لیاقت حاصل کرنا اور اوسکے رواج مین سعی کرنا حصول تربیت کامل کیواسطے صریح لابدی ہے ۔

کونگریس اس کام کے سرانجام کا دعوی کرتی ہے اور ہمین ہتر صدہون کہ وہ بخوبی
کامیاب ہو اس مجلس کی اول تجویز یہہ ہے کہ سرداران ریاست کے لڑکونکی
تعلیم کا بندوبست کیا جاوے اور جسطرح سے مہاراجہ صاحب نے کونگریس کی
اس تجویز کو پسند کیا ہے بہت مستحسن ہے یہہ تجویز بہت ہوشیاری سے اسطرح
لکھی گئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے بطور حکم کے نہ سمجھی جاوے تاکہ اوسکو
وے اپنی آزادی مین خلل انداز نہ سمجھین مگر صرف بطور صلاح کے کہ گویا
فوائد ذاتی اور اصلاح و آراستگی اخلاق کی غرض سے بطور خانگی دیگئی ہے
اس مجلس و نیز دیگر کارخانجات سے متعلق کہ دربار نے رفاہ عام کیواسطے مقرر
کئے ہین اور جنکا مقصود رعایا کے اخلاق و عادات کی ترقی ہے ڈاکٹر ویلنٹین
صاحب کا نام بہت خوشی سے ظاہر ہونا چاہیے یہہ شخص نہ صرف بوجہہ ان بیش بہا
کارخانونکا بانی ہونیکے بلکہ اونکے اجرا و ترویج و حصول مقصود خاص مین بے
غرضانہ کوشش و تندہی کرنے کے سبب سے تحسین و آفرین کے لایق ہے —

تجویز محولہ بالا کا یہہ مضمون ہے اس نظر سے کہ سرداران جے پور کو حسن انتظامی
ریاست اور عافیت و بہبودی رعایا کی ترقی کی قابلیت حاصل ہو سوسائٹی
کی درخواست ہے کہ مہاراجہ صاحب سرداروں کے لڑکون کو تعلیم کیواسطے جیسی
ہین آنکی ترغیب دین —

اور یہہ بھی درخواست ہے کہ ایک مدرسہ سرداران جسمین عربی فارسی سنسکرت
ہندی اردو انگریزی کے استادونکا عملہ وافر مقرر ہو علوم طبعی پر لیکچر دیے
جاوین اور اخلاق و آداب کی اعلے تر تربیت جو عام مدرسون مین نہین ہے

دیجاوے جن طالب علمون کا امتحان اچھا ہوا ونکو تنخواہ وانعام ملاکرین طالبعلمان
کیواسطے وسیع بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اوسمین تعلیم گاہ سواری اسپ و بोरडिंग हौस
اکہاڑہ بنوائین اور سواری اور فنون شمشیر وغیرہ ریاضت جسمانی کیواسطے اوقات
مناسب مقرر کرین تاکہ طالبعلم تربیت روحانی وجسمانی سے اپنے اعلے رتبہ کی
لایق ہون۔

اکتوبر ۱۸۷۰ء مین اثنار راستہ اجمیر لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے وگورنر लार्ड मेयो
جنرل ہندوستان جےپور مین رونق افروز ہوئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ
صاحب کی چند موقعون پر عزت وتعظیم کی تہی اسوجہہ سے مہاراجہ صاحب کو
اونکی تشریف آوری سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور اونہون نے اپنے
قول وفعل سے ہرطرح اپنی خیرخواہی ونیکوسگالی بجانب حضرت ملکہ معظمہ فرمانرواے
ہندوستان وانگلستان ثابت کی اور اونکی رعایا بہی اپنے اقا کے اسطرح
ممتاز ہونے سے ازبس شادان ہوئی اکثر لوگون کو ابتک سرکار انگریزی
مین کسی ایک شخص کے مختار کلی ہونیکا حال معلوم نہ تہا بلکہ مجمع عام صاحبان
انگریز کو حکمران سمجہتے تہے اونکا اشتباہ وغلط فہمی رفع ہوگئی شیخاواٹی کے
وحشی صفت سپاہیون کے دلون پر جو کچہہ گمان ہوا ہوگا اوسکا صحیح حال تو معلوم
نہین مگر تشریف آوری نواب ویسراے صاحب مین جو نوکری اون سے لیگئی
اوسکو اونہون نے بہت خوشی سے انجام دیا اونکی دہقانی وضع اور بہادرانہ
شکل سے تماشہ زیادہ دلچسپ اور خوشنما نظر آیا۔

الغرض اس موقع پر ہرقسم کے لوگون کو خوشی حاصل ہوئی جسوقت شہر مین ہوکر

گذرے سب نے مبارکبادی دی اور اون کے قیام کے کل عرصہ مین خوش چلنی ظاہر کی اور اس موقع کو پرحشمت وتجمل کرنے کیواسطے ہر ایک تدبیر کی اس سے اونکی خیرخواہی اور حسن نیتی عیان تھی مہاراجہ صاحب اور اون کے ملازمون نے سامان میزبانی بہت تکلف سے کیا اور شہر کو ہر طرح کی حسن ولطافت سے آراستہ کیا اسمین صاحبان انگریز ملازم دربار نے بڑی کوشش اور محنت کی اور جو لوگ شامل ہوئے اون سب کی محنت وتندہی تحسین وآفرین کے لایق ہے —

نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات مفید خلایق کو بہت خوشی سے دیکھا اور ہر ایک کی ترقی ورونق کی خواہش ظاہر کی اس سے مہاراجہ صاحب کو مہمات امور خیر پر متوجہ ہونے کی ہمت ہوئی اس موقع پر سب سے مقدم کام شہر کے بڑے اسپتال کی تعمیر کا جاری ہوا کہ یہہ اسپتال لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا اور اوس سے شہر کو بڑا آرام وفائدہ ہوگا اور تشریف آوری نواب صاحب کا ہمیشہ یادگار رہیگا عظیم الشان وزیر سلطنت کے حاکم کا مثل معمارون کے کرنی ہتہوڑہ ہاتھہ مین لیکر اسپتال کی بنیاد قایم کرنا ناظرین کو کمال خوشی کے ساتھہ ہمیشہ یاد رہیگا بلکہ واقع تاریخی ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہیگا —

दूसरे सال लार्ड मेयो साहब जज़ीरा अंडमान
(margin notes: करनी / हथौड़ा ; अंडेमन)

دوسرے سال لارڈ میو صاحب جزیرہ انڈیمن مین ایک بدمعاش مجرم کے ہاتھہ سے قتل ہوئے ہمچنین صاحب کو نہایت غم والم سے اطلاع مقتولی لارڈ صاحب مرحوم حسب الضابطہ مہاراجہ صاحب کو دینی پڑی خبر تو پیشتر پہنچ گئی تھی مگر جسوقت دونون ملاقی ہو

عجب سوگ کا عالم تہا کل کی چہاتی بہری ہوئی اور دم بند تہا آنکہون سے قطرات
اشک روان تہے گردن جہکی ہوئی تہی سکتہ کا عالم تہا کسی کی زبان یارا نہتی
تہی کہ ایک لفظ زبان سے نکالے کاروبار ریاست کل بند رہا لیڈی میؤ صاحبہ लेडी
اور دیگر صاحبان اہل قبیلہ لارڈ صاحب مغفور کو تعزیت نامجات لکہے گئے فصیل
قلعہ سے ۴۹ توپون کی ماتمی سلامی ہوئی اور ایک مہینے کیواسطے کل ریاست
مین شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ کی موقوف رہین سب درباریون کو ماتم
کرنے کی ہدایت ہوئی اور خود مہاراجہ صاحب نے بہی آستین چپ پر کریپ क्रेप
یعنی پارچہ سیاہ کر علامت ماتمی ہے لگایا۔
مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی مین رہے وقوع حادثہ پر کمال رنج و
افسوس اور مرتکب قتل پر نہایت نفرت و تحقیر کرتے رہے اور پس ماندگان
ویسراے صاحب مرحوم کے ساتہہ نہایت فکر سے دردمندی ظاہر کی اس سے
ظاہر ہے کہ اونکو لارڈ میؤ صاحب سے کمال محبت تہی اور اون پر یہہ صدمہ
سخت گذرا اور اہالیان کونسل کو نہایت غم والم ہوا بلکہ روساء شہر بہی وقوع
حادثہ جانکاہ و فعل قبیح پر نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے لارڈ میؤ صاحب
نے راج کی ترقی و بہبودی مین کمال توجہہ فرمائی تہی اس شفقت و عنایت کی یادگاری
مین مہاراجہ صاحب نے لارڈ صاحب کے ہمشکل برنجی مورت جدید باغ مین تیار کرانی
تجویز کی اور لیڈی میؤ صاحبہ سے اس باب مین اجازت حاصل کی۔
اوسی سال کے شروع مین مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہوگئی کہ اوس سے
کاروبار ریاست مین بہت خلل واقع ہوا اور راون کے ملازمین اور کل فرقہ

رعایا کو بہت فکر ہوا اس بیماری کا مقدمہ سبب ضعف بصارت تہا کہ اوس مین
مدت سے فرق آگیا تہا اور اوسکے سبب سے کل جسم ضعیف ہوگیا تہا چشم راست
مین جالہ کامل ہوگیا تہا مگر چشم چپ بہی بتدریج اوسیطرح دبی جاتی تہی اس تکلیف
سے براہ واجب خایف ہوکر اور عمل جراحی نہ کرانیکے ارادہ سے اطبار
होमोपैथिक ہوموپیتہک کے معالجہ کا امتحان کرنا چاہا اور اس غرض سے کلکتہ سے دو
ڈاکٹر بلائے مگر اونکی تجویز پر خاطرخواہ عمل نہوا اور نہ کچہہ فائدہ ہوا اگست مین
کوہ شملہ کو گئے وہان ضعف ونقاہت بالکل رفع ہوگیا مگر بصارت کی نسبت ثابت
मैकनामारा ہوا کہ عمل جراحی کے بغیر آرام ہونا غیر ممکن ہے کلکتہ گئے تب ڈاکٹر میکنامارا
صاحب مشہور معالج چشمان سے عمل جراحی کی صلاح لی اونہون نے کہا کہ ایک
آنکہہ عمل کیواسطے تیار ہے مگر یہہ عمل کمال تندرستی اور قوت جسمانی کی حالت مین
ہونا چاہیے چونکہ گذشتہ سال مین شملہ کی بود وباش سے بہت فائدہ ہوا تہا
برسات کے بعد کہ وہ عمل جراحی کیواسطے عمدہ موسم ہوتا ہے شملہ پر عمل کرنا
قرار پایا اس عارضہ سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کے مزاج وچہرہ مین سستی
آگئی تہی بلکہ کل سررشتہ جات ریاست مین افسردگی تہی اگرچہ یہہ حال کم و
بیش ہرایک ہندوستانی ریاست مین ہوتا ہے مگر جے پور مین اس حد کو
پہونچا کہ اور جگہہ کم ہوتا ہے شروع موسم سرما ١٨٧١ء مین مہاراجہ
صاحب نے بمقام شملہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب سے عمل جراحی کرایا اس معالجہ سے
ضعف بصارت سے کہ مدت تک باعث رنج وتکلیف رہا تہا شفاء کلی حاصل ہوئی
اون کے صحت پانے سے کل ملازمین ورعایاء ریاست بلکہ ہرایک شخص

کو جو مہاراجہ صاحب سے شناسائی رکھتا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی اسوجہسے
کہ رئیس کے عنقریب نابینا ہونے سے انتظام ریاست مین خلل واقع ہونیکا خوف
تہا بنظر اسلوبی کاروبار ریاست و استقلال خوش انتظامی سرکار انگریزی
کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۸۸۱ع مین مہاراجہ صاحب نے بہ تحت روائل کونسل دو محکمہ جات بنام
نہاد کمیٹی مقرر کیئے اونکی کارروائی اگرچہ دیانت و ہوشیاری کیجاوے تو نہایت
مفید ہوگی ایک کمیٹی مجوزین قانون کی ہے کہ اوسکے ممبرون نے وقت تقرر
سے اپنا کام بہت شایستگی سے شروع کیا اونکی محنت و تدبیرون کی کہ مہاراجہ صاحب
کی منظوری کیواسطے پیش ہوئین عمدہ نتائج حاصل ہوئے۔

ان تدبیرون مین اول ترتیب مجموعہ ضوابط فوجداری و دیوانی۔
دوم حکام اضلاع و دیگر اہلکاران راج کیواسطے عملدرآمد کے قواعد و ہدایت
کا مرتب کرنا الغرض کل انتظام ریاست کیواسطے مناسب و محدود شرح جسکے بغیر
اوسوقت تک بڑا نقصان ہوا تہا اور اصلاحات مرکوزہ مین بہت خلل پڑا تہا
جاری کرنا داخل تہا۔

اس سے مقدم فایدہ تو یہہ ہوا کہ فوجداری و دیوانی کی عدالتین جنکی کارگذاری
اوس وقت تک بہت ناقص تہی آیندہ کو صاف و درست ہوگیئن ان عدالتون
مین بڑی خرابی یہہ تہی کہ پابندی ضابطہ بالکل نہ تہی علانیہ بلاتامل بے سررشتگی
ہوتی تہی اہلکار بدچلنی اور بے ایمانی کی سزا سے بالکل بےخطر تہے نقشہ جات
آمدنی سے تحقیق ہوا کہ رسوم عدالت جو سنہ ۱۹۲۰ مین ایک لاکہ سے زیادہ تہی

سمت ۱۹۲۶ مین تیئیس ۲۳ ہزار سے کم رہگئی اور سالہاے مابعد مین اوس سے بہی کم ہوئی مگر ابتری کار عدالت کی صرف یہی ایک وجہہ تہی یکایک اسقدر رکمی آمدنی رسوم مین عاید ہونے سے ظاہر ہے کہ رعایا کو حکام عدالت کی کارروائی پر اعتبار نہ رہا تہا مگر جب ان خرابیون پر مہاراجہ صاحب کی توجہہ ہوئی جلد انسداد ہوگیا۔

دوسری کمیٹی کا کام بہی ایسا ہی مفید ہے اوس کے تقرر کا مقصود کونسل کی تجویز مورخہ ۲۲ مئی مین مفصل درج ہے کہ بہتری انتظام راج اور کل سررشتہ جات کے حسابون کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنے کی غرض سے کہ آمدنی و مصارف ماضی و حال واستقبال کی کونسل نے کیفیت مفصل طلب کی ہے ایک منتخب کمیٹی ممبران مفصلہ ذیل کی مقرر کیجاتی ہے اور بحسب کمی وبیشی آیندہ کے جو کونسل کی راے مین مناسب ہون اوسکو راج کے کل سررشتہ جات اور محکمہ جات سے حساب طلب کرنے اور اونکی جانچ وپڑتال کرنے اور کل کی ترتیب دینے اور کونسل مین پیش کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اونکو امور ذیل پر نظر رکہنے کی ہدایت کیجاتی ہے ۔

اول بطرز مناسب خرچ کی تخفیف کرنا۔

دوم مصارف بلا منظوری و منظور شدہ غیر ضروری کا کم کرنا کہ کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اس کام کو ہوشیاری واستقلال سے کریگی تو بہت کفایت ہوگی ۔

سوم اجناس دینے کا دستور جو راج مین بکثرت جاری ہے اور جس سے کونسل کی راے مین نقصان عظیم ہوتا ہے بجاے اوسکے نقدی دینے کے حسن قبیح کا اظہار کرنا

چہارم ملک کی آمدنی وخرچ کی نسبت علی العموم معقول تجویزین کرنا۔
ہفتہ مین ایک روز کونسل معاملات پیش کردہ کمیٹی کی سماعت وبحث کیا کرے ممبران کمیٹی۔ پنڈت روپ نراین۔ منشی دہنالال۔ سیٹہ نتہمل۔ لالہ چہترمل۔ سیٹہ راؤ تیج مل۔ نگرانی مصارف ریاست اور جمع خرچ کے صحیح ومعتبر نقشہ جات کی عدم موجودگی سے ابتک راج کا بہت نقصان ہوتا رہاہے بوجہہ غیر مکمل و ناکارآمد ہونے نقشہ جات کے جو ابتک آتے رہے ہین حسابات کی جانچ پڑتال مین اہالیان راج کو بڑی دقت رہی ہے بلکہ جمع خرچ کا صحیح حال معلوم ہونا غیر ممکن رہاہے اوراس شرتہ مین خصوص جب سے تعمیرات کا خرچ روزبروز زیادہ ہواہے لوگون کو فریب دہی اور تغلب کا موقع بہت ہاتہہ آیاہے کمیٹی اس نقص کے رفع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی ہے اوراوسمین اس کام کے لایق اشخاص تجویز کیے گئے ہین اوراگرچہ اونہون نے معلومات جیسی چاہیے جمع نہین کیے ہین مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ لوگ ان حالات کا اظہار بڑی مشکل سے کرتے ہین اوراہالیان کمیٹی مین سے پنڈت روپ نراین حال مین اون سے علیحدہ ہوکر راج الور کی کونسل مین داخل ہوگئے ہین۔

پنڈت روپنرایَ
پنالال
सेठ नथमल
छीतरमल
तेजमल

نومبر ۱۸۸۲ء مین نواب فیض علیخان بہادر سی۔ ایس۔ آئی نے بحصول رخصت مکہ شریف کی زیارت کرکے مارچ ۱۸۸۳ء مین معاودت کی اورتہوڑے دنون بعد ایسی نوکری کو جسپر بیس برس سے نہایت خیرخواہی اوروفاداری سے کام دیاتہا استعفاء دیا اوسکے تجربہ کامل اورخوش چلنی اورلیاقت انتظام کے لحاظ سے گورنمنٹ ہندوستان نے اوسکو منتظم راج کوٹہ مقرر کیا اور اون

باسترضاء مہاراجہ صاحب منظور کیا اور فروری ۱۸۸۲ء سے اوس عہدہ کا کام شروع کیا۔

نواب فیض علیخان کے مستعفی ہونے سے عہدہ خالی ہوا اوسپر ٹہاکر فتح سنگہ مقرر ہوا اوس نے بہی انتظام ملک کے مشکل و دقیق کام مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی اور انتظام راج کی عمدگی و شایستگی قایم رکہنے مین کوشش کامل کی مگر باوجودیکہ کونسل راج مین آٹہ ممبر مقرر ہین اور مہاراجہ صاحب صرف اوسکے پریزیڈنٹ ہین اصل مین کام خود مہاراجہ صاحب کرتے ہین۔ کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو ایسا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کے معرض اطلاع مین نہ آتا ہو فوجداری دیوانی کی عدالتین اور محکمہ پولیس و محکمہ دیوانی بلکہ کل انتظام ریاست کے شرشتہ جات حسب ضابطہ علیحدہ افسرون کے تحت مین ہین مگر سب پر مہاراجہ صاحب کی نگرانی خاص ہے یہہ نگرانی بسہولیت ہونے کی غرض سے اونہون نے محل کے بڑے صحن مین وسیع مکانات بنوائے ہین اور اونمین سب دفتر و کچہریان رہتی ہین۔

रामकुमार راوت رام کمار ساکن چومون کہ ابتدا مین ٹہاکر لچہمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی کرنل بروک صاحب سے راج کا وکیل مقرر ہو گیا تہا اوس نے مدت دراز تک اپنا کام نہایت محنت و تندہی سے بخیر خواہی صادق مہاراجہ صاحب و سرکار انگریزی اور حسب اطمینان صاحبان پولیٹکل ایجنٹ انجام دیا خصوص جس زمانہ مین کپتان برٹہ فورڈ صاحب واسطے تحقیقات و انتظام امور راج بیکانیر کے گئے تہے اوس نے بہت مدد دی تہی کہ صاحب موصوف نے اوسکی لیاقت و ہوشیاری و وفاداری سے

خوش ہوکر شکر ادا کیا۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین اوسکا انتقال ہوا اور منشی دینا لال کہ وہ
بہی بہت ہوشیار ہے بجاے اوسکے مقرر ہوا ایام رونق افروزی شہزادہ پرنس
آف ویلز مین اس شخص نے اپنا کام بہت تندہی وجانفشانی سے انجام دیا اور प्रिंसआफ वेल्स
صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی بہت مدد کی۔

مہاراجہ صاحب بہادر جے پور سنہ ۱۸۶۹ء سے نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان
کی کونسل مجوزین قانون کے ممبر مقرر ہوے اور تین مرتبہ علی التواتر اس کام پر
ممتاز ہوکر اوقات معینہ پر بموجودگی کلکتہ وشملہ انصرام کار کرتے رہے ہین سنہ ۱۸۷۵ء
مین جب ملہار راو گایکواڑ رئیس بڑودہ ملزم زہرخورانی صاحب رزیڈنٹ ہوا मल्हार राव
اور اوسکی تحقیقات کیواسطے کمیٹی روساء ہندوستان وصاحبان انگریز गायकवाड
مقرر ہوئی تب مہاراجہ صاحب بہی اوسکے ممبر مقرر ہوئے تہے اور بڑودہ جاکر बड़ौदा
تحقیقات وتجویز مقدمہ مین شریک ہوئے۔

دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء مین لارڈ نارتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اور فروری नोर्थब्रुक
سنہ ۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر رونق بخش جے پور ہوئے دونون
مرتبہ مہمانداری وتواضع بہت عمدگی سے ہوئی مہاراجہ صاحب نے سامان میزبانی
کو ہر طرح عظمت موقع کے موافق کرنے مین محنت وخرچ سے کسیطرح کوتاہی نکی
اور رئیس سے رعایا تک ہر ایک متنفس کمال خیرخواہی اور صفاء ارادت سے قدوم عالیشان
مہمانون کی تشریف آوری کی شادی ومبارکبادی مین بدل مصروف ہوا ان
مبارک تقریبون کے دوامی فواید بنظر شایستگی معاملات ریاست وآراستگی
اخلاق وعادات دونون صورتون سے حد بیان سے باہر ہین اور سنہ ۱۸۷۵ء مین

لارڈ میو صاحب مرحوم کی تشریف آوری کے فواید کہ کل راجپوتانہ کو حاصل ہوئے اون کے ثبوت کامل ہین ۔

جس حالت مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کو اپنی سلطنت آیندہ کے اس جزو اعظم کے اقوام خلایق و مذاہب و پیشہ جات وغیرہ سے واقفیت ہوئی ہمدران حال رئیسون اور سردارون کے دلون پہ اپنے سرپرست سرکار کی طرز حکومت و طریقہ انتظام کے خیالات جب سے ابتک تھے اوس سے زیادہ استقلال اور تیزی سے منقوش ہوئے انکے سوائے مقدم ترین فائدہ یہہ ہے کہ ہر دو ممالک کے روابط و تعلقات کو زیادہ استحکام ہوگا اور ہر دو اقوام کے درمیان مغایرت کا فصل کم ہوکر دونون کے متفق فوائد مین اضافہ ہوگا علی الخصوص سکنا جیپور کے حافظہ مین شہزادہ صاحب کی رونق افروزی بہت خوشی سے تازہ رہیگی اور پشتین تک بطور واقعہ عظمت و بختیاری جےپور کے جسکی اس ملک کی تاریخ مین نظیر نہین ہے بڑے فخر اور عزت سے یاد کرتے رہینگے ۔

خود مہاراجہ صاحب کو یہہ خوشی بیحد و پایان ہوئی ہے پیشتر سے بھی امید تھی کہ یہہ اولوالعزم و عالی حوصلہ رئیس جس قوم کی شفقت و عنایات کا ممنون و شکرگذار ہے اوس کے فرمان روائے آیندہ کی اطاعت و تعظیم مین ہر طرح کوشش بلیغ و جہد کامل کریگا اور جو خیرخواہی و وفاداری اوس کے کل عہد مین ظہور پذیر ہوتی رہی ہے اوسکو اس موقع پہ بدرجہ غایت ثابت کریگا ۔

اس اعزاز و امتیاز بخشنے کی یادگار رہین اونھون نے اپنی دارالحکومت مین ایک مکان بنام نہاد البرٹ ہال اوسی عظمت و رفعت کا جو اوسکے نام سے عیان

अलबर्ट हाल

ہے تعمیر کرانا تجویز کیا ہے کہ یہہ امر اون عمدہ نتایج و برکات کا جو سلطنت کے وارث آیندہ کی تشریف آوری سے حاصل ہونگے عمدہ آغاز ہے شہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب پر مہربانی کرکے اس مکان کی بنیاد کا پتھر قایم کیا۔

راج جے پور مین ایجنسی کی معرفت سرداران کوٹھری ہاے علاقہ ہاڑوتی کا خراج بقدر [illegible] سالانہ جمع ہوتا ہے ان سردارون کے عدم اداے خراج کی راج جے پور سے مدت سے شکایت رہی ہے اور اس بے ترتیبی سے ادا ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۶۲ع مین ستر ہزار روپیہ چڑھ گیا اور اس باب مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے سررشتہ ممالک غیر کو تحریر کرنیکی ضرورت ہوئی اس سے بقایا صرف پانچ ہزار روپیہ رہ گئے اور اوس کے بھی جلد وصول کرنے کی تجویز عمل مین آئی۔

سررشتہ مال

جے پور مین یہہ سررشتہ محکمہ دیوانی کے نام سے مشہور ہے سابق مین اسکا اہتمام پنڈت شیودین کو تھا اوسکے انتقال کے بعد جب کونسل مقرر ہوئی اوس وقت سے کل ملک دو اضلاع مین منقسم ہوکر دو اہلکارون کی اہتمام سے کام ہونے لگا جمع خرچ زمانہ انتظام ایجنسی کا جب تک مہاراجہ صاحب نابالغ تھے و نیز اوس زمانہ کا جب پنڈت شیودین نے کام کیا بروک صاحب کی تاریخ سے دریافت ہوا اور نقشہ مندرجہ ذیل مین شامل کیا گیا ہے بعد وفات پنڈت شیودین کے اول مہاراجہ صاحب نے

سررشتہ مال پر توجہہ کی کہ اول سال مین ہی پینتالیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی
ہوگئی مگر یہہ اضافہ جمع بند و بست خالصہ سے ہوا تہا حقیقت مین بمقابلہ
اجارہ کے خالصہ کا بند و بست بہتر ہوتا ہے مگر اس وجہہ سے کہ روپیہ
یکمشت اور جلد وصول ہو جاتا ہے راج کے لوگ اجارہ کو بہتر سمجہتے ہین
یہہ نہین خیال کرتے کہ اجارہ دارون کے ظلم سے رعایا تباہ ہوجاتی ہے
افسوس ہے کہ پنڈت شیودین کے مرنے سے چار مہینے بعد مہاراجہ صاحب
نے حسب صلاح اہلکاران اجارہ دینا جاری کردیا وجہہ یہہ کہ اہلکارون
کو اس اجارہ مین فائدہ ہے اسم فرضی سے خود یا اونکے سررشتہ دار
و متوسل اجارہ لیتے ہین سررشتہ مال کا حال صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سے
مخفی رکہا جاتا ہے اس سے صحیح کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے ہمیشہ یہہ
خیال کیا گیا تہا کہ اصل آمدنی راج کی پچاس لاکہہ یا اوس سے زیادہ ہوتی
ہے اور چالیس لاکہہ سے کم ظاہر کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ عہدنامہ
سنہ ۱۸۱۸ع کی چہٹی قلم مین قرار پایا تہا کہ علاوہ خراج معینہ کے اگر آمدنی
ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز کرے تو ایزادی پر چہہ آنہ فی روپیہ خراج
زیادہ لیا جاوے اگرچہ مابعد کی ترمیم شرایط خراج سے یہہ شرط ضمنا
رفع ہوگئی تہی مگر اوس پر اعتبار نہ تہا اور نہ امید تہی کہ تاوقتیکہ دفعہ
مذکور عہدنامہ سے بالکل منسوخ ہوجاوے راج کا یہہ خوف رفع ہو —
سنہ ۱۸۷۵ع مین اجارہ دینے کا دستور پہر موقوف ہوا اجارہ دار کہ ایک
ہی حالت مین ٹہیکہ دار و ضلعدار ہوتا تہا بموجب قبولیت کے پرگنہ کی

جمع کامل حسب قرارداد ادا کرنیکا ذمہ ور ہوتا تہا اور اوس پر فرض تہا
کہ جمع معینہ سے جو زیادہ آمدنی ہو اوسکا راج مین حساب دے یہہ ٹہیکہ جات
علی العموم سیٹہون اور دیگر دولتمند آدمیون کو ہوتے تہے اور وے ضلعدار
ہوکر بجز ایصال روپیہ کے اور کسی کام سے کچہہ تعلق نہ رکہتے تہے اور اس سے
انواع خرابی و ابتری پیدا ہوتی تہین —

اب یہہ سلسلہ موقوف ہوگیا ہے اور اکثر مقامات پر ضلعدار جو نالایق تہے
موقوف ہوکر ہوشیار و لایق آدمی مقرر ہوئے ہین بندوبست جدید مین کل
دیہات مین سے دو ثلث کا زمینداران کو پانچ سال کیواسطے ٹہیکہ دیا گیا ہے
اور باقیماندہ ایک ثلث کہ جنوب مغرب ریاست مین ہین قحط ۱۸۶۹ و ۱۸۶۸ء سے
ایسے تباہ و برباد ہوگئے ہین کہ اون سے چند سال کے ٹہیکہ کیواسطے تشخیص
جمع غیر ممکن تہی اسواسطے صرف ایک سال کے ٹہیکہ جات دئے گئے ہین قحط زدگی
سے زمینداروں کا یہہ حال ہوا کہ پرگنہ پہاگی سے جسکی جمع بہتر ہزار روپیہ فागी
تہی سترہ ہزار روپیہ بمشکل تمام وصول ہوا —

پیمایش ملک اور بندوبست مالگذاری کا سلسلہ زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب
سے جاری ہے اور مہاراجہ صاحب بہی کل علاقہ کی پیمایش حسب قاعدہ
علمی اور یکسان و باقاعدہ بندوبست مالگذاری کرنا چاہتے رہے ہین
مگر اس سررشتہ کا کام ایسی بدتدبیری سے ہوتا ہے اور اوسمین ایسے
انقلاب ہوئے ہین کہ ابتک کوئی خاطرخواہ نتیجہ حاصل نہوا اور کام بدستور
غیر اطمینانی کی حالت مین ہے اور کل سررشتہ جات انتظام راج مین سے صرف

بہی ایک سررشتہ ہے جسکی کارروائی کسی تعریف کے لایق نہین ہے اور
اسی سررشتہ کے ظلم و تعدی کی شکایتین بہت ہوتی ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب
سے زیادہ اس سررشتہ کی اصلاح و درستی کا خواہان کوئی نہین ہے مگر مشکل
یہہ ہے کہ اس کام کا انجام دینے والا آدمی نہین ہے اور جہانتک ممکن ہو
مہاراجہ صاحب پردیسی آدمی کو یہہ کام دیا نہین چاہتے ہین۔

ملک خالصہ کی پیمایش کیواسطے عملہ سنہ ۶۶و۱۸۶۵ء سے مقرر ہے اور قریب نصف ملک
کے پیمایش سنہ ۷۱و۱۸۷۰ء تک ہو چکی تہی اوسوقت بندوبست سہ سالہ کرنے کے
ارادہ سے مہاراجہ صاحب نے محب علی نامی ایک شخص کو کہ سابقاً علاقہ
انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر تہا اور اب پنشن دار ہے اس کام کیواسطے مقرر
کیا اور دوسرے سال چند دیگر اشخاص ویسے ہی ہوشیار و تجربہ کار نوکر
رکہے اونکو ہدایت ہوئی کہ پیمایش ٹوپوگرافی کے نقشہ جات بنگا کر اون سے
کام لین چنانچہ یہہ تجویز پسند ہوئی مگر دربار کو اس خرچ کا متحمل ہونا گوارا نہوا
سنہ ۱۸۷۵ء مین دربار نے بدریافت اس امر کے کہ جمعبندی سابقہ جو مدت سے
غیر مبدل رہی ہے غلطی پر مبنی ہے کل پیمایش اراضی کی ترمیم و نظر ثانی کیواسطے علیحدہ
عملہ مقرر کیا اور پٹہ جات سابق کی میعاد منقضی ہونے پر جمعبندی جدید کرنی چاہی لیکن تا تکمیل پیمایش و بندوبست
حسب قاعدہ جمعبندی سابقہ مین خلل انداز ہونا قرین مصلحت نہ سمجہا گیا اگرچہ حسب راے کرنل بینن صاحب
اکثر موجبات مخصوص الموقع سے جمعبندی کا ہونا دشوار ہے مگر مہاراجہ
صاحب کی تدبیرون سے امید ہے کہ شاید تشخیص جمع واجب اور بندوبست
مالگذاری کہ راج و رعایا دونون کے حق مین مفید ہے آخرکار تکمیل کو پہونچے

टोपो ग्राफी

جاوے ۔

جب سے علاقہ جے پور ہوکر ریل جاری ہوئی ہے دربار کو شکایت ہے کہ آمدنی محصول راہداری مین بہت کمی ہوئی ہے کیونکہ جو مال تجارت آگرہ واجمیر کے درمیان آتا جاتا ہے اوس کا محصول نہین لیا جاتا معاف ہوگیا ہے مگر اجراے ریل سے آرام و آسایش رعایا و اضافہ تجارت و پیداوار ملک ہوکر اسکا بدل کافی ہوجاویگا چنانچہ ۷۵-۱۸۷۴ع کے حساب سے ہی ثابت ہے کہ صرف محاصل درآمد و برآمد کی آمدنی سالہاے گذشتہ کی کل آمدنی سے کسیقدر زیادہ ہوئی ہے ۔

حال مین شرح محاصل و مقامات ایصال محصول بدلنے سے بندوبست سایر مین ترمیم ہوئی ہے سابق مین چند مقامات مختلفہ پر علیحدہ محصول لیا جاتا تھا اب اندرون سرحد راج صرف ایک چوکی مین کل محصول وصول ہوکر رسید ملجاتی ہے اور اوسکے ذریعہ سے تاجر علاقہ راج کے اندر جہان چاہتا ہے لیجاتا ہے کہین مطالبہ محصول نہین ہوتا اس ترمیم انتظام سے راج اور تاجران طرفین کا فائدہ ہے کیونکہ جابجا وصول ہونے سے راج کے محصول مین غبن و تغلب ہوتا تھا وہ موقوف ہوگیا اور تاجران کو یہہ فائدہ ہوا کہ ایک دفعہ محصول دیکر مطالبہ آیندہ سے بالکل امین ہوجاتے ہین اس ترمیم پر ریاست ٹونک سے اعتراض ہوا اس وجہہ سے کہ علاقہ ٹونک کے گرد ہر طرف جے پور کا علاقہ ہے سرحد پر اضافہ محصول ہونے سے وہان کے تاجرون کو نقصان ہوا ہے اور تجارت مین کمی عاید ہوئی ہے مگر اہالیان

جے پور کہتے ہین کہ ہمکو اس ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور بنظر فائدہ راج و تاجران کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے اوسکے خلاف نہین کرسکتے۔

راج جے پور مین ایک مد آمدنی دار الضرب کی بہی ہے اس دار الضرب سے بجز خفیف بٹہ کے سرکار انگریزی کا کچھہ نقصان نہین ہے دس برس کے عرصہ
बट्टा
مین کرنل بین صاحب کے پاس کوئی شکایت نہین آئی صرف پوسٹماسٹر نے
पोस्टमास्टर
ایک دفعہ شکایت کی تہی کہ فروختگی ٹکٹ ڈاکخانہ مین جے پور کا پیسہ آتا ہے اوسکے تبادلہ مین سرکار کا نقصان ہوتا ہے مگر اس معاملہ مین سرکار براہ انصاف کچھہ مداخلت نہین کرسکتی ہے راج جے پور کو اپنا سکہ بقدر مناسب اپنے علاقہ مین جاری کرنے کا اختیار ہے۔

تجارت جیپور

سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء مین جے پور مین بیس لاکھہ روپیہ کا غلہ بالعوض طلا وسکے آیا جے پور سے کل راجپوتانہ کو سونا چاندی وجواہرات جاتا ہے مگر دو برس گذشتہ مین اسکی بہت کمی ہوگئی ہے جے پور مین ساہوکاری کوٹھیان بہت ہین ظاہرا اسقدر تجارت نہین معلوم ہوتی ہے سبب یہہ کہ ہنڈویون کی خرید وفروخت زیادہ ہے مال کا اون سے کم تعلق ہے سات کوٹھیون مین ڈہائی تین کرور روپیہ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے اور چھہ کرور کا سرمایہ ہے اور لاکھہ سے کم سرمایہ کے سیٹھہ بہت ہین اون کی کل تجارت ایک کرور کے قریب ہے سنہ ۱۸۶۸ء سے پیشتر قریب پچہتر لاکھہ روپیہ کا سونا آتا تہا اکثر ساہوکارون نے دفن کردیا تہا اوسکے بعد دو سال تین پچیس

لاکھ سے زیادہ نہین آیا مگر گرانی غلہ کیوجہ سے اکثر نے دفینہ نکالا دفن کرنے اور قحط سے سونے کی قیمت مین بہت کمی ہوئی -

اس سال کی تعداد مال درآمد مال برآمدہ کی تعداد سے زیادہ دریافت ہوکر تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر موجبات کے ایک یہہ تہا کہ جواہرات اور فلزات برآمدہ داخل نقشہ نہوئی تہی یہہ ہردو اجناس ابتدائی حالت مین یہان آئین اور کارخانہ مین بشکل دیگر مبدل ہوگئین اور زیادہ تر دولتمند مارواڑی سکنار علاقہ شیخاواٹی اور بیکانیر کے پاس بہیجی گئین -

دوسرے قحط مین غلہ وغیرہ اجناس کی درآمد بہت اور برآمد کم ہوئی -

تیسرے ممکن ہیکہ درآمد مال کا حساب صحیح وتفصیل وار لکہا گیا ہوا اور جواہرات وغیرہ بیش قیمتی اجناس انواع طور سے غیر ملک کو مخفی نکل گیا ہوا اور اونکا حساب نہ لکہا گیا ہو -

چوتہے ساہوکاران جےپور کی کوٹہیان بہی کلکتہ وغیرہ بلاد علاقہ انگریزی مین ہین مقدار کثیر مال درآمد کی قیمت بذریعہ ہنڈویات معرفت کوٹہیات مذکورہ دیجاتی ہین خریدا اجناس کے حساب مین درج ہونے سے وہ اجناس حساب کلی اجناس درآمد کے شمار مین نہین آتی ہین -

سنہ ۱۸۷۶و۱۸۷۷ع مین درآمد مال [illegible] لکہہ [illegible] ہزار روپیہ اور برآمد صرف [illegible] لکہہ [illegible] ہزار کی ہوئین کہ سالگذشتہ کی نسبت طرفین کی تجارت مین افزونی ہوئی ہے درآمد مین جو کسیقدر کمی ہوئی اوسکا باعث یہہ ہے کہ ملک مین پیدا ہونے سے غلہ کم آتا ہے -

موجبات خارج تجارت یہہ ہین -

مشہور ہے کہ ہندوستانی ریاستون مین عہدہ ہاے راج رعایتاً بالعوض نذرانہ
کہ ہم معنی رشوت ہے دئے جاتے ہین اگرچہ اہالیان جے پور ایسا نہین کرتے
ہین مگر ایک اور دستور ہے کہ اگرچہ ایسا قابل اعتراض نہین مگر نتائج مین ویسا ہی
پر ضرر ہے وہ یہہ ہے کہ اہلکار با اختیار اپنے متوسل اور مقربون کو بلا لحاظ
لیاقت ذمہ وری و معتمدی کے عہدون پر مقرر کر دیتے ہین جہان مثل
دار الضرب کے علاوہ تنخواہ مقررہ خرید و فروخت مال پر دستوری لینے
کا رواج اگر صریح اجازت سے نہین تو چشم پوشی سے جاری ہو وہان
ریاست کی تجارت اور آمدنی مین کیون نہ خلل واقع ہو۔
اگرچہ جے پور مین صرافی کا دین لین بکثرت ہے مگر سکہ جے پور کے کل روپیہ
کی تعداد کہ علی العموم بازار مین چلتا ہے پندرہ ہزار سے زیادہ نہین ہے
اس سے ظاہر ہے کہ تجارت پر بہت قید ہے اور مستعد و کارگذار آدمی کی
نگرانی کی بہت ضرورت ہے اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شروع سنہ مین
جب نیا روپیہ جاری ہوتا ہے پچھلے روپیہ کو بٹہ لگجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ داروغہ
دار الضرب کو کمائی کرنیکا اختیار اور آسانی حاصل ہے اور راج کا نقصان ہوتا ہے
دوسرے یہہ امر بھی خلل انداز تجارت ہے کہ محاصل و دیگر راہداری کی لاگین
کئی نام اور حیلون سے لیجاتی ہین اور اون کے سواے چھوٹے چھوٹے
मोमया ٹہاکر و بہومیہ اپنے اپنے علاقہ مین علیحدہ محصول لیتے ہین کہ اونکو اوسکی ایصال
کا قدیم سے استحقاق حاصل ہے۔
دربار کو جب سے ان موجبات کے مضر نتایج کا حال معلوم ہوا ہے دفعیہ

نقصان اور ایک مقام پر محصول لینے کی تجویز کی مگر انواع خود اختیار و قدیمی حقوق مخلوط ہین اور راجپوت لوگ دستور جدید سے بہت متعصب ہین اس تجویز کا اجرا مشکل ہے مگر اقتضا مدت اور عاقلانہ تدبیر سے امید ہے کہ وہ عملدرآمد ہوجاوے نقشہ شرح محاصل جو مال تجارت پر لیا جاویگا کہ اوسکے بغیر تاجرون کا بڑا نقصان تہا آخرکار تیار ہوا اوسکے علم سے تکلیف آیندہ سے بچین گے اکثر اجناس جنپر راج کا محصول نہین لیا جاتا ہے درج حساب نہین ہوتے ہین اور جواہرات کی قسم ایسی مخفی نکالی ہین کہ خبر ہی نہین ہوتی ہے —

سنہ	درآمد	برآمد	راہداری
۷۱ و ۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	۰
۷۲ و ۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	۰
۷۳ و ۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴ و ۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پنڈت شیودین کے انتقال کے بعد مہاراجہ صاحب نے انتظام مصارف پر
بہی بہت توجہ کی تہی جو لوگ مفت خور و سفارشاً نوکر ہوگئے تہے موقوف ہوئے
ملازمان کی سواری کیواسطے خوراک ملتی تہی بجاے اوسکے زر نقد مقرر ہوا اور
خزانہ کا ایسا بندوبست کیا کہ بلا حکمنامہ دستخطی خاص ایک روپیہ نہین ملتا تہا
اور روزمرہ کا سیاہہ پیش ہوکر جانچ کر لیجاتی تہی ان تدبیرون سے بڑی کفایت
ہوئی قرضہ سابق و نیز وہ جو مہاراجہ صاحب کی شادی پر لیا گیا تہا کل بقدر نو لاکھ
روپیہ تہوڑے عرصہ مین ادا ہوگیا اور آیندہ کیواسطے خرچ بقدر پنتیس ۳۵ لاکھ
روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۷۶ع مین مہاراجہ صاحب نے مبلغ ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ صرف خیرات
مین خرچ کیا اور اوسکے سواے پچیس ۲۵ ہزار روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے
गोविन्द देवजी چندہ مین عطا کیا اور پچہتر ہزار روپیہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبند
دیوجی واقع بندرابن مین اور اپنے بزرگون کے بنائے ہوئے ایک اور مکان
अकोला واقع اکولہ علاقہ حیدرآباد مین خرچ کیا۔

جمع و خرچ راج جیپور بابت سنوات گذشتہ

سنہ	جمع	خرچ
۴۹ و ۱۸۵۰	[illegible]	[illegible]
۵۰ و ۱۸۵۱	[illegible]	[illegible]
۵۱ و ۱۸۵۲	[illegible]	[illegible]
۵۲ و ۱۸۵۳	[illegible]	[illegible]
۵۳ و ۱۸۵۴	[illegible]	[illegible]
۵۴ و ۱۸۵۵	[illegible]	[illegible]
۵۵ و ۱۸۵۶	[illegible]	[illegible]
۵۶ و ۱۸۵۷	[illegible]	[illegible]
۵۷ و ۱۸۵۸	[illegible]	[illegible]
۵۸ و ۱۸۵۹	[illegible]	[illegible]

سنہ	جمع	خرچ
١٨٦٠ و ٥٩	صہ لکھ صہ ۃ لالعہ	صہ لکھ صہ ۃ صالعہ
١٨٦١ و ٦٠	معہ لکھ صہ ۃ عصو	صہ لکھ معہ ۃ لعہ
١٨٦٨ و ٦٧	لعہ لکھ لعہ ۃ صاعہ	معہ لکھ لعہ ۃ لالہ
١٨٦٩ و ٦٨	لعہ لکھ لعہ ۃ صاعہ	معہ لکھ معہ ۃ لعہ
١٨٧٠ و ٦٩	عہ لکھ سہ ۃ لسہ	معہ لکھ للا لسہ
١٨٧٢ و ٧١	للعہ لکھ لعہ ۃ سلعہ	للعہ لکھ معہ ۃ صالعہ
١٨٧٣ و ٧٢	للعہ لکھ لعہ ۃ سلعہ	للعہ لکھ معہ ۃ لالعہ
١٨٧٤ و ٧٣	للعہ لکھ صہ ۃ لالسہ	للعہ لکھ معہ ۃ لالسہ
١٨٧٥ و ٧٤	للعہ لکھ صہ ۃ سالعہ	للعہ لکھ معہ ۃ لالعہ
١٨٧٦ و ٧٥	للعہ لکھ لعہ ۃ سامعہ	للعہ لکھ لعہ ۃ سالسہ

تفصیل آمدنی چھہ سال

مد آمدنی	سنہ ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ع	سنہ ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ع	سنہ ۵۷ و ۵۸ع	سنہ ۵۸ و ۱۸۵۹ع	سنہ ۵۹ و ۱۸۶۰ع	سنہ ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ع
مالگذاری و محصول نہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سایر و راہداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دار الضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رسوم عدالت دیوانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پولیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محکمجات مختلفہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نذرانہ مسند نشینی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

पुण्यपर्य

تفصیل مصارف چہہ سال

بدخرچ	سنہ ۵۵ و ۱۸۵۶ع	سنہ ۵۶ و ۱۸۵۷ع	سنہ ۵۷ و ۱۸۵۸ع	سنہ ۵۸ و ۱۸۵۹ع	سنہ ۵۹ و ۱۸۶۰ع	سنہ ۶۰ و ۱۸۶۱ع
پن اریتھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف ریاست	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج سرکار انگریزی	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ
کوٹھیار خرچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فوج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرشتہ تعلیم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرشتہ تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ادا امانت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مد خرچ	۱۸۵۵و۱۸۵۶ء	۱۸۵۶و۱۸۵۷ء	۱۸۵۷و۱۸۵۸ء	۱۸۵۸و۱۸۵۹ء	۱۸۵۹و۱۸۶۰ء	۱۸۶۰و۱۸۶۱ء
عہدہ داران پرگنات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف فوجداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انعام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عدالت فوجداری و دیوانی

ضابطۂ عدالت فوجداری و دیوانی کہ ضوابط مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق ہے رعایا کی عادت و خواہش کے موافق ہے اوس پر بلا رعایت انصاف سے عمل ہوتا ہے یہان کا انتظام نہایت عاقلانہ و شایستہ ہے اور جو کچھ نقص ہے تو نرمی و رحم کی وجہ سے ہے کہ عوام الناس کو مرغوب اور فی الجملہ رئیس اور منتظمان ریاست کی نیکنامی کا باعث ہے علاوہ سزاء خفیف کم میعاد قید کے کل احکام سزاء خاص مہاراجہ صاحب کی تجویز سے صادر ہوتے ہین —

سम्माप्

انتظام پولیس بہت اچھا ہے ڈکیتی و رہزنی و ستی و سمادہ و غیرہ کی واردا تین بہت کم ہوتی ہین مثل دیگر جرایم کے جرم بہگالیجانے لڑکیونکا بغرض حرام کاری کرانیکے اگرچہ اب بہی علاقہ جے پور مین کسی قدر جاری ہے مگر متواتر کم ہوتا جاتا ہے اور دربار سے اوسکے انسداد مین بہت کوشش ہے بہہ تو تحقیق نہین ہے کہ یہہ تجارت کسقدر جاری ہے اور اس باب مین راج سے صاف و صحیح جواب ملنے کی امید بہی نہین ہے مگر اسمین شک نہین کہ مہاراجہ صاحب اس جرم سے بہت متنفر ہین اور دل و جان سے ساعی ہین کہ اوسکا انسداد کلی ہو جاوے چنانچہ اب ارتکاب جرم مین کمی ہے اور یقین ہے کہ بتدریج بالکل بند ہو جاویگا —

اگرچہ جرم دختر کشی جو واقع مین راجپوتان و دیگر اقوام کی کثرت مصارف

شادیان کا نتیجہ ہے علاقہ جہپور مین مدت سے موقوف ہوگیا ہے تاہم مہاراجہ
صاحب نے تخفیف مصارف شادی کیواسطے مناسب تدبیرات کی ہین کل اقوام
کی پنچایتین مقرر کرکے ہر قوم کی شادیون کے محدود اور واجب قواعد جاری
کرائے ہین اور مہاراجہ صاحب کی منظوری سے قواعد مذکور بمنزلہ قانون
سرکاری ہوگئے ہین کہ اون پر حکماً عمل کرایا جاتا ہے یہہ تدبیر نہایت مفید
ہے مگر تا وقتیکہ قرب وجوار کی ریاستون سے ایسی ہی تدبیرات نکیجاوین
عملدرامد اونکا اس راج مین بہی خاطر خواہ نہو سکیگا —

۸۳-۱۸۸۲ء مین مہاراجہ صاحب نے صاحب ایجنٹ کو اطلاع دی کہ بجز راجپوتون
کے کل اقوام کے مصارف شادی دختران مین تخفیف ہوکر قواعد عام مقرر
ہوگئے ہین اگرچہ قوم راجپوت سب سے مقدم ہے اور اون کے واسطے
تقرر قاعدہ ضرور تہا مگر یہہ قوم کسی قاعدہ کی پابند نہین ہے اور مہاراجہ
صاحب بہی اونکو زیادہ دبانا نہین چاہتے ہین مگر امید ہے کہ متواتر خبرگیری
اور تاکید سے بتدریج یہہ ضروری انتظام ہوجاویگا مہاراجہ صاحب کو اس
اصلاح کا بدل فکر ہے اور یقین ہے کہ اپنی خوش تمیزی اور لیاقت سے مشکلات
پر قادر ہون گے اور راجپوت بہی اپنے آقا کے منشا سے آگاہ ہوکر خلاف ورزی
نکرینگے —

شروع فروری ۱۸۸۳ء مین بمقام باوڑی کہیڑہ علاقہ مہوہ ایک ستی کی बावड़ी खेड़ा
واردات ہوئی کل مجرمان شریک جرم سزایاب ہوئے —

حفاظت ڈاک سرکار انگریزی کا انتظام راج سے بہت اچہا ہے مدت سے کوئی

واردات غارتگری ڈاک وقوع مین نہین آئی ہے وقت اجراء آمد رفت ریل سے آگرہ و اجمیر کی ڈاک ریل مین آتی جاتی ہے مگر جسقدر ڈاک بلا ذریعہ ریل کے چلتی ہے اوسکی راج سے خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے ۔

استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ ایجنسی استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی ہندوستانی ریاستون کے علاقہ مین سپرنٹنڈنٹ جنرل ہندوستان کے تحت سے علیحدہ ہوکر صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت بہ تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کام کرے مہاراجہ صاحب نے اس بات کو بخوشی منظور کیا اور ایک سپرنٹنڈنٹ و سترہ افسران ماتحت مع جمعیت سواران و پیادگان گشت وگرداوری سے پولیس دیہات کو ہوشیار رکھین اور وقوع واردات پہ فوراً پہونچکر تعاقب وگرفتاری مجرمان کرین مقرر کرکے تکمیل تدبیرات کی اطلاع دی اور اون کی ہدایت کیواسطے خصوص ملک شیخاواٹی مین جہان کی شکایت زیادہ تھی صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور اہالیان راج کی صلاح سے قواعد تجویز ہوکر جاری کئے ۔

بنظر انسداد واردات مینہ لوگون کے کہ پیشہ در سارق وغارتگر ہین وہی تدبیرات جو ماڑدتی مین کیگئی تہین یہان بہی عمل مین آئین زمینداران دیہات کی ذمہ دری سے کل مینون کی خانہ شماری و مردم شماری لکھی گئی اور زمینداران مذکور کو بطور حاضر ضامن و فعل ضامن اونکی حاضری و نیک چلنی کا ذمہ دار کیا گیا ہر روزہ ہو

لیگئی اور بلا حصول سارٹیفکیٹ تحریری کے لوٹنے غیر حاضر نہوئے پائے اور جیر — सार्टीफिकट
خانہ مین واردات کیواسطے جاتے ہین گہاٹہ ناگون کی نگرانی کی گئی جس جینہ
نے قاعدے سے انحراف کیا یا اور کسیطرح مشتبہ ہوا وہ گرفتار ہوکر بعد تحقیقات
ضابطہ سزایاب ہوا اس انتظام مین بڑی مشکل یہہ تہی کہ جو لوگ واسطے تعمیل
احکام کے متعین ہین بجائے تاکید وتنبیہہ مینہ ہا کے وانسداد واردات کے اون
کے شریک ومعاون ہوکر مال مسروقہ ومفروقہ مین حصہ لیتے ہین چنانچہ فروری
سنہ ۱۸۶۶ء مین ناظم شیخاواٹی کی نسبت بخوبی ثابت ہوا کہ اوسکی سارق وغارتگرون
سے سازش تہی اور اوس نے اونکو مدد وپناہ دیکر وارداتین کرائین اور
اون سے مال کثیر حاصل کیا چنانچہ موقوف ہوا اور اوسکی سزایابی سے اورون
کو بہی عبرت ہوئی بعد اذان اس سررشتہ کا اہتمام کپتان پولٹ صاحب کی چہاونی — पोलट
سُجان گڈہ مین متعین ہونے سے ہوا اور اونکو راج سے بہت مدد ملی کہ — सुजानगढ़
اوسکا حال مفصل شیخاواٹی کے بیان مین لکہا جاویگا۔

جیلخانہ

جے پور مین جیلخانہ کا مکان بہت وسیع ومضبوط بنا ہوا ہے سنہ ۱۸۶۶ء مین ڈاکٹر
ویلنٹین صاحب مہاراجہ صاحب کے طبیب جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے اور
معالجہ قیدیان کا کام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کرتے تہے شروع سنہ ۱۸۶۸ء
مسٹر ولیمس صاحب کہ سابق مین محبس آگرہ مین اورسیر تہے اس جیلخانہ کے — विलयम्स ओवर सियर
کارخانہ مشقت اندرونی جاری کرنے کیواسطے مقرر ہوئے اور انہون نے قیدیون سے

کئی پیشون کے کام لینے شروع کئے اور تہوڑے عرصہ مین قالین و پارچہ
بافی و آہنگری و نجاری و سبوچہ سازی و کفش دوزی و دوخت پارچہ
و ساخت ظروف برنجی مین قیدیون کو مشق ہوگئی کہ اچہی چیزین تیار ہونے
لگین اور بعض قیدیون خصوص عورتون کو لکہنا پڑہنا بہی سکہایا ڈاکٹر ویلنٹین
صاحب نے مثل انگریزی جیلخانون کے قواعد بود و باش و حفظان صحت
بہی جاری کئے اور خورش و پوشش جو سابق مین قلت سے ملتی تہی زیادہ
کی گئی بعض قیدیون کو افیون کہانے کی ایسی عادت تہی کہ اپنی خوراک کا
آٹہ فروخت کرکے افیون خریدتے تہے ان لوگون کی افیون چہوڑانے مین
ضرر جسمانی کا خطرہ تہا مگر کچہہ نقصان نہوا تا بحدیکہ جو لوگ بدرجہ نہایت عادی
تہے وہ بہی اس بدعادت سے چہوٹ گئے اور عقل و حواس درست ہوکر صالح
ہوگئے ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے کہ کلکتہ سے مہاراجہ صاحب کے معالجہ کیواسطے
آئے تہے اس جیلخانہ کو دیکہکر بہت تعریف کی کہ قیدیون کی صحت جسمانی بہت اچہی ہے
اور انتظام و قواعد بود و باش انگریزی علاقہ کے جیلخانون سے بہی بہتر ہے
ایسے جلیل القدر و مستند شخص کی شہادت اس کارخانہ اور اوسکے منتظمون
کی نیکنامی کی باعث ہے —

سنہ ۱۸۶۹ع مین علاوہ سپرنٹنڈنٹی کے معالجہ قیدیون کا کام بہی ڈاکٹر ویلنٹین
صاحب کو مفوض ہوگیا اس سال مین چند قیدیون نے اقدام مفروری کیا تہا
کہ فوراً گرفتار ہوگئے ڈاکٹر ویلنٹین صاحب کی رخصت پر جانے کے بعد سپرنٹنڈنٹی
کا کام بہی مسٹر ولیمس صاحب سے متعلق ہوگیا اور ڈاکٹر صرف معالجہ کرتا ہے

صفائی مکان و دیگر تدبیرات تندرستی قیدیان و انتظام خور و نوش و اجرای
کارخانہ مشقت اندرونی جسمین انواع و اقسام کی اجناس تیار ہوتی ہین و
حفاظت وغیرہ ہر ایک امر کی ہمیشہ تعریف ہوتی رہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
شفاخانجات راجپوتانہ نے اوسکی تصدیق کی ہے البتہ صرف دو نقص ہین اول
ٹھیکہ اس جیلخانہ مین قیدیون کو خوراک و پوشاک نظر بیدار حد و اجب ملتی ہے کہ اکثر ادنیٰ
سے اپنے گھر کی نسبت بہی زیادہ آرام و آسایش سے رہتے ہین اور قید ہونے
کو سزا نہین سمجھتے ہین۔ دوسرے یہہ کہ اس محبس کے سوا ے محکمہ جات
فوجداری وغیرہ سے متعلق زیر تجویز قیدیون کی بود و باش کے حوالات
اور ہین اور نمین جو قیدی بیمار ہوتے ہین صرف جب قریب المرگ ہو جاتے
ہین اس جیلخانہ مین معالجہ کیواسطے بہیجے جاتے ہین اوسوقت اونکا علاج
مشکل ہوتا ہے اور اکثر مرجاتے ہین۔

نقشہ جیلخانہ

سنہ	اوسط تعداد قیدیان	اوسط مریضان	اوسط موت	منافع رواج مشقت اندرونی سے
۱۸۶۸و۶۷	۷۶۷	۰	۰	۰
۱۸۶۹و۶۸	۴۵۰	۰	۰	۰
۱۸۷۰و۶۹	۰	۰	۰	۰
۱۸۷۱و۷۰	۱۱۵۳	۰	۰	۰
۱۸۷۲و۷۱	۱۰۰۳	۰	۰	۰
۱۸۷۳و۷۲	۹۱۶	۴۳	۵۱	۰
۱۸۷۴و۷۳	۹۵۳	۵۰	۶۷	۰
۱۸۷۵و۷۴	۱۱۱۱	۵۶	۳۷	المالعہ
۱۸۷۶و۷۵	۱۰۶۰	۴۸	۶۴	الماعہ

فوج

جے پور کے راج میں فوج حسب تفصیل ذیل ہے —

گولہ انداز	سواران ملازم راج	سواران جاگیردار	پیادگان	ناگہ	سپاہ تحصیل	میزان کل
۳۰۰	۱۷۰۰	۳۲۰۰	۳۰۰۰	۶۰۰۰	۱۵۰۰	۱۵۷۰۰

گولہ اندازون کی وردی مثل وردی گولہ اندازان سابق سرکار انگریزی
کے ہے اور تلوار باندھتے ہین اگرچہ اون کے پاس چالیس توپین ہین مگر
آہنین سے صرف چوبیس کار آمد ہین پٹیان جنکو بیل کھینچتے ہین بہت مرمت
طلب ہین —

سواران ایک خاص رسالہ ڈیڑہ سو سوارونکا اور پانچ رسالہ جات دیگر
تین تین سو سوارون کے ہین خاص رسالہ مین سرکاری گھوڑے ہین اور
تلوار ڈھال وبندوق باندھتے ہین اور دیگر رسالون مین اگرچہ وردی
وہتھیار ویسے ہی ہین مگر گھوڑے سوارون کے ہین —

جاگیردارون کے بعوض جاگیر اراضیات نوکری کرتے ہین اون کے سوار اگرچہ
پانچہزار شمار کئے جاتے ہین مگر تین ہزار سے زیادہ نہین رہتے ہین حفاظت
ڈاک وانتظام سرحدات وموقع فساد ووقوع واردات پر اونکی تعیناتی ہوا
کرتی ہے یہہ لوگ سب راجپوت راج کے وفادار وخیرخواہ ہین مگر بالکل بیقاعدہ
وبے تربیت دہقان وخودسر ہین —

پیادگان مین چار تلنگون کی پلٹنین ہین ہر ایک مین پانچ سو کس سپاہی ہین اور
دو پلٹنین نجیبون کی ہین کہ ہر ایک مین چہہ سو جوان ہین تلنگون کی سرخ بانات
کی وردی ہے اور پتھری دار بندوق رکھتے ہین انمین زیادہ تر پوربیہ
علاقہ اودہ کے رہنے والے ہین نجیب زیادہ تر رعایا ریاست سے ہین
سیاہ الخالق پہنتے ہین اور توڑہ دار بندوق اور تلوار ڈھال باندھتے ہین
ہر ایک پلٹن مین توپخانہ کے علاوہ پانچ پانچ شتری توپین ہین —

ناگی کہ بیراگی فقیر ہین پندرہ پندرہ سو سواریون کی چار جماعتون مین منقسم ہین یہہ
لوگ ایسے بہادر سمجھے جاتے ہین کہ جہان جیسا پر خطر کام ہو اوسکو انجام دیتے
ہین اونکے نام سے بلا اعتبار تعداد کے تہلکہ پڑجاتا ہے جہان اونکی تعیناتی
ہوتی ہے اوس مقام کو لوٹ لیتے ہین شادی نہین کرتے مگر لڑکون کو بطور
خرید یا تبنی لیکر چیلہ کرتے ہین اسطرح اونکی اولاد چلتی ہے بلا امتیاز عمر اون
سب کے فی کس دو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے مگر لوٹ و تجارت وغیرہ سے بہت
روپیہ پیدا کرتے ہین کہ اکثر اونمین سے بہت دولتمند ہین اوس بیڑہ مین وردی
اور ہتھیارون کی یکسانیت کی کچھہ قید نہین ہے پوشش تو مثل بیراگیون کے
غیر معین ہے اور اسیطرح ہتھیار بہی تلوار بندوق بہالہ سیف کٹار وغیرہ جو
جسکے دلمین آتا ہے باندہتا ہے اور ہر جماعت کے ساتھہ چند زنبورک ہوتے
ہین —

اس راج کی فوج اگرچہ کاغذ مین کثیر التعداد اور مہیب معلوم ہوتی ہے مگر واقع
مین ایسی نہین ہے سامان سپہ گری خراب و غیر مرتب ہے قاعدہ و ضابطہ کی
کچھہ پابندی نہین ہے اور فوج انگریزی کے مقابلہ مین صرف بمنزلہ کھیر کے ہے
راج کی وسعت اور الحاق حدود کو دیکھتے ہوئے یہہ فوج کچھہ زیادہ نہین
ہے کل توپین میدانی اور قلعہ کی ۱۰۳ ہین اس فوج پر راج کا قریب چھہ لاکھہ
روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور سپاہی پر تنخواہ تقسیم ہوتی ہے —

سررشتہ تعلیم جیپور کالج

اگرچہ یہہ کالج سنہ ۱۸۴۵ء سے مقرر تہا اور تعلیم و تربیت کا اہتمام آگرہ کالج کے
بہت مستعد و لیق طالبعلم مثل پنڈت شیودین و منشی کشن سروپ و پنڈت بنسی دہر
کرتے تہے سنہ ۱۸۶۶ء تک اوسمین کچہہ ترقی نہوئی تب مہاراجہ صاحب نے
تین بنگالی ماسٹر کلکتہ جوگنی نورمل سکول معروف بیتہون کالج کی تربیت یافتہ मास्टर जोगनी
طلب کرکے مقرر کئے اونکی محنت و خوش انتظامی سے تہوڑے عرصہ مین کالج نے नोरमलस्कूल
بہت رونق پائی طالبعلمون کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور مستعد طالبعلم बेथून
ہر سال تیار ہوکر کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس اور فرسٹ آرٹس کا امتحان دینے यूनिवरसिटी
لگے اور ایک جماعت کو فن انجنیری و سرویئنگ یعنی پیمایش اور لیولنگ یعنی इन्ट्रेन्स फर्स्ट आर्टस
دریافت حال پستی و بلندی زمین سکہانا شروع کیا کہ اس ذریعہ سے راج इंजिनयरी सरवेइंग
مین ہمیشہ مستعد آدمی اس کام کیواسطے بلاضرورت طلبی بیرونی دیسیون کے میسر آنے लेवेलिंग
لگے کالج کے عملہ مین گیارہ انگریزی مدرس گیارہ مولوی اور چار پنڈت ہین
کل عملہ کا خرچ سنہ ۱۸۶۹ء مین [illegible] تہا اور فی طالبعلم خرچ کا پرتہ سنہ ۱۸۷۱ء
مین [illegible] کے خرچ سے [illegible] دریافت ہوا تہا یہہ نتیجہ بابو کانتی چندر कान्तीचंद्र [illegible]
مکرجی پرنسپل کالج کی حسن لیاقت و محنت و کوشش کا نتیجہ ہے کالج مین سے دو
طالبعلم کہتری و سکہ کے سرداروں کی اتالیقی پر مقرر ہوئے ہین اور مدارس
متعلقات مین کالج کے طالبعلم مدرس مقرر ہوکر جاتے ہین —

نقشہ جیپور کالج

سنہ	انگریزی	تعداد طلباء عربی فارسی و اُردو	سنسکرت و ہندی	میزان	تعداد طلباء مستفید انٹرنس	تعداد طلباء مستفید فرسٹ آرٹس
۱۸۶۶و۶۶	۱۰۸	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸۶۷و۶۶	۱۸۲	۱۵۸	۱۴۵	۴۸۵	۴	۰
۱۸۶۸و۶۷	۱۴۲	۱۹۲	۱۳۵	۴۶۹	۱	۰
۱۸۶۹و۶۸	۱۴۲	۱۹۲	۱۳۵	۴۶۹	۰	۰
۱۸۷۰و۶۹	۰	۰	۰	۳۰۱	۴	۰
۱۸۷۱و۷۰	۰	۰	۰	۴۳۲	۰	۰
۱۸۷۲و۷۱	۴۵۸	۴۳۳	۹۶	۶۰۲	۳	۰
۱۸۷۳و۷۲	۰	۰	۰	۶۱۴	۴	۱
۱۸۷۴و۷۳	۰	۰	۰	۸۰۴	۷	۰
۱۸۷۵و۷۴	۰	۰	۰	۸۲۵	۵	۱
۱۸۷۶و۷۵	۰	۰	۰	۸۳۲	۰	۰

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین کالج کے منتہی طالبعلمون نے ایک مجلس مقرر کی تہی کہ اوسمین ہر پانزدہ روز جمع ہوکر مضامین علمی پر بحث و گفتگو کیا کرتے ہین علاوہ ترقی علم کے اس بحث سے یہہ بڑا فایدہ ہوگا کہ ہندوستانیون کا اکثر تلفظ خراب ہوتا ہے وہ درست ہو جاوے گا -

سنسکرت کالج و چاندپول سکول

دو مدرسہ جات شہر مین اور ہین کہ اونمین بہی تحصیل علم کی بہت ترقی ہے سنسکرت کالج سنہ ۱۸۴۵ء سے مقرر ہے اوسمین مستعد پنڈت تیار ہوکر نکلتے ہین اور چاندپول سکول جے پور کالج کی ایک شاخ ہے کہ اوسی نواح کے طالبعلم فارسی و ہندی پڑہتے ہین -

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین سنسکرت کالج مین ۲۰۸ - اور چاندپول سکول مین ۷۰ طالبعلم تہے

مدرسہ ٹہاکران

ابتدا مین یہہ مدرسہ بہی پنڈت شیودین کے زمانہ مین مقرر ہوا تہا مگر مثل کالج کے اوسمین بہی خاطر خواہ پڑہائی نہوئی اس مدرسے کے تقرر سے غرض خاص یہہ تہی کہ راجپوت لوگ جو راج کے سردار و جاگیردار ہین تحصیل علوم کرکے بمقتضاے ترقی زمانہ لیاقت حاصل کرکے راج کی عمدہ خدمتون کے لایق ہون مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ راجپوتون کو تحصیل علم کا کچہہ شوق نہین ہے بلکہ وے پڑہنے لکہنے مین اپنی کسر شان و ہتک عزت سمجہتے ہین اور بہ پابندی دستور قدیم علم و ہنر کے شغل سے ضد و تعصب رکہتے

ہین اونکا اعتقاد ہے کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور جو امیر ہین اور اپنا پڑہنے لکہنے کا کام اورون سے کرا سکتے ہین اونکو شخواندہ ہین محنت کرنا لاحاصل ہے چنانچہ انہین سوجبات سے اس مدرسہ کو کچہہ رونق نہوئی ۔

سنہ ۱۸۶۶ء مین باوجودیکہ مدرسہ کو مقرر ہوئے کئی سال کا عرصہ گذر گیا تہا صرف تیرہ طالبعلم تہے ان مین سے آٹہہ لڑکے اہلکاران راج دیگر اقوام کے تہے اور راجپوت صرف پانچ تہے دوسرے سال مین مہاراجہ صاحب نے بلحاظ اس ابتری کے کہ کسیقدر راجپوتون کی لاپروائی اور تعصب سے اور کسیقدر سابق مدرسونکی غفلت و بدانتظامی سے تہی بندوبست جدید کرکے سردارون کو اپنے اپنے اطفال کی تعلیم و تربیت کی تاکید کی اور

सारचंद्र सेन
हेड मास्टर

بابو ستنار چندر سین مدرس سوم کالج کو اس مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اوسوقت سے روز بروز تعداد طلبا زیادہ ہوتی گئی اور علم کی بہی ترقی ہوئی ۔

تعلیم سرداران سے متعلق یہ امر بہی قابل تحریر ہے کہ جس حالت مین راجپوتون کا غرور مدرسہ مین آنے سے مانع تہا بعض سردارون نے تحصیل خانگی سے بہت علم حاصل کیا ہے مثلاً ٹہاکر گوبند سنگہ خلف متبنی ٹہاکر لچہمن سنگہ مرحوم چوموں والہ نے نہ فقط فارسی ہندی مین بلکہ انگریزی مین بہی بہت اچہی استعداد پیدا کی ہے انگریزی گفتگو مین اوسکی زبان بہت صاف و شایستہ ہے اسی

समरथ सिंह
बगरू

طرح ٹہاکر سمرتہہ سنگہ بگرو والہ بہت محنت سے پڑہتا ہے ۔

اس مدرسہ مین طالب علمون کی تعداد حسب تفصیل رہی ہے -

سنہ ۶۶و۱۸۶۷ء	سنہ ۶۹و۱۸۷۰ء	سنہ ۷۳و۱۸۷۴ء	سنہ ۷۴و۱۸۷۵ء
۱۳	۳۴	۵۰ (ٹہاکر ۲۸ دیگر اقوام ۲۲)	۵۶

زنانہ مدرسہ

یہہ مدرسہ بہی اگرچہ مدت سے مقرر ہے مگر سابق مین طریقہ تعلیم اچہا نہ تہا سنہ ۱۸۶۶ء تک صرف ۲۵ لڑکیان ہندی کی ابتدائی کتاب پڑہتی تہین مئی سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب نے مسٹرس آوکلٹن صاحبہ کو کلکتہ سے طلب کرکے ہیڈ مسٹرس مقرر کیا اونہون نے اول ہی مدرسہ کو تین جماعتون مین تقسیم کیا اول جماعت مین پانچ لڑکیان ہندی بخوبی لکہہ پڑہ سکتی تہین اور دوم مین چہہ لڑکیان ہندی کی اول کتاب پڑہتی تہین ان دونون جماعتون کو جغرافیہ اور سوزنی کا کام بہی سکہایا جاتا تہا اور سوم جماعت مین مبتدی لڑکیان داخل تہین ابتدا مین اکثر لڑکیان شادی ہوتے ہی مدرسہ چہوڑ دیتی تہین اس سے بہت ہرج ہوتا تہا مسٹرس اوکلٹن صاحبہ کی محنت و کوشش سے اکثر لڑکیون نے نوشتخواند مین بہت مہارت پیدا کی سنہ ۶۹و۱۸۷۰ء مین اون مین سے ایک جیلخانہ جے پور کی عورت قیدیون کو پڑہانے کیواسطے معلمہ مقرر ہوئی اور دوسری معزز اہلکاران راج کے گہرون مین پڑہانے کیواسطے جانے لگی سنہ ۶۹و۱۸۷۰ء مین مدرسہ مین آٹہہ جماعتین ہوگئین سات مین ہندی پڑہائی جاتی تہی اور ایک مین فارسی اردو اور پانچ لڑکیان

मिसट्रेस ओकलटन हेडमिसट्रेस

پڑہانے کے کام پر مقرر ہوئین اور زر دوزی و سوزنی کام کی آمدنی جب
ہوئی اوس سے اون کی تنخواہ ملنے لگی سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین اگرچہ تعداد
طلبا ر زیادہ ہوئی مگر دریافت ہوا کہ منجملہ ۸۲ لڑکیوں کے ۸۰ لڑکیاں ادنےٰ
اقوام کی ہین تاہم حکام ریاست اور ٹہاکروں کی اس تعلیم کیطرف توجہ
نہ پائی گئی یہہ مدرسہ صرف مہاراجہ صاحب کی دلی توجہہ اور دستگیری
سے جاری ہے ورنہ ہر فریق کے لوگوں کو اوس سے تعصب اور مخالفت
ہے جولائی سنہ ۷۳ء سے اس مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس مسٹرس جوایسی صاحبہ
ہین اون کے اہتمام سے بہی مدرسہ مین ویسی ہی رونق و ترقی ہے اور
اونکی ہمشیرہ بہی مدرسہ مین پڑہاتی ہین سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین اس مدرسہ کی
چند شاخین اور مقرر ہوئین ایک ٹرینِنگ سکول اس غرض سے کہ اوس
مین لڑکیان علم حاصل کرکے معلمہ مقرر ہوا کرین دوسرا اپر سکول کہ اوس
مین دولتمندوں کی لڑکیاں پڑہا کرین اسیطرح شہر مین دس شاخین مقرر
ہوکر تعداد طلبا ر کہ سال گذشتہ مین صرف ۱۶۷ تہی یکبارگی ۵۶۴ ہوگئی اور سالانہ
مین مبلغ للعہ صاحب کہ فی طالب العلم ۳ہ ہوتا ہے خرچ ہوا تعداد طلبا ر مدرسہ
سنوات گذشتہ مین۔

سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء	سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء	سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء	سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء
۱۲۵	۱۵۵	۱۴۰	۳۵	۲۵

سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء	سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء
۵۶۴	۱۶۷	۱۲۸	۱۴۰

ज्वायसी

गस्कूल

अपरस्कूल

مدرسہ فنون

سنہ ۱۸۶۴ء مین بمقام کلکتہ سر چارلس ٹریولین صاحب نے مہاراجہ صاحب کو سरचार्लस ट्रिविलयन
مدرسہ فنون مقرر کرنے کی صلاح دی تھی اور پھر ڈاکٹر ہنٹر صاحب متعلق مدرسہ हन्टर
فنون مدراس نے کہ لارڈ نپیر صاحب کے ساتھ ہندوستان کے ممالک नेपयर
مختلفہ کے فنون و کارخانہ جات کے حالات دریافت کرنے کے واسطے
آئے تھے حسب خواہش ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جے پور مین آکر بعد معاینہ
پیداوار اجناس صنعت پذیر قدرتی ملک و شہر و ہنروری باشندگان
کی بہت خوشی سے مہاراجہ صاحب کو ترقی فنون خصوص استعمال پیداوار
معدنی پر جسکی بذریعہ فنون بہت ترقی ہوسکتی ہے متوجہ کیا کہ مہاراجہ صاحب
نے اونکی تحریک پر بدل توجہہ کی اور جون سنہ ۱۸۶۶ء مین مدرسہ فنون
مقرر کیا ابتدا مین یہہ کام بادل محل مین ہوتا رہا کچھہ عرصہ بعد وسیع
و عالیشان مکان مین کہ پنڈت شیودین کیواسطے تیار ہوا تھا منتقل ہوا
اونہین ایام مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے کہ ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق डिफेबिक
دیولی کی چھاونی مین تھے اتفاقاً جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب سے اس देवली
کارخانہ کے اہتمام کی درخواست کی کہ منظور ہوکر صاحب موصوف سپرنٹنڈنٹ
مقرر ہوئے اوسی اثنار مین بدر پیشی ضرورت چھہ مہینے کی رخصت لیکر
گئے اور پھر اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین واپس آکر کام شروع کیا اسوقت تک
کارخانہ مین کوئی اچھا اوستاد نہ تھا اور نقشہ کھینچنے کا بالکل رواج نہ تھا
اسواسطے اونہون نے اول نقشہ کھینچنے کی جماعت مقرر کی کہ وہ سب

پیشون مین کار آمد ہے اس جماعت مین تیرہ چودہ برس کے لڑکے بڑے دایرہ اور عمدہ قوسین کہینچنا بہت جلد سیکھہ گئے ۔

مدراس سے دو اوستاد ایک آہنگری کا اور دوسرا ظروف گلی بنانے کا بلائے گئے اور نجاری وچوب تراشی کے دو اوستاد سہارنپور سے طلب کیے گئے سنگ تراشی کا کام جے پور مین نہایت عمدہ ہوتا ہے اسواسطے اس کام کے اوستاد شہر مین سے نوکر رکہے گئے ان سب کامون کی تعلیم اور علاوہ اون کے تصویر کشی عکس و قلمی و تیاری ظروف برنجی و روئین وطمع برقی و سادہ کاری و کندہ وغیرہ فنون کی تعلیم شروع ہوئی اور لوگون کے دلون مین شوق تکسیب فنون پیدا ہونے کے وقت تک شاگردون کو بحسب حیثیت کار اجرت دینی تجویز ہوئی ہر ایک شاگرد اول دو مہینے تک امتحاناً داخل رہتا تہا کچھہ تنخواہ نہین ملتی تہی بعد ازان اول درجہ مین مقرر ہوکر ایک روپیہ ماہوار پاتا تہا اور دوم وسوم وچہارم درجون مین ترقی کرنے پر ایک ایک روپیہ اضافہ تنخواہ ہوتا جاتا تہا مگر اس تجویز پر صرف اوسی وقت تک عمل رہا جب تک لوگ فنون کی قدر کرکے لڑکون کو سیکھنے کیواسطے داخل کرانے لگے ۔

اسی مدرسہ کے ایک مکان مین کتب خانہ تہا کہ اوس مین علاوہ سنسکرت کتابون کے جو پیشتر سے تہین مہاراجہ صاحب نے مختلف علوم وفنون وزبانون کی چھہ ہزار جلدین انگلستان سے منگاکر شایقین کے مطالعہ فایدہ کے واسطے رکہوائی تہین اور ہفتہ مین دو مرتبہ ڈاکٹر ویلنٹین صاحب

علوم طبی وطبعی پرا ور کپتان جیکب صاحب جر ثقیل پر لیکچر یعنی تقریر دیا کرتے تھے اور شہر کے شریف لوگ اور مدرسہ کے منتہی طالبعلم اور خود مہاراجہ صاحب سماعت کیواسطے آیا کرتے تھے —

سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع مین بظہور اس خرابی کے کہ مدراس کے اوستاد اس ملک کی زبان نہین جانتے ہین اور شاگردون کو اونکا بیان سمجھنے مین بڑی دقت ہوتی ہے چند اوستاد دیگر دہلی ولکھنؤ وکانپور کے طلب ہوکر مقرر کیے گئے

سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے مدرسہ کی کارروائی کی رپورٹ لکھی وہ نقل کیجاتی ہے اگرچہ اجراء کار مین انواع مشکلات پیش آئین مگر اونھون نے اپنی کوشش وپیروی سے کارخانہ کو جاری رکھکر قلیل عرصہ مین بہت رونق دی ڈاکٹر صاحب سے متعلق صرف اس مدرسہ کا کام ہی نتھا بلکہ اوس زمانہ مین جو تعمیرات مفید عام تیار ہوئین کل کی تجویز ونقشہ جات مین اون سے صلاح لی گئی ایسے وضعدار وصنعت نما شہر مین اس لیاقت وصنعت کے آدمی کا ہونا غنیمت بلکہ ضرور تھا کیونکہ اگر وہ نہوتے تو زمانہ سلف کی آرایش وصنعت کے مقابلہ مین اس زمانہ کی کاریگری باوصف اس ترقی علوم وفنون کے بہت بدنما معلوم ہوتی —

رپورٹ ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ فنون

جماعت نقاشی نے اس سال مین بہت ترقی کی ہے اوسمین بیس طالب علم ہین کہ اپنی خوشی سے داخل ہوئے ہین ان طلبا مین سے اکثر مہاراجہ

صاحب کے محل کے مقامات کی آرایش ونقاشی مین مصروف رہتے ہین اسطرح اوسکا فن ابتدا سے ہی کارآمد ہوا ہے اور اون کے ہاتہہ مین ایسی صفائی ہے کہ مہاراجہ صاحب اور دیگر اشخاص جنہون نے دیکہا ہے مداح ہین البتہ اونکو نقشہ جدید تجویز کرنے کی قابلیت نہین ہے کہ مدت تک عمدہ تعلیمون پر مشق کرنے سے ہوتی ہے مگر جو تجویز بتلائی جاوے اوسکو بعض نقاش ایسی عمدگی سے بجالاتے ہین کہ ہر ایک نقاش سے نہو سکے ۔

عمارتی وعلمی نقاشی مین بہی بہت ترقی ہوئی ہے اور شہر مین اوس کے فواید ظہور پذیر ہوئے ہین یقین ہے کہ کاریگران مدرسہ کے مقابلہ سے شہر کے معمار و نجار بہی زیادہ صفائی سے کام کرینگے زمانہ سلف مین اون لوگون کو یہہ فنون بہت حاصل تہے مگر اب علمی نقاشی نجاننے سے اون کی صنعت مین بہت فرق آگیا ہے اس نظر سے علمی نقاشی کیواسطے ایک علیحدہ جماعت مقرر ہوئی ہے کہ ہر فریق کے لوگ اوسمین کام سیکہین ۔

آہنگری مین کام کی کثرت ہے اس سبب سے نکلہ زیادہ ہوگیا ہے کام بہت عمدہ ہوتا ہے مگر صرف کوفت کے لوہے کا ڈہلا ہوا لوہا استعمال مین نہین آتا ہے ۔

نجاری و درودگری مین کام زیادہ ہوا ہے اور ایک سال مین نجار و آتش ہولت کے بائیس ہوگئے ہین اور اس سے بہی زیادہ ہونے کی ضرورت ہے اکثر لڑکے جنہون نے مدرسہ مین آکر آلات کو ہاتہہ لگایا ہے اچہے کاریگرونکا مقابلہ کرتے ہین چوب کنی کے کام مین بوجہا فزونی کام نجاری و درودگری کے کمی ہوئی ۔

سنگتراشی کا کام جسقدر کاریگران موجودہ مدرسہ سے ہونا ممکن تہا اوس سے زیادہ آیا اسواسطے بہ تعین ٹہیکہ کارخانہ سے باہر شہر مین کرایا گیا جیپور کی سنگتراشی کی صنعت ہمیشہ سے مشہور ہے اسواسطے بجاے اوسکی ترقی کے نقاشی علمی کہ تجویز نقشہ جات مین کارآمد ہوتی ہے زیادہ سکہائی گئی ہے۔

خرادی اوستادنے انگریزی خراد کے استعمال مین کمال حاصل کیا ہے اور آہنی و برنجی وسی و چوبین و دندان فیل کی اشیا پر کام ہوتا ہے۔

جواہر خراشی کا اوستاد نہایت لیئق آدمی ہے جسکی دست وصفائی کاریں وہ عمدہ ترین انگریز کاریگرون کا ہمسر ہے طبیعت کے شوق اور ذہن کی تیزی سے اوسنے اکثر ایسے عمل سیکہے ہین کہ اس کام سے متعلق نہاین ہین اوسسے صاحب پرنسپل کو بہت مدد ملتی ہے حال مین چلا دینے کے کام پر بہت توجہہ کی ہے

ساخت ظروف گلی مین بہٹی تیار نہونے سے ہرج رہا ہے مگر جب تیار ہوجاوے گی یقین ہے کہ جےپور مین ایسے سنگین و چینی ظروف تیار ہونگے جیسے ہندوستان مین اور کہین نہین ہوسکتے ہین اسی سے متعلق گلی سانچون مین ڈہالنے کا کام ہے اس فن کے طالبعلم بہت عمدہ کام کرتے ہین اور اونکی لیاقت سے امید ہوتی ہے کہ اونمین سے ایک کو اوستاد کرکے علیحدہ جماعت مقرر ہوگی۔

جلدسازی سے بہت فایدہ ہے اور نہایت عمدہ کام ہوتا ہے۔

کیمسٹری یعنی ترکیبات علمی و امتحانی کی جماعت شکست ہوگئی ہے مگر علم ترکیبات سے عوام کو بہت فایدہ ہے اور لوگون کو اوسکا بہت شوق केमिसटरी

سے صاحب پرنسپل نے تجویز کیا ہے کہ اوسپر لیکچر دیا کرین ۔
مطلع سنگین کے قواعد عام تو بخوبی سیکہہ لیئے ہین مگر تا وقتیکہ نقاشون کی جماعت خوش نویسی مین لیاقت کامل پیدا نکرلے تب تک سادہ کام ہوتا ہے ۔
مطبع حروف شیشہ اسی سال مین جاری ہوا ہے اور ہنرمند پر تنشر نوکر رکہا گیا ہے اسمین شک نہین کہ اس مطبع سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے ۔
ملمع گری کی تعلیم بہی اسی سال مین شروع ہوئی ہے اس سے مدرسہ کو بہت رونق اور فایدہ ہونے کی امید ہے مصوری عکس اکثر طالبعلم سیکہتے ہین اون مین وزیر راج کا لڑکا اور چند دیگر شریف ہین ابتک اونہون نے صرف ابتدائی کام سیکہا ہے مگر جس کام سے اون کے دلون مین تحقیقات علمی کی خواہش پیدا ہو اوسمین مشغول رہنا بہت پسندیدہ و غنیمت ہے ۔
زردوزی کی جماعت خاص مہاراجہ صاحب کے حکم سے جاری ہوئی تہی اور ایک شخص بڑا مشتاق و حرفن بنارس کا اوستاد ہے کہ خوبصورت فن کے شاگردون کے سکہانے کی لیاقت رکہتا ہے ۔
الغرض باوصف انواع مشکلات کے جو ہندوستانی ریاست مین مدرسہ فنون کے اجرا مین واقع ہین دولتمندو کا قدیم تعصب بجانب فنون محنت طلب فسخ کرنیکے واسطے بہت تدبیرین عمل مین آئین اور تعلیم کیواسطے بہت سا سامان اور قدیم و جدید فنون کی عمدہ نظیرین بہم پہونچائین گین ۔
صاحب پرنسپل نے مدعا مطلوبہ کے حصول کے شوق سے ہمیشہ مدنظر رکہا ہے کہ اس مدرسہ کا مقصود اعظم یہہ ہو کہ لوگون کے تمیز کو شایستگی ہو شوق

محنت پیدا ہوا ور علم کا اضافہ ہو اگرچہ فی الجملہ مصارف کو دیکہتے ہوئے
عوام کو اس مدرسہ کا خرچ فضول معلوم ہوگا مگر بلحاظ محنت پسندی و آسودگی
باشندگان کے فائدہ کثیر حاصل ہوگا صاحب پرنسپل نے لکہا ہے کہ جب میری
کوشش سے ایسے فواید حاصل ہوتے ہین تو اگر اس مدرسہ سے غیر مکمل
حالت مین میری علیحدگی ہوجاوے تو نہایت رنج و افسوس ہوگا اور مین اپنی
تعریف نہین لکہتا ہون مگر واقعی یہہ ہے کہ میرے علیحدہ ہونے پر مدرسہ
بالکل ابتر بلکہ شکست ہوجاویگا اوسکی بہبودی و ترقی کا جسقدر مجہکو دل سے
فکر ہے دوسرے شخص کو کہ اوسکے حال سے واقفیت نہین رکہتا ہی ہرگز
نہوگا اور اوسکو سپرد کرنے سے بجز اسکے کہ بالکل خراب ہوجاوے اور
کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا —
اپنی علیحدگی کے نتایج بد کے اظہار سے زیادہ مین اور کچہہ نہین کرسکتا
ہون اور مترصد ہون کہ مہاراجہ صاحب جنکی فیاضی باتفاق خواہش
رضاجوئی سرکار انگریزی ترقی عافیت خلایق کے ایسے مستحسن کاموںمین
ہمیشہ مستعد ہے اس مدرسہ کو کہ موجب ترقی علم و اخلاق ہے خبرگیری
کامل سے محفوظ رکہینگے —

فهرست اوستادان و شاگردان مدرسه فنون

نمبر	نام پیشه	سنه ۱۲۷۰		سنه ۱۲۷۱	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱	آهنگران	۳	۶	۸	۷
۲	نجار و درودگر	۲	۸	۹	۱۳
۳	چوب کش	۲	۱۹	۱	۳
۴	سنگتراش	۲	۴	۱	۶
۵	خراطی	۱	۳	۱	۵
۶	جواهرتراشی	۱	۸	۲	۳
۷	ساخت ظروف گلی	۱	۲۱	۱	۱۱
۸	جلدساز	۱	۳	۱	۳
۹	ترکیبات عملی و امتحانی	۱	۴	۰	۰
۱۰	مطبع سنگین	۲	۳	۱	۲
۱۱	مطبع حروف شیشه	۰	۰	۱	۴

شاگرد	اوستاد	شاگرد	اوستاد	نام پیشه	نمبر
سنه ۱۸۷۱		سنه ۱۸۷۰			
۱	۲	۰	۰	لحیم ساز	۱۲
۲	۰	۰	۰	چوب تراش	۱۳
غیرمعین	۰	۰	۰	مصوری عکس	۱۴
۴	۲	۰	۰	زردوزی	۱۵

۱۸۷۵-۷۶ء کی رپورٹ مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے لکہا کہ سب سے زیادہ ترقی نقاشی مین ہوئی ہے ابتدا من اوس مین صرف چند معارون نجارون کے لڑکے تھے اب ۲۱ طالبعلم ہر قوم کے ہین اور اون کے سواے غیر لوگ کام سیکہنے کیواسطے آتے ہین اس ترقی کی دلیل یہہ ہے کہ نقشہ جات سنو جنرل ہوسپٹل باغ سرکاری تالا بہاے آرایش فوارہ و دیگر تعمیرات

मेयोजनरल हॉस्पिटल

محل کے تیار ہوئے ہین مدرسہ کیواسطے روپیہ ملنے مین بڑی مشکل ہوتی ہے ابتدا مین ہر ایک رقم کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے علیحدہ ہوتی تہی مگر اب کل مصارف مع تنخواہ پرنسپل کے تعداد پندرہ ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوگئی ہے حسب درخواست ڈاکٹر ڈفیبک صاحب دربارنے مسٹر سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ آکولہ کو اسسٹنٹ پرنسپل مقرر کرنے

स्कोरजी अकोला

کے واسطے طلب کیا ہے ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے نقشہ جات وغیرہ تیار کرکے کپتان جیکب صاحب کو تعمیرات مین بہت مدد دی ہے اور ان دونون صاحبون کے اتفاق سے ریاست کو بہت فایدہ ہوا ہے۔

بموجب رزولیوشن گورنمنٹ صیغہ مال نمبری ۹۱۰۴ مورخہ ۱۲۔ نومبر [illegible] ڈاکٹر ڈفیبک صاحب کا مدرسہ فنون سے بتاریخ یکم اکتوبر [illegible] علیحدہ ہونا منظور ہوکر مہاراجہ صاحب نے جون گذشتہ سے مسٹر سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکولہ کو طلب کیا تہا ۳۔ اکتوبر [illegible] کو مسٹر سکورجی صاحب نے جے پور پہونچکر ۳۰۔ ماہ مذکور کو ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سے کام لیا سابق مین اس مدرسہ کا خرچ بہت ہوا تہا اور راج

شکایت تھی اب وہ معاملہ زیر تجویز ہے اور حساب درست ہوتے ہین واسطے انتظام آیندہ کے دربارسے صاف ہدایت کر دی ہے کہ مصارف حد منظوری کے اندر رہا کرین اور پندرہ ہزار سالانہ سے زیادہ خرچ نہوا کرے کونسل سے مسٹر سکور جی صاحب کو ہدایت ہوئی کہ عملہ و دیگر مدات مصارف کا انتظام کرین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی —

انتظام مدرسہ مین مقدم تبدل یہہ ہوئے ہین اول مسٹر سکور جی صاحب کے نزدیک میعاد تعلیم طلبا دو برس کم ہوئی اسواسطے اونہون نے زیادہ کر دی ہے دوم طلبا کو کسیقدر پڑہنا لکہنا اور حساب بہی سکہایا جاوے مگر بسبب تخفیف خرچ کے اس تجویز کا عملدرآمد مشکل ہے مگر پرنسپل صاحب نے اپنا کسیقدر وقت اس کام مین صرف کرنا منظور کیا ہے اب تک طلبا مدرسہ ہندی اردو حساب بہت کم جانتے ہین اس سبب سے ترقی فنون مین بہت ہرج ہے —

مسٹر سکور جی صاحب لکہتے ہین کہ مارچ گذشتہ کے مناظرہ گاہ فنون مین بمقام کلکتہ دو طالبعلمون نے پچاس پچاس روپیہ کے انعام کے سارٹیفکیٹ حاصل کیے ہین کلکتہ کے مناظرہ گاہ مین جانے سے طلبا کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور انواع واقسام کی نئی چیزین دیکہنے سے بڑا تجربہ ہوتا ہے ۱۸۶۳و۶۴ء مین [illegible] خرچ ہوا کہ فی طالبعلم [illegible] ہوتا ہے مگر اب احکام جاری ہوئے ہین اونکے بموجب ان مصارف مین کمی ہوگی یقین ہے جب مہاراجہ صاحب کو مدرسہ کی رونق و ترقی کا حال معلوم ہوگا زر منظوری مین اضافہ کر دینگے —

خرچ کی کمی سے عملہ مین تخفیف ہوئی اس سے خوف تہا کہ مدرسہ کے فوائد مین کمی واقع ہوگی مگر باوصف تخفیف مدرسہ کے پسندیدگی عوام و فوائد مین کچہہ کمی عاید نہین ہوئی ہے بلکہ تعداد طلبا رمین اضافہ ہوا یعنے سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ع مین کارگیر و شاگرد ۱۰۴ ہوگئے پرنسپل صاحب نے لکہا کہ باوصف قلت سامان نوشتخواند وحساب مین بہی کہ اونکی بہت ضرورت تہی ترقی ہوئی ہے اور دربار کو اوسکے فواید عملی باور کرادینگے اور اس ذریعے سے اونکی تعلیم کی غرض سے خرچ کی حد کو موقوف کرینگے۔

مدرسہ کا قرضہ جس کی تحقیقات کے واسطے اگست مین کمیٹی مقرر ہوئی تہی اور پرنسپل صاحب سابق کا حساب دیکہتے تہے بہ تدریج ادا ہوتا جاتا ہے۔

प्रोफेसरी

दسمبر سنہ ۱۸۶۴ع مین مسٹر سکورجی صاحب اپنے عہدہ پروفیسری سول انجنیرنگ کالج پونا کو چلے گئے مدرسہ مین تنزل ہوتا ہے ملازمان راج مین سے کوئی اس عہدہ کے لایق متصور نہو کر اوس کی خبرگیری خود مدرسہ کے ذمہ رہی ہے اب وہ صرف ایک کارخانہ رہجاویگا۔

सिविल इन्जिनयरिंग कालिज पूना

سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ع مین مسٹر سکورجی صاحب کی جگہہ پر ہندوستانی پرنسپل مقرر ہوا اگرچہ اوسکی ابتری وخرابی کا انسداد ہوگیا ہے مگر تاوقتیکہ تجربہ کار کامل و ہوشیار آدمی اس کام پر مقرر نہو جس فایدہ کیواسطے تجویز ہوا تہا وہ حاصل نہوگا۔

میڈیکل سکول

मेडिकल स्कूल

سنہ ۱۸۶۱ع مین جے پور مین میڈیکل سکول یعنی مدرسہ طب انگریزی مقرر
ہوا تہا کہ اوسوقت سے باہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن رہا اس
مدرسہ کی شکستگی مین سنہ ۱۸۶۶ء سے بحث ہورہی تہی ڈاکٹر بر صاحب کی
رپورٹ پر گورنمنٹ ہندوستان سے نسبت بعض مراتب کے لحاظ ہوکر
مہاراجہ صاحب کی راے طلب ہوئی اون مین مقدم یہہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب
نے خرچ تعلیم فی طالبعلم پانچ سو روپیہ لکہا تہا کرنل ایڈن صاحب مرحوم کی
تجویز ہوئی کہ بجاے اس خرچ گران کے اگر مہاراجہ صاحب چند لڑکون کو
مدرسہ طبی کلکتہ مین بہیجا کرین تو نہ فقط اونکی تعلیم مین کفایت ہوگی بلکہ جسقدر
یہان قلت سامان سے کم ہوتی ہے اوس سے بہت زیادہ تعلیم ہوگی کل حال
مہاراجہ صاحب سے مفصل کہا گیا اسپر مہاراجہ صاحب نے سعی مین ناکامیابی
سکول کو قبول کرکے میڈیکل کالج کلکتہ سے متمتع ہونا پسند کیا اور ڈاکٹر ٹاور ٹے
صاحب پرنسپل کو لکہا گیا اونہون نے اس تجویز کو ناپسند کرکے گورنمنٹ کو رپورٹ
کی اور وہان سے انسپکٹر جنرل اسپتال ممالک مغربی و شمالی کو لکہا گیا اور
اخیر مین مہاراجہ صاحب سے دو سوال ہوئے اول یا تو باضافہ عملہ و سامان
سکول کو بڑہا کر اوس سے فایدہ حاصل کیا جاوے دوم یا اس سکول کو
شکست کرکے طالبعلمون کو آگرہ یا کلکتہ کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مہاراجہ
صاحب نے دوسری تجویز کو پسند کیا کہ اگرچہ ہمکو ابتدا سے یہی منظور تہا
مگر جب سے ڈاکٹر مرے صاحب نے اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۱۲
اکتوبر سنہ ۱۸۶۷ء مین اس مدرسہ کے نقص لکہے ہین تب سے نہ فقط نشار سابقہ

مستقل ہوگیا تہا بلکہ تدبیرات مرکوزہ گورنمنٹ کا فکر رہتا تہا مہاراجہ صاحب کی تجویز گورنمنٹ سے منظور ہوئی اور یکم مارچ سنہ ۱۸۶۹ء سے میڈیکل سکول ٹوٹ گیا۔

بلحاظ بعد مسافت کلکتہ کے اسقدر فاصلہ پر وطن سے دور جہان آب و ہوا و طرز و اطوار خلایق بالکل مختلف تین برس تک پڑہنے مین بڑی مشکل تہی مہاراجہ صاحب نے آگرہ کو پسند کیا اور ڈاکٹر پلیفر صاحب پرنسل کے پاس طلباء مدرسہ سابق جےپور بہیجے گئے۔

مدارس مفصلات

پیشتر بہی لکہا گیا ہے کہ باوجودیکہ شہر جےپور مین تعلیم و تربیت خلایق کے ایسے عمدہ سامان مہیا کئے گئے ہین علاقہ راج مین ترقی رعایا کا کوئی باضابطہ و یکسان سررشتہ نہین ہے سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین مجملاً دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے قصبات و دیہات مین ۱۷۰ مدارس مقرر کئے ہین اون مین ۴۰۲۲ طالبعلم پڑہتے ہین اور سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء کی رپورٹ سے واضح ہے کہ ٹہاکر گوبند سنگہ چومون والے نے کہ خود بہی نہایت مستعد و لایق ہے چومون مین مدرسہ مقرر کیا ہے اوسمین ۶۵ طالبعلم پڑہتے ہین اور بساؤ (؟) مین ایک ساہوکار نے انگریزی و ہندی کے مدرسہ کا مکان تعمیر کرایا ہے اور راج سے اوسکی امداد کا اقرار ہوا ہے سنہ ۷۰-۱۸۶۹ء مین مفصلات مین مدرسجات مقامات مندرجہ ذیل پر تہے۔

نام مقام	مدرسہ فارسی	مدرسہ ہندی	میزان	تعداد طلبار
ہنڈون	یک	یک	دو	۸۲
سوائی مادہوپور	یک	یک	دو	۴۰
چاٹسو	یک	یک	دو	۴۹
ٹوائی	یک	۰	یک	۴۷
ملارنہ	۰	یک	یک	۳۳
دوسہ	یک	۰	یک	۱۴
بسوہ	یک	۰	یک	۲۵
بیراٹھ बैराठ	یک	۰	یک	۲۲
پراگپورہ प्रागपुरा	یک	۰	یک	۱۲
رانگڈہ	یک	یک	دو	۱۸
سانبہر	یک	۰	یک	۱۵
سری مادہوپور	۰	یک	یک	۱۴
کوٹ بناوڑ	یک	۰	یک	۱۵
ٹوڈہ رائسنگہ	۰	یک	یک	۱۵
سانگانیر	یک	یک	دو	۵۷

بعد از ان چند قصباتی و دیہاتی مدارس کے تقرر کا حال وقتاً فوقتاً معلوم ہوا مگر کوئی باضابطہ کاغذ جس سے صحیح تعداد مدارس و طلبا و حال انتظام نوشتخواند و طرز تعلیم واضح ہو دیکھنے مین نہ آیا۔

سررشتہ تعمیرات

سڑکین راج جے پور مین سب سے بڑی سڑک بلکہ سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام آگرہ و اجمیر کی سڑک ہے کہ جے پور سے مشرق مین سرحد بھرت پور ۸۰ میل اور مغرب مین سرحد کشن گڈھ تک ۴۵ میل کل ۱۲۴ میل کے طول مین واقع ہے۔

سنہ ۱۸۶۶ء مین یہہ سڑک مشرق کیطرف بجز ایک میل ملحق السوانہ راج بھرتپور کے کل تیار ہوگئی تھی اور مغرب کیطرف ۴۲ میل پر پشتہ خام اور ۲۴ میل تک پختہ گول تیار ہوگیا تھا پشتہ خام کا عرض سب جگہہ یکسان ۳۶ فیٹ ہے مگر گولہ کا عرض مشرقی حصہ مین ۱۶ فیٹ اور مغربی مین ۱۴ میل بگرو تک ۱۴ فیٹ اور وہان سے سرحد کشن گڈہ تک ۱۲ فیٹ ہے پشتہ کی بلندی سطح زمین سے ڈہائی فیٹ ہے اور چار چار انچ کی دو تہ مین کل آٹہہ انچ کنکر ڈالا گیا ہے مشرقی حصہ مین ۹۵ پل اور سوریان تجویز ہوئی تھین اور کل سڑک کی تیاری مین اوسوقت تک پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین سرحد بھرت پور تک بالکل اور مغرب کیطرف ڈوڈو تک تیار ہوکر آگرہ سے اجمیر کو ۱۹۵ میل اس تفصیل سے علاقہ انگریزی و راج بھرتپور

۷۰ میل راج جےپور ۱۲۵ میل جاری ہوگئی آگرہ و جےپور کے درمیان
سرکاری ڈاک میل کارٹ مین آنے جانے لگے اور بیل واونٹون کی شکرم
بہی چلنے لگین اور خام پشتہ سرحد کشنگڈہ تک تیار ہوگیا۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین کل سڑک پختہ وخام تیار ہوگئی صرف پل وموریان تیار ہوتی
رہین طرفین کو درخت لگائے گئے میل کے پتھر لگائے گئے اور آٹھ منزل
مکانات ڈاک بنگلہ آسایش مسافرین کیواسطے تعمیر کرائے گئے۔

سنہ ۱۸۷۰ء مین سڑک ہمہ جہت تمام دکمال تیار ہوگئی اوسکے ذریعہ سے
ہزارہا قحط زدون کی پرورش ہوئی اور ممالک مغربی وشمالی سے اجمیر
ومارواڑ ومغربی راجپوتانہ کیواسطے بہرتی غلہ مین بہت کارآمد ہوئی مگر کثرت
آمدرفت سے اکثر مقامات پر ٹوٹ کر پندرہ میل مرمت طلب ہوگئی کہ اوسکو
درست کیا گیا اور بعد ازان ہرسال بحسب ضرورت متواتر مرمت ہوکر ہرطرح
سے آراستہ وتیار رکھی گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۷۴ء مین ۲۳ میل پر ازسر نو کنکر
کٹی مین [illegible] روپیہ خرچ ہوا اور اسیطرح ہرسال ہوتا ہے چونکہ اس سڑک
کی وقت سے تیاری سڑک ریل راجپوتانہ کی تجویز درپیش تھی اور یہہ بہی معلوم
تہا کہ ریل کی سڑک جاری ہونے پر اس سڑک پر آمدرفت بہت کم رہیگی اسواسطے
علاقہ راج مین بڑی ندیون پر پل باندہنے کی تجویز موقوف رہی مگر اونمین سے
صرف دو ندیان ایک ڈہونڈ بمقام موضع کانوتہ اور دوسری بانڈی بمقام ढूंढ
تاسرودہ جب جاری ہوتے ہین آمدرفت بند ہوجاتی ہے اسواسطے اونکا कानोता बांडी
سنگین پٹیون کا فرش تیار ہونا تجویز ہوا اور مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ बासरोदा

اس سڑک پر ہندوستانی مسافرون کی آسایش کے واسطے مناسب فاصلون پر سرایے اور اون سے ملحق محافظان سڑک کی چوکیان تیار کرا دین مگر اسی سبب سے یہہ تجویز بہی التوا مین رہی —

कोटपोस دوسری سڑک جے پور سے ۲۳ میل مغرب مین موضع چھوتا پول سے کہ مگروسی ۵ میل مغرب مین ہے سانبہر تک کہ بیس میل کا فاصلہ ہے تیار کی گئی ہے اس سڑک سے تجارت نمک کی کہ سابق مین صرف بیل اور اونٹون پر نمک جاتا نہایت آسان ہوگئی تہی سنہ ۱۸۶۸ع مین اس سڑک کی تیاری کے ذریعہ سے محتاجان قحط کی بہت پرورش ہوئی تخمیناً ۸۲ ہزار روپیہ اس سڑک مین خرچ ہوا ہے مگر سنہ ۱۸۷۰ع سے اسوجہ سے کہ سانبہر کا سرکار انگریزی نے لے لیا اور اوس سے چند سال بعد سانبہر کو ریل کی سڑک جاری ہوگئی اس سڑک کی مرمت پر راج کی توجہہ نہین رہی اور نہ اوسکی مرمت کی چندان ضرورت رہی —

تیسری سڑک جیپور و ٹونک

جے پور و ٹونک کے درمیان آمد رفت آسان کرنے کی بہت ضرورت تھی اکثر مقامات پر ریتہ کی کثرت سے اور بعض بوجہ دیگر بوجہات مخصوص الوقت سے گاڑیون کی آمد رفت مین بہت تکلیف ہوتی تھی اسواسطے ۲۴ فیٹ عریض اور ۱۲ فیٹ کے گول کی سڑک تیار کرنا تجویز ہوا اور اس نظر سے کہ برسات مین بخوبی منجمد ہوجاوے پشتہ خام سنہ ۱۸۷۶ع مین قبل برسات تیار کرا یا گیا اور بنظر کفایت خرچ یہہ بہی قرار پایا کہ اس سڑک پر پولون

سے کے پل نہ بنائے جاوین صرف فرش او تار و لیے جاوین سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین
کام بدستور جاری رہا اور حسب درخواست نواب صاحب ٹونک مہاراجہ
صاحب نے علاقہ ٹونک کی سڑک کا بندوبست کرنے کی بہی کپتان جیکب صاحب
کو اجازت دی کپتان جیکب صاحب بنظر فواید عام تجارت کے اس سڑک
کا کوٹہ و بوندی تک تیار ہونا مناسب سمجھتے ہین اور صاحب ایجنٹ کی بہی یہی
راے ہے سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین خام پشتہ بالکل تیار ہوگیا اور کنکر بہی فراہم کیا
گیا کوٹائی و تعمیر پختہ کا کام شروع ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ع مین ۴۷ میل سڑک واقع
علاقہ جے پور بالکل تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ مین روپیہ نہ ملنے کے
سبب سے مدت تک کام بند رہا اس حال کی اطلاع صاحب پولٹیکل ایجنٹ
ہاڑوتی کو بہی دی گئی یہہ امر اول قرار پاگیا تہا کہ بشرط تیار ہونے علاقہ
ٹونک کے جے پور مین تیار کرائی جاویگی اب جے پور نے تیار کرا دی ہے اور
ظاہر ہے کہ تا وقتیکہ ٹونک کیطرف سے تیار نہو اسمین جو روپیہ لگا ہے برباد
ہوجاوے گا سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین علاقہ جے پور کی کل سڑک کہ طول مین ۴۷
میل ہے فی میل [illegible] کے خرچ سے تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ
کی کہ طول مین پندرہ میل ہے اور یہ سڑک علاقہ جے پور کے ساتہہ شروع
ہوئی تہی روپیہ کی قلت سے نصف بہی تیار نہوئی کپتان جیکب صاحب نے
رنجیدہ ہوکر لکہا کہ اگر جلد روپیہ نہ وصول ہوگا تو مجبور کام بند کیا جاوے گا
اور عوام الناس کو کمال تکلیف ہوگی —
چوتہے جب سے راجپوتانہ ریل کی تیاری کی تجویز ہوئی ہے مہاراجہ صاحب نے

सेवाने

اوسکے سٹیشنون سے شہرون وقصبون کو سڑکین بطور شاخ کے تیار کرانا
مدنظر ہے چنانچہ اول ایک سڑک سٹیشن ہنڈاورسے جھوہ و ہنڈون ہوکر
قرولی کو تجویز ہوئی علاقہ جے پور مین یہہ سڑک ۴۹ میل ہے تاجرون و
مسافرون کے حق مین بہت مفید ہوگی اور اس ملک کی کل آمدرفت بجاے
علاقہ بہرت پور و فتح پور سیکری کے اس سڑک سے ہوگی تخمیناً لاگت بقدر
دولاکہہ [illegible] منظور ہوا ہے سنہ ۱۸۷۴-۷۵ع مین گیارہ میل پر پشتہ خام
اور فراہمی کنکر کا کام ہوگیا اور نالون اور ندیون کیواسطے پل و موریونکا
مصالحہ فراہم کیا گیا سنہ ۱۸۷۵-۷۶ع مین چودہ میل پر کنکر کٹکرہ بہمہ جہت تیار ہوگئی
اور اکثر پل و موریان تیار ہوگئین ۔

پانچوین سنہ ۱۸۷۶-۷۷ع مین قصبہ سانگانیر سے سٹیشن ریل ۳۰ میل سڑک پختہ
تیار ہوگئی باوصف انواع مشکلات کے علاقہ جے پور مین تیاری سڑک کا کام
بہت عجلت سے ہوتا ہے ابتدا مین معظم مشکلات مندرجہ ذیل تھین البتہ انقضاے
مدت اور ربط وضبط باہمی باشندگان ملک اور ملازمان سررشتہ سڑک کی رفع ہوگئی ہین
جس کام مین زمین دینی ہوتی ہے اوسپر ہندوستانی ریاستونمین اول سے ہی
پس وپیش ہوتا ہے ۔

پہلے تیاری سڑک کو اکثر لوگ ضبطی ملک کی ابتدائی تدبیر سمجھتے ہین اور اوسمین خلل اندازی
کی غرض سے بہمرسانی مزدور و مصالحہ سے انکار کرکے راج مین دروغ و
بے اصل نالشات کرتے تھے ۔

ٹھاکر لوگ کہتے تھے کہ گاڑیان و مزدور دینے مین ہماری زراعت کا نقصان ہوتا ہے

ان مشکلات مین مہاراجہ صاحب کا کچھہ قصور نہ تہا اور نہ دربار سے ان امور
کا کچھہ تعلق تہا اکثر خود غرض لوگ باعث ہوتے تھے مہاراجہ صاحب کو اطلاع ہوتی
تہی اوسکا فوراً انسداد ہوجاتا تہا۔

مہاراجہ صاحب کو بابت ان سڑکون کے جو اون کے علاقہ مین تیار ہوئی ہین
سرکار انگریزی سے بیس روپیہ فیصدی خرچ جو ہندوستانی ریاستون کو
ملتا ہے سرکار انگریزی سے ملا ہے۔

تعمیرات آبپاشی

اس قسم کی تعمیرات پر راج کی توجہ ۱۸۷۶ء سے ہوئی ہے شہر سے پانچ
میل شمال مین موضع آکیڑہ ہے وہان کے بند معروف بہ ماوسا گر سے نہرون | गारखेड़ा मावसागर
کے ذریعہ سے سات میل تک پانی پہونچا گیا اور اوس بند مین ہرماڑہ کے | हरमाड़ा
نالہ سے پانی زیادہ کیا گیا ہرماڑہ کا کہنا ہے کہ مہاراجہ جے سنگہ صاحب کے
عہد مین بصرف ڈیڑہ سو سال تیار ہوا تہا ۱۰۰۰ فیٹ طول مین اور
۳۰ عمیق ہے اس بند سے بہت سیرابی ہوتی ہے اس بند سے ایک میل
مشرق مین ایک اور جہیل ہے اوسکا بہی پختہ و خام پشتہ
طول ۳۰۰ فیٹ۔ عرض ۲۰ فیٹ۔ ارتفاع ۵ فیٹ۔
باندہا گیا ابتدا مین یہہ کام صرف آبپاشی کی نظر سے کرایا گیا تہا مگر اوس سے
چہہ مہینے تک قحط زدون کی بخوبی پرورش ہوئی۔
شہر سے ایک میل شمال مین مان ساگر تالاب ہے اوسکو بہی آبپاشی کیواسطے | मानसागर

नाहरगढ़ तालकटोरा

مستعمل کیا گیا اور ناہر گڈھ کے پہاڑ کا پانی تال کٹورہ تالاب واقع شہر
مین پہونچایا گیا۔

سنہ ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳ء مین جے پور سے شمال مشرق مین بفاصلہ ۱۰ میل جہان بان گنگا
ندی مین کل ۲۰۰ مربع میل رقبہ کے بارش کا پانی تین سو فیٹ عریض ناکہ
مین ہوکر ۱۵۰ فیٹ کی بلندی پر ۵۰ فیٹ عریض ہوگیا ہے بند باندہنے
کی تجویز ہوئی ندی کی تہ پہاڑی ہونے کی وجہ سے اس مقام پر بند تعمیر
کرنے مین سہولیت کارروائی مصالحہ کفایت خرچ وغیرہ کے انواع فوائد
تصور کیے گئے تھے کپتان جیکب صاحب انجنیر نے نقشہ و تخمینہ مرتب کیا اور

रंडिल चीफ इंजिनियर

کرنل رنڈل صاحب چیف انجنیر آبپاشی گورنمنٹ نے کل تجویز و تخمینہ و نقشہ
مذکور کو دیکہکر اسکی نسبت گورنمنٹ مین بہت اچہی راے لکہی راجپوتانہ
کے کل بندات سے یہہ بند بڑا القدر ہوا تہا اور یہہ سمجہا گیا تہا کہ بیس مربع
میل زمین واقع جے پور مین .... ۲۲ فیٹ مکسر پانی بہیگا
اور چوبیس ہزار ایکر کی آبپاشی ہوگی اور سنہاہی خرچ مشمولہ لاگت کے بعد
مالگذاری بارہ لاکہہ روپیہ خرچ پر تیرہ روپیہ فی صدی کا منافع ہوگا مہاراجہ
صاحب نے حکم منظوری صادر کرکے اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرکے

मेसर्स ग्लवर कम्पनी

مسرش گلوور کمپنی کو ٹہیکہ دے دیا مگر بان گنگا ندی کے پانی سے راج
بہرتپور کے چہہ سات پرگنات کی سیرابی ہوتی ہے اور بہرتپور کا صاحب
کہ سرزمین شور ہے اس ندی کے سبب سے کنوؤن مین پینے کیواسطے
شیرین پانی ملتا ہے اور بند تیار ہونے سے ندی کا پانی بہرتپور تک

نہ پہونچتا اسواسطے دربار بھرت پور نے اس بند کی تیاری مین اعتراض کیا اور اس اعتراض سے رانگڈہ کے بند کی تیاری موقوف رہی۔

سنہ ۱۸۷۳ء و ۱۹۳۰ مین تیس مخفی و ناکارآمد تالابون کی مرمت ہوئی اور بارہ جدید تالاب بنائے گئے۔

سنہ ۱۸۷۵ء و ۱۹۳۲ مین بناس ندی کی نہر اور رائیسر اور نور ساگر کے بندات کی تجویز ہوئی رائیسر و نور ساگر کے بندون کی لاگت بامید آبپاشی ۵۴۸ میل مربع زمین کی بہ تعداد ساڑہے چار لاکہہ روپیہ منظور ہوئی مگر بناس کی نہر کی تیاری بوجہ مشکلات فن انجنیری کے موقوف رہی۔ रायसर नूर सागर

تعمیرات آبپاشی تیار شدہ جدید سے جلد متمتع نہونے پر صاحب انجنیر کو مایوسی ہوئی اسکا سبب یہہ ہے کہ دربار اور کاشتکارون کے درمیان شرح لاگپانی کا فیصلہ نہوا اگر جہان لاگپانی لیا جاتا ہے فایدہ کثیر ہوا بلکہ ایک مقام پر خرچ کے برابر فایدہ ہوگیا۔

کپتان جیکب صاحب شاکی ہین کہ تعمیرات آبپاشی پر دربار کی بہت توجہ ہے مگر اہالیان مشترہ مال بالکل متوجہ نہین ہین اس سے بڑی خرابی ہے تاوقتیکہ لاگپانی بشرح معینہ مقرر نہ کیا جاوے اور زمینداران کو اپنے اپنے واجب الادا روپیہ کی تعداد تحقیق نہوجاوے راج کے بند و تالابون سے نہ عوام کو فایدہ ہوگا اور نہ راج کی آمدنی مین اضافہ ہوگا۔

شہر مین شیرین و صاف پینے کا پانی امانی شاہ کے نلہ سے بہم پہونچانے کی تجویز پر کہ سابق مین بھی بمدت دراز نہ ہوئی تھی سنہ ۱۸۷۲ء سے سنہ ۱۸۶۹ء

تک پہر کوشش ہوئی اور ایک دفعہ پہر بہی ناکارگر ہوئی آخرکار سنہ ۱۲۹۵ و ۱۸۷۸ء
مین قرار پایا کہ نالہ مذکور پہر بند باندہا جاوے اور کل وخانی کا پمپ لگایا
جاوے اور حوض مین پانی بہر کر پختہ نل سے کہ بند کے ساتہہ تیار ہوا تہا اوس
کسیقدر مرتفع بلند ہے اول شہر مین اور پہر باغ مین پانی پہونچایا جاوے
اسکا خرچ تخمیناً ایک لاکہہ روپیہ تہا مگر باغ کی آبپاشی اور باشندگان شہر کو
شیرین پانی ملنے کا فایدہ اوسکا اجر کافی سمجہا گیا چنانچہ گیارہ گہوڑون کی طاقت
کا انجن کشش کا اور دو ساڑہے نو انچ قطر کے پمپ کہ ہر روزہ تین لاکہہ
گیلن پانی نکال سکتے ہین انگلستان سے منگائے گئے اور یہہ تجویز بہی صرف
امتحاناً ہوئی اس خیال سے کہ اگر تجربہ سے کارآمد ہوا تو اضافہ قوت اور کلون
کا کرکے احاطہ محل اور دیگر بڑے مکانات اور باغ سرکاری مین جہان بہت
ضرورت ہے پانی پہونچایا جاوے گا سنہ ۱۳۰۳ و ۱۸۸۶ء مین یہہ کارخانہ جاری ہوگیا
مگر پہلا نل پتلا تہا اسواسطے بجائے اوسکے موٹا نل لگانے کی تجویز ہوئی کہ اوسکے
ذریعہ سے کل شہر و باغ مین بافراط پانی پہونچ سکے کہ آسکے موجب سنہ ۱۳۰۵ و ۱۸۸۸ء
مین ڈہلے ہوئے آہنی نل بڑے قطر کے سطح پر لگا دئے گئے ۲۸ - دسمبر سنہ ۱۸۸۸ء
کو یہہ کام بہمہ جہت تیار ہوگیا اور کل شہر اوسکے فوایدسے متمتع ہوا سابق میں
باشندگان شہر کو پینے کا شیرین پانی چاہات بیرون فصیل شہر سے ملتا تہا اور
شہر کے دروازے بند ہوجانے پر اونکی رسائی سے بالکل باہر ہوجاتا تہا
اب ہر ایک گلی وکوچہ مین جہان جسوقت کسی کو ضرورت ہو وہین عمدہ پانی لے
سکتا ہے چند مقامات پر غسل کیواسطے گہاٹ اور حوض بنائے گئے ہین اور

تجویز ہے کہ جب موقع ملے چوپڑون مین اور بنائے جاوین ـ

مکانات و باغ

سنہ ۱۸۶۶ء مین علاوہ چار ڈاک بنگلون واقع سڑک آگرہ کے جیلخانہ کا مکان تیار ہوا اسمین چھہ مربع بارک ہین چار مین مرد قیدی رہتے ہین پانچوین مین عورتین ہین چھٹے مین اسپتال ہے ہر ایک بارک مین سو آدمیون کی گنجایش ہے اور ہر ایک آدمی کو ۵۰۰ فیٹ مکعب ہوا ملتی ہے اسکا موقع نہایت عمدہ ہے اور صفائی و ہواداری اور اخراج پانیکی تدبیر کامل کی گئی ہے اور احاطہ کے اندر ہی کارخانجات مشقت اندرونی کے مکانات ہین ـ

شہر کے بڑے کوچون مین پختہ سڑکین اور فرش اور بدررو تیار ہوئین علاوہ تعمیرات راج کے سرکار انگریزی سے دفتر تار برقی بصرف لعہ ۱۲ا پائی تیار ہوا تار برقی جو جے پور ہوکر گذرا ہے آگرہ سے ڈیسہ و کراچی کو ہی اور سڑک پختہ جدید پر ہوکر براستہ مہوہ و سیپور و ڈوڈو واقع سرحد کشنگڈہ پر لگایا گیا ہے سو سو گز کے فاصلہ پر آہنی لٹھ نصب ہو کر تار لگایا گیا ہے اپریل سنہ ۱۸۶۴ء مین دفتر تار برقی کہولا تہا آمدنی حسب تفصیل ذیل ہوئی

اپریل لغایت دسمبر

سنہ ۱۸۶۴ء	سنہ ۱۸۶۵ء	سنہ ۱۸۶۶ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]

سیٹھ مانک چند کے باغ مین شہر سے دو میل بجانب آگرہ جاری ہوا تھا
مکان جدید کوٹھی ایجنسی اور شہر کے درمیان تیار ہوا ہے اونہین لٹھون
پر ہندوستان و یورپ کی خبرون کیواسطے دوسرا تار لگایا گیا ہے۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء مین ایک گرجا اور دو ڈاکخانجات بمقامات جےپور و جھوہ تعمیر
کرنے کی تجویز ہوئی اور مکانات ذیل تیار ہوئے ڈاک بنگلہ مسافران جیپور
کارخانہ متعلقہ جیلخانہ جدید جےپور بینڈ یعنی انگریزی باجہ والون کے مکان — बैंड
اور مشق گاہ بارک سپاہیان سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین۔ پاخانہ جات بازار جدید
واقع باغ باجی کوٹھی ایجنسی تین منزل مکانات مسکن صاحبان انگریز ملازم
راج دو منزل مکانات ڈاک بنگلہ و بارک ڈیرہ سپاہیان تعمیر ہوئے شہر
مین فرش بندی و سڑک و نالہ ہاے صفائی و تدبیرات حفظان صحت جاری
ہوئین اور کیروسن تیل کی روشنی کی قندیلین خوشنما ستونون پر — केरोसन
لگائی گئین۔

سنہ ۱۸۷۱و۷۲ء مین میو جنرل ہوسپٹل جسکی تعمیر اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء مین لارڈ میو
صاحب نے اپنے ہاتھ سے جاری کی تھی شروع ہوا اول اوسکا تخمینہ
بتعداد دولاکھ روپیہ ہوا تھا اون مین سے اس سال مین تیس ہزار روپیہ
خرچ ہوا سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء مین نقشہ مجوزہ اول سے بنظر پایداری و حسن تعمیر
کسی قدر خلاف ورزی ہوئی مگر دوسرے سال نقشہ و تخمینہ سابقہ بالکل
مسترد ہوکر نقشہ جدید پر تعمیر شروع ہوئی اور تخمینہ لاگت بتعداد ایک لاکھ
... لاکھ روپیہ منظور ہوا اور یہہ بھی ارادہ ہوا کہ اس مکان کو بطور عجائب گھر

اور ٹون ہال یعنی مکان جلسہ عام شہر مستعمل کیا جاوے اور اسپتال کیواسطے | टौन हाल
دوسرا مکان تجویز ہوا آخرکار ۲۰ فیٹ بلند کرسی پر بہت وسیع وخوبصورت
وعالیشان مکان بصرف ایک لاکھ روپئے تیار ہوا اور دسمبر ۱۸۷۵ء مین
لارڈ نورتھ بروک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب نے جاری کیا تمکیل
آہنی چارپائیان اور دیگر ضروری سامان انگلستان سے منگایا گیا وزاندرونی
بڑے مکانات اور بیرونی مکانات مین نل سے پانی پہونچایا گیا آبادان شہر
مثل جے پور مین خلایق کو اس اسپتال سے فایدہ عظیم پہونچے گا۔
میوسٹیچوٹ یعنی بت بشکل لارڈ میو صاحب مرحوم بھی تیار ہو گیا اور راجہ کے | मेयोसेन्चुर
اسپتال کے ساتھ گورنر جنرل صاحب نے اوسکی تکمیل کی رسم بھی ادا کی یہ
بت کہ برنجی ساخت کا ۹ فیٹ بلند اور بہت دلچسپ صورت کا ہے تیرہ ۱۳ فیٹ
بلند چبوترہ پر رکہا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے اپنے شفیق ونامور دوست
کی یادگار مین بنوایا ہے اور اوسکے نام کے اسپتال قریب رکہوایا ہے۔
باغ سرکاری بہت وسیع اور شہر کی رونق کا باعث ہے اوسکا طول ۲۲۰۰ فیٹ
اور عرض ۱۵۰۰ فیٹ اور رقبہ ۵۵ ۳/۴ ایکر ہے اور موقع خود مہاراجہ
صاحب نے ایسا تجویز کیا ہے کہ عوام الناس خصوص شہر والے بہ آسانی
پہونچ سکین یہہ باغ مناظرہ علم نباتاتی ومناظرہ حیوانی مین منقسم ہے
اور اوسمین سیرگاہ ومقام راحت اندازی ومحل وغیرہ عمدہ مکان تیار ہوئے
ہین باغ کا سطح شہر سے فروتر ہونے کی وجہہ سے نلے کا پانی پہونچانا تجویز ہوا
ابتدا سے مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ یہہ باغ ہندوستان مین اول

درجہ کا ہوا سواسطے اسّی ہزار کا خرچ منظور کیا سنہ ۱۸۷۹ء مین پودے وخیرون
سے نکالکر لگائے گئے سڑکین اور روشین تیار ہوئین کرکٹ یعنی گیند کھیلنے
کے مقامات صاف ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے واسطے مکان تیار ہوا اور
چودہ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک پرندخانہ تعمیر ہوا خوشنما تالاب بنائے
گئے وسط مین بلند باجہ بجانیکا مکان تیار ہوا اور غسل کرنیکے تالاب
بنائے گئے درختان میوہ دار اور آرایشی ٹٹیان بکثرت لگائی گئین
اور ترکاری کا باغچہ پانچ ایکر کی وسعت کا شامل کیا گیا اور کمیاب درختون
کی پود تیار کرائی گئی بڑی خرابی جو بالیدگی درختان اور باغ کی رونق
مین مانع ہے پانی کی قلت ہے اور آبپاشی مین صرف کثیر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۸۰ء
مین بجملہ [illegible] خرچ باغ کے [illegible] صرف آبپاشی کا خرچ تھا
تاہم اس باغ سے شہر کو بہت رونق ہوگئی ہے اور صدہا آدمی ہر روز
سیر کرنے کیواسطے جاتے ہین —

بنی

شہر مین ہمہ سوختنی اور چوب عمارتی کی قلت کیوجہ سے کہ عمارتی لکڑی آگرہ
و دہلی سے قریب تر نہین ملتی اور کرایہ کا خرچ کثیر ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے
سنہ ۱۸۶۷ء مین جہان زمین موافق پائی عمدہ اقسام کے درختون کا بن رکھا گیا
اور اوسکے واسطے عملہ رکھا ہے سنہ ۱۸۸۱ء مین انتظام کا بلا امداد رعایا وٹھاکران
انجام ہونا غیر ممکن متصور ہوکر ٹھاکران وجاگیردارون کے نام احکام جاری
ہوئے کہ امداد کرین ہر گانو مین زمین بشرح فی [illegible] بن کیواسطے علیحدہ کی گئی

اور اوسکا محصول معاف ہوا　دیہہ جمعی ہزار روپیہ سکہ　دیہہ جمعی دو ہزار روپیہ سکہ

دیہات جمعی زایداً دو ہزار روپیہ سکہ اور اس زمین پر جو درخت پیدا ہوئے وہ بہی
زمینداروں کی جایداد متصور ہوئی جہاں زمینداروں نے غفلت کی زمین
علیحدہ کرکے راج سے درخت لگوائے گئے دو ہزار روپیہ کا تخم خریدا گیا اور
کپتان جیکب صاحب کو اس شعبہ کے اہتمام و نگرانی کا حکم ہوا جےپور زمین
قریب نصف مربع میل کا احاطہ بنایا گیا اور اوسمین اگ ہنگوٹہ کیکر ارنڈ و
بڑ پیپل و جامن و کہیری کہجور و گولر و کیکر وغیرہ کے درخت تہانولون
مین لگا کر آبپاشی کی گئی۔
سنہ ۱۸۶۸ء سے کہ جب یہہ شعبہ مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء تک اہتمام شعبہ
تعمیرات کا کام کپتان پرایس صاحب نے کیا تہا چنانچہ سڑک آگرہ و اجمیر کی
زیادہ تر اونہین کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے اوسی سال مین لفٹنٹ جیکب
صاحب نے کام شروع کرکے مہاراجہ صاحب کی ایسی خوشنودی حاصل کی کہ
اونہوں نے صاحب کے جیپور مین رہنے کی درخواست کی اور حسب رضا سپرنٹنڈنٹ
انجنیر نے بخوشی تمام گورنمنٹ مین سفارش کی کہ اوسوقت سے ابتک اس قدر
کام کا کمال محنت و دیانت و ہوشیاری سے انصرام کیا ہے کپتان جیکب صاحب
کی حسن کارگذاری کی تعریف حد و پایان سے باہر ہے مہاراجہ صاحب اہالیان
راج اس بڑے کام پر ایسے معتمد و محنتی شخص کی مامور ہی کو اپنی خوش نصیبی کا
باعث سمجہتے ہین اور سرکار انگریزی بہی اون کے خوش اخلاق و دیانتداری سے

मिसल

کہ ایسے لوگ صاحبان انگریز کی عزت و نیکنامی کے باعث ہوتے ہین بہت خوش ہے اپریل ۱۸۷۳ء مین کپتان جیکب صاحب ڈیڑہ برس کی رخصت لیکر ولایت کو گئے تہے اونکی غیر حاضری مین مسٹر رِل صاحب نے بہی بہت عمدگی سے کام کیا اکتوبر ۱۸۷۴ء مین کپتان جیکب صاحب واپس آکر اپنا کام کرنے لگے۔

شرح تعمیرات مین حسب تفصیل خرچ ہوا ہے

نام سنہ	تعمیرات جدید	مرمت	آبپاشی	متفرقات	عملہ	میزان
۱۸۶۸و۶۹ء	•	•	•	•	•	[illegible]
۱۸۷۱و۷۲ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۲و۷۳ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۳و۷۴ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۴و۷۵ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۵و۷۶ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ کل روپیہ صاحبان انجینر کی معرفت خرچ ہوا ہے اسکے سوا سے تعمیرات
آبپاشی حکام اضلاع و پرگنات کی معرفت تیار ہوتے ہین اونمین سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع
مین ایک لکھہ [illegible] روپیہ سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین [illegible] خرچ ہوا۔

عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کے بموجب چالیس لاکھہ روپیہ سے زیادہ ریاست کی
آمدنی ہونے پر خراج زیادہ ہونا قرار پایا تہا اور گورنمنٹ نے اس شرط کو موقوف
کیا تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تہا کہ بالعوض اس معافی کے ترقی ملک و
ازدیاد پیداوار کی تعمیرات مین حتی الامکان زیادہ روپیہ خرچ کرینگے چنانچہ
اونہون نے اس اقرار کا بہت فیاضی اور فراخ دلی سے ایفا کیا جب سے
راجپوتانہ مین سڑک ریل تیار ہونے کی تجویز ہوئی مہاراجہ صاحب نے بہت
مدد دینا منظور کیا اور بخوشی خاطر زمین مطلوبہ سڑک مع جایداد موجودہ زمین
مذکور مفت دیدی ابتدا مین اہالیان راج نے زمین دینے مین کچہہ شرطین
مقرر کی تہین مگر مہاراجہ صاحب نے موقوف کردین اور گلو کمپنی ٹہیکہ داران
تیاری سڑک و گورنمنٹ کی کل شرایط کو منظور کر لیا اور دیگر معاملات مین جو آیندہ
پیدا ہون بمقتضاے مصلحت وقت عمل کرنیکا اقرار کیا اور مہاراجہ صاحب سے
گورنمنٹ نے اقرار کیا ہے کہ اونکی ریاست کے فواید پر ہر معاملہ مین لحاظ ہوگا
چنانچہ اہالیان ریل نے بہت تحمل و ہوشیاری سے کام کیا دربار کو خوف تہا
کہ جس ملک مین صاحب انگریز بہت کم رہتے ہین بتعداد کثیر جمع ہونے سے غالباً
کہ بہت نزاع پیدا ہون اب خود مہاراجہ صاحب کو تعجب ہے کہ جیسا خیال تہا مطلق ظہور
مین نہ آیا استقلال طبیعت و رضاجوئی و خوش تمیزی کے بغیر ایسا ہونا بلکہ اسکے

फर्नवेल

سواے مسٹر فرازل صاحب اور اون کے ماتحت اہلکارون نے ریاست و
رعایاے ریاست سے حتی الامکان نہایت کم مدد لی اور ہر ایک کام کا بندوبست
بطور خود کیا یہہ کام واقع مین بہت مشکل تہا جو لوگ ریاستون مین رہتے
ہین اونکو معلوم ہے کہ بلا امداد اہالیان ریاست چہوٹے کامون مین بہی
کارروائی دشوار ہوتی ہے چہ جاکہ ایسے عظیم کام مین شروع مین ہر ایک صاحب
سرویر کے ساتہہ ایک ایک وکیل راج مع جمعیت حسب دستور سابق متعین
ہوا تہا ان لوگون کا رہنا فقط غیر ضروری ہی نہ تہا بلکہ بوجہہ معیت ہمراہی
صاحب انگریز کے اوسکے نام سے رعایا پر ظلم و تعدی کرتے تہے از بس شر و
فساد کا باعث تہا اس بات سے آگاہ ہوکر صاحب ایجنٹ نے بصلاح فرنول
صاحب ان وکیلون کی تعیناتی موقوف کرا کر کل صاحبون کے انتظام ضروریات
کی نگرانی کیواسطے صرف ایک معتمد ذمہ دار بلا معیت سپاہ و سوار متعین کرایا
کل دیہات مین سے دیہات رسد رسان نامزد کئے گئے کہ وہان سے صاحبون
کے لشکرون کو رسد ملی اور زمیندارونکو ہدایت ہوئی کہ کسی امر کی شکایت ہو
تو اول خود صاحب کے پاس جایا کرین اور اول ہی راج مین جاکر جیسا پیشتر
کرتے تہے بالکل بے بنیاد شکایت مبالغہ سے کہ ہر دو سرکارون مین رنج کا
باعث ہوا کیا کرین اس تجویز سے بہت فایدہ ہوا جو شکایتین سابقًا بکثرت
آتی تہین بالکل موقوف ہوگئین اور رسد جو سابقًا جبرًا بہ ہزار خرابی ملتی
تہی بہ رضا و رغبت ڈیرہ پر پہونچنے لگی زمیندارون کو یقین پیدا ہوگیا کہ
ہر ایک چیز کی قیمت واجب ملیگی سابق مین وکلا راج کل سامان مفت لیتے تہے

सरवेयर

اور صاحبون کے نام سے بہت انتفاع حاصل کرتے تھے علاوہ اسکے مہاراجہ
صاحب کو یہہ بہی خیال تہا کہ سٹیشن ریل کا شہر سے قریب ہوگا تو ہر روز نزاع
و تکرار رہا کریگی چنانچہ شہر سے مغرب مین بفاصلہ ایک میل سٹیشن تجویز ہوا
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء مین سڑک ریل پر آگرہ و دہلی سے سانبہر تک آمد و رفت جاری ہوگئی
ملازمان سرکار انگریزی سررشتہ تجارت ریل اور ریلوے پولیس اہلکاران
راج کے درمیان بہت اتفاق رہا اور کام بہت اسلوبی سے ہوا۔
ایک دو وارداتین اس قسم کی ہوئین کہ کسی نے گاڑیون کو اولٹنے کے
ارادہ سے سڑک پر پتھر رکہدئے اون کی اہلکاران راج نے بخوبی تحقیقات
کرکے انسداد آیندہ کا بندوبست کردیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ باشندگان
دیہات کا کچھہ قصور نہ تہا مزدور لوگ پتھر لائن پر چھوڑ گئے تھے جنوری مین
جےپور اور سانبہر کے درمیان بہرتی مصالحہ کے ریل او ٹہیل گاڑی کے ठेला
ٹکرانے سے ایک انگریز گارڈ اور ہندوستانی ڈرائیور مارے گئے اور गार्ड
چند آدمی مجروح ہوئے ڈرائیور کی غفلت اور تیز دوانی سے یہہ واردات ड्राइवर
ہوئی تھی عدالت سیشن سے اوسکو چھہ مہینے کی قید ہوئی اپیل مین عدالت सेशन
ہائی کورٹ سے تین مہینے معاف ہوئے بعد ازان چند وارداتین ہو پٹریون हाईकोर्ट
کے کٹجانے کی وقوع مین آئین ان وارداتون کا انسداد تاوقتیکہ سڑک کے
طرفین کو باڑ نہ لگائی جاوے غیر ممکن تہا اسواسطے مئی سنہ ۱۸۷۵ء مین
چیف انجنیر صاحب کو لکھا گیا اور بذریعہ مراسلہ ۲۵ - جون سنہ مذکور
اوسکا بندوبست ہوگیا۔

یکم جون ۱۸۷۴ء تاریخ اجراے ریل علاقہ جے پور سے ۳۱ - دسمبر ۱۸۷۴ء
تک صرف چار مقدمات فوجداری چوری - بھگا لیجانا عورت کا - رشوت ستانی
تغافل نوکری - دایر ہوئے اون کے چھہ ملزمون مین سے تین کو سزا
ہوئی اور تین بری ہوئے ۱۸۷۵ء مین ۳۳ مقدمات فوجداری کے
۴٦ ملزمون مین سے ۱۴ سزایاب ہوئے اور چار بری ہوئے ایک مقدمہ
راج کو سپرد ہوا اور عدالت دیوانی متعلقہ ریل مین کوئی مقدمہ دایر نہوا
۱۸۷۵ - ۷٦ء مین آمد و رفت ریل گاڑی کی اجمیر تک جاری ہو گئی اور ملازمان
سرکار انگریزی و اہلکاران راج کے درمیان بدستور اتفاق واحدیت
رہی -

سررشتہ حفظان صحت

اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر ہیر صاحب ایجنسی سرجن کو رہا ہے شہر مین ایک
بڑا اسپتال اور اوسکی چند شاخین اور شفاخانہ متعلق بہ جیلخانہ و دیگر
مفصلات مین بمقامات جھونجھنون - سانبھر - اچھرول - ٹونڈو - دوسہ
مہوہ - چاٹسو - ہنڈون - مادھوپور - راج سے شفاخانجات مقرر ہین
اور دیگر پرگنات مین ستائیس حکیم ہندوستانی دس دس پندرہ
پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ کے معالجہ کرتے تھے انکے سوا سے جومون
کے ٹھاکر نے اپنی دارالریاست مین ایک شفاخانہ مقرر کیا ہے اور شیخاوتی
کے اکثر قصبون مین دارالشفا ہین دربار کا ارادہ ہے کہ کل قصبون مین
باقاعدہ شفاخانجات مقرر کرین مگر میڈیکل سکول آگرہ سے ڈاکٹر تیار ہو کر

کم آتے ہین جسقدر آتے ہین شفاخانجات جدید پر مقرر کرکے بہیجے جاتے ہین سابق مین ایک دائی خانہ تہا کہ اوس مین ڈاکٹر بر صاحب دائیون کا فن سکہاتے تہے اور امراض مخصوص عورات کا علاج ہوا کرتا تہا مگر سنہ ۱۸۶۹ء مین اوس سے کچہہ فایدہ نہ دیکہا تو دربار نے مجبور موقوف کردیا۔

سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ء سے اہتمام اس سررشتہ کا ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کے معالج ڈاکٹر صاحب کو بدل گیا اوس وقت سے مہاراجہ صاحب اوس پر زیادہ توجہہ کرنے لگے پانچ جدید دار الشفا تین شہر مین اور دو مضافات مین مقرر کئے اور چہہ نئے ویکسینیٹر مقرر کئے اور نگرانی و اہتمام شفاخانجات کیواسطے ایک سب اسسٹنٹ سرجن نوکر رکہا گیا دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے میو ہوسپیٹل کو جاری کیا مہاراجہ صاحب نے اوسکا اہتمام ڈاکٹر ہنڈلی صاحب ایجنسی سرجن کو دیا اور دیگر شفاخانجات کا کام بدستور ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم خاص سے متعلق رہا۔

حفظان صحت کی تدبیرات خارجی مثل صفائی و اخراج پانی وغیرہ میونسپل کمیٹی کی تجویز سے ہوتی ہین ابتدا مین اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ مہاراجہ صاحب کے حکیم ڈاکٹر ویلنٹین صاحب تہے اور کپتان جیکب صاحب مشیر انجنیری مین کمیٹی ایام معینہ پر اجلاس کرکے انصرام کار کرتی ہے اس کمیٹی کے اہتمام سے شہر مین روشنی کا بندوبست ہوا ہے اول روغن کیسر وسن کی روشنی ہوتی تہی پہر ایک پردیسی سوداگر کی معرفت گیس کی روشنی کرائی گئی میونسپلٹی کا

वैक्सिनेटर
सबअसिस्टंट सरजन
ह्विंडली
हसबैंड
म्युनिसिपलकुमेटी
गैस

محصول بہت خفیف ہے اور صرف دولتمندون پر لگایا گیا ہے شہر مین
خوشگوار وصاف پانی بذریعہ نل پہونچانے سے ہی انسداد وفعیہ امراض
کا بہت بند وبست ہوا ہے جس حالت مین کہ شہر جے پور مین ایسی عمدہ
تدبیرات عمل مین آتی ہین مفصلات کی کچھہ خبرگیری نہین ہے اس سے بہت
افسوس وتعجب ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا بہت فکر ہے مگر صرف کثیر اور
توجہہ کامل کے بغیر ہونا غیر ممکن ہے —
ڈاکٹر صاحب ہسینڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم کی تجویز سے اسپتال
مین آنکہون کے معالجہ کا ایک علیحدہ صیغہ مقرر ہوا اسکی شہر مین بہت ضرورت
تہی اور دور کے باشندون کی حاجت روائی کیواسطے ایک شاخ دواخانہ
مقرر ہوا علاوہ اسکے ڈاکٹران واطبا متعینہ مقامات خاص کو معالجہ باشندگان
وسیع ملک کیواسطے غیر مکتفی سمجھکر ڈاکٹر ہسینڈ صاحب نے تجویز کیا ہے کہ
ہندوستانی حکیم دوائیون کا صندوق لیئے ہوئے سالتمام مین دورہ
کیا کرین اور محتاجون کا علاج کرتے رہین —
گورنمنٹ ہندوستانی نے بنظر رفاہ خلایق مہاراجہ صاحب سے
واسطے امداد ہلاکت وقطع نسل حیوانات خونخوار اور زہری کیڑون
کے درخواست کی تہی اس پر انہون نے حکام اضلاع کے نام
احکام جاری کیئے کہ کمال کوشش کرین اور ایسے حیوانات کی ہلاکت
کے واسطے انعام مقرر کرین اور شہر مین بہی وہی تدبیر درپیش
ہے —

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین ڈاکخانہ جات کی قسمت جے پور مین ڈاکخانہ جات مفصلہ
ذیل تھے —
جے پور — اجمیر — سیکر — نول گڈہ — جہونجہنون — سورجگڈہ
لوہارو — سنگہانہ — کوٹ پوتلی — کہیتڑی — ہنڈاوہ — بساؤ — رتن گڈہ
پچہترو — رامگڈہ — فتح پور — لچہمن گڈہ — رانولی — کچاون —
ڈیڈوانہ — شجان گڈہ — ٹونک — ہنڈون — فرولی — مہوہ —
راجگڈہ — الور — سچارہ — بیسلواس — مادہو پور — روپنگر — बीसलवास
پشکر — پیسانگن — سانبہر — چڑاوہ — पिसांगन
سنگہانہ مین سرکاری ڈاکخانہ جدید مقرر ہوا اور علاقہ جے پور مین چار دیگر
مقرر کرنیکی تجویز تہی مگر دربار نے عذر کیا کہ علاقہ راج مین ڈاکخانجات انگریزی
مقرر نہ کیے جاوین کیونکہ عنقریب کل قصبون مین راج سے ڈاکخانجات مقرر
ہین اونکا اہتمام ہوشیار اہلکارون کو ہے انگریزی ڈاکخانون کے سے
قواعد انمین بہی جاری ہین ان ڈاکخانون کی راج مین بہت آمدنی ہے
اور اسی سبب سے راج کو انگریزی ڈاکخانون کا مقرر ہونا براہ واجب ناگوار
ہے باوصف اس خرچ و بندوبست کے جو انگریزی ڈاکخانجات مقرر ہو کر
اونکی حفاظت کیواسطے راج کی بصرف کثیر جمعیت تعینات کرائی جاوے تو نہ اسے
سکتی ہے چنانچہ ایسا ہی عذر تقرر ڈاکخانہ اونیارہ کی نسبت ہوا کہ گورنمنٹ उनयारा

سے علاقہ جات راج واجب متصور ہوکر کوئی جدید ڈاکخانہ مقرر نکیا گیا اس حلقہ کی
آمدنی سنہ ۱۸۶۶ع مین بتعداد ۔۔۔ اور سنہ ۱۸۶۷ع مین ۔۔۔ ہوئی ہے ۔
راج کے علاقہ مین ڈاک کی حفاظت کیواسطے جمعیت ملازمان راج متعین
رہتی ہے اور بہت خرچ پڑتا ہے اس نظر سے کہ ہندوستانی ریاستین جنکے
علاقہ مین ہوکر ڈاک جاتی ہے ذمہ ور حفاظت ہین اور غارت ہونے پر
بمقدار قیمت کامل مال مفرورتہ کا تاوان دیتی ہین لازم ہے کہ پارسل بھیجنے
والے جب قیمت مال مرسلہ کسی خاص تعداد معینہ سے زیادہ ہو کسیقدر زیادہ
محصول دیگر قسم مال اور اوسکی قیمت سے مطلع کردیا کرین تاکہ راج سے اوسی
کے موافق حفاظت کا بہی زیادہ بندوبست ہوجایا کرے اگر یہہ سررشتہ براہ
واجب جاری ہوسکے تو یقین ہے کہ علاوہ اضافہ حفاظت منجانب راج کے
فرستندگان اسقدر بیش قیمت مال ڈاک مین بھیجنے سے باز ہین کیونکہ مختلف الحکومت
علاقہ مثل راجپوتانہ مین از بس پرخطر ہے سنہ ۱۸۶۸ع مین جے پور و اجمیر کے درمیان
سرحد کشنگڑہ پر لائن آمدورفت ڈاک بدلنے سے روپ نگر و ماد ہو پور کے
ڈاکخانجات غیر ضروری متصور ہوکر برخاست ہوئے اور ناوہ مین جدید ڈاکخانہ
مقرر ہوا ۔

جے پور کے ڈاکخانہ کے مکان کی تیاری عرصہ سے منظور ہوگئی تہی مگر روپیہ
نہونے سے تعمیر ملتوی تہی سنہ ۱۸۷۲ع مین تعمیر شروع ہوئی تخمینہ لاگت کپتان
جیکب صاحب نے بتعداد ۹۳۵۸ روپیہ تیار کیا تہا راجہ صاحب نے روپیہ
دینا منظور کرلیا مکان جب تک کہ گورنمنٹ ضرور سمجہے سررشتہ ڈاکخانہ کی بابت

رہیگا اور تاوقت قابض رہنے کے مرمت و اضافہ ضروری مکانات کا خرچ گورنمنٹ سے دیا جاویگا بعد تیاری مکان اوسمین دفتر جاری ہوگیا مگر اسقدر تنگ رہا کہ حال کی ضروریات کیواسطے بہی کافی نہین اور اسکے سواے کوئی اور ضرورت پیش آوے تو اوسکی بالکل کارروائی نہوسکے مگر یہہ حکام سررشتہ ڈاکخانہ کا قصور ہے کہ اون کے نقشہ کے موجب تیار ہوا ہے سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین ڈاکخانہ جے پور کے تحت مین ۳۸ ڈاکخانجات تہے اور ۷۰۰ میل سڑک پر ڈاک چلتی تہی—

سانبہر

یکم فروری سنہ ۱۸۷۰ء کو بموجب عہدنامہ ۲۰- اگست سنہ ۱۸۶۹ء کے سرکار انگریزی حصہ جے پور و جودہپور جہیل سانبہر پر قابض ہوئی پانی خشک نہونے سے اول سال مین نمک زیادہ پیدا ہوا ہے جب سے سرکار کا قبضہ ہوا ہے امن ہوگیا ہے پیشتر انواع محاصل کی شکایت رہتی تہی کہ علاقہ جے پور مین بہوم وغیرہ کئی طرح کے محصول لیئے جاتے تہے اب سب موقوف ہوگئے سنہ ۷۱-۱۸۷۰ء مین چار مرتبہ شکایت آئی کہ ٹہاکروں نے اپنے علاقہ جات مین نمک کی بہرتی پر ناجایز محصول لیا ہے مگر طول راستہ اور تحقیقات و بندوبست پر کہ اوسوقت تک بعض دور کے علاقون مین شاید انتقال قبضہ کا حال اچہی طرح نہین سمجہا گیا تہا اور ٹہاکران کا یہہ استحقاق قدیم الایام سے تہا لحاظ کیا جاوے تو یہہ شکایتین زیادہ نہین ہین اور یہہ مہاراجہ صاحب کے احکام تاکیدی اور خوش انتظامی کا نتیجہ ہے اکثر بڑے معاملات متعلقہ

ٹہیکہ مین جنکی نسبت وقت تقرر شرائط مین فروگذاشت ہوگئے تہے مہاراجہ
आदम صاحب حتی الامکان اسنر ضاے گورنمنٹ مین کوشش کرتے ہین مسٹر آدم
صاحب اسسٹنٹ کمشنر متعینہ سانبہر تحمل وخوش مزاجی سے انواع مشکلات
کو رفع کرکے اسلوبی سے کام انجام دیتے ہین۔

टोपोग्राफिकल پیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

سنہ ۱۸۶۵ع کے شروع سے اس ملک مین پیمایش کا کام جاری ہوا دو
मेलाविल سال کے رقبہ کثیر ملک کی پیمایش ہوگئی ملول صاحب مہتمم پیمایش حلقہ گوالیار
रणथम्भोर खंडार نے رنتھمبور اور کہنڈار کے قلعات کی پیمایش کیواسطے لکہا ان قلعون کی
نسبت یہان کے لوگون کو پردیسیون سے بڑا تعصب ہے کہ کسیکو اندر نہین
جانے دیتے ہین مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ وملول صاحب نے پیمایش
کے فواید مہاراجہ صاحب پر ظاہر کئے تو انہون نے فوراً حکم دیدیا اور ہردو
قلعات کی پیمایش بہ آسانی تمام ہوگئی شہر جےپور کی پیمایش ہوکر عمدہ
نقشہ پانچ سو فیٹ فی انچ پیمانہ پر لفٹننٹ صاحب نے تیار کیا ہے صاحبان
متعلقہ پیمایش کو راج سے ہمیشہ مدد ملی ہے اور بعض چہوٹے ٹہاکرون کے
علاقہ مین کہین کچہہ تکرار ہوئی تو راج سے انکو سزا ہوئی۔

معاملات علاقہ غیر

बवाई इंदरगढ़ اگست سنہ ۱۸۶۵ع مین تنازعہ موضع بوائی فیمابین جےپور و اندرگڈہ بحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر فیصل ہوا راج جےپور نے بوائی کے قلعہ کا

محاصرہ کرکے آمدنی دیہہ وصول کی اونکا دعوی اسطرح ہے کہ موضع
ببائی پر سنہ ۱۷۹۱ع تک اقرباسے خاندان جے پور کا قبضہ رہا ہے اگرچہ چند روز
کیواسطے رئیس اونیارہ کے قبضہ مین آگیا تہا مگر پہر مہاراجہ پرتاب سنگہ उनयारा
صاحب نے مالک حال کے بزرگون کو دیدیا اون مین سے ایک کی رئیس
اندرگڈہ سے رشتہ داری تہی اور وہ اندرگڈہ کا مقروض ہو گیا تہا
اس سبب سے اندرگڈہ والہ اوسکا دعویدار ہے ببائی کا خراج بجائے اندرگڈہ
جے پور مین داخل ہوتا رہا ہے ببائی والہ ہولی دسہرہ پر نذر دیتے رہے ہین
اور مہاراجہ صاحبون کی شادیون مین نیوتہ دیا ہے اندرگڈہ والون کا جواب
ہے کہ ہمارا قبضہ پیشتر سے ہے شنکر سنگہ کو مہاراجہ پرتاب سنگہ نے
دیا تہا مگر شنکر سنگہ جے پور سے مصیبت زدہ بہاگ کر آیا تہا
اوسکو رئیس اندرگڈہ نے پناہ دی اور بسر اوقات کیواسطے ببائی کی آمدنی
بتلا دی تہی قبضہ بدستور رکہا اور ادائے خراج کا بندوبست کیا سابقًا ببائی
پر محکم سنگوت یکجدی اندرگڈہ اور راڈون کا جنہین اندرگڈہ والہ نے خارج
کیا قبضہ تہا اور جب اونیارہ والہ ماتحت جے پور نے قبضہ کیا تب اندرگڈہ
نے فوج بہیجکر اونیارہ والہ کو بیدخل کیا اور سلطانوتون کا قبضہ کرایا اور
خراج اوس زمانہ سے پیشتر جب زوال سلطنت مغلیہ پر رنتہمبور جے پور کے
قبضہ مین آیا رنتہمبور کو دیا جاتا تہا اور اوسوقت سے مثل سابق خراج اندرگڈہ
جے پور کو اور ببائی کا بونلی کو حاکم رنتہمبور کے نام سے دیا جاتا ہے اور مضمون سند کا
بدستور وہی چلا آتا ہے اور اسیطرح نذر و نیوتہ دیا جاتا ہے اور مرہٹون کے

فساد سے اخیر صدی تک برابر اندرگڈہ کا قبضہ رہا ہے اور اندرگڈہ سنے اوسکی حفاظت مین زر کثیر خرچ کیا ہے اور مقدمات فوجداری و دیوانی کا فیصلہ اندرگڈہ مین ہوتا رہا ہے جے پور مین کبھی نہوا اور قلعہ مین اندرگڈہ کی فوج رہی اگر جے پور مالک ہوتا تو کبھی نہ رہنے دیتا رویداد سے ثابت ہوا کہ اگرچہ سلطانوت جے پور کے باجگذاری ہین مگر بباٹی اونکو مصیبت کے وقت مین اندرگڈہ سے ملا تھا اور شنکر سنگہ کا اپنی برادری سے مفرور ہوکر اندرگڈہ مین پناہ پذیر ہونا معتبر آدمیون کے بیان سے پایا گیا اور سند عطاے بباٹی عطیہ مہاراجہ پرتاب سنگہ اوسکے قبضہ سے تین سال بعد کی تحقیق ہوئی اور پچاس برس سے اندرگڈہ کا قبضہ بباٹی مین رہنا اور اوسکی ہر طرح حفاظت کرنا اور جب سرکار انگریزی کا راجپوتون کی ریاستون سے عہد ہوا اوسوقت سے اندرگڈہ کا قابض ہونا دریافت ہوا۔

اسواسطے موضع بباٹی جے پور سے اندرگڈہ کو دلوایا گیا بعد ازان اندرگڈہ نے بابت آمدنی دیہہ مذکور ایام قرقی بہ تعداد قریب نو ہزار روپیہ جے پور پر دعوی کیا کہ وہ بھی پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے دلانا تجویز ہوا مگر باوصف تحریرات متواترہ ہنوز ادا نہین ہوا۔

مئی ۱۸۶۹ء مین واسطے تصفیہ دعوی راج مارواڑ کے کہ بابت معاوضہ نقصان واردات ٹھاکران باغی راج مارواڑ پناہ پذیر جے پور کے کیا تھا صاحبان انگریز ہندوستانی کی کمیٹی مقرر ہوئی سیفیٹن ۲ مقدمات تعدادی صالکہہ لغایت ۱۸۶۱ء اس کمیٹی سنے بعد تحقیقات رعیان علاقہ مارواڑ کو چہارم یعنی ایک لاکہہ

دلانا تجویز کیا مگر یہہ امر کہ کہان سے دلایا جاوے بتجویز حکام پر منحصر رہا کہ بمنظوری
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و گورنمنٹ ہندوستان جے پور کے ذمہ قرار پایا اور
حکم ہوا کہ دو مہینے کے اندر وصول کیا جاوے اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش
ہو کہ جب تک باغی ٹہاکرون کو پناہ دینے کی اون کے اعمال کی بابت ذمہ دار
سمجہے جاوینگے اول مہاراجہ صاحب نے عدم حصول موقع جوابدہی و عدم
اطلاع یابی حکم کا عذر کیا مگر جب اونکو سمجہایا گیا کہ خود اونکا وکیل شریک کمیشن تہا
اور اوسکو جوابدہی کا موقع کامل حاصل تہا اگر جوابدہی مین کوتاہی ہوئی
یا اطلاع نہوئی تو اوسکا قصور ہے اب مقدمہ از سر نو پیش نہین ہوسکتا تب اونہون
نے واجب فیصلہ پر اقرار کرکے درخواست کی کہ اگر راج جودہ پور کو روپیہ
دیا جاوے گا تو راجپوتانہ مین مشہور ہوکر ریاست کا ہتک ہوگا اسواسطے
مدعیون کو دست بدست دیا جاوے چنانچہ جے پور کی یہہ درخواست منظور
ہوکر زر مجوزہ بتاریخ ۲۸- جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مدعیون کو دینے کے واسطے
ایجنسی مارواڑ مین بہیجا گیا-
سنہ ۱۸۵۱ء مین دیہات مشترکہ اور وجے پور کا دیر پا نزاع طے ہوا لفٹنٹ
ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ سال گذشتہ مین اس کام پر ममवट
متعین ہوئے تہے تعداد رقبہ و تشخیص قیمت اراضی و دیگر ضروری مراتب و حالات
موقع کپتان آیڈل صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور او رنیجر بیڈفورڈ صاحب پولیٹکل कौंडिल
ایجنٹ جے پور کی خدمت مین جب وے سرحد پر متفق ہوئے پیش کرے भेडफार्ड
کر دیگر تحقیقات کی مطلق ضرورت نہوئی اس فیصلہ سے ہر دو ریاستون کی

باہمی رنجش و نزاع کا کہ سابقاً فساد و خونریزی ہوچکی تھی یکلخت انسداد ہوگیا
اور فیصلہ بہی ایسا عمدہ ہوا کہ فریقین خوش و رضامند ہوگئے۔

पटियाला नाभा जींद

مقدمات وقوعی سرحد راج جے پور و ریاستہاے پٹیالہ و نابہہ و جیند واقع
قسمت اینجنسی ستلج کے واسطے جو مشکل واقع تہی اوسکے رفع ہونیکا بندوبست
ہوا اخیر مین یہہ قرار پایا کہ ان مقدمات کے واسطے جو مجموعہ قواعد ۱۸۴۲ء
مین مرتب ہوا تہا اوس پر بدستور عمل ہوتا رہے اور اب کہ قانون جدید
دربارہ سراغ برآری جو واسطے رہنمائی محکمہ جات پنجو کلار کے جاری ہوا ہے
عملدرآمد مروجہ سرحد پٹیالہ سے بہت مشابہ ہے دربار جے پور سے برضامندی
تصفیہ مقدمات کرنے مین پیشتر کی نسبت زیادہ کوشش ہوئی ہے اور سبب
توقف کو اگرچہ اہالیان پٹیالہ جے پور سے منسوب کرتے ہین مگر واقع مین طرفین
سے ہوتا ہے مگر باوجودیکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جیپور و صاحب کمشنر بہادر انبالہ
متواتر کوشش کرتے رہے ہین اس مجموعہ پر خاطرخواہ عمل نہین ہوا ہے۔
۱۸۶۸ء مین جے پور و الور کے درمیان عہدنامہ ہوا کہ مینہ یاسے مجرم سکنائے
دیہات واقع سرحد افسران موجودہ موقع طرفین کی طلبی پر گرفتار و سپرد
ہوجایا کرین اس تجویز سے بندوبست اچہا ہوگیا اگر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون
مین بہی ہوجاوے تو بہتر ہو۔
عدالت سانبہر ۱۸۷۰ء مین مقرر ہوئی اوسوقت سے صرف دو مقدمات مین
بحث پیدا ہوئی اور دونون مین گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۸۔ مارچ ۱۸۷۰ء
مشعر تقرر عدالت مذکور کے صحیح معنی سمجہنے کی تکرار رہی سوال یہہ ہے کہ جس

حالتین اوس حکم کے دفعہ ابتدائی مین اختیارات عدالت صرف اون مقدمات
کی نسبت محدود ہین جو نمک کی تیاری و فروختگی و بہرتی سے متعلق ہون دیگر
دفعہ خصوص ۳ کے بموجب اسسٹنٹ کمشنر کو بحیثیت جج عدالت سانبہر کے جرائم
محولہ دفعہ ۲ مجموعہ ضوابط فوجداری مین جب اونکا ارتکاب علاقہ مشترکہ مین
رعایاے جناب ملکہ معظمہ سے وقوع مین آوے اختیار تحقیقات وتجویز عطا
ہوئے ہین۔
ہر دو مقدمات مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حکم دیا کہ کل مقدمات خلاف
قانون علاقہ مشترکہ مین مرتکب اونکا خواہ کوئی ہو بشرطیکہ قواعد منضبط دفعہ ۳ و ۶
تمہدیہ سے کسیطرح متعلق نہون تحقیقات وتجویز کا اختیار راج کو ہے چنانچہ
اسپر عملدرآمد ہے۔

شیخاوالی

جس زمانہ مین سجے پور مین راجی بہٹیانی جی صاحبہ اور راول بیری سال وغیرہ
ٹہاکران کے درمیان اختیارات انتظام راج کی بابت نااتفاقی تہی شیخاوالی مین
چند زبردست سردار تہے لچھمن سنگہ راؤ راجہ سیکر ابہی سنگہ اور بعد ازان
بختاور سنگہ راجہ کہیتڑی شیام سنگہ ٹہاکر بساؤ سرداران سیکر و بساؤ
راج جیےپور کے معاملات مین بہت شریک ہوتے تہے اور اکثر اوقات مثل
دیگر شیخاوتون کے راجی صاحبہ کیطرف رہتے تہے شیخاوتون کے موافق
ہونے کا یہہ سبب تہا کہ راج کی ناراضگی سے اونکا کچہہ نقصان نہین ہو سکتا
تہا اور وزیر کے ظالم و بے ایمان ہونے مین اون کا فایدہ تہا کیونکہ جسقدر

وہ بے ایمان ہوتا او سیقدر اونکی غارتگری و اخذ مصادرات وغیرہ پر چشم پوشی کرتا تھا۔

دربار جے پور ٹھاکران صاحب قلعہ شیخاواٹی سے مال مسروقہ مین علانیہ چہارم حصہ لیتا تہا اور بالعوض اوسکے اونکے اعمال قبیح کی پردہ پوشی کرتا تھا ان موجبات سے ملک مین روز بروز غدر ہوتا گیا اور انجام مین بہترین تدبیر انسداد فساد کی نسبت رپورٹ کرنے کیواسطے ایک صاحب کی تعیناتی ضرور ہوئی چنانچہ کرنل لاکٹ صاحب اس کام پر متعین ہوئے سنہ ۱۸۳۲ع مین اونہون نے دورہ کیا اونکی رپورٹ پر نصیر آباد سے فوج انگریزی مع توپخانہ و سوار دکہنے شیخاواٹی مین قلعہ شکنی کیواسطے متعین ہوئی اور اس کام کو بخوبی انجام دیا باشندگان شیخاواٹی کو جو ابتک غارتگری سے دفع الوقتی کرتے تہے اور جنکے ملک مین پیداوار کی زمین نہین معاش مستقل بہم پہونچانے کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ چہہ رسالجات تہتر تہتر سوارون کے مشہور ڈاکوا اور رہزنون مین سے بہرتی کیئے جاوین اس فوج کے مصارف کیواسطے علاوہ خراج معینہ راج جے پور محصول جدید مثل فوج خرچ مرہٹون کے سرداران ملک پر لگایا گیا اور اونہون نے اس محصول کا اپنی مفلس رعایا کے واجب الادا جمع مین اضافہ کیا یہہ محصول بتعداد [illegible] تہا اسمین سے [illegible] بیکانیر سے وصول ہوتا تہا کہ اوس علاقہ کے بیداوت راجپوت غارتگرون کے بہی دو رسالجات بہرتی ہوئے تہے اور باقیماندہ لہ صحصہ شیخاوتون کے ذمہ رہا اس فوج کو کرنل فوسٹر صاحب نے بہرتی کیا تہا سنہ ۱۸۳۵ع مین فوج انگریزی بہی

लाकट

बीदावत

फोसटर

برخاست کی گئی ۱۲۷۱ھ ۱۸۳۴ء مین دو رسالجات اور دو توپین زیادہ کی گئین اور
سجے پور کی دو کمزور پلٹنین کہ ہر ایک مین دو دو توپین تہین اور شامل ہوئین
اسطرح یہہ کل فوج جسمین ایک رجمنٹ سواران دو پلٹنین پیادگان اور ایک
توپخانہ اسپی جہہ توپونکا تہا بہ تحت حکومت لفٹنٹ فوسٹر صاحب جنکو راج جیپور
سے لفٹنٹ میجر کا لقب ملا تہا راج جےپور کو سپرد ہوئے —

میجر فوسٹر صاحب کی زبردست حکومت سے فوج بہت آراستہ ہوئی اور راس بہادر
حاکم اور اوسکے بیٹون کے اہتمام سے اکثر نمایان کامونکا انصرام ہوا کرنل
فوسٹر صاحب کی محنت و جانفشانی سے ملک شیخاواٹی مین غارتگری بالکل موقوف
ہوگئی اور ملک مین رہزنی و ڈکیتی کے انسداد سے ایسا امن ہوگیا کہ پیشتر
کبہی نہوا تہا اس فوج کا کل خرچ مع ضروری مصارف کے تین لاکہہ روپیہ
سالانہ کا ہوا کہ بعد منہائی فوج خرچ مذکورہ صدر کے جےپور کے خزانہ سے
دیا جاتا تہا علاوہ افسری فوج کے میجر فوسٹر صاحب کو شیخاواٹی مین مجسٹریٹی کے मैजिस्ट्रेटी
اختیارات بہی حاصل تہے اس سبب سے میجر صاحب اور منتظمان راج اور
ٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان جو پہلے سے ہی بوجہہ اداے فوج خرچ تنگ
تہے نااتفاقی پیدا ہوئی آخرکار جب نااتفاقی زیادہ ہوئی اور ملک شیخاواٹی
مین امن ہوجانے سے اسقدر فوج کا رہنا غیرضروری ہوگیا اور زیادتی
خرچ سے راج جےپور مین زیرباری ہوئی تو برگیڈ مین تخفیف ہوئی دونون ब्रिगेड
پلٹنین ملاکر ایک کردی گئین کہ اب ۱۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مشہور
ہے اور اوسکا خرچ سرکار انگریزی کے ذمہ ہوکر فوج خرچ معاف کیا گیا

اور رجمنٹ سواران اور توپخانہ موقوف ہوئے —

یہہ تجویز ۱۸۴۳ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد ملک شیخاواٹی کا انتظام راج جیپور کے اہتمام سے رہا ٹہاکرون نے رفتہ رفتہ اپنا قدیم پیشہ غارتگری و رہزنی کا اختیار کیا اور متواتر وارداتین کرنے لگے ملک کی بدانتظامی کی شہرت ہوئی اور مشہور ٹہاکر جو سابقًا بارو ٹہیہ ہوئے تہے اور اب اپنے گہرون مین آباد بारेठया ہوگئے تہے شریک واردات اور مجرمان بدپیشہ کی پناہ دہی کے مرتکب ہوئے آخرکار موسم سرما ۱۸۴۶ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے شیخاواٹی کا دورہ کیا جہونجہنون مین کل ٹہاکرون کو جمع کیا اور اونکو ملک کے لوگون کی بداعمالی سے آگاہ کرکے انسداد جرایم کے واسطے ہدایت کی اور یہہ بہی کہ اون کی رعایا مین سے جو کوئی غارتگری وغیرہ جرایم کا مرتکب ہوگا اوسکے اعمال کی بابت ٹہاکر لوگ ذمہ ور سمجہے جاوینگے اور حسب خواہش صاحب موصوف مہاراجہ صاحب نے حکم بنام ناظم جاری کرکے اقرارنامجات ذمہ وری نیک چلنی رعایا لکہوائی مگر ایسی عارضی و نرم تدبیرون سے شیخاواٹی و مارواڑ وبیکانیر کی ابتری و خرابی کا انتظام مشکل تہا اس ملک کے باشندے قدیم سے غارتگری و بدترین جرایم کے مشتاق ہین دور دور تک وارداتین کرتے ہین اور حصہ مال مسروقہ دیگر سردارون کے پاس پناہ پذیر رہتے ہین علاوہ اسکے مجرمون کو قرب وجوار کی ریاستون مین پناہ ملنے سے راج کی تدبیرات انتظام پیش نہین جاتی ہین اس پناہ دہی و عدم استعانت باہمی ریاستہاے و عدم سپردگی مجرمان سے بڑی مشکل ہوتی ہے انتظام شیخاواٹی

ہین دربارجے پور نے کمال کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل
نہوا اور اسی اثنا رمین یہہ بہی دریافت ہوا کہ محکمہ استیصال ٹہگی و
انسداد ڈکیتی کی ایجنسی آبو مین رہنے سے انسداد ڈکیتی و غارتگری مین
بڑی دقت عاید ہوتی ہے اسواسطے مناسب نظر آیا کہ شیخاوٹی کی سرحد کے وسط مین سجان گڑہ میں सुजानगढ़
کہ سرحد مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی پر واقع ہے ایک صاحب انگریز
بالاستقلال متعین کیئے جاوین چنانچہ کپتان پولٹ صاحب متعین ہوئے पोलट
اور بطور اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل و نیز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل
استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی انتظام ملک و انسداد جرایم غارتگری وغیرہ
کا کرنے لگے راج کے سررشتہ گیرائی کا عملہ بجمعیت کثیر اون کے تحت مین
متعین ہوا اور اہلکاران سررشتہ مذکور کی ہدایت کے واسطے بہت صاف
و باضابطہ و پسندیدہ مجموعہ قواعد درباب امداد و اعانت کپتان پولٹ صاحب
راج سے جاری ہوکر اوسپر بخوبی عمل ہوا۔

بدنظمی شیخاواٹی کے سببون مین ایک بڑا سبب یہہ ہے کہ وہان کے ٹہاکر و
سردار راج کی تدبیرات انتظام مین مخالفت و لاپروائی کرتے ہین بعض اون
مین سے بطمع نفسانی صرف چشم پوشی نہین کرتے ہین بلکہ بانی شر و فساد
ہوتے ہین ان سردارون کو اپنے اپنے علاقہ مین ذمہ ور حفظ امن و عافیت
رعایا کرنے کی تجویز پر مہاراجہ صاحب کی جانب سے بذریعہ سزا دہی ٹہاکران
چوکڑی و ملسیسر و نول گڑہ کہ وقوعہ حال کی ڈکیتیون مین اونکی شرکت चौकड़ी मलसीसर
ثابت ہوئی بخوبی عمل ہوا اور اوسی سال مین کل مفسدون کو عبرت ہوکر नवलगढ़

ڈکیتی و غارتگری کا انسداد ہو گیا متفرقات ڈکیتی جنمین بلسیر چوکڑی اور نولگڈہ
کے ٹہاکرون کی شرکت ثابت ہوئی متعلق علاقہ غیر تہے اونکی تحقیقات محکمہ پنجوکلاء
ایجنسی مین ہوئی اس تحقیقات مین کوئی شکایت جو اونکو والیان راج جیپور
کی طرفداری یا خصومت یا بے انصافی کی ہوئی اوسکی گنجایش نہین رہی
شہادت کافی سے ثابت ہوا کہ وے ارتکاب جرایم مین فقط رازدار نہ تہے
بلکہ شریک و مرتکب ہوئے تہے اگرچہ محکمہ مذکور کو اون کے حق مین تجویز سزا
کرنیکا اختیار تہا مگر سنگینی جرم کی واقعی حقیقت اور سزا مناسب پاداش
جرم بطور راے لکہکر مقدمہ کو راج مین سپرد کیا گیا یہہ سپردگی کچہہ ٹہاکرون
کی عزت و رتبہ کے لحاظ سے نہوئی تہی مگر اس غرض سے کہ اونکو راج سے
سزا ہونے سے دیگر مفسدون کو راج کا خوف ہو اور راج کے اقتدار انتظام
شیخاواٹی مین تقویت ہو اسمین کچہہ نقصان نہوا راج نے بہی وہی حکم دیا
جو پنچایت وکلا سے تجویز ہوا تہا مگر ٹہاکران شیخاواٹی مین راج کے حکم سے
عبرت ہوگئی ٹہاکران مرتکب جرم کی جایداد قرق ہوئی اور اونکو زیر حوالات
رکہکر مہاراجہ صاحب نے بشرط نیک چلنی آیندہ معافی قصور اور واگذاشت
جایداد کا منشور کیا یہہ شرطیہ معافی بہی بہت مفید ہے کیونکہ اگر صرف سزا دہی
کا قاعدہ جاری رہے تو ٹہاکر لوگ امید معافی سے مایوس ہو کر بغاوت اختیار
کرین اور باروٹیہ ہو جاوین کہ اس صورت مین زیادہ فساد ہو
اسواسطے سزا دہی و معافی بشرط نیک چلنی آیندہ دونون بالاتفاق
فایدہ مند ہین۔

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین سرکار انگریزی کی مداخلت ملک شیخاوائی کی نسبت ایک اور مشکل پیدا ہوئی مہاراجہ صاحب نے عذر کیا کہ اس ملک کے کاروبار مین سرکار کی طرف سے خصوص تا وقتیکہ دربار کی تدبیرات نظم ونسق کا نتیجہ حاصل نہوا اور انقضاء مدت سے اوسکا امتحان نہوجاوے سرکار انگریزی کی طرف سے دست اندازی نکیجاوے مہاراجہ صاحب دیگر معاملات راج کی نظیر دیکر کہتے ہین کہ ہمارے راج کو اس ملک کے انتظام کا اقتدار کافی حاصل ہے اور سرکار انگریزی کی دست اندازی سے چھوٹے ٹھاکرون کو جو دربار کی حکومت کو اب بھی کم خیال مین لاتے ہین زیادہ تر خلاف ورزی دیدہ تعمیل احکام راج کا حوصلہ پیدا ہوگا پس بصورت دست اندازی سرکار کی ہم بدانتظامی آیندہ کی بابت جوابدہ نہون گے چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اس عذر کو واجب اور درست تسلیم کرکے معاملات شیخاوائی مین دست اندازی کرنا چھوڑ دیا۔

سیکر وبساؤ کے سردارون نے جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب کی ملازمت حاصل کی اوس وقت سے سب چھوٹے سردارون نے اون کے طریقہ کی پیروی اختیار کی اور اکثر ٹھاکرون نے جے پور مین آکر بہ اداے نذرانہ ماتم پرسی کی رسم کرائی سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین مہاراجہ صاحب نے شیخاوائی کے اونہین لوگون مین سے جو بدخواہ وسرکش سمجھے جاتے ہین ایک رجمنٹ سوارون کی اور ایک پیادون کی بھرتی کی یہی لوگ غارتگری کرتے تھے اب اونہین کو اوسکے انسداد کیواسطے رکھا گیا کچھ عرصہ تک یہہ رجمنٹین

بہ تحت ناظم اوسی ملک مین متعین رہین مہاراجہ صاحب انتظام شیخاواٹی کی ضرورت سے بخوبی آگاہ ہوگئے مگر اونکی مروت وحلم واجتناب تدبیرات سخت سے یہہ خوف ہوا کہ شاید بدمعاش لوگون کو یہہ گمان ہوجاوے کہ چاہے جیسا قصور کرین سزا نہوگی مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہہ تدبیرین بخوبی کارگر ہوئین اور غارتگری و دیگر سنگین جرایم کا ارتکاب بالکل بند ہوگیا بسبب اسکا براہ انصاف کپتان پولٹ صاحب کی لیاقت وتندہی وخوش تدبیری تھی مگر افسوس ہے کہ عین اوسوقت مین جب اونکی محنت وتدبیرون کا نتیجہ حاصل ہونے لگا تھا اور واقفیت عادات خلایق ومقامات سے اون کی زیادہ ضرورت ہوئی تھی وے اس ملک سے علیحدہ ہوئے ۔

انتظام شیخاواٹی کی دیگر قباحتون مین سے جنکی اصلاح ضرور تھی مقدم یہہ تھی کہ ناظم شیخاواٹی اور راج کے افسر محکمہ انسداد ٹھگی وڈکیتی کے درمیان نااتفاقی ہوگئی نہ معلوم یہہ نااتفاقی ذاتی عداوت سے پیدا ہوئی تھی یا اون کی خدمات واختیارات کے بصفائی تشریح نہونے سے بہرحال جو اصلاح مہاراجہ صاحب کو مدنظر تھی اوسمین بہت خلل واقع ہوا اگرچہ اسی طرح اہالیان سرشتہ استیصال ٹھگی وڈکیتی وحکام دیگر اضلاع کے درمیان بھی بوجہہ عدم صراحت اختیارات سرشتہ مذکور کے نفاق تھا مگر شیخاواٹی مین یہہ خصوصیت تھی کہ جو شخص افسر سرشتہ انسداد ٹھگی وڈکیتی ہوا وہ سابق مین شیخاواٹی کا ناظم تھا اور سنہ ۱۸۶۸ء مین اوس عہدہ سے برخاست ہوا تھا مہاراجہ صاحب کو اس حال کی اطلاع دی گئی اور

اونہون نے بندوبست مناسب کیا۔ تورا واڑی وشیخاواٹی کی جاگیرون
کے انتظام مین کسی طرح کمی نہوئی مگر جو کچھہ ترقی ہوئی وہ حکام انگریزی کی
زیادہ تر آمد و شد و تاکید سے ہوئی نہ کہ ٹھاکرون کی طبعی خواہش سے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اکثر ٹھاکرون سے جب وے بتقریب تشریف آوری
لارڈ میو صاحب بہادر جے پور مین آئے تھے ملنے کا اتفاق ہوا اور
بعض کی جاگیرون مین اونکا دورہ ہوا چند جاگیرین البتہ زیر بار تھین
مگر دیگر بہت دولتمند اور آسودہ حال تھین تجربہ سے معلوم ہوا کہ ملک
کی خلایق آسودہ وخوش تھی کسی طرح کے ظلم و تعدی کی شکایت نہین اس
سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ان سردارون کی حکومت اور انصاف جاہلانہ ہے
مگر اونکی رعایا کی خواہش وخیالات کے موافق ہے کہ رعایا بہت امن
وعافیت مین ہے اور مہاراجہ صاحب وٹھاکران شیخاواٹی کے درمیان
جو نااتفاقی وحسد مدت سے چلا آتا تھا وہ بھی رفع ہوگیا اور ٹھاکرون نے
بخوبی سمجھہ لیا کہ بجاے مقابلہ کرنے کے اپنے آقا کی رضاجوئی وخوشنودی
سے بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے ان صحرائی خراج گذارون سے پیش آنے
مین دربار کو یہہ ضرور خیال کرنا چاہئے کہ اونکے موروثی حقوق اور دستور مقررہ
قدیم مین دست اندازی ہونے سے اونکی خیرخواہی اور رضامندی بالکل
جاتی رہی ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کو بھی یہہ حال بخوبی معلوم ہے اور جہان
کہین اس سے انحراف ہوا ہے مہاراجہ صاحب کے کسی پردیسی یا ناواقف اہلکار
کی غلطی سے ہوا ہے چنانچہ حال مین ایسا کوئی اتفاق نہوا۔

علاوہ فایدہ کارروائی روزمرہ کے جس سے شیخاواٹی کو بڑا فیض پہونچا ہی
اوبراو سمین سب طرف سے امداد ہونیکی ازحد ضرورت ہے مہاراجہ صاحب
اوبراون کے خراج گذاروں کے درمیان اختلاط و محبت ہونے سے انواع
نتایج نیک حاصل ہوتے ہین مقدمات مسند نشینی کے طے ہونے مین دربار
کیطرف سے بہت سہولیت ہوگئی ہے سابق مین خواستگاران مسند نشینی مدت
تک بحالت غیر معین جے پور مین رہکر زیر بار ہوا کرتے تھے اب اون کی منظوری
و تقرر بہت جلد ہوجاتے ہین صرف ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین بارہ ٹھاکران کی مسندنشینی
منظور ہوئی اور مقدار نذرانہ بآسانی طے ہوگئے کیونکہ اوس کے واسطے
ایسے قواعد مقرر ہوگئے ہین کہ بحث و تکرار کی کچھہ گنجایش نہین رہی -
۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین نواب گورنر جنرل صاحب و شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب
کی تشریف آوری پر شیخاواٹی کے کل سردار جے پور مین موجود ہوئے اور
اونہون نے صاحبان ممدوح الیہ کی تواضع و مہمانداری مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی

کہیتڑی

کہیتڑی کی مختصر ریاست کا تعلق سرکار انگریزی سے بہت مدت سے رہا ہے -
۱۸۰۳ء مین راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی لارڈ لیک صاحب کے شامل
ہوا تہا اور کہیتڑی خود اختیار ریاست متصور ہوکر اوس سے معاہدہ ہوا کہ
اگر سرکار انگریزی اور راج جے پور کے درمیان نااتفاقی رہی تو کہیتڑی
سرکار انگریزی کیطرف متصور ہو جنگ مرہٹہ کے زمانہ مین راجہ نے اپنا ملک اور

فوج سرکار کو سپرد کر دیا اور اپنے بہائی کو مع راجپوت سواروں کے جنرل
مونسن صاحب کے ساتہہ مہم گجرات پر بہیجا عندالضرورت صاحب ممدوح راجپوتون | मानसेन
کہیڑی لب دریاے چمبل لڑکر مع اپنے افسر کے مارے گئے اس حسن خدمت
جلدو مین مین لارڈ لیک صاحب نے راجہ کہیڑی کو پرگنہ کوٹ پوتلی نوہزار | कोटपूतली
روپیہ سالانہ جمع کا عطا کیا اوس زمانہ کے استاد و مراسلات راجگان کہیڑی
بنظر صراحت مطلب نقل کیئے جاتے ہین۔

نمبر ۱ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام | गिरार्ड लेक
راجہ ابہی سنگہ بہادر والی کہیڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

مکاتبہ کہ متضمن بر تقدیم آئین رفاقت و دولتخواہی سرکار فیض آثار و حاضر
بودن نزد کرنل جارج بال صاحب بہادر وکپتان لوکین صاحب مع جمعیت سہ ہزار سوار و پیادہ | जार्ज बाल कप्तान लोकन
ابلاغ یافتہ بود موصول گشت حالات مرقومہ پیرایۂ انکشاف پذیرفت فی الحقیقت
ظہور این مراتب و شہود این مدارج مشعر حسنات و باعث مزید انبساط خاطر خود
است باید کہ بہمبرین نمط آیندہ ہم در بجا آوری رفاقت و نیکو بندگی سرکار
فیض آثار بدل حاضر و مصروف باید بود و انکہ احوال رفتن مرزا امیربیگ قلعدار
کوٹ پوتلی از طرف کرنل جارج بال صاحب بہادر کہ سابق سند مکان مذکور از
سرکار بنام ایشان حاصل گشتہ و نیز در باب رخصت ٹہاکر باگہہ سنگہ نزد خود
حاضر ماندن ہرجی رام ساہ در حضور مرقوم بود مفہوم گردید سابق بمقدمہ دخل
دہانیدن گڈہی کوٹ پوتلی چٹہی بنام کرنل جارج بال صاحب بہادر نوشتہ شدہ بود

یقین است که بهادر ممدوح عمل و دخل آن مهربان به گڈهی مسطور رسانیده
باشند و ٹهاکر مسطور را خلعت تفضلات داده رخصت نمودیم و بمقدمه خلعت
آن مهربان چکلتی به بهادر موصوف بر ڈاک خواهد رفت انسب که مدام به ترسیل
مراسلات خیریت و رویداد آن ضلع سرور افزا باشند زیاده چه نگارش رود

نمبر ۲ خط مشیر الدوله اعظم الملک کرنل جان گارڈ لیک صاحب بهادر فیروز جنگ
بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتڑی –

راجه صاحب بسیار مهربان سلامت

شرح اشتیاق مواصلت که خلاصه مطالبهاست از حد زیاده از آن در گذشته قلم محبت
رقم را بمدعا می آرد راحت القلوب احبا یعنی مکاتبه مسرت افزا وصول مهربانی آورده
کوائف مرقومه موضح و مشترح گردید آنکه در مقدمه کوٹ پوتلی که مفوض به آن مهربان است
در حال قلعدار کرنل جارج بال صاحب بهادر در گڈهی آنجا رفته نگاشته
بودند مهربانا سابق ازین در مقدمه برخاسته طلبیدن قلعدار مسطور و عمل و دخل
گذاشته دادن مردمان آن صاحب در گڈهی مسطور از آنجا بنام کرنل صاحب
مسطور نوشته رفته است و الحال نیز چکلتی جنرل صاحب بهادر بنام کرنل صاحب موصوف
همدرین باب نوشته رفته است خاطر جمع دارند بلاشبهه عمل و دخل مردمان آن
مهربان در گڈهی مسطور خواهد شد و از کاروانی و خیراندیشی و دلدهی آن مهربان
که منقوش خاطر جنرل صاحب بهادر است بسیار محظوظ و راضی هستند بهر عنوان
خاطر جمع باید داشت زیاده چه نگاشته آید –

نمبر ۳ خط کپتان برنارڈ صاحب بهادر کمینڈنگ ماده‌وگڈه بموجب حکم میجر تگرن بل صاحب

راجه صاحب مشفق قدردان کرمفرمای مخلصان سلمه الله تعالی

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت که خلاصه مطالب ماست مشهود ضمیر تودد تخمیر گردانیده می آید
دیروز خطی در باب فرستادن ٹهاکر کشن سنگه مع جمعیت و توپهای به نارنول و نشانیدن नारनौल
تهانه در شهر فرستاده شد مطالعه ساطعه در آمده باشد احوال این است که تهانه سرکار حضور
صاحبان انگریز بهادر در نارنول قایم است و مردمان علی نجول وغیره دیگر تعینات
شده اند لهذا مصدع خدمت میشود که به ٹهاکر کشن سنگه مرقوم فرمایند که مع جمعیت و توپهای
خود را به نارنول رسانند و در شهر بند و بست نمایند و هر گاه اگر بباید سرباز سازند
و تهانه سرکار را قایم داشته مددگاری نمایند و تهانه خود در نارنول بنشانند بعد
رسیدن ٹهاکر کشن سنگه به نارنول سردار دیگر را در فوج گذاشته خود راجه بیده
نزد این مخلص رسانند که این مخلص و ٹهاکر کشن سنگه متفق شده به کانوڑ بحضور میجر कानोड
جرن بل صاحب رسیده صلاح و مصلحت نموده بخت و نیز همه چیز گزارده خواهد شد
و مدام از مهربانی نامجات مع کار خدمات مسرور میفرموده باشند زیاده چه تصدیع
دیه تحریر ۳۰ ستمبر ۱۸۵۷ء ترجمه مضمون ظهری بخط انگریزی حکم میجر جرن بل صاحب
واسطه روانگی کشن سنگه بمقابله نراین راو دستخط برنارڈ صاحب ــ

نمبر ۴ خط میجر جرن بل صاحب بهادر بنام ٹهاکر کشن سنگه صاحب ملازم کهیتری

ٹهاکر صاحب مشفق مهربان مخلصان سلامت

بعد از مراسم اشتیاق ملاقات مسرت آیات که متجاوز از حد تحریر است مشهود ضمیر تودد تخمیر
میگرداند امروز از احوال فتح و نصرت دلاوران انگریز و کیفیت هزیمت خوردن مفسدان
کج آهنگ سرور و نشاط عاید حال گردید که شرح آن بقالب تحریر و تقریر نمی گنجد و

احوال تهوری و دلاوری آن مهربان بر جمهور انام شایع و آشکار احتیاج تکرار
و تذکار نیست و پیش از وقوع این فتح نوید آمیز کسے حروف ظاهرداری آن مهربان
ایمائے نکرده بودم لیکن آفرین صد آفرین بر تهوری و شجاعت آن مهربان که
حرف طمع بر بالاے طاق گذاشته و خیرخواهی سرکار کمپنی بهادر مقدم دانسته این
فتح عظیم را بظهور آورند و مقهوران را هزیمت دادند چنانچه فی الفور این تمامی حالات
بحضور جنرل صاحب و کرنل اکٹرلونی صاحب بهادر ظاهر کرده ام و در جواب
مخالف که آن مهربان این طور خیرخواهی سرکار انگریز بهادر بجا آورده اند یقین
که استحکام روابط اخلاص و اتحاد آن مهربان روز بروز ترقی پذیر خواهد شد
زیاده بجز اشتیاق چه به تحریر آید

بیت

خوش کارنامه ایست که آید بروی کار — این کار از تو آید و مردان چنین کنند

تحریر ۱۸ سپتمبر ۱۸۰۴ء

نمبر ۵ خط جنرل گراڈ لیک صاحب بهادر سپه سالار افواج انگریزی موسومه راجه
ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتری -

راجه صاحب بسیار مهربان سلمه

از نوشته کرنل واڈ واکرلونی صاحب حالات تردد نمایان و اخراج فیه ملاعنه یعنی جنوبیان
بدخصال و محل و دخل نمودن در نارنول دریافت گردید موجب کمال انشراح و ابتهاج گردید
چون آن مهربان مع متوسلان و منتسبان از روے صداقت صمیمی رسوخ ارادت نسبت
این سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بهادر دوام اقباله دارند بر ضمایر اقاصی و ادانی منقوش و
مرتسم است بلکه ضرب المثل جهانیان ان شاء الله تعالی بر وقت جلدوی این حسن خدمات با حسن الوجوه

جلوه گر خواهد گردید وقوع این فتح نمایان برآن مهربان و بر جمیع دولتخواهان و ترقی
سگالان این سرکار دولتمدار مبارک و میمون باد چون اینجانب مع عساکر فیروزی
در سکندره سه کروهی اکبرآباد مقیم و مخالف بانکبت قریب محاذی رخت ادبار
دارد و انشاالله تعالے عنقریب سزاے اعمال آن کوته اندیش در کنارش نهاده
میشود خاطر بهمه وجوه مطمئن دارند زیاده چه نگاشته آید پنجم ماه ستمبر ۱۸۰۳ع
نمبر ۶ ترجمه انتخاب چٹھی لفٹننٹ کرنل ایچ - ایل گارڈنر صاحب موسومه لارڈ لیک بهادر سپه سالار - सच सलगाईना
اکتوبر سنه ۱۸۰۳ ع مین بظهور طریقهٔ مخالفت راج جے پور کے روسا قرب و جوار
اپنے کل افعال علانیه سے همارے خلاف تهے هرچند باطن مین مرهٹون کے ظلم و
تشدد سے بریت حاصل کرنے کی تمنا رکهتے تهے جس زمانه مین مرهٹون کے کمپو
میدان جنگ مین آماده کارزار تهے روساء مذکور انجام لڑائی کے منتظر و نگران
تهے اوس حالت مین مجهکو مناسب و مستحسن معلوم هوا که کسی نامی رئیس کو ایسی ترغیب
دیجاوے که وه برملا اپنی متابعت سرکار انگریزی کی نسبت ظاهر اور نمایان
کرے اور یهه یقین تها که اوسکے رویه کو دیکهکر اور بهی ویسا هی طریقه اختیار
کرین گے میرے اور راجه ابهی سنگه والی کهیتڑی کے درمیان که راجه موصوف
ملک شیخاوالی کا دولتمند اور زبردست راجپوت رئیس هے محبت تهی اور
یهه دوستی میدان کارزار مین ساتهه رهنے سے پیدا هو کر به تبادله دستار
مستحکم هوئی تهی حسب درخواست میرے اور صرف به اعتبار فهمایش میرے
اکتوبر سنه ۱۸۰۳ ع مین علم انگریزی فصیل کهیتڑی اور راجه موصوف کے دیگر

قلعات پر نصب ہوا اور میری چٹھی کے ذریعہ سے راجہ نے اپنا وکیل مع تین سو
راجپوت سوار کے صاحب سپہ سالار کے لشکر مین بھیجا اس اولین ثبوت متابعت
سے جو فواید سرکار انگریزی کو حاصل ہوئے اور روسا قرب وجوار پر اثر پیدا
ہوا اونکی خوبی تشخیص کرنے مین ادراک نہین کر سکتا کہ سرکار نے بجلدوے
خیر خواہی راجہ ابھی سنگہ کو کوٹ پوتلی کا زرخیز پرگنہ عطا کیا اور راجہ موصوف کو
افادہ دوبالا یہہ ہے کہ پرگنہ مذکور اوسکے ملک سے ملحق ہے۔

نمبر ۷ خط جنرل جرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام راجہ
ابھی سنگہ صاحب والی کہیتڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

कानौड नारनौल درینولا بدریافت آمدہ کہ مزاین رائو از شورہ بختی خود در ضلع کانونڈ و نارنول وغیرہ
گروہ متفاوت پژوہ فراہم کردہ ہنگامہ آراست و بسبب مہم روبکار کہ پیش نہاد
اعالی سرکار دولتمدار است درین ہنگامہ باستیصال جمعیت مقہور کہ زیر قلعہ دیگر
پناہ گرفتہ است رسیدن عساکر منصور دران ضلع متعذر انشاء اللہ تعالے زود
از تنبیہ وگوشمال آن نافرجام ہمیکہ فراغت دست میدہد پلٹن ہاے جرار و
گران بہ تدارک آن ملعون خواہد رسید چون خلوص و اتحاد و یکجہتی و یکتادلی
آن مہربان نسبت سرکار دولتمدار ممدوح برضمایر اعالی سرکار صاحبان عالیشان
منقش و مرتسم است و یقین است کہ در امریکہ موجب سرسبزی سرکار ممدوح
خواہد بود دران سرسبزی خود انگاشتہ اجتہاد موفور بتقدیم خواہند رسانید
لہذا بقلم اتحاد می آید کہ آن مہربان باتفاق وصلاح مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ

بہادر جمعیت خود را فراہم ساختہ بتنبیہہ و گوشمال بلکہ استیصال آن بدخصال

قسمے کہ خواہد شد سعی موفور بعمل آرند و آن ضلع را از لوث وجود آن بدفرجام

خالی و مصفا سازند کہ موجب خوشنودی اینجانب و استرضائے ضمائر اعالی

سرکار معظم الیہ خواہد بود و رسد رسانی از ہر جنس ضروری کہ جہت قاعگیان کالونڈ

ضرور است ذمہ خود شناختہ توقف و اہمال را جایز ندارند کہ جواب باصواب

این سعی نزد این جانب زود ارسال دارند اینجانب را خواہان خیریت تصور نمودہ

از مژدۂ خیریات مسرور الوقت میساختہ باشند زیادہ چہ نگارش رود تاریخ

۲۳ - مئی سنہ ۱۸۵۰ء —

نمبر ۸ خط لارڈ جنرل گارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار بنام راجہ ابھی سنگہ صاحب بہادر

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

خط بہجت نمط وصول سابہجت نمودہ بر مندرجہ آگہی ساخت آنچہ مرقوم نمودہ

کہ جمعیت دو صد سوار و ہمین قدر پیادہ جہت اخراج نراین راؤ مامور نمودہ

شامل فوج فیروزی کہ بسرکردگی میجر بٹلن بل صاحب بہادر در ضلع کالونڈ

مامور باخراج مقہور مذکور است کردہ شد کہ اگر اجازت اینجانب باشد جمعیت

دیگر فرستادہ شود وصول سابہجت شمول نمود بر مندرجہ آگہی دست داد

لہذا بقلم اتحاد می آید کہ چون زیادہ جمعیت ضرور نیست ہمین قدر جمعیت

کہ رسید کافی است بالفعل فرستادن جمعیت را بہ اجازت اینجانب باید داشت

زیادہ چہ نگارش رود —

نمبر ۹ سند عطائے پرگنہ کوٹ پوتلی موسومہ راجہ ابھی سنگہ صاحب بہادر

دستخطی و مہری صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک
صاحب بہادر سپہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہی
و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی خاص شاہ عالم بادشاہ
غازی ـ

متصدیان مہمات حال و استقبال وچودھریان و قانونگویان و زمینداران و رعایای
سکنہ پرگنہ کوٹ پوتلی سرکار نارنول صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد بدانند چون
سابق ازین پرگنہ مذکور در ٹھیکہ استمراری بنام راجہ ابھی سنگہ از سرکار مقرر بود
و لغایت آخر سنہ ۱۲۱۳ فصلی وجہہ مقرری از راجہ موصوف داخل خزانہ سرکار
دولتمدار گردید و آیندہ را از ابتدای سنہ ۱۲۱۴ فصلی پرگنہ مذکور در بست مع
مال و سایر بجمیع وجوہ براجہ مذکور بسبیل دوام نسلاً بعد نسلاً از حضور معاف و
مفوض گردید بوجہی من الوجوہ اہالی سرکار را در طلب بالواجب سرکار مواخذہ
نیست و نماندہ و حاصلات آنرا راجہ مسطور خود متصرف باشد فاما شروط برین
معنی کہ کمک از سرکار گاہے طلب نسازد و خود با جمعیت خود بند و بست مکان نماید
و نیز در دولتخواہی و خیر اندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز دام اقبالہ مصروف
باشد می باید کہ آن ہا راجہ موصی الیہ را معافی دار مستقل دانستہ نوعی من النوع
در تابعداری و اطاعت و ادای بالواجب پیش موصی الیہ حاضر بودہ دقیقہ
از دقایق خیرخواہی مہمل و معطل نگذارند و سبیل موصی الیہ آنکہ رعایای
سکنا انجا را از حسن سلوک خود راضی و آباد سازد و از ظلم و تعدی و بدعت
ہای تازہ کہ موجب ویرانی و بربادی رعایا است اجتناب ورزد و چنان

سلوک نماید که احدی نالشی از ظلم و تعدی او به حضور نه آید و در امنیت
طرق و شوارع و محافظت مسافرین و مترددین سعی موفوره بکار برد که بخوبی
و کشاده پیشانی و فارغ البالی بلا وقت آمد و رفت می نموده باشند درین باب
تاکید مزید دانسته حسب المسطور بعمل آرند مرقوم ششم ماه اپریل ۱۸۰۷ء مطابق شانزدهم
محرم سنه ۱۲۲۲ هجری -

نمبر ۱۰ خط اے سیٹن صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی موسومه راجه ابهی سنگه सीटन
صاحب بهادر نواب مستطاب معلی القاب عالیجاه والا قدر رفیع بارگاه گورنر
جنرل لارڈ منٹو صاحب بهادر دام افضاله که از امرائے عالیشان و سرداران عالی मिंटो
اقتدار سمو المکان ولایت انگلستان اند درینولا از حضور پر نور بادشاه
جمجاه کیوان بارگاه انگلستان بعهده ریاست ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز
بهادر متعلقه کشور هندوستان بدار الامارت کلکته نزول اجلال فرموده اند
چون سر جارج بارلو صاحب بهادر بیرونٹ کارهاے ممالک محروسه سرکار सर जार्ज बार्लो बैरनट
دولتمدار بخوبی سرانجام داده انتظام فرموده اند در ولایت نهایت نیکنام و
مورد تفضلات بادشاهی بوده تمغائے امرائی یافته در انتظام ممالک محروسه
مذکور شامل صاحبان عالیشان صدر کلکته خواهند ماند و طوریکه نواب صمصام الدوله
اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپهسالار
فتح جنگ و دیگر صاحبان عالیشان بحق آن مهربان نظر مهربانی و تفضلات
میداشتند نواب مستطاب گورنر بهادر ممدوح نیز تفضلات و عنایات بحال
آن مهربان مبذول و مرعی خواهند داشت خاطر مطمئن و جمع باد زیاده چه

۲۱ اگست سنہ ۱۸۰۷ء۔

نمبر ۱۱ خط لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان بنام راجہ بھگ سنگھ صاحب بہادر۔ मिंटो

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ مسرت افزا متضمن بسرور و انبساط خاطر آن مہربان از دریافت خبر ورود اینجانب در دار الامارت کلکتہ بعہدہ ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند و اظہار مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی ایشان نسبت بہ سرکار موصوف و اینکہ ہرگاہ در مقدمات صاحب عالیجاہ رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان لارڈ لیک صاحب بہادر فتح جنگ سپہسالار بہ ایشان ایما میکردند بوجہ احسن بسرانجام آن می پرداختند بحال ہم آنچہ از حضور اینجانب ایما صادر خواہد شد بتقدیم آن خواہند پرداخت موصول مطالعہ گردید مسرور و مطلع ساخت از آنجا کہ آن مہربان خیرخواہ بلا اشتباہ این سرکار اند درین صورت یقین است کہ از دریافت خبر مزبور زیادہ از دیگران خورسند و شادمان شدہ باشند و مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی آن مہربان نسبت بہ سرکار موصوف زیادہ از آنکہ نوشتہ اند منقوش و مرتسم خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم ودولتخواہی در امور این سرکار حسب ایما صاحب عالیجاہ موصوف از طرف آن مہربان دلیل بر کمال خلوص محبت و اخلاص ایشان متصور شدہ و نظر بر حسن ارادت و شوق مودت آن مہربان یقین قوی است کہ آیندہ ہم در ہرگاہ در ہر امریکہ ازین طرف ایما خواہد شد

به انجام آن از دل مصروف خواهند گردید شایسته اخلاصمندی آنست که اینجانب
را پیوسته خواهان خیریت ها دانسته مدام بارقام مکاتبات محبت آیات مسرور و
شادکام میساخته باشند زیاده چه برطراز د مرقوم ۲۱ - ماه نومبر ۱۸۴۸ع -

نمبر ۱۲ خط اونرایبل هلروبارلو صاحب بهادر ریزیڈنٹ بنام راجه ابهی سنگه
صاحب بهادر —

श्रीआनरेबिल हेलरो वारलो रैजीडेन्ट

راجه صاحب بسیار مهربان دوستان سلامت

مکاتبه بهجت طراز متضمن اظهار مراتب خیراندیشی و دولتخواهیها نسبت به سرکار انگریز
بهادر و اینکه هرگاه در مقدمات از طرف صاحب عالیجاه رفیع جایگاه صمصام الدوله
اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک صاحب بهادر فتح جنگ سپه سالار به
آن مهربان ایما رسید ایشان باحسن الوجوه بسرانجام آن میپرداختند و الحال هم هرچه
از حضور ایما خواهد شد بتقدیم ان خواهند پرداخت وصول نموده مسرور موفور
و بمندرجه مطلع ساخت مراتب خیراندیشی و دولتخواهی آن مهربان نسبت بسرکار
موصوف بخوبی منطبع و منتقش خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواهی در
امور این سرکار بر حسب ایما صاحب عالیجاه موصوف از طرف آن مهربان بر کمال
مصروفیت خاطر ایشان در باب استرضا و خوشنودی اهالی این سرکار متصور
شده و نظر بر حسن ارادت و رسوخ محبت آن مهربان یقین کلی است که آینده
هم در هر امرے که از ینطرف خواهد شد به انجام آن از دل مصروف خواهد گردید
شایان خلوص مودت و وثوق آن ست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریتها
دانسته مدام به ارقام مکاتبات بهجت آیات مسرور و شادکام می ساخته باشند

زیاده چه بسط رانده مرقوم ۲۱ - نومبر سنه ۱۸۱۰ء مطابق ۲۰ - رمضان سنه ۱۲۲۵ هجری

نمبر ۱۳ خط زبده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان
بارگاه انگلستان اشرف الامرا لارڈ منٹو صاحب بهادر گورنر جنرل ناظم ممالک
محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هند بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر
والی کهیتڑی مرقومه ۱۰ - مئی سنه ۱۸۱۲ء مطابق ۲۷ - ربیع الثانی سنه ۱۲۲۷ هجری -

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن خورسندی خاطر آن مهربان بدریافت خبر سعادت انگیز
اینجانب بدارالاماره کلکته و نوید فتح و فیروزی این سرکار دولتمدار با دیگر مراتب
دولتخواهی و خیر اندیشیها موصول گشته مسرور و مشغوف ساخت از آنجاکه آن
مهربان از دولتخواهان و فاکیش سرکار موصوف اند درینصورت یقین هست که از
जावा ادراک خبر مزبور و نوید فتح جزیره وسیعه فرانسیس موسوم به جاوا مع جزایر متعدده
تابع آن که از فضل ایزدی و تائیدات سرمدی نصیب اولیاے دولت ابد مدت
این سرکار شده خبر اند و از فراوان مسرت و انبساط شده باشند و از تمام تهنیت
از دلائل عقیدت و ارادت آن مهربان متصور گشت و مراتب دولتخواهی هاے
آن مهربان از تحریر شهامت و عوالی نهمت ابهت و معالی منزلت منتظم الدوله
मटकाफ مختار الملک مٹکاف صاحب بهادر صولت جنگ دریافت شده ذریعه خورسندیها
گردید رجا که اینجانب را پیوسته خواهان خیر و خوبیهاے خود انگاشته
بارقام آن مسرور و شادکام می نموده باشند زیاده چه بسط رانده -

चार्ल्स थ्यो फलस मटकाफ نمبر ۱۴ خط مسٹر چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی

۱۷ جولائی سنہ ۱۸۱۲ء بنام راجہ ابھی سنگھ صاحب بہادر

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ متجاوز الحصر بیان است مشہود خاطر
تودود ذخایر گردانیده می آید مکاتبہ مسرت افزا متضمن حصول مواصلت کرنل
صاحب والامناقب کرنل پیرول صاحب بہادر رونق تمد شدن خود درباب پرول
سرانجام رسد وغیرہ اسباب بر وفق ایما صاحب ولحوق تکفرات باستماع
حکم موقوفی کوچ فوج وقضایای ٹھاکر شیام سنگہ از مخالفت برادران خود
کہ سرکار سوائی جے پور بسبب کشیدگی سابق خصوصاً از رسیدن چھاونی
بھاڑاواس وشامل شدن در فوج انگریزی بنا بر ٹھاکر مذکور زیادہ تر بھاڑاواس
مکدر بوده باغوای مخالفان اراده خلش خواهند ساخت واظهار مراتب
دولتخواہی وخیرسگالیہای نسبت بہ این سرکار وصول بہجت شمول نموده
انشراح وانبساط از حد گذرانیده و بر مضامین تودد تضمین آن مشروحاً
اطلاع دست داد آن مشفق کہ حسب ارقام این مخلص شامل فوج انگریزی
گردیده بہ تقدیم مراتب خیرخواہی ها پرداختند حسن ارادت وعقیدت آن
اخلاص نشان نسبت بہ این سرکار جلوه استحسان پذیرفت وصداقت واتحاد
آن مہربان زیاده از سابق بر صفحات ضمایر صفا مظاہر اہالیان سرکار مرتسم و منقش
گشت دوستدار را انقدر معلوم نبود کہ آن مشفق بہ این زودی تا بمقام
چھاونی رسیده شامل افواج خواهند شد از راه خیرخواہیها کہ بہ تعجیل عجیل
پرداختند موجب وفور مسرت ها گردید مخالفت برادران آن مشفق وکشیدگی

خاطر مهاراجه جی پور که از پیشتر نسبت به آن مهربان متحقق است امر ناجایست
واگر الحال بسبب شمول افواج به تجدید منافقت و معاصمت در پیش آمد اولاً
درین امر که محض بنا بر تدارک فتنه و فساد بوده صرف کشیدگی مهاراجه صاحب
ازان مهربان بمقیاس قیاس نمی گنجد و بر تقدیر ظهور آن درین باب بمبالغه
تمام ارقام خواهد یافت یقین که مهاراجه صاحب موصوف را نظر باخلاص فیمابین
سرکارین که بوجهه اتم مضبوط و مربوط است پاس نوشته این مخلص خواهد شد
و کشیدگی سابق در حال رفع میتواند شد باقی خیریتهاست و از نویدات عافیت
مزاج تودد و انشراح مسرور و منشرح می نموده باشند زیاده مسرت باد۔

نمبر ۱۵ اقرارنامه راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه به سرکار
دولتمدار کمپنی انگریز بهادر آنکه بخلوص خالص و رسوخ کامل توسل سرکار
دولتمدار اختیار نموده اقرار می نمایم که بطوریکه اطاعت مهاراجه جی پور خواه
بمعامله گذاری و یا از جمعیت موجوده خود می پرداختم از صفائی خاطر و صداقت
قلب در متابعت سرکار کمپنی انگریز بهادر حاضر خواهم ماند و تبقدیم اوامر
سرکار دقیقه از دقایق اتباع فروگذاشت نخواهم نمود بنابرآن این چند
کلمه بطریق اقرارنامه نوشته داده شد که حجت ساطع باشد مرقوم تاریخ
۲۱ جنوری سنه ۱۸۱۸ ع۔

نمبر ۱۶ تسلی نامه سرکار کمپنی بهادر بنام راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه
بمهر و دستخط چارلس تهیافلس متکاف صاحب بهادر مرقوم ۲۱ جنوری
سنه ۱۸۱۸ع چون راجه ابهی سنگه بهادر و کنور بختاور سنگه باظهار توسل

سرکار اقرار می نماید که بر حسب اطاعت خود پیش مهاراجه جےپور در زمنات بدست
سرکار کمپنی انگریز بهادر خواهم پرداخت بنا بر آن نظر بر رسوخ ارادت
راجه موصوف و کنور موصی الیه ارقام می رود که اگر بحسب اتفاق مهاراجه
جےپور را با سرکار انگریزی میانی یگانگت و اتحاد مستحکم نگردد راجه موصوف
و کنور معزز الیه و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً از متوسلان این سرکار خواهند
بود و بموجب اقرار شان بعمل خواهد آمد و در صورت تاسیس اساس یکجهتی
فیما بین سرکار انگریزی و مهاراجه جےپور راجه موصوف و کنور معزز الیه
بر حسب اجازت بدستور در تابعداری راجه جےپور خواهند ماند و درین صورت
هم سرکار حامی و حافظ معزز الیهما خواهد بود و راجه موصوف و کنور موصی الیه
و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً مشمول عواطف سرکار خواهند ماند—

نمبر ۷ اخط سر چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی بنام
راجه ابهی سنگه صاحب بهادر—

راجه صاحب مشفق مهربان دوستان سلمه الله تعالی
بعد اشتیاق مواصلات موفور المسرت که متجاوز از حصر و البیان است مشهود
خاطر تو دود نمایر گردانیده می آید رسوخ و ارادت آن مشفق نسبت به سرکار
فیض آثار که از قدیم متحقق و ثابت است اظهر و در ینولا از آمدن کنور صاحب
مهربان کنور بختاور سنگه صاحب بهادر که بلقاے فرحت انتمائے خود مسرور
داشته بتقدیم لوازم دولتخواهی پرداختند زیاده تر از سابق منقوش و
مرتسم خاطر صفا مظاهر گردید از آنجا که فیما بین سرکار دولتمدار و مهاراجه

صاحب عالیشان سوائی جگت سنگه بهادر روابط یگانگت و یکجهتی انضباط
واثق گرفته آن مشفق هم ازین امر مطلع باشند و از طرف سرکار خاطر را قرین
بهجت دارند که همه جهت مشمول عواطف خواهند ماند و سرکار را در امر واجب
حفظ وحمایت آن مشفق ملحوظ و منظور خواهد بود باقی مراتب از اظهار کنور
صاحب واضح خاطر تو د و مظاهر خواهد گشت و آینده دوستدار را همواره
مصروف دوستیها انگاشته به ترقیم رقایم خاصت شمایم مسرور بخش سطحی نموده
باشند زیاده بهجت ها بروفق مرام باد

نمبر ۱ پروانه دستخطی جنرل داود اکٹرلونی صاحب بهادر رزیڈنٹ
دهلی چودهریان وقانونگویان پرگنه کوٹ پوتلی بدانند در ینولا باظهار
وکیل راجه صاحب مشفق راجه ابهی سنگه بهادر دریافت شد که ایشان
رعایاے پرگنه مذکور را بروقت طلب لشان از معامله در غلانیده سرکش
می نمایند و زر معامله قرار واقعی از نمبرداران و زمینداران پرگنه مسطور گرفتن نمی دهند
لهذا نوشته میرود که نشان زر معامله از دیهات بفور طلب بموجب سررشته
تشخیص مکانات عملداری راو راجه بختی سنگه بهادر الور واله و نواب فیض محمد
خان بهادر که قرب وجوار ایشان است میکنانیده باشند و در خیراهی
وحسن خدمتی سرکار راجه صاحب موصوف مصروف و حاضر می بوده باشند
و در صورت بدخواهی و انحراف در حق ایشان خوب نخواهد شد لازم که
درین باب تاکید اکید تصور نموده حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ
چهاردهم ماه جون سنه ۱۸۱۹ع

نمبر ۱۹ پروانہ دستخطی جنرل داؤد اکٹرلونی صاحب بہادر۔

زمینداران موضع دانتل - کھڑب - نارہیڑہ - پرسوتم پورہ - بنیٹی - گولن ہیڑہ وغیرہ متعلقہ پرگنہ کوٹ پوتلی بدانند درینولا باظہار وکیل راجہ صاحب شفیق راجہ ابہی سنگھ بہادر دریافت شد کہ ایشان درادای زر معاملہ واجبی تکرار وحجت بیجا پیش گرفتہ بجای نصفی حصہ چہارم دادنی اقبال مینمایند و مال را بطور خود دست برداشتہ میدہند و ہنگام طلب زر معاملہ در تقاضا اوشان مستعد بجنگ شدہ ارادہ رفتن بہ دار الخلافت شاہجہان آباد بجہت نالش در سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر می نمایند لہذا نوشتہ میرود کہ ایشان سر بشورش نہ برداشتہ نشان زر معاملہ قرار واقعی بموجب سر رشتہ تشخیص و دستور مکانات جاگیر نواب فیض محمد خان بہادر و تعلقداری راؤ راجہ بنی سنگھ بہادر الور والہ کہ قرب وجوار شما است در سرکار راجہ صاحب موصوف میدادہ باشند در صورت شرارت وفتنہ پردازی وانکار ادای زر معاملہ بسزای خود با خواہند رسید. وارادہ نوع دیگر در حق ایشان بہتر نخواہد شد و بہ سرکار دولتمدار انگریزی نالش غیر واجبی اصلاً مسموع ومنظور نخواہد شد لازم کہ درین باب تاکید مزید انگاشتہ حسب الحکم راجہ صاحب موصوف درادای زر معاملہ حاضر و رجوع باشند

دانتل
खड़व
नारहेड़ा
परसोतमपुरा
बनेटी
गोलनहेड़ा

۱۴ - جون سنہ ۱۸۱۹ء۔

جے پور کے اول عہدنامہ کی منسوخی پر کھیتڑی ظل حمایت انگریزی میں رہی مگر سنہ ۱۸۱۸ء کا عہدنامہ منضبط ہونے پر سر چارلس مٹکاف صاحب نے بموجب

مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۹ - جنوری سنہ ۱۸۱۸ء تجویز کیا کہ باستثناے پرگنہ کوٹ پوتلی کے جسکی بابت کہیتڑی سرکار انگریزی کی جاگیردار رہے کہیتڑی کا معاہدہ منسوخ سمجہا جاوے ایک دفعہ جب بدریافت شرکت کہیتڑی سازش معاملات خلاف راج مین راج جے پور نے اوسکو توپ سے اوڑایا پہر سوال پیدا ہوا اوس پر نواب گورنر جنرل صاحب نے دست اندازی سے انکار کیا اور حسب مراسلہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ء اسمی مسٹر ہاکنس صاحب نے ارشاد کیا کہ سر چارلس مٹکاف صاحب کے شرطیہ اقرار سے صاف عیان ہے کہ رئیس کہیتڑی راج جے پور کا ماتحت و محکوم ہے اور صاحب موصوف کے مراسلہ مورخہ ۲۹ - جنوری سنہ ۱۸۱۸ء سے اوس تجویز کا منشا شرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اوسکے بموجب اگر راج جے پور سے سرکار انگریزی کا عہدنامہ نہوا ہوتا تو رئیس کہیتڑی بدستور ظل حمایت انگریزی مین رہتا مگر جے پور سے عہدنامہ ہو جانے پر اوسکی اطاعت بجانب مہاراجہ صاحب جے پور منتقل رہی -

سنہ ۱۸۱۸ء مین جب جے پور سے عہدنامہ ہوا کہیتڑی مین راجہ بختاور سنگہ تہا اسوجہہ سے کہ راول صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا شریک حال تہا رئیس کہیتڑی بخلاف دیگر شیخاوتون کے راول کے شامل حال رہا سنہ ۱۸۳۰ء مین راجہ بختاور سنگہ کا انتقال ہوا اور شیو ناتہہ سنگہ اوسکا پسر نابالغ منتقل ہوا اسکی نابالغی مین اوسکی ماجی نے کاروبار ریاست کا انصرام کیا جسطرح سرکار انگریزی کیطرف سے راج جے پور کے انتظام مین محدود دست اندازی

हाकिंस

کی گئی تھی اوسیطرح راج جے پورنے کہیتڑی کے معاملات مین کی اور وہی نتائج پیدا ہوئے ہر مرتبہ کے فساد مین تنخواہ دار فوج متعین ہوتی ہے بلالحاظ اس امرکے کہ وہ فوج کسکی طرف سے لڑی تنخواہ اوسکی کہیتڑی کے ذمہ لگائی گئی اسطرح یہہ مختصر ریاست روز بروز قرضہ سے زیربار ہوتی گئی اور خراج واجب الادا سے جے پور باقی رہ کر جے پور کو اوس مداخلت کا موقع ملا جسکا کہیتڑی کو ہمیشہ خوف رہتا ہے اور جے پور ہمیشہ خواہشمند ہے اس نزاع وتکرار کے کل زمانہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کورٹ پوتلی مین جے پور کی مداخلت ہونے دی اوس زمانہ کے کہیتڑی کے کاغذات ذیل مین نقل کئے جاتے ہین ۔۔

نمبر ۲ خط زبدہ نوئینیان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان امیرالامرا لارڈ ولیم کونڈش بنٹنگ صاحب بہادر گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بنام راجہ شیوناتھہ سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی مورخہ ۱۶ - اپریل سنہ ۱۸۳۰ء مطابق ۲۱ - شوال سنہ ۱۲۴۵ ہجری - लार्ड विलयम कोवंडिवेंटिंक

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

- مکاتبہ محبت طراز متضمن اطلاع دہی واقع کدورت افزا یعنی درگذشتن والد بزرگوار ایشان ازین جہان فانی بتاریخ سی ویکم ماہ دسمبر ۱۸۲۹ء واظہار احوال غم وپریشانی خود وانیکہ آن متوفی درہمہ حال بذیل عنایت ودر طریقہ تابعداری واطاعت این سرکار دولت مدار متمسک ومستقیم بودہ برائے تقدیم وبجا آوری

هرگونه ایجاد و احکام اهالی نامدار این شوکت جاوید بنیاد بآن مهربان میگفتند
درین صورت و هم بد نظر و بهبود خود ایشان سالک سلک قدیم به تبعیت و
فرمان پذیری اولیاے این دولت دوران عذب بوده امید از عنایات
بے نهایات حضور را نداشتند که این جانب توجهات مربیانه نسبت بایشان مرعی
مبذول دارد و با دیگر کوائف ارادت و اختصاص موصول گردیده بمندرجها
مطلع ساخت مهربانا بدریافت سانحه ملالت انتماے انتقال والد ماجد ایشان
ازین خاکدان ظلمانی بعالم روحانی بسا بحالات وفاشعاری و خیرسگالیهاے
آن ره سپر عالم بقا کمال تاسف و تالم از طرف اینجانب رو داد و از انجا که
حدوث این حادثه ناگزیر محض از مشیت ایزدی است و جز طریقه مصابرت
چاره کار ناپایدار درین صورت انسب که آن مهربان هم راضی برضاے
الهی و سالک مسالک صبر و شکیبائی بوده به تسلی و تشفی دیگر غمزدگان این
حادثه بپردازند و آنچه از حالات خیر اندیشی مستوفی مزبور و ثبات و قیام
خود بر منهج مستقیم اطاعت و تابعداری این سرکار عظمت دیار بپایه اظهار
درآورده بودند بهانا از آثار رسوخ ارادت و وثوق عقیدت ایشان متصور
گشت یقین خاطر دارند که آن همه حسن خدمات پارینه بخوبی منقوش و مرتسم خاطر
اینجانب است چنانچه ایشان هم بذریعه عمل آوری ایجوره به مرضیه و نظر
بر خیرخواهیهاے دیرینه همپایه پدر بزرگوار خویش مراسم حقوق ابدال هرگونه تفضل
و عنایات اولیاے این دولت بلند صولت متصور خواهند بود رجا که اینجانب را
خواهان خیریت و خوبیهاے خود انگاشته همواره بعرض و گذارش حالات

خیریت سمات خود می پرداخته باشند زیاده چه بطراز د —

نمبر ۱۲ خط از بنده نوئینیان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان
بارگاه انگلستان امیر الامرا لارد ولیم کوندش بنتنگ صاحب بهادر متعلقه
کشور هندوستان گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر بنام راجه بشنو ناتھ
سنگه صاحب بهادر مورخه دوم جنوری ۱۸۳۲ء بمقام چپاکهور علاقه راج جیپور प्रागपुर
قریب کوت پوتلی —

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن اظهار مدایح خورسندی و ابتهاج ابد یافت ورود
دائره دولت اینجانب در کوت پوتلی و گذارش حالات خیر سگالیهای بزرگان
نسبت این دولت بلند صولت و اینکه آن مهربان بسبب صغارت از احضار حضور
متعذر مانده دیا بهائی کهیمی رام کامدار خود را برای انصرام با ابتهاج لشکر فیروزی
اثر متعین ساخته اند با دیگر مراتب رسوخ خلوص موصول شده بمندرجه با اطلاع
گردانیده عرض و گذارش کوالف ارادت و اخلاص و مدایح مسرت افزود دایا
در کوت پوتلی از آثار وثوق عقیدت و صدق محبت ایشان متصور شده و ذریعه
خورسندی و رضا و عذر صغارت ایشان مسموع و پذیرا گشت و دیا بهائی مذکور
حاضر بوده در تقدیم و بجا آوری احکامات بخوبی پرداخته و حالات خیر اندیشی
بزرگان ایشان بخوبی مستقر خاطر است اطف تا تلقی گردید چنانکه اینجانب را
خواهان خیر و خوبیهای خود می انگاشته باشند زیاده چه بطراز د —

نمبر ۲۲ روبکاری حضور بنام تامس بلیک صاحب بهادر مرقومه ۲ ماه اپریل ۱۸۳۲ء

امروز دعوی زمینداران پوتیری وغیره علاقه الور بابت حق پالی خود با از دیهات
علاقه کوٹ پوتلی و وکیلان طرفین در اقرارنامه خود تا تجویز آن بریاست حضور
گذاشته اند بحضور پیش کار گردید و باقی کاغذات متعلقه این مقدمه بالمواجهه
وکیلان بملاحظه در آمدند از ان واضح شد که رئیس الور در خط خود بسوی صاحب
کلان بهادر شاهجهان آباد موصوله یکم ماه ستمبر سنه ۱۸۱۹ع بدین گونه می نگارند که
زمینداران موضع پوتیری متعلقه پرگنه بانسور علاقه الور بموجب دستور قدیم حق
زمینداری وغیره از دیهات علاقه کهیتری می یافتند از چندی راجه صاحب براه
ناانصافی دادن حق شان موقوف ساختند و راجه شیوناته سنگه بهادر [illegible]
کوٹ جواب آن در خط نوزدهم ستمبر سنه الیه چنان می نویسند که زمینداران موضع
پوتیری حق زمینداری که بیان می کنند کدام چیز را حق می خواهند حالا هنگام عمل
نواب میرخان نیست که کسی زبردستی نماید بفضل الهی مالک ملک صاحبان عالیشان
هستند در خط [illegible] ذیل دیگر گنجایش ندارد ظاهرا پرگنه نارنول در
تصرف نواب فیض محمد خان بهادر مقرر است زمینداران پرگنه [illegible] علاقه جهجر
هم همین طور از دیهات پرگنه نارنول [illegible] مستحق استند حق زمینداری بیان
میکردند موقوف نموده یک ... و پیشتر نواب نجابت علیخان و احمد بخش
خان مرحوم از کانوند و لوهارو بابت ... پرگنه سنگهانه و ... می
داشتند آن هم در عهد صاحب کلان مسٹر مٹکاف صاحب بهادر موقوف
شده و چند پرگنات عنایات سرکار به سرداران مقرر اند کسی با هم رسم ...
نیست چون با وجود تاکیدات متواتر مدعیان حاضر نه آمدند و از اظهار بیانی ...

وکیل الور بدریافت آمد کہ حق زمینداری مذکور از قبل راکہی است از آنجاکہ لہٹہ राखी
وراکہی وغیرہ ابواب بعوض خدمت حفاظت بودند و از ہنگام عملداری سرکار
انگریزی آن خدمت کہ عوض آن زبردستان از زیردستان می گرفتند
باقی نماند یعنی ہمہ با در ظل حفاظت سرکار انگریزی درآمدند و درین باب
یک محتاج دیگرے نماند پس درحالیکہ آن خدمت باقی نماند عوض آن کجا
ماند نظر بران دعوی زمینداران موضع بوٹہیری وغیرہ علاقہ بر زمینداران
دیہات علاقہ کوٹ پوتلی باطل و ناجائز متصور شدہ —

لہذا حکم شد کہ

زمینداران موضع بوٹہیری وغیرہ علاقہ الور از دعوی خود ہا دست بردار
شوند و این فیصلہ را بہرصورت مستحکم دانستہ زنہار از زمینداران دیہات
کوٹ پوتلی مزاحمت نسازند و یک یک نقل روبکار ہذا برائے اطلاع بوکیل
طرفین دادہ شد —

[دستخط مارٹین بلیک صاحب اسسٹنٹ ریزیڈنٹ

کہیتڑی مین بندوبست کیواسطے رام ناتہہ بردہت متعین ہوا تہا اوسی
زمانہ مین ہرگڈہ شیخاواٹی مین کمی ہوئی میجر تہارسبی صاحب کی رائے مین
دو رسالہ سواران و دو اسپی توپین ایک پلٹن پیادگان اور دو دیگر
توپین انتظام شیخاواٹی کیواسطے کافی متصور ہوکر باقی فوج کی تخفیف ہوئی
اس سے ناپسندیدہ فوج خریجا ہی بذریعہ روبکار موقوف ہوا —

نمبر ۲۳ روبکار کچہری ایجنسی راج سوائی جےپور اجلاسی میجر تہارسبی صاحب

بہادر ایجنٹ راج موصوف مورخہ ۱۵ اگست ۱۸۴۳ء **بخط ہندی**

سنہ ۱۸۳۵ء مین کرنل الویس صاحب بہادر کے روبرو شیخاواٹی کے بندوبست کیواسطے جھونجھنون کے سوارون کے خرچ کی بابت لینا فوج خرچ کا شیخاواٹی کے سردارون سے مقرر ہوا تھا اب تک جاری رہا اور سردارون کو یہہ امید رہی کہ کچھہ عرصہ بعد یہہ فوج خرچ معاف ہوجاوے گا اور دھاڑے وغیرہ فساد ویسے بندوبستی جو شیخاواٹی مین پیشتر تھی ویسی نہ رہی اور شیخاواٹے کے سردارون کی اتنی پیداواری نہین کہ بغیر تکلیف اور وقت کے فوج خرچ اون سے ادا ہو اور بمقام دہلی صاحب کلان بہادر کرنل جان سدرلینڈ صاحب کے زبانی سے لاٹھ صاحب بہادر کی خدمت مین معلوم کرایا گیا اور لاٹھ صاحب بہادر نے معاف ہونا فوج خرچ شیخاواٹی کا منظور فرمایا سو اب سمت ۱۹ کے سال سے نہین دینا پڑیگا مگر اب ایسا ضرور ہے کہ جھونجھنون واٹی کے سب سردارون کی صلاح سے فوجداری کا بندوبست چوری دھاڑہ وکھوجون کا اچھی طرح ہوجاوے اور جہان شراکت کے مکان لایق تھانہ کے ہین وہان تھانجات مقرر ہوجاوین اور وہان کا خرچ مشترکہ آمدنی سے دیدیا جاوے۔

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی ایک ایک پرت شیخاواٹی کے سب سردارون کے پاس واسطے اطلاع کے بہیجی جاوے اور یہہ بہی لکہا جاوے کہ سیکر وکہیتڑی و جھونجھنون واٹی کے سردار فوج خرچ کے سبب سے زمیندارون سے حاصل

لیتے تھے سو زیادہ لینا موقوف کریں اور ایسا بندوبست کریں کہ کچھہ دو ڑاوا
و ونگہ و فساد وابتری ہونے پاوے اور رعیت امن میں رہے تاکہ یہہ تجویز
بحال رہی تھی پہاڑون بدی جمعیت ۱۹

رام ناتھہ پروہت کی کھیڑی سکے کا بیٹون سے اتفاقی ہو گئی اوسکے بعد
جو ندبیرین میجر تہورسبی صاحب نے کین اون پر راجہ نے مطلق عمل نہ کیا
رام ناتھہ سے کھیڑی کے لوگ ناخوش تھے اوسکو وہان بہ زبردستی رکھا گیا
اسواسطے اکثر نزاع ہوا اور وقتاً فوقتاً اوسکی مدد کیواسطے برگیڈ ٹیچاوالی
کے بھیجنے کی ضرورت ہوتی رہی ۱۸ جنوری ۱۸۴۳ء کو راجہ شیو ناتھہ سنگہ کا
بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور ریاست کی بدنصیبی سے رئیس کی صغیرسنی اور
راجہ کی مختاری کا ایک اور زمانہ ہوا راجہ شیو ناتھہ سنگہ کی رانی کو ایام حمل
پورے ہو گئے تھے چونکہ [illegible] نہ ہونے [illegible] کوٹ پوتلی کی جاگیر
پھر سرکار [illegible] ہوئی میجر تہورسبی صاحب [illegible] موقع پہونچکر
حقیقت [illegible] تجویزات اوس حاصل کرین انسداد فریب کیواسطے کامل تدبیرین
عمل میں آئین راجہ فتح سنگہ پیدا ہوئی ساتھہ رام ناتھہ پروہت اور جے پور
کے اختیار کو خارج کرنیکیواسطے آمادہ ہوئے کھیڑی کے پہاڑون مین جلدی
کی فوج سے [illegible] تعلقہ دارون کی گرفتاری واسطے برگیڈ ٹیچاوالی کی
فوج کو ملایا گیا کہ میجر [illegible] صاحب کو شدہ دے کر پہاڑ مین بہت جوانمردی سے
[illegible] ہوا اگر قلعہ کی فوج لڑائی [illegible] اوسکے پاس مقابلہ کا کچھہ
سامان نہ تھا اور اون سے قلعہ خالی کرایا اور [illegible] کو کہ باقی فساد بھی

جے پور کو بہیجا گیا وہان وہ مرگئی مگر کچھ عرصہ بعد رام ناتھ پر وہت کے رانا وت جی
کی والدہ راجہ فتح سنگھ سے بہی نا اتفاقی ہوگئی رام ناتھ کی مدد کیواسطے چار شخصون
کی پنچایت مقرر کی گئی رانا وت جی نے جہان تک ہوسکا ریاست کی آمدنی لی
اور جو قیدین رام ناتھ نے مقرر کین اون سے بہت ناراض ہوئین پنچایت
کہیتڑی کی کاروائی بیفائدہ ثابت ہوئی اسواسطے پنچون کو موقوف کرکے
صرف رام ناتھ کو مختار رکہا۔
سنہ ۱۸۵۱ع مین رام ناتھ پروہت کا انتقال ہوا اوسوقت سے کہیتڑی کے کام
مین ابتری آگئی اوسکا بیٹا گنگا رام مقرر ہوا مگر اوسکو اپنے باپ کا ساحوصلہ
نہ تہا رانا وت جی نے اوسکے اخراج کیواسطے فوج جمع کی وہ بہاگکر جیپور
آگیا کہیتڑی مین جہوجہار سنگہ کو بہیجا گیا مگر رانا وت جی کے سبب سے وہ بہی واپس
آیا رانا وت جی نے ایک لاکہہ روپیہ جے پور مین داخل کرکے اوسکو برخاست
کرایا اور خود مختار ریاست بنی راج جے پور نے نذرانہ لے لیا مگر اپنی طرف
کے تعہد کا ایفا نکیا گنگا رام کو پہر بہیجنا چاہا سر ہنری لارنس صاحب نے ریاست
کو تباہی سے بچانیکیواسطے بذریعہ روبکار راج جے پور کو رحم پر آمادہ کیا
اور دقت مشکلات کیواسطے نذرانہ واپس کرایا مہاراجہ صاحب نے قبول کرکے
کہیتڑی کیواسطے مستقل منتظم مقرر کرنیکا اقرار کیا۔
سر हेनरी मान्टगुमरी लारेंस ۲۴ نقل روبکار انگلہ ایجنسی دار الخیر اجمیر باجلاس کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس
صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان واقعہ ۲۔ اگست سنہ ۱۸۵۵ع جو صحبت
روز کا منقضی ہوا کہ آنا فتح بہاسنے ہارسے کا مقام کہیتڑی مین ہوا اور مرضی ہماری

تہی کہ جیسا ہم نے دربار جے پور مین بہی طامس ہدرلی صاحب کیواسطے جسکو راناوت نامسہی دستخطی
جی والدہ رئیس کہیتڑی نے اپنے ہان رکہنا کہا تہا خاطر داری ہوا اور بدستور بحالی
ظہور مین آوے لیکن معلوم ہوا کہ دربار جیپور نے اس بات مین کچہہ نہ کیا بلکہ راناوت
جی نے موصی الیہ کو بیدخل مطلق کردیا اور ہم خود محل مین گئے اور راناوت جی کو
کہ بحجاب پردہ موجود تہی صلاح دی کہ طامس ہدری صاحب کو بدستور انتظام
پر یعنی بعلاقہ مختاری مامور کرین راناوت جی نے صاف انکار کیا کہ ہم ہرگز مقرر
نہین کرینگے آخر بناچاری ہمنے قبول کیا کہ راناوت جی اپنی ریاست مین کسیکو
مامور کرین چنانچہ شیو بخش دہابہائی کا مختار ہونا ٹہیرا ہے ہم نے راناوت جی
سے کہا کہ انتظام اس طور سے ہو کہ دہابہائی بالاستقلال کام کرے اور راناوت
جی علیحدہ رہین اور مداخلت امورات انتظام مین نکرین چنانچہ راناوت جی نے
اس بات کو قبول کیا چونکہ یہہ تجویز جدید جو وقوع مین آئی ہے صرف ہماری رائے
واحد سے بلا مداخلت رائے و تجویز جدید اور کسی کے ہوئی اور راوت رنجیت سنگہ
سے کسیطرح اسمین مداخلت نہ تہی بلکہ رائے راناوت جی کے مطابق رائے ہماری
کے واسطے تفویض کار طامس ہدرلی صاحب کے تہی اور دربار جے پور نے بندوبست
ریاست کہیتڑی کی تجویز پنچایت ہوتی تہی یہہ امر ہماری دانست مین خوب نہ تہا
مقرر ہونا پنچایت کا بجز ازدیاد فساد و زیادہ غبش ہونے کی ہماری دانست
مین مفید کسی امر کا نہ تہا مقرر ہونا ایک آدمی کا استقلال سے فی الجملہ باعث
امید بندوبست ہے اسواسطے ۔

حکم ہوا کہ

مرسل ہوکہ صاحب ممدوح اطلاع مضمون روبکارہ ہذا دربارے جے پور مین فرماویں
اور یہہ بہی ہدایت کرین کہ اب راج جے پور بمقبوضات ذیلی ریاست کہیتڑی دخل
نکرین بلکہ درصورت ضرورت مدد و اعانت ریاست موصوفہ ملحوظ رکہین کیسواسطے
کہ اب راناوت جی انتظام کے امر مین بیدخل رہینگے اور مختار بذات خود عمل کریگا
اور جوابدہی بہی ہر امر کی بذمہ مختار رہیگی —

مگر اس روبکار اور راج جیپور کے احکام پر سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر تک کچہ عملدرآمد
نہوا اس زمانہ مین راناوت جی نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور جتنے دیہات
اون کے پاس بالاستحقاق تہے اون سے زیادہ دیگر دیہات شامل کرلئے خراج
جے پور کا بہت چڑہ گیا ساہوکارون کا قرضہ بہت ہوگیا اور ریاست مین بہت طرح
بدنظمی ہوئی اوسوقت جے پور کی فوج نے محالات متعلقہ کہیتڑی پر قناعت
نکرکے بعد محاصرہ کے کوٹ پوتلی کو بہی لے لیا اور گورنمنٹ ہندوستان نے
اس عمل کو ناپسند کیا اور اوسکے واگذاشت کا حکم دیا آخرکار برضامندی راجہ
صاحب و راناوت جی ایک منتظم مقرر کیا گیا مگر راجہ صاحب اور راناوت جی
کے درمیان نفاق ہوگیا کہ اوسکے سبب سے بہی کہیتڑی مین بہت نقصان ہوا

نمبر ۲۵ نقل کیفیت محکمہ ایجنسی راج جے پور بنام راج موصوف المرقوم
۸ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ع خریطہ صاحب والا مناقب میجر ولیم فریڈرک ایڈن صاحب
بہادر قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل راجستان درباب واگذاشت پرگنہ
کوٹ پوتلی نام نامی مہاراجہ صاحب بہادر راج جے پور بحوالہ حکم فیض شیم
حضور پرنور لارڈ صاحب بہادر دام اقبالہ ورود ہوا اور راج مین

विलयम फ्रेड्रिक इडिन साहब

بہیجا گیا اب گنگادہر سپردہت کو راجہ فتح سنگہ رئیس کہیتڑی نے تحصیلدار کوٹ پوتلی
مقرر کرکے یہان بہیجا ہے اسلئے مناسب ہے کہ جو ناظم و فوج وغیرہ ملازمان
راج جےپور کوٹ پوتلی مین ہین اونکو فوراً برخاست کیجیے اور کاغذ راج
سے درین باب نام اون کے جاوے کہ اپنے تئین کوٹ پوتلی سے برخاست
کرین اور کام وہان کا سپرد گنگادہر مذکور کے کردین اگر کچہہ عذر جمعبندی
وغیرہ کا اسمین ہووے اوسکا انجام یہان سے ہوجاویگا اسمین تامل نہوکے
جواب جلد آوے ۔

نمبر ۲۶ ترجمہ چٹہی میجر جان سی بروک صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور بنام जानसी ब्रुक
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ مورخہ مقام جیپور ۲۴ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ء
آپکا روبکار رقمزدہ ۱۱ - ماہ حال بطلب کیفیت خریطہ راناوت جیصاحب کہیتڑی کہ
اونہون نے آپ کے نام بہیجا تہا موصول ہوا بجواب اوسکے ملتمس ہون کہ رانی
موصوف کے ساتہہ مہاراجہ صاحب اور نوجوان راجہ صاحب کہیتڑی نے بہت
بردباری کی ہے ۔

موسم سرما مین جب مین کہیتڑی گیا تب راناوت جیصاحبہ نے قریب آٹہہ سو مسلح
آدمی قلعہ پپرونہ مین براداریکاب بدنظمی کہ جس سے اون کے بیٹے راجہ فتح سنگہ पपरूना
کی کہ اوس سے سخت عداوت رکہتے ہین بدنامی ہو جمع کررکہے تہے اور اوسکے
پیشتر اونہون نے خزانہ جواہرات و زیور طلائی وغیرہ موجودہ محل زنانہ واقع
قلعہ کو بہی کہیتڑی کو اپنے قبضہ مین لانیکا تہیہ کیا تہا کہ راجہ صاحب نے اون کو
اس ارادہ سے باز رکہنے مین کوشش کی ۔

رانا وت جی صاحبہ نے بغیر اسکے کہ جو چاہین اپنے ساتھہ لیجاوین قلعہ سے باہر جانے سے انکار کیا اسطرح وے وہان بمنزلہ قیدی کے تھین اور راون کے مسلح آدمی پہرے مین منتظر حکم تھے ۔

بہت صلاح و مشورت کے بعد راجہ صاحب کہتری کیطرف سے یہہ قرار پایا کہ رانا وت جی صاحبہ شہر جے پور مین رہین اور واسطے حفظ مراتب اور پردہ داری کے بجز زیور مردانہ قلعہ مین سے جو شے اون کے دلمین آوے لیجاوین مگر کسی حالت مین پہرے نہ نجانے پاوین اور بلا منظوری راجہ صاحب جے پور سے کہین نجانے پاوین راجہ صاحب نے یہہ بھی چاہا کہ اول اون سے حسب قرارداد اگست سنہ ۱۸۶۱ع باقیات جایداد جو اون کے ذمہ ہے طلب کیا جاوے مگر اس جہت سے کہ ایسے وقت مین کسی حساب کا ہونا داخل زبردستی متصور ہو جائے راجہ صاحب کو فہمایش کیگئی کہ جب تک رانا وتجی صاحبہ جے پور مین جا گزین ہو جاوین اس معاملہ سے درگذر کرین ۔

افسوس ہے کہ رانا وت جی صاحبہ نے ایفاء اقرار نہین کیا اور نہ واسطے ایفاء کے اپنے اقرار صلح کے رضامند نظر آتی ہین بجاے اسکے کہ مکان مناسب واقع شہر مین جو کہ میجر تہورسبی صاحب نے ایک بہلی رانی کیواسطے مقرر کیا تہا اور راون کے واسطے بہی موجود ہے اونہون نے اپنی سواری شہر سے تہوڑی دور ٹہیرائی اور ایک ساہوکار کے باغ پر قبضہ کر لیا کہ مہاراجہ صاحب اور راون کے اہل دربار ایسی معزز رانی کی بود و باش کیواسطے نازیبا سمجہتے ہین نہ تو باقیات واجب الطلب اپنی جایداد کا ادا کیا ہے اور نہ مہاراجہ صاحب کی تاکیدات پر کچہہ خیال کیا کہ اسطرح

شرط مقبول سنہ ۱۸۵۶ء اب باطل و کالعدم متصور ہے ۔
سواے اسکے راناوت جی صاحبہ نے اب بہی مجمع کثیر ملازمان بیرونہ مین کہہ
چہوڑا ہے اور نوجوان راجہ صاحب کے انتظام مین خلل پیدا کرنے کی تدبیرین
کرتی ہین مہاراجہ صاحب نہین چاہتے ہین کہ راناوت جی صاحبہ جیپور سے
چلی جاوین نہ فقط اس لحاظ سے کہ راجہ صاحب سے اقرار کرلیا ہے بلکہ اونکی
راے مین بہ مطابقت راے میری اگر اونکو جانیکی اجازت دیجاوے تو
یقین ہے کہ کہیتڑی مین جہان اب سب کام صفائی سے ہو رہا ہے فتنہ و فساد
برپا کرینگی طریقہ مناسب جو مین اونکو بتلاتا رہا ہون یہہ ہے کہ اپنے بیٹے سے
صلح کرین اور اپنی تقدیر پر شاکر رہین مگر افسوس ہے کہ ایسی سینہ زور
اور تند مزاج عورت سے جیسی راناوت جی صاحبہ بلاشبہہ ہین یہہ امید نہین ہے

نمبر ۲۷ ترجمہ چٹہی جی ایس پی لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل جी एस पी लारंस
راجپوتانہ بنام لفٹنٹ کرنل جی سی بروک صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ جیپور
مورخہ مقام آبو ۱۴ - اگست سنہ ۱۸۶۲ء ۔

رپورٹ نمبری ۱۴۵ مورخہ ۲۴ ماہ گذشتہ کہ مین نے برطبق وصول خریطہ راناوت
جی صاحبہ کہیتڑی طلب کی تہی وصول ہوئی ۔
اس رپورٹ مین جو کچہہ آپکو مدنظر ہے میرا بہی عین منشا وہی ہے اور اسبات
مین جو تدبیرین آپ نے کی ہین مجہکو منظور رہین ۔
اپنے مراسلہ اور میرے جواب کا مضمون راناوت جی صاحبہ پر ظاہر کردین ۔

نمبر ۲۸ خط کرنل ایلیٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۶ دسمبر इलयट

سنہ ۱۸۶۲ء مقام اجمیر

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگہ صاحب بہادر راجہ کہیتڑی

वेनन

بعد سلام و شوق آنکہ آپکا خط رقمزدہ ۲۶ - اکتوبر مرسلہ کپتان بینن صاحب وصول ہوا مسرور و مبتہج کیا باستماع اس بات کے کہ آپ اپنے ملک کی ترقی مین بہ تقرر مدارس و تیاری سڑک آمدرفت اندرونی سعی وافر فرماتے ہین ازبس بہجت و شادمانی حاصل ہوئی ان تدبیرون کا یہی حصول ہے کہ آپکی رعایا بہت آسودہ حال اور فارغ البال ہوگی اور یقین کرین کہ آپکے اس طریقہ کی سرکار انگریزی بخوبی قدردانی فرماویگی -

نمبر ۲۹ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۲ - جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مقام اجمیر

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگہ صاحب بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام و شوق بوصول نامہ مودت شمامہ رقمزدہ تاریخ ۵ - ماہ حال کہ معرفت کپتان بینن صاحب کے وصول ہوا اور بہ استماع اس امر کے کہ آپ اپنی رعایا کی بہبودی مین بہت کوشش و پیروی فرماتے ہین کمال خوشنودی حاصل ہوئی ہماری سرکار کو ہمیشہ یہی طریقہ بہت پسندیدہ ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اسیطرح بالاستقلال مصروف رہینگے مجھے شک ہے کہ شاید اس سال آپکی ملاقات سے مسرت حاصل نکرسکون مگر سنہ آیندہ مین شاید اتفاق ملاقات ہوجاوے اسیلئے مخلص کو ہواخواہ صادق تصور فرماتے رہین -

نمبر ۳۰ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۶۶ء مقام آبو۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی

بعد مراسم اشتیاق وسلام کپتان بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور سے رپورٹ
مشعر حالات انتظام ریاست کہیتڑی ارسال کی میری دانست مین اوس رپورٹ
سے انصرام کاروبار ریاست مین آپکی بڑی نیکنامی منکشف و ہویدا ہے خصوصاً
اس بات سے کہ آپ نے درباب محاصل اراضی سررشتہ جدید کہ سررشتہ سابق
سے بہت بہتر و برتر ہے جاری کیا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی۔
واقعی رعایاے زراعت پیشہ کی اور اس جہت سے کل مجمع عوام الناس
کی بہبودی و ترقی مین محاصل اراضی سال بسال ٹھیکہ دینے سے زیادہ کوئی
امر مخل انداز و مضر نہین ہے اسواسطے اجراے سررشتہ بندوبست پختہ بہت
عاقلانہ ہے بلکہ مخلص کی یہہ صلاح ہے کہ میعاد بندوبست کے دس برس سے
بیس برس تک ایزاد کیجاوے اور معائنہ اس حال سے بہی کہ قرضہ ذمگی
ریاست مین بہت کمی ہو گئی اور قرضخواہان ریاست سے کمال وفاداری
عمل مین آئی دوستدار از بس مسرور ہوا اگر وقت آیندہ مین بحسب اتفاق
قرض لینے کی ضرورت درپیش ہو گی تب آپ کی دانشمندی کا نتیجہ ظہور مین آویگا
اور انکشاف اس امر کا بہی موجب ابتہاج خاطر خیر طلب ہے کہ فوجداری و
دیوانی کی شایستہ کچہریان و نیز شفاخانہ و مدرسہ جات مقرر ہوئے ہین
اور تعمیر سڑک مین بہی تغافل نہین ہے بلکہ مجہکو امید ہے کہ قرضہ ریاست
ادا ہو جانے پر آپ ترقی آمدرفت اشنا سے ریاست مین زیادہ روپیہ

صرف کرینگے امید کہ مخلص کو دوست ترقیخواہ اپنا تصور فرماتے رہیں۔

۴۱ نقل رپورٹ کپتان ولیم ہول بینن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور
بخدمت لفٹنٹ کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مورخہ ۱۴- مئی سنہ ۱۸۶۶ع $\frac{۲۶}{۴۲}$ بذریعہ چٹھی نمبری ۵۴۹۹ مورخہ ۹- نومبر سنہ ۱۸۶۵ع
مین نے آپ کو راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی کے مستحسن رویہ کی اطلاع
دی کہ راجہ صاحب تحصیل علم انگریزی مین بہت کوشش کرتے ہین اور اونکا
یہہ ارادہ ہے کہ واسطے بہتری حکومت اپنے ملک کے سررشتہ قوانین وضوابط
باقاعدہ حسب نمونہ قوانین مروج ملک انگریزی جاری کرین اور باہم قوانین
مذکور اور عادات رعایاے ریاست کی موافقت پیدا کرین۔

حال مین مین نے ملک شیخاواٹی کا دورہ کیا تب کہیتڑی دیکہنے کا اتفاق ہوا
راجہ صاحب خود اپنے ملک کی سرحد سے میرے شامل ہوئے اور کوٹ ہوکر
اپنی دارالریاست تک ساتہہ رہے اسطرح مجھکو اون تہذیب واصلاحون
کا جو میرے دورہ سالگذشتہ کے بعد راجہ صاحب نے کی ہین بچشم خود معاینہ
کرنے کا موقع حاصل ہوا منجملہ اون کے سررشتہ تحصیل مالگذاری بہی ہے سابق
مین قطعات ملک ٹہیکہ دارون کو کہ زیادہ تر ساہوکار اور مالدار ہوتی تہی
اجارہ دینے کا دستور تہا مگر اب جسطرح میعاد ٹہیکہ جات منقضی ہوتی گئی یہہ
طریقہ بہی رفتہ رفتہ موقوف ہوا اور بجاے اوسکے زمیندارون کو ذمہ دار
الیصال جمع اور اسطرح تشدد و زیادہ ستانی ٹہیکہ داران سے مامون
کرکے بندوبست سہ سالہ بطور سرسری کیا گیا مقدار زرلگان اراضی بہ نسبت وا جبی

نظر آیا سکتا ہے علاقہ بہی علی العموم اس انتظام سے شاداں معلوم ہوئے راجہ
صاحب نے بیان کیا کہ یہہ تجویز ابتحاناً کی گئی ہے اور ارادہ یہہ ہے کہ اگر
اسکا حصول اچھا ہوا تو میعاد بندوبست دہ سالہ کردیجاویگی —

ریاست کہیتڑی کی جمع مشخصہ ونیز مصارف سال حال فرد مطوفہ مین درج ہین
اور اس سے عیان ہے کہ [illegible] سالانہ جمع حال اور اوس سال کی جمع سے
جب راجہ صاحب نے سن تمیز کو پہونچکر انتظام ریاست بہ اختیار خود لیا اور
ہنوز پانچ برس نہ گذرے ہین [illegible] زیادہ ہے اور یہہ افزونی جمع باعث
تعریف و نیکنامی راجہ صاحب ہے کہ وے بہت ہوشیاری سے انتظام بنا
رہے ہین اور بموجب تفصیل مندرجہ کے خرچ مشخص سے لکہہ [illegible] صالسہ کا ہے
اور [illegible] روپیہ اون دیہات کے کہ قرضہ دہندگی ریاست کے تن مین
لگائے گئے ہین اسمین شامل ہوکر کل خرچ سے لکہہ [illegible] ہوتا ہے کہ آمدنی
سے تخمیناً گیارہ ہزار سوائی ہے یہہ کمی چند صیغہ جات کے مصارف کی تخفیف
سے جو راجہ صاحب کی تجویز مین ہین رفع ہوجاویگی مثلاً مصارف مودی خانہ
تعدادی [illegible] سے امید ہے کہ خبرداری و نگرانی بلا فروگذاشت سے
صرف اسی صیغہ مین تین چار ہزار روپیہ کی تخفیف ہوسکتی ہے حساب مصارف
ریاست کہیتڑی مین بابت تعلیم و شفاخانہ و سڑک کے تین رقم بالاجتماع تعدادی
گیارہ ہزار روپیہ کا نظر آتا موجب خوشنودی ہے مین نہین جانتا کہ ریاستہا
واقع اس ملک سے کوئی رئیس بہی اپنے ملک کی آمدنی مین سے واسطے مصارف ایسے
صیغہ جات مفید خلایق کے کم سے کم اسیقدر خرچ کا متحمل ہوتا ہو —

جسوقت قریب اختتام سنہ ١٨٦٨ء راجہ صاحب کو اون کی ریاست کا اختیار کلی حاصل ہوا ریاست قریب سوا چار لاکھہ روپیہ کے قرضہ سے زیر بار تھی اور قرضہ زیادہ تر اوس زمانہ مین کہ رئیس حال نابالغ تھے اور اون کی والدہ راناوت جی صاحبہ جنکی بدانتظامی کی اطلاع بارہا بذریعہ مراسلات آپکے محکمہ مین ہوتی رہی ہے انصرام حکمرانی کرتی تہین لیا گیا تہا راجہ صاحب نے بفور حصول اختیار ممالک دفعتاً اداے قرضہ ذگی ریاست کی تدبیر کی اور اس مراد سے زر مطلوبہ قرض لینے کیواسطے معتبر ساہوکاروں سے واد ستد کرکے دیہات جمعی [illegible] روپیہ سالانہ بعوض قرضہ نکالدئے کہ اسطرح سوا چار لاکھہ روپیہ قرضہ مین سے [illegible] روپیہ رہگیا ہے کہ وہ مع سود تین برس مین ادا کردیا جاویگا -

بنظر اون مشکلات کے کہ راجہ صاحب کو باجی راناوت جی صاحبہ کے جیپور جانے سے پیشتر درپیش تہین کیونکہ باجی صاحبہ خواہان نذر کثیر رہتی تہین اور کاروبار ریاست مین مداخلت بیجا کرتی تہین غور کیا جاوے تو فی الحقیقت راجہ فتح سنگہ صاحب نے قرضہ کثیر کو بہت جلد ادا کیا ہے اور اون کی اس کامیابی کا سبب عظیم یہی کہہ سکتے ہین کہ اونہون نے براہ دانائی دست اندازی آمدنی دیہات تن ساہوکاران سے پرہیز کرکے بجاے عمل معمولی روسا راجپوتانہ کے کہ عند الضرورت خرچ ساہوکاروں سے بد عہد ہوجاتے ہین اون لوگون کو کل جمع مشخصہ سے متمتع ہونے دیا اسطرح راجہ صاحب نے اعتبار پیدا کیا ہے اور کسیوقت مین بدرپیشی ضرورت انجام دہی کار نیک بہ آسانی قرضہ لے سکتے ہین

معاینہ اس حال سے بہی مجہکو بہت خوشی ہوئی کہ کہیتڑی مین واسطے تحقیقات مجرمان اور نیز ایسے مقدمات دیوانی کے جو راجہ صاحب کے علاقہ مین دایر ہون ایک کچہری عدالت مقرر ہے اور ایک ہندوستانی اہلکار کہ ہمارے ملکو نمین سے کہین کا رہنے والا اور ذی ہوش ہے اس کچہری کا اہتمام کرتا ہے اور فیصلہ مقدمات مین ہمارے قوانین مجموعہ فوجداری و دیوانی رہنما سمجہے جاتے ہین مگر مقدمات سنگین کی تحقیقات و فیصلہ خود راجہ صاحب کرتے ہین مجہکو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ راجہ صاحب نے انصرام کار کیواسطے اوقات مناسب مقرر کر رکھے ہین اور اوسکے بموجب عمل کرتے ہین اور وقت فرصت کو مطالعہ علم انگریزی مین صرف کرتے ہین اون کے پاس بڑا کتب خانہ معتبر کتابونکا کہ تحصیل علم کیواسطے ذریعہ کافی ہے موجود ہے علی الخصوص علم طبعی پر اون کی توجہ قطعی اور مطالعہ علم تشریح اور طبابت کا بہت شوق ہے —

اونہون نے شہر کہیتڑی خاص مین دواخانہ اور شفاخانہ خیراتی مقرر کیا ہے کہ مین نے بہمراہی راجہ صاحب معاینہ کیا شفاخانہ مین چہہ مریض اندرونی موجود تہے ان مین سے ایک کے ناسور پر سب اسسٹنٹ سرجن عمل جراحی کرتا تہا اور مجہکو کمال تعجب ہوا کہ راجہ صاحب بہی ہنرمندی اور ضبط دل سے اوسکی امداد کرتے تہے اور دواخانہ مین بہی مریضون کی آمد رفت بہت ہے باشندگان دیہات گرد نواح و سکنا شہر کہیتڑی بامید حصول شفا بجماعہ کثیر فراہم ہوتے ہین ان مقامات کو مقرر ہوئے برس روز سے کچہہ زیادہ عرصہ ہوا ہے راجہ صاحب نے رپورٹ ششماہی اول مراسلہ سب اسسٹنٹ سرجن مجہکو دکہلائی تہی اور اب

براہ مہربانی میرے پاس بہیجی کہ رپورٹ مذکورہ کو مع نقشہ جات معطوفہ نقشہ
ہذا ارسال کرتا ہون اور مجہکو امید ہے کہ ملاحظہ رپورٹ سے بدریافت اس
امر کے کہ رئیس ہشل راجہ صاحب کہیتڑی کے انصرام ایسے امور پسندیدہ ہین
توجہ کرنے سے رفاہ خلایق ہوتی ہے آپ بہت خوش ہون گے شفاخانہ و
دواخانہ کی فواید رسانی کا حال بلحاظ آبادی قصبہ کہیتڑی کہ بموجب نقشہ خانہ
شماری حال ڈہائی ہزار باشندون سے زیادہ نہین ہے خود نقشہ جات سے معلوم ہوجائیگا
علاوہ صیغہ جات بالا کے راجہ صاحب نے تعلیم خلایق مین تغافل نہین کیا ہے اور
کہیتڑی و کوٹ مین مدرسہ جات ہندوستانی مقرر کئے ہین مدرسہ کہیتڑی مین ہرروزہ
آنے والے نوہ طالبعلم ہین اور سنسکرت و ہندی و اردو اور بعض بعض انگریزی
پڑہتے ہین اور کوٹ مین سنسکرت ہندی اور اردو کی جماعتین ہین اور
قریب اسی طالب علم روزمرہ آتے ہین مین نے ہر دو جگہہ کے طالبعلمون کا
امتحان لیا اور اس قلیل عرصہ مین کہ جب سے وے پڑہتے ہین البتہ بہت ترقی
کی ہے مدرسہ کہیتڑی مین راجہ صاحب ہر ہفتہ بلا فرو گذاشت جاتے ہین اور
اور طلباء کا امتحان لیتے ہین چونکہ اونکو اپنی طبیعت سے شوق ہے بلاشبہہ
مدرسہ جاری رہے گا اور ترقی پاوے گا اور راجہ صاحب نے مجہہ سے ایسا
بہی کہا کہ عندالحصول موقع و ذریعہ چند دیگر مردانہ و نیز زنانہ مدرسہ جات
مقرر کرینگے ۔

بمرور دوسال قرب و جوار کہیتڑی مین گاڑیون کا عنقریب بالکل گذر نتہا
صرف ایک راستہ جانب شمال مشرق سے کہیتڑی مین گاڑی جاسکتی تہی

مغربی و جنوبی سمتین بالکل بند نہین قریب پندرہ میل تک راستہ پہاڑ و کہین
ایسا دشوار گذار تہا کہ مسافر پیادہ اور بڑ گاوان پر بار بمشکل اور دقت سے
گذر سکتے تہے اب وہان بہت اچہی سڑک سولہ فیٹ عریض جسپر گاڑی بلا دقت
چلی جاوے تیار ہوگئی ہے اور اسی طرح جنوب کیطرف سے تجارت جاری ہوگئی
بندوبست پولیس بہی قابل اطمینان ہے البتہ راجہ صاحب کے انتظام مین
یہہ امر سدراہ ہے کہ اون کے ملک کے حصہ عظیم مین مفسد و سرکش مینہ اور
راجپوت کہ کل کم و بیش عادی غارتگری ہین آباد ہین مگر راجہ صاحب اندرون
حدود اپنے علاقہ کے امن و عافیت رکہتے ہین و باستقلال تمام جد و جہد کرتے
ہین اگر گرد نواح کے راجپوت رئیس علاقہ شیخاواٹی کی بہی اسیطرح کوشش
کرین تو ہمکو امید ہو سکتی ہے کہ ڈکیتی و دیگر جرایم اس ملک کا جلد انسداد
ہو جاوے۔

الغرض راجہ فتح سنگ صاحب ذاتی ذہین و ہوشیار ہین اور اپنی ترقی کا اور اپنے
ملک پر عادلانہ حکومت کرنے کا فکر رکہتے ہین اونکو اوایل سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کی نصیحت و صلاح لینے کی عادت ہے اور معتقد ہین کہ اونکی عافیت اور انکے
ملک کی بہتری سرکار انگریزی کی امداد و پناہ پر کہ اوقات مختلفہ پر اونکو ملتی رہی
ہے منحصر ہے امید کہ چند اصلاحین جو اونہون نے کی ہین انکا ثمرہ بر وقت حاصل
ہوگا اگرچہ ریاست کی قدیم اہلکاروں کو تبدیلی اور نو طرز یان بمقتضا رخاصہ طبعی پسند
نہین ہین اور اونکی یہہ خواہش ہے کہ کار و بار ریاست جسطرح پیشتین گذشتہ
سے ہوتا رہا ہے اوسی طرح ہو مگر راجہ صاحب کو بہت استقلال ہے اور

اونکا قطعی ارادہ ہے کہ ترقی و اصلاح کی تدبیرات کو ضرور عمل مین لاوین اور

جو کچھہ اونہون نے کر لیا ہے اوسکے دیکھنے سے امید ہو سکتی ہے کہ اسیطرح

سب کچھہ کرلینگے مجھے امید ہے کہ حالات ریاست کہیتڑی کی یہہ مختصر کیفیت آپ

کو پسند ہوگی اور یقین ہے کہ اگر آپ چند سطرین خوشنودی طبع راجہ صاحب کو

لکھینگے تو اونکو بہت خوشی حاصل ہوگی امید ہے کہ آپکی راے مین بھی باتفاق

راے میرے راجہ صاحب مستوجب استعانت وجرأت دہی ہین —

نمبر ۳۲ ترجمہ چٹھی صاحب سیکرٹری گورنمنٹ منجانب آنرابیل ولیم میور

صاحب بہادر سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک غیر بنام صاحب

ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ نمبری ۲۱۵ مورخہ مقام شملہ ۳۱ —

جولائی سنہ ۱۸۶۶ء —

آپکی چٹھی نمبری ۲۵۴ مورخہ ۱۱ — جون مع رپورٹ کپتان بینن صاحب متضمن

برانیکہ راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی نے اپنے ممالک کا بہت عمدہ انتظام کیا

ہے وصول ہوئے اور مین نے چٹھی و رپورٹ مذکورہ جناب نواب معلی القاب

گورنر جنرل صاحب بہادر و اہالیان کونسل کے اجلاس مین پیش کی —

جناب نواب ممدوح و اصحاب کونسل کو ملاحظہ کیفیت کپتان بینن صاحب سے

کمال خوشی حاصل ہوئی کل رپورٹ راجہ صاحب کی عاقلانہ تدبیر اور اون کی

تمناے دلی ترقی انتظام ریاست کی شہادت دیتی ہے —

علی الخصوص اس امر سے کہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے بندوبست مالگذاری

تین برس کیواسطے منضبط کیا ہے اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ اگر مفید ہوا تو

میعاد بندوبست مین دس برس دیگر زیادہ کئے جاوینگے جناب ممدوح والمناقب
بہت خوش ہین راجہ صاحب کی بڑی نیکنامی ہے کہ مصارف سالانہ مین مبلغ
گیارہ ہزار روپیہ بمد تعلیم خلایق و شفاخانہ و تعمیر سڑک خرچ ہوتا ہے اور شوق
ذاتی راجہ صاحب کا ترقی صیغہ جات مذکورہ مین قابل تحسین و آفرین ہے ۔
جناب ممدوح والمناقب و اصحاب کونسل کی یاد مین کسی ہندوستانی ریاست
کے انتظام کی ایسی کیفیت جو رپورٹ حال مشعر انتظام کہیتڑی سے زیادہ اعزاز
و نیکنامی نمایان کرتے ہو ملاحظہ سے نہین گذری ہے ۔
اسواسطے جناب معتمد الیہ نے باجلاس کونسل ایک خط بنام راجہ صاحب لکہنے
کا حکم نافذ فرمایا ہے چاہیئے کہ آپ خط مذکور راجہ فتح سنگہ صاحب کو دینے کیواسطے
مہاراجہ صاحب جےپور کے پاس بہیجدین اور جناب نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر و اصحاب کونسل نے مہاراجہ صاحب کو بہی چند کلمات مفید مطلب تحریر
فرمائے ہین ۔
آپ کو چاہیئے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ماتحت اپنے کو ہدایت کرین اور جب
موقع ہو خود بہی کوتاہی نکرین کہ روساء و امراء راجپوتانہ سے طریقہ مستحسن
راجہ صاحب کہیتڑی کی نقل کرائی جاوے اور اون کی خاطرون پر منقوش
کرین کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب و اصحاب کونسل کی عین تمنا یہہ ہے
کہ اس افضل نمونہ پر بکوشش تمام عمل کرتے ہین ۔

نمبر ۳۴ خط جناب صاحب سیکرٹری بہادر بنام راجہ صاحب ۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالے

حسب الحکم نواب مستطاب معلی القاب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر ممالک ہند باجلاس کونسل آن مہربان را اطلاع میرود کہ بندگان نواب صاحب ممدوح از صاحب ایجنٹ خود متعینہ راجپوتانہ تحریری مشتمل بر کوائف انتظام مشفق در ریاست خویش یافتہ بملاحظہ آن کمال خوشنودی حضرت ایشان گردید بدوستی پیوست ازانجا شد کہ آن مہربان را بپاگاہم کہ ظہور مساعی آن مشفق بتقدیم انتظام واجب وحقہ در امور مالی و بذر جہد و کوشش درانیکہ قرضہ ریاست زود سودی گردد موجب تحسین وعزت آن مہربان است بخصوص وشوارع وشفاخانہ ہا کہ تنہا آن مہربان زر کثیر داد بل ذات خود در ترقی گرفتن وسود مند بودن آنہا توجہ وہمت بلیغ برگماشتہ اند ہر آئینہ اینگونہ حسن انتظام ریاست خاصۃً قابل تحسین است و بندگان نواب صاحب مسبوق بالمدح باجلاس کونسل بالیقین کامل است کہ آن مہربان بکار بستن اینگونہ تدابیر در سرسبزی رعایائے خود با توجہ تمام وانجاح مرام مصروف خواہند بود و نیز جناب ممدوح را امید است کہ بہ پیمانے حسن انتظام آن مہربان جم غفیر از رؤسائے راجپوتانہ پیرو باشند و خاص خواہش سرکار با وقار انگریزی ہم ہمین است زیادہ چہ بر طراز د -

نمبر ۴۴ تقریر جناب نواب معلی القاب سر جان لارنس صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند بہ دربار اعظم واقع آگرہ تاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۶۶ع -

اے مہاراجگان و راجگان و سرداران - آپ سب صاحبان کو آج اپنے روبرو جمع ہوا دیکھکر مین کمال محظوظ ہوا ہون اور اس معروف شہر مین کہ

عالیشان عمارت تاج گنج ہے اور سب سے زیادہ اس جہت سے کہ زمانہ سابق
مین سلطنت شاہنشاہ اعظم کا جسکے نام سے اکبر آباد نام پایا ہے پایہ تخت تھا
نامور ہے آپ کے آنے پر مبارکباد دیتا ہون آپ کا اور میرا آپس مین ملنا
بہت اچھا ہے میرے واسطے اسطرح مفید ہے کہ جناب ملکہ معظمہ نام آور
آفاق فرمان رواے انگلستان وہندوستان کا ویسراے ہو کر مجھکو چاہیے
کہ اتنے روسا اہل رتبہ و نامی گرامی سے ملاقات کرون اور واقفیت پیدا
کرون اور آپکو اسواسطے مناسب ہے کہ مجھسے روبرو گفتگو کرسکو اور
درباب انتظام اپنے ممالک کے جو کچھ میرے مدنظر وخواہشین ہین سماعت کرو
براہ دانشوری اور اسلوبی سے حکومت کرنیکا فن بہت مشکل ہے اور صرف بذریعہ
فکر وخیال ومحنت کامل ہو سکتا ہے ہندوستان کے شاہون اور رئیسون مین
ایسے بہت کم ہین جو ضروری اوصاف سے بہی موصوف ہون کیونکہ اونہون
نے اپنی آغاز جوانی مین سیکہنے اور پڑہنے اور تجربہ کاری مین خبرداری نہین
کی اور نہ اونہون نے اپنے اخلاف کو کہ اونکے بعد مسندنشین ہونے والے تہے
اچہی طرح پڑہایا اور خبرداری سے تربیت کی اسی سبب سے اکثر ایسا ہوا ہے
کہ رئیس کے گذر جانے پر اوسکو بطور نیک وعقیل حاکم کے یاد نہین کرتے دولتمند
آدمی جب تک زندہ رہتے ہین اون کے خیرخواہ اور تابعدار ایسی خوبیون کی
بابت کہ وے مطلق نہین رکہتے اون کی تعریف کیا کرتے ہین مگر فقط اوسیوقت جب
اونکی حیات منقضی ہو اصلی حال کہاجاتا ہے کہ ایسے آدمیون کی کل ناموری
مین سے جو کہ وے پیدا کرسکین فقط وہ ہے جو بہ اعتبار حکومت عادلانہ

ونیز سخاوت کے حاصل ہو قابل تعریف ہو سکتے ہین نصرت مند اور بہادرون
کا نام فراموش ہوجاتا ہے مگر دانشمند اور نیک رئیس ہمیشہ زندہ رہتے ہین ایام
جنگ و غدر ہندوستان سے گذر گئے اور امید ہے کہ پھر کبھی نہ آوینگے مگر
شاید روساء حاضرین مین سے بعض کو ہندوستان کا وہ زمانہ یاد ہوگا اور
بہتون نے اوسوقت کا حال سنا ہوگا کہ جب غارتگرون اور قاتلون کے ہاتھ
سے حاکمون کے محل اور زمیندارون کے جھونپڑے بلکہ ہندو مسلمانون کی
پرستش گاہین مامون نہ تھین اوس زمانہ مین کل ممالک مورد تباہی و
موقع مصیبت زدگی ہو رہی تھی اور ولایت کے خطہ جات وسیع پر کسی ایک
گانو مین بمشکل تمام ایک چراغ کی روشنی نظر آتی تھی مگر حکومت انگریزی واقع
ہندوستان نے اس بدنظمی کا انسداد کر دیا ہے اب ملک میدان و بیابان
مسکن حیوانات خونخوار نہین رہا ہے اور وسعت عظیم پر دیہات آبادان اور
زراعت مالامال پھیلی ہوئی ہین کل باشندگان بامن و عافیت تمام زیر سایہ
سرکار انگریزی رہتے ہین —

مگر باوصف اسکے کہ حصہ عظیم ہندوستان کی بلاشبہہ یہی صورت ہے اگر حصص
متفرق کا حال بغور و تامل تحقیق کرتے ہین تو بجز اسکے کہ اب بھی ظلم و تشدد بکثرت
تمام ہوتا ہے اور اکثر جرایم بلا سزا رسانی رہجاتے ہین اور کچھ دریافت نہین
ہوتا پس لازم ہے کہ جسطرح سرکار انگریزی تمہارے ممالک کو تشدد بیرونی سے
محفوظ و مامون رکھتی ہے اوسیطرح تم بھی رعایا کو رکھو اور یہ امر بجز حکام مالک
ملکا دوسرے انصرام نہین پا سکتا ہے اور اون سے بھی صرف اوسی حالت مین

کہ اگر ہمیشہ خبرگیری ونگرانی کرتے رہین عیش وعشرت کے واسطے اونکو بہت فرصت ہے بلکہ بعض کو اوس سے بہی زیادہ فرصت ہے اور بسبب نہونے کسی صورت دلچسپی کے درماندہ وحیران ہوجاتے ہین ہمدران حال بعض کی یہہ مشکل ہے کہ اپنے ہمسایون سے فساد اور اپنے ماتحت امیرون سے نزاع وتکرار اور اوس سے زیادہ بیہودہ اور لاحاصل مصروفیت مین تضییع اوقات کرتے ہین اگر کوئی رئیس اپنے فرض واجب اور خبرگیری ریاست مین غافل رہے تو اوسکو یہہ توقع کسطرح ہوسکتی ہے کہ اوسکا دیوان بجاے اوسکے بطرز مناسب کام انجام دیگا حسن انتظامی کیواسطے قوانین پسندیدہ اور اہلکاران چیدہ زیر نگرانی متواتر نہایت ضروری ہین اور اسیطرح محکمہ پولیس مستعد وکارگذار اور سررشتہ واجب الیصال مالگذاری بہی ضرور ہے تاکہ رعایا امن وفراغت سے رہ سکین اور اپنی محنت کے ثمرہ سے متمتع ہوسکین واسطے تربیت لوگون کے مدرسہ جات اور واسطے معالجہ بیمارون کے شفاخانہ جات بہی مقرر کیے جاوین شاید بعض رئیس مقروض ہین اور جو طریقہ مین نے بتلایا ہے بموجب اوسکے عمل کرنا اونکو محال ہوگا مگر دیگر رئیسون کی آمدنی بہت ہے مین سب سے یہہ چاہتا ہون کہ ہر ایک حاکم حسب مقدور اپنے عمل کرے تم مین سے بعض آپس مین بالا تفوق کیواسطے بحث وتکرار کرتے ہو اور اپنے رتبہ ودرجہ سے رنجیدہ ہوتے ہو لیکن اگر سب اس بات مین کوشش کرتے کہ دیکہین اپنے ملک کی حکومت نہایت افضل وعاقلانہ طریقہ سے کون کرتا ہے تو کتنا مفید ہوتا اور آپس مین اونکو مقابلہ کی بہت گنجایش ہوتی۔

سرکار انگریزی فقط اوسی رئیس کی سب سے زیادہ عزت کریگی جو انسداد
جرایم اور ترقی حالات مین سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے اسی دربار
مین ایسے رئیس بہی ہین جنہون نے اسطرح نیکنامی پیدا کی ہے اور یہین
भोपाल مہاراجہ صاحب سیندہیہ اور بیگم صاحبہ بہوپال کا نام لیتا ہون نواب غوث محمد
जावरा خان مرحوم والی جاورہ کے انتقال سے مجہکو ازبس رنج و قلق ہوا ہے
सीतमौ کیونکہ مین نے سنا ہے کہ وہ دانشمند و سخی حاکم تہا راجہ سیتامئو واقع
مالوہ بعمر نوہ برس ہے تاہم کہتے ہین کہ وہ اپنے ملک کا بہت اچہا انتظام
کرتا ہے - راجہ صاحب کہیتڑی علاقہ جےپور کا بظہور حسن انتظامی ریاست
براہ آگہی خاص و عام باجراے تحریرات باضابطہ اعزاز و اکرام کیا گیا
ہے جب مین کسی رئیس کے طریقہ مستحسن و لیاقت کا حال سنتا ہون تو بہت
خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے اوصاف کو مشہور کرکے کوشش کرتا ہون
کہ دیگر حکام کو بہی اوسکے طریقہ کے بموجب کاربند ہونے کی جرأت و ترغیب
دیجاوے زمانہ سابق کے شاہان و روسار کو اپنے ملک مین راستہ
جاری کرنے کا کچہہ خیال نہ تہا وے اکثر مقامات دشوار گذار اور عنقریب
ناقابل رسائی پر رہتے تہے اور اونکے محلون کے گرد ہر طرح کی فصیل اور
شہر پناہ اور دیگر ذریعہ محافظت بنائی جاتی تہی کہ اون مین سے باہر
نکلنے کو بہت بہت کم ہوتی تہی اور اگر کہین جاتے تہے تو سپاہی و دیگر
ہمراہیان مسلح کا انبوہ ساتہہ ہوتا تہا اور سیر عجائبات دیگر ممالک کا ذکر
خاطر پر گمان بہی نہین ہوا تہا اور اگر کبہی ہوتا تو محض غیر ممکن متصور ہوکر

سو قرض رہتا اب رو ساے ہندوستان اپنے ہی ملک سے ملا فاصلہ بذت دور تر
پر جاتے ہیں جس مقام پر جاتے ہیں کچھہ تامل نہیں کرتے اور بعض رئیس ایسے عقلمند
اور دور اندیش ہو گئے ہیں کہ اپنے ملک کے طول و عرض و طول میں سڑک
تیار کرنے پر رضامند ہیں اور بعض نے ایسے کام میں سال بسال زر کثیر
خرچ کیا ہے مجھے امید ہے کہ دیگر رئیس بھی اون کے نمونہ کے بموجب
کاربند رہیں ۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع کی رپورٹ میں صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے علاوہ مضمون رپورٹ
۱۴ مئی سنہ ۱۸۶۶ع کے لکھا ہے کہ باوصف بدنظمی و ابتری حالات شیخاوالی
کے کھیتڑی کے علاقہ میں بہت امن ہے اور وہان کا حال شیخاوالی کی
دیگر ریاستوں سے بالکل مختلف ہے رئیس کی مستقل مزاجی بخلاف اہلکاران
قدیم کے نوطرزی کے مخالف ہیں تحسین و آفرین کے لایق ہے صاحب سکرٹری
گورنمنٹ کا خریطہ جو مہاراجہ صاحب جے پور کی معرفت دیا گیا اوس سے رئیس
بہت خوش ہوا ہے راجہ فتح سنگہ نے سنگہانہ میں بھی مدرسہ جاری کیا ہے
اور بعض اجناس تجارت پر بنظر ایزادی تجارت محصول معاف کیا ہے اور
ملا علاقہ کوٹ پوتلی کے مفسد ٹھاکرون کو جنہون نے شورش کر رکھی تھی بالکل
کر لیا ہے اور دوار داتون کا انتظام کر دیا ہے اگر فتح سنگہ کا یہی طریقہ جاری
رہے تو غالب ہے کہ زمانہ بدانتظامی راناوت جی صاحبہ کا بخوبی عوض ہو جاوے
گا ۔

سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع میں کھیتڑی کی آمدنی سے لکہہ سکہ لاکھ کی ہوئی یہہ کسی قدر

रियान:

سالگذشتہ کی آمدنی سے زیادہ ہے مگر جیسی بحالت عدم مخالفت موسم
ہوتی ویسی نہین ہوئی ایصال مالگذاری کہتیڑی کی برابر اور کسی جگہہ
غیر تحقیق وہ مشکل نہین ہے سرزمین ریگستانی و قدرتی خواص مخصوص
شیخاواٹی سے آبپاشی عنقریب غیر ممکن ہے اس سبب سے پیداوار
زراعت زیادہ تر بارش کی کمی و بیشی پر موقوف ہوتی ہے اور زمینداران
کی آمدنی بالکل فصل خریف سے ہوتی ہے یہہ سال زمینداروں کے حق
مین بخصوصیت ناقص ہوا ہے علاوہ اسکے کہ عین ضرورت کے وقت مین
بارش کی قلت رہی عین فصل کی تیاری کے وقت ژالہ زدگی سے نقصان
ہوا اگر رئیس قابل تحسین فیاضی سے دستگیری نکرتا تو آفتون سے رعایا
تباہ ہوجاتی اور یہہ نتیجہ رئیس کے نقصان کثیر گوارا کرنے سے ہوا ہے کہ شاید
ہر ایک رئیس ایسا نکرسکے جمعبندی مین دس فیصدی کی بلکہ بعض جا پر
پندرہ فیصدی کی کمی کی گئی اور زمیندار اور کاشتکارون کی اس تخفیف
جمع سے بمقدار واجب متمتع ہونے مین کوشش کی گئی اسطرح سے [illegible]
معاف ہوا اگر یہہ نہوتا تو سے لکہہ ـــ ناجمع ہوجاتی — یہہ مصیبت
کم نہوئی تہی اور ایسے وقت مین حاکم کی تمیز اور لیاقت انتظام کا امتحان
ہوتا ہے چنانچہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے کمال دانشوری و فیاضی سے
عمل کیا کہ اس سے وے لائق تحسین و آفرین ہین اور یہہ اون تدبیرون
پر اور اضافہ ہے جن سے وے اپنی رعایا کے نزدیک عزیز ہوئے
اور جو اونکی ریاست اور رعایا کے حق مین بہت مفید ہوئی ہے ریاستکا

ریاست کا خرچ سے لکہہ [illegible] ہوا ہے سال گذشتہ مین سے لکہہ [illegible] تہا اسمین ایک لاکہہ [illegible] کی تخفیف ہوئی ہے -

اضافہ خرچ مین بڑی رقمین صیغہ جات مفید عام مثل سررشتہ تعلیم و حفظان صحت و تعمیرات مفید عام کی بقدر [illegible] مین سال گذشتہ مین ایک لاکہہ خرچ ہوئے ہین باوصف اس عاقلانہ فیاضی مصارف مفید کامون کے جہان براہ واجب ممکن تہا خرچ مین تخفیف بہی کی گئی صرف کو ہتیار ہین خوش انتظامی سے ایک لاکہہ کی کمی ہوئی اور کل سررشتہ جات ریاست مین بہت کفایت اور دور اندیشی سے عمل ہوا انتظام پولیس کا بہت مستعدی سے ہے کل جمعیت پولیس مع ایک سپرنٹنڈنٹ کے ۱۰۵ سوار ۱۹۳ پیادہ میزان ۲۹۹ کس ہین -

صدر کہیتڑی مین بہی اوسکی جمعیتین جابجا حسب ضرورت موقع تقسیم ہو رہی ہین اوسکی کارگذاری کی بہترین دلیل یہہ ہے کہ کہیتڑی و کوٹ پوتلی کے سینون مین ارتکاب جرایم کے جو پہلے اکثر بکثرت ہوتا تہا کمی ہو گئی ہے ڈکیتی وغیرہ جرایم کے اس سال مین بہت کمی ہوئی ہے اگر ہیڑ وا لی کے دیگر رئیس بہی ایسی ہی کوشش کرین تو غالب ہے کہ تہوڑے عرصہ مین بالکل وارداتین بند ہو جاوین -

اس سال مین رئیس نے دو مدرسہ جات ایک انگریزی کا کوٹ پوتلی مین اور ایک ہندی کا چڑاوہ مین مقرر کئے ہین اب پانچ مدرسہ جات ہین شिक्षा اون مین ۲۳۳ طالب علم ہین وے انگریزی و فارسی و اردو و سنسکرت

پڑہتے ہین اور کتب مروجہ مدارس ممالک مغربی و شمالی کی پڑہائی جاتی ہین
ان ممالک مین اجراء تعلیم مین جو مشکلات واقع ہوتی ہین اون کے دفعیہ کی
ہر ایک تدبیر کی گئی ہے وظیفہ طلبار و انعام امتحان خود رئیس کی موجودگی
مین دیئے جاتے ہین اور ریاست کے عہدون پر نوکر کیئے جاتے ہین چنانچہ
پانچ طالب علم مدرسہ کے اسطرح نوکر ہوئے ہین تعلیم نسوان بہی جاری ہے
راجہ ہمہ تن کوشش کرتا ہے کہ برہمنان وغیرہ کا تعصب جو اس بات مین
ہے رفع ہو کہیتڑی کے شفاخانہ جات رونق پر ہین اور اطراف سے جو لوگ
آتے ہین اونکو آرام ملتا ہے اس سال کے چہہ ضلع مین تقسیم ادویات و معالجہ
مریضان مین اون سے بہت زیادہ پہونچا ہے ایسا عمدہ انتظام ہوا اور
تدبیرات حفظان صحت ایسی کارگر ہوئین کہ بیس فیصدی زیادہ مریض
نہ مرے —

عدالتین بہی مقرر ہین اور بہت فائدہ پہونچاتے ہین اونکی کارروائی انگریزی
عدالتون کے ضوابط پر ہے مجموعہ تعزیرات ہند بہ ترمیم ضروری بحسب عادات
رعایا کے ہدایت نامہ سمجہا جاتا ہے —

دیوانی کی کارروائی مین ممالک بے آئین کے قواعد پر بوجہہ سادگی مستثنیات
کے عمل ہوتا ہے اور قانون میعاد سماعت بہی بہ ترمیم واجب جاری ہوا ہے کل مقدمات
فوجداری ۱۴۳ فیصل ہوئے ہین اونمین سے ۸۶ کا اپیل ہوا ۱۲ مجرمون کو سزا قید
ہوئی اور ملا ہے جرمانہ وصول ہوا عدالت دیوانی مین ۸۷۲ مقدمات فیصل ہوئے
اونمین ۸۵ کا اپیل ہوا ۳۰۴ اجرا ہے ڈگری جیلخانہ جدید قابل آسائش پچاس قیدیون کے

تعمیر ہوا اوسط درجہ ۲۳۶ قیدی رہے صفائی و خبرگیری خور و نوش اچھی رہتی ہی
اور سڑکون کی تعمیر و مرمت کی مشقت لیجاتی ہے۔

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء کی رپورٹ مین درج ہوا کہ افسوس ہے کہیتڑی کا حال جیسا پیشتر
تہا ویسا نہین ہے سال بہر سے بوجہہ بیماری رئیس وہان نہین رہتا ہے
فی الحال وہ تبدیل آب و ہوا کیواسطے حسب ہدایت اطبا کوہ منصوری پر گیا
ہوا ہے اس سبب سے انتظام ریاست مین بہت خلل واقع ہے ابتری
وظلم کی شکایتین آتی ہین اور ہر رشتہ انتظام مین سستی ہے ان سب
مراتب سے رئیس کو آگاہ کیا گیا اور اوس نے اقرار کیا ہے کہ بقور حصول
صحت واپس آوے گا مہاراج حال اوس نے انتظام ریاست کا بند و بست
کر دیا ہے جے پور کے دیگر اضلاع کی نسبت کہیتڑی مین قحط کی زیادہ تکلیف
ہوئی ہے نقص زمین و ذریعہ آبپاشی نہونے سے پیداوار بہت کم ہوا اور
دو سال گذشتہ مین بہی کم ہوا تہا۔

بند و بست سالہ کے انقضا سے جسکی میعاد دسمبر گذشتہ مین منقضی ہوگئی
بند و بست دہ سالہ جو تجویز ہوا تہا قحط کی وجہہ سے ملتوی رہا ہے مگر رئیس نے
لکہا ہے کہ سال آیندہ کے شروع مین بشرط بہتری حالات ملک کیا جاویگا۔
جمع خرچ کا حساب نہین آیا ہے مگر کمی پیداوار اور تقاوی دینے اور
ایصال جمع مین التوا کرنے سے آمدنی مین کمی ہوئی ہے تخفیف قحط کی
تدبیرات عمل مین آئی ہین دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری ہوئی ہین
اور بیس ہزار آدمی پرورش پاتے ہین ایصال جمع مین بہت تخفیف

کی گئی ہے اور مریضون کیواسطے کہ قحط کی سختی سے بہت ہوگئے تھے چند روزہ
شفاخانجات جاری کیے گئے عدالت و تعلیم و طبی سررشتہ جات مین بدستور
کام جاری رہے —

خلاصہ رپورٹ سنہ ۶۹ و ۷۰ء یہہ ہے کہ افسوس ہے راجہ کہیتڑی اب بہی اپنے
ملک سے باہر ہے اور اوسکی بیماری کو دیکھتے ہوئے امید نہین کہ وہ کبہی
واپس آوے اس حالت مین ریاست کا بندوبست اچہا ہونے کی کیا توقع
ہوسکتی ہے اس سال مین مصارف آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا ہے سبب
اسکا تعمیرات دستگیری قحط زدگان اور رئیس کے باہر رہنے کے مصارف
مین ٹہاکر سوبہاگ سنگہ مختار ریاست بوجہہ دیگر ضروریات کے کہیتڑی مین
زیادہ نہین رہ سکتا ہے اسواسطے زیادہ تر کام منشی ہربخش پر منحصر رہتا
ہے رئیس نے اوسکو مختار کردیا ہے منشی ہربخش کو میجر بینن صاحب اچہا
سمجہتے تہے اور سب لوگ اچہا سمجہتے تہے دہلی مین رہنے سے رئیس کے مصارف
خواہ نخواہ زیادہ ہونگے ایسی چہوٹی ریاست کو اس سے بہت نقصان ہے
بندوبست مال ہونیوالا ہے اور مدارس و شفاخانجات جنکے واسطے رئیس تنہا انکا مؤید ہوا
ہے موجود ہین رئیس و رعایا سرکار انگریزی کے بہت رضامند ہین اور کپتان لوچ صاحب
کے کوٹ پوتلی جانے سے بہت خوش ہین یقین ہے کہ اچہا بندوبست ہوگا اس
رئیس اور راج جےپور کے درمیان نا اتفاقی ہے راج کو شکایت ہے کہ
رئیس اطاعت واجب نہین کرتا ہے اور رئیس شاکی ہے کہ راج سے
بیجا دست اندازی ہوتی ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ اوسکی

چند مرتبہ بطور خانگی و باضابطہ سرکار انگریزی سے تعریف ہوئی ہے اس
سے رئیس کو خود اختیاری کا شوق ہوا ہے اور راج کو حسد پیدا ہوا ہے۔
دسمبر ۱۸۶۲ء مین راجہ فتح سنگہ کا انتقال ہوا اور سبھا سے اوس کے اجیت سنگہ
خلف ٹہاکر البیسر جسکو راجہ فتح سنگہ نے قبل انتقال متبنی لیا تہا مسند نشین مالسی
ہوا اجیت سنگہ کی مسند نشینی سے سب خوش ہین مہاراجہ صاحب نے
اوسکو فوراً منظور کیا اور نذرانہ مسند نشینی بہی بہت واجب لیا اور
نابالغی رئیس کے زمانہ مین انتظام اہلکاران کہیتڑی کو سپرد کیا۔
یہہ رئیس ابتدا سے خوش نصیب ہے اگر راج سے ایسی ہی امداد و
دستگیری رہی تو غالب ہے ریاست مالا مال ہوجاویگی رئیس مرحوم کے
انتقال پر ریاست کے ذمہ پونے آٹہہ لاکہہ روپیہ کا قرض تہا خرچ بہی
تخفیف و کفایت شعاری اور رئیس حال کے مصارف محدود کرنے سے
امید ہے کہ ریاست جلد سبکدوش ہوجاوے گی اور سن تمیز کو پہونچنے کے
پیشتر کہ مسند نشینی کے وقت نو برس باقی تہے کل زیر باری رفع ہوجاویگی
ظاہرا یہہ لڑکا ذکی و ہوشیار و خوش وضع معلوم ہوتا ہے اگر تعلیم اچہی ہوئی
تو یقین ہے بہت لایق ہوگا دربار نے جیپور کالج کے ہوشیار و خوش رویہ
طالب علم کو اوسکی اتالیقی کیواسطے مقرر کیا ہے مگر حقیقت مین اتالیقی کا
کام بہت مشکل ہے کہ مردمان متعدد اکثر اوسکے سد راہ اور رئیس کے اغوا کرنے
والے ہین اور یہہ سمجہتے ہین کہ رئیس کو صرف اسیقدر نوشتخواند کافی ہے کہ صرف
اپنا نام لکہہ سکے مہاراجہ صاحب کو اوس کی تعلیم کا بہت فکر ہے اور ہر سال

چند مہینے تک جے پور میں رکھکر پڑھانا چاہتے ہیں تاکہ وہ آیندہ اپنا کام
کرنے کے لایق ہو۔

مدرسہ کھیتڑی میں ترمیم ہوئی شفاخانہ کوٹ پوتلی کیواسطے نیٹو ڈاکٹر نوکر رکھا
گیا اور کھیتڑی میں جو پیشتر سے تہا وہی رہا صاحب ایجنٹ نے دربار کو
صلاح دی کہ شفاخانہ جات علاقہ کھیتڑی بھی مثل شفاخانہ جات علاقہ جیپور
ڈاکٹر برصاحب ایجنسی سرجن سے متعلق رہیں اور ڈاکٹر برصاحب کو اس
کام کے عوض پچاس روپیہ ماہوار ملتا رہے۔

کھیتڑی میں کانیں بہت ہیں مگر بدنظمی سے کانیں اور کہنوائی خراب ہوگئی
ہیں سابق میں اون کے بیس۲۰ گھر تھے اب ایک بھی نہیں رہا ہے اونمین
باہم نزاع ہوا تہا اور راجہ کی عدم موجودگی سے فیصلہ کی امید نہ تہی اور
کانون میں محنت کرنے سے کچھ ثمرہ نہ ملا مجبور چھوڑکر چلے گئے بڑی کانون
کے اجرا میں سب سے زیادہ پانی خارج کرنے کی مشکل ہے اول تو دریا کی
صفائی کیواسطے ہیمہ سوختنی کی کمی اور گرانی ہے دوسرے اونکے گلانے
کی دیگر مشکلات ہیں مگر حسن انتظامی اور خوش تدبیری سے یہہ مشکلات رفع
ہوکر کانون سے آمدنی ریاست میں اضافہ ہوسکتا ہے رئیس سابق کی فریبی
تہی کہ اوس نے ہر سررشتہ انتظام کی بابت حالات باطل لکھے اور رکھے تہے
کھیتڑی کی آمدنی وخرچ کا صحیح حال دریافت ہونا عرصہ تک مشکل رہا تحقیقات
سے دریافت ہوا کہ سنہ ۱۸۹۶ع میں بجاے سوا لاکھ روپیہ کے جو راجہ نے
لکھی تہی ساڑے چار لاکھ کی آمدنی ہوئی تہی اسیطرح خرچ کا حال بہی تحقیق ہوا

قریب تین لکھہ سے زائد کے تہا برآورد سنہ ۱۸۷۱ع مین خرچ کا لکھہ مالیت
رکہا گیا اور ایک لکھہ بابت ادائے قرضہ کیواسطے علیحدہ کیا گیا جب راجہ
اجیت سنگہ ادائے رسم ماتم پرسی کیواسطے جے پور مین آیا اہلکاران مفصلہ
ذیل انتظام ریاست کیواسطے مقرر ہوئے ٹہاکر سوہاک سنگہ منتظم و مختار ریاست
منشی ہربخش تحصیل لالہ ہرنارائن سنصرم عدالت بہائی شیوبخش افسر فوج و
قلعات رام لال منتظم کارخانجات۔ ان اہلکارون کے اہتمام سے کام اچہا ہوا
اور حسب گنجایش ریاست قرضہ ادا ہونے لگا۔

بحث و نزاع جو مابین راج جے پور و اس ریاست کی مدت سے خصوص
راجہ فتح سنگہ مرحوم کے زمانہ مین رہا تہا رئیس حال کے وقت مین بالکل
موقوف ہوگیا اور روابط فیمابین راج جے پور اور اس ریاست کی
حدبندی اور اتفاق و موافقت کہ راجہ مرحوم کی سرکشی اور دربار
جے پور کی سختی سے ظہور مین آئی تہی قایم ہوگئی فریقین کو باہم اعتبار ہوگیا
ہے اور حکومت و اختیارات و طرز حقیت پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ سرکار انگریزی
کی نسبت جو نزاع ہمیشہ رہتا تہا بالکل رفع ہوا سرکار انگریزی نے اس پرگنہ
کی بابت نذرانہ سند نشینی معاف کردیا ریاست کے حق مین بہت اچہا
ہوا اور رئیس و کل متعلقین ریاست نہایت شکرگذار ہوئی رئیس نے
مدت تک جے پور مین رہکر نوشت و خواند و کاروبار ریاست مین اچہی لیاقت
حاصل کی۔

سنہ ۱۸۴۶ء مین سیکر مین بہت پر خطر فساد برپا ہوا رام پرتاب سنگھ کے
والد راؤ راجہ بھیمن سنگھ نے قبل وفات اپنے اسّی ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر
لیپال — اپنے تین کنیزک زاد لڑکون اور ایک لے پالک رام سنگھ کو دی تہین
چودہ برس تک وے قابض رہے جب سنہ ۱۸۴۲ء مین سرکار نے اوس
ملک کا انتظام کیا تب بہی کسی نے اعتراض نہین کیا راؤ راجہ پرتاب سنگھ
نے ریاست سیکر مین سے اتنا ملک کم ہونے کی کرنل سدرلینڈ صاحب
سے شکایت کی حسب اجازت صاحب موصوف پنچایت نے اونکو بیدخل
संगणवत — کرنے کا حکم دیا جَے پور کی فوج صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ساتہ سنگراوت
کے حملہ مین فوج سیکر کی مدد کیواسطے گئی عرصہ تک سنگراوت کا
पातोद्या विद्रोह — محاصرہ رہا آخرکار فتح ہوا راؤ راجہ نے پاٹودہ و بٹہوٹہہ پر جو سکن
ڈونگر سنگھ و جواہر سنگھ و بہوپال سنگھ ہین فوج کشی کی ٹہاکران
مذکور راؤ راجہ کے بہائی ہین مگر او ہنون نے کنیزک بہائیون کی مدد
کی تہی ڈونگر سنگھ جو فوج شیخاواٹی مین رسالہ دار
رہا تہا ساہوکار متہرا کی لڑکی کو لیجانے کی غرض سے
اوس کے گہر پر حملہ کرنے کے جرم مین اول مجبس
آگرہ مین قید ہوا تہا جواہر سنگھ و بہوپال سنگھ کوکہ
بٹہوٹہہ چہوٹ جانے کی وجہہ سے بارہ ٹہیہ ہوگئے
تہے مجبس آگرہ پر یکایک حملہ کرکے ڈونگر سنگھ کو نکال لیگئے
ان سرکش لوگون نے ملک کو تاخت و تاراج کیا اونصیرآباد کے خزانہ مین بہی ہاتھ ڈالا

مارکرجسے آر روپیہ کہ پچہلے روز تقسیم تنخواہ کیواسطے آیا تہا لوٹ لے گئے انجام
کار ڈونگر سنگہ علاقہ جودہ پور مین گرفتار ہوکر وہین کے مہاراجہ صاحب کے
سپرد ہوا جواہر سنگہ کی تحقیقات ہوئی مگر شہادت کامل نہونے کی وجہہ سے رہائی
پاکر علاقہ بیکانیر مین پناہ پذیر ہوا اور ۱۸۵۵ء مین مع بہوپال سنگہ اور کنیز زادے
بہائیون کے سیکر مین مسکن گزین ہوا ۱۸۵۰ء مین راؤ راجہ پرتاب سنگہ
سیکر والا ولد مرگیا بہیرون سنگہ نامی بعمر سولہ سال دعویدار مسند پیدا ہوا
راؤ راجہ لچہمن سنگہ کے انتقال پر اوسکی رانی ہیڑتنی جی حاملہ تہی اوسکے
بہیر مین بمقام گہاٹو راؤ اوس سے بہیرون سنگہ پیدا ہوا تہا حمل کی نسبت
سبکو اعتراض تہا اور راؤ رام پرتاب سنگہ نے اپنی حیات مین بہیرون سنگہ
کو کبہی اپنا بہائی قبول نہین کیا تہا اسکا سبب فریق ثانی نے یہہ بیان کیا
کہ اگر رام پرتاب سنگہ قبول کرلیتا تو حسب رواج شیخاوائی سیکر کا آدہا
علاقہ دینا پڑتا سرداران شیخاوائی سیکر مین جمع ہوئے اور سب نے ملکر
بہیرون سنگہ کے حق مین رائے دی کہ وہ مسند نشین ہو مگر اوسکی اصلیت
مین مدت تک سبکو شبہہ رہا۔

۱۱۔ مارچ ۱۸۶۶ء کو سیکر مین راؤ راجہ بہیرون سنگہ کا انتقال ہوا چند مہینون
سے بیمار تہا اسواسطے راج جے پور نے پیشتر سے انتظام عدم ارتکاب وارداتہا
کردیا تہا کہ جبہ سنگہ سرفیری کا لڑکا مادہو سنگہ متبنی ہوکر مسند نشین ہوا سیکر
کے سب لوگ اوس سے رضامند تہے اور کل رشتہ داران وسرداران واہلکار
راج جے پور کی موجودگی مین پگڑی بندہی مسند نشینی کے وقت اوسکی عمر پانچ

سال کی تہی ٹہاکر شیام سنگہ یکجدی خاندان سیکر نے دعوی مسندنشینی کیا تہا
مگر پیش نگیا مہاراجہ صاحب کا اس ریاست پر عرصہ تک عتاب رہا اور راج
سے رئیس کی مسندنشینی منظور نہین ہوئی وجہہ یہہ کہ اگرچہ باوصف عذرات
واشتباہ اکثر غرض مند اور دعویدار لوگون کے مہاراجہ صاحب نے مادہوسنگہ
کے متبنی ہونے پر کچہہ اعتراض نہین کیا تہا مگر بوجہہ سرپرست ہونیکے نذرانہ
مسندنشینی لینا چاہتے تہے سیکروالون نے اول بحوالہ دستور قدیم اپنی ریاست
اور رواج ملک کے اوسکے ادا کرنے مین عذر کیا تہا مگر آخرکار جب مہاراجہ صاحب
نے باجراے اشتہار عام اپنے کل توابعین رئیس وجاگیردارون سے نذرانہ
مسندنشینی لینے کا عام قاعدہ جاری کردیا مکندسنگہ منتظم سیکر نے بہی منظور کرلیا اور
پولٹے دو لاکہہ روپیہ زرنذرانہ تین قسطون مین ادا ہونا قرار پاکر اپریل سنہ ۱۸۶۹ع
مین رئیس کی مسندنشینی منظور ہوئی راو راجہ مادہوسنگہ کی نابالغی کے سبب
سے انتظام ریاست ٹہاکر مکندسنگہ کرتا ہے یہہ شخص بہت نیک چلن تجربہ کار
ولیق ہے کام بہت اچہی طرح کرتا ہے رعایا خوش وآسودہ حال ہے
ریاست کے جمع وخرچ کا خاطرخواہ بندوبست ہے اور ابتری وبدنظمی
کہ ملک شیخاواٹی مین عام ہین سیکر مین مطلق نہونیسے اہالیان ریاست
کی بڑی نیکنامی ہے مکندسنگہ نے کپتان پولٹ صاحب سے انسداد واردات
ڈکیتی وغارتگری کا اقرار کیا تہا اوس سے زیادہ ایفا کیا اس سے اوسکی
کارگذاری تحسین وآفرین کے لایق ہے —
رئیس طبیعت کا ذہین اور ذکی معلوم ہوتا ہے اوس کی تعلیم کیواسطے

بنارس سے طلب ہوکر اوستاد مقرر کیا گیا مادہو سنگہ کو ماتم پرسی کے بعد جے پور سے رخصت ہوئی تب مہاراجہ صاحب نے اوسکو سب کامون سے زیادہ تحصیل علم کی تاکید کی تہی۔

سیکر نے بہی مثل جے پور کے اپنے علاقہ مین غلہ پر راہداری وغیرہ کا محصول معاف کر دیا اور رفع تصدیعات قحط سنہ ۱۸۶۸-۶۹ع مین بہت مدد کی۔

سنہ ۱۸۷۵-۷۶ع مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کے انتقال سے کہ وہ انتظام ریاست مین کلیان سنگہ کا شریک تہا سیکر کا بہت نقصان ہوا اور راؤ راجہ کے اوستاد نے علاوہ تعلیم وتربیت اپنے شاگرد کے ریاست مین چند مدرسہ جات مقرر کیے۔

اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ع مین نواب وایسراے صاحب جے پور مین تشریف فرما ہوئے تب مہاراجہ صاحب نے بشمول دیگر سرداران شیخاوتی راؤ راجہ مادہو سنگہ رئیس سیکر کو بہی بلوایا تہا اور پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مارچ مین سیکر کا دورہ کیا دونون مرتبہ کے امتحان سے معلوم ہوا کہ راؤ راجہ ہوشیار وذہین ہے ٹہاکر کلیان سنگہ و لوہکر رام وجیت سنگہ کہ انصرام کار ریاست کرتے ہین تجربہ کار و محنتی و کارگذار ہین ایام قحط مین رعایا کی پرورش وخبرگیری اچہی ہوئی رعایا خوش وفارغ البال اور کہیتری کی مصیبت زدہ رعایا سے بہتر ہے البتہ سیکر کو درباب تقرر مدرسہ جات وشفاخانجات حسب قاعدہ ممالک انگریزی کہیتری کا سا دعوی نہین ہے مگر بندوبست تعلیم ومعالجہ حسب طریقہ وطبیعت باشندگان جنکے فایدہ کیواسطے ہوتا ہے اچہا کر رکہا ہے اور جب خیال کیا جاتا ہے کہ منتظمان ریاست کو اس بندوبست کی بابت کچہہ دعوی اور نہی

نہین ہے اور وسے اوسکو جسقدر ہے اوس سے زیادہ کرکے دکھایا
نہین چاہتے ہین تو زیادہ تر تعریف کے لایق ہے پرگنات کے مدرسون
مین کہ بکثرت ہین صرف ہندی پڑہائی جاتی ہے راجہ کا اوستاد ۱۲ لڑکون
کو انگریزی پڑہاتا ہے اور ایک مکتب اردو کا بہی شہر مین ہے راجہ کی
تعلیم اچھی نہین ہے اوسکا اوستاد بنارس کالج کا طالب علم اور نظاہرا
خوش رویہ اور صاحب علم ہے مگر راجہ کو اچھی طرح نہین پڑہا سکا ہے وہ
شاکی ہے کہ راجہ اکثر چند ہفتون تک نہین پڑہتا ہے اور واقع مین اوسکو
ہم سبق لڑکون کے امتحان سے ثابت ہوا کہ وہ اون سے بہت کمتر ہے
اس سے ثابت ہے کہ رئیسون کا گہر پر تربیت پانا بہت مشکل ہے اور تدبیر
اوسکی بجز تعلیم میو کالج اجمیر کے اور کچھ نہین ہے سنہ ۱۸۷۱ء کے جمع و خرچ
مین ریاست کی آمدنی بقدر دو لکھ ہزار اور خرچ دو لکھ چھتیس ہزار
درج ہوا مگر سیکر کی آمدنی ہمیشہ قریب چار لاکھ متصور ہوئی ہے اور اسکے
خوش انتظامی کے زمانہ مین یقین ہے اور بہی زیادہ ہوگی ۔

بساؤ

۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ء کو ایجنسی جے پور مین ہمیر سنگہ ٹہاکر بساؤ کے انتقال اور
چندر سنگہ خلف ٹہاکر گوبند سنگہ سورجگڈہ والہ کی مسند نشینی کی خبر
پہونچی راج جے پور سے اس پر اعتراض ہوا بلکہ ٹہاکر سورجگڈہ کی جاگیر
قرق ہوکر وکیل قید کیا گیا اور دستک جاری ہوئی جے سنگہ ٹہاکر

डूंडलोद ڈونڈلود وچند دیگر اشخاص دعویدار تہے جے سنگہ کہتا تہا کہ ٹہاکر متوفی نے پیشتر مجہکو متبنی لیا تہا اور راجہ بیکانیر کی شہادت دیتا تہا مگر راجہ بیکانیر کی شہادت اوسکے حق مین بوجہہ رشتہ داری قابل پذیرائی نہ تہی - راج جیپور کو چیندر سنگ کے متبنیٰ ومسند نشینی ہونے پر کچہہ اعتراض نہ تہا صرف نذرانہ مسند نشینی لینا چاہتا تہا چنانچہ معاملہ سیکر کے ساتہہ بساؤ کا نذرانہ بہی بقدر چالیس ہزار روپیہ قرار پاکر رفع نزاع ہوگیا سنہ ۱۲۸۶ھ ۱۸۶۹ء مین چیندر سنگ سردار بساؤ بعمر بائیس سال تہا -

پاٹن توراوالی

پاٹن مین بہت ابتری وبدنظمی رہتی ہے راؤ کے ذمہ قرضہ بکثرت ہے اور ہمیشہ اپنے رشتہ دارون سے لڑنے اور جہگڑنے مین مصروف رہتا ہے اون کے پاس حسب رواج ملک چہوٹی چہوٹی جاگیرین ہین لبسبب قلت معاش ومحتاجگی کے غارتگری کرتے ہین اور سرزمین پہاڑی ہے اس سبب سے راج خاطر خواہ انتظام نہین کرسکتا ہے خود راؤ بہی مجرمون کی پناہ دہی اور اعانت کرتا ہے اور مال مسروقہ ومسروقہ مین حصہ لیتا ہے ایک مقدمہ مین راؤ پاٹن نے جمیعت سررشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کے تعاقب وگرفتاری مجرمان مفرور جیلخانہ انگریزی مین خلل پیدا کیا تہا اس جرم مین راج سے اوسپر دوہزار روپیہ جرمانہ ہوا -

اونیارہ

اونیارہ کی ریاست راج جیپور کی جنوبی سرحد پر واقع ہے اور وہان کی
سرزمین پیداوار و سیرابی مین راج کے عمدہ ترین حصص مین سے ہے مگر ریاست
بے انتظامی و ابتری سے نہایت زیربار و مقروض ہے ایک دفعہ ساہوکاران
قرضخواہ ریاست کو بالعوض قرضہ دیہات کے جمع مقرر کردی تہی مگر راوٴ راجہ
سابق نے ابتدا سے ہی اون سے بدعہدی کی اور دیہات پر قبضہ کرلیا تاہم ریاست
کی آمدنی مین کمی ہوتی گئی اور رئیس کا مطلق اعتبار نہ رہا ساہوکارون نے
جے پور مین نالش کی مگر راج بہی حیرت مین تہا کہ کیا کرے اور حسب عادت جبتک
اور تدبیرون سے کاربراری ہوسکے سختی نہین کیا چاہتا تہا راوٴ راجہ فتح سنگہ
رئیس سابق محض ناخواندہ تہا اوسکو کام کرنے کی نہ لیاقت تہی اور نہ خواہش
فضول خرچ روپیہ روپیہ اور شراب وغیرہ نشہ کا زیادہ عادی تہا کہ اوسکے
قواے دماغی ضعیف ہوگئی تہی انجام کار ۱۸۶۸ء مین اوسکا انتقال ہوا اور
بجاے اوسکے سنگرام سنگہ کہ بعمر نو سال تہا مسندنشین ہوا دربار جے پور نے
دو لاکہہ روپیہ نذرانہ لیکر اوسکی مسندنشینی منظور کی رئیس کی نابالغی مین انتظام
ریاست کیواسطے پنچایت منتظمان حسب تفصیل ۔
ٹہاکر لچہمن سنگہ دوبلہ کا ۔ چینی لال ۔ ٹہاکر باگہہ سنگہ بلاس پور ۔ ٹہاکر گلاب سنگہ پلودہ
بالابخش چودہری ۔ مقرر ہوئے اون کے تقرر کیوقت سب سے بڑی مشکل پیش نظر
آئی کہ ریاست کے ذمہ پانچ لاکہہ روپیہ کا قرضہ تہا اور اوسکے ادا کرنے کیواسطے
صرف ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی تہی اور ریاست کے مصارف کثیر مزید براں
شرکا کمیٹی بہت ہوشیاری سے کام کرنے لگے مگر ریاست کی بدنصیبی سے چینی لال

दोवला
बिलासपुर
पलोदा

جو کل پنچون مین سب سے زیادہ لیئق اور کارکن تہا مر گیا اور پہر وہی ابتری وخرابی پہیل گئی مہاراجہ صاحب کو اس ریاست کے انتظام کا کمال فکر ہے مگر کوئی تدبیر نظر نہین آتی خوف تہا کہ شاید انجام مین کوئی پردیسی منتظم مقرر کرنا پڑے اگرچہ یہہ تدبیر صرف اوسی حالت مین کیجاتی کہ جب اور کسیطرح کارروائی نہوتی اس ریاست مین بہی لیئق و دیانت دار آدمی کا ملنا تو دشوار رہتا مگر وہان کے لوگ دستور قدیم کے ایسے پابند ہین کہ تقرر مختار پر اونکے مخالف وسدراہ ہوجاوین —

رئیس کی تعلیم وتربیت کیواسطے نرسنگ لال نامی طالب علم جبلپور کالج جس نے
کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کا امتحان دیا تہا اوسکا بصاحب و اُستاد مقرر — यूनिवरसिटी इन्ट्रेंस
ہوا اور سنہ ۱۸۷۲ع مین اوسکی کلچی پور ماتحت ایجنسی بہوپال کے رئیس کی دختر سے — किलचीपुर
شادی ہوئی اس شادی کے مصارف سے قرضہ مین چالیس ہزار کا اضافہ ہوا اور آمدنی جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ کی تہی اندنون صرف ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ کی ہے اگر اچہا انتظام ہو تو شاید چار لاکہہ کی یا اس سے بہی زیادہ آمدنی ہوجاوے —

قرضہ ریاست مین بڑی رقم سیٹہہ لکہمی چند راد ہاکشن متہرا والہ کی بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہے کہ سنہ ۱۸۶۸ع مین بدرستی ضروریات قحط لیا تہا ابہی اوسمین سے بہت تہوڑا ادا ہوا ہے رئیس چاہتا ہے کہ اس قرضہ کے عوض مین چند دیہات چندسال کے واسطے بالکل ملازمان سیٹہہ صاحب کے انتظام مین مفوض کر دیئے جاوین کہ اونکی آمدنی اصل وسود کے تمام وکمال ادا کرنیکے واسطے مدت معینہ مین کافی ہو اسیطرح

بالعوض پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج واجب الطلب راج جےپور کے کہ
بکثرت باقی ہے رئیس دیہات علاقہ کو ملازمان سیٹھہ صاحب کے سپرد کیا چاہتا
ہے کہ وے ہی انتظام کریں اور وے ہی راج کا خراج داخل کیا کریں اور
بطور کفالت اپنے عہد کے تمسک بہ اقرار اس امر کے کہ تا وقت ادائے تمام و
کمال قرضہ اوس پر عمل کریگا لکھنے کو مستعد ہے۔

مہاراجہ صاحب نے معزز اہلکاران و متوسلان ریاست کو طلب کر کے اون
سے اسلوبی انتظام کی صلاح لی مگر جب کوئی تدبیر کارگر نہوئی تب رئیس کو
طلب کر کے مدرسہ ٹھاکران واقع جےپور میں داخل کیا اور اہلکاران ادنیارہ
میں سے کوئی کام کے لائق نہ تھا تب مجبور راج سے لیق و ہوشیار شخص کو
انتظام ریاست کیواسطے مقرر کیا۔

دوسری فصل

کشنگڈہ

کشنگڈہ کے شمال مغرب اور شمال میں جودہ پور کا ملک اور مشرق میں جیپور
کا راج اور اجمیر کا انگریزی ضلع اور جنوب اور جنوب مغرب میں بھی ضلع اجمیر
واقع ہیں یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۲۶ درجہ
۵۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۱۵ دقیقہ
کے درمیان واقع ہے اوسکا رقبہ ۷۲۴ مربع میل آبادی ایک لاکھہ آدمیونکی
اور ریاست کی آمدنی سالانہ دو لاکھہ پچیس ہزار روپیہ ہے علی العموم زمین قابل

پیداوار کی ہے اور ملک کے وسط مین جنوب سے شمال مغرب کیطرف
پہاڑ پھیلا ہوا ہے البتہ ملک کے پست حصص کی زمین مزروعہ ہوسکتی ہے
کہ اونمین پانی سطح زمین سے قریب ہے صحرائی پیداوار کہ زیادہ تر تھوہر ہے थोर
بدنما و بیفائدہ ہے اس ریاست مین قصبات مفصلہ ذیل ہین ۔

کشنگڈہ لب سڑک آگرہ و اجمیر واقع ہے وہان راجپوتانہ کی سرکار کے
ریل کا سٹیشن ہے شہر کے اندر مہاراجہ صاحب کا محل بہت مضبوط اور
عالیشان عمارت ہے اوسکے گرد عریض آثار کی بلند فصیل ہے محل سے ملحق
وسیع تالاب ہے اوسمین باغ ہے شہر بہت بڑا ہے اور عمارتین پختہ اور
بلند مگر اکثر شکستہ ہین قریب آٹھہ ہزار باشندون کی آبادی ہے عرض
بلد شمالی ۲۶-۳۳ طول بلد مشرقی ۷۴-۵۵ ۔

روپنگر اجمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق مین اور ریجے پور سے रूपनगर
۱۸ میل جنوب مغرب عرض بلد شمالی ۲۶-۴۷ طول بلد مشرقی ۷۴-۵۵

سروار نصیرآباد سے ۲۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی सरवार
۲۶-۵ طول بلد مشرقی ۷۵-۸ ۔

فتحگڈہ اجمیر سے ۳۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی ۲۶-۱۰ طول फतहगढ़
بلد مشرقی ۷۵-۱۰ ۔

تاریخ

کشن سنگہ نے کہ راجہ اودے سنگہ والی جودہ پور کا نوان بیٹا تھا بعوض
ارتکاب قتل بادشاہی سے خود اختیار رئیس ہونے کی اجازت حاصل کرکے

سنہ ۱۶۱۳ع مین کشنگڈھ کی ریاست بنائی تہی جب راجہ گج سنگہ والی
جودہ پور نے شہزادہ خورم عرف شاہجہان کی حریص تدبیرون مین جو اوس
نے اپنے باپ جہانگیر کے خلاف کی تہین شریک ہونے سے انکار کیا تب خورم
نے اوسکے معتمد مشیر گوبند داس بہاہٹی راجپوت سردار مارواڑ کی معرفت
اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا مگر گوبند داس نے بہی بجز راجہ گج سنگہ اور
بادشاہ کے کسیکو اپنا آقا نہ سمجہکر اوسکی اعانت سے صاف انکار کیا اس
وفاداری کی علت مین خورم نے راجہ گج سنگہ کے چچا کشن سنگہ کے ہاتہہ
سے گوبند داس کو قتل کرایا اور کشن سنگہ کو علیحدہ ریاست قایم کرنے کی
اجازت دی کشن سنگہ نے حدود مارواڑ سے باہر زمین پسند کرکے شہر
آباد کیا اور اوسکو اپنے نام سے نامزد کرکے اپنی گنہگاری کو دوامی
शेश मल / जगमल / भारमल — یادگاری بخشی کشن سنگہ کے تین خلف شیش مل ـ جگمل ـ بہارمل ہوئے
اونکے بعد ہری سنگہ اور اوسکا بیٹا روپ سنگہ بانی قصبہ روپ نگر ہوئے مگر اونکے
زمانہ کے کوئی حالات قابل تحریر نہین اٹہارہوین صدی کے اخیر مین جو افراط
و تفریط ہوئی اوسمین شریک ہونے کیواسطے یہہ ریاست بہت چہوٹی تہی بلکہ قلت ملک
و نقص زمین ریاست کیواسطے بہت مفید ہوئین کیونکہ اسمین شک نہین کہ اس ریاست
سے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون نے جو مدت تک خراج نہین لیا اوسکا سبب
صرف قلت ریاست تہی مگر ۱۷۹۰ و ۱۷۹۱ع کے واقعات نے راجہ کشنگڈہ کو
اعمال خلاف خیرخواہی وطن سے مشہور کردیا سنہ ۱۷۸۸ع مین جودہ پور کے
راٹہوڑ اور جے پور کے کچہواہون نے مرہٹون کے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا

तौंगा
पाटन
मेड़ता

اور تونگا کی لڑائی مین اونکو شکست دی اس شکست کا عوض سنہ ۱۷۹۱ع مین پاٹن
اور میڑتہ کی لڑائی ہونے سے ہوا ان لڑائیون کیواسطے کشن گڑہ کا رئیس
بہادر سنگہ مرہٹون کو اپنے ملک پر چڑہا کر لایا تہا اونکو لانے مین اوسکو کچہہ
اپنی بہبودی و بہتری کی خواہش نہ تہی بلکہ اپنے مالک راجہ جودہپور سے
انتقام لینا مقصود تہا کہ اوس نے بہادر سنگہ کو اپنے بہائی کے حقوق واجب
غصب کرنے سے باز رکہا تہا میڑتہ کی لڑائی نے مرہٹون کو راجپوتانہ پر
مسلط کر دیا اور صرف کشنگڈہ کا دغاباز رئیس اس عام ظلومی سے محفوظ رہا
بہادر سنگہ کے بعد کلیان سنگہ راجہ ہوا اوسکے زمانہ مین بذریعہ عہدنامہ
مندرجہ نقشہ نمبر ۲ سنہ ۱۸۱۸ع کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین آیا اس
عہدنامہ سے قرار پایا کہ مہاراجہ کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین رہ کر
مدد کیا کرین اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی رئیس ریاست سے عہد و پیمان
نکرے اور کسی سے نزاع و تکرار ہو تو اوسکا استغاثہ سرکار مین پیش کرے
اور عند الطلب اپنی حیثیت کے بموجب فوج بہیجے سرکار انگریزی نے اپنی
طرف سے اوسکی حفاظت کرنی منظور کی ملک مقبوضہ کا مالک مستقل رہنے کی
کفالت دی اور اپنی مداخلت نکرنے کا اقرار کیا بعد انضباط اس عہدنامہ
کے مہاراجہ کلیان سنگہ کا طریقہ ایسا ہو گیا کہ گویا وہ دیوانہ تہا اوسکے ذہن
مین سمایا کہ سرکار انگریزی راج کے اندرونی کاروبار مین مداخلت کرنا
چاہتی ہے اور اس خیال سے سنہ ۱۸۲۵ع مین بادشاہ دہلی کے پاس استغاثہ
کرنے کیواسطے دہلی کو چلا جب اوسکو حکام نے فہمایش کی کہ ایسا ہرگز نہین ہو سکتا

تب رضامند ہوکر واپس آیا پھر اوس نے سمجھا کہ سرداران ریاست کی نوکری براہ
واجب نقد مطالبہ سے مبدل ہو سکتی مگر کوئی کفالت نہ تھی کہ زر نقد ادا کرنے پر بھی
وے نوکری کرنے سے معذور رہینگے اسواسطے اونہون نے براہ انصاف انکار
کیا بلکہ ٹھاکر فتح گڈہ نے بالکل خودسری اختیار کی مگر سرکار انگریزی نے جاگیردار फतहगढ़
ریاست قرار دیکر اطاعت حکم مہاراجہ کی ہدایت کی مہاراجہ نے اونکی سزادہی
کے ارادہ سے فوج متعین کی مگر جوش دیوانگی مین یکایک خاندان تیموریہ
کے لقبی بادشاہ کے روبرو استغاثہ کرنیکے واسطے پھر دہلی کو بھاگ گیا اور
وہان خیالی منصب مثل دربار شاہی مین سونہ پہن کر جانیکا قصدًا حاصل کرنے
مین مصروف ہوا ادہر ان حال کشنگڈہ مین اوسکے ہمراہی غافل نرہے اونہون
نے فوج بھرتی کی اور بوندی کی ریاست سے بھی مدد لی ٹھاکرون نے بھی
کوٹہ سے مدد لیکر مقابلہ مین کوتاہی نکی ان مین لڑائی ہونے لگی اور اس سبب
سے قرب وجوار کے علاقۂ انگریزی مین بھی شر پیدا ہوا اسواسطے مہاراجہ کو
ہدایت ہوئی کہ خود اوسکے اور اوسکے ملازمین اور ٹھاکرون کے حرکات سے
جو نقصان پیدا ہوگا اوسکی جوابدہی مہاراجہ کے ذمہ ہے اور اگر فی الفور بندوبست
نکرےگا تو اوس کا عہدنامہ منسوخ ہوکر ٹھاکرون سے عہد وپیمان
کیا جاوےگا اس ہدایت نے اوسکو شستہ کردیا اور وہ یکایک دہلی
سے واپس آیا اور اپنے سردارون کو جمع کرکے بذات خود مقدمہ مین بھی
حملہ آور ہوا مگر سردارون کے روبرو یہ ثابت ہوا کہ اونکو اپنے ہمقوم باغیون پر
حملہ کرنا منظور نہ تھا ایسا کرنے سے سب علیحدہ ہوگئے اور پھر سب نے متفق ہوکر

دار الحکومت کا محاصرہ کیا اور کلیان سنگہ کو خارج کرکے اوسکے صغیر سن لڑکے
کو مسند نشین کرنا چاہا راجہ اجمیر کو بہاگ گیا اور سرکار انگریزی سے درخواست
اعانت کرکے اپنے ملک کا ٹہیکہ دینا چاہا مفسدہ ٹہاکرون نے بہی سرکار مین
استغاثہ کیا سرکار نے اوسکی درخواست نامنظور کرکے ہدایت کی کہ اگر
وہ دہلی کو چلا جاوے اور اوسکی غیر حاضری مین انتظام ملک بہ اہتمام پنچایت
ہوتا رہے تو کچہہ مضایقہ نہین اسپر رئیس اور سردارون کے درمیان
عہد و پیمان ہوا مگر شرایط مقررہ کے کفالت دینے مین سرکار نے انکار کیا وہ
دہلی کو چلا گیا اور صاحب رزیڈنٹ نے فہمایش کرکے اوسکو واپس بہیجا بدرجہ
لاچاری سردارون نے حسب خواہش مہاراجہ یہہ بہی منظور کیا کہ مہاراجہ
صاحب جودہپور فیصلہ کردین اگر اوسمین سرکار انگریزی کی کفالت ہو یہہ
امر سرکار نے منظور نہ کیا سردارون نے ولیعہد کو مسند نشین کردیا اور
کشنگدہہ کا محاصرہ کرکے اوسمین داخل ہونے والے تہے کہ مہاراجہ صاحب
نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی درمیانگی منظور کی اونکی وساطت سے شرطین
قرار پاگئین اور مہاراجہ کلیان سنگہ کشن گدہہ مین آگئے مگر تہوڑے عرصہ
کے بعد ثابت ہوا کہ مہاراجہ صاحب اور سردارون کے درمیان صلح و
اتفاق رہنا غیر ممکن ہے کیونکہ مہاراجہ صاحب اپنے قول پر ثابت قدم
نہین ہین سردار پہر جمع ہوئے اور مہاراجہ کلیان سنگہ سنہ ١٨٣٢ء مین اپنے
خلف مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے علاقہ انگریزی مین
چلے گئے اور تا حیات خود ست ہزار روپیہ سالانہ لیتے رہے سنہ ١٨٣٩ء مین

اونکا انتقال ہوگیا اور مہاراجہ پرتھی سنگہ صاحب مسند نشین ہوکر راج
کرنے لگے مہاراجہ پرتھی سنگہ صاحب نہایت خوش اخلاق و نیک سیرت و منتظم بالطبع
ہین ریاست کا کام خود کرتے ہین اور کل اہل سلین ورعایا ریاست
اون سے بہت خوش ہین اور ایسے لایق و سخی و دردمند حاکم کے تحت حکومت
مین رہنے کے نازان ہین مہاراجہ صاحب ریاست کا کام کرنے سے نہ کبھی
خود سیر ہوتے ہین اور نہ دوسرے شخص کو انصرام کار مین غافل ہونے دیتے
ہین اونکی تدبیر مین بڑا وصف یہہ ہے کہ بہ پابندی دستور قدیم یہہ ایسی
اہلکار کو نوکر نہین رکہتے اس راج مین کوئی شخص علاقہ غیر کا رہنے والا نوکر
نہین ہے دوسرے قدیم رسم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت ملازم کی اولاد کو
وقت تولد سے معاش ملتی ہے —
کرنل ڈکسن صاحب نے ضلع اجمیر مین آبپاشی کیواسطے تالاب بنوائے | डिकसन
اون کے ذریعہ سے پیداوار ملک مین اضافہ ہوکر سرکار اور رعایا دونون
کا فائدہ ہوا ہے اس سے مہاراجہ صاحب نے آگاہ ہوکر اپنے علاقہ مین بہی
تالاب تعمیر کرائے سنہ ۱۸۷۱ع تک ۲۳ تالابون کی تیاری مین ... لاکہہ روپیہ
خرچ ہوا اور اونسے ... اراضی کہ بغیر اون کے غیر مزروعہ رہتی سیراب
اور مزروعہ ہوگئی مہاراجہ صاحب اپنی اس تدبیر کے جس سے ریاست و رعایا
کو بڑا فائدہ حاصل ہوا ہے بہت نازان ہین اور واقعی نازان ہونیکا موقع
ہے کیونکہ بغیر اضافہ آمدنی اور کفایت خرچ کے ممکن نہ تہا کہ گذشتہ کی بابت
اوس زیربارى کی جو تالاب سانبہر کے بقبضہ سرکار انگریزی آنے سے ہوئی

متحمل ہو سکتی سانبھر کا نمک بمقدار کثیر کشنگڈہ کے علاقہ مین ہو کر باڑوتی کو جاتا تھا
اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا تھا جب سے سانبھر سرکار انگریزی کے
قبضہ مین آیا ہے اس راستہ سے نمک کی بھرتی موقوف ہو گئی اور اوس کے
محصول کے بقدر ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ راج کشنگڈہ کی آمدنی مین کمی ہوئی
ہے علاوہ اسکے تو وہ کا نمک مشرقی ملک کو کشنگڈہ مین ہو کر جاتا تھا مگر اس سے پا نوٹہ
کا موقع دیکھنے سے واضح ہے کہ سرحد پر تھوڑا سا پھیر کھانے سے اس راج
کے علاقہ مین جانے کی ضرورت نہین رہتی ہے کہ اس سے بھی بہت نقصان
ہوا ہے اب صرف ممالک متوسط و وسط ہند کو جانیوالا تو وہ کا نمک یہان
ہو کر گذرتا ہے اور اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے ۔

آمدنی و خرچ ریاست

سنہ	آمدنی	خرچ
سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	دو لکھ [illegible]	
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	یک لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible] ۸ر۳ پائی
سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء	یک لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]
سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	یک لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]
سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]
سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء	دو لکھ [illegible]	دو لکھ [illegible]
سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء	دو لکھ [illegible] ۶ر۴ پائی	دو لکھ [illegible] ۷ر۶ پائی

معمولی	خرچ ریل
دو لکھ [illegible] ۱ر	[illegible] ۵ر۸ پائی

جمع وخرچ سنہ ۱۸۶۹ء — یک لکھہ [illegible]

مالگذاری	سایر	مالگذاری دیہات جاگیر زنانہ ودیعہ مہاراجہ جیب خاص सेंहापुर
[illegible]	[illegible]	[illegible]

حصہ

لکھہ [illegible] ۸ ر ۳ پائی

مصارف خاص مہاراجہ صاحب	مصارف فوج وملازمان	خیرات
[illegible] ۱۵ ر ۳ پائی	[illegible] ۶ ر ۷ پائی	[illegible]
عمارت وکارخانہ	بخشش وانعام	مصارف متفرقات
[illegible] ۴ ر	[illegible] ۱ ر	[illegible] ۱۲ ر
	جاگیرات زنانہ ڈیوڑہی	
	[illegible]	

سنہ ۱۸۶۵ء مین [illegible] ۵ ر ۴ پائی سرکار انگریزی سے بابت اوس معاوضہ نقصان کے ملا ہے جو سرکار نے بالعوض اراضی درآمدہ سڑک ریل ومحصول راہداری اموال تجارت تاریخ اجراے سڑک ریل سے بحساب پچیس ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور فرمایا ہے ریاست مین ایک دارالضرب ہے اوسمین اشرفیان اور

روپیہ تیار ہوتا ہے اور ریاست کو فایدہ ہوتا ہے ۔

اس ریاست مین بڑا معاملہ مہاراجہ صاحب اور ٹھاکر فتح گڈہ کی نزاع و نااتفاقی کا تہا کہ سنہ ۱۸۶۲ء مین انتہا درجہ کو پہونچکر فیصل ہوا اس نزاع کا آغاز سنہ ۱۸۴۲ء سے ہوا تہا اور موجبات یہہ تہی طرز حقیقت جایداد فتح گڈہ روابط و مدارج باہمی مہاراجہ صاحب و ٹھاکر فتح گڈہ مہاراجہ صاحب کہتے تہے کہ فتح گڈہ بہی علاقہ ریاست مین ایک جاگیر ہے وہان کے ٹھاکر کو دیگر جاگیرداران ریاست پر کسیطرح فضیلت و فوق نہین ہے وہ ہر طرح سے دربار کا ماتحت و محکوم ہے اسواسطے اوسکو لازم ہے کہ ہماری اطاعت و فرمان برداری کرے ۔

اور ٹھاکر کہتا تہا کہ مہاراجہ صاحب اور ریاست سے علیحدہ و خودمختار ہون میری جاےداد بطور جاگیر کے نہین ہے بلکہ میرے بزرگون کو بطور حصہ راج کے ملی تہی کہ اسوجہہ سے مجہکو مہاراجہ صاحب سے ہمسری اور دربار مین گدی پر برابر بیٹہنے کا منصب حاصل ہے طرفین سے مخالف و پیچدار دلائل و تنقیحیں ہوئین مگر تعجب یہہ کہ جس سند کے بموجب جایداد ملی تہی اور صرف اوسی سے اصل حال منکشف ہوتا پیش نہوئی اور بجند طلب جواب دیا کہ گم ہوگئی ہے اصل یا نقل کچہہ بہی نہ مل سکی اور اوسکے نہ ملنے کے متخاصمین مین سے کوئی فریق وجہہ معقول بیان نہین کر سکا اگرچہ ٹھاکر کی خودمختاری کے دلائل بمقابلہ شہادت طرف ثانی کے محض پوچ تہین مگر اسمین شک نہین کہ جب سے یہہ ٹھکرات کشنگڈہ سے علیحدہ ہوئی ہے اوسکو

حقوق و عزت اعلاء درجہ کی ماتحتی کے کہ صرف جاگیر کی عام اصطلاح سے ہر نوع قائم ہیں رہے ہین کل حالات پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ مہاراجہ صاحب ٹھاکر کے ساتھ بہت بردباری و اعتدال سے پیش آئی ہین اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے کہا کہ ٹھاکر کی بدچلنی وگستاخی سابقہ کا ہمکو بہت خفیف خیال ہے اور ہم اوسکو ہر طرح سے اپنے خاندان کا چھوٹا بھائی سمجھتے ہین اور جیسے اس رتبہ کے لوگون کی عزت و توقیر ہوتی ہے ویسی ہی کرتے ہین اور باستثناء ٹھاکر کے اس دعوی کے کہ ہماری برابر گدی پر بیٹھیں اوسکے حقوق و عزت کو بطور سردار اعظم ریاست ملحوظ رکھتے ہین -

مگر چونکہ ٹھاکر نے بجز خود اختیاری مطلق اور گدی پر مہاراجہ صاحب کے برابر بیٹھنے کے کسی امر کو منظور نہین کیا صاحب نے اوسکو صفائی سے اور حکماً اطلاع دی کہ تمہارا دعوی محض لغو ہے تمپر فرض ہے کہ اپنے آقا کے احکام و خواہش کی تعمیل کرو اور خوشی سے دربار کے خیرخواہ و وفادار ماتحت ہوکر رہو اور اگر ایسا نکروگے تو مہاراجہ صاحب کو اختیار ہے کہ بزبردستی و سرکوبی اطاعت کراوین کہ بشرط اجازت سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب بہ آسانی کرسکتے ہین -

اگر بلحاظ کمسن ہونے ٹھاکر حال کے و نیز اس خیال سے کہ وہ ابتک تہوار وغیرہ پر حاضری دربار سے معذور رہا ہے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کو سمجھا دیا کہ خاص اس ٹھاکر کی نسبت اوسکی حیات مین وہی رعایت جاری رہی اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دیکر گورنمنٹ کے حکم اخیر کا انتظار کیا جولائی سنہ ۱۸۸۳ع مین پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان سے حکم صادر ہوا کہ ٹھاکر فتح گڈھ چھ مہینے کے عرصہ مین اپنے سرپرست رئیس کی خدمتمین

حاضر ہو کر حسب قاعدہ بجا آوری آداب کی مگر ٹہاکر سے جو اوسوقت تک
مطلق خود اختیاری کا دعوی کرتا تہا یہہ امید نہ تھی کہ وہ اس مخالف حکم کی
بہ آسانی تعمیل کرے اسواسطے اس خیال سے کہ شاید بجبور مہاراجہ صاحب اوسکو
سزا دیکر اطاعت کراوین اور نیز اونکی امداد کیواسطے ضرورت ہو فوج انگریزی
طلب کرنیکی ضرورت ہوئی ۔

مہاراجہ صاحب نے ٹہاکر کے اداے فرایض کیواسطے تاریخ یکم فروری مقرر
کی مگر اوسکا نتیجہ ایسا مشتبہہ تہا کہ کسی قدر فوج انگریزی پیشتر سے مستعد و
تیار رکہنا ضرور متصور ہوا مگر حسن اتفاق سے اوسکی ضرورت نہوئی بہت پیش وپس
سے آخرکار ٹہاکر فتح گڈہ دربار مین حاضر آیا اور جو مقام اوسکے واسطے پیشتر
سے تجویز ہوا تہا اوس پر آکر بیٹھہ گیا جون ۱۸۷۰ع مین اس ٹہاکر کا انتقال ہوا
اور اوسکا بیٹا بعمر ۱۲ سال جانشین ہوا ۔

ریاست کشنگڈہ مین انتظام عدالت کا اچہا ہے چوری و غارتگری وغیرہ
کی وارداتین بہت کم وقوع مین آتی ہین اگرچہ کارروائی عدالت ضابطہ و
قاعدہ کی پابندی سے نہین ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب خود بہ توجہ و کوشش
کام کرتے ہین اس سے حق رسی سے کوئی محروم نہین رہتا اور رعایا کی جان
ومال کی خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے ۔

مہاراجہ صاحب کے صاحبزادون کی کہ ایک بعمر سولہ سال اور دوسرا بعمر
بیس سال ہین تعلیم وتربیت مین بہت کوشش ہوتی ہے علاوہ ہندی اور
فارسی کے اونکو انگریزی پڑہائی جاتی ہے اگر ہندوستانی دربار کی بد

عادتین اونکو گمراہ نکردین تو یقین ہے مثل اپنے باپ کے ہوشیار ولیق ہونگے اس راج مین سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین پچیش مدارس صرف دیسی زبان کے تھے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴ء مین تین جدید مقرر ہوکر کل اٹھائیس ہوگئے اون مین پڑہائی بہت اچھی ہوتی ہے مہاراجہ صاحب انگریزی مدرسہ مقرر کرنیکا مدت دراز سے اقرار کرتے ہین مگر ابتک اوسکا ایفا نہین ہوا ہے اگرچہ مہاراجہ صاحب روپیہ کی قلت کا عذر کرتے ہین مگر اصل سبب یہہ ہے کہ راجپوتانہ کے لوگ ابتک انگریزی پڑہنے سے تعصب رکھتے ہین اور مہاراجہ صاحب کوئی امر جو اونکی رعایا کے خلاف مرضی ہو نہین کیا چاہتے ہین مگر یہہ ایسا بڑا معاملہ ہے کہ حسب موقع وقت عمل کرنے کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خوشی پر منحصر رہنا چاہیئے یقین ہے کہ وے ضرور بندوبست کرینگے کیونکہ باوصف قلت آمدنی اور کثرت مصارف کارخیر مین بڑی فیاض اور دریا دلی سے خرچ کرتے ہین چنانچہ اونہون نے قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین زر کثیر دیا ہے ۔

تیسری فصل

लावा لاوہ

سابق مین لاوہ ٹونک کی ریاست کا خراج گذار تہا اوس واردات کی وجہہ سے جسکی پاداش مین نواب محمد علیخان ٹونک سے خارج ہوئے یہہ علاقہ ٹونک سے علیحدہ ہوکر ایجنسی جے پور سے متعلق ہوگیا سنوات گذشتہ مین آمدنی وخرچ علاقہ اس تفصیل سے ہوئی ہین ۔

فاضل	باقی	خرچ	آمدنی	سنہ
[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	سنہ ۱۸۶۹و۶۸ء
[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	سنہ ۱۸۷۰و۶۹ء
.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۱۸۷۱و۷۲ء
.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء

جمع وخرچ سنہ ۱۸۷۰و۶۹ء

[illegible]

قرضہ	متفرقات	جرمانہ	بهوم ومحصول	مالگذاری
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ

[illegible]

رسوڑہ	تنخواہ سپاہ	مصارف ریاست	پایگاہ یعنی طویلہ خرچ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنخواہ وغیرہ وکالت ایجنسی جیپور	تعمیر مینارہ ہای سرحدی	خیرات	سایر خرچ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرقات

[illegible]

قلت آمدنی اور کثرت خرچ کی ۱۸۶۹ء مین ایسی تھی کہ باوصف عدم ادائے بقایاے کثیر خراج کے سالانہ صرف مصارف روزمرہ کیواسطے قرض لیاگیا اور بقایاے خراج لغایت سمت ۱۹۲۶ بدین تفصیل تہا۔

واجب الطلب ٹونک ... واجب الطلب سرکار انگریزی ابعد علیحدگی ٹونک سے

مراسلہ ۷ اگست ۱۸۶۸ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پولیٹکل ایجنٹ صاحب ہاڑوتی کو لکھا تہا کہ اگست ۱۸۶۷ء کے مقتولون کی پنشن خراج لاوہ واجب الطلب ٹونک مین سے وصول کیجاوے مگر لاوہ کی زیرباری سے اس حکم کی تعمیل غیر ممکن تھی سواسطے بسبب عدم وصول اوسکے مبلغ ... دو قسطون مین خزانہ ایجنسی سے دیا گیا جیسا لاوہ والے ٹھاکر کا حال خراب ہواہے راجپوتانہ مین چھوٹے سے چھوٹے کسی ٹھاکر کا بھی نہوا ہے اگر اوسکا سرکار انگریزی سے تعلق نہوا ہوتا اور واقعات باعث تعلق رحم و افسوس کے لایق نہوتے تو اوسپر سرکار کی توجہ کیونکر ہوتی اب اسوجہ سے تحقیق ہوا کہ قتل اور قحط سے اوسکا کسقدر نقصان ہواہے کہ گھوڑے تعداد سابقہ سے بقدر چہارم رہگئے اور بیل اور مویشی دسوین حصہ سے بھی کم رہگئے بہت سا قرضہ ہے ازبس زیربار تھی خرچ آمدنی سے زیادہ تہا اور قرضہ بلکہ اوس کے سود کے ادا ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔

رفع زیرباری کیواسطے روپیہ کی مدد دیگئی اور برادران ٹھاکر سے جنہون نے مقابلہ آرائی ٹونک کے خرچ مین شریک ہونیکا اقرار کیا تہا ایفاے اقرار کرانا تجویز ہوا۔

۱۸۷۲ و ۱۸۷۱ء مین سمبت ۱۹۲۸ و ۱۹۲۹ جمع خرچ ریاست سے پس انداز ہوا اور اِس ... حسب نوشت اقرارنامہ برادران بوجہہ مصارف مقابلہ آبرائی ٹونک وصول کیا گیا اور اوسکے سواے ساڑہے تین سو من غلہ پیداوار خریف کا فروخت کرکے زرِ قیمت قرضہ مین ادا کیا گیا منجملہ دو تالابون کے جو تجویز ہوئی تہی ایک تیار ہوگیا اور اوسکے ذریعہ سے بنجر اراضی مزروعہ ہوگئی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ جے پور و ہاڑوتی نے مراتب مفصلہ ذیل کی تحقیقات کی۔

اوّل - دعوی ریاست ٹونک بابت نذرانہ تعدادی چار ہزار روپیہ جسکا تصفیہ نہین ہوا تہا

دوم - تعداد و واجبیت قرضہ برادران ذبگی ٹہاکر۔

سوم - ذمہ داری برادران ٹہاکر بموجب نوشت معاہدہ مذکور۔

چہارم - ترمیم پنشن وارثان مقتول ہنگامہ ٹونک کہ اسباب مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی نے ریاست ٹونک کو بہی لکہا۔

۱۸۷۳ و ۱۸۷۲ء مین سمبت ۱۹۲۹ ... خرچ سے پس انداز ہوا اگر بند شکست نہوجاتا تو اس سے بہی زیادہ پس انداز ہوتا ٹہاکر کا بہائیون پر مصارف مقابلہ ٹونک کا دعوی تہا وہ بہ تعداد ... روپیہ قرار پاگیا اسمین سے سمبت ... وصول ہوگیا خزانہ ایجنسی مین سمبت ... ٹہاکر لاوہ کا امانتاً جمع ہوکر بندوبست ادائ قرضہ کیا گیا کاغذات تحقیقات قرضہ ذبگی لاوہ جو باستدعاے صدور حکم مناسب پیشگاہ گورنمنٹ مین بہیجے گئے تہے اون پر بعد منہائی رقومات غیر مشتبہ کی منظوری اداے سمبت ... کے بذریعہ حکم یکم اکتوبر ۱۸۷۳ء صادر ہوئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے رفع زیر باری اور اداے قرضہ سے سبکدوشی دیکہکر افزونی پیداوار ڈیڑہ ہزار روپیہ ایک بند

کی تعمیر کے واسطے منظور کیا ۔

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین قرضہ کا صرف نوسو روپیہ رہگیا اور دوسرے سال مین تمام وکمال ادا ہوکر ریاست ٹونک سے خراج کی بابت فارغخطی لیگیی تب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین چار مراتب ذیل کی درخواست کی ۔

ٹونک سے علیحدہ ہونیکے بعد ۱۸۶۹ء مین ٹہاکر لاوہ جو خراج سرکار انگریزی کو دیتا تہا مگر بلحاظ زیر باری ریاست ملتوی کیا گیا تہا ابا یصال وسکا از سر نو شروع کیا جاوے ۔

ٹہاکر کے مصارف خاص کیواسطے بوجہہ تنگدستی روپیہ بتعداد قلیل مقرر کیا گیا ہے اوس مین اضافہ کیا جاوے ۔

بنظر ترقی پیداوار تعمیرات آبپاشی پر جنکا علاقہ مین قدرتی سامان بہت ہے مگر قلت آمدنی سے التوا رمین تہین توجہہ کامل کیجاوے ۔

ہمدران حال کپتان جیکب صاحب انجنیر راج جے پور کو تجویز تعمیرات فی الفور شروع کرنے کیواسطے اجازت دی ۔

ٹہاکر سے رعایاے علاقہ سب خوش ہے وہ اونکی عافیت وبہبودی مین بہت کوشش کرتا ہے اور اپنے مختار منتظم کو کہ اوسی کا رشتہ دار ہے انصرام کار ریاست مین بہت مدد دیتا ہے اور سرکار انگریزی سے رفع زیر باری اور اسلوبی امور ریاست مین جو مدد ملی ہے اوسکا بہت شکر گذار ہے فقط

تمت

تقریظ کتاب وقایع راجپوتانہ از طرف مطبع مفید عام آگرہ

جو شخص دنیا مین آکر پچھلے واقعات اور زمانہ گذشتہ کے حالات سے واقفیت حاصل نکرے اور اس نمایش گاہ عالم کو چشم عبرت بین سے نہ دیکھے وہ مثل اوس نابینا کے ہے جو بزم چراغان مین جاسے اور اوسیطرح بلا معائنہ کیفیات واپس آئے علم تاریخ محک تجربہ ہے اور افزونی عقل کا ذریعہ علم تاریخ وہ علم ہے جس سے ہر شخص کا دل صورت جام جم اور آئینہ سکندری بن جاتا ہے یہی علم ہے جو ہزارون برس کے پچھلے واقعات آنکھون کے سامنے لاکر دکھا دیتا ہے اگر شعرا و مورخ گذشتہ حالات کو قید تحریر مین نہ لاتے تو بہت سے آدمی دنیا کے حالات سے بیعلم رہجاتے ربع کون مین وہ کون سی ولایت یا جزیرہ ہے جسکی کتب تاریخ کا عالم مین ذخیرہ نہین لیکن کشور ہندوستان کے ہر ایک شہر کی ایسی مفصل تاریخ جس سے ہر جزو کل کی ماہیت معلوم ہوجا سے مختصر یا مطول نظر نہین آتی علی الخصوص تاریخ راجپوتان جو کشور ہندوستان کا ایک بہت بڑا زرخیز حصہ ہے اوسکی کوئی تاریخ اردو زبان مین ایسی ماقل و دل جسمین ہر ایک ریاست کے اگلے پچھلے مفصل حالات شرح و بسط کے ساتھہ مندرج ہون آج تک تصنیف نہین ہوئی تھی الحمد للہ کہ اندنون اوسی جامعیت کے ساتھہ یہہ کتاب نایاب مسمی **وقایع راجپوتانہ** جو تین حصو ن مین منقسم ہے جناب عالی مناصب والا مناقب گوہر درج بلاغت اختر برج فصاحت گل سر سبد شیرین زبانی بلبل گلزار شیوا بیانی با وضع و با وقار مشہور نزدیک و دور جناب بابو **جوالا سہای** صاحب عدالتی راج

بہرت پور نے اس حسن ترتیب کے ساتھہ تصنیف اور تالیف فرمائی ہے کہ تمام راجستان کیواسطے گویا ایک آئینہ سکندری ہے جو تمام حشو و زوائد سے بری ہے جس ریاست کا حال لکھا ہے اوسمین کسی قسم کا رطب و یابس بیان باقی نہین رکھا ہے مثلاً تعداد چاہا سے پختہ و اقسام زمین وکیفیت اجناس پیداوار وحال اقوام مختلف وآمدنی وخرچ ریاست وعہود و مواثیق باسلاطین سلف و با سرکار انگریزی وتعداد اخلاف راجگان وطرز حکومت وحالات جنگ وجدال وتعمیرات مفید عام وخاص محلات وغیرہ جسکی ترتیب اور خوبی بیان اور حسن تقسیم مضامین معائنہ کتاب سے معلوم ہوسکتی ہے غرض کہ سمندر کو کوزہ کے اندر بہر دیا ہے اور بحر ذخار کو ایک قطرہ کے اندر کر دیا ہے —

آن راکہ سرے بہ نکتہ دانی است   داند کہ چہ ریزش معانی است

مختصر یہہ کہ یہہ کتاب راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کے لئے ایک آئینہ حقیقت نما ہے اور تحقیق مین سراسر معتبر وصحت انتما جو بیان ہے مدلل اور جو حال ہے مفصل کہین انگریزی رپورٹون کا ترجمہ ہے اور کہین خاص تحقیقات کا تکملہ احکم الحاکمین اس جنس گران مایہ کو مقبول طبائع خاص وعام کرے اور مصنف کا دامن آرزو گوہر مراد سے بہرے این دعا از من واز جملہ خلائق آمین فقط

بعونہ تعالےٰ کتاب وقایع راجپوتانہ در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام احمد خان صوفی بماہ جمادی الثانی سنہ ١٢٩٥ ہجری مطابق ماہ جون سنہ ١٨٧٨ع بحلیۂ اختتام در کشید

غلط نامہ جلد اول وقایع راجپوتانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۳	پڑی	بڑی
۲۰	۱۱	پانی	نالی
۲۳	۱۴	اودے پور گوددار	اودے پور وگودوار
۲۶	۷	فایق ہوئے	فایق ہوا
۲۷	۱۷	بودوباش کو	بودوباش کی
۳۱	۹	عجیب	عجب
؍؍	۱۴	ہندوستان، فتح	ہندوستان کی فتح
۳۳	۶	मर्दवंदना	मर्हदनी
۳۴	۵	مقرر کی تہین کہ بموجب	مقرر کی تہین بموجب
۳۵	۸	کھوسانی	کھوسالی
۴۲	۷	جنگ اور	جنگ آور
؍؍	۱۱	سمجھتا جاتا ہے	سمجھا جاتا ہے
۴۸	۱۶	بیشتر	پیشتر
۴۹	۱۰	سلوہیر	سلومبر
۵۹	۱۳	۱۶۶۹	
؍؍	۱۵	چوغطہ	چغتائی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٨	٩	ادرچہ	اُورچہ ....
"	١١	"	"
٠٣	١	دوُرنادہارت	درونادہار ....
٨٥	نقشہ حاشیہ ٣	عہدنامجات	عہدنامہ منجانب ....
١٠٧	١٩	بموجب وراثت	بموجب تبنیت کچھ اصل نہین رکھتے حسب قاعدہ شریعت وراثت ....
١١٢	٣	ملحق الریاستون	ملحق السرحد ریاستون ....
١٣٨	١٨	نمبر	نمبری ....
١٣٥	١٥	سنہ ١٨٦٥ع تو ہیجر	سنہ ١٨٦٥ع مین ہیجر ....
١٥١	١٦ بیتی	٢—	٣— ....
١٥٢	١٧ میزان	٢١—٣—٣٨—١	٣٥—٤٣ ٣٩—١
١٦٨	٥	سکات	سکانات ....
١٦١	١٠	ناندی	ناندہی ....
١٩٠	٣	ادسی سٹے	ادسے ....
١٩٣	١	بجزنہ	عمدہ ....
١٩٥	١٥	اجمیر مین تارات	اجمیر کو تاراج کیا ....
٢٠٠	١١	نیکاف	منکافہ ....
٢٠١	٩	دہلی سے مغرب	دہلی سے جنوب بمغرب ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۵	۱۲	اور بڑے ہیں مثل شیراز کے انگوروں کے خوش ذائقہ	اور مثل شیراز کے انگوروں کے بڑے اور خوش ذائقہ
۲۰۸	۱۵	اولاد میں ہیں اور سجادہ نشین ہیں	اولاد میں اور سجادہ نشین ہیں
۲۲۵	۱۷	پیروہتوں کی و بہاٹوں کی	پیروہتوں و بہاٹوں کے
۲۶۸	۶	والی سیواڑ	والی مارواڑ
″	۸	اسی خاندان	اس خاندان
۲۶۹	۵	اوہی سے	اوسینے
۲۶۵	۹ و ۱۰	رٹن ہکے گاؤن	آہن کے گاؤن
۲۶۶	۱۹	شہرونکی	شہر کی
۲۹۲	۲	جانوہ	خانوہ
۲۹۹	۶	اوترآئے	اوتراہے
۳۰۱	۴	رانادوم	رانا امرا دوم
″	۱۲	اتفاق وحدیت	اتفاق و احدیت
۳۰۵	۱۸	ننگولی	سنگولی
۳۰۸	۲	سید یا سادہا	سید یا سادہ
″	۴	اصول	حصول
۳۱۴	۱۸	لگہیا	سوگہیا
۳۲۹	۱۰-۱۱	گانو رہنا	گانو کا رہنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣٥١	١٥	منع کر دیا ہے	منع کر دیا ....
٣٥٢	١٥	شوق ہیں ہیں	شوقین ہیں ....
٣٦٥	٦	عمل جراحی کا ناکامیاب ...	عمل جراحی کے ناکامیاب ...
٣٦٦	١٤	آزادی	ارادی ....
٣٧٠	١٣	ستوفی	مستوفی ....
٣٧٣	١٧	پھنگل لال	پھنگن لال ....
٣٧٧	٣	شخص انتظام	شخص کو انتظام ....
٤٠٧	١٥	پیدا کیجاتی ہے	پیدا کیجاتی ....
٤١٣	١٢	بگھیل	پگھیل ....
٤١٤	١٩	حاشیہ	ذیل ....
٤٢١	١	پیروشس	پرورش ....
٤٣٣	١٩	اوسکی سے	اوس سے ....
٤٤٢	٥	چواسی	چوراسی ....
٤٤٧	١٥	رکھتے ہیں	رکھتے تھے ....
٤٦٩	١١	شروع کر دیا	شروع کرایا ....
٤٨٨	١٣	نیچ محال	پنچ محال ....
٤٩٠	١١و١٢	تیسن سے چالیس	تین سو چالیس ....
٤٩٣	١٩	عوض ملا ہے	عوض نہ ملا ہے ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱۶	۵	کافی نہو	کافی ہو
۵۲۰	۸	قراین	قراین
۵۲۴	۳	ایجنٹ نے صاف	ایجنٹ صاف
۵۵۰	۱۰	۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۴ء و ۹ - مئی سنہ مذکور تک	۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۴۳ء سے ۹ - مئی سنہ مذکور تک
۵۵۱	۵	ٹیٹ صاحب	ٹیٹ صاحب
۵۵۲	۱۳	سنہ ۱۸۷۶ء کو کوئی	سنہ ۱۸۷۶ء کوئی
۵۵۷	۶	سنہ ۱۸۸۳ء	سنہ ۱۸۲۳ء
۵۶۰	۱۸	تاخشکی	تا کہ خشکی
۵۶۲	۴	پیچیدہ ہین	پیچیدہ ہے
۵۶۲	۱۳	جہیل	جھیل
"	۱۷	درن	دونون
۵۶۴	۲	سبا سے	سبب سے
۵۸۵	۱۲	سوا سے	سوار
۵۹۰	۱ و ۲	سارقان وجرمانہ وندرانہ	سارقان وندرانہ
"	۹ و ۱۰	دانشمند ہے	دانشمندی
۶۰۷	۶	جھیل سے کنارہ	جھیل کے کنارہ
۶۱۱	۵	دو میل فاصلہ پر	دو میل کے فاصلہ پر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۱۴	۶	پسر کشن کے	پسر کِشن کے ....
۶۱۷	۸	کونشل	کونسل ....
۶۲۵	۵ و ۶	حاصل کیا اور ادنکو منظور نہوا	حاصل کیا منظور نہوا ......
۶۲۶	۱۶	دوم تیجے سنگہ کی ماں سے	دوم تیجے سنگہ - تیجے سنگہ کی ماں سے
۶۳۲	۱۳	چوہون سے ضبط کیا	چوہون ضبط کیا ....
۶۳۷	۵	عَلم	عِلم ....
۶۴۲	۱۰	زمانہ حکومت	بزمانہ حکومت ....
۶۴۳	۱۹	اسیطرح فیروز	اسطرح فیروز ....
۶۴۴	۱۵	نونگہ	تونگہ ....
۶۴۷	۶	فرسخ	فروخ ....
۶۴۸	۲	۲۱- دسمبر ۱۸۱۵ء مین	۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء کو ......
۶۴۹	۵ و ۶	عمداً	عموماً ....
۶۶۰	۵	مقبول العموام	مقبول العوام ....
۶۶۳	۱	بچھڑی	بچھیرے ....
״	۴	شیخ کی	شیخ جی کی ....
۶۶۴	۹	ٹولن کرن	ٹون کرن ....
״	۱۴	قبضہ مین ہے	قبضہ مین تھے ....
۶۶۵	۱	رائیل	رائیسل ....

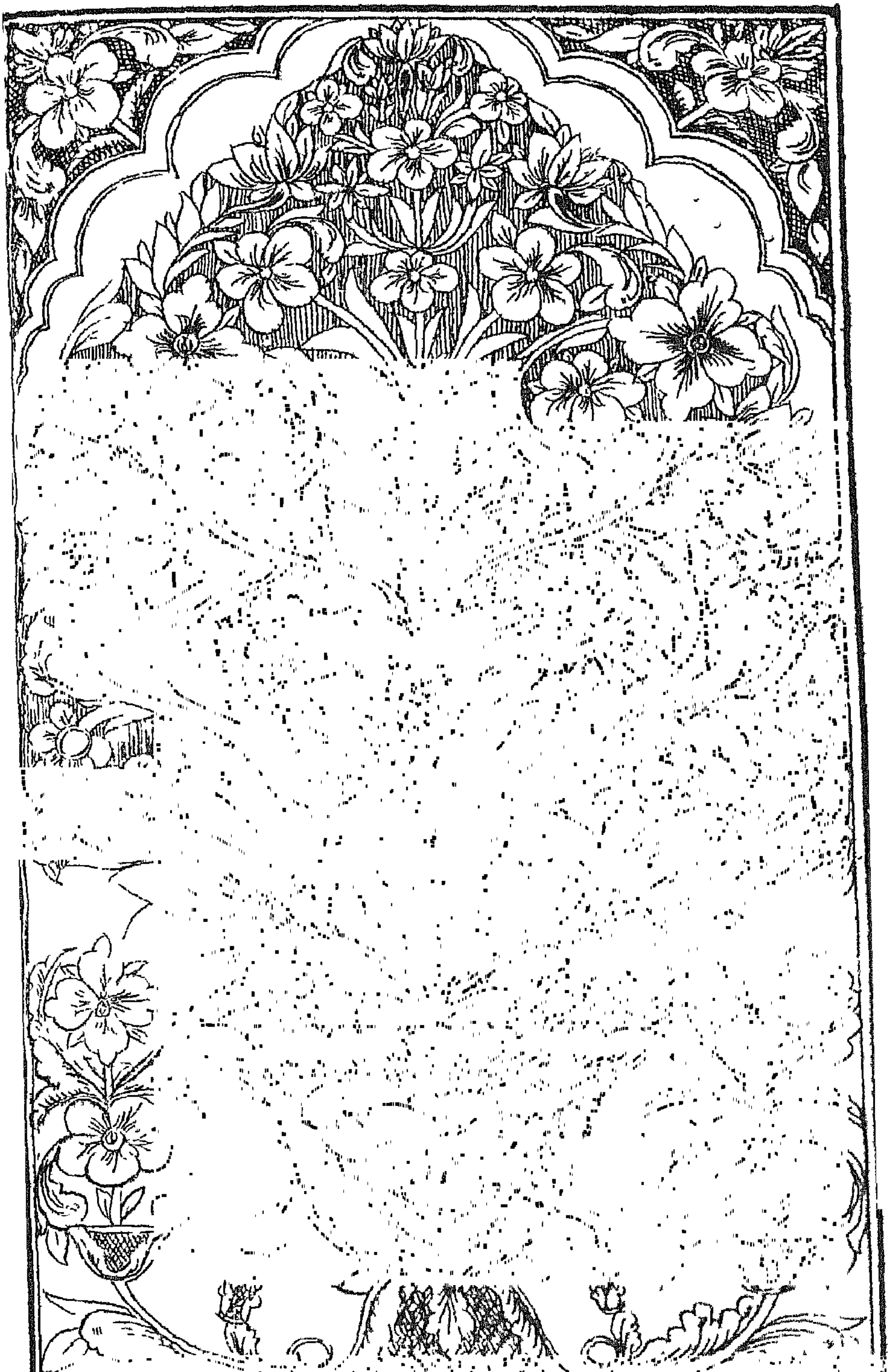
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶۹	۱۸	فی من اور رسال	فی من ع ایکسیر اور رسال .....
۶۷۱	۲ و ۳	کہنڈیلہ بابت	کہنڈیلہ کی بابت ......
۶۷۷	۱۱	پیدار	پیداوار ....
۶۷۸	۷	مقام مین اونکے	مقام مین اونکو ....
۶۸۶	۱۹	وہان سے پہونچے	وہان پہونچے ....
۶۸۷	۷	سادہاتیون نے	سادہاتیون سے ....
۶۸۷	۱۵	صاحب کوان ریاستون ...	صاحب کو کہ ان ریاستون ـــ
״	۱۸	کہی کا معاوضہ	کمی کا معاوضہ ....
۶۹۲	۵	دہونکل سنگہ کو ملی	دہونکل سنگہ ملی ....
۶۹۳	۱۱ و ۱۴	خوشحالی داروغہ	خوشحال داروغہ ....
۶۹۵	۱۷	محمد شاہ خان پہر قلعہ	محمد شاہ خان پر قلعہ ....
۶۹۶	۱۰	وطن کو	وطن کو گیا ....
۶۹۷	۱	تکلیف	تکلف ....
۶۹۸	۱۰	یا تو پٹہان	پانچ سو پٹہان ....
۷۰۰	۱۴	بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا ..	بچکر پچاس سوار بہی لیکر بہاگا ..
۷۰۱	۱۳	بہائیون	بہائیون ....
״	۱۹	بارگیر دار	بارگیر ....
۷۰۵	۱۳	سانبہر مین ہے	سانبہر پر ہے ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰۹	۷	متروک	متبرک
۷۱۷	۹	گوبند ناحی	گوبدناحی
″	۱۷	ازحدراضی	ازحدناراضی
۷۱۹	۷	مدت	مدد
۷۳۸	۵	مخروجی	مجروحی
۷۴۰	۱۴	دیوارون پرہوکر	دیوارون پرسے
۷۴۱	۱۱	مودگی	موجودگی
۷۴۵	۷	زمانہ	زنانہ
۷۵۶	۱۰	رسمیات بطریق	رسمیات وطریق
۷۵۸	۶	بپاگ	تیاگ
۷۶۱	۱	واپس کردیاگیا	واپس کرایاگیا
۷۶۶	۱۰	اورکام کرنے کی	اورنہ کام کرنے کی
۷۷۴	۱۵	ہوآمدنی	ہواآمدنی
۷۸۱	۱۰	راسے سے منفق	راسے بہی متفق
۷۹۴	۱۰	مبتقرز ہوسئے	مقرر کئے ہوئے
۸۰۵	۱۶و۱۷	کونسل کی راسے اگرکمیٹی مین اسر کام کو	کونسل کی راسے مین اگرکمیٹی کا کام کو
۸۰۷	۱۴	پچھمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی	پچھمن سنگہ کا وکیل تہا عہد ایجنسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱۶	۱۳	دیجاتی ہین	دیجاتی ہے
۸۲۸	۲	گہاٹہ ناگون	گہاٹہ ناگون
۸۳۰	۵	ٹہیکہ	پہکہ
۸۳۴	۱۴	کوشش کا نتیجہ ہے	کوشش کا ہے
۸۳۶	۵ و ۷	سینسکرت	سنسکرت
۸۴۱	۸	طمعہ برقی	لمعہ برقی
۸۴۳	۹	ستجار	سنجار
۸۵۳	۴	کلکتہ کی اسقدر	کلکتہ کی کہ اسقدر
"	۵	مختلف تین	مختلف ہین تین
۸۵۶	۱۴	سڑک کے وقت سے	سڑک کے شروع کے وقت سے
۸۶۰	۲ و ۳	اطلاع ہوئی تہی	اطلاع ہوتی ہے
"	۱۱	پہونچاگیا	پہونچایا گیا
۸۶۸	۱۴	سپرنٹنڈنٹ	سپرنٹنڈنگ
۸۷۱	۸	انگریز کی اوسکی	انگریز کی کہ اوسکی
۸۷۵	۷	ڈاکٹر صاحب ہسبنڈ صاحب	ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب
۸۸۲	۴	پناہ دینے کی	پناہ دینگے
۸۹۴	۳ و ۴	خدمت جلدو	خدمت کے جلدو
۸۹۷	۶	دیافت	دریافت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰۰	۱۳	میجر ٹڈن بل صاحب	میجر ٹرن بل صاحب .....
۹۰۳	۶	دارلامارت	دار الامارت ....
۹۰۹	۱۱	نشان ازمعاملہ	نشان زر معاملہ ....
۹۱۱	۶	صاحب سے ارشاد	صاحب ارشاد ....
۹۱۲	۲	متعین ہوتی ہے	متعین ہوتی تھی ....
"	۱۶	دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع	دسمبر سنہ ۱۸۲۹ع ....
۹۱۸	۱۳	رہی تہی بہادون	رہی متی بہادون ......
۹۲۰	۵	طامس ہدری صاحب ...	طامس ہدلی صاحب ...
۹۲۰ ۹۲۱	۱۹ ۱	حکم ہوا کہ مرسل ہو	حکم ہوا کہ نقل روبکار خدمت مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر کے مرسل ہو..
۹۲۲	۱۸	قلعہ کو بہی کہتیڑی	قلعہ کہتیڑی کو بہی ....
۹۳۰	۱۹	مراسلہ	مرسلہ ....
۹۳۱	۶	زیاہ	زیادہ ....
۹۳۴	۱۷	عمل کرتے ہین	عمل کرتے رہین ......
۹۳۸	۳	متشکل	شکل ....
۹۴۰	۳	طول وعرض وطول مین	طول وعرض مین ......
۹۴۱	۱۹	سفید ہوئی ہے	سفید ہوئی ہین ....
۹۴۳	۶	بات	باب ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴۳	۱۰	فیصدی زیادہ	فیصدی سے زیادہ
۹۴۵	۳	جاری رہی	جاری ہے
"	۹	مصارف مین ٹہاکر	مصارف ہین ٹہاکر
۹۴۶	۱۸	کہ صرف اپنا نام	کہ اپنا نام
۹۴۹	۱۲	کنیزک بہائیون	کنیزک زاد بہائیون
"	۱۹	کیا او نصیر آباد	کیا اور نصیر آباد
۹۵۲	۱۹	سختی	شیخی
۹۶۰	۱۱	مدد کیا کرین	مدد کیا کرے
۹۶۷	۴ و ۵	جایداد وفتح گڈہ رہ روابط	جایداد فتح گڈہ ور روابط
۹۶۸	۷	بیٹہین	بیٹہے
۹۶۹	۱	آداب کی	آداب کری



	Page.
Foreign Transactions, ...	879
Shekhawatee, ...	884
Khetree, ...	893
Seekur, ...	948
Busaoo, ...	953
Patun, Tourawatee, ...	954
Ooniara, ...	954
Section 2, Kishungurh, ...	957
Section 3, Lawa, ...	970

Page.

Opium, ... 433
Roads, ... 440
Court of Justice and Police, ... 443
Neemahera, Jawud, Neemuch and the Criminal Tribes, ... 451
Police for the Protection of Mails, ... 458
Jehazpore, ... 460
Educational Department, ... 460
Sanitation, ... 463
Post Offices, ... 469
Section 2, Doongurpore State, ... 471
List of Doongurpore Jageerdars, ... 502
Section 3, Banswara State, ... 512
List of Banswara Jageerdars, ... 533
Income and Expenses, ... 539
Section 4, Pertabgurh State, ... 554
Income and Expenses, ... 566

Chapter IV.

Jeypore Agency, ... 568
The Jeypore State, ... 568
Geography, ... 568
Ancient History, ... 611
Genealogy of the Jeypore Maharajahs, ... 650
Jageerdars of Jeypore, ... 654
Shekhawatee, ... 660
Modern History, ... 708
Social Science Congress, ... 794
Revenue Department, ... 810
Traffic, ... 815
Income and Expenditure, ... 820
Courts of Civil and Criminal Justice, ... 825
Army of Jeypore, ... 831
Educational Department, ... 833
School of Arts, ... 840
Medical School, ... 851
Public Works Department, ... 855
Sanitary Department, ... 873
English Post Offices, ... 876
Sambhur, ... 878
Topographical Survey, ... 879

Page.

Jageers in the District, ... 223
Istamrardars in the District, ... 225
The Sunud granted to Istamrardars, ... 228
Description of Istamrar Estates, ... 245
Bhinay, Bandunwara and Tatolee, ... 245
Sawur, ... 250
Mussoona, ... 252
Jooma, Mehroon and Pesaugun, ... 255
Dewlia Burli and Devgaon, ... 262
Khurwa, ... 265
Gobind Gurh, ... 266
Bagsoorie, ... 267
Mewarya and Reechmalyan, ... 268
Seethun and Kureel, ... 269
Munohurpoora, Rajosi and Kotree, ... 270
Estates besides Istamrar Gangwana, ... 271
Beersadapore and Chandolie, ... 272

Chapter III.

Meywar Agency, ... 273
Oodeypore or Meywar State, ... 274
Geography of Meywar, ... 275
Ancient History, ... 282
Rana Raj Singh's letter to the Emperor Aurungzeb, ... 297
Murder of Kishun Kunwur, ... 307
Modern History, ... 313
Treaties between the State and its Nobles, ... 314
Decision of Deogurh dispute, ... 341
List of Meywar Nobles,... 381
The Hilly States, ... 386
List of the Pals of Bheels, ... 389
Madree and Chanee, ... 409
Thana and Jewas, ... 410
Kotra, ... 413
Oghna, ... 417
Punurwa and Joora, ... 418
List of the Thakoors, ... 422
Revenue Department, ... 427
Meywar Army, ... 433

LIST

OF

CONTENTS OF THE FIRST VOL.

Chapter I.

	Page.
General Description of Rajpootana, ...	1
Geography of Rajpootana, ...	5
Rajkool, or Ruling Families, ...	24
Treaties with Rajpootana Princes, ...	83
Courts of Justice in Rajpootana, ...	108
Income and Expense of Rajpootana, ...	123
The British Army in Rajpootana, ...	125
Education in Rajpootana, ...	129
Mayo College, Ajmere, ...	132
Railways in Rajpootana, ...	136
Durbars of the Governors General, ...	140
Visits of their Royal Highnesses the Duke of Edinburgh and Prince of Wales, ...	146
Imperial Assemblage of Delhi, ...	147
Sanitation in Rajpootana, ...	151
Electric Telegraph, ...	153
Relations of Chiefs with their Nobles, ...	155
Public Works Department, ...	159
Abstract Statement of Native State, ...	170

Chapter II.

Ajmere and Merewara District, ...	175
Cities and Towns in the District, ...	184
List of Successive Governments in Ajmere, ...	197
Successive District Officers in Ajmere, ...	199
Durbars held in Ajmere, ...	200
Pooshkar Tank and Town, ...	201
History of Mugra and Merewara, ...	210

ARRANGEMENT

OF

THE WHOLE BOOK.

Vol. I.

CHAPTER 1ST.—General Description of Rajpootana.

CHAPTER 2ND.—Ajmere and Merewara District.

CHAPTER 3RD.—Meywar Agency.

Section 1st.—Oodeypore.

Section 2nd.—Doongurpore.

Section 3rd.—Banswara.

Section 4th.—Pertapgurh.

CHAPTER 4TH.—Jeypore Agency.

Section 1st.—Jeypore.

Section 2nd.—Kishungurh.

Section 3rd.—Lawa.

Vol. II.

CHAPTER 5TH.—Marwar Agency.

Section 1st.—Jodhpore.

Section 2nd.—Jeysulmere.

CHAPTER 6TH.—Eastern Rajpootana States Agency.

Section 1st.—Bhurtpore.

Section 2nd.—Alwar.

Section 3rd.—Dholepore.

Section 4th.—Kerowlee.

Vol. III.

CHAPTER 7TH.—Harouti Agency.

Section 1st.—Boondi.

Section 2nd.—Kotah.

Section 3rd.—Jhalawar.

Section 4th.—Tonk.

Section 5th.—Shahpoora.

CHAPTER 8TH.—Beekanere.

CHAPTER 9TH.—Sirohee.

WIQUAYA

RAJPOOTANA,

OR

A History of the Ajmere and Merewara District and the Native States included in the country of Rajpootana, in three Volumes.

VOL. I.

BY

JWALA SAHAIE.

Adawlti and Superintendent, P. W. D.,

BHURTPORE.

PRINTED IN THE MUFID-AUM PRESS,

AGRA,

1878.